ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی
بجمدہ کتاب فیض انتساب مصنفہ عالم ربانی واعظ لاثانی مولانا مولوی شاہ عبدالحی قادری طاب ثراہ در احوال سید البشر مرغی
انوار نبوت گلزار نبوت بہار نبوت اخبار نبوت اطوار نبوت
جنان السیر
بشارات محمدی شمائل محمدی عبادات محمدی معجزات محمدی آثار نبوت
کہ پنج چمن اولیش متعلق قمر اول و پنج چمن دیگر متعلق قمر دوم است باہتمام مولوی حکیم سید محمد صاحب
مالک مطبع فردوسی بنگلور چھاونی

اس کی جدائی سے تھا آدم کو غم — خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں بہم
مغفرت حق سے ہوئے شادماں — حکم سے پھر آئے بہ ہندوستاں
بولا مجاہد نے کہ کوئی دواب — ان کی سواریکا نہ رکھتے تھے تاب
کعبۂ اقدس کے سوا آمیاں — جنت ماویٰ سے جو آیا تھا جاں
ہوگئی اولاد انہوں کو کثیر — جن سے بسی ہے یہ جہان خبیر
جنتی تھیں ہر حمل میں وہ ایک پسر — اور بھی یک دختر روشن گہر
باندھتے آدم تھے نکاح اے میاں — یوں ہی ہوئے وہ دو ولد انکو جاں
حضرت آدم سے محمدؐ کا نور — شیث پیمبر میں کیا ہی ظہور
حضرت آدم غرض اس طرح سے — شیث پیمبر کو وصیت کئے
منتقل اب تیرے میں وہ ہوچکا — کر تو بہت اسکی حفاظت سدا
اور رہے ممتاز ہیں از نکاح — کر نہ لگی ان کو ہوئے سفاح
یوں ہی وصیت وہ بھی جاری سدا — در ہمہ اجداد رسول خدا
کرتا رہا نقل بفضل خدا — حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا
آئی روایت ز علیؑ ولی — کر گئی ارشاد پیمبر جلی
حضرت آدم کے زمانہ سے لے — عصر تلک بھی مرے ماں باپ کے

حدیث

ہوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب — شعبۂ بہتر میں ہیں بنا تھا بہت
اور دلائل میں ہیں ابو نعیم — لایا روایہ صحیح اے سلیم
مجھ سے کہا روح امیں نے بخیر — شرق سے تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سے بھی بہتر کہیں — کس کے بھی اولاد کو پایا نہیں
آیت قرآں کی بہ تفسیر میں — لایا ہے اس معنے کو تحریر میں
ایک نبیؐ سے بہ نبی دگر — لایا ہے حضرت کو خدا نقل کر
یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا — تا بہ سماعیل ذبیح خدا

دونو بجا لائے ہیں شکر خدا — اور دونوں کے کئے حج ادا
ہند سے آدم نے پیادہ ہی جا — کہتے ہیں چالیس کئے حج ادا
کہتے ہیں اس وقت بروئے زمیں — شہر و عمارات نہیں تھے کہیں
آدم و حوا بہ سرور و طرب — چونکہ سراندیب میں رہتی تھی تب
نقل ہے اس طرح سے سن اے امیں — حمل ہوئے حضرت حوا کو بیس
لڑکے سے یک حمل کے اے باخبر — جانئے با دختر حمل دگر
شیث کو واحد ہی جنی وہ مگر — کہ ہے وہی جد شہ بحر و بر
اس ہی سبب پائی تولد وہ پاک — نور وہ تا دہ میں نہ ہو مشترک
نور شہنشاہ رسل اے پسر — جو تھا پیشانی میں مرے جلوہ گر
پاک ہی عورات میں اسکو رکھیں — یعنے وہ عورات موحد ہیں
شیث بھی ایسی ہی وصیت کئے — اپنے پسر کے تئیں تاکید سے
پاک ہے اصلاب سے وہ نوجواں — پاک ہے ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا مرا ظہور از نکاح — دور رکھا میرے سے ہوئے سفاح
پاک رکھا مجھکو مرا رب یقیں — اور ہے یہ دوسری خبر اے امیں
لایا مجھے قادر علام پاک — پاک ہی صلبوں سے بارحام پاک

حدیث

کہتی ہیں بی بی عائشہ پاک ذات — کہ کئے ارشاد شہ کائنات
پس میں محمدؐ سے تو فاضل بڑا — پایا کسی کو بھی نہیں کوئی جا
اور بنی العم وہ شہ ناس کا — یعنے پسر حضرت عباس کا

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ

نبیوں کے اصلاب سے کر کے عبور — وہ گئے ماں باپ سے اپنے ظہور
بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو — سرور عالم کے تھے اجداد جو

عاشقین رسول یزداں کو
ظلمت جہل سے نکل بار ہو

کبھی حاصل نہیں فراغ سیر
ہاتھ میں لیکے شب چراغ سیر
کر خیابان سیر کی سیر اطہر

اسکی کیفیتوں کا ان کو مذاق
شکر للہ جناب عبد الحی
بیٹھے بیٹھے لی سراغ سیر

جو ہیں صہبا کش اباغ سیر
مومنوں پر کیا بلاغ سیر

ہے کتاب کامل النصاب کہ جس کی ہر بیت باب الرحمۃ ہے اور ہر باب بیت المکرمت۔ حروف ہیں اشجار وادی ایمن ہیں۔ نقطے ہیں ازہار و انوار ارم گلشن ہیں ہر صفحہ صفحۂ ماوا۔ بین السطور انہار نور، پیغمبر خدا کی داستان ہے مقبول کبریا کا بیان ہے۔ ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں۔ ساقی کوثر کی صفت ہے۔ شاہد و طلعت کی مدحت نہیں صاحب شق القمر کی معرفت ہے

غزل

طبع سنبل کہیں پیچے کا پیچ و تاب دیکھو
کرکے اس ریختہ گل ... کو صد رنگ دیکھو
چمن و باغ کے وہ کبک خراماں کا ہے
کیسا یہ نظم ہے حاجت نہیں نغمہ دیکھو
خوب پڑھتے ہو میاں مثنوی خاقانی
آگے پرواز کرو طوبیٰ و سدرہ دیکھو
بیٹھتے اٹھتے جو بھرتے ہو دم شاہ مدا
ایسیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو

بلبلو آکے یہ گلشن کا تماشا دیکھو
نرگسیں سرمۂ ما زاغ سے آنکھیں جنکی
چشم دل کھول کے گلزار سینہ دیکھو
پیچ طغرا کے ہیں جو کھولنے والے استاد
عشق اورنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو
مثنوی میر حسن کی اجی پڑھنے والے
کوئی دم اس کو بھی ہاں اجی مولا دیکھو
شعلۂ طور میں تنویر شرر کی بھی نہیں

والضحیٰ غازہ ہے جس چہرۂ نورانی کا
رونمائی کو لے آ نرگس شہلا دیکھو
ہاں غزل اور قصائد جو پڑھے خوش الحان
پڑھ کے اس بندش مضموں کا نتیجہ دیکھو
چمنستان مسرت میں تو پر مارے ہو
کسی محفل میں یہ پڑھکر تو ذرا سما دیکھو
خاک دکھلاتے ہے کیا دور میں کلکتے کی
ذکر نور نبوی میں ہے یہ نسخہ دیکھو

داستاں ہے یہ مگر اپنے رسول اللہ کی
تم بھی نظم پڑھو یا اس کو سنو یا دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزار غیرت فرخار کہیں چکور روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار ہے۔ چاند کا کھیت کرنا اس چمن میں نمودار ہے بلبل خبر سے سُبحان الّذی اسریٰ کی صدا آتی ہے۔ اور صلصل اثر دنیٰ فتدلّٰی کی ندا سناتی ہے کہیں طوطی آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کی تفسیر معائنہ کرتی ہے۔ کہیں قمری حجت طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا کی تقریر سرآئینہ کرتی ہے کہیں ارہاصات رضاعت کا چمن پھولا ہے۔ معجزات نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہے۔

قطعہ

ہے بہشت اس ہی جنان السیر اندر
جاگے نہ کبھی صور اسرافیل کے دم سے

آگاہ سے پوچھے تو مواعظ کو دکھا دو
یک پھول جو اس باغ سنجتہ کو سنگھا دو

کہ جس کو واعظ مواعظ رموز حقانی۔ ناصح نصائح حدیث و قرآنی۔ ضرب المثل مشالان حقائق۔ فقید البدل نکتہ شناس دقائق۔ مؤید سنت و بدعت شکن۔ منید وحدت کثرت فگن۔ حسان بلاغت سحبان فطانت سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

پیر روشن ضمیر عبدالحی — ہادی و دستگیر عبدالحی
سب تفاسیر کا وہ مجمع ہے — اور احادیث کا وہ مرجع ہے

اور رموز مفسرین ہمام — انکی ہے ذات اک بیش تمام
وعظ قرآں شروع اگر وہ کرے — علماء اعلیٰ درود پڑھنے لگے

جس کو نظار و دین پناہ لکھا — اظہر ان کو پھر تو کیا سمجھا
محی دین سے ہے استفادہ کیا — ہاتھ پر انکے خرقہ تازہ کیا

محی دین آنکہ آفتاب علا — قطب دوراں امام راہ ہدیٰ
شمع کاشانہ مقام قدس — مہر قرب و مہ تمام قدس

آشنائے محیط رمز الٰہ — خاص درگاہ سر حق آگاہ
عصر کا اپنے شیخ اکبر ہے — شریعت مصطفیٰ کا مظہر ہے

ان کی صحبت میں ہے خدا ملتا — مجھ سے مت پوچھو کہ کیا ملتا
خاص اسرار حق جو ہے ملفوف — انکی ہے ذات پاک پر مکشوف

جو کہ انکا مرید ہے نا بینا — انکو اللہ سے کیا بیکار

محیط اسرار الٰہی، مورد انوار نامتناہی، فخر و اعلین شرع، عارفین شہنشاہ حفاظ کرام، ملک الافاضل علام فاضلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ مقدسہ المجلس عساکر زوار روضہ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی مشرب مولد و مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب سید عبداللطیف نام کہ اس ملک کرناٹک میں آپکا وہ خیال آسمان قیام ہے جیسا سند العلماء والاولیاء حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان قاصر ہے ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان متعذر۔ الغرض

قطب دوراں کا یہ خلیفہ ہے — نائب خاص بوحنیفہ ہے
وعظ قرآں کے تو انسے سنے — اور حدیثیں سنے تو انسے سنے

ہاتھ میں نے جب لیا قرآں — ہوا تفسیر ہی کا ساماں
کیسے کیسے ہیں خوش بیاں ان میں — گرنہ باور ہوا میں تو دیکھیں

لیکن ایسی حسد ہو کے پاک — ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک
کوئی لکھے جو زلف و خط کا غزل — جیسے سودا و میر متکمل

لوگ انکو عزیز کہتے ہیں — نیک و بد میں تمیز رکھتے ہیں
وصف کرتا ہو ایک دیباں کا — فاضل و مولوی دوراں کا

اس کو اپنی نظر سے دیکھینگے — کیوں نہ در و گہر سے دیکھینگے
ہاں خبردار کیا کہا اظہر — تو کہاں اور شیخ بحر و بر

ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے — زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے
ایسی خوبی سے انکی تصنیف — حرز جاں کرتے ہیں وضیع و شریف

قبل ازیں کئی مطابع میں مطبوع ہوئی آفاق میں دلپسند و مطبوع ہوئی الحال فرخندہ مال مصنف مدظلہ العالی کی پیرایہ تزائد و تصحیح سے یہ خریدہ رعنا متجلی ہوئی از سر نو بزیور تحقیق و تنقیح سے تحلی ہوئی۔

غزل

شاہد حجلہ جناں ہے یہ — گل گلزار حوریاں ہے یہ
در رخشاں بحر و کاں ہے یہ — مہر تاباں آسماں ہے یہ

اسمیں ہے ذکر پاک نور نبیؐ — شمع بزم جنان و جاں ہے یہ
اسمیں ہے حال صاحب معراج — سلم اوج آسماں ہے یہ

اسمیں غزوات ہیں پیمبر کے — لہ مصاف مجاہداں ہے یہ
اسکی گلبانگ میں اثر ہے — مرغ لاہوت آشیاں ہے یہ

ہادی جادۂ جناں ہے یہ	اسمیں اعمال کے ہیں غیبات	مقرعہ پشت شیطاں ہے یہ	اسکے پڑھنے میں حرز شیطاں ہے
ذکر اسرار داستاں ہے یہ	اسمیں کذب و کجی کو راہ نہیں	عقل حیراں ہو وہ بیاں ہے یہ	مراۃ معجزات وارہاصات

دفتر اول منقسم بہ چہار چمن ہے غیرت ارم و عدن ہے۔ چمن اول مسمی بہ **انوار نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن فاعلن اور وزن اسکا مخزن اسرار خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملا جامی کا ہے۔ چمن دوم مشہور بہ **گلزار نبوت** کہ جسکا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلن جو سبحۃ الابرار مولانا جامی کا ہے۔ چمن سوم موسوم بہ **بہار نبوت** کہ مانند طریقۂ حکیم سنائی اور ہفت پیکر خواجہ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہے چمن چہارم معروف بہ **اخبار نبوت** بہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کہ جسمیں منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار و مثنوی مولانا روم ہے

غزل

ذکر خیر البشر جہان سیر	دافع اثم و شر جہان سیر	در کان سیر جہان سیر	کان لعل گہر جہان سیر
ابر رحمت مطر جہان سیر	بحر رافت اثر جہان سیر	نگری یک نظر جہان سیر	ہست نور البصر جہان سیر
سالکان سبیل عقبے را	زاد راہ سفر جہان سیر	معطی اہل قرات سامع	اجر بعید و مر جہان سیر
ہوس روئے مصطفٰے واری	چشم بکشا نگر جہان سیر	گر بجان تو ارزانی دار استا	جان سپار و بہر جہان سیر
اے مناجات یا غرض ہے ہشت	دار وا از خلد اثر جہان سیر	واللہ یار مژدہ باد کہ ہست	شاہد عشوہ گر جہان سیر
ہاں جوانان باغ و بوستان سیر	ہست گلزار تر جہان سیر	یادگار جناب عبد الحی	نامۂ مفتخر جہان سیر
از پے عاشق رسول اللہ	ورد شام و سحر جہان سیر	ہادی جادہ ہدیٰ اطہر	شد جہان سیر جہان سیر
	سال طبعش چہ گفت ملہم غیب	قصہ معتبر جہان سیر	

تقریظ رنگین خامہ سحر نگار اعجاز بیان جناب منشی محمد شہاب الدین صاحب سلمہ المنان

حمد باری بہار گلشن خیال و نعت نبی زینت بوستان کمال ہے۔ مگر باغبان خرد و ہوش اپنے چمن کو اس بہار و زینت سے خدا ان و مزین کر سکے کیا مجال ہے۔ وہ ایک ہما بلند پرواز ہے اور وسعت فکر بلند آسمان پیوند تنگ۔ یہ ایک عرصہ دراز ہے اور گلگوں باد پائے طبع عرش پیما لنگ۔

غزل

بیاں ہو مجھ سے کچھ حمد خدا کیا	بھلا میں کیسی طبع رسا کیا	محمد کا خدا خود مدح خواں ہے	زباں کیا ہے قلم کیا مرتبہ کیا
خدا اک عارف ذات نبی بس	نبی سے اور طالب خدا کیا	اگر ہو معرفت ہر اک کو انکی	خدا و مصطفٰے پر پھر رہا کیا
	ملک جس کے ہیں پیچ دست و پا ہیں	تسلیم اسمیں ہمارے دست و پا کیا	

امابعد مشتاقان سیر خیابان سیر محمدی کو نوید تازہ بہار و تشنگان نظارۂ گل شمائل احمدی کو مژدہ سیر گلزار ہو کہ وہ چمن رشک عدن کہ جسکا سایۂ دیوار موجب راحت دارین اور وہ گلستان غیرت جنان جسکی روح ہوا سلسلۂ نجات کونین ہے

رباعی

اگر گل ہیں آگے جو رسا آتا ہے — ہر ایک اسکا گلشن جنت کا باب ہے
ہوا اس چمن میں چہ سر اندر شمار — رنگ رخ بہار میں وہ آب و تاب ہے

بصد انتظار دیدہ براہ طلبگار دیدہ آپکی کا نوسن خیال اس سیرگاہ روح افزا میں سکتا نہ اور کون اپنے نظارۂ جمال بہار آرا و تماشائے

حور و غلمان گلشن جنت میں آ لگے — باغ جہاں سے کیوں نہ خفا عندلیب ہو
ہم فلک سیر کو آئیں کیوں ملک — اک باغ رشک خلد بریں جب نصیب ہو

واقعی خیابان سیر میں عجب سیر نمایاں ہے کیوں نہ ہو مطلوب خدا کی داستان ہے جس کے ایثار اس گلزار ہمیشہ بہار کی سیر کی ہر شب ہی شب برات ہر روز اسکا عید ہے جسکی نظر آئے۔ دفعہ اس عروس ہمایگار سے اٹھی اسکا محو جمال شاہد کا شہید ہے سبحان اللہ گلشن و ہر میں باد بہار آئی اور فرحت افزا ان نے عجب گل کھلایا ہے جسکی شمیم روح پرور سے مشام جان و عالم روح و روان معطر ہے جسکی نکہت جان بخش سے دماغ اہل سلسلہ سنبلستان عشق گیسوئے حبیب خدا حقہ مشک و عنبر۔ بارک اللہ گلشن گیتی میں نخل بلند ایام فرحت انجام نے طرفہ شجر راحت اور درخت طوبی مثال جو اسے نہ جسکا بر و بار عدیم المثال لذت بخش مذاق اہالیان حالات خیر البشر اور ہر شاخ پر برگ و بار راحت امید عاشقان شفاعت نبی پر آئے گستر

غزل

رشک باغ جنان خیابان سیر
اس سے کہتے ہیں مشرکی بدعتیں
کیوں نہ ہو نور ذکر حضرت سے

رشک بوستان جنان سیر
سبحہ جال ستان خیابان سیر
رونق بزم جہان خیابان سیر
سیر اسکی کریں سلیم کہ ہے

مردہ دل ایک ہی ہو رہے زندہ
لاتی ہے جو ہر دل پریشان ہیں
بھرتے ہے دامن طلب میں گہر
گلشن بے خزان خیابان سیر

روح بخش جہان خیابان سیر
فرح تاب و توان خیابان سیر
موجہ زرفشان خیابان سیر

کیوں کہ کثیر التصانیف و التوالیف نہایت یگانہ علامہ زمانہ فاضل شہیر واعظ پر تاثیر شریعت پناہ فضیلت دستگاہ مولانا مولوی شاہ عبدالحی قادری نور اللہ مرقدہ و جعل الجنۃ مثواہ کی تصنیف سے ہے

غزل

عالم دین وقار عبدالحی
تھے فدا انکے وعظ پر واعظ

فاضل ہوشیار عبدالحی
مہر اسم تھا عبدالحی
تھے جو رسول خدا کے ہیں سلیم

کیا شگوفے کھلائے ہیں اس نے
گلشن ملت محمد ہیں
واہ کیا یادگار عبدالحی

باغ دین کی بہار عبدالحی
نخل پر برگ و بار عبدالحی

اس عروس رعنا و شاہد زیبا کو مشاطۂ طبع مطبوع طبائع عام و خاص نے عجب نئے زیور زینت سے سنوارا ہے نہایت ہی دلکش

زیورِ حسنِ قبول پہنایا ہے کہ

قطعہ

شہر یار تھا ماہ تجلی مہر بھی ہوا	دونا ہے حسن چہرۂ زیبا سنگار سے
ہاں خوش نصیب زیر فلک ہیں وہی سلیم	جو شاہ گھر میں بیٹھے ہیں دیدار یار سے

اس بار کے طبع میں اگلے اغلاط کی تلافی ہے گزشتہ طبع کے خطایا کی صحت شافی ہے خوبی تمام ہے درستی مالا کلام ہے

قطعہ

اغلاط طبع داغ ہے تصنیف خوب کو	جب پڑ گیا گہن تو رہا حسن ماہ کیا
صحت کی جیسی دولت بیحد نہیں سلیم	گر یہ نہیں تو کیا ہے فقیر اور شاہ کیا

واہ واہ عجب ماہ عید ہے ہر سو اسکی دیدا و دید ہے اب اس رشک ماہ کا حسن کامل ہے ہر ایک اسیر دل ہے ہر سو اسکی طلب کی چیخ ہے۔ یہ اسکا قطعۂ تاریخ ہے۔

قطعہ

جب نسیم طبع سے خنداں ہوا باغ سیر	ہو گیا مطبوع عشاق حسب ذوالجلال
ہے بہار جانفزا سے اسکی یہ دوشن سلیم	خوب ہے گلزار نیا شمع شبستان فروز اسکا سال

فضائل بسم اللہ از حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب میں ہے یکتا یہ در بے نظیر
تین یہ اسما مبارک آئے ہیں یار
پہلے جو اسباب ہیں اس کام کے
دوسرا اسباب وہ باقی ہے
تیسرا ثمرات و نتائج بھی تب
اور جو ہے بسم اللہ کا اجر و ثواب
غرق کا تھا اسکے خطرا کو جب
عزت و برکات سے اسکے خدا

قلزم قرآں کا ہے در یتیم
جیسے تاروں میں ہے بدر منیر
اسلئے فرمانے ہیں جان اختیار
ان کو بلاشبہ فراہم کرے
انتہا تک کام کے آغاز سے
جو کہ ہیں اس کام کے تہ میں سب
اور برکات اسکو ہیں بے حساب
کشتی چلائیں یہ پڑھ فقرہ تب
غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا

جتنے جواہر کہ ہیں قرآن میں
اسمیں جو ہے اسم خدائے کریم
دنیا و عقبیٰ کے ہیں جتنے امور
اسم مبارک ہے جو اللہ کا
یہ تو ہے رحمٰن ہی کا مقتضا
یہ تو رحیمی کی صفت کے ہیں بیاں
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام

بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا

دیکھئے بسم اللہ کے جب یہ فیض

جتنے ہیں روشن گہر اس کان میں
آئے ہیں اللہ و رحمٰن رحیم
انکے لئے تین ہیں چیزیں ضرور
اسکے تصرف ہی میں یہ ہوویگا
اس سے ہے وابستہ بقا خلق کا
سعی نہ بندوں کی کرے رائگاں
جب کہ ہو کشتی میں سوار اک ہجوم
رکھیں ہمیں اللہ نے یہ برکتیں

نصف میں جب اسکے ملی ہو نجات
دیویگا البتہ انہیں حق نجات

صدق سے بسم اللہ جو مومن پڑھے
درجے لکھیں اسکے لئے چار لک

نیکویں نام اسکا لکھے باوفاق
اگلے گنہ بخشے گا اسکے خدا

حضرت عیسےٰ کا کہیں ور سفر
حضرت عیسیٰ پس سے دیکھئے

دیکھتے کیا ہیں کہ وہ شخص ہے عجب
ان کو کہا حق نے کہ جب یہ ہوا

پایا ہے طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد بھی اور باپ بل

کہ کئے ارشاد وہ سالار دیں
ایک روایت ہے کہ بخشش ہے یار

فقر سے حق اسکو بچاوے گا جان
نقل ہے جب جب انہیں بخشے عیاں

پڑھئے بہت آپ اے شاہ کریم
دیکھے عذابوں میں ہے وہ مبتلا

کہ پڑھو دس بار لطف عمیم
ازپی خدمت ہیں اسکے حضور

عرض کئے حور اے شہ کائنات
اور اسی بسم اللہ کے حرفوں سے چا

بس جو مسلماں عقیدت کے سات
آتش دوزخ سے تو رحم کے سات

ذرہ گنہ اسکا نہ باقی رہے
اور گنہ اسکے مٹے چار لک

دور کرے اس سے بھی کفر و نفاق
ایسے ثواب اسکے ہیں بے انتہا

قبر پر اک ہوا ہے گزر
کہتے ہیں اس جا سے آگے چلے

داخل جنت ہے بفرمان رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا

پڑھنے لئے بھیجی ہے ماں اسکی تب
بخشے گئے یمن سے اسکے ہی ماں باپ

بسم اللہ جب لڑکا پڑھے گا یقین
طفل و معلم کے بھی بخشیں چار

سختی سے فاقہ کے بھی بخشے اماں
بی بی خدیجہ کو شہ دو جہان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
چاہیں کریں اسکے لئے تا دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آئے کئے حور بحکم غفور

حشر میں کر غسل بہ بحر الحیات
بہتی ہیں جنت میں جو نہریں چار

نیک ہر اک کام کے آغاز میں
ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر

اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور بھی فرمائے ہیں خیر الانام

اور کہے بسم اللہ جو مومن لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے

دیکھے ہیں اس قبر میں آئے عذاب
بعد کئی سال کے عیسیٰ نبی

دیکھ کے وہ عرض خدا سے کئے
ایک پسر اس سے ہے پیدا ہوا

درس معلم نے دیا اے سلیم
اور یہ حکایت پہ موید صحیح

اسکے تب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے ہیں خیر الانام

اور ہر لقمہ پڑھے جو ضرور
پوچھے کہ کیا تحفہ تمہارے لئے

مروی ہے یکبار رسول خدا
ایسے میں جبریل آ حاضر ہوئے

تب پڑھے دس بار وہ عالی جناب
پوچھے وہ حوروں سے شہ انس و جان

لوگ جو جنت میں چلے جائنگے
نسخہ معراج میں ہے بسط سے

بسم اللہ پورا جو تلاوت کریں
کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھے گا تمام

اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے

ہوتا ہے مردے کو نہایت عذاب
گزرے اسی قبر پہ پھر اسے زکی

داخل جنت یہ ہوا کس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہیگی یہ حضرت کی حدیث صحیح

چھوٹینگے دوزخ سے بلا ریب میں
جو پڑھے بسم اللہ بوقت طعام

تن میں طعام اسکے وہ ہو جائے نور
لاؤں وہ تب عرض نبی سے کئے

قبر پہ یک مرد کے گزرے ہیں جا
عرض یہ سالار امم سے کئے

حق نے تبھی اس سے اٹھایا عذاب
کب تلک اے حور رہو یہاں

تب تلک ہم ساتھ ہیں اس شخص کے
کیسے فضائل ہیں یہ بسم اللہ کے
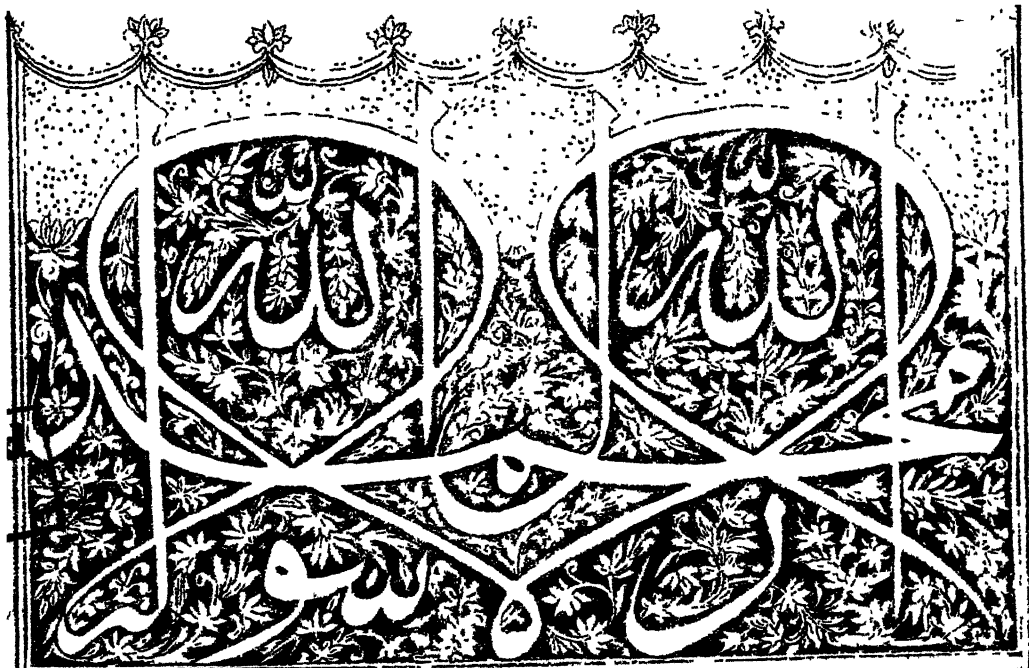
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجمل قرآں ہے یہ لا کلام
یوں ہے حدیث اسکو پڑھے اے حبیب
چار ہزار اسکے مٹا دیوے شر
جانیں ملک یک ہزار ان سے ہاں
تین سے توریت میں آئے ہیں جان
آئے ہیں نوح یہ نو اسمائے رب
اور یہ سرنامہ قرآن میں
گویا کہ اللہ تعالےٰ کے نام
جمع ہیں سب اسی قرآن میں
جتنے علوم آئے ہیں در فاتحہ
بسملہ کے با میں جو اسرار ہیں

مطلع انوار کتاب کریم
اسکی ہی تفصیل ہے قرآں تمام
صدق دلی سے جو صدقہ اشعار
واسطے ہر حرف کے اے باخبر
ایک ہزار اسم بھی پیغمبراں
تین سے انجیل کے ہیں درمیاں
خلق کے ہیں علم میں نام سب
آئے جو سہ اسم یہ عنواں میں
وہ جو نہیں اسکے الف پڑھا وہ تمام
ہیں وہ جواہر سب اسی کان میں
ہیں وہ بھی مندرج بسملہ
اس سے جو عارف ہیں خبردار ہیں

جان یہ دروازۂ قرآن ہے
جتنے مضامین ہیں قرآن میں
دفتر اعمال میں حق بیگماں
جانیے اللہ تعالےٰ کے نام
اور ہیں سماوی جو کتابیں چار
تین سے آئے بزبور آئین
اور ہے یکنام بعلم خدا
یعنے ہیں اللہ و رحمان رحیم
اور روایت ہے کہ جتنے علوم
اور ہیں قرآن میں جتنے علوم
اور ہیں بسم اللہ میں جتنے علوم
اسلیئے فرمائے علی ولی

مژدہ وہ رحمت رحمان ہے
درج ہیں سب اسی عنواں میں
چار ہزار اسکے لکھے نیکیاں
مروی ہیں اور تین ہزار ایسے نام
آئے ہیں ان چاروں میں سب یکہزار
اور بقرآن معظم یقین
خلق سے وہ نام ہے پنہاں سدا
جو پڑھے یکبار اسے لے فہیم
آئے ہیں ان تینوں کتب میں عموم
سورۂ الحمد میں ہے ان کی دھوم
حرف میں وہ با کے کسر میں ہجوم
گر لکھوں تفسیر میں بسم اللہ کی

ہوویگا ہفتاد و شتر اس کا بار — رمز و نکات اس میں ہیں نو بیشمار (بھید ۱۲، نیکیاں ۱۲)
یعنے گنہ ہو کے جو در روز و شب — ظاہر و باطن کے ہو چار سب
حرف جو انیس ۱۹ ہیں اسکے سبھی — ہیں ملک اتنے ہی جہنم کے بھی
اور کہے ہیں کہ شب و روز میں — جانئے چوبیس ۲۴ ہیں جو ساعتیں
ساعتیں انیس جو باقی رہے — حرف یہ انیس ہیں انکے لئے
مصحف اشرف جو تری ہے کتاب — بسملہ اسکا جو معظم ہے باب
گو تو ہمیں غایت رحمت کے ساتھ — حشر میں ہو ویگا سقر سے نجات (دوزخ ۱۲)
ہم عدم محض تھے سب اے ودود — پس ہمیں رحمت سے دیا تو وجود
شکر مسلمان بنایا ہمیں — خلعت ایمان پہنایا ہمیں
اور ہمیں یک نعمت عظمی دیا — سب سے بڑی دولت کبرا دیا
یعنے ہمیں ایسے کے تابع کیا — جسکے ہیں تابع رسل و انبیاء
جنبش اول ز محیط قدم — سلسلہ جنبان وجود از عدم (حرکت ۱۲، دریا ۱۲)
فضل سے قرآں میں اے رب کریم — نام لیا اسکا رؤف و رحیم
ذات تو ہے تیری رؤف و رحیم — تیرا پیمبر بھی رؤف و رحیم
جو تری رحمت سے ہے اے کارساز — ہم کو اس امت سے کیا سرفراز
اور پیمبر ہمارے سے کبھی — ہم کو جدائی بھی نہ دیجے کبھی
ذکر میں رکھ آپکے ہم کو مدام — برکتیں اس فکر کے دے صبح و شام
زیر لوا آپکے دے ہم کو جا — خلد میں ساتھ آپکے ہم کو لیجا (جھنڈا ۱۲)
ہم سے تحیات صلوٰۃ و سلام — بھیج انکو کہ اس شہ دیں پر مدام
خاص جو ہیں اسکے خلیفے چہار — ملت اسلام کے عنصر ہیں چہار
حضرت عثمانؓ و علیؓ جلیل — لوط کے یاروں کے ہر دو مثیل
نور بصر جسکے حسینؓ و حسنؓ — ہر دو شہادت کے ضیاء چمن
ایسے ہو دین کے رکن رکین — جن سے لیا زیب یہ دین مبین

اور کلمات اسکے سمجھ ہیں چہار — اور گنہ کے بھی ہیں انواع چار
جو پڑھے اس کو بخلوص اختیار — ہو وینگے مغفور یہ انواع چار
یمن سے ہر حرف کے یوم الحساب — ہو نہ وہ انیس ملک کا عذاب (برکت ۱۲، قیامت ۱۲)
پانچ نمازوں کے لئے لائے ہیں — پانچ ہیں ساعات مقرر یقین
حمد ترا ہم سے ہو کیونکر ادا — شکر یہ نعمت کا بھی اے کبریا
دیتا ہے رحمت سے تری خوش خبر — بس ہے یہ امید ہمیں بیشتر
گرچہ نہ بخشش کے ہیں ہم سازوار — پر تری رحمت کے ہیں امیدوار
شکر ہمیں صورت انساں دیا — عقل دیا جسم دیا جاں دیا
اور کیا ہم کو اخیر الامم — خیر امم جو ہے الامیر امم
ایسی وہ نعمت ہے عظیم و جلیل — کہ نہیں نعمت کوئی اسکے عدیل (مقابل ۱۲)
مالک دیں مہتر کل مہتراں — ختم رسل خاتم پیغمبراں
رحمت عالم ہے یقیں جسکی ذات — جسکی ہے رحمت ہمہ کائنات
جسکی اطاعت ہے اطاعت تری — جسکی محبت ہے محبت تری
جبکہ ملیں ہمکو یہ دو رحمتیں — ہم کو ہے امید ہنوز رحمتیں
یونہی اس امت میں ہوئے تو حیات — حشر اس امت میں بھی کر دے نجات
آپکی الفت میں ہمیں کو ذرا — پیروی میں آپکی ہی رکھ سدا
کر ہمیں اس شہ کی زیارت نصیب — دونوں جہاں بیچ شفاعت نصیب
حمد میں ہم سب کے قاصر ہیں جو — نعت پیمبر میں بھی قاصر ہیں دوں
آپکی سب عترت و اصحاب پر — اکمل اتباع و احباب پر
حضرت بوبکرؓ و عمرؓ با فتوح — مورد تشبیہ براہیم و نوح
بنت نبی خیر نسائی امم — لخت دل سید عرب و عجم
پاک یہ سبطین کی اولاد سے — آل پیمبر کی [illegible]
ایسے ائمہ کو اور افراد کو — اکمل اقطاب کو اوتاد کو

فضل حق اپنے نے ظاہر کیا جن کو ہدایت کا مظاہر کیا
آل اسرائیل کے نقیبوں کے سات جنکو ہے تشبیہ زروئے صفات
رشک ملائک ہے یقیں جنکی ذات اور دم عیسی ہے یقیں جنکی بات
سید شہداء کا خلف باصفا نام علی حضرت زین العبا
باقر و جعفر دو گرامی گہر اوج امامت کے ہیں شمس و قمر
چشمۂ جود و کرم مرتضے قطب جہاں کاظم و موسی رضا
قدوۂ ابرار تقی و نقی زبدۂ اخیار تقی و نقی
منبع اسرار حسن عسکری ملک ولایت میں جنہیں سروری
عالم طفلی میں دیا تھا خدا خوف سے خالق کے تھے لرزاں سدا
اور ابوالقاسم والا نسب نام محمدؐ ہے و مہدی لقب
سارے یہ اقطاب ہیں اوتاد ہیں سید شہدا کے سب اولاد ہیں
اور باولاد امام حسنؓ ایسے ہی افراد ہیں پاک تن

منقبت غوث الثقلین غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

خاص وہ محبوب خدائے کریم جنکی ولایت میں ہے شان عظیم
غوث جہاں فخر زمین و زماں سید اقطاب سر سروراں
مطلع انوار رموز خدا مجمع اسرار کنوز خدا
افسر زیبائے سر غوثیت بلبل شیدائے گل قربیت
خسرو ارباب ولایت ہے وہ بادشہ ملک کرامت ہے وہ
جسکا ہے ہر نائب فی عز و شاں فخر جہاں شیخ شیوخ زماں

مدح قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین شیخی و سیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ والدین حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری مدظلہ العالی متعالی

خاص مرا شیخ ہے شیخ الشیوخ قدوۂ ارباب وثوق و رسوخ
اوج حقایق کا ہے بدر منیر ملک معارف کا امیر کبیر
ملت اسلام کا رکن رکیں صاحب دل حامی دیں محی دیں
عالم فاضل ہے شریعت میں وہ عارف کامل ہے طریقت میں وہ
شیخ محقق خلف بوالحسن نیر اوج شرف بوالحسن
اسم شریف اسکا ہے عبداللطیف محی دیں عرف و لقب اے شریف
پدری حسینی حسنی مادری مذہب و مشرب حنفی قادری
سلسلۂ قادریہ عالیہ مجھ کو دیا وہ نعم اجلالیہ
پس ہے مرا شیخ مقدم وہی رہبر اول ہے معظم وہی
اسکی وساطت سے ہی مجھکو خدا غوث کے خدام میں داخل کیا
مسند ارشاد یہ لیل و نہار
فیض رساں اسکو رکھے کردگار

آپ کی وفات منورہ میں بحرہ ۱۲ کی اس تاریخ کو کسی شاعر نے [illegible] قطب اسلام کا ہوا ۱۲۹۹ تاریخ کہی محمو[illegible]

فضیلت ذکر نبوی و سیر مصطفوی اور سبب تنظیم اس کتاب واجب التعظیم کے بیان میں

دیکھئے آئی ہے حدیث صحیح سرور عالم نے کہا ہے صریح
جو کہ رکھے دوست کسی کو بہت یاد کریگا وہ اسی کو بہت
ذکر ہے محبوب کا پس گھڑی اسکی محبت ہے علامت بڑی
تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر اصل محبت ہو تو ہی اس قدر
اور بھی فرمائے شہ بحر و بر کہ نہ رکھے جو کہ مجھے دوست تر
بچوں سے اور باپ سے ماں سے زیاد جسم سے اور جان سے بھی اپنی زیاد
تو وہ مسلماں نہوا ہے ابھی صاحب ایماں نہوا ہے ابھی
پس ہوا معلوم کہ حب رسول شجرۂ ایماں کی ہے اصل الاصول

اور محبت کی قوی منزلت
جان تو موقوف ہے بر معرفت

معرفت حضرت خیر البشر
جان ہے موقوف بہ علم سیر

ہے سیر احوال شریف آپ کا
جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا

یعنے ز قرآن و حدیث و اثر
اور رسا و یہ کتب سے دگر

جانئے پس آپکے حالات کچھ
اور فضائل و کمالات کچھ

نور سے اس شاہ امم کے غفور
جو کہ کیا سارے جہاں کا ظہور

حمل و ولادت میں بھی جو آپکے
حق کیا ظاہر جو بہت معجزے

کر انہیں مبعوث بہ عرب و عجم
ختم رسالت سے کیا جو علم

گرچہ عدو آپکی تھی سب جہاں
لیک رکھا آپکو حق در اماں

درجہ معراج دیا آپ کو
اشرف عالم ہی کیا آپ کو

مکہ میں دین آپ کا تھا جو نہاں
بدر و مدینہ میں کیا ذوالجلال

عرصۂ دس سال ہی جو اسکا نور
شرق سے تا غرب کیا ہی ظہور

آپکے اعدا کو خدا خوار کر
اپنے دیا آپکو فتح و ظفر

اور سلاطین ہوئے تابعاں
جو ہوئے سرکش سو نہ پایا اماں

آپ نے توحید کا برپا علم
کرکے کیا شرک کو سب منعدم

جور و جفا آپ بہت سہہ لئے
جو طرف اسلام کو پھیلائے

شہرہ توحید کی دینے کو دم
راہ میں مولیٰ کی کئے ہیں جہاد

آپکے اصحاب بھی سہی لئے
راہ میں مولیٰ کی بہت جانیں دئے

دین خدا جبکہ یہ کامل ہوا
اور یہ قرآن بھی نازل ہوا

تب کئے دنیا سے شہ دیں وفات
آپ پہ ہو حق سے سلام و صلوٰۃ

نور کے پیدا کرنے سے تا وفات
جاننا احوال شہ کائنات

لابد و لازم ہے مسلماں تمام
شاہ و گدا مرد و نساء خاص و عام

ذکر میں اس شاہ کے رہنا سدا
ہے وہ یقیں باعث قرب خدا

فرض ہے امت پہ وہ مقدور کا
سید کونین پیمبر کا ذکر

ذکر میں اس شاہ کے پیغمبراں
رہتے تھے سب صبح و مسا تر زباں

کرکے وے ابلاغ رسالت ادا
آپکی دیتے تھے بشارت سدا

ذکر سے اس شہ کے بدرگاہ رب
لاتے تھے بے شبہ توسل وے سب

جبکہ ہوا یہ طرح رسولوں کا حال
دوسرے کیا چیز ہیں کیجے خیال

شکر خدا ہم کو کرم سے خدا
آپکی امت میں ہے داخل کیا

کیوں نہ رہیں ذکر نبی میں سدا
ذکر نبی عین ہے ذکر خدا

ذکر کی کثرت تو با قال و قیل
کثرت امت پہ قوی ہے دلیل

پس ہوا امت کو ہی لازم بھی
صبح و مسا کثرت ذکر نبی

ہووے جہاں تذکرہ صالحیں
اترے وہاں رحمت حق بالیقیں

ذکر شہنشاہ رسل ہو جہاں
رحمتیں حق کیسے آتا ہے وہاں

جنکے سیر اور شمائل کا ذکر
عادت و اخلاق و فضائل کا ذکر

افضل کل نفل عبادات ہے
اعظم قربات و ثوابات ہے

در عربی فارسی لے با صواب
شہ کی سیر میں ہیں بہت سے کتاب

لیک ہے ہندی میں بہت کم تو جان
اسلئے کم جانے سیر ہندیاں

عالم علامہ وحید زماں
باقر آگاہ فضیلت نشاں

در سیر شاہ بشیر و نذیر
آٹھ رسالے ہے لکھا بے نظیر

ہشت ہشت اسکا سنہ اور نام
دیوے جزا اسکو خدائے انام

لیک وہ احوال شہ کائنات
نور کی تخلیق سے لے تا وفات

تین رسالوں میں لکھا مختصر
کیونکہ وہ علامہ نیکو سیر

شہ کے بشارات بھی و معجزات
اور خصائص بھی شمائل صفات

اور محبت کا نبی کے بیان
پانچ رسالوں میں لکھا ہے میاں

اس ہی لئے نور سے لے تا وفات
ذکر وہ اجمال کے لایا ہے ساتھ

[illegible]

جائے اندیشۂ تطویل سے　　لایا وہ احوال تفصیل سے
ایک سالہ میں لکھا در سیر　　مستند و معتبر و مختصر
اس سے بھی سیراب ہو تشنگاں　　تشنۂ تفصیل ہیں از شوق جاں
کہ اسی اجمال کی تفصیل میں　　شاہ کے احوال کی تطویل میں
یمن سے سالار امم کے خدا　　جلد یہ برلائے مراد دعا
از فن تفسیر و حدیث اور سیر　　ہیں یہ بھی یاد رکھے اے باخبر
اور سیر میں عربی اے پسر　　ما ثبت اول ہے مواہب دگر
روضۃ احباب و معارج بجان　　اور شوارع و مدارج ہے حیاں
باقر آگاہ فضیلت مآب　　خوب کہا ہے یہ سخن باصواب
دوسرے کتابوں سے بھی انکے سوا　　میں نے لیا انکی سند لاتعد
ہے مجھے مقصود کہ سمجھیں عوام　　شعر کی ہرگز نہ نزاکت کا نام
دے مجھے ہر کام میں یارب خلوص　　نظم میں اس چار چمن کے خصوص
ہر گل و غنچے کو بہ یمن رسول　　اسکو عطا کیجئے رنگ قبول
اور اسے انوار نبوت لقب　　کیجئے سزاوار تو اے پاک رب
جلد دے انجام اسے باکمال　　بدر بنا دے یہ منور ہلال
نور نبوت کے لئے اے کریم　　کیجئے روایت کو بتفصیل عمیم
ذکر میں کہہ اپنے مجھے اے خدا　　اور ترے ذکر نبی میں سدا
ختم دعا کرکے یہاں احقر

اس ہی لئے بعض احبا مرے　　جبکہ بہت شوق و تمنا کئے
نور سے تا رحلت شاہ امم　　ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم
اسلئے یہ عزم کیا ہو صمیم　　کرکے توکل بخدائے کریم
چار چمن چار رسالے لکھوں　　وزن کو ہر اک کے جدا ہی کہوں
اسمیں کتابوں کی جو لاؤں سند　　فارسی ہیں اور عربی معتمد
پہلی تفاسیر میں فتح العزیز　　شرح بھی مشکوٰۃ کی اے باتمیز
فارسی میں ہیں وہ کتابیں چہار　　آئینے ہیں گو یا سیر کے جو چار
چاروں بھی عمدہ ہیں اگرچہ وہ چار　　لیک ہے تحقیق مدارج بڑی
گرچہ یہ چاروں بھی ہیں بس معتبر　　لیک مدارج کو ہے شان دگر
اب جو ہے اس ایک میں مثنوی بیاں　　کرتا ہوں میں بھی زباں پر بیاں
پاوے اگر اسمیں تو سہو و خطا　　کیجئے اصلاح تکلف عطا
جلد دے ہر ایک چمن کو بہار　　شجر مناجات کو دے میرے بار
مطلع انوار نبوت کا تاب　　کیجئے عطا پہلے چمن پر شتاب
ذکر سے اس نور کے اے کبریا　　دیکھئے اس پہلے چمن کو ضیا
مہری جو حاجات ہیں وہ عیاں　　ہیں تب عیاں تجھپہ نہیں کوئی نہاں
بندۂ احقر کو تو اے کارساز　　بخشش عصیاں سے کر اب سرفراز
پیروی میرا سے مجھے رکھہ مدام　　کیجئے شہادت پہ مرا اختتام
لکھہ چمن نور نبی النوری

نورِ اوّل خلقت نورِ محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم　　۲

ہے یہ مدارج میں حدیث صحیح　　یہ نشے ارشاد پیمبر صریح
پہلے خدا چیز جو پیدا کیا　　نور ہے بے شبہ وہ جانو مرا
روضۂ احباب میں اے باخبر　　ذکر ہے اسطرح کیا مختصر
حاصل اب ان سارے روایات کا　　ذکر یہاں کرتا ہوں میں کچھ ذرا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

کیفیت خلقت نور نبیؐ　　مجمل تشریح ظہور نبیؐ
کہ ہوا پیدا جو پیمبرؐ کا نور　　اسمیں روایات میں آئے ضرور
حضرت خلاق جہاں ذوالجلال　　خلق کے سب آگے کئی الف سال

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسمان
اور نہ تھے حور و ملک انس و جان
سجدہ میں کہتا تھا کبھو سبحان حق
اور ہر اک پردے میں وہ ذوالجلال
جبکہ وے پردونکو سبھی طے کیا
صالح و صدیق و شہید و نجیب
اور کئی اس نور کے حصے کیا
شمس و قمر اور نجوم آشکار
اور ہر اک طبقے میں الی ورا
حق نے اسی نور سے آیا ایک
پانی روا تھا وہ برس کہزار
حصۂ دوم سے بنایا قلم
ہر دو کنارے جو ہیں اس لوح کے
حکم کیا پس وہ قلم کے تئیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور کئی سال تلک سر بسر
جمع ہوے ہر دو بہ حکم صمد
اس ہی لیے حق نے کہا از کرم
گر پڑے یکبار بقلب سلیم
سات سو برسوں میں عرض اکے تمام

اور نہ پیدا تھے زمین و زمان
حق کے سوا تھا نہ کسی کا نشان
اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق
رکھا ہے وہ نور کئے الف سال
نور مقدس وہ کئے دم لیا
روح مسلمانوں فرشتوں کی سب
اس سے یہ چیزوں کو بنایا خدا
کوہ و بیابان و ریاح و بحار
خلق کی اک ایک جماعت کہا
جوہر پاکیزہ بنایا ہے ایک
لحہ بھی یک جا نہیں پایا قرار
تیسرے سے لوح بنایا بہم
سرخ مزین ہیں وہ یاقوت سے
لوح پہ لکھہ عرض کیا وہ ویں
یہ کیا آغاز قلم اے فہیم
تھا وہ پڑا لوح پہ پہلے ڈال سر
گزرے برس اسکے لیے بیفقصد
عزت و اجلال کی میری قسم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبکہ یہ بسم اللہ ہوا ہے تمام

لوح و قلم کرسی و عرش برین
نور مقدس کو نبی کے خدا
اور بنایا ہے خدائے قدیر
نور شریف نبوی شاد شاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا
سب ہیں اسی نور سے پیدا ہوئے
عرش برین کرسی و لوح و قلم
ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا
اور معارج میں سن اے باصفا
اسپہ وہ قدرت کی نظر جب کیا
حصے پھر اس پانی کے حق نے کیا
در سفید ایک سے رب العلا
عرض کو اس لوح کے وہ ذوالجلال
کیا میں لکھوں لوح پہ آداد گر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا
پہلا وہ شق لکھنے کو رحمن کے
ایک روایت سے برس یکہزار
مرد ہو یا زن مرے بندوں سے جو
سات سو برسوں کی عبادات کا
حضرت مولی کی طرف سے قلم

جنت و دوزخ بھی نہیں تھی یقین
فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
واسطے اس نور کے پردے کثیر
کرتا تھا تسبیح سے تب حق کو یاد
اکمل ارواح ہمہ انبیا
عالم ہستی میں ہویدا ہوئے
ارض و سما جنت و دوزخ بہم
سات طبق بعد ہر اک کے کیا
نقل کیا از شرف مصطفے
جلدوہ جو ہر وہیں پانی ہوا
عرش برین ایک سے پیدا کیا
جانئے اس لوح کو پیدا کیا
پیدا کیا ارض و سما کے مثال
بولا یہ عنوان سے آغاز کر
ہیبت مولی سے قلم شق ہوا
دوسرا شق لکھنے رحیم آن کے
لکھنے کو بسم اللہ میں گر پڑے ایسے یار
امتی وہ احمد مرسل کا ہو
اجر وہ بندے کو کرونگا عطا
لوح پہ جانو یہ کیا ہے رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی من استسلم بقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی نعمائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وبعثتہ یوم القیمۃ مع الصدیقین ومن لم یستسلم بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرض بحکمی فلیتخذ الٰہا سوائی

نور مقدس سے کن کن چیزوں کا پیدا ہونا بیان

یعنے میں کرتا ہوں یہاں ابتدا
کہتا ہے حق ہو لیں اے خلق کا
امر یہ جو کوئی مرے گردن کہا
اسکو میں صدیق لکھوں لطف سے
اور نہ بلا پر مرے صابر رہے
چاہیے کر لیوے وہ پس اختیار
بعد قلم لوح پہ لکھا شتاب
اور عدد اشجار کے اوراق کا
اور جب اس لوح کے اوپر قلم
بعد یہ مدت کے قلم سر اٹھا
شاہ کی جانب سے خدائے انام
حصہ چہارم سے بنا ماہتاب
حق نے وہ دریا کے تئیں در ہوا
شمس و قمر کے تئیں رب العلا
جانو وہ دریا کا مقرر حجاب
اور وہ دریا کا نقاب و ستر
لطف سے پر جسکو بچاتا خدا
ہووے جو فرسنگ سمجھ چار لک
اور اسے ہر روز بھی آیا صفا
حشر کے دن اسکے وہ انوار سب
مہر کے پھر حرم میں لاویں گے
تھوڑا یہاں سمجھ پس تم خیال
الغرض اس نور کے حصوں سے رب

نام خدا سے جو ہے رب العلا
کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا
اور بلا پر مرے صابر رہا
ساتھ انہوں کے بھی اٹھاواں اسے
اور مری نعمت پہ نہ شاکر رہے
میرے سوا دوسرا پروردگار
سارے یہ اشیائے جہاں کا حساب
اور عدد خلق کے ارزاق کا
نام محمد کا کیا ہے رقم
لیکے وہیں نام شہ انبیاء
بولا جواب اسکا علیک السلام
حصۂ پنجم سے ہوا آفتاب
اپنی ہی قدرت سے معلق رکھا
جانو وہ دریا میں ہے جاری کیا
گر نہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب
گر نہ رکھا ہوتا بروئے قمر
بچتا وہی بندہ نہیں دوسرا
اس سے بھی زائد ہے وہ تو یاد رکھ
دیتے ہیں اک تازی حرارت جدا
نقل کریں عرش ہی آگ با ادب
مہر کی تا اور حرارت بڑھے
گرمی سے جلا کیا اسکے ہو لوگوں کا حال
پانچ وے چیزوں کو بنایا ہے جب

ہے وہی اللہ و رحمٰن و رحیم
اور محمد ہے جو میرا رسول
اور میرے انعام پہ شاکر رہا
اور جو بندہ کہ قضا پر مرے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پر
حالانکہ معبود کوئی اسکے سوا
مینہ کے قطروں کا عدد لاکلام
حشر تلک ہوئینگے جو آشکار
جلد ہوا ساجد پروردگار
شوق سے بھیجا ہے تحیات نیک
اسلئے سنتے ہے خطاب سلام
یک بڑی دریا جو ہے زیر سما
یونہی وہ محفوظ و معلق وہیں ہے
بولے نبی ہے قسم اللہ کی
کوہ و شجر جتنے زمیں پر ہیں جان
لوگ ہو مفتون دل و جان سے
اور یہ لایا بہ حسن اے میاں
عرش کے انوار سے بس ایک نور
دوسرے دن پھر وہ حرارت نکال
اور وہ حرارت ابھی خورشید کے
خلق کے لاویں اسے بالا سر
دیوے پنہ اس سے ہمیں کردگار
حصہ ششم سے بنایا بہشت

خلق پہ سب جسکی ہے رحمت عمیم
خلق ہے سب اسکو کیا ہیں قبول
اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اپنے اطاعت کی نہ گردن جھکے
ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر
یقین ہے وہی رب ہے سبھی خلق کا
ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام
کر دیا اس لوح پہ سب کا شمار
گزرے وہ سجدہ میں بس یکہزار
یعنے کہا شہ پہ سلام علیک
اور ہوا فرض جواب سلام
اسکا عمق یعنے ہے فرسنگ کا
قطرہ بھی یک اس سے ٹپکتا نہیں
تہہ میں ہے جسکے یقین جان مری
سارے وہ جلجائے بغیر گمان
جان کے معبود اسے پوجتے
مہر کی چوڑائی ہے اتنی پچھان
ڈھانکتے ہے ہر روز اسے با نظر
اس سے جہنم میں وہ دیتے ہیں ڈال
جتنے جہنم میں فراہم ہوئے
ہووے حل گر کے وہ مقدار پر
پھر نبی شافع روز شمار
سو روپے کے ہیں لگے جسکو خشت

اور وہ جنت کو سنوارا ہے جان
پانچ یہ چیزوں سے خدا نے جہاں

دوسری سخاوت ہے بلا ارتیاب
چوتھی کیا ہے سدا اجتناب

حصۂ ہفتم سے ہوا روز جان
حصۂ ششم سے ملائک یہاں

(حاشیہ: ذکر کرسی و آیت الکرسی)

کرسی وہ ایسی ہے بڑی اے میاں
ساتوں سموات کو گھیرے ہے جان

اور وہ کرسی کے یمین و یسار
کرسیاں ہیں دو سو دس ہزار

امت احمد میں سدا مومناں
پڑھتے ہیں جو آیت کرسی یہاں

کرسی کے اطراف پہ آ با صفا
آیت کرسی کو وہ رب العلا

وزن یہ کرسی کے بروز حساب
کفۂ حسنات میں اسکے ثواب

حصۂ دہم سے وہ رب الورا
روح کو اس شاہ کے پیدا کیا

(حاشیہ: نور مقدس کا مشغول تسبیح و تقدیس ہونا)

روح نبی کو تہا وہی اشتغال
گزرے ہیں اسطرح چار الف سال

نور وہ سرور کا نیکو نہاد
کرتا تہا تسبیح سے مولی کو یاد

ہر دم و ہر آن بدرگاہ رب
کرتا تہا اللہ سے بخشش طلب

بولیں گے تسبیح اے پروردگار
ہیں کیا تہا جو برس چار ہزار

عاصیاں امت کے بجو ہیں اے خدا
انکو وہ بخشش طلبی دے چکا

صاحب تفسیر کبیر اے امیں
رازی علامۂ دیں فخر دیں

کہ بہ ازل حضرت رب العلا
ایک بنایا ہے شجر خوشنما

(حاشیہ: ظہور نور محمدی بشکل طاؤس)

نور مقدس کو نبی کے خدا
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا

اور وہ طاؤس کو رب العلا
اپنی ہی تسبیح میں صبح و مسا

آئینہ اک شرم کا پیدا کیا
جسنے وہ طاؤس کے آگے رکھا

شکل کو دیکھ اپنے کیا وہ حیا
حق کو وہیں پانچ ہی سجدے کیا

فرض کیا اپنے نبی پر مدام
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام

ہیبت حق سے وہ کیا پھر حیا
جلد سراپا ہی پسینہ کیا

لوح و قلم کرسی و عرش عظیم
شمس و قمر اور نجوم اے سلیم

امر معروف ہے اول یقین
نہی ز منکر ہے دوئم اے امیں

پانچویں حد ہے یہ خدا کے مدام
اپنے دل و جان سے کرنا قیام

حصہ نہم سے ہے کرسی آئینہ
دانہ لولو سے بنایا ہے ایک

حلقے کی نسبت ہے بیاباں سے جون
نسبت افلاک ہے کرسی سے دون

کرسی پہ ہر ایک ملک بامعیّنہ
آیت کرسی کو تلاوت کرے

انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب
سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب

اپنے ہی قدرت کے قلم سے کہا
پس جو مسلماں اسے پڑھتا رہے

غائت الطاف سے حق دیویگا
اس سے وہ مسرور بہت ہوویگا

سید ہے طرف عرش رکہا اسے
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے

دوسری روایت ہے کہ چار الف سال
سید ہے طرف عرش کے تہلیل و جلال

بائیں طرف عرش کے چار الف سال
سید ہے طرف عرش کے تقدیس و کمال

حشر کے دن حضرت خیر البشر
باندہیں شفاعت کے لئے جب کمر

بخشش دیا میں نے یقیں اسکو آب
نیکوں کے تیرا ہی ہے امت کے سب

اپنے کرم سے اے خدا مجیب
کر ہمیں سرور کی شفاعت نصیب

اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
نام دقائق ہے جسے مشتہر

شجر یقیں نام رکھا اسکو جان
چار رہتے اس پہ ہزار برس ڈالیاں

اور در روشن و شفاف کے
نور کے پردے میں کہا پھر اسے

رکھا یقیں سال ہے ستر ہزار
کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار

دیکھا اس آئینے میں جب اے پسر
آئی ہے یک شکل پیاری نظر

پس اسی سجدوں کے بدلے کرونگا
پانچ یہ وقتوں کی نماز آشکار

نور مقدس نے وہ طاؤس پر
خالق متعال کیا اک نظر

سر کے پسینے سے ہے اسکو خدا
سارے فرشتوں کو ہے پیدا کیا

اسکی پیشانی کے پسینے سے جان
پیدا کیا خالق کون و مکان

اور ہو جتنے ہیں پیغمبران
جو کہ تھا چہرہ پہ پسینہ تمام
اور نصاریٰ کے بھی ارواح کو
اور جو کچھ ہیں ہی اے باصفا
نورِ پیمبر کو وہ دیکھا ہے تب
چاروں خلیفوں کے تھے وہ نوریاں
اور رہا سال وہ ہشتر ہزار
بعد رسولوں کے اُن انوار پر
کلمۂ طیب وے کہے ہیں تمام
اپنی شفاف تھی اے باشعور
اور کیا قندیل میں قایم اوسے
شغل میں تہلیل کے تسبیح کے
اس سرِ اشرف پہ کیا جو نگاہ
چشمِ مبارک پہ نظر جو کیا
اور جو دیکھا ہی مبارک بھواں
بینیٔ اقدس کو جو دیکھا سلیم
منہ کو جو دیکھا سو وہ عیانم ہی جاں
دیکھا جو ریشِ نبی کو وہاں
دونوں جو مونڈھو پہ کیا ہے نظر
اس کے کفِ دست کو دیکھا ہی جو
دیکھا جو کوئی ظاہر دستِ یمین
جو کوئی دیکھا ہی وہاں انگلیاں
سینۂ اشرف پہ نظر جو کیا

اور شہیدان صلحا عالمان
اس سی اس امت کو بنایا تمام
اور جو ہوں ویسے ہی ای نیکخو
حق نے اسی عرق سی پیدا کیا
اپنے وہیں و بروا ز حکمِ رب
حضرت صدیقؓ و عمرؓ ای میاں
حق کے ہی تسبیح میں با احساں
حضرتِ خلاق نے کی اک نظر
اُنپہ ہو سب حق سی صلوٰۃ و سلام
جس کا بطون ہووے ز دنیا ہر نمود
جو نکہ نمازوں میں یاں رہتے کھڑے
مدت تک سال وہی مشغول تھے
یہاں وہ دنیا میں ہوا بادشاہ
وہ یہاں حافظِ قرآن ہوا
یہاں وہ نقاش ہوا اور یہاں
ہووے وہ عطار و طبیب و حکیم
دانت کو دیکھا سو سفیرِ شہاں
ہووے وہی شخص مجاہد یہاں
صاحبِ شمشیر ہوا وہ بشر
وہ یہاں صراف وہ ای نیکخو
ہووے وہ زرگر یہاں میں یقین
راقم و کاتب وہ ہوا اور یہاں
مجتہد و عالمِ دین وہ ہوا

سینے کے ہی عرق سی اک ای یار
عرق سی کانوں کو کیا ہے نمود
پاؤں کی بھی عرق سی اسکی کیا
پھر کہا اللہ نے طاؤس کو
اور پس و پیش و یمین و یسار
حضرت عثمانؓ علیؓ ولی
بعد یہ مدت کے رسولوں کے نور
پس اسی انوار سی ارواح سب
بعد بنایا وہ خدای مجیب
صورتِ اصلی کو پیمبر کے رب
اور بلا شبہ وے روحیں تمام
پس یہ ہوا حکم ان ارواح پر
اور پیشانی کو جو دیکھا خبیر
کان جو دیکھا سو سنے نیکیات
جس نے وو رخسار کو دیکھا وہاں
اور لبِ اطہر کو جو دیکھا خبیر
حلقِ مبارک پہ نظر جو کیا
گردنِ اطہر پہ نظر جس نے کی
سینہ جو مونڈھی کو ہی دیکھا وہاں
دیکھا دونوں ہاتھ کو جو ای سلیم
پشتِ چپ کو جو دیکھا اور ذلیل
میٹھ چپ و راست کی انگلیاں کی جو
پشتِ مبارک پہ نظر جو کیا

پیدا کیا حضرت پروردگار
جانیے ارواحِ مجوس اور یہود
شرق سی تا غرب ہوئی ہی زمیں
دیکھیے کیا ہی یہ ترے روبرو
نور نظر آئے ہیں اس کو چہار
ان پہ ہو رضوان بستر و جلی
نورِ محمد سے لئے سب ظہور
ہو گئے مخلوق بفرمانِ رب
رکھ دی قندیلِ عقیق اک عجیب
جیسی کی دنیا میں بنایا ہی تب
گرد وہ صورت کے تھی پھرتے تمام
صورت ہوئی پہ کرواے نظر
ہووے جہاں بیچ وہ عادل امیر
اور قبول اس کو کرے صدق سات
عاقل و محسن وہ ہوا اور یہاں
ہووے وہ مردوں کے حسین و وزیر
وہ یہاں واعظ یا موذن ہوا
پیشۂ تجارت کا کرے ہے وہی
ہاں وہ تکا تاہی یہاں سنگیاں
ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم
ہووے وہ دنیا میں لئیم و بخیل
دیکھا سو وہ درزی و لوہار ہو
شرع کی تعظیم وہ لاوے بجا

اور وہ محکوم رہی شرع کا
جو کہ دو زانو کو ہی دیکھا وہاں
دیکھ کہ جو پھیر لئے منہ وہاں
تھی جو دقائق کی حدیث ای میاں
اور جو تفسیر ہے بحر العلوم
رازی بھی جا رصاد میں ای باصفا (بحر العلوم)
واسطے اس نور کے بارہ حجاب
منت و رحمت و سعادت کا بھی
اور نبوت کا تھا پردہ نہم
اور ہر اک پردہ میں بارہ ہزار
جب یہ حجابوں سے وہ نور شریف
بحر سبھ پہلی شفاعت کی تھی
اور تھی دریائی یقیں ساتویں
بحر شفاعت میں برس ایکہزار
یونہی وہ ہر بحر میں مولا کا یاد
ذکر تھا ہر بحر میں اس کا جدا
سات زمیں اور یہ سات آسماں
اور بنایا ہی خدا نے انام
تیرا ایماں کا تھا ای میاں
ایسے ہی تھی اور مقام ای خبیر
گذرا مقاموں سے وہ جب باصواب
تو ہے میرا خالق و پروردگار
خوب تو پہچانتا ہے مجھے اکلام

پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا
راکع و ساجد ہوا وہ جہاں
وہ تو یہود اور نصارا میں جاں
ترجمہ اسکا ہوا آخر یہاں
جس میں اشارات کا آیا ہی ہجوم
نقل بھی دیکھ روایت کیا
حق نے بنایا ہی ای باصواب
پردہ ششم تھا کرامت کا بھی
پردہ تھا رفعت کا مقرر دہم
سال تلک نور نبی کو ای یار
آیا ہی باہر بظہور لطیف
بحر نصیحت کی بھی تھی دوسری
حلم کی دریا تھی سبھ آٹھویں
نور وہ تھا ذاکر پروردگار
کرتا تھا اک الف برس تک یاد (ہزار ۱۲)
ہر جگہ اک اسم تھا اللہ کا
جتنا بڑا ان کا ہی مقدار جاں
نور کا اس فرش پہ مقصد مقام (سات سو ۱۲)
اور تھا اسلام کا چوتھا تو جاں
اور تھا محبت کا مقام اخیر
درگہ مولی سے یہ آیا خطاب
تو مرا رزاق ہے سرو جہار
اب تو عبادت میں ہے سر کر قیام

اور جو دیکھا ہی مبارک شکم
پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا
اور جو نظر اسپہ کیا ہی نہیں

زہد و قناعت میں رکھا وہ قدم
تلوی کو دیکھا سو وہ ماشی ہوا (چلنے والا ۱۲)
دعوی خدائی کا کیا وہ نفسیں

روایت

عالم علامہ دین متین
آگے گئے لاکھ برس کے خدا
پہلا جو پردہ تھا وہ قدرت کا تھا
منزلت پاک کا تھا ساتواں
پردہ تھا ہیبت کا سبھ گیارہواں
اپنی ہی تسبیح میں حق نے رکھا
اس کو یہ دس بحر میں رب کریم
شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی
اور قناعت کی تھی دریا نہم
بحر نصیحت میں بھی دو الف سال (ہزار ۱۲)
تاکہ یہ دریائی محبت ای یار
گوشہ دریائی دہم پر خدا
ان کے تھا ہفتاد برابر عیاں (ستر ۱۲)
پہلا مقام اس میں تھا توحید کا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام
نور شریف نبوی نے قیام
کہ ای مرے نور حبیب کریم
تو ہی جلاوے تو ہی مارے مجھے
کیونکہ پہچانت کی نشانی عظیم

اس میں روایت یہ لکھا نجم دیں
نور پیمبر کو جو پیدا کیا
پردہ عظمت تھا سبھ دوسرا
اور ہدایت کا تھا سبھ آٹھواں
پردہ شفاعت کا بھی تھا بارہواں
ہر جگہ تسبیح تھی اس کی جدا
بخشا ہی غوطی بلطف عمیم
اور یہ ششم انابت کی بھی
اور محبت کی تھی دریا دہم
ذکر خدا کا تھا اسے اشتغال
ذکر کیا حق کا برس دس ہزار
فرش ہی اک نور کا بچھوا دیا
نور کے اس فرش کا انداز جان
معرفت حق کا بھی تھا دوسرا
شکر کا اور صبر کا ای نیکنام
الف برس تک ہے کیا ہر مقام (ہزار ۱۲)
کون ہوں میں تب وہ کہا ای رحیم
حکم یہ تب حق سے ہے آیا اسے
شغل عبادت ہی بوجہ صمیم

پردہ نور محمدی کے حجاب
نور محمدی کی دس دریائیں
مقامات اور نور مقدس
تسلیم نور محمدی کی عبادت

سنتے ہی یہ حکم وہ نور نبی / جلد عبادت میں کھڑا ہی تبھی
پیش خدا تھا بقیام آشکار / سال اسی گزرے ہیں ستر ہزار

نور کا اک اپنی ہی پرتو خدا / ڈالا ہی اس نور پہ ای باصفا
نور محمد نے بشکر خدا / سجدہ تحیت کا کیا اک ادا

حق کی وہ سجدے پہ ہوئی نظر خاص / قرب سے پایا ہی وہ تب اختصاص
پس اسی سجدے کے بدل کارساز / فرض کیا صبح کی بیشک نماز

برتر کونین محمد نبی / آپ کی سب امت اکرم پہ بھی
پھر اسی مدت تلک ای نیکنام / نور معظم وہ کیا ہے قیام

نور سے ایک دوسری خلعت خدا / فضل سے پھر اس کو عنایت کیا
شکر میں پھر اس کے خدا کی تئیں / دوسرا سجدہ وہ کیا ہی وہیں

پس اسی سجدے کے بدل بانیاز / فرض ہوئی ظہر کی بیشک نماز
اور کیا ہی وہ قیام دگر / مدت ہفتاد ہزار ای پسر

خلعت نور اس کو دیا پھر خدا / شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا
کرتا تھا ہر بار وہ یونہی قیام / مدت مذکور تلک لا کلام

ملتی تھی ایک خلعت نور ای میاں / کرتا تھا ایک سجدہ وہ حق کی تئیں
خلعت نور ایسی ہی پروردگار / اس کو عنایت ہی کیا پانچ بار

پھر وہ کیا پنج سجود نیاز / فرض ہوئی اس پہ یہ پانچو نماز
لطف سے اس نور معظم کو تب / ایک دوگانے کا کیا حکم رب

پس وہ پڑھا ایک دوگانہ نماز / اس میں اسی گزری ہی مدت دراز
پہلی ہی تکبیر میں ای کامگار / اس کی تئیں گزری برس یکہزار

اور برس ایک ہزار اے ہمام / گزری ہیں باشبہ اسے در قیام
اور ہزار ایک برس در رکوع / ہی وہ گزارا بخضوع و خشوع

اور برس ایک ہزار ای میاں / قومہ کے اندر وہ گزارا ہی جاں
جلسے میں ہر سجدے میں اک یکہزار / سال اسی گزری ہیں تب در شمار

رکعت دوم بھی وہ بہر خدا / جانئے ایسا ہی کیا ہے ادا
اور تشہد میں بھی اک الف ہزار / گزری ہیں اس نور کو بتفصیل و قال

اور تقیں اس کو بہر دو سلام / گزری ہیں دو الف برس ای ہمام
جب فراغت سے ہوا کامیاب / درکہ مولی سے یہ آیا خطاب

کہ تو یقیں ای مری نور نبی / اچھی عبادت یہ کیا ہے مری
چاہ جو چاہتا ہی تو میرسے اب / نور پیمبر یہ کیا عرض تب

علم جو یہ مجھکو دیا ای خدا / کہ مجھے دنیا میں کریں مقتدا
اور تو ایک قوم کو سرو عیاں / تابعان میری بھی کرے گا وہاں

اور اس ارکاں سے تو ای کارساز / فرض کریں پانچ جو اس پر نماز
از رہ بشریت ای رب غفور / ان سے اگر اس میں ہو سہو و قصور

یعنی جو آداب و سنن اس کے ہو / گر نہ ادا اچھی طرح ان سے ہو
میں نے عوض اس کا یہ کرکے نماز / چاہتا ہوں بخشش کا انہیں برگ و ساز

تب یہ خطاب آیا ز درگاہ رب / بات یہ بہتر ہی کیا تو طلب
میں نے پسند اسکو کیا ای رسول / اور کیا عرض کو تیری قبول

نور نبی نے یہ عنایات رب / دیکھ کے کی فرحت وجد و طرب
اس سے وہیں نور کے قطرات پاک / ٹپکے ہیں از حکم خدا ایک لاک

اس سے وہ اک قطرہ پہ کرکے نظر / اسکے ہی دس قسم کیا دادگر
پس ہی اک قسم سے رب العلا / حضرت جبریل کو پیدا کیا

کافل ارزاق کو دوسرے سے جاں / اور سرافیل کو تیسرے جاں
اور ملک الموت کو رب ودود / قسم چہارم سے دیا ہے وجود

عرش معلا کے جو ہیں حاملاں / پانچویں حصے سے کیا ان کی جاں
حصہ ششم سے ہے رضوان کو / ساتویں سے عرش کے سکان کو

آٹھویں ہے درد دل ای نیک نام ۔ نویں سے کرسی ہوئی لا کلام
حصہ دہم کے اوپر پھر خدا ۔ اپنی ہی قدرت کی نظر یک کیا

اس کے بھی دس قسم کیا ہے وہیں ۔ ایک سے بنوایا ہے عرش بریں
دوسرے سے کرسی کر ای محترم ۔ تیسرے چوتھے سے ہی لوح و قلم

حصہ پنجم سے بہشت ای میاں ۔ ششم و ہفتم سے مہ و مہر جاں
آٹھویں حصے سے سمجھ لا کلام ۔ حق نے بنایا ہے ستارے تمام

حصہ نہم سے بنایا ہے رب ۔ آٹھ خلیفوں کو بھی رضوان تب
اور خلیفے کے ہر اک تابعدار ۔ پیدا فرشتے ہوئے اسی ہزار

حصہ دہم سے وہ بروجہ نیک ۔ جوہر رخشندہ بنایا ہے ایک
اس کی درازی کی مسافت بھی جاں ۔ راہ برس چار ہزار ای میاں

اس کی تھی چوڑائی بھی ایسی قدر ۔ بعد وہ جوہر پہ کیا ایک نظر
جلد وہ جوہر کو ہوا اضطراب ۔ آدھی سے آتش ہوئی آدھی آب

منشعب آپس ہوئی دریا تبھی ۔ پھر وہ لگے مارنے امواج بھی
اور اس امواج کی حرکات سے ۔ ابرے بہت زور سے بہنے لگے

پھر وہیں باری میں ہی آیا قرار ۔ آب پر آتش ہوئی غالب ای یار
آب و پھر جوش ہی کرنے لگا ۔ ایک کف اس پانی پہ ظاہر ہوا

بعد اسی کف سے خدائے متیں ۔ جانے موجود کیا یہ زمیں
کف سے بخار ایک چڑھا بعد ازاں ۔ اس سے ہی پیدا یہ ہوا آسمان

اور متراکم ہوئیں امواج جب ۔ اس سے بنائے ہیں پہاڑ و نحو سب
برق درخشاں ہوئی تب ہی ایک ۔ اس سے معاون ہوئے پیدا ای نیک

سنگ میں آہن کا ہوا چٹکا ک ۔ اس سے فروزاں ہوئے شعلہ آگ
مادہ دوزخ کا اسی سے بنا ۔ پھیلا دیا پھر یہ زمیں کو خدا

سات طبق پھر یہ زمیں کے کیا ۔ خلق ہر اک طبق میں رکھا جدا
اور اسی آگ کے شعلات سے ۔ پیدا کیا فوجوں کو جنات کے

اور تصرف میں ہی جنوں کے تب ۔ دی ہے خدا نے یہ زمیں جان سب
چرخ پہ بھی ساتویں ای باصفا ۔ جنت ماوی کو بنایا خدا

جو ہے زمیں ساتویں ای باخبر ۔ نیچے بنایا ہے اسی کے سقر
شمس و قمر اور ستارے بھی سب ۔ اور کیا پیدا خدا روز و شب

نور پیمبر کو ہوا حکم رب ۔ ساق پہ تا عرش کے وہ آوے اب
عرش کے اس ساق پہ ہفت الف سال ۔ پس وہ چمکتا رہا بے قیل و قال

کرتا تھا تسبیح خدا شاد و شاد ۔ اور اسے تہلیل ہی کرتا تھا یاد
لوح پہ پھر آن کے وہ آشکار ۔ اس پہ چمکتا تھا برس پنجہزار

کرسی پہ پس آن کے پنج الف سال ۔ پھر وہ درخشاں تھا نور جمال
کرتا تھا تسبیح خدا بار بار ۔ بعد ازیں از درگہ پروردگار

آیا ہے فرمان یہ جبرئیل کو ۔ کاقل ارزاق و سرافیل کو
چرخ سے دنیا میں کرو تم نزول ۔ جاؤ بر موضع قبر رسول

یعنی مدینے میں بغیر گماں ۔ قبر پیمبر کی بنے گی جہاں
لا کے اسی جا سے خاک شریف ۔ جسم نبی اس سے بنا دیں لطیف

حکم ملائک کو ہوا ہے یہ جب ۔ آئے زمیں پہ جلد مدینے کو تب
حکم یہ پہنچائے زمیں کے تئیں ۔ جبکہ بشارت یہ سنی ہے زمیں

شکر بجا لائی بہت خوش ہوئی ۔ شوق تمنا سے وہیں پھٹ گئی
ایک ہی کچھ خاک وہاں با امید ۔ اور تھی وہ کافور کے مانند سفید

حضرت جبریل پس اس خاک سے ۔ لے گیا مقدار پہ مثقال کے
حکم یہ جبریل امیں کو ہوا ۔ جلد تو اب جنت ماوی میں جا

لیجیے کافور دار جناں ۔ مشک بھی جنت کا لے اور زعفراں
ماء معین لیجیے اور سلسبیل ۔ سنبل و تسنیم کا آب جلیل

خاکِ معظم سے یہ چیز بنا لا / دیکھئے ترتیب اوسی باصفا
عرض کیا حق سے وہیں جبرئیل / اس میں ہے کیا حکمت ای رب الجلیل
حق نے کہا اس کو ای روح الامیں / بوج ز کافورِ بہشتِ بریں
پیدا کروں گا میں بغیر گماں / جسم پیمبر کے لیے استخواں
اور مبارک گل پہ اس کے ہاں / جان بناؤنگا میں از زعفران
مشک سے بناؤنگا خوب تر لطیف / اور زرِ سنبل سے بنے موی لطیف
اور بناؤنگا میں از سلسبیل / احمدِ مرسل کے سبھی قاق و قبا
اور بناؤں رہِ تحریم سے / اس کی عبادت کو میں تسنیم سے
خلق کا سب اسکو بناؤں شفیع / دونگا اسے عزت و شانِ رفیع
حضرتِ جبریل بفرمانِ رب / ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب
مادۂ ذرِ وجودِ شریف / جب ہوا تیار لطیف و نظیف
حکم ہوا خلد کے انہار میں / دُر کو کئی سال تلک غوطہ دیں
جونکہ ہوا حکمِ خدائی جلیل / غوطہ دیا یونہی اسے جبرئیل
اور یہ فرمان ہے آیا وہیں / اس دُرِ روشن کو ای روح الامیں
پھیر دے اطباقِ سموٰت پر / اور ملائک پہ بھی کر جلوہ گر
بحر و بر و ارض و فلک پر بھی اب / کیجئے ظاہر اسے عالم پہ سب
اور ندا کر کہ ہے یہ باصفا / طینتِ فرخندہ حبیبِ خدا
شافعِ افواجِ ہمہ مذنبیں / حشر میں ہووےگا وہی بالیقیں
اور وہی مشہود ہی فی الاولیں / اور وہی مذکور ہی فی الآخریں
پس دُرِ روشن کو وہ ربِ نورا / نور کی قندیل میں اک تب رکھا
عرش بریں سے اوسے لٹکا دیا / اس کو مقر نورِ نبی کا کیا
خلقتِ آدم تلک ای باشعور / یونہی تھی آویزاں وہ قندیلِ نور
حق نے جب آدم کو ہے پیدا کیا / ایک گرا اس کی پیشانی پہ تھا
اس دُرِ روشن کو رکھا اس میں ہی / اس سے کیا اس کی منور جبیں
مختلف ایسے ہی روایاتِ نور / آئی ہیں بے شبہ کتب میں وفور
لیک روایات یہ سب ای میاں / متفق اس بات پہ ہیں بیگماں
کرشمۂ کونین محمد رسول / خلقتِ عالم کا ہی اصلِ اصول
ہیں ابو الارواح بلاشک وہی / جوں ابو الاجساد ہے آدم صفی
ہی وہی اشیا کی جہاں کا سبب / ہستیِ این کون و مکاں کا سبب
جو کہ ہوئے عالمِ ہجدہ ہزار / اور جو ہوی نوعِ بشر آشکار
ان سے ہی مقصود ہی شادیں / سب طفیلی ہیں اسیکے یقیں
ذکر یہ ترتیب سے تفصیل وار / گرچہ ہے دشوار برای ہوشیار
سلسلۂ خلقتِ اکوان پر / جب تو تامل سے کرے گا نظر
ہووےگا مکشوف یہ رازِ نہاں / لیکن یہ اس فن کے ہیں شائق کہاں
آہ کسے علمِ سیر کا ہے شوق / کون یہ باتوں سے اٹھاتا ہے ذوق
طالبِ احوالِ پیمبر کہاں / عاشقِ این عشقِ مطہر کہاں

حضرت کی طینت مبارک کو جلوہ گر کرنا

یعنی حضرت کے باتوں کی عبادت گوا

اللہ تعالیٰ حضرت آدم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور ان سے اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

دیتا ہے حق اپنے نبی کو خبر / ای مرے محبوب تو وہ یاد کر
پشتوں سے ساری بنی آدم کی رب / ذریتیں ان کی نکالا ہے جب
ان کے سب اولاد کو بے اشتباہ / ان کو کیا جانوں پہ انکے گواہ
پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب / کہ وہ اب آیات کا دیویں جواب

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار ۔ نفظِ بلیٰ سارے کہے آشکار
یعنے کہے ہاں تو ہمارا ہی رب ۔ ہم ترے بندے ہیں بلا شبہ سب

حضرتِ آدم کو خدائے کریم ۔ پیدا کیا جبکہ بلطفِ عمیم
آیا ہی تب درگہِ حق سے خطاب ۔ پیدا کیا کوں تجھے کہہ شتاب

حضرتِ آدم کہا تونے رب ۔ پوچھا ترا کون ہی رب بول اب
بولے مرا رب ہے توا ی دادگر ۔ حق نے کہا پس تو مجھے سجدہ کر

حضرتِ آدم نے وہیں سجدہ کئے ۔ عجز و نیاز اپنا ہویدا کئے
اور جو ذریتِ آدم سے رب ۔ عہد لیا اُس کا بیاں سن تو اب

کہ ابن عباس سے آیا ہے حال ۔ اور سدی کی بھی روایت ہے ہاں
حضرتِ آدم کو ز خلدِ بریں ۔ بھیجا ہی جب حق نے بروئے زمیں

ہر برس اکبار بحکمِ خدا ۔ کعبے کا حج کرتے تھے آکر ادا
ایسا ہی اکبار وہ کر حج ادا ۔ وادیٔ نعمان میں بیٹھے ہیں آ

تھے وہ صفی خواب کی حالت میں جب ۔ پشت پہ حق ان کی رکھا ہاتھ تب
لگتے ہی اللہ کی قدرت کا ہاتھ ۔ ہوگئے پیدا وہیں سب ذریات

یعنے سب اولاد بھی ان کی یقیں ۔ ہووےگی دنیا میں جو تا یومِ دیں
مورچۂ خرد کے مانند تب ۔ ہوگئے ظاہر وے بلا شبہ سب

واہنے بازو کے تھے اُجلے تمام ۔ اور سیہ بائیں طرف کے تمام
حق نے دیا نطق و حواس و شعور ۔ پھر ہوا ترتیب سے اُن کا ظہور

پیدا ہوں دنیا میں وے جس طرح پر ۔ جد سے پدر اور پدر سے پسر
پس ہے لیا عہد انہوں ہی خدا ۔ یعنے خطاب ان کو ہی ایسا کیا

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار ۔ نفظِ بلیٰ سارے کہے اک بار
عہد کیا نیکوں نے فرحت کے ساتھ ۔ اور بدوں نے بھی کراہت کے ساتھ

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

جیسا کہ فرمایا ہے ربِّ کریم ۔ آیتِ قرآن میں یہ ای فہیم

صاحبِ تفسیر معالم سن اب ۔ لایا روایت کہ کہا ان کو رب
جانیو ای بندو کہ میرے سوا ۔ اور کوئی معبود نہیں دوسرا

ایک تمہارا ہوں میں پروردگار ۔ رب نہیں دوسرا تمہیں زینہار
پس نہ میرے ساتھ کسیکو شریک ۔ تم کرو توحید پہ ہی رہ کے ٹھیک

شرک کرے شخص جو کوئی میرے ساتھ ۔ اور نہ ایماں پہ کریگا ثبات
دونگا میں سخت اسکو عذابِ الیم ۔ ڈالونگا مشرک کو بہ نارِ جحیم

اور رسولوں کو مرے باشرف ۔ بھیجونگا دنیا میں تمہاری طرف
عہد مرا اور میرے پیغمبراں ۔ یاد دلاویں گے تمہیں جاوداں

تم پہ کتابیں مری یاویں نزول ۔ پس کرو تم دولتِ ایماں حصول
جب وے سُنے حکمِ خدائی تمام ۔ ایسی شہادت وے دیئے ہیں تمام

شَهِدْنَا اَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ

پس اب اس بات پہ پروردگار ۔ سب بنی آدم سے ہی عہد و قرار
حکم فرشتوں کو کیا اپنے رب ۔ تم رہو بے شبہ گواہ اسپہ اب

تا کہیں انکار اس اقرار کا ۔ وے نہ کریں آہ بروزِ جزا
پس انہیں قائم کیا دو قسم کر ۔ حضرتِ آدم کے چپ و راست پر

حضرتِ آدم ہوے پیدا جب ۔ دیکھے ہیں پس سیدھی طرف اپنے
وے تھے نورانی بہت باشرف ۔ اور تھے جبریل کھڑے اس طرف

پوچھے ہیں کون ای روح الامین ۔ بولے یہ اصحاب یمیں ہیں یقیں
سارے مقرب ہیں یہ اللہ کے ۔ سارے مقبول ہیں درگاہ کے

ہووینگے پیدا یہ تری نسل سے ۔ شاخ اگیں گے یہ تری اصل سے
ایسے ہیں آئی یہ ندا غیب سے ۔ حق کے وہیں درگہِ لاریب سے

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي

یعنے بہشتی ہیں یہ بندے یقیں — کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں
پوچھے ہیں جبریل سے تب انکا حال — اُسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال
بائیں طرف دیکھا ہے آدم نے جب — لوگ تھے ظلمانی بُری شکل سب
دُور ہیں یہ رحمت حق سے سدا — ایسے میں درگاہ سے آئی ندا

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي

یعنے یہ ہیں اہل سقر بیگماں — کچھ مجھے پروا نہیں سر و عیاں
سارے رسولوں سے مقدم مگر — احمد مرسل تھے شہ بحر و بر
کس نے کیا بولے پیدا تجھے — بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے
حق نے کہا پس تو مجھے کر سجود — سجدہ کئے پھر کہا رب الودود
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا — خلد سے وہ سنگ لے آویں اٹھا
حکم ہوا ہاتھ رکھو اس سنگ پر — ہاتھ تب اُس پر رکھے خیر البشر
نقل ہے آدم کی یقیں پشت سے — پہلے جو نکلے دے رسولاں ہی تھے
کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب — آیا ہے حضرت کو ویں باصواب
پوچھا ہے پھر کون ہے کہ رب ترا — عرض کئے تو ہی ہے بس رب مرا
لیتا ہوں میں تیرے سے عہد و قرار — پہلے بلیٰ آپ کہے آشکار
کہ جو ہے اب کعبہ کے دیوار میں — اور حجر اسود اسی کو کہیں
سو اسی میثاق سے اللہ نے — دی خبر اس آیت قرآں سے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یعنے یہ فرماتا ہے حضرت کو رب — ہم نے لیا عہد رسولوں سے سب
کہ کریں اللہ کی دے بندگی — خلق کو بلوائیں اسی پر سبھی
جب میں اولوالعزم کے پیغمبراں — اسلئے تخصیص اُن کی ہے جہاں
اور کیا اُن کو بھی حکم سجود — سجدہ کئے سارے بحکم ودود
اُن میں نظر آتے تھے پیغمبراں — مثل مصابیح و چراغ اے میاں
دوسرے پیغامبران کرام — ماہ و ستارو سے تھے روشن تمام
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومنین — چہرے سفید اُن کے تھے روشن یقیں
حق کہا نیکوں کو یہ ہیں جنتی — بولا بدوں کو یہ ہیں سب دوزخی
خلد سے جب لائے حجر کو وہاں — اُس کے تھے اس روز دو چشم و دہاں
اس کی دہاں میں دی ہی حجت رکھے — اور دئے حکم تب ایسا کئے
آئی صحیح ایک حدیث اے پسر — حشر کے میداں میں یقیں وہ حجر
حق میں انھوں کے بحضور خدا — شاہدی بے شبہ وہ دیوے گا
تیرے سے اور نوح و براہیم سے — موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم نے چکے
ایک نبی دوسرے نبی کی مدام — دیوے بشارت کرے تصدیق تمام
پہلے لیا عہد حضرت سے رب — بعد لیا عہد رسولوں سے سب
اور وہ ذریت آدم کو رب — پشت سے سب اُن کے نکالا ہے جب
دوسری روایت میں ہے اے باصواب — نور تھا حضرت کا ہے جوں آفتاب
شمع کے مانند علما رہتی عیاں — زاہد و عابد تھے چراغوں سے جہاں
اور جو ہیں کفار ضلیل و تباہ — تھے وہ بُری شکل کے سب رو سیاہ
نقل ہے ذریت آدم سے سب — عہد ہے اس روز لیا جبکہ رب
حکم ہوا اس کو کہ منہ کھول اب — کھولا ہے منہ جلد حجر اپنا تب
عہد یہ دنیا میں وفا جو کرے — حشر کے دن اُس کی گواہی تو دے
دیکھو کہ پہچانیگا اُن کے تئیں — آپ کو بوسہ دیئے جو مومنیں
اپنے کرم سے وہ خدائے مجیب — کعبے ہمیں حج و زیارت نصیب

چارهٔ ما ساز که بے یاوریم
گر تو برانی بکہ رو آوریم
پیش تو گر بے سر و پا آمدیم
ہم بامید تو خدا آمدیم

لمعۂ عہد و میثاق خلاق علی الاطلاق کا تمام انبیاے اس سید النفس و آفاق کے رسالت و نصرت و تبعیت پر

لکھتا ہے اسطرح مواہب میں دیکھ
اور مدارج میں بھی بروجہ نیک
آیا ہے اخبار میں ای باصفا
نور نبی جب کہ ہے پیدا ہوا

اور سب ارباب رسالت کے نور
نور ہی اس شاہ کے پائے ظہور
حکم ہوا شاہ کے تب نور پر
تا کرے انوار رسل پر نظر

نور نبی ایک نظر کرتے ہیں
ڈھپ گئے انوار رسل و سبھی
عرض کیے سب ای رب الغفور
ڈھانپ لیا ہمکو یہ کس کا ہے نور

حق نے جواب ان کی تئیں یوں دیا
نور ہی یہ سید کونین کا
جانیو تم اس کا محمد ہے نام
ہے وہی محبوب مرا لا کلام

اس پہ تم ایمان اگر لاوینگے
درجۂ نبوت کا یقین پاوینگے
بولے وہ سب لائے ہم ایمان ای رب
اس پہ بھی اور اس کے رسالت پہ اب

جیسا کہ اس آیت قرآن میں
حق وہی ارشاد کیا دیکھ لیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

یعنی کہا ای مرے پیغامبر
ای مری محبوب ای خیر البشر
جب کہ خدا نے زہمہ انبیا
عہد یہی باب میں تیرے لیا

کہتے ہیں جب عہد رسولوں سے لیں
اس میں یک ان کی ہر ایک تئیں
عہد کا مضمون یہی تھا وہ جہاں
کرتا ہے اللہ خود اس کا بیاں

لَمَاۤ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَةٍ

جو کہ اتارونگا میں تم پر کتاب
کھولونگا پھر تم پہ میں حکمت کا باب
یعنی کتابیں جو تمھیں دیونگا
فہم بھی اس کا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

آویگا پھر ایک رسول کریم
تم پہ بصد عزت و شان عظیم
یعنی وہ بیشک ہے محمد رسول
جس کو کیے خلق سے ہم سب قبول

اور وہ پیغمبر آخر زماں
شاہ رسل خاتم پیغمبراں
سچ انھیں بتلائیگا بے ہراس
جو کہ بلاشبہ تمھارے ہو پاس

اُن کو وہ سچ کر سبھی بتلائیگا
راستی ان سب کی وہ دکھلائیگا
اُس کا جو انکار کریں کافراں
رد یقین کر دیویگا وہ بیگماں

چونکہ علانیہ یہودان خام
حضرت عیسیٰ کے ہو دشمن تمام
اس کی نبوت کے وہ منکر ہوے
اور وہ انجیل کو جھٹلا دیئے

جب ہوا مبعوث وہ شاہ خیار
رد وہ یہودوں کا کیا آشکار
اس کی نبوت بھی وہ ثابت کیا
اور مصدق ہوا انجیل کا

اور نصارا و یہود لعیں
ہو گئے جب منکر آں شاہ دیں
دیکھئے انجیل و تورات سے
موسیٰ و عیسیٰ کے بشارات سے

اپنی رسالت کا کیا ہے ثبوت
ان سے نہ بن آیا بغیر سکوت
بولا غرض حق نے رسولوں سے سب
پاس تمہارے وہ نبی آوے جب

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

لائیو ایمان تم اس پر ضرور
ورنہ صفات اس کی بیان کیجیو

اس کی نہ نصرت میں بھی لاؤ قصور
اس سے امم کو بھی نشان نہ بجو

آوے زمانے میں تمہارے اگر
تا کہ محمدیہ وے ایمان لائیں

تن سے کرو اس کی مدد پیشتر
اس کی اعانت سے سعادت پائیں

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

بعد یہ میثاق کے رب الوراء
کہ کریں اس عہد کو میرے وفا

سارے وہ پیغامبروں سے کہا
اس کو دل و جان سے لاویں بجا
اور کیے ہم سبھی عہد و قرار

کیا کیے اسبات پہ تم نے قرار
غرض کئی میں وہ میں سارے رسول
اور یہ پیمان کیے استوار

عہد کئے میرے سے کیا استوار
کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

حق نے فرشتوں کو کیا حکم تب
اور میں ہوں خالق کل کائنات
صاحب تفسیر معالم التفسیر
اور نہیں لایا ہی ذکر امم
جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں
احمد مرسل کی بشارت دیئے
آپ میں پس سرور کل سروران
اور شب معراج بھی ظاہر ہوا
نوح و براہیم کے یا وقت پر
لاویں وے حضرت پہ ہی ایمان سب
ہر دو جہان پرتو نور وی است

بالیقین شاہد رہو تم اس پہ سب
میں بھی گواہوں سے تمہارے ہوں ساتھ
نقل کیا ہی تو سمجھ اے امیں
وجہ یہی اسکا ہی اے محترم
اس میں شریک ان کی ہو میں امتیں
اور یہ اقرار بھی ان سے لئے
سرور پیغمبر پیغمبران
کہ وہ رسولوں کی امامت کیا
موسیٰ و عیسیٰ کے بھی وقت ای پسیر
اور مدد آپ کو دیں روز و شب
کون و مکان بہر ظہور وی است
نور چند اظاہر از ین نور شد

یا وی رسل پر ہوا حکم الٰہ
حضرت عبداللہ بن عباس سے
باب میں اس عہد کو رب العلا
عہد جو متنوع لیں پس یقیں
اور اسی تفسیر میں ہی ای ہمام
کہ کریں تصدیق وے حضرت کی سب
ہووے عیاں امر یہہ روز جزا
لاتے تو تشریف وہ خیر البشر
فرض رسولوں پہ یہہ ہونا تمام
چشم کشا نور محمد ببین
نور ہر نبی لمعۂ نور خود است
ماتم ہر طالب ازین سو رشد

ایک دگر پر رہو تم سب گواہ
یعنے بن العم شہ ناس سے
ذکر رسل پر ہی کیا اکتفا
مشترک اس عہد میں ان تابعین
اپنے امم کو بھی رسولاں تمام
آپ کی تائید کریں روز و شب
زیر لوا شہ کے ہوں سب انبیا
حضرت آدم کے زمانے میں گر
ان کی امم پر بھی البتہ لا کلام
قاصد و دولت سرمد ببین
لمعۂ ہر نور از وی جدا است

نور دوم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسم شریف و عنصر لطیف کے بیان مین

جسم کے تخلیق کا شہ کے بیاں
مرقد اشرف سے کچا تھوڑی سی خاک
نہروں میں جنت کے اسے غوطہ دے

روضۂ احباب میں لایا جہاں
اور ملا اس کو آں نور پاک
کر دیا سب خلق پہ ظاہر اسے

دیکھ تو اس طرح لکھا ای میں
آب سے تسنیم کے تخمیر کی
خلق سبھی تا اسے پہچان لیں

حکم سے جب حق کے وہ روح الامیں
شکل وہ تب اک درِ بیضا کی لی
آگے ہی آدم کے اسے جان لیں

خلق کو سب اس کی پہچانت ہوئی / ارض و سموات میں شہرت ہوئی
پھر کے ہوا حکم خدائے رحمتیں / سونپے امانت یہ کیسی کے تئیں
تا اس امانت کے اٹھانے لئے / خلق میں سب گر کوئی قابل رہے
علوی و سفلی ہیں و لیکن سبھی / قابلیت اس کی کسی کو نہ تھی
اس کے اٹھانے سے کئے ہیں ابا / کہ نہیں طاقت وہ ہمیں اے خدا
آپ اٹھاتے کو یہ بار گراں / کھولی اجابت میں اپنی زباں

اور لکھا بر سر عرش اس کا نام / نام کے ساتھ اپنے خدائے انام
اس کو فرشتوں نے یہ سب خلق نے / کر دیا اس نور کو بس جلوہ گر
رکھے بمیدان طلب وہ قدم / ہووے امانت یہ وہی محترم
ارض و سموات کے عالم تمام / عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام
عالم اعیان میں مگر ہی ایا / صورت علمیہ آدم وہیں
اہل اشارات اس آیات سے / ہیں یہی معنی یہ اشارہ کئے

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا - ترجمہ - ہم نے رکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھاویں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھایا اسکو انسان نے یہی بڑا بے ترس نادان

ف حضرت آدم کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا۔ اور فرمان الٰہی سے سب ملائک کرام آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس لعین سجدہ نہ کرنے سے اسکو لعنتی کر دینا اور آدم علیہ السلام کو بعزت و احترام جنت داخل کرنا۔ پھر جنت سے دنیا میں واپس فرمانا۔

قالب آدم کے بھی آگے خدا / آگ سے جب جان کو پیدا کیا (جنات ۱۲)
جنیاں اس جان کی اولاد سے / جبکہ زمیں پر ہیں زیادہ ہوے
ایک وہ مدت تلک ہی نیکنام / تابع فرمان رہے صبح و شام
خلقت جنات سے تب تک ہی یار / گزری تو ابت کے تھے دور چہار
دورۂ چارم وہ ہوا جب تمام / چاہا سزا ان کی خدائے انام
پس وہ فرشتے ہیں سزا آ دیئے / قتل وہ جنوں کو بہت سی کئے
بعضے تو دریا کے جزایر میں جب / رہنی لگے لیکے وہیں آسرا
ظلم و جفا میں نہ شریک ان کا تھا / بلکہ جماعت سے ہو ان کے جدا
اس لئے چھوڑے ہیں اسی لا کلام / اس کا تھا اس وقت عزازیل نام
بھیڑیے کی شکل پہ تھی اسکی ماں / نام تھا تبلیث اسیکا پہچان
اور جو ملک آئے تھے از آسماں / حکم ہیں رہنے ہوا انکو جہاں

کنیت اس کی ہی ابو الجن پہچان / اس کی ہی اولاد ہیں سب جنیاں
ان کو کیا حکم عبادت خدا / ایک شریعت سے مکلف کیا
بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد / خون بھی کرنے کو لگے بد نہاد
سال ہر اک دور کے ہیں با صواب / لکھتے ہیں چھتیس ہزار از حساب
ایک جماعت کو ملک کے خدا / پہلے سما سے ہی روانہ کیا
بھاگ گئے ان سے جو بعضے بچے / تھوڑی پہاڑوں میں پناہ جا لئے
اور انہیں جنات سے ابلیس تھا / علم و عبادت میں تھا سب سے بڑا
غار میں اک کوہ کے رہتا تھا با / ذکر و عبادت میں ہی مشغول تھا
نام خبیث اس سے ہی تھا باپ کا / کہتے ہیں وہ شیر کی صورت پہ تھا
الغرض شر سے جنوں کے سب / روئے زمیں پاک ہوئی ہے یہ جب
ساتھ ہو ابلیس بھی ان کے سدا / کرنے لگا طاعت و ذکر خدا

کثرت طاعت پہ نظر اس کے کر
کرکے قبول ان کی دعا کو خدا
ایسی عبادت وہ کیا سالہا
ان کی بھی مقبول ہوئی جب دعا
کرتا تھا طاعت وہ کبھی بر زمیں
کہ کوئی اب میرے برابر نہیں
امر خلافت کے لئے سازوار
کثرت طاعات بھی اس کے تمام
ہم کو پنہ دیوے کرم سے خدا

چاہے ملک حق سے کہ ای داد گر
پہلے سما تک ہی ترقی دیا
شہرہ ہوا اسکا ملک میں بڑا
چرخ دوم پر ہی ملی اس کو جا
گہ بہ فلک گاہ بہ جنان بریں
علم و عمل میں مرا امسر نہیں
اپنے سوا کوئی نہیں زینہار
تھی وہ سب اس طمع پہ ہی لاکلام
حرمت سالار امم سے سدا
اپنے ملایک پہ یہی ظاہر کیا

ایسا عبادتیں جو شاغل رہے
پہلے سما پر وہ گیا جلد تر
تا کہ ملک چرخ دوم کے جو تھے
یونہی سنو ساتوں سماوات پر
آخر اسے اپنی عبادات پر
اور یہ سمجھا کہ زمیں پر تمام
وہ نہیں سوچا کہ یہ کبر و غرور
ایسی بری طمع کے طاعات سے
الغرض آدم کو بنانے کا جب
جیسا کہ قرآن میں سبق یہ دیا

چاہیئے املاک میں داخل رہے
باندھا عبادت میں خدا کے کمر
بارگہہ حق میں سفارش کئے
خلد تلک بھی ہوا اس کو گزر
غرہ یہ پیدا ہوا بس زشت تر
اپنا تصرف ہی رہے بالدوام
اس کو کرے درگہ مولا سے دور
اور برے خطرات سے نیات سے
لایا ارادہ ہی دو عالم کا رب

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ

یعنے بناؤں میں زمیں کے اوپر
کہ وہ کریں روئے زمیں پر فساد
وہ نہیں ابرار کے تھا راہ پر

ایک خلیفہ کو ز نوع بشر
اور کریں خوں ای رب العباد
ملکہ یہ مقصود تھا ان کا مگر

بولے فرشتے کہ زمیں پر ای رب
یہ جو فرشتے کہے ای حق شناس
حکمت حق ان میں ہی کنایاں ہیں

ایسوں کو کیا پیدا تو کرتا ہے اب
وہ کئے جنات کے اوپر قیاس
وجہ خلافت کا بھی پہچان لیں

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ہم تجھے تسبیح سے کرتے ہیں یاد
جانتا ہوں میں جو نہ تم جانتے
اور گلا یہ سب اس خاک کا
اور سب اعضا میں بحکم خدا
جیسا کہ اس آیت قرآں میں
یعنے سکھلا دیا آدم کو رب

ساتھ ترے حمد کے باانقیاد
اس کی جو حکمت ہے نہ پہچانتے
کعبۂ اقدس کی جگہ میں ہوا
نور مقدس وہ سرایت کیا
حق نے خبر اس سے دیا جان لیں
نام بلاشبہ وہ چیزوں کے سب

اور تری کرتے ہیں پاکی بیاں
پس بہ قدرت سے وہ رب العلا
اور تبھی ان کی جبیں کو خدا
اس کے ہی برکت سے خدا نام

تب کیا ارشاد خدای جہاں
خاک سے آدم کو ہی پیدا کیا
نور محمد سے درخشاں کیا
اس کو سکھایا ہی سب اشیا کا نام

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

جتنے کہ چیزیں ہیں بارض و سما
جانے میں جو نام ہر یک چیز کا

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

بعد وہ سب چیزوں کو رب الورا
سارے ملایک پہ ہے ظاہر کیا
پس کہا مولا نے فرشتوں سے تب
دو خبر ان چیزوں کے ناموں کے اب

دعوے میں تم اپنے ہو سچے اگر
طعن کئے جو کہ خلیفے اوپر
جبکہ ملایک کو نہیں تھی خبر
شمع خلافت ہی کرانے لیے
ناموں سے ان چیزوں کی ای ذوالوقر
علم خلیفے کو تو بس چاہیے

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

غرض کئے سارے فرشتوں ای رب
پاکی ہی ثابت تجھے عیبوں سے سب
تو ہی تحقیق علیم و حکیم
علم نہیں ہم کو مگر ای خدا
حکمت و قدرت ہی تری بس عظیم
علم کرم سے جو ہمیں تو دیا

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ

حکم کیا حضرت آدم کو رب
ناموں سے دی انکی خبر ان کو سب
حق نے کہا پھر وہ فرشتوں کو یہ
کیا نہیں میں کہا تھا تمہارے تئیں
تم جو علانیہ و ظاہر کریں
اپنے دلوں میں بھی جو مخفی رکھیں
جبکہ خلیفے کا یہہ رتبہ بڑا
علم سے تم سب پہ ہی ثابت ہوا
اس کا پس اکرام بجا لاؤ تم
سجدہ تحیت کا کرو اس کو تم

دی خبر آدم نے ملایک کو جب
نام سے ان چیزوں کے بے شبہ سب
ارض و سموات کے جو ہیں غیوب
جانوں میں ان سب کو بلا شبہ خوب
وہ سبھی میں جانتا ہوں خوب تر
مجھ کو ہی ہر چیز کی بے شک خبر
حق میں تمہارے وہ خلیفہ مرا
مرشد و استاد کی جا پر ہوا

ف

دیکھیے اب غور سے ای حق شناس
رتبہ ہی کیا علم کا مولا کے پاس
عزت و حرمت ہی بڑی علم کی
شان فضیلت ہے بڑی تم کی
ایک شرف علم کے باعث ودود
ان سے ہی آدم کو کرایا سجود
اس لئے عالم کی فضیلت بڑی
ایسی ہے عابد پہ کہے ہیں نبی
چاہیے طاعت بھی ساتھ علم کے
ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے
الغرض آدم شرف علم سے
جبکہ ہیں مسجود ملائک ہوئے
جبکہ غرض حکم کیا ہی ودود
کہ کریں آدم کو فرشتے سجود
لیک مواہب میں کیا نقش ہے
جعفر صادق سے ای فرخندہ پے
کافل ارزاق و اسرافیل بھی
پھر ملک الموت کیا ای زکی
پر نہیں ابلیس شقی نے کیا
اس لئے وہ کافر و ملعون ہوا
رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا بس
فضل بڑا تھا تو وہ لایا تھا پس
گاہ عبادت کے لئے بر فلک
جاتا کبھی جنت ماوی تلک

چیز کوئی علم سے برتر نہیں
کوئی شرف اس کے برابر نہیں
ذکر و عبادت سے خدا کے ملک
خالی نہیں مارتے تک یک پلک
کثرت طاعت سے پس ای باوداد
علم کی بیشک ہی فضیلت زیاد
جیسی فضیلت مری ای مومنو
ایک مرے امتی ادنی پہ ہو
علم کے ہمراہ جو ہووے عمل
اجر فراوان کا وہ دیوےگا پھل
علم کا رتبہ ہے بڑا جانیو
فضل و شرف علم کا پہچانیو
سارے ملک ارض و سموات کے
حضرت آدم کو ہیں سجدہ کئے
پہلے جو آدم کو ہے سجدہ کیا
حضرت جبریل ہی ای باصفا
بعد مقرب جو ملک تھے تمام
بعد کئے سجدہ فرشتے تمام
اصل میں تھا گرچہ وہ از جنیاں
علم و عبادت کے مگر درمیاں
اسکو تھا املاک زمین سے شمار
بلکہ تھا ان سے بھی زیادہ ای یار
جو ہیں ملک پہلے سما کے اگر
حکم انہیں ہوتا کسی کام پر

دوڑتا تھا جلد تر آگے وہی
کرتا تھا سبقت بھی سبھوں سے وہی

طمع خلافت سی وہ کرتا تھا کام
طمع وریا کی تھی وہ طاعت تمام

جبکہ فرشتون کا وہ کرتا تھا کام
رہتا فرشتون مین زمین کے مدام

سجدے کا جب حکم ملک کو ہوا
وہ بھی پس اس حکم مین داخل رہا

جبکہ نہ وہ تابع فرمان ہوا
غرہ کیا اور تکبر کیا

کافر و ملعون کہا اسکو حق
لعنتِ ابدی کا ہوا مستحق

فضل کا تب کھینچ لیا اس سے لباس
لعنت و نفریں کا پنایا پلاس

دور کیے بارگہِ قرب سے
دور اُسے دارِ جناں سے کیے

ہانک دیے ساتوں سماوات سے
سائے فضیلت کے مکانات سے

ننگ سی لعنت کے اسی ننگسار
کرکے ملک پھینک دیے جب ای یار

چرخ سے یک بحر میں وہ آ گرا
مدتِ صد سال وہاں غرق تھا

بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر
شکل ہوئی اس کی سیہ زشت تر

آگے بڑا حسن میں تھا مشتہر
اور در و یاقوت کے اکثر تنے پر

بعد ہوئی شکل ہی ایسی بری
دیکھے جو مر جاوے گا ڈر سے بھی

نفخ تلک صور کے سمر طویل
عجز سے چاہا ہی ز رب الجلیل

تا بنی آدم سے کرے دشمنی
اُن کی رہ دین مین کرے رہزنی

جب بنی آدم سے بسر و عیال
حق کو تھا منظور سمجھ امتحاں

کرکے خدا اُس کی اجابت دعا
ڈھیل یہ دنیا میں ہی اُس کو دیا

لیک ہدایت کا بھی ساماں خدا
خلق کے خاطر سے مہیا کیا

یعنے اُتارا کتب با شرف
بھیجا رسولوں کو خلائق طرف

اور وجودِ علماء صالحیں
ورس و مواعظ کتب علم دیں

سب یہ ہدایت کا ہی ساماں ہی
حشر تلک باقی یہ فیضان ہی

الغرض ابلیس کو رب جلیل
جب کیا اسطرح سی خوار و ذلیل

حکم کیا اپنے ملایک کو رب
داخل جنت کرو آدم کو اب

حلۂ جنت دی بحکم خدا
لائے ہیں ہفتاد عدد پر ضیا

حضرتِ آدم کو وہ پہنا دیے
تاج مکلل بھی ہیں سر پہ رکھے

پٹکا بھی ایک باندھ کمر پر دیے
تھا وہ مرصع در و یاقوت سے

حلۂ جنت و کمربند پر
کلمۂ طیب کا تھا نقش ای پسر

تخت پہ بٹھلا کے ملک باشرف
لیکے چلے جنتِ ماوا طرف

اور سر و پیش یمین و یسار
ہر طرف املاک تھے ہفصد ہزار

ایسے تجمل سے غرض لائے ہیں
خلد بریں میں انھیں پہنچائے ہیں

جبکہ ہوئے داخل جنت بخیر
کرنے لگے اس بن خوشی سے وہ سیر

حور و ملک جو تھے بدار السلام
کرتے تھے آدم کا بہت احترام

نعمتیں جنت کی جو ہیں بے حساب
ان سی تھے ہر آن و زماں کامیاب

پر کوئی ہمجنس نہ تھا اُن کا جب
دل پہ تھا اسکا انکے تعب

چاہتے تھے یک خلد میں ہمجنس کو
ذکر میں تا حق کے انھیں چین ہو

سوتے تھے یک روز وہ ای باصفا
اُن کو ہی پہلو چپ سی خدا

پیدا کیا حضرتِ حوا کو جاں
بسکہ جمیلہ و شکیلہ جواں

پوچھے کہ تو کون ہی جب انکے تئیں
حوا کہے آپ کی زوجہ ہوں میں

لینے کو ساتھ آپ کے مجکو خدا
آپکے پہلو سے ہے پیدا کیا

جبکہ سنے حضرتِ آدم یہ راز
ان پہ کیے ہاتھ کو اپنے دراز

بولے ملایک کے خبردار حال
مہر و نکاح پہلے ہی لازم یہاں

پوچھے کہ کیا مہر ہے کہو جو زود
بولے محمد پہ پڑھو دس درود

پس وہ درود انہ پڑھی با فلاح
جتنے وہ دونوں کا ہی باندھا نکاح

خطبہ پڑھا آپ ہی رب العلا
پاک کلام اپنے سی ای باصفا

پھر کہا دونوں کو خدائے جہاں
کھاؤ پیو خوش رہو ہر دو یہاں

ابلیس کا مکر سے جنت میں جانا

جو کہ ہے جنت میں گیہوں کا شجر — جاؤ نہ نزدیک تم اس کی مگر
اتنے پہ حسد آہ وہ ملعون کیا — چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا
عرصۂ سیصد برس وہ نابکار — کھینچتا اس جا پہ رہا انتظار
بعد اس عرصہ کے ز خلد بریں — آیا ہی طاؤس یک ہی ان میں
چاہتا ہوں اب اُن میں جنات میں — دیکھوں جو ہیں حق کی وہاں نعمتیں
خلد میں گر مجھکو تو لیجاوی سات — تجھکو سکھاؤنگا میں اب تین بات
پوچھا وہ طاؤس کہ یہ سچ ہے کیا — کھایا قسم تب وہ لعیں بر خدا
ہاں مگر اب جاکے کہوں سانپ سے — اس کی وہ تدبیر بھلا کچھ کرے
سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا — دام میں وسواس کے اپنے لیا
اور بھی رضوان ہی حاضر سدا — سنکے یہ ابلیس نے اس کو کہا
سانپ لے جنت میں گیا اسکو تب — پہنچی خبر خزنۂ جنت کو جب
ہاتھ رکھو اس ہی کہ اس امر میں — درج ہمارے ہیں کئے حکمتیں

ابلیس کا فریب سے گندم کھلانا

پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے — رونا بس یہ حیلۂ تلبیس ہے
موت سے تم دو نو بھی مر جاؤ گے — تم سے یہ سب نعمتیں چھٹ جائینگے
پھر کے کہا آکے وہ بار دگر — تم کو کہتا ہوں یہاں ایک گُر
حق کی قسم کھا کے کہا وہ لعیں — بولا بھلائی کو تمہاری یقیں
تب وہ لعین جھاڑ کے نزدیک جا — بس کہ خوش آواز ہو گانے لگا
پھینے لگا تب وہ لعین کر کے آہ — کہ میں تمہارا ہوں یقیں خیر خواہ

آدم و حوا کا خوشۂ گندم کھانا

کھانے لگا تب وہ قسم زار زار — کھایا قسم حق کی وہ ہفتاد بار
پانچ دیے خوشے میں آدم کو لا — اور بیاں لذت کا کئے ہیں بڑا
اور تناول کیے اُس کو تبھی — وہ نہیں معدے میں گیا تھا ابھی
حضرت آدم کو کہا تب خدا — کیا میں تجھے منع نہیں تھا کیا
دہو کا ہوا بات پہ حوا کے ہی — اور بھی سوگند وہ کھایا تری

پس لگے رہنے کو بہ فرح و طرب — آدم و حوا وہاں از حکم رب
پس وہ برس سو وہیں پرواز کر — پہنچا ہی جا جلد در خلد پر
تا کوئی باہر نکل آوے ہاں — کرتا ہوا سیر زدار جناں
بولا لعین اس سے کہ میں تھا ملک — دور عبادت سے نہ تھا آں ملک
دیکھنے سے تا کہ وہ نغمات سے — رغبت طاعت ہو زیادہ مجھے
جس سے نہ بوڑھا ہو نہ بیمار ہو — خلد سے باہر بھی نہ ہو تو مجھو
بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں — تا تجھے لیجاؤں بخلد بریں
سانپ کو طاؤس بشارت ہیں دے — لاکے ملایا ہی پس ابلیس سے
سانپ کہا کیوں تجھے لیجاؤں — خلد کے املاک جہاں ہیں
کھول تو منہ اپنا وہ کھولا وہاں — بیٹھا وہ ملعون تب منہ میں نہاں
چاہیے کہ دور اسکو کریں خلد سے — حکم کیا ان کو تب اللہ نے
رونے لگا جا کہ وہ آدم کے پاس — پوچھا کہ کیوں روتا ہی کہ بے ہراس
بولا تمہارے لئے روتا ہوں میں — تخم الم دل میں یہ بوتا ہوں میں
بول کے اس طرح چلا وہ گیا — بات کا یہ ان کو خلش یک رہا
کھاؤ گے گر اسکو تم ای نیکنام — جیتے رہیں مثل ملایک مدام
روبرو اس شجرۂ گندم کے ہاں — جاتی تھیں حوا جو کہیں ناگہاں
سننے کی رغبت ہوئی حوا کو جب — جھاڑ کے نزدیک گئیں آہ تب
گر یہ گیہوں نوش کریں بے شک — تم ہو زن و مرد مقرر ملک
دہو کا قسم پر وہ تبھی پائی ہیں — توڑ کے دو خوشے وہیں کھائے ہیں
منع جو فرمایا تھا آدم کو رب — بھول گئے حضرت آدم وہ تب
کپڑے جو جنت کے انہیں تن پہ تھے — آپ سے آپ سے گرنے لگے
حضرت آدم کئے یوں عرض تب — ای مرے خلاق مجھے آہ اب
میں ہی سمجھا کہ ترے نام پر — جھوٹی قسم کھا وے نہ کوئی سر بسر

سر پہ صفی اللہ کے جو تاج تھا / مثل پرندے کے وہیں اڑ گیا
جبکہ نظر آدم و حوا کئے / آپ کو پائے میں برہنہ ہوئے
ہوتا تھا دوسا نسے وہیں وہ شجر / ایک شجر سے لگے جب ہوکے سر
ہوؤنگا عاصی میں تری سا یہاں / تب کہا آدم نے اماں از ماں
حق نے کہا رنج و کدورت یہ سب / شامتِ عصیاں سے ہے تیری اب
اور وہ جنت میں ز ہر ہر شجر / مانگتے تھے برگ کریں تا ستر
حق نے کہا اس کو کہ تو کیوں دیا / تب وہ شجر عرض خدا سے کیا
اسپہ نظر ہی مری ای کردگار / اس کو تو ضایع نہ کرے زینہار
پہلی یہ ہی سارے شجر بیگماں / لاتے میں اول ہی یقیں کیلیں
اور کرامات و خواصِ دگر / تین کی تفسیر سے معلوم کر
عود کے تب جھاڑ کو حق نے کہا / برگ تو جب میرے صفی کو دیا
پر تو بلا حکم دیا جب مرے / آگ میں جبتک کہ نہ تجھکو رکھے
بعد ازیں حضرتِ ربّ العلا / حکم یہ جبریل امیں کو کیا
ان کو اور اعدا کو بھی پس انکے سب / خلد سے دنیا میں لیجا جلد اب
ہو کے صفی لطف کے امیدوار / کہنے لگے ای مرے پروردگار
مجھ سے ہوئی سہو سے ذلت صدور / مجھکو نہ کر جنتِ ماویٰ سے دور
کھینچا فرشتوں نے پکڑ آستیں / تب وہ پکڑ دوسرے شجر کی تئیں
مجھ پہ تو کر رحم ای ربِ رحیم / دور نکر مجھکو ز دارِ نعیم
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر / آ پکڑ پھر بھی وہ دوسرا شجر
نسل سے ہو وینگے ترے انبیاء / ان میں کئی ہونگے رسل با صفا
ان کی تو برکت سے ای ربِ الورا / بخش مجھے اور نہ یہاں سے لیجا
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر / عرض کئی تب وہ پکڑ ایک شجر
اپنا میں ٹھہراؤنگا اس کو خلیل / اسکا پسر میرا ذبیحِ جلیل

جلد تر آپہنچ کے روح الامیں / ان کی کمربند کو کھولے وہیں
پس تب لگے دوڑنے غیرت سے آہ / لیتے تھے جس جھاڑ کی جا کر پناہ
بولے تب آدم کو مجھے چھوڑ دے / جھاڑ کہا چھوڑوں اگر میں تجھے
آہ برہنہ ہوں ای ربِ قدیر / شاخ شجر میں بھی ہوا ہوں اسیر
حضرتِ مولا سے یہ سنکر جواب / آہ کئے رونے لگے ہیں شتاب
برگ نہیں کوئی شجر بھی دیا / جھاڑ سے انجیر کے آخر بلا
گرچہ ہے آدم سے ہوا اب گناہ / پر تو دیا پہلے اسے عز و جاہ
حق کہا اس جھاڑ کو تب کہ پند / بخشونگا میں تجھکو کرامات چند
میوہ ہی پہلے تو مگر لائے گا / پھل ہی ترا پہلے نظر آئے گا
بعضے روایات میں وارد ہوا / برگ دیا ان کو شجر عود کا
خلق کو خوشبوئی سے تیری تمام / جانِ معطر میں رکھونگا مدام
تیرے لیے خوشبوئی نہ ہووے عیاں / آگ میں جلنا ہی سزا تیری جان
جبکہ کئے آدم و حوا گناہ / ان کو نہ جنت میں ہوئے جا پناہ
حکم فرشتوں کو کیا ذو الجلال / جھاڑ سے آدم کے چھڑا دیجو بال
تو بیدِ قدرت سے بنایا مجھے / سجدہ فرشتوں سے کرایا مجھے
اور یہ درگاہ سے آیا خطاب / کہ مرے بندے کو لیجاؤ شتاب
عرض لگے کرنے کو پھر زار زار / تیری جدائی سے ہوں میں بیقرار
پھر یہ ہوا حکم ز ربِ ودود / کہ مری بندیکو یہہ لیجاؤ زود
رونے لگے زار کہے ای خدا / مجھسے تو یہ وعدہ کیا کیا نہ تھا
دونگا میں ادریس کو عالی مکاں / نوح کو طوفان سے دونگا اماں
پھر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سے / جلد یہ بندے کو لیجاؤ مرے
کیا تو نہیں میرے سے وعدہ کیا / نسل سے ایک تیرے نبی لاؤنگا
اور ہے تیری نسل سے موسیٰ کلیم / اس سے کروں بات بشانِ عظیم

ان کی تو برکت سی بس ای کارساز — رحمت و بخشش سی مجھے اب نواز
کھینچے ملک اور نہیں آن کر — آہ پکڑ دوسرا پھر ایک شجر
کہ مین کروں نسل سی تیرے عیال — شاہ رسل خاتم پیغمبراں
اسم شریف اس کا محمد رسول — خلق سی اب سکو کیا ہوں قبول
تب کیا یہ حکم ملایک کو رب — نرمی اگر دو تم مرے بندے پہ اب
حضرت آدم کو ہوا حکم تب — جا ای مرے بندے زمیں پر لو اب
اور بسے تیرے سے روے زمیں — قصر و عمارات بنے ہر کہیں
حق نے کہا ہاں کہ تجھے لاؤنگا — لطف و کرم تجھپہ مین فرماؤنگا
پوچھی یہ جبریل سی آدم صفی — مجھکو لیجاتا ہی کہاں ای اخی
پوچھا ابد کے لئے یا چند روز — بولا یہ معلوم نہیں ہی ہنوز
حضرت آدم کو ہوا پھر الم — درد پہ درد اور ہوا غم پہ غم
بولے یہ عصیاں سے یہی ای باصفا — سارے سموات میں رسوا ہوا
روح امیں نے کہا تب آہ آہ — جان ای آدم تری ہوگی گناہ
آہ سنے حضرت آدم یہ جب — رونے لگے درد سی اس قدر تب
پس کہا آدم نے کہ ای جبرئیل — چھوڑ مجھے اور ذری دو تو مہیل
پس ہو مخاطب ملک سے تمام — بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام
عاصی عاند لکھو میرے تئیں — آہ یقیں عاصی نامی ہوں میں
یعنے یہ جنت سے اُتارا ابھی — آدم و حوا کو دی تینوں کو بھی
کرکے جدا ان کو سب از یکدگر — بھیجو دنیا میں تم اب جلد تر
ہند میں آدم نے کیا ہی نزول — کوہ سراندیب پہ زار و ملول
اور وہ طاؤس حبش میں گرا — کوی کہے کابل میں گرا ہی وہ جا
حق کہا اب تم بھی بایکدیگر — ایک ہیں دوسرے کے عدو سر بسر
حضرت آدم کو وہاں چھوڑ تب — قصد کئے جانیکا جبریل جب

پھر یہ ہوا حکم ز درگاہ رب — جلد لیجاؤ میرے بندے کو اب
عرض لگے کرنے کو رو رو کے تب — کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا ای رب
پس وہی ذیشان سی میرا حبیب — صاحب قرآن ہی میرا حبیب
ہیں یہ اب اسکی بفضل عمیم — رحم تو کر مجھ پہ ای رب کریم
لایا مرے پاس وہ اس کو شفیع — جس کو دو عالم میں ہی شان رفیع
اس ہی لئے ہیں تجھے پیدا کیا — کہ تو زمیں پر ہو خلیفہ مرا
عرض کئے تب کہ میں جاتا ہوں اب — کیا تو مجھے پھر یہاں لاؤ ای رب
خلد سی باہر ہوے آدم ہیں جب — روح امین بھی ہوی ہمراہ تب
بولے لیجاتا ہوں وہاں ہیں تجھے — کہ ہوا مخلوق تو جس جا سے
پوچھے کہ پھر کون ہی ہمرہ مرے — بولے گیہوں جو کہ کھلایا تجھے
ایک تو وہ دوست سی فرقت ہوی — دوسرے دشمن سی بھی قربت ہوی
بارے زمیں پر بھی فضیحت بکر — دے نہ کسیکو یہ گنہ سے خبر
ارض و سما کیا ہی ز عرش بریں — پھیل گئی تحت ثری تک یقیں
جس کا بیاں آوے نہ تحریر میں — عرصۂ تحریر نہ تقریر میں
تا میں فرشتوں کو وداع اب کروں — کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں
آہ کہ ہوتا ہوں میں تم سی جدا — خیر کرے خیر کرے اب خدا
پھر ہوا از بارگہ کبریا — اہبطوا منہا بھی جمیعاً ندا
یعنے کہ اس سانپ کو طاؤس کو — اور وہ ابلیس کو مایوس کو
حکم بجالاے ملایک تبھی — جلد وے دنیا میں گری ہیں سبھی
حضرت حوا ز بہشت بریں — آن کے جدے میں گری ہیں حزیں
ایلہ میں ابلیس گرا ای میاں — سانپ گرا آن کے در اصفہان
سانپ میں انسان میں شیطان میں — اس ہی لئی دشمنی میں جاں لیا
عالم تنہائی پہ اپنے وہیں — حضرت آدم ہو بہت ہی حزیں

بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب　　آہ چلا جاتا ہے پھر آوے کب
جان لے تو ہم وہی کرتے ہیں کام　　حکم کرے جو کہ خدائے انام
رونے لگے کہنے لگے اے خدا　　میرا نہ جبریل نے پرسا کیا
خاک اٹھا سر پہ وہ اب ڈالکر　　گریاں و لرزاں تھے بخوف و خطر
آہ وہ سہ صد برس اے اہل راز　　عاجز رکھا سر رکھہ بزمین نیاز
معنوی اسطرح کہا اے ہمام　　خلق کے گر جمع ہوں آنسو تمام
پیدا ہوئے اشک سے آدم کے جان　　عود و طیب صندل و سونٹھ سے بیاں
حضرت حوا کے مگر اشک سے　　لونگ بھی اور گرم مصالح ہوئے
نور محمدؐ کا وسیلہ کیا　　توبہ کیا عفو کی مانگی دعا

تب وہ کہے ہم ہیں خدا کے ملک　　بندۂ عاصی ہے تو بے شبہ و شک
بول کے اسطرح گئے بر سما　　درد و غم آدم کا زیادہ ہوا
چھوڑ دیا مجھ کو وہ تنہا یہاں　　تو ہو مرے حال پہ اب مہرباں
اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو　　خوف سے قہار کے بیجان ہو
خوف سے روتے تھے بہت بیکراں　　اور نہ نظر کرتے تھے بر آسماں
حضرت آدم کے ہوں آنسو زیاد　　آیا ہے اخبار میں لکھا اسکو یاد
اور بھی انواع کے خوشبو نہاں　　پیدا ہوئے روئے زمیں پر عیاں
گذرے ہیں جب یونہی برس تین سے　　بعد ازاں آدم نے بہت عجز سے
توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال　　پر کلمات ان کے دیا دل میں ڈال

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

اس کو پڑھا حضرت آدم نے جب　　بخشدیا رحمت احمد سے رب
ایک جو آدم سے وہ زلت (یعنی لغزش) ہوئی　　باعث ایں کربت و زحمت ہوئی
تم تو ہزاراں سے گناہاں بھرے　　آرزو جنت کی بھی دل میں دھرے

فکر کرو غور کرو بھائیو　　حق سے ڈرو خوف خدا لائیو
سہو سے جب باپ کی زلت (یعنی لغزش) صدور　　ان کو کیا حق نے ہی جنت سے دور
توبہ کرو اپنے گناہوں سے اب　　رو رو کرو عجز بدرگاہ رب

لمعہ کعبہ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانیکے بیان میں

حضرت آدم کو غرض کارساز　　خلعت بخشش سے کیا سرفراز
عرش کے اطراف ملک جس طرح　　کرتے ہیں کر تو بھی طواف اسطرح
اور وہ ذلت تری مغفور ہو　　حج ترا مقبول ہو مبرور ہو
ہند سے تب ان کو ملک باشرف　　لیکے چلا کعبۂ اشرف طرف
ان کے میان قدم راہ بھی　　ہوتی تھی طے ایک شب و روز کی
دانہ یاقوت سے ہی ایک گھر　　بھیجا ہے جنت سے خدا خوب تر
اور ہیں دو در اسکو لگے خوب تر　　ایک در شرقی ہے غربی دگر
قصہ ان کعبہ عجیب و غریب　　آویگا گر چاہے خدا عنقریب
کوہ پہ عرفات کے جب چڑھا　　حضرت حوا ہی ملی اس سے آ

حکم یہ فرمایا پھر ان کو خدا　　کعبے کو جا کر تو طواف اب ادا
اور وہاں کر تو نماز و دعا　　تاکہ ہو مقبول تری التجا
بھیجا ہی تب ایک ملک کو خدا　　تا انہیں کعبے کو بتاوے بجا
راہ میں جس جا وہ اترتے کہیں　　ہوتی تھی سرسبز وہاں کی زمیں
پہنچے ہیں کعبے کی زمیں پر وہ جب　　دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہہ پہ تب
خانہ کعبہ کے ہی تعداد ہے　　اس میں قنادیل پر انوار ہے
ہے وہی کعبہ سنو اے اہل دیں　　پہلے متوار ہوا بر زمیں
روح امیں آئے آدم کو تب　　حج کے مناسک جو ہیں سکھلا سب
برسوں سے آدم کو جو تھی ڈھونڈتی　　جا ملیو اس روز ہی آکر ملی

اس کی جدائی سے تھا آدم کو غم خوش ہوئے جب دونوں ملے باہم
مغفرت حق سے ہوئے شاد واں حکم سے پھر آئے بہ ہندوستاں
بولا مجاہد نے کہ کوئی دواب ان کی سوا یکا نہ رکھتے تھے تاب
کعبۂ اقدس کے سوا آمیاں جنتِ ماویٰ سے جو آیا تھا جاں
ہو گئی اولاد انہوں کو کثیر جن سے بسی ہے یہ جہانِ خبیر
جنتی تھیں ہر حمل میں وہ ایک پسر اور بھی ایک دختر روشن گہر
باندھتے آدم تھے نکاح اے بیان یوں ہی ہوئے دو دو ولد انکو جاں
حضرت آدم سے محمد کا نور شیث پیمبر میں کیا ہے ظہور
حضرت آدم غرض اس طرح سے شیث پیمبر کو وصیت کئے
منتقل آپ بیرے میں وہ ہو چکا کر تو بہت اسکی حفاظت سدا
اور رہے ممتاز ہیں از نکاح کہ نہ لگی ان کو ہوائے سفاح
یوں ہی وصیت وہ تھی جاری سدا در ہمہ اجداد رسولِ خدا
کرتا رہا نقل بفضل خدا حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا
آئی روایت ز علیؑ ولی کہ کہی ارشادِ پیمبر جلی
حضرت آدم کے زمانہ سے لے عصر تلک بھی مرے ماں باپ کے

حدیث

ہوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب شعبۂ بہتر میں ہیں تھا عقاب
اور دلائل میں بیہقی بو نعیم لایا روایہ صحیح اے سلیم
مجھ سے کہا روح امین نے بخیر شرق سے تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سے بھی بہتر کہیں کس کے بھی اولاد کو پایا نہیں
آیت قرآں کی بہ تفسیر میں لایا ہے اس معنے کو تحریر میں
ایک نبیؐ سے بہ نبی دگر لایا ہے حضرت کو خدا نقل کر
یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا تا بہ سمٰعیل ذبیح خدا

دونو بجا لائے ہیں شکر خدا اور دونوں کئے حج ادا
ہند سے آدم نے پیادہ ہی جا کہتے ہیں چالیس کئے حج ادا
کہتے ہیں اس وقت بروئے زمیں شہر و عمارات نہیں تھے کہیں
آدم و حوا بہ سرور و طرب جو کہ سراندیپ میں رہتی تھی تب
نقل ہے اس طرح سے سن اے امیں حمل ہوئے حضرت حوا کو بیس
لڑکے سے ہر ایک حمل کے اے باخبر جانئے با دختر حملِ دگر
شیث کو واحد ہی جنی وہ مگر کہ ہے وہی جدِ شہ بحر و بر
اس ہی سبب پائی تولد وہ پاک نور وہ تا دو میں ہو مشترک
نور شہنشاہ رسل اے پسر جو تھا پیشانی میں مرے جلوہ گر
پاک ہی عورات میں اس کو رکھیں یعنے وہ عورات موحد ہیں
شیث بھی ایسی ہی وصیت کئے اپنے پسر کے تئیں تاکید سے
پاک ہی اصلاب سے وہ نور جاں پاک ہی ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا میرا ظہور از نکاح دور رکھا میرے سے ہوئے سفاح
پاک رکھا مجھکو مرا رب یقیں اور ہے یہ دوسری خبر اے امیں
لایا مجھے قادر علام پاک پاک ہی صلبوں سے بارحام پاک

حدیث

کہتی ہیں بی بی عائشہ پاکذات کہ کئے ارشاد شہ کائنات
بیس میں محمد سے تو فاضل بڑا پایا کسی کو بھی نہیں کوئی جا
اور بنی العم وہ شہ ناس کا یعنے پسر حضرت عباس کا

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ

نبیوں کے اصلاب سے کرتے عبور وہ گئے ماں باپ سے اپنے ظہور
بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو سرورِ عالم کے تھے اجداد جو

تھے وے سبھی حسب نسب میں نفیس
یونہی سبھی شاہ کے تا والدین
نفی کی ہے بعض نے بعضے ثبوت
لکھ کے وہ دو فرقوں کی نفی و ثبوت
سر بسر ابیات میں اس امر کے
شارح مشکوٰۃ جو ہے دہلوی
لیک اسی پائے ہیں متاخریں
ہیں نے باثبات ہمیں مدعا
معترضین کے بھی ہیں ایسے جواب
قوت اگر رکھے نہ وجہ ثبوت

رہتے تھے وے عصر میں اپنے رئیس
صاحب توحید تھے بے ریب بین
اور کیا بعضوں نے اس جا سکوت
لکھا ہے اول کہ یہاں ہے سکوت
لکھے رسالے کئے تحقیق سے
کر کے وہی نقل دلائل قوی
حصہ یہ ان کا ہی تھا بشتاب یقیں
دیکھ رسالہ ہی جدا ایک لکھا
دیکھ کہ تا رفع گماں ہو شتاب
بارے یہاں کر تو ادب سے سکوت
رکھ قلم اس بحث سے اب اے قمرا

صاحب توحید و مسلمان تھے
ہے مگر اس مسئلہ میں اختلاف
عالم علامہ عبد العزیز
حافظ و علامہ سیوطی نے بھی
اور سوا ان کے بہت عالمان
بولا احادیث ثبوت ان کے ہیں
پا کے دلائل کو لکھے وے بجا
نظم ہے نور عقول اس کا نام
جب کہ وے آقا دل میں ہے اختلاف
حد ادب سے نہ بڑھا تو قدم
پس سر مطلب پہ ہے اب باز آ

دین براہیم میں ذیشان تھے
تین میں مذہب تھے یہاں نوع صاف
عارف نہایۃ عبد العزیز
لا کے بہت سی سندیں پس قوی
لائے دلائل بہ ثبوت ایماں
گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمیں
خیر جزا دیوے انہوں کو خدا
اس میں ہیں اسناد ثبوت ای ہمام
پس تو نہ کر نفی کا ہی اعتراف
حال ترا نا ہو خموشی سے کم

نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبین ابراہیم پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمٰعیل کے پھر ابراہیم ہاجرہ اور اسمٰعیل کو مکے میں لا کر چھوڑتا اور زمزم ظاہر ہونا

نقل ہے وہ نور رسول خدا
یمن سے اس کے ہی انہیں کارساز
یمن سے اس نور مقدس کے رب
اہلیہ دو آپ کی تھیں باصفا
ان کی پیشانی پہ محمد کا نور
رشک بہت لائے وہ بر ہاجرا
ایسی جگہ بیچ لیجا چھوڑ دو
پیتا تھا تب وہ ذبیح خدا
تب ہو براہیم سوار براق
کعبہ یاقوت زدار غباں

نقل جو کرتا رہا در انبیا
منصب خلت سے کیا سرفراز
تا وہ گلزار کیا ان پہ تب
ایک تو سارہ تھیں دگر ہاجرا
فضل سے سو لکے کیا ہے ظہور
دیکھ سکی ہی نہیں اس کو ذرا
جس میں علامات زراعت نہ ہو
سن وہ براہیم تامل کیا
ساتھ لے دونوں کو وہ آیا و فاق
واسطے آدم کے جو آیا تھا جہاں

جب کہ براہیم کی پیشانی پر
آہ انہیں کافر نمرود نے
بعد براہیم خلیل کریم
ہاجرا خاتون کے شکم سے خدا
سارہ جو تھیں لاولد اور انکو تب
بولے براہیم کو اس طرح تب
اور نہ ہو پانی کا بھی نام و نشاں
وحی براہیم پہ کی تب نزول
جلد نکل شام سے پہنچے بہم
نوح کے طوفاں میں بحکم خدا

نور مقدس وہ ہوا جلوہ گر
ڈالا ہے جب آگ میں مردود نے
شام میں جب آ کے ہوئے ہیں مقیم
جبکہ اسمٰعیل کو پیدا کیا
تھی نہ ابدا کی بھی پس اس سبب
ہاجرہ اور اسکے پسر کو بھی اب
تا کہ اکیلی ہی رہے وہ وہاں
جو کہی سارہ تو اسے کر قبول
آ بزمین حرم محترم
ساتویں پھر حج پہ جاتا رہا

باقی تھی یک ٹیکری اس جائے پر
چھوڑ وہاں دونوں کو وہ نامور
بستہ کھجوروں کا بھی یک مشکِ آب
ساتھ ہی جو لائے تھے وہ عالیجناب

ہاجرہ خاتون کو یہ توشہ دئے
دونوں کو پس حق کے حوالے کئے
مکے کے اس دشت و بیاباں میں ہے
آپ نکل شام طرف چل دیے

ہاجرہ تب ہوکے بہت بیقرار
پیچھے لگے چلنے ہو بس زار زار
کہنے لگے مجھ کو اکیلے یہاں
چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں

آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے
اور نہ یہاں مسکن انسان ہے
اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں
آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں

اور نہیں پانی کا بھی نام و نشاں
کیوں میں رہوں آہ اکیلی یہاں
اور مرا طفل ہے یہ شیر خوار
کیوں میں سنبھالوں اسے ای باوقار

کچھ نہیں فرماتے تھے اس کا جواب
جانتے تھے خاموش وہ عالیجناب
پوچھے ہیں پھر ہاجرۂ باصفا
حکم خدا آپ کو ایسا ہے کیا

تب کہے بی بی کو براہیم ہاں
حکم ہی ایسا ہی مجھے حق کا جان
حکم خدا کر کے سنے ہیں وہ جب
دل کو دئے اپنی تسلی وہ تب

کچھ نہ کہے لوٹ گئیں بے ہراس
بیٹھ گئیں آکے وہیں طفل پاس
دودھ پلانے ہیں لگے اسکو تب
غیب ہوئے ان سے براہیم جب

کرکے وہ منہ کعبۂ اشرف طرف
پس یہ دعا کرنے لگے باشرف

رَبَّنَا إِنِّيٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيٓ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

ہاجرۂ پاک کو حق کے خلیل
آہ وہ توشہ جو دیے تھے قلیل
پانی بھی اور خرما وہ ای دل فروز
آیا نہیں کام وہاں چند روز

پانی بھی خرچ ہوا آخر وہ جب
تشنگی غالب ہوئی دونوں پہ تب
آہ ذبیح اللہ ہوئے بیتاب ہو
مضطر و بے چین ہو بیخواب ہو

رونے لگے لڑنے لگے ہیں بخاک
دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک
دیکھ کے یوں طفل کو بیخود ہوئے
جلدی سے جا کوہ صفا پر چڑھے

ہر طرف وہ کرنے لگی ہیں نظر
تا نظر آوے انہیں کوئی بشر
تا کہیں پانی کا وہ پاویں نشاں
پر نہ کچھ ان کو نظر آیا وہاں

کوہ سے اتری ہیں وہ بس بیقرار
اور ہوئے مروہ کے اوپر سوار
اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں
پانی کا پائی نہیں ہرگز نشاں

کوہ سے غمگین ہو آئے اتر
اور چڑھے کوہ صفا کے اوپر
چڑھتی تھیں جس کوہ پر اس ہی قدر
اپنا جگر بند تا آوے نظر

اترے ہیں جس کوہ صفا سے وہ جب
دل میں انہیں خطرہ یہ آیا ہے تب
دور رہونگی میں اگر طفل سے
اس کو درندے کہیں لیجائیں گے

بطن میں وادی کے اسی خوف سے
ہاجرہ خاتون لگے دوڑتے
جبکہ پسر پر انہیں پڑتی نظر
کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر

یوں ہی صفا مروہ پہ وہ دل فگار
اترے بھی اس طور چڑھے سات بار
بین صفا مروہ یقیں جا بجاں
دوڑتے ہیں اس ہی لئے اے میاں

اور وہ ہر بار بھی آ طفل پاس
دیکھ بہت ہوتے تھے اسکو اداس
بار اخیر آئے وہ جب سینہ چاک
پائے پسر کو ہیں قریب الہلاک

دیکھ کے یہ کرکے وہیں چشم تر
ساتویں بار آئے جو وہ مروہ پر
ایک منادی سے سنے تب ندا
تھا یقیں آواز وہ جبریل کا

دیکھتے کیا ہیں کہ وہ روح الامیں
بچے کے پاس اپنی کھڑے ہیں یقیں
مارتے ہیں ایڑی زمیں کے اوپر
دوڑتے تب آئے وہ نزد پسر

زیر قدم ان کے وہ دیکھے ہاں
پانی کا اک چشمہ ہے نکلا واں

روح امیں آنکھ سے غائب ہوئی
ہاجرہ ہاتف سے ندا یہ سنی

اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر
تیرا پسر اور بھی اس کا پدر

کعبۂ اقدس کا کریں گے بنا
حشر تلک اس کو رکھیگا خدا

حشر تلک خلق ہزاروں ہزار
اس کا طواف آکے کریں بار بار

نسل سے اس تیرے پسر کے ہی جان
ہووےگا پیغمبر آخر زماں

ختم رسل جس کا محمد ہے نام
سارے رسولوں کا وہی ہے امام

جب یہ بشارت کو سنے ہاجرہ
پھول مسرت کے چنے ہاجرہ

بھر لئی یک مشک وہ پانی تبھی
کرنے لگا جوش وہ پس او بھی

مٹی و پتھر بھی اٹھا جلد تر
باندھ دیے پانی کے اطراف پر

مثل چبوترے کے وہ جب ہو چکا
پانی اسی جا پہ ٹھہر ہی گیا

پانی کا یک چشمہ بنا وہ وہیں
چشمۂ زمزم ہے وہیں بالیقیں

قصہ یہ کرتے تھے نبی جب بیاں
کہتے تھے اس طرح سے شہ ذیشاں

مادر مذبوح خدا پر مدام
لطف سے رحمت کرے رب الانام

باندھ نہ اطراف چبوترا شتاب
چھوڑتی اس طرح سے گر وہ آب

چشمہ زمزم وہ یقیں لا کلام
نہر رواں ہوتی زمیں پر تمام

توشہ نہ کچھ رکھتے تھے جب ہاجرہ
حق نے وہ پانی میں اثر یہ دیا

بھوکھ بھی اور پیاس کرے دفع وہ
خاصیتیں ہیں دو رکھے مثل دو

اصل میں وہ پانی بھی اے اہل دیں
رکھے مزہ شیر شتر کا یقیں

کرتے تھے پس نوش وہ پانی سدا
ہاجرہ خاتوں بھی ذبیح خدا

اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں
بس یہی دونوں وہ رہتی تھیں جہاں

بعد کئی روز کے اے باشکوہ
قوم سے جرہم کے نکل اک گروہ

پاکے مصیبت کوئی آوارہ ہو
آئے یمن سے وہ بیابان کو

روبرو کعبہ کے نظر جب کئے
دیکھے پرندوں کے تئیں اڑتے ہوئے

کہنے لگے دیکھ کے با یکدگر
ہووے پرندے کی یہی جا گذر

جس میں ہو آدمی از نوع بشر
اور بھی پانی رہے اس جا پر

ہم تو کئی بار رہا اس جا گذر
آدمی پانی نہیں آیا نظر

بھیجے تب یک شخص کو لانے خبر
پس وہ کہا آکے سبھی دیکھ کر

غیب سے یک چشمہ ہوا ہے عیاں
عورت و یک طفل ہیں بیٹھے یہاں

پہنچی ہے ان لوگ کو جب یہ خبر
ہاجرہ خاتوں سے ملے آن کر

چاہے اجازت کہ رہیں وے وہاں
دی ہی اجازت وہ انھیں شادماں

لیک وہ پانی کا نہیں اختیار
آپ ہی رکھے نہ وگر نہ ہار

شرط کو یہ کر وہ جماعت قبول
سب کئے فرحت سے وہاں آن نزول

اور اہالی و موالی کو سب
رہنے لگے اپنے وہیں کر طلب

ان سے رہی پس کہ بسا ہے تو جان
باندھے عمارات کئی تب وہاں

قوم سے جرہم کے خدا کے ذبیح
سیکھ زبان عربی پس فصیح

فہم و فراست میں ہوئے بے عدیل
پائے فصاحت میں ہیں شان جلیل

لمعہ حکم ہونا حضرت رب الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے پر اسمٰعیل کے علیہما السلام

سال میں یک بار خلیل خدا
بلکہ وہ ہر ماہ میں اے باصفا

شام سے خود ہو کے سوار براق
آتے تھے مکہ کے تئیں باوفاق

چاشت کا کھاتے تھے یہاں ہی طعام
شام کو جاتے تھے وہ پھر سوئے شام

سیزدہ سالہ ہوئے فرزند جب
آئے تھے مکہ کو براہیم تب

تھی مہ ذوالحج کی وہ شب آٹھویں
خواب میں یوں دیکھے ہیں اپنے تئیں

سوتے ہیں خود اپنے سرہانے پہ آ
ایک فرشتہ ہے معظم کھڑا

سوتے ہیں پھر گود میں اپنی ذبیح
کہ یہ پسر کو اے خلیل خدا
کیا یہ یقیں واقعہ رحمان ہے
باقی شب کو بدعا و نماز
تیسری شب کو بھی یہ لایا پیام
خواب میں پس ان کو خدا کے خلیل
بیٹے کے قرباں پہ جازم ہوئے
جلد یہ فرزند کا تو دھو کے سر
پوچھے لیجاتے ہو کہاں اب آپ سے
حکم سے وہ چاقو رسن کو لئے
راہ میں وہ پوچھے اے میرے پدر
بولے مرا دوست وہ ایسا ہی جاں
پوچھے کہ وہ دوست تونگر ہی کیا
پوچھے کہ وہ دوست اے والا مقام
نقل ہے ابلیس سر اشقیا
بولی ملانے کو ہی اک دوست سے
باپ تجھے فرزند پہ ہے مہرباں
سنتے ہی اس سے کہی ہاجرا
سن کے یہ مایوس ہوا وہ لعیں
بولے ذبیح اللہ جہاں ہیں کہیں
بولے وہ گر ہووے یہ حکم خدا
سمجھے ہوا شیخ کہ شاید اب
سمجھا براہیم نے بیشک وریب

کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صحیح
کیجئے قرباں یہ سبیل خدا
یا کہ دغابازی شیطان ہے
ہیں وہ گزارے بخضوع و نیاز
کہ کہا اللہ نے تجھ کو سلام
ذبح کئے در رہ رب جلیل
ذبح پہ دلبند کے عازم ہوئے
بال کر آراستہ اور شانہ کر
بولے ملانے مرے اک دوست سے
پوچھے یہ کس واسطے تب وہ کہی
مجھ کو لیجاتے ہو کہاں دو خبر
کہ ہے مبرا ز جہات و مکاں
بولے کہ ہاں ہے وہ تونگر بڑا
کھاوےگا کیا ساتھ ہمارے طعام
جاکے لگا کہنے کو یا ہاجرہ
بولا نہیں لیگیا اس واسطے
بیٹے کو کیوں قتل کرے کوئی میاں
ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا
پدر و پسر پاس گیا ہے وہاں
ذبح پسر باپ سے ہونا نہیں
میرا دل و جان ہے اُس پہ فدا
ذبح پسر پہ ہے تمہیں حکم رب
آیا ہے ابلیس تو دینے فریب

میں ہوں ملک حق کا یقیں لا کلام
خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب
پس وہ اسی فکر میں حیراں رہے
دوسری شب کو بھی وہی آ ملک
اور کہا اٹھ کے یہ فرزند کو
دسویں تھی ذی الحج کی وہ شب ہی میں
صبح کو دسویں کے جو ہی روز عید
اور لباس اس کو پہنا فاخرہ
اور کہے فرزند کو ای من مہن
مند کیے نزدیک بیاباں میں
دوست کی مہمانی کو لیجوا یہاں
چرخ کا ایواں ہی بنایا وہی
ملک بھی ملکوت کے سر و عیاں
بولے کہ کھاتا نہیں کھاتا ہے وہ
کہ ترے فرزند کو اے با خبر
ذبح اُسے کرنے مگر لے گیا
بولا یہ سن کہتا ہے اُس کا پدر
ہم تو دل و جاں سے کرینگے قبول
بولا پسر سے کہ یہ تیرا پدر
کہنے لگا سن کے وہ ملعون تب
اُن سے بھی مایوس ہوا وہ ذلیل
آپ کو بولا سو فرشتہ نہیں
پس وہیں یک اس پہ وہ نعرہ کئے

لایا ہوں حق کی طرف سے پیام
فکر و تردد میں پڑے ہیں عجب
اور بہت مضطر و ترساں رہے
وہ ہی کہا خواب میں بے شبہ و شک
کیجئے قرباں یہ دلبند کو
پایا براہیم نے پورا یقیں
ہاجرہ خاتوں سے کہے وہ سعید
حکم بجا لائی وہ سب ہاجرہ
ساتھ لے اک چاقو بھی اور اک رسن
چل تو اے فرزند کہ قرباں کریں
پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہاں
فرش زمیں کا ہے بچھایا وہی
سارے خزانے ہیں اُسی کے یہاں
سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ
بولی کہاں لیگیا اس کا پدر
بولے ہیں یہ سنکے اُسے ہاجرا
حق سے ہوں مامور میں اس ذبح پر
ایک سر مو نہ کرینگے عدول
قصد کیا ہے ترے اب ذبح پر
زعم ہے اسکو کہ ہے یہ حکم رب
کہنے لگا جاکے یہ نزد خلیل
بلکہ وہ بولا سو ہے شیطان عقب
رفع وہ ملعون کے تئیں کر دیے

جبکہ براہیم چڑھے کوہ پر / ذبح کرے تاکہ انہیں جلد تر
کہنے لگے دیکھو یہ حکم ربی / ذبح کرے ایک نبی کو نبی
عالم رویا میں یہ دیکھا ہوں میں / ذبح کیا بہر خدا تیرے تئیں
بولے سماعیل ہے گر حکم رب / اس کو قبولا میں دل و جان سے آپ
پس کہے ای باپ جو حکم خدا / آپ کو ہے جلد کرو اب ادا
صبر کرو ذبح پہ میرے یقیں / مجھ کو بھی بس پاؤ گے از صابریں
چھوڑ کے دنیا کی سبھی لذتیں / پاؤنگا جنت کی بہت نعمتیں
ہوتی اگر اس سے مجھے اطلاع / کرتا تھا مادر کو میں اپنی وداع
بولے پھر میری طرف سے سلام / اور انہیں پہنچاؤ یہ میرا پیام
اور کہے باپ کو اے باصفا / باندھیو اب جلد مرے دست و پا
تا نہ محبت مری غلبہ کرے / ذبح بھی تب کر نہ سکو گے مجھے
حق کی طرف لائے وہ روئے نیاز / جلد پڑھے ایک دوگانہ نماز
میں ہوں گنہگار مجھے دے پناہ / اور یہ لڑکا ہے یقیں بے گناہ
فضل ہے اب اپنے ای رب العلا / دے تو مجھے صبر در ابتلاء
دیکھئے سب کھولے ہیں بال ملک / دیکھتے ہیں سب متحیر ملک
اور بدرگاہ خدا اے ودود / کرتے پرندے ہیں سبھی اب سجود
کہتے ہیں اس طرح ملائک اے رب / سر بزمیں ایک پیمبر ہے اب
رحم ہو دونوں پہ تو کر اے خدا / رنج و شفقت سے انہوں کو بچا
ہو گئے بہت بیخود و بے اختیار / رو دیئے یہاں تک ہیں وہ تب زار زار
جن و ملک اور وحوش و طیور / رونے لگے دیکھ کے اے باشعور
آپ کو جو حکم کیا ہے خدا / جلد تر اب کیجئے اس کو ادا
آہ پسر کو وہ سلائے ہیں تب / حلق پہ ہاتھ ان کے پھرائے ہیں تب
ذبح تری راہ میں کرنے اسے / خواب میں جو حکم کیا تو مجھے

آئے ہیں لرزے میں زمین و فلک / رونے لگے ساتوں سما کے ملک
بولے براہیم خلیل اے پسر / نور بصر اے مرے لخت جگر
حکم ہوا مجھ کو یہی خواب میں / کہہ تری کیا رائے ہے اس بات میں
کہتے ہیں مسرور ہوئے اس قدر / دیکھ لگے کرنے تعجب پدر
آگ میں ڈالا تھیں نمرود جب / صبر کئے تب ہوا خوشنود رب
ہوتا ہوں ماں باپ سے گرچہ جدا / جاتا ہوں لیکن بحضور خدا
آہ وہ پھر کہنے لگے باپ سے / آئے ہو جب گھر سے لے باہر مجھے
خیر مرا خون بھرا پیرہن / دیکھو لجا اس کو تم اے پدر من
میری جدائی پہ نہ غم کیجیو / راضی رضا پر ہی خدا کے رہو
اور مرے ذبح کے بھی وقت پر / کیجئے چہرے پہ نہ میرے نظر
سن یہ براہیم ہوئے اشکبار / آپ کو باقی نہ رہا اختیار
کرنے لگے عرض یہ رب کریم / بخش بڑھاپے پہ مرے اے رحیم
بخش مجھے اور اسے اے خدا / بعد ذبیح اللہ نے کی یہ دعا
بعد لگے کہنے اے میرے پدر / کیا نہ کئے چرخ کی جانب نظر
دیکھ تعجب سے ہمیں بیقرار / کرتے ہیں تسبیح خدا بار بار
آئے ہیں لرزے میں پہاڑاں تمام / ہم سے ہے اقرب کریں دو کلام
ذبح اسے کرتے ترے نام پر / سر پہ کھڑا آ سکے پیمبر دگر
جب کہ براہیم سنے یہ کلام / ان کو گلے اپنے لگا وہ ہمام
ارض و سماں اور پہاڑاں بہم / عرش ہیں کرسی و لوح و قلم
پھر وہ لگے کہنے ای حق کے خلیل / وقت نہیں ڈھیل کا کیجے نہ ڈھیل
چاقو کو یوں تیز کئے تب خلیل / شعلہ آتش کے ہوئی وہ مثیل
اور کئی عرض کہ یہ اے خدا / لخت جگر نور بصر ہے مرا
نیت صادق سے یقیں اسکی میں / ذبح تری راہ میں کرتا ہوں میں

ذبح میں اب سکھیے ای رب الجلیل | مجھ کو عطا کیجئے صبر جمیل | چاقو کو پھر حلق پسر پر رکھے | اور یہ اس وقت دعا بھی پڑھے

بسم اللہ وباللہ اللھم تقبل منی واجرنی وعدی فیہ دم لقائک ترجمہ یعنے ذبح کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالی کے اور کمک سے اس کے اے پروردگار قبول کر میرے سے اور کر عادے کو میرے جو اس میں ہے روز قیامت میں پورا

منھ کو لگا منھ سے وہ دلبند کے | اور پشانی پہ وہ بوسہ دے | اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک | بولے اے فرزند سلام علیک

تجھ کو وداع آہ میں کرتا ہوں اب | روز قیامت میں ملا دیگا رب | بول کے یہ ابر سا رو رہے ہیں وہ | اشک سے منھ اپنا بھی دھو رہے ہیں وہ

عرض کئے باپ سے وہ ذوالوقر | کیجئے اب صبر اے میرے پدر | کیجئے تعجیل یہ فرمان رب | اور نہ کرو آہیں ذری ڈھیل اب

کیونکہ مجھے خوف ہے اسباب کا | ہووں عقوبت میں کہیں مبتلا | بعد ازاں پھر عرض کئے انجدا | نفس کو میں اپنے کیا ہوں فدا

راضی قضا پر ہو ترے کر قبول | ذبح مرا میں نہیں ہرگز ملول | بعضے روایات میں آیا ہے جاں | بولے وہ اے باپ مرے مہرباں

کھول دو اس وقت مرے دست و پا | تا کہ اطاعت مری دیکھے خدا | تب پدر اس بند کو کھولے وہیں | منھ کئے دلبند کا سوئے زمیں

آنکھوں پہ باپ اپنے پٹی باندھ کے | حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے | بول کے تکبیر خلیل اے امیں | حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں

حلق پہ پس وہ نہ چلی تھی ابھی | حکم ہوا روح امیں کو تبھی | جلد براہیم کے تو پاس جا | چاقو کا منھ پھیر دے اے باصفا

آئے شتابی سے وہاں جبرئیل | پھیر دیے اسکو زدست خلیل | زور بہت گرچہ کئے وہ ادا | پر نہ کٹا ایک سر مو گلا

پدر سے پھر عرض کئے باادب | اور یہ چاقو کو کرو تیز اب | تیز کئے خوب اسے وہ وہیں | شعلہ آتش سے بنی وہ یقیں

حلق پہ پس ان کے چلائے خلیل | پھیر دیے چاقو کو پھر جبرئیل | بولے ذبیح اللہ براہیم سے | حلق میں رگ اسکی دبا دیجئے

وونہی براہیم کئے بار بار | تب بھی وہ چاقو نہ دھنسی نہار | زانو کو پھر قبضہ پہ اسکے رکھے | اور اسے وا ہے میں بہت زور سے

خم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں | غصے سے پھینکے ہیں اسی بر زمیں | چاقو کو اللہ نے دی تب زباں | صاف وہ یوں کہنے لگی اس زماں

کرتے ہو یوں مجھ پہ غضب کس لئے | کیا مری تقصیر ہے فرمائیے | آپ کو جب آگ میں ڈالے یقیں | کس لئے وہ آگ جلائی نہیں

بولے اسے حکم نہ حق کا ہوا | بولی وہ چاقو اے خلیل خدا | حکم ہوا مجھ کو بھی ہفتاد بار | تا نہ رواں ہوں میں اب زینہار

سن کے یہ حیراں ہوئے وہ باصفا | کیا ہی دریں باب رضا خدا | ایک روایت ہے کہ پروردگا | تانبے کا اک حلقہ بہت استوار

کر دیا ظاہر گلوئے ذبیح | اس لئے چاقو نہ چلی اے فصیح | دوسری روایت ہے کہ کتنا بھی تھا | لیک اسی وقت وہ ملتا بھی تھا

تب تو ندا آئی زدرگاہ رب | راست کیا خواب کو تو نے اب | صاحب تفسیر حسینی یہاں | نقل کیا ہے زوسیط اے میاں

خواب میں دیکھے تھے خلیل اس نمط | ذبح پسر کو وہ کئے ہیں فقط | پر نہ بہا خون وہ دلبند کا | پس وہی بیداری میں ظاہر ہوا

اس ہی لئے حق سے یہ آئی ندا | خواب کو تو راست ہے اپنے کیا | حق نے کہا بس نجزی المحسنین | بعد کہا اس کے بلائے مبین

یعنی کہا حضرت رب الورا　　نیکوں کو ہم دیتے ہیں یونہی جزا
جبکہ براہیم درین ابتلا　　راست ہی نکلے ہیں بشان علا
یعنی وہ فرزند کے بدلے خدا　　دنبہ جنت کو روانہ کیا
کہتے ہیں جنت کا جو ہی مرغزار　　اس میں چہل سال چرا تھا ہی یار
پاس براہیم کے وہ آ کھڑا　　اس کو براہیم نے قربان کیا
اور کہا چاہیے جو تو کر دعا　　جلد وہ مقبول کریگا خدا
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومناں　　بخش دی رب سبکو بستر و عیاں

لطیفہ شریفہ

ذبح عظیم اس کو کہا ہی جو رب　　لکھتے ہیں علما کئی اسکے سبب
بحر امامت کا دُر بے بہا　　جعفر صادق ہی روایت کیا
بولے کیا اس کا ہی مجھکو سبب　　بولا براہیم کو اس طرح رب
تیرے پسر میں ہی یقین اس کا نور　　نسل سے وہ اس کے کریگا ظہور
سن یہ براہیم نے چاہا ہے تب　　دیکھے وہ تا احمد مرسل کو اب
دیکھے ہیں تب سید عالم کو وہ　　آپ کے درجات معظم کو وہ
آپ کے اجداد میں بے شبہ و مین　　آئے نظر اُن کو امام حسین رض
بولے محمد کا نواسا ہے یہہ　　حیدر و زہرا کا دلاسا ہے یہہ
میرے پسر سے بھی ہی زاید عزیز　　حق نے کہا اسکو تب ای باتمیز
پس زفدیناہ بذبح عظیم　　بوجہ عبارت ہی حسین کریم
رہ گئے براہیم غرض چند روز　　بعد ہوئے شام کو رونق فروز
قوم کا سردار جو تھا با فلاح　　ابن براہیم کا عقد نکاح
عمر شریف ابن براہیم کی　　نقل ہی جب جاکے وہ سالہ ہوئی
کعبے کے تعمیر مقدس کو تب　　آیا براہیم کے تئیں حکم رب
نوح کے طوفان میں بحکم خدا　　ساتویں وہ عرش پہ جاتا رہا

اور براہیم سے ہتر و عیاں　　تھا یہ بڑا حق کا یقیں امتحاں
فضل سے تب اپنے خدائے کریم　　بولا فدیناہ بذبح عظیم
نقل ہی ہابیل جو قربان کیا　　ہی وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا
لای ہیں یک پل میں اسی جبرئیل　　فدیہ کے خاطر یہ جناب خلیل
روح امین جلد تب ای ارجمند　　این براہیم کے کھولا ہی بند
اُن کا سر ایک زمین پری تھا　　ہاتھ اٹھا اپنے کیے یہہ دعا
حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول　　تیری دعا جو ہی سعادت شمول
آپ کے فدیے کو خدائے کریم　　بولا فدیناہ بذبح عظیم
سارے وجوہات میں وجہ شریف　　ہی یہی تو بوجہ یہ رمز لطیف
پوچھا براہیم نے ای رب مرے　　منع کیا ذبح پسر جو مجھے
ہوویگا جب پیغمبر آخر زماں　　ختم رسل سرور کل سروراں
اصلی ہیں اس کا نگہباں ہوا　　اس کے بدل فدیہ روانہ کیا
حکم سے تب حق کی ہوا ہی شتاب　　چشم براہیم سے رفع حجاب
آل و صحابہ کو بھی سرور کے سب　　دیکھے براہیم بلا شبہ جب
اُن کے مدارج کو بھی وہ دیکھکر　　پوچھے یہ ہی کون گرامی گہر
بولے براہیم کہ ای کردگار　　مجھکو یہہ فرزند پسر و چہار
فدیے میں فرزند کی تیری نہ بھول　　میں نے بس اس کو ہی کیا ہوں قبول
ذبح عظیم آیا جو قرآن میں　　حق نہ کہی کشش کی ایک شان میں
شہر میں مکے کے تب ای باصفا　　قوم وہ جرہم کی بسی تھی جو آ
دختر اطہر سے ہے اپنے کیا　　ایسے میں رحلت بھی کئے ہاجرا
حضرت سارا کے شکم سے خدا　　شام میں اسحاق کو پیدا کیا
عصر میں آدم کے زوار جناں　　کعبۂ یاقوت جو آیا تھا جہاں
اس کا نشاں باقی جو تھا بر زمیں　　کرتے تھے خلق اس کی زیارت وہیں

قصہ کعبہ بنانے کا

سبب نزول حضرت آدم علیہ السلام

عصرِ ابراہیم تلک جا دواں
حضرتِ آدم کو خدائے متیں
اُن کو تھی وحشت سو کی یوں دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا (آواز ۱۲)
خانۂ معمور کا اور عرش کا
اور زمیں پر نہیں کوئی ایک مکاں
ذکر و تسبیح کریں گے مری
خانۂ معمور سا اور عرش سا
عرض کی آدم ای ربِ جہاں
اور وہ مٹی بھی اسیجا ای زمیں
عرض کی آدم نے کہ ای رب مرے
مار کے پر اپنے وہ پرے وہاں
ساتویں طبقے سے زمیں کو دہیں
ایسا تھا ہر سنگ بڑا ایسا نہیں
پہلا ہے کوہ طور فضیلت نشاں
معدنیات اور نباتات سے
اس کی سوا رتبہ ہے ایک اور بڑا
بعد بھی موسیٰ بہ تمنائے جمال
لامعت اسرارِ کلیمی کا نور
دوسرا ہے زیتون کا جبل باشرف
حشر کے دن لوگ اسی جا سے
مسجد اک اس پاس ہے ای باوقار
تیسرا ہے وہ کوہِ فضیلت اساس

تھا یہی معمول سمجھ ای میاں
خلد سے جب بھیجا بروے زمیں
کہ میں اکیلا ہوں یہاں ای خدا
چرخ پہ املاک سے میں سنتا تھا
کرتے فرشتے ہیں طواف ای خدا
اُن کو کہا خالقِ ہر دو جہاں
اور عمارات بنا دیں گے بھی
جا ہی طواف اور یہی قبلہ بنا
تیرے لئے گھر میں بناؤں کہاں
بسکہ چہل سال پڑی تھی وہیں
کیجئے اس جا سے آگاہ مجھے
ساتوں زمیں تک بھی دئیے ہیں نشاں
باندھتے آئی ہیں وہ پایہ یقیں
کہ نہ اٹھا جس کو سکے شخص تیس (۳۰)
مصر و مدین کی جو ہے درمیاں
قسم سے حیوان کے بھی جانیے
موسیٰ پہ حق اُسپہ تجلی کیا
جا کے دعا کرتے تھے اکثر وہاں
الغرض اُس پر ہی کیا ہے ظہور
بیت مقدس کے ہے مشرق طرف
جنت و دوزخ کی طرف جائینگے
اور ہے اس کوہ کے پاس ایک غار
کوہ حرا جو کہ ہے مکہ کے پاس

کعبہ بنانے کا سبب

پانچ پہاڑوں کے پتھر

دوسرا کوہ زیتون

تیسرا کوہ حرا

اُس کا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تھی تنہائی اُنہیں ای میاں
کوئی نہیں طاعت میں ہے میرا شریک
پر یہاں آواز وہ سنتا نہیں
دیکھتا ہوں میں کہ زمیں کہیں پڑیں
تھوڑے ہی عرصے میں تری نسل ہے
لیک تو اول ہی مرے نام سے
بعد مکاں باندھ تو اپنے لئے
بولا کہ ہم خاک بدن کو ترے
اور یہ زمیں کو بھی سب ہی صفا
روحِ امیں کو کیا پس حکمِ رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جبکہ زمیں پر وہ ہوا ہی نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑوں کے تھے
سینا و سینین اور فلسطین بھی
جس میں عجائب ہیں بس ایسی کثیر
رتبہ کلیمی کا وہیں پائے ہیں
کھینچے ہیں وہ چلے بہت اسمیں جا
جامعیت ایسے فضائل کی جب
رکھتا ہے یک عزت و شان یہ پہاڑ
عیسیٰ اسی پر سے گئے چرخ پر
اُس کی زیارت لئے خلقِ کثیر
اس میں ہے ایک غار کہ وہاں مصطفےٰ

ازرقی بھی وہب سے ہی نقل کی
اور نہ زمیں پر بھی تھا کوئی ایک مکاں
تا کریں طاعت تری سب ملکے ٹھیک
اس لئے رہتا ہوں ملول و حزیں
جائے طواف ایسی کسی جا نہیں
لوگ یقیں پیدا بہت ہوئینگے
خانۂ پاک ایک بنا کیجئے
اپنے سب اولاد کے بھی واسطے
اسف سی جس جا ہے کعبہ کہئے
ہم نے اسی جا سے ہے پھیلا دیا
کہ وہ جگہ انکو دکھا دیجئے اب
کہ وہ کریں پایہ وہیں سے بنا
لائے ہیں ایسی بڑی پتھر وہ زود
عزت و شان جسکو ہے اللہ نے
کہتے ہیں در عرف و لغت اسکو ہی
جسکا نہیں دوسری جا عشرِ عشیر
تختیاں توریت کے ہات آئی ہیں
اس میں کئی طاعت و ذکرِ خدا
اُس کو ملی کہا یا قسم اُس کی رب
اسپہ ہی خرنوب کا بس ایک جھاڑ
مسجدِ عیسیٰ ہے وہی ای پسر
جاتے ہیں اکثر زائر امیر و فقیر
جا کے کیا کرتے تھے ذکرِ خدا

بیاں وہ پس آپ کے نبوت کی جا
چوتھا ہی جودی کا پہاڑ امیاں
جاے نجات ایسے پیمبر کی جو
وہ بھی معظم ہی کہ اکثر وہاں
کعبے کے پائے کو بڑی زمین
رکھی اُسی ... یہ پر آپس کو لے آ
اور حجر اسود ای نیلو ... سے
وقت میں طوفان کی ملا ... ہے
کہے ہیں اس کعبے کی جگہ یہ لیک
کرتے طواف اسکا اور اس جا میں
نزد حرم آتے وے جب بالسرور
موسیٰ کلیم آئے وہاں ایک بار
کرکے وہ پاک کا طواف ای بہان

وحی و ... بھیجا خدا
نوح کی کشتی کا ہی جاے ... ن
ہوے وہ سو کہا ... کو فضیلت ہو
ولیا کھینچے میں پا بندت ... ل
محکم و منبوط کئے ای ہیں
... تدا
... وہ ... بہشت
بر فلک ہفتم ... کئے
رکھی ... پائے کی یاسیح ٹیک
کرتے ... حب ... حقیق
اولاد ... برتے تھے دو ...
سرخ تھی ایک ... یہ ...
دور صفا مروہ کے ... زمین

لَبَّيْكَ عَبْدِي أَنَا مَعَكَ

حضرت عیسیٰ کے بھی حواریاں
الغرض اس جا یہ کا تھا جو شان
تا یہ شرف باقی رہی درجہاں
مکہ اشرف کو چلے شام سے
ہوکے براہیم بہت شادماں
کعبے کے مقدار سے ہوتے خبر
کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک سر
ابر وہ درگاہ میں آیا پسند
صاحب لولاک شفیع الامم

حج و زیارات لئے آئے وہاں
کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جاودان
حشر تلک ان کی ہی در خاندان
اور ذبیح اللہ کو وہاں تھا لے
مکے کو ساتھ ان کے ہو ... وال
ابر کو ایک بھیجا ہی رب قدیر
مثل سر شیر بھی منہ تھا دگر
حق نے کہا اسکو تبا ای خردمند
ختم کریں اس پہ نبوت کو ہم

تھے ہیں ... غر ... روح الامیں
مدت ششماہ جو طوفان میں تھی
پانچواں لبنان کا پہاڑ ای ہم
الغرض ان پانچ پہاڑوں سے ہی
گنبد معمور جو تھا سرخ ...
کہ تو طواف اس کا کیا کر مدام
نوح کے طوفان تلک ہی صفا
رکھدی کعبے کے مقابل ...
آتے تھے لوگ کبھی یاں ...
آنکے ... سب ان کرام
آپ ہی ... ہی اتر کے ہم
تب ... تھی ... ہوئے
کہتے تھی لبیک یہ صدق و صفا
اس کی جو لذت سی وہ منتظر ہیں
آل اسرائیل سے مردان پاک
چاہا ہی پس حضرت رب الجلیل
حکم ہوا حق سی یہ جبریل پر
کعبہ اقدس کو بناوے وہیں
ملکے پیمبر سے یہ بشارت دیے
ابر وہ تب آکے ہوا سایہ یاں
بات وہ کرتا تھا براہیم سے
ٹھہر تو مکے میں ہی تا عنقریب
ابر وہ مرفوع غرض جب ہوا

پائی ... حضرت نے رسالت وہیں
آخر ... کو ... جا لگی
کہتے ہیں اقوم ہی وہ در ملک شام
لاکے فرشتے بڑے پتھر تھی
بنائے طواف ملک ای یا خبر
اور نماز اس کی طرف سے دوام
کعبہ یاقوت وہ اسی جا پہ تھا
کرتے زمین تا ملک اسکا طواف
نذر و ہدایا بھی لے جانے وہیں
آتے تھی حج کے لئے اس ہی مقام
بہر ادب ہوتے تھے برہنہ قدم
رونا میں احرام تھے باندھی ہوئے
حق سی یہ تب آئی ندا ان کو ندا
کرتے ہوئی سجدہ گرے بر زمیں
آتے تھے وہاں حج کیلئے لاک لاک
کعبے کی تجدید ز دست خلیل
ساتھ براہیم کے تا جلد تر
لائے ہیں جب حکم یہ روح الامیں
سنکے ذبیح اس کو بہت خوش ہوئے
کعبے کے مقدار یہ ہی ای میاں
کعبے کی مقدار کی تعلیم سے
ہووے گا مکے میں مرا ایک حبیب
مکے کے سرحد میں ہی ٹھہرا رہا

آگے نبوت کے وہی ابر تھا
اُس شہ عالم پہ جو سایہ کیا

ایک روایت ہی کہ روح الامیں
کعبے کے مقدار پہ ہی بر زمیں

ایسا ہی لکھا ہی یہ فتح العزیز
عارف علامۂ عبد العزیز

آئی ہی اور ایک روایت ای نیک
کہ اسی میدان میں مکڑی نے ایک

اس کو کہا حضرتِ ربِّ الجلیل
قبلۂ پاکان کی ہوی جب دلیل

غار میں بس ثور کے تھے جب نبیؐ
آکے وہی مکڑی تھی جالا تنی

ساری روایات یہ ای باشعور
ہو سکتے تب یار ہیں گے ظہور

پس اُسی پائے یہ بفضلِ خدا
کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا

حکم براہیم پسر کو کئے
سنگ پہاڑوں سے لے آیا کرے

بو قبیس و ورقان و کوہِ حرا
کے ہیں یہ کوہ یہہ ای باصفا

کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند
جب قدِ آدم سے بھی ای ارجمند

ڈالوں یہ دیوار میں چڑھ اسپہ اب
بو قبیس اوپر وہ گئے لانے تب

آؤ مرے ساتھ لے جاؤں تمہیں
سنگ معظم دو دکھاؤں تمہیں

خوف سے طوفان کے سرافیل نے
دفن اسی اس کوہ میں ہیں کر دئیے

بوسہ دیں تا پہلے اُسے حاجیاں
پھر طواف آغاز کریں بعد ازاں

کہ ای خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ
اس کو لگا دیجو بہ بیتِ الہ

دوسرے پر چڑھ کے خلیلِ خدا
کرتے تھے دیوار بلند ای فتا

چاہتے گر نیچے اوترنا خلیل
پست وہیں ہوتا وہ سنگِ جلیل

خوب نظر آتا تھا اُس سنگ پر
موم میں جسطرح سے آوے نظر

اور حجر اسود ای نیکو سیر
اس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر

حدِ حرم باندھے وہاں تک خلیل
وو وہی تھا رخشندہ وہ سنگِ جلیل

مروی ہی اُس سنگ کشی بیچ ٹھیک
حکم سے تھی حق کے ملک بھی شریک

بیت یہ پنجم ہی اسی ماہ کے
پورا ہوا فضل سے اللہ کے

نقل معارج میں یہہ مذکور ہی
دوسری کتابوں میں بھی مسطور ہے

کھینچے میں یک اپنی وہ پرسی لکیر
اسپہ بنایت خدائے قدیر

روایت

آن کے یک جالا تنی جلد تر
کعبۂ اقدس کے ہی مقدار پر

تو ہی یقیں ہوگی بصد افتخار
غار میں اسرار کے یک پردہ دار

یہ بھی معارج میں لکھا ای میاں
اور کتابوں میں بھی آیا ہی جیاں

کعبے کے مقدار سے بقال و قیل
جبکہ خبردار ہوئے ہیں خلیل

کام میں کعبے کے ذبیح اللہ بھی
باپ کے تھے ساتھ بصدق دلی

جاکے ذبیح اللہ وہیں بیدرنگ
تین پہاڑوں سے لے آتے تھے سنگ

لائے سمٰعیل تھے کیچڑ پتھر
اور اُسے باندھ رہے تھے پدر

حکم براہیم نے اُن کو کیا
پتھر اک ایسا بڑا لے آو جا

رہ میں ملے روح امیں اُنسے آ
اور لگے کہنے ای ذبیحِ خدا

لائے تھے جنت سے جو آدم صفی
اُن میں بلاشبہ ہی برکت بڑی

ایک ہی وہ سنگ کہ اُسپر چڑہیں
دوسرا لگانے کو ہے دیوار میں

لائے وہ دو سنگ پس ابن خلیل
اُن کے ہی ساتھ آکے کہے جبرئیل

پس رکھی دیوار میں کعبے کے جاں
وہ حجرِ اسود داخِریاں

ہوتی تھی دیوار وہ جیسا بلند
ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند

اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش
ایڑیونکا انکی او سانگلیونکا نقش

چھینے لگے لوگ وہ پتھر کو جب
خوب نمایاں تہیں وہ نقش اب

چاروطرف کعبے کے تاباں ہوا
اور جہاں تک وہ درخشاں رہا

آہ گنہگاروں کے چھونے سے ہی
ہونے لگی نور میں اُس کے کمی

نوزہ ذیقعدہ کو ای باصفا
کعبے کی آغاز ہوی تھی بنا

کعبہ سبھی جبکہ مرتب ہوا
پدر و پسر ہر دو کئے یہ دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا
مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

خلاصہ ترجمہ

کیجیے مقبول تو ای ربنا — ہم نے جو اس گھر کی تری کی بنا
نیت و یہہ غرض یقیں ای کریم — جانے سنے تو ہی سمیع و علیم

اور توکر ہم کو ای رب قدیر — اپنے سب احکام کے فرمان پذیر
اور تو ہم دونوں کی اولاد سے — ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے

کہ وہ مطیع ترے رہے ای خدا — کرتے رہے حج یہہ حرم کا ادا
ہم کو مناسک تو دکھا ای کریم — تو ہی ہے تواب تو ہی ہے رحیم

اور تو اس عرض کو فرما قبول — انسے ہی بھیج انہیں ایک پیارا رسول
کہ وہ سبھی تیرا تری آیتیں — کرکے تلاوت وہ سناوی انہیں

اور تری انکو سکھاوے کتاب — کھولے یقین انپہ وہ حکمت کا باب
پاک کری ان کو زخلق ذمیم — ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم

پس تو دعا حق نے کیا ہی قبول — مکے میں مبعوث کیا ایک رسول
یعنی وہ ہی سرور ہر دو جہان — حضرت پیغمبر آخر زمان

نسل سمعیل میں ان کے سوا — کوئی نبی دوسرا نہیں پیدا ہوا
اس لئے فرمائے وہ شاہ جلیل — میں ہوں بلاشبہ دعائے خلیل

اور مناسب کے دکھانے لئے — والد و فرزند دعا جو کیے
بھیجا ہی حق روح امین کو تبھی — آکے مناسک وہ سکھائے سبھی

یعنے کہ احرام سے تا حلق سر — حج کے مناسک جو ہیں ای باخبر
سب زبراہیم کرائے ادا — باپ کے تھے ساتھ ذبیح خدا

لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیم کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبیک کہنا ان کا اور وفات پانا جناب سارہ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسمعیل کے علیہما السلام

نقل ہے جب کعبہ مرتب ہوا — والد و فرزند بحکم خدا
کرکے طواف اسکا بہت باادب — حج کے مناسک بھی بجا لائے سب

چڑھ کے براہیم پس عرفات پر — مکے کے وادی پہ کیے ہیں نظر
خشک بھی پر سنگ تھی جب وہ زمیں — حال پسر پر ہوے اندوہگیں

حق میں کیے اپنے پسر کے دعا — حق نے قبول ان کی دعا کو کیا
اور سمعیل کو حق کے خلیل — کعبے پہ متولی کیے پس جلیل

قصد کیے شام کے جانے کا جب — ان پہ خدا وحی یہہ بھیجا ہے تب
دعوت حج خلق کو سب کرے تو اب — عرض براہیم کیے ہیں ای رب

کہ مرا آواز دے کیوں کر سنیں — حق نے کہا ہم ہی سناویں انہیں
پس وہ ندا یوں کیے سب لوگ کو — کعبہ اقدس کا طواف آکرو

خلق جو موجود تھے تب در جہاں — بولے ہیں لبیک وہ سب اک زباں
صلب میں باپوں کے بھی جو تھے یقین — ماؤں کے ارحام میں بھی ای امین

سارے وہ آواز سنے ہیں شتاب — لبیک جو لبیک دیے ہیں جواب
حج سے وہی لوگ ہیں ای بانیاز — ہوتے ہیں دنیا میں یقین سرفراز

بعد براہیم نے ای باصفا — مکے میں بیٹے کو خلیفہ کیا
آپ روانہ ہوے پھر سوے شام — دوسرے پھر سال میں ای نیکنام

سارہ و اسحٰق کو بھی ساتھ لے
آئے ابراہیم جو حج کیلئے
پس کہ ذبیح اللہ [illegible]
[illegible] ضیافت کئے

دیکھ کے سارہ یہ بہت خوش ہوئے
شام کو تشریف وہ پھر لے گئے
آئے تھے اسحاق [illegible]
[illegible] قدس کو پس

یکصد و سی سال ہوئی عمر جب
حضرت سارہ کی رحلت [illegible]

وفات حضرت ابراہیم خلیل کا اور عہد لینا حضرت اسمٰعیل سے آنحضرت کے نور شریف کی حفاظت کا علیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں رحلت کا جام
پائے براہیم علیہ السلام
نقل ہی تابوت سکینہ جلیل
پائے تھے آدم سے جو حق کے خلیل

وقت وفات اپنے وہ منگوائے ہیں
روبرو اپنے اسے کھلوائے ہیں
جس میں تھی تصویر ہمہ انبیاء
سبز زبرجد کے گھروں میں بجا

خانۂ آخر میں تھی مرقوم جمال
صورت پیغمبر آخر زماں
چاروں خلیفوں کی تصاویر چار
اس کے تھے منقوش عجب نوربار

اور بھی اطراف میں ای نیکنام
صورت انصار و مہاجر تمام
حکم کئے اپنی سب اولاد پر
کہ یہ تصاویر پہ کیجو نظر

دیکھ کے معلوم کئے ہیں وہ تب
نسل سے اسحاق کے ہووینگے سب
ایک مگر خاتم کل انبیاء
ہووے ز اولاد ذبیح خدا

دیکھ براہیم یہ ای باادب
بولے ذبیح اللہ کو اسطرح تب
حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں
عہد قوی لیوں یہ تیرے سے میں

کہ تری اولاد سے ہے بیگمان
ہووے گا یہ پیغمبر آخر زماں
نور کو تو اس کے حفاظت کر
پاک ہی عورات میں اسکو دھر

پاک ہی عورات سے کیجیے نکاح
دور رہیں دور ز عیب سفاح
عہد یہ فرزند سے وہ سب لئے
ان کو وہ تابوت سکینہ دیئے

بعد یہ میثاق کے وہ باشرف
نقل کئے جنت ماویٰ طرف
انپہ نبی پر بھی ہمارے مدام
ہووے سدا حق سے صلوٰۃ و سلام

ابن براہیم حسن ای فلاح
نقل ہی ہالہ سے کئے جب نکاح
دختر حارث تھی وہ قدسی مآب
اکمل عورات زماں بالصواب

اس سے ہوا ایک پسر ای ہمام
جسکا بلاشبہ ہی قیدار نام
نور شہنشاہ رسل پاک تر
اس کی پیشانی پہ ہوا جلوہ گر

اس کو سمٰعیل ذبیح خدا
مثل براہیم وصیت کیا
نور وہ قیدار سے ای نیک پے
بیٹے میں جب اس کی کیا نقل ہے

وہ بھی کیا اس کو وصیت وہی
یونہی وصیت ہی وہ جاری رہی
تا کہ ہوا نور نبی جلوہ گر
عبدمطلب کی ہی پیشانی پر

اس کا پسر جو کہ تھا عبداللہ نام
والدی شان رسول انام
حضرت سالار دو عالم کا نور
اس کی پیشانی پہ کیا تھا ظہور

اس کو بھی کہتے ہیں ذبیح خدا
وجہ یہ اس کا ہی سن ای باصفا

تابوت سکینہ

وصیت ابراہیم خلیل اللہ

وصیت اسمٰعیل ذبیح اللہ

چشمہ زمزم کو جو ایک ظالم نے بےنشان کر دیا اور عبدالمطلب کو اس کے کھودنے پر حکم ہونا اور حضرت عبداللہ کا ذبح

جبکہ ذبیح اللہ بھی ای نیکذات
عالم دنیا سے کئے ہیں وفات
کعبۂ اقدس کی ولایت خدا
ان کی ہی اولاد میں جاری رکھا

بعد کئی سال کے پھر ای خبیر
آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر
بعد وہ مکے سے نکل سر بسر
ہوگئے اطراف میں سب منتشر

قوم وہ جرہم کی جو مکے میں تھی
کھتے ہیں مکے میں وہ حاکم ہوا
آتے تھے کعبے کے ہدایا جو تب
قوم سے جرہم کے لیے ہیں جدا
سونے سے تصویر ہرن دو بنا
اور جو اسباب تھا کعبے میں تب
چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشاں
بعضے ہلاکت اس ہی بلا میں ہوئے
ان کے اولادِ ذبیحِ خدا
رہتا تھا سردار وہی اہلِ صدد
چاہ تھی زمزم کی مگر بے نشاں
چشمۂ زمزم کے بس اظہار پر
اس کی علامات کھتے ہیں ڈھونڈ کر
منع کئے انکو قریش آ کے تب
باپ کی تائید وہ کرنے لگا
اور اگر ہووے مجھے دس پسر
نذر یہ مقبول کیا ہے خدا
اور بھی کھودے ہیں وہ جب باصفا
جبکہ خدا دس پسراں کو دیا
بھولے تھے اس نذر کو اپنے مگر
حکم ہوا اس ہی بڑا ذبح کر
نحر کئے ایک شتر جلد تر
پوچھے کہ وہ کون ہے اس سے بڑا

ان پہ بنی بکر کی حکومت رہی
اور بڑا فاسق و ظالم ہوا
کرنے لگا صرف وہ خود لے کے سب
بھاگے وہ آخر کو نہ پا کر محل
اور بہت اس میں جواہر لگا
سونے روپے و جواہر کا سب
کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ ہی کہاں
بعضے نکل مکے سے جاتے رہے
مکے کے حکام ہوئے پھر سدا
کرتے تھے شایانِ مالِ الٰہی قدر
اس پہ تھا حامی تھے بتانِ مشرکاں
حق کا ارادہ جو ہوا مشتہر
کھودنے پر اس کے ہیں باندھی کمر
کرنے لگے ان سے جدال وہ سب
دیکھا اسے باپ کا دل خوش ہوا
ذبح کروں ایک تری نام پر
قرعہ ترے بیٹوں پہ پس انکو دیا
چشمۂ زمزم وہیں ظاہر ہوا
بعد کئے نزدیک وہ یک رات جب
ذبح کئے ایک غنم جلد تر
پس وہ اٹھے ذبح کئے یک بقر
پھر ہوا حکم اس سے بڑا ذبح کر
حکم ہوا نذر جو تو نے کیا

بعد کئی روز کے ای باوفا
کرنے لگا خلق پہ جور و ستم
چند قبائل زعرب بے نفاق
اور وہ ظالم نے تب ای باخبر
ہدیہ کعبے کے لئے آشکار
کنویں میں زمزم کے دیئے ڈال سبھی
شامت اس ظلم سے تب یک بلا
قوم سمیت آئی وہ ظالم کو جب
ان میں سے پس جس کی ہی بن آئی پر
یونہی حکومت ہی وہ جاری رہی
عبد مطلب عرض ای باصفا
حکم ہوا عبد مطلب کو تب
کھتے ہیں اس جا پہ تھے دو بتاں
عبد مطلب کا پسر ای ہمام
نذر کئی حق سے ای ربِ خلیل
چونکہ براہیم یقیں جد مرا
تھوڑی زمیں کھتے ہیں کھودی جب
عبد مطلب ہوئے پس اس سے شاد
سوتے تھے تب خواب میں کوئی کہا
اور مساکین کو کھلائے طعام
اور انہیں حکم ہوا ہے بخواب
نحر کئے دس شتر ای باخبر
ایک پسر کیجیے قربان اب

بیٹا جو حارث کا تھا نام تھا
آہ کیا ظلم کا برپا علم
کرکے بلا شبہ سبھی اتفاق
رکن سے کعبے کے نکالا حجر
بھیجا تھا فارس کی جو اسفندیار
چاہ مبارک کو وہ ڈھانپا تبھی
آئی وے سب آپس میں ہو کے مبتلا
دور کیا شہر سے مکے کے رب
رہتا تھا وہ نورِ نبی جلوہ گر
ایک کے بعد ایک کی باری رہی
مکے کا جس وقت کہ حاکم ہوا
خواب میں تا کھودے وہ زمزم کو اب
چاہ کے دو نوں کے ہی تھی درمیاں
ایک تھا اسوقت کہ حارث تھا نام
نکلے اگر چشمۂ زمزم جلیل
بیٹے کو تجھ نام پہ قرباں کیا
نکلے ہرن اور وہ اسباب سب
خلق میں ان کی ہوئی عزت زیاد
نذر تری پھر جدا کر وفا
دیکھے میں پھر بارِ دگر در منام (خواب)
اس سے بڑا کیجئے قرباں شتاب
پھر کہا اس سے بھی بڑا ذبح کر
نذر وفا کر بدل و جان اب

دیکھ کے یہ خواب وہ حیران ہوئے — مضطر و غمگین بدل و جاں ہوئے
جمع کر اولاد کو پس اپنے سب — صورتِ احوال کہے ان سے جب
بیٹے وہ سب عرض کی اے پدر — راضی ہیں ہم دل سے سب حکم پر
سکو بھی گر ذبح کرو گے ہم — ہوں گے فدا نام پہ اللہ کے ہم
عبدمطلب نے یہ دیکھا انقیاد — اپنے دل و جاں سے ہوے انپہ شاد
ڈالے ہیں تب قرعہ اے باصفا — نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا
حسن میں بیٹے مثل تھے سب سے وہی — باپ کے تھے سب سے پیارے وہی
اور پیشانی پہ انھیں کے وہ نور — سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور
عبدمطلب نے پکڑا ان کا ہات — چاقو بھی لی ہاتھ میں وہ نیکذات
لائے ہیں جب ذبح کی جا آشکار — دیکھ کے سب خلق ہوی بیقرار
منع لگے کرنے کو سب یکسان — خاص جو عبداللہ کے تھے ماموان
کیونکہ وے سب خوف کئے دل میں آج — ہووے بنا گر یہ عمل کا رواج
لوگ پہ یہ دشوار بہت ہوویگا — ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا
کاہنہ یک رہتی تھی تب در حجاز — عقل و فراست میں بہت سرفراز
بولے کہ جا پاس اس عورت کے اب — صورتِ احوال کہیں ہم یہ سب
کہتی ہے اس بات میں کیا وہ بھلا — بولے غرض پاس اس عورت کے جا
بولی کہ کل پاس مرے آو سب — جن مرا کیا کہتا ہے دیکھوں یہ شب
چرخ پہ تب جاتے تھے جنات سبھی — منع نہ تھا ان کو وہ جانا ابھی
دوسرے دن پاس گئے اسکے جب — پوچھی وہ تب انسے اے جمعِ عرب
تم میں ہے کیا خوں بہا یک شخص کا — بولے کہ دس اونٹ ہی وہ خوں بہا
بولی وہ دس اونٹ رکھیں یک طرف — انکے مقابل وہ پسر باشرف
ڈالئے تب قرعہ بغیر خطر — گر پڑے وہ قرعہ وے دس اونٹ پر
اونٹوں کو دو عوضِ آن پسر — نحر بلا شبہ کرو جلد تر
قرعہ و فرزند پہ ہی گر پڑے — اور بھی دس اونٹ زیادہ کرے
اس ہی طرح قرعہ وہ اے باوقار — ڈالتے ہی جائیے بس بار بار
اونٹ زیادہ کرے ہر بار بس — قرعہ پڑے اونٹوں پہ ہی تاکہ بس
عبدمطلب نے یہ سن بے ہراس — آن کے تب کعبۂ اقدس کے پاس
در عوضِ آن پسرِ باوقار — رکھ کے وہی دس اونٹ کو پس آشکار
ڈالا ہے وہ قرعہ جب اے باصفا — نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا
اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا — نام پہ پھر اس کے ہی قرعہ پڑا
یونہی وہ دس اونٹ بڑھانے لگے — تاکہ وہ سو پورے برابر ہوے
قرعہ پڑا تب وہی سو اونٹ پر — دل کو ہوئی ان کے نہ تسکین مگر
ڈالے ہیں پھر قرعہ وہ دو تین بار — دل کو ہوتا اپنے سکون و قرار
اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب — عبدمطلب ہوے دل شاد تب
حمد و ثنا شکر و سپاس خدا — اپنے دل و جاں سے کیے ہیں ادا
اور وہ سو اونٹ کو قربان کیے — سارے قبائل کو بھی مہماں کیے
تب سے ہے یک شخص کا پس خوں بہا — ٹھہرے ہے سو اونٹ عرب میں بجا
اور بھی اسلام میں ہے قتل و قتال — اسکو ہی شارع نے رکھا ہے بحال
پدر پیمبر کو خدائے جہان — ابن براہیم کے مانند جان
ذبح سے اسطرح کرم سے بچا — فدیئے میں سو اونٹ مقرر کیا
پس ہیں حقیقت میں وے ہر دو ذبیح — اس لئے فرمائے پیمبر صحیح
کہ میں ذبیحین کا فرزند ہوں — میں وے جلیلین کا دلبند ہوں

حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والدِ سرور کے تئیں ذوالجلال — بخشا تھا بس غایت حسن و جمال
عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی — ہر کہیں شہرت تھی بڑی حسن کی

قد بھی کے اس قصہ نادر سے بھی
پر انہیں محفوظ رکھا ہے خدا
کیونکہ پیشانی پہ تھا بس جلوہ گر
آپکی چھپتے تھے ہلاکت وہ سب
شام سے تب ایک جماعت بڑی
قصد کیے آہ وے سب بد سیر
دیکھا وہ تب غیب سے آئے سوار
جبکہ اس حالت کو دیکھا وہب
کہ مری دختر کو بفوز و فلاح
عبد مطلب کو بھی تھی جستجو
بنت وہب آمنہ پاکذات
عبد مطلب نے سنا اس سے جب
حبر بھی یک انکو دیا تھا خبر
نور نبی اس سے کریگا ظہور
محفل تزویج طرف جب چلا
جو ہیں سماوی کتب لے نیکنام
ل کے ز عبد اللہ کہا عجز سے
سن کے جواب اس نے دیا یہ تب
پہنچا وہ جب جاکے لعبد ابتہاج
نور نبی سید عالی وقار
بولی ہے عبد اللہ کو ام القتال

اور بھی شہرت تھی زیادہ ہوئی
پر وہ عفت میں صباح و مسا
نور محمد سے شجن و بشر
تا نہ ہو پیدا وہ رسول عرب
آئی اسی دشت بیاباں میں تھی
تا کہ انہیں قتل کریں جلد تر
دور کیے ہیں وہ جماعت کو مار
شام کو گھر اپنے جو آیا وہب
دیو نہیں عبد اللہ کو کرے نکاح
کہ ہو کوئی دختر فرخندہ خو
جب تھی یقیں متصف ایں صفات
آمنہ خاتون کے اوصاف سب
جبکہ یمن کا وہ کیے تھے سفر
یا دتھی ان کو یہ خبر پر سرور
ساتھ لے عبد اللہ کو لے باصفا
بھائی سے اپنے وہ پڑھی تھی تمام
لیجیے تزویج میں اپنی مجھے
دیکھے والد کے ہوں ہمراہ اب
اسکا وہ مجلس میں ہوا ازدواج
آکے وہ خاتون میں پایا قرار
آہ ترا نور کیا انتقال

اس لیے عورات بہت نامدار
اور جو اسوقت تھے اہل کتاب
سمجھے تھے وے ہوئے یہی بیگماں
نقل ہے اک روز وہ عالی وقار
سارے کتابی تھے وے اہل ستم
کہتے ہیں اس روز وہب بن مناف
آئے تھے تب وے جو سوار غیب
دی خبر اس بات کی عورت کتیں
عبد مطلب کے وہ پاس اسی ہمام
اور عفیفہ ہو شریف النسب
ہالہ جو تھی عبد مطلب کی بن
پاک یہ پیغام اجابت کیا
کہ وہ کرے اپنے پسر کا نکاح
عبد مطلب نے غرض اے خبیر
خواہر ورقہ جو تھی ام القتال
جانتی تھی اس بات کو وہ باخبر
فدیہ تھا سو اونٹ ترا جو یہی
اسکا جواب آکے کہوں بعد از اں
اور اسی شب میں ہوا ہے زفاف
نقل ہے پس روز دوم بے ہراس
تھا مرا مقصود وہی بالیقیں
شام میں تھی ایک زن نامور
وہ بھی یقیں کرکے تمنا بھی

عشق میں تھے آپکے یہ ناشتاب
دشمن جاں آپکے تھے بیحساب
والد پیغمبر حسن انتساب
آئے تھے اک دشت میں بہر شکار
ہاتوں میں تلوار تھے انکے تمام
آیا تھا اس دشت میں سینہ صاف
سب وے فرار تھے بلا شک و ریب
اور کہا دل سے یہ چہتا ہوں میں
جلد یہ بھیجا ہے مبارک پیام
اور جمیلہ ہو منیف الحسب
آمنہ خاتون کی چچیری بہن
اور بہت فرح و بشاشت کیا
بنت وہب سے بے یقیں بافلاح
ساتھ لے یک اپنی جماعت کثیر
بکتی تھی ہر وصف میں از بس کمال
کہ یہی والد پیغامبر
دیتی ہوں سو اونٹ وہ میرے ہیں
بولے کہ اس طرح ہوا وہ سوال
آمنہ پاک سے بے اختلاف
جب وہ گیا خواہر ورقہ کے پاس
اب مجھے تزویج کی حاجت نہیں
اشہر ذی حشمت و ذی مال و زر
شام سے ہے وارد مکہ ہوئی

حکایت عورت شامیہ

فن کہانت میں بڑی عاقلہ
علم و فراست میں بڑی کاملہ

حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا نکاح حضرت آمنہ سے

حضرت عبداللہ کا ام قتال بنت نوفل سے

شان و تجمل سے بہت ای میاں — وادی مکہ میں تھی اُتری عیاں
اونٹ تھے اور گھوڑے بہت اسکے سات — لائی بہت باندی غلام اپنے سات

کرتی تھی عبداللہ کی وہ جستجو — ایسے میں یک زن وہ پاکیزہ خو
آئے اسی وقت میں بہر شکار — دور سے جب دیکھی وہ عفت شعار

ان کی پیشانی پہ چمکتا ہے نور — نور نبی شافع روز نشور
آگے گئی آپ کے اقدام کر — لائی بہت عزت و اکرام کر

اور سر مسند پہ بٹھا کر وہیں — کہنے لگی عجز سے یوں ای میں
کر تو قبول اپنی نکاح میں مجھے — کرتی ہوں میں نذر یہ حشمت تجھے

سن کے کہے اسکو وہ عالیجناب — پدر سے میں پوچھ کے دونگا جواب
دوسرے دن ان کا ہوا ہی نکاح — آمنہ خاتون سے اے با فلاح

نقل ہے پس بعد نکاح و وصال — پدر سے اس زن کا کیے عرض حال
کرکے بہت عجز اجازت لیے — اور تھی خیمے کو اس کے گئے

دیکھی نہیں آہ جبیں پر وہ نور — آہ نہیں چرخ بریں پر وہ سور
پوچھی اے عبداللہ کہاں ہے وہ نور — جیسے پہ جو تیرے کیا تھا ظہور

بولے مرا کل ہی ہوا ہے نکاح — آمنہ اس نور سے پائی فلاح
بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے — آہ میں غافل رہی کل رات سے

بولی نکاح کل ہی جو میں چاہی تھی — نور ہی مقصود مرا تھا وہی
نور وہ تا مجھ کو ملے سر بسر — ہووے یقیں تیرے سے مجھکو پسر

اس کو خدا دیویگا شان جلیل — جسکا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل
ہر چہ زبیگانہ و خیل قوم اند — جملہ دریں خانہ طفیل تو اند

خط فلک خطۂ ایوان تست — گوئے زمیں در خم چوگان تست
اب نہ مجھے عقد کی حاجت رہی — تا بہ لب گور یہ حسرت رہی

بول کے اس طرح گئی وہ بشام — اس ہی تاسف میں رہی صبح و شام
نقل ہے جس شب میں ہوا ہے زفاف — آمنہ خاتون کا لے سینہ صاف

رشک سے لاریب دو سو عورتیں — درد سے بس مر گئیں اس رات میں

نور چہارم حضرت کے حمل شریف کے بیان میں

حمل نبی سید والا تبار — لیل رغایب میں ہے پایا قرار
اول شب جمعہ کی ماہ رجب — لیل رغایب ہے وہی جان اب

نور نبی سید والا نسب — آمنہ خاتوں میں کیا نقل جب
ملک میں ملکوت میں اس شب ندا — یوں دی ملایک نے بہ حکم خدا

کہ سبھی عالم کو منور کریں — اور بشارت سے مبشر کریں
علوی و سفلی کے تھے جتنے ملک — کرنے لگے فرح بارض و فلک

حکم ہوا خازن جنت کو تب — کھولدیں جنات کے ابواب سب
اور وہ جنات سنوارے تمام — خلق کو عالم کو سنگارے تمام

خلد کے باغات کی خوشبوئی کو — سارے عوالم کو معطر کرے
سایر اطباق سموات میں — ساتوں زمیں کے بھی یہ طبقات میں

مرکز ایں خاک سے تا عرش پاک — عرش معلی سے بھی تا فرش خاک
شرق سے تا غرب کہے یہ ندا — نور نبی سید کل انبیا

صلب ہے آدم کے کئی سال سے — آتا تھا کر نقل جو اجلال سے
صلب ہے عبداللہ کے اب باتفاق — در شکم آمنہ پایا قرار

ہے وہ بلا شبہ خدا کا حبیب — اب ہے بہت اسکا زمانہ قریب
جانوراں مکہ کے جو تھے تمام — یوں لگے آپس میں وے کرنے کلام

آج کی شب آمنہ فاضلہ — سرور عالم سے ہوئی حاملہ
ہووے زمیں کا وہ امیں بیگماں — اور بلا شبہ سراج زماں

کعبے کے رب کی ہے قسم لاکلام
ایک روایت ہی کیے یہ کلام
آتی تھی یہ عرش و سما سے ندا
کیونکہ ہو یہ بات کہ سرور کی ذات
اور وہی مطلعِ انوار ہے
درگہِ خلاق کا ایسا حبیب
نقل ہے جس شب میں بعزّ و وقار
اُلٹا ہے ابلیس کا تخت اس ہی شب
اور بہت وجد میں تھے جبرئیل
اور کئی سال سے قحطِ عظیم
فضل سے اللہ کے بارش ہوئی
ہر شجرستاں میں شجر لایا بار
منبرِ ہر گل پہ ہر اک عندلیب
ارزاں ہوا حد سے زیادہ اناج
یُمن سے اس شاہ کے یہ کیا عجب
جب تلک اس شہ کو نہیں تھا وجود
چوں ز وجودش علم آوازہ یافت
تا بعدم داشت وجودش درنگ

ہے وہ نبی ساری جہاں کا امام
جانوراں روئے زمیں کے تمام
ہو تمہیں یہ مژدہ اے خلقِ خدا
سید لولاک پیمبر کی ذات
اور وہی منبعِ اسرار ہے
ہوتا ہے اب جلوہ فزا عنقریب
حمل شریف آپ کا پایا قرار
تخت سلاطین کے بھی اُلٹے ہیں سب
فرح و مسرت سے بشانِ جلیل
ملکِ عرب میں تھا بہت ای فہیم
خلق سے وہ تنگی و عسرت گئی
ہر چمنستان میں آئی بہار
فرح و بشاشت کا ہوا تھا خطیب
خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
جب ہی وہ ایجادِ جہاں کا سبب
عالمِ اکوان کو کہاں تھا نمود
نسخۂ ہستی رقمِ تازہ یافت
بود جہاں بر ہمہ تاریک تنگ

اور چراغ اہلِ زمیں کا ہے سب
اور وہ بی بی سے ہی منقولِ جان
حضرت بوالقاسم والا حشم
مصدرِ خیرات و کرامات ہے
مبدء پیدائشِ عالم وہی
کیوں نہ ہو مسرور زمین و زماں
صبح کو اس شب کے بتاں سب یقیں
جتنے زمیں پر بھی مکانات تھے
ایک علم سبز بھی لا اس ہی شب
شہر و بیاباں میں تھے سوکھے شجر
ہوگئے سرسبز بیاباں تمام
ہر گلِ گلزار بھی خنداں ہوا
فرح سے اس سال کا سالِ عرب
جو تھے مساکین تونگر ہوئے
عرصۂ ہستی میں رکھا جب قدم
نقشِ وجود از ہمہ بیگانہ بود
سایۂ رحمش کہ ز گردوں گذشت
نور و جودش بہ جہاں تو رواد

ختم کیا اس پہ نبوت کو رب
حمل کے ہر ماہ میں بھی ہیگمان
لاتا ہے دنیا میں قریب اب قدم
چشمۂ فیض ہمہ برکات ہے
اصل اصول بنی آدم وہی
کیوں نہ کریں فخر مکین و مکاں
اوندھے گرے سارے بروئے زمیں
نور سے وے سارے درخشاں ہوئے
کعبۂ اقدس پہ کیے تھے نصب
ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور
اور ضیا بخش گلستاں تمام
فرح سے بس چاک گریباں ہوا
نام رکھے تھے سن فرح و طرب
صاحبِ اموال وے اکثر ہوئے
قحطِ عدم اس سے ہوا منعدم
ہستیٔ او تا بعدم خانہ بود
رزق رساں در ہمہ آفاق گشت
ماتمیاں را خبر از سور داد

لمعہ ارہاصاتِ حملِ شریف کے بیان میں

آمنہ کہتی ہیں ز حملِ نبی
حمل کی بے ذوقی مجھے کچھ نہ تھی
میں نہیں بولی وہ کہا سر بسر
آگے وہی شخص کہا ہے بخواب

مجھ کو نہ چھ ماہ تلک خبر تھی
اور نہ کچھ مجھ کو ہوا درد بھی
تو ہے یقیں حاملِ پیغامبر
ایک پسر اب تو جنیگی شتاب

ہاں کہ نہیں مجھکو تھا عذرِ زناں
خواب میں اک شخص کہا مجھکو آ
حمل پڑا ہے مجھے تب یقیں
حق کی پناہ میں دے اسے ای ہمام

اس کے سوا اور نہ تھا کچھ نشاں
حمل کو یہ تیرے ہے جانے تو کیا
پھر بھی تو لدکے قریب ای امیں
اور محمد بھی تو رکھ اسکا نام

عجائب حالاتِ شبِ استقرارِ حملِ شریف
نزولِ انوار از آسمان بر زمین

خواب سے بیدار ہوئی ہوں میں جب
بولی ہوں حیرت سے یہ حال سب
سنتے ہی وہ حلقے وہ لائے تبھی
ڈالے مرے کان میں گردن میں بھی
غیب سے پھر شخص وہی جلد آ
حلقے وہ دو دو مجھ سے لیا

تنبیہ

بوجھ تو اس امر کو اے اہل دیں
رسم وہ تھی جاہلیت کی یقیں
مادرِ سرور سے وہ اے ارجمند
حقنے نہ زنہار کیا ہے پسند
زشت رسوم ایسے جہاں سے ضرور
جس کے پیمبر سے بھی ہونگے دور
حکم کیا ایک مَلَک کو خدا
حلقے وہ تا دور کرے جلد جا
دیکھیو اب غور و تامل سے تم
امتی ہو ایسے پیمبر کے تم
تم نہ کرو ایسے رسوم اے جہول
جسکے اٹھانے کو میں آئی رسولؐ
مروی ہے از آمنہ اے باصفا
حمل کے آغاز میں دیکھی ہوں خواب
ایک درخشاں ہوا میرے سے نور
آئے نظر بصرے کے مجھ کو قصور
چار مہینے کا ہوا حمل جب
والد جد شہِ عالم کے تب
کہتے ہیں مکے سے مدینہ گئے
اور وہاں خویشوں میں کئی دن رہے
مکۂ اشرف کو پھرے وہاں سے جب
راہ میں بیمار ہوئے آہ تب
عبد مطلب یہ سنے جب خبر
بھیجے وہاں اپنے پسر کو دگر
آ گئے تک وہ شتابی کے سات
پدر پیمبر نے کیا تھا وفات
عمر تھی عبداللہ کی تب بیس سال
اور کہا بعضوں نے تھی پچیس سال
حضرت عباس کا جو ہے خلف
اس سے ہے منقول اے باشرف
بولے ملک درد سے تب اے کریم
تیرا نبی آہ ہوا اب یتیم
ان کو کہا حضرت رب الجلیل
میں ہی ہوں اب اسکا نصیر و کفیل
بھیجیو تم اسپہ سدا صبح و شام
تحفۂ برکات صلوٰۃ و سلام

واقعۂ فیل

حمل سے اس شاہ کے اے باصفا
آٹھویں جب ماہ کا تھا ابتدا
واقعۂ فیل تبھی رو دیا
قصہ یہ ہے اسکا سن اے باوفا
ابرہہ ملعون شقی بے حیا
کہ جو وہ محکوم نجاشی کا تھا
والی ہوا ملک یمن کا وہ جب
بلدۂ صنعا میں رہا آ کے تب
حج کے وہ ایام میں دیکھا اے یار
خلق چلے کعبے کو ہیں بیشمار
نذر و ہدایا بھی لیجاتے وہاں
پوچھا کہ جاتے ہیں یہ عالم کہاں
بولے کہ کعبے کی زیارت لیے
جاتے ہیں ادراک سعادت لیے
سنتے ہی اس بات کو وہ بے شعور
لایا بہت نخوت و کبر و غرور
حکم کیا شہر میں اپنے تبھی
ویسا ہی اک خانہ بنا دیں ابھی
حکم سے پس اسکے زرِ سنگ خام
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام
اور در و دیوار کو وہ بے حیا
سونے جواہر سے مرصع کیا
اور بتاں اس میں بٹھایا ہے وہ
ان کو جواہر بھی بنایا ہے وہ
چند مکانات مزین سرا
گرد کلیسے کے ہے بنوا دیا
اسپہ وہ چھڑکا کے وہ عطر و گلاب
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب
دل میں بہت اس سے عقیدہ ہے یہ
آ کے زِ اطراف زیارت کریں
بات یہ بس شاق ہوئی بر قریش
اُس سے بہت تلخ ہوا انکا عیش
مکے میں یک شخص تھا بس ہوشیار
قوم کنانہ سے تھا وہ نامدار
جلد نکل ملک یمن کو گیا
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا
خدمت جاروب کشی لے لیا
پایا کلیسے کی ہے وہ پیش میں
قابو وہ پایا ہے یقیں ایک شب
کر کے وہ پاخانہ کلیسے میں تب
جلد ہوا شب کے وہاں سے فرار
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار
ابرہہ یہ سن کے چڑھا ہے بہت
دل میں وہ شرمندہ ہوا ہے بہت

ایسے میں پھر ایک علاوہ ہوا
آگ وہ سلگائے تھے وہ رات ایک
زیور و پوشاک سے جو ابرہے خام
جو در و دیوار تھے باز یب و زین
قصد کیا مکہ کو جب اُمیں شتاب
کوہ نما فیل بھی تھے چار ہزار
کرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جدہر
کمیاں وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ
ابرہہ ملعون سے ملے ہیں وہ جا
عبدمطلب نے تب اس سے کہا
چاہے تڑانا تو تڑاویگا وہ
کرتا نہ تھا سجدہ وہ ملعون کو
جلد وہ پھر کعبے کے نزدیک آ
آہ یہ آئی ہے جو فوج عظیم
گریہ و عازاری سے اور عجز سے
کعبے طرف ان کو چلاؤ ابھی
بیٹھ گیا جلد زمیں کے اُپر
گرچہ بہت مارے اُسے وہ لعیں
ابرہہ یہ دیکھ کے حیراں ہوا
عبدمطلب بھی اِدہر دل فگار
عبدمطلب نے کہا اسکو دیکھ
کہتے ہیں وے آنے لگے جوق جوق
جان وہ کنکر تھا بقدر نخود

طرفہ عجب اور بھی یک گل کھلا
اس سے ہوئی شہر پہ وہ گھات ایک
جو کہ بنائے تھے بتوں کو تمام
سارے سیاہ ہوگئے بے ریب و مین
کعبۂ اشرف کو گرا دیں شتاب
اونٹوں کا گھوڑوں کا نہیں تھا شمار
جانتے وہ فتح و ظفر ہی اُدہر
پائے نہ زنہار وہ امکان جنگ
عبدمطلب کی وہ عزت کیا
کعبہ کا مالک ہے بلاشک خدا
چاہے بچانا تو بچاویگا وہ
دوسرے فیلوں کی طرح پر کبھو
کعبہ پہ رکھ ہاتھ کیے یہہ دعا
ہم کو نہیں طاقت جنگ اے کریم
وہاں سے نکل ایک جبل پر گئے
اور اسے جلد ڈھلاؤ ابھی
کعبے طرف ڈال دیا اپنا سر
تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہیں
کشف میں اس بھید کے ناداں ہوا
نصرت غیبی کے تھے امیدوار
فتح کی اب ہم کو ہے امید نیک
اُڑنے لگے سارے وے لشکر کے فوق
زہر کی تاثیر تھی اسمیں نمود

مکہ سے آ ایک وہاں کاروان
یاروں سے اس آگ کے چنگاریاں
سب کو جلا پل میں اک راکھ کی
ابرہہ اس بات کو سن کر شتاب
ساتھ لیا لشکر سہ صد ہزار
ان میں تھا اک فیل جو محمود نام
اُترا وہ جب کعبہ کے نزدیک آ
چھوڑ کے وے مکہ بیاباں گئے
بولا کہ ہم تم سے نہ چھیڑتے ہیں جنگ
کوئی بشر کا نہیں خانہ ہے وہ
فیل سفید اسکا جو محمود تھا
ابرہہ بس چڑھ گیا یہ دیکھ کے
گھر ہے یہ بے شبہ ترا اے خدا
ہم تو اب اس امر میں لاچار ہیں
ابرہہ یہ حکم کیا ہے تبھی
فیل جو محمود تھا لے با ادب
اس کو سر لاتے تھے بہت فیلبان
بیٹھ گیا ہاتھی یہ جب یوں وہاں
بسکہ اُدہر فوج کا یہ حال تھا
ایسے میں اک نور ہوا جلوہ گر
بس اسی اثنا میں خدائے قدیر
اپنے دو پنجوں میں دو کنکر لیے
سارے وے پر آئے تھے زور و شور

اُترا تھا اس شہر کے باہر عیاں
پہنچے کلیسے کے ہی وہ درمیاں
اور وہ کفار کے دل چاک کی
ہوگیا جل بھن کے مثل کباب
ان میں بہت اسکے تھے جنگی سوار
جیش و فوج تھا وہ لاکلام
تا بہ دو فرسنگ وہاں سے رہا
عبدمطلب ہی مگر یک رہے
توڑینگے کعبے کو گر بے درنگ
صاحب اس خانہ یگانہ ہے وہ
عبدمطلب کو آ سجدہ کیا
عبدمطلب وہیں رخصت لیے
تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا
گھر ہے ترا تو ہی بچا اسکے تئیں
جلد وے فیلوں کو سنوارو سبھی
فوج کے آگے ہیں کیے اسکو تب
لیک نہ جگہ سے ہلا اے میاں
بند رہے پیچھے سبھی ہاتیاں
سارے ان اشرار پہ جنجال تھا
گھیر لیا کعبے کو سب سر بسر
بھیجا ابابیل کی فوجیں کثیر
چونچ میں کنکر بھی تھا اک جانیے
حق نے عجب ان کو دیا ایسا زور

فوج ابرہہ کا ابابیل سے ہلاک ہونا

ڈالتے کنکر تھے جب اک رسوار | پیٹ سے ہاتی کے وہ ہوتا تھا پار | آئی ہو پس قہر کی یہ فوج جب | پل میں وہ نابود ہوئی فوج سب
فیل جو محمود تھا اے باصفا | فضل سے مولا کے وہی یک بچا | ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے | طرف حبش کے ہے لگا بھاگنے
بیٹھ لگا اس کے پرندہ بھی ایک | بھاگتا تھا اور بھی یہ اسکو دیکھ | پہنچا ہی جب جاکے حبش کو وہ خر | اور نجاشی کو دیا یہ خبر
اور وہ ابھی گھوڑے سے اترا تھا | سرپہ پرندہ وہ ٹھہر کتا ہی تھا | سن کے نجاشی متحیر ہوا | بولا پرندہ وہ کہاں ہی دکھا
ایک پرندہ ہی جو تھا اسکے ساتھ | اس کو بتایا یہ اٹھا اپنا ہاتھ | ڈالا پرندہ نے ہی کنکر وہیں | مرگیا سرپھوٹ وہیں وہ لعیں
جبکہ ہوئی فوج یہ سب پائمال | پائے قریش انکا سبھی نقد و مال | تھے جو قریشوں میں بہت مالدار | اسکا سبب ہی ہی اے ہوشیار
الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی | مکے میں مردوں کی ہی بدبو ہوئی | عبدمطلب تبھی کعبے میں آ | مانگے دعا منہہ بڑا تب ہوا
لاش وہ ناپاک سبھی بہہ گئے | سارے عرب شکر الٰہی کئے | حادثہ یہ جب کہ ہوا درجہاں | پائے قریش اس سے بہت عز و شاں
کرنے سلاطین لگے انکا پاس | دلمیں بہت رکھتے تھے انسے ہراس | کعبے کی عزت بھی ہوئی ہے زیاد | خلق کو سب اس سے ہوا اعتقاد
اور وے کنکر جو تھے مثل نخود | مکے میں موجود تھے اے اہل ود | بعثت سالار تلک بھی یقیں | دیکھے ہیں اصحاب بہت اے امیں
قصہ یہ ہے جو کہ عجیب و غریب | شہ کی ولادت کے ہوا ہے قریب | حمل کے برکات ہیں یہ اسکے جان | واقعہ ارہاص ہی یہہ اے میاں
فیل کی سورۃ میں خدائے جہاں | قصہ یہ قرآں میں کیا ہی بیاں | اسمیں اشارہ ہے یہہ اے اہل دیں | کعبے کی چاہے ہیں ہتک جو لعیں
ان کو تو یوں خوار کیے ہم قریب | جبکہ معظم ہے ہمارا حبیب | اس کے بھی جو ہوویں عدو نابکار | ان کو بھی کردینگے ہم خوار زار

ذکر ولادت شریف

واقعے کے بعد یہ اے دل فروز | گذرے تھے پنجاہ پس پانچ روز | پیر کے دن صبح کو اے اہل دیں | تھی مہہ مولد کی جو وہ بارہویں
سرور عالم کی ولادت ہوئی | سارے خلائق کو بشارت ہوئی | آگے طلوع ہونے کے پس آفتاب | پائے ولادت شہ عالی جناب
یونہی اسی وقت میں سب انبیا | پائے ولادت ہیں بحکم خدا | پیر کا جو روز ہے پاکیزہ تر | اسکو فضیلت ہے سب ایام پر
اکثر اوقات شہ نامدار | رہتے تھے وہ شنبہ کے ان روزہ دار | پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب | انکو یہہ ارشاد کیے شاہ تب
کہ میں اسی روز میں پیدا ہوا | وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا | اس ہی لیے جان تو اے باادب | پیر کا روزہ ہے ہمیں مستحب
شہ کی ولادت کا مقدس بیاں | قصہ معراج تلک اے میاں | دوسرے نسخہ میں اگر چاہے رب | لاؤنگا تفصیل سے اے باادب
شکر ہے از فضل خدائے انام | پایا رسالہ ہی یہہ اب اختتام
درشب آدینہ یہہ بدر منیر | کامل انوار ہوا بے نظیر
اس کو کرے فضل سے اپنے قبول | اور کرے مقبول جناب رسول
نور مہ و مہر رہے جب تلک | نور یہہ نسخے کا رہے تب تلک

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مثال ہلال | بدر بنایا ہی اسے ذوالجلال
چار چمن سے ہے یہہ پہلا چمن | بس اسے شاداب رکھے ذوالمنن
اس میں ہوی ہووے جو سہو و خطا | عفو کرے اسکو بلطف و عطا
اپنے پیمبر پہ سدا صبح و شام | بھیجے اس احقر سے صلوٰۃ و سلام

گلزار نبوتؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرادا حمدِ خدا نعتِ رسولؐ
پہلے نسخے میں کیا ہیں ارقام
اور نبوت سے لے تا گیارا سال

لکھوں احوال رسولِ مقبول
جس کا انوارِ نبوت ہے نام
بھی لکھوں کچھ وہ مبارک احوال
مومنو اسکو دل و جاں سے سنو

خلقتِ نورِ نبیؐ کا مذکور
اب یہہ لکھتا ہوں ولادت کا بیاں
اس رسالے کا یا کرام تمام
کل یہہ گلزار سے ایماں کے چنو

اور ارہاص حمل بھی پُر نور
آپ کی وحیؐ رسالت کا بیاں
جانو گلزارِ نبوت ہے نام

غنچہ جناب رسالتمآب کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کے آداب اور اسکی فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفلِ ذکرِ نبی کے آداب
ذکر میلاد کی ہے جو محفل
صالحیں کا ہو یقیں ذکر جہاں
ہو جہاں ذکر حدیثِ میلاد
جو محدث و محقق تھا بڑا
کہ میں جب مکے میں تھا اے اکمل
ذکر میلاد رسول اللہ تھا
کہ وہ مجلس سے عجائب انوار
کہ وہ انوار ملائک کے تھے
پس یہہ مجلس ہے ملایک مانس

اور کچھ اسکی فضیلت و ثواب
اس میں ہوتے ہیں فرشتے نازل
رحمتیں حق کی اترتی ہیں وہاں
کیونکہ ہو رحمتِ حق حد سے زیاد
وقت میں اپنے شہیر و یکتا
در مہِ پاک ربیع الاول
تب وہ محفل میں پڑھا جاتا تھا
لگے ہونے کو بلند اے ہشیار
ویسی مجلس میں جو حاضر ہوتے
سب رہیں حسنِ ادب سے جالس

پہلے لکھتا ہوں بطور مجمل
ہے صحیح ایک خبر میں آیا
صالحیں کی ہو یہ حبیبؐ ذکر کی بات
شیخ دیں قطبِ زماں علامہؒ
یوں لکھا ہے بہ فیوض الحرمین
موضعِ مولد اشرف ہے جہاں
میں بھی اس محفلِ اقدس میں گیا
دیکھیں میں اسمیں تامل جو کیا
اور تھے رحمتِ حق کے انوار
یعنے سب لوگ ہو باادب بیٹھیں

تا کریں پیر و جواں اسپہ عمل
ذکرِ شہِ کون و مکاں فرمایا
کیا نہ ہو ذکرِ نبیؐ کے برکات
شہ ولی اللہ علیہ الرحمہ
اپنا مکشوف وہ بیشبہ و بیشک
منعقد محفلِ مولد تھی وہاں
حق تعالےٰ نے مجھے بتلایا
حق تعالیٰ نے مرے پر کھولا
جو اترتے تھے وہ مجلس میں اے یار
دل لگا خوب سنیں اور سمجھیں

بے ادب ہو کریں آپسمیں نہ بات
اور نہ بیہودہ کریں کچھ حرکات

روشنی بھی کبھی ایسی نہ کرے
کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے

فسق و بدعت سے بھی مجلس ہے دور
شرع سنت سے ہے فایض نور

اور جو پڑھتے ہیں صحیح ہو حالات
نہو بے اصل غلط کوئی بات

مولوی باقر آگاہ اے نیک
نسخۂ ہشت بہشت اندر ایک

کئی بے اصل غلط نسخوں کا
نام لے صاف ہی اسطرح لکھا

کہ بلا اصل و غلط جو ہے کلام
پڑھنا اور سننا بھی اسکا ہی حرام

خاص در ذکر رسول والا
متفق اسپہ ہیں سارے علما

پس میں لکھتا ہوں وہ احوال رسول
معتبر جو ہے کتب میں منقول

اور وہ مشہور کتابوں کے نام
جا بجا آگے کرونگا ارقام

جس کو اس باب میں کچھ شک آوے
ان کتابوں میں بلا شک دیکھے

ذکر میلاد پیمبر یارب
کروں آغاز یہاں سے میں اب

پڑھنے اور سننے بھی والوں کو تمام
اور مجھے بخشدے اے رب انام

بھی ہے امید کہ رحمت کا نزول
ہووے از برکت ایں ذکر رسول

پہلا گل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بیان میں

آمنہ سے ہے روایت سن اب
کہ پیمبر کی ولادت کی شب

میں جو تھی اپنے مکاں میں تنہا
سنی ناگاہ یک آواز بڑا

بس وہ آواز مہیب ایسا تھا
کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا

دیکھی تب ایک پرندہ اُجلا
آکے پر اپنا مرے دل پہ ملا

اُس کے ملنے سے وہ سب خوف گیا
ایک پیالہ وہاں شربت تھا دھرا

تھا وہ اجلا کہ ہیں نوش اسکو کیا
پائی تب اس سے قرار و تسکیں

اور میں دیکھی تب ایک نور بلند
اور عورات بھی بیٹھے تھے چند

قد بلند ان کے تھے باحسن و جمال
دیکھ حیراں میں ہوئی ہوں در حال

دے کہے خوف نہ ہم سے کیجو
مریم و آسیہ ہیں ہم ہر دو

اور حوراں ہیں یہ جنت کے تمام
آئے از حکم خداوند انام

پس لگی سننے کو میں آوازیں
ایک سے ایک بڑے تھے انمیں

تھان ایک دیبا کا دیکھی اُجلا
درمیاں ارض و سما کے لٹکا

اور ہوا میں تھے بہت مرداں
آسماں اور زمیں کے درمیاں

چھاگلیں روپے کے تھے انکے ہات
اور مرے حجرے میں دیکھی اس رات

غیب سے آئے پرندے بسیار
تھے زمرد سے سب ان کے منقار

اور یاقوت سے تھے انکے پر
یعنی وے حق کے ملک تھے یکسر

کہ جناح انکے یقیں یعنے پر
دیکھ قرآں سے ہیں ثابت اظہر

پس پرندوں کو جو دیکھی بی بی
وے بلا شبہ فرشتے تھے سبھی

اور کہی مشرق و مغرب کو تمام
مجھ کو دکھلایا خداوند انام

اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر
ایک مشرق میں تھا مغرب میں دگر

بام کعبے کے اُپر تھا تسرا
شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا

پس ہوا سید عالم پیدا
اشرف عالم و آدم پیدا

انبیاء کا ہوا سرور پیدا
اصفیا کا ہوا افسر پیدا

باعث خلقت اکواں پیدا
ابر احسان یم فیضاں پیدا

حق کا مطلوب معلا پیدا
خلق کا مقصد اقصیٰ پیدا

فاتح باب صفوت پیدا
خاتم ملک رسالت پیدا

مطلع مہر ہدایت پیدا
منبع چشمۂ رحمت پیدا

سب رسولوں کا مبشر پیدا
دور آخر کا پیمبر پیدا

ہوا پیدا گل گلزار خلیل
در یکتائے یم اسمٰعیل

فاتح باب شجاعت پیدا
قاسم کوثر و جنت پیدا

حق کا محبوب مکمل پیدا — حضرت احمد مرسل پیدا
کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا — حق تعالیٰ کو تبھی سجدہ کیا
ہر دو انگشت شہادت اشرف — وہ اٹھایا تھا یقیں چرخ طرف
اور کہا لا الٰہ الا اللہ — بھی کہا انی رسول اللہ وہ شہ
ایسا چمکا ہے مرے سے یک نور — شام کے جسمیں نظر آئے قصور
نقل ہے عبدمطلب سے یہ بات — تھا میں کعبے میں تولد کی رات
نیم شب جبکہ ہی گذری کعبہ — حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
بول تکبیر وہ اس طرح کہا — کہ محمدؐ کا ہے معبود بڑا
شکر ہے پاک کیا مجھ کو رب — بت پرستی کی نجاست سے اب
ایک آواز ہوئی غیب سے تب — کہ محمدؐ کو جنی آمنہ اب
اور بتاں جتنے تھے کعبے میں کھڑے — اوندھے وہ سارے زمیں پر گرے
اور صفیہ جو پھپی تھی شہ کی — اسطرح سے ہے روایت لائی
کہ ہوئے شاہ زماں پیدا جب — آمنہ کے میں مکان آئی تب
دیکھی میں نور شہ عالم کا — نور پر شمع کے میں غالب تھا
شمع کا نور نہ آتا تھا نظر — نور سے اُن کے ہی تھا روشن گھر
چاہے ہنلاؤں اُسے با اکرام — کوئی کہا غیب سے لے میرا نام
کہ یہ محنت نہ اٹھا تو اسدم — غسل دیکر اسے لائے ہیں ہم
اور وہ تھے ناف بریدہ از غیب — اور پیدا ہوئے مختوں بے ریب
اور کی پشت مبارک پہ نظر — نقش تھا مہر نبوت انور
کلمۂ طیبہ تھا اس میں لکھا — پانچ آثار میں دیکھی اس جا
اور عثمان بن العاص کی ماں — نقل اس طرح سے کی ہو لے جاں
جب ہوئے پیدا رسول فاخر — آمنہ کے تھی میں گھر میں حاضر
دیکھی میں نور ہوا ایک تاباں — ہو گیا جس سے ہی روشن وہ مکاں
اور دیکھی ہوں نظر سے میں ٹھیک — کہ ہوئے تارے زمیں کے نزدیک
تب یہاں تک ہے گماں مجھکو ہوا — کہ وے گر جائینگے اب مجھ پر آ
عبد رحمان بن العوف جو تھا — اپنی مادر سے روایت یہ کیا
والدہ اسکی صحابیہ تھی — نام تھا اس کا شفا وہ بولی
کہ ہوئے سرور دیں پیدا جب — اپنے ہاتھوں پہ میں لی آنکو تب
اور میں آواز سنی ایک بڑا — کہ کوئی یرحمک اللہ کہا
شرق سے غرب تلک تھا پرنور — شام کے اس میں نظر آئے قصور
دیکھ اس حال کو میں گھبرائی — نور پھر سیدھے طرف یک دیکھی
پوچھا اس نور کو یوں کوئی تب — لیگیا تھا تو کہاں اسکو اب
کہا میں لیگیا مغرب کی طرف — اُن مکانات میں جو ہیں اشرف
بعد یک نور ہوا پھر پیدا — بائیں جانب کوئی اسمیں پوچھا
لیگیا تھا اُسے اب بول کہاں — کہا مشرق کی طرف اے ذیشاں
سب مکانات معظم اوپر — لیکے گذرا ہوں اُسے میں خوشتر
اس کو تبلایا براہیم کو میں — خوش ہوا دیکھ کے وہ اسکے تئیں
اور لیا اپنے وہ سینہ سے لگا — خیر و برکات و طہارت کی دعا
اور اس طرح سے کہتی ہے شفا — کہ مرے دل میں تھی یہ بات سدا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہ جہاں — میں تبھی صدق سے لائی ایماں
حضرت آمنہ اس طرح کہی — جب ولادت شہ عالم کی ہوئی
دست پاک اپنا زمیں پر رکھا — اور سر اپنا کیا سوئے سما
انگلی کلمے کی اٹھایا تھا وہ — انگلیاں دوسرے کھینچا تھا وہ
چوستا تھا لے انگوٹھا یہ دہاں — دودھ آتا تھا انگوٹھے سے جہاں
اور کعبے کی طرف اسے آگہہ — حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
اور ہوا پیدا وہ جب جان جہاں — نور میرے سے ہوا ایک تاباں

اس میں دیکھی ہیں عمارات شام / اور بصرے کے مکانات تمام
فتح سے بے کے ہے دسر البصرا / کہ ہوئی وقتِ عمر اس کی بنا
اور یک غیب سے تب آئی ندا / کہ اسے مشرق و مغرب میں لیجا
اور بنا ملتِ حنفی کا لباس / اس کو لیجاؤ براہیم کے پاس
بحریوں میں سبھی اس شاہ کا نام / بسکہ مشہور ہو ماحی اے ہمام
اور یک لحظہ گیا جبکہ گذر / لائے پھر میں نے نظر کی اسپر
کیلیاں ہاتھ میں تھے اسکے تین / کوئی یوں کہنے لگا ہو اس حین
مخزن باد کی تسری کیلی / کیلیاں تینوں لیا ہو یہ نبی
اس سے مردوں کے سنی میں ہاں تیں / طیر اور گھوڑوں کے بھی آوازیں
اس کو اطرافِ زمیں لیجاؤ / اور سب روحوں ظاہر کیجو
اولا ابر وہ اُجلا آ کے / شہ کو غائب جو کیا تھا مجھ سے
بعد اس شاہ کو پھر لائے ہیں / پاس میرے اُسے دکھلائے ہیں
قطرۂ آبِ زلالِ بہتر / تھے ٹپکتے میں نظر کی اس پر
حکم سے حق کے یقیں ساری جہاں / آوے اس شاہ کے زیرِ فرماں
ایک چھاگل تھا لیا روپے کی / بوے مشک اس سے بہت آتی تھی
گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ پر / تھا لگا دُرِّ سفید یک خوشتر
طشت میں ہاتھ رکھا شاہ ہُدا / غیب سے میں نے سنی تب یہ ندا
تیسرا آیا تھا جو مردِ خبیر / ہاتھ میں اسکے لپیٹا تھا حریر
طشت لایا تھا نفر جو دوسرا / شہ کو اس طشت میں وہ بٹھلایا
سات بار اسکے تئیں غسل دیے / اور دیے بوسہ سراپا پہ اُسے
اور جو لایا تھا حریر اسکو اٹھا / ایک گھڑی اپنے پَروں میں رکھا
بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر / لاتا ہے اپنے پروں سے باہر
بوسہ دے اسکی پشانی پہ کبھی / کہا ہو تجھکو بشارت ای نبی

ضم سے ہے کے یہ بصرا اے حبیب / شہر وہ شام سے ہی جان قریب
بعد یک ابر سفید آکے وہیں / لیگیا اس شہ عالم کے تئیں
ہر نبی کی جو ولادت کی ہے جا / اسپہ اب پہنچاؤ باشانِ علا
کرو دریاؤں پہ اسکو ظاہر / بحریاں تا کہ ہو اس سے ماہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا / سارے عالم سے بتائید خدا
صوف پہنائے تھے اس کو اجلا / اور بچھائے تھے حریر ایک ہرا
ایک کیلی یہ نبوت کی ہے / دوسری کیلی یہ نصرت کی ہے
ابر یک ایسے میں آیا دیگر / ابر اول سے بڑا تھا انور
لیگیا شاہ کو یہہ ابر بھی آ / اور اس طرح کوئی کہتا تھا
بحرِ اخلاق رسل میں بھی سب / غوطہ دیکر اسے لے آؤ اب
اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا / دوسرا عرصہ یہ اس سے تھا بڑا
ایک پیچیدہ حریری پارہ / دست اطہر میں وہ سرور کے تھا
پھر وے بولے یہ شہ موجودات / لایا ہے ساری جہاں اپنے ہاتھ
بعد ازاں آئے ہیں سہ شخص جمیل / مہر سے نور فشاں تھے بے قیل
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دوسرا / خوشنما طشت زمرد کا ہرا
بولے دنیا کے یہ حدیں ہیں جا / لیجئے چاہے جو اے پاک شعار
کہ مقرر یہ ہے کعبے کو لیا / ہم کیے قبلہ اسی کو اس کا
ایک خاتم جو تھی اس میں نور / وہ نکالا ز حریر مذکور
اور وہ روپے کی چھاگل سی شتاب / ڈالنے اسپہ لگے ہیں تب آب
غسل کے بعد بغیر تاخیر / اس شہ دیں کو لپیٹے بہ حریر
یوں کہا حضرت عباس اے جاں / تھا وہ داروغہ جنت رضواں
اور کیا کان میں اسکے باتیں / کچھ مجھے وہ نہیں معلوم ہوئیں
کہ یقیں علم رسولوں کا تمام / ہیں عطا تجھکو کیے با اکرام

اب ترے علم وشجاعت کے علم
کیے عزت سے نصب اے اکرم

کیلیاں بھی تجھے نصرت کے دیے
اور دلوں میں تری ہیبت ڈالے

ذکر تیرا جو سنے گا اے رسولؐ
دل میں تب اسکے ہو ہیبت کا نزول

گرچہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی
خوف تیرا کرے غیبت میں بھی

بی بی کہتی ہے کہ کوئی دسرا تب
شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب

جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے
مہر والفت سے کھلاوے دانے

کہ کوئی شئے وہ اسے دیتا تھا
شاہ رغبت سے اسے لیتا تھا

کرتا انگلی سے اشارہ بھی تب
لینے کرتا تھا زیادہ وہ طلب

وہ کہا تجھ کو بشارت ہو اب
نیک اخلاق دیے تجھ کو سب

روغن اسکے سر وچہرے پہ ملا
اور اسے سرمہ لگا شانہ کیا

پھر اٹھالے اسے غائب وہ ہوا
درد وغم اسکا بہت مجھ کو ہوا

میں کہی آہ اکیلی ہوں یہاں
اب گئے آہ مرے لوگ کہاں

تھی اسی درد والم میں ہراس
لائے ایسے میں اسے پھر مجھ پاس

چاند سی اسکے تھی چہرے میں چمک
مشک کی اس سے تب آتی تھی مہک

لیگیا تھا جو اسے تب وہ کہا
سب زمیں پر اسے ظاہر میں کیا

لیگیا تھا اسے نزد آدم
اپنے سینے سے لگایا وہ بہم

اور دعا اس کو وہ برکت کی کر
بولا ہو تجھ کو بشارت ای پسر

میری اولاد کا سرور ہی تو
انبیا کا سبھی افسر ہے تو

آمنہ کہتی تھی پھر شہ کو وہیں
دے میرے گود میں بولا وہ میں

مژدہ ہو تجھ کو اے مقبول خدا
عروۂ وثقیٰ کو اب تو پکڑا

جو کوئی پکڑیگا تیرا داماں
اور بجالاویگا تیرا فرماں

وہ ترے ساتھ ہی ہوگا محشور
اور جاویگا بجنت مسرور

ایسے میں عبدمطلب یہ خبر
سنکے خوش ہوکے مرے آئے گھر

واقعہ ایک جو دیکھے تھے وہ
یوں بیاں اس کا کیے میرے سے

کہ میں کعبے میں ہی تھا کل کی شب
دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب

ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا
کعبۃ اللہ وہاں سجدہ کیا

حالت اصلی پہ پھر باز آیا
بول تکبیر وہ یوں کہنے لگا

کہ کیا پاک محمدؐ کا رب
رجس سے وثن وصنم کے مجھے اب

اور ہبل جو ہے صنم ایک بڑا
دیکھا میں جلد زمیں پہ ہے گرا

غیب سے ایک ندا میں نے سنی
آمنہ ایک پسر کو ہے جنی

ابر رحمت کو بھی باعز وقبول
لطف ورحمت سی کیے اسپہ نزول

طشت بھی قدس کا اب پاک لاکے
اسکو اس طشت میں ہیں غسل دیے

خلق کو حق کی دے وہ نبیؐ
کنج غفلت سے نکالیگا سبھی

اور ہدایت میں انہیں لاویگا
راہ مولا انہیں بتلا دیگا

اور سب خلق طرف باتکمیں
یہ نبیؐ ہوویگا مبعوث یقیں

وہ زمیں ہے سراج ایک منیر
ناصح وداعی بشیر اور نذیر

تم گواہ ہوا اے فرشتو میرے
ہم کلید اسکو خزانوں کی دے

میں یہ سنکر ہوا حیراں بسیار
کہ ہوں میں خواب میں یا ہوں بیدار

جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا
اس سے بطحا کے طرف میں آیا

ناگہاں کوہ صفا کو دیکھا
کہ ہوا میں ہے اترتا چڑھتا

اضطراب اور تھا مرہ کو بڑا
دیکھ میں اسکو ترے گھر آیا

ایک پرندہ بھی سپید آیا نظر
کہ ترے گھر پہ چھایا تھا پر

اور مکے کے پہاڑاں بھی سب
نور سے اسکے درخشاں تھے تب

اور معلق مجھے آیا ہے نظر
ایک سپید ابر ترے گھر اوپر

تیرے گھر آنے مجھے منع کیا
کچھ نہیں تاب وتوان مجھ میں رہا

پھر میں بیٹھا ہوں ہیں پاس عدت
بعد آیا ہوں یہاں کر جرات

کی ہے پھر عبد مطلب نے نظر / آمنہ بی بی کے پیشانی پر
نہیں وہ نور نبی تھا رخشاں / پوچھا اے آمنہ وہ نور کہاں

بولی اے پدر مجھے حمل جو تھا / ایک فرزند ہوا ہے پیدا
میں بہت اس سے عجائب دیکھی / پھر بیاں اسکا ہے تفصیل سی کی

سن کے بولا کہ تولد کا اثر / کچھ نہیں تیرے سے آتا ہے نظر
کیوں میں باور کروں تیری بات / کہی واللہ یہہ ہے سچی بات

طیرا جلا جو تمہیں آیا نظر / ہے جھگڑتا وہی مجھ سے آکر
شیر اب اسکو پلانے میں ہی میر / چہتا ہے آپ ہی پلوا دے شیر

تب کہا عبد مطلب نے اسے / کہ وہ فرزند کو بتلا تو مجھے
کہی یک شخص آئے غیب سے آ / غسل ہے طشت زمرد میں دیا

کہا سہ روز تلک رہ ہشیار / نہ دیکھا اس کو کسیکو زنہار
جب سنا عبد مطلب یہ بات / تیغ کو کھینچا ہے غصے کے سات

کہا کیا آہ تجھے قتل کروں / یا ہلاک آپ کو ہے اب کروں
دیکھی جب آمنہ یہ جوش غضب / ہوکے ناچار کہی ہے یوں تب

ہے فلاں حجرے میں وہ نور بصر / پس اگر چاہیں تو جا کیجے نظر
در پہ حجرے کے وہ جا کر دیکھا / تیغ لے ہاتھ میں ہے کوئی کھڑا

زجر کر عبد مطلب کو کہا / اے فلاں جلد یہاں سے پھر جا
جب تلک حق کے ملایک ہی تمام / دید سے اسکے نہ فارغ ہوں تمام

پاوے امکان نہ یہہ کوئی بشر / کہ کرے اس شہ عالم پہ نظر
ہوگیا عبد مطلب لرزاں / ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہاں

آیا باہر وہیں کچھ دیر نکر / تا قریشوں کو سنا دے یہ خبر
ہوگئی بند وہیں اسکی زبان / بات کرنیکا نہیں تھا امکان

تین دن تک نہ زباں اسکی کھلی / سات دن تک کہے بعضے ایسی کی
آے ایسے ہی عجائب ہیں کثیر / ہوے مکے میں جو ظاہر اے خبیر

دوسرے ملکوں میں نزدیک اور دور / ایسے ہی پائے عجائب ہیں ظہور
تھے بتاں جتنے کہ بر روئے زمیں / سب گرے اوندھے زمیں پر یہ یقیں

زلزلا قصر میں کسری کے پڑا / گر پڑے اس سے کنگورے چودا
آگ گبروں کی بجھی جو بھی تھی / نہ بجھی الف برس سے تھی کبھی

چشمہ ساوہ کا وہیں سوکھ گیا / کافروں کی وہ پرستش کی تھی جا
سب سلاطیں کی زباں بند ہوی / تین دن تک وے رہے گنگ سبھی

اور ارہاص عجائب اکثر / ایسے ہی خلق کو آے ہیں نظر
دال وے کفر کی تحقیر یہ ہیں / اور اسلام کی توقیر یہ ہیں

اور بعثت سے نبی کے اشہر / وے عجائب سبھی دیتے ہیں خبر
ملکہ از حمل و ولادت خوشحال / تا چہل سال بلا قیل و مقال

دن بدن ایسے عجائب حالات / نظر آتے تھے تواتر کے سات
سب وے بعثت سے خبر دیتے تھے / ذکر کچھ آوے گا انکا آگے

ہوئے پیدا جو نبی اے فیروز / صبح صادق تھی بھی تھا پیر کا روز
بارہویں تھی ربیع الاول / دوسری بعض کہے اے اکمل

واقعہ فیل سے فرحت اندوز / جائے گذرے تھے تب پچپن روز
اور زمانے سے مسیح عیسی کے / ششصد و بیس برس گذرے تھے

وقت اسکندر رومی سی بس / گذرے تھے ہشت صد و بیس برس
وقت داود نبی سے اے یار / گذرے تھے ہشت صد و ایکہزار

وقت موسی سے مقرر دو ہزار / تین سو سال تھے گذرے بشمار
اور از وقت براہیم خلیل / سات سو تین ہزار ہے قبل

وقت سے نوح نبی کے یکصد / گذرے تھے چار ہزار و نود و
وقت آدم سی سمجھ اے خوشحال / چھ ہزار ہفت صد و پنجاہ سال

ولادت سرور کائنات

اور اُترنے سے صفی جنت سے / چھ ہزار ایک صد ترسٹھ تھے
ہے روایت کیے احبار یہود / شہر مکے میں جو تھے بت موجود
یہ پیمبر کی تولد کی ہے رات / یونہی پس پائے ہیں ہم از تورات
نقل ہے عبد مطلب ایجاں / بعد سہ روز کے آیا جولاں
آمنہ اسکو دکھائی ہے لیجا / دیکھ از بسکہ وہ خوشحال ہوا
بعد ازاں اپنے سلاہاتوں پر / کعبۃ اللہ میں لے آیا خوشتر
آمنہ پاس ہے پھر لے آیا / اور اس طرح اُسے فرمایا
اس پسر سے ہے یقیں ربّ کریم / دیویگا ہم کو سبھی شانِ عظیم
نحر یاک اونٹ کو کر با فرحت / وہ تکلف سے کیا ہے دعوت
بولے آبا ہیں ترے اے مخدوم (قربانی) / کوئی محمدؐ سے نہیں تھا موسوم
میں نے چاہا کہ رہے یہ مولود / بالیقیں ارض و فلک میں محمود
ابن عباس سے کہ نقل صحیح / یونہی لایا ہے معاج میں صریح
شاہِ عالم کی تولد کی شب / خبر اسطرح دیے ہیں وے سب
عصرِ آخر کا پیمبر ہے وہی / انبیا کا بھی سرور ہے وہی
اور درخواست کیا خاتوں سے / کہ وہ سالار جہاں کو دیکھے
گود میں اپنے لیا جلد اُٹھا / اور مسرت سے بہت پیار کیا
حمد اور شکر ثنائے حق میں / فرح و بہجت سے پڑھا ہے بیتیں
کہ بہت اسکی حفاظت کیجے / اور بہت اس سے بشاشت لیجے
کُل اشراف صنادید عرب / تہنیت اس کی بجا لائے سب
پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمام / وہ کہا اس کا محمدؐ ہے نام
کیا سبب اسکا رکھا تو یہ نام / یوں جواب انکو دیا تب وہ ہمام
آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب / کہ وہی نام رکھے وہ بے ریب

شاخ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعت باکرامت کے بیان میں

شاہِ عالم کو پلائی ہے دودھ / آمنہ ساتھ ہی دن ہے مسعود
چار روز کے بعد اے بھائی / تھی پیمبر کی حلیمہ دائی
یوں کہی آمنہ خاتوں کے گھر / ہوا فرزند تولد خوشتر
حکم آزادیکا جب اسکو دیا / انگلیوں سے ہی اشارہ وہ کیا
اس کو میں خواب میں دیکھا اک شب / پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب
ہاں مگر پیر کی شب جب آوے / ہووے تخفیف عذابوں میں مجھے
دی ثوبیہ نے مجھے آکے خبر / اس کو آزاد کیا میں خوشتر
اس مسرت کے عوض مجھکو غفور / پیر کی شب کو کرے ہی مسرور
مجھ کو کرتا ہے وہ پانی سیراب
سات دن بعد ثوبیہ دلشاد / بولہب کی وہ کنیزِ آزاد
ہوئے جس شب کو پیمبر پیدا / بولہب پاس ثوبیہ نے جا
بولہب اس سے بہت ہو دلشاد / کردیا اس کو اسی دم آزاد
یوں روایت ہے ز عباس ایجاب / بولہب جبکہ ہوا بے ایماں
وہ کہا آتش دوزخ میں سدا / مجھ کو رکھا ہے عذابوں میں خدا
اس سبب سے کہ پیمبر حق کا / پیر کی شب کو ہوا جب پیدا
اور آزاد کیا جب میں نے / کیا انگلیوں سے اشارہ اپنے
یعنے دو انگلیوں سے لے گیا پانی / مجھ کو ہوتا ہے میسر پانی
دور ہوتا ہے مرے سے تب تاب

ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکرِ الٰہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کی جواز و استحباب کے دلیلیں جو محدثین کبار و ائمہ نامدار

امام جزری کا استدلال عباس کے خواب سے

شیخ ابن حجر عسقلانی کا قیاس صحیحین کی حدیث سے

امام عبد اللہ بن الحاج کا قیاس مسلم کی حدیث سے

صحیح حدیثوں سے قیاس کرکے ثابت کیے ہیں

صاحب حصن حصین شمس الدین
که ہے جزری سے جو مشہور تریں

عرف تعریف میں لکھا اے یار
بولہب ایسا تھا کافر بدکار

آئی ہے جس کی بدی قرآں
یعنی در سورۂ تبت ایجاں

شاہ عالم کی ولادت کی خوشی
ویسے کافر کو بھی جب فائدہ دے

جو موحد ہے مسلماں دیندار
امتی سرور عالم کا اے یار

جب کرے اسکی ولادت کا سرور
مال بھی خرچ بحسب مقدور

کیا جزا اس کی نہ دیویگا کریم
پس جزا اسکی ہے جنات نعیم

ناصر الدین دمشقی بھی لکھا
دعوت صابی میں اپنے لکھا

اور ایسا ہی بہت اہل کمال
اس خبر سے ہیں کیے استدلال

اور حضرت کی ولادت کی خوشی
گرچہ لازم ہے سمجھ ہر دم بھی

خاص در ماہ ربیع الاول
بالتعین ہے روا اے اکمل

کر احادیث صحیحہ سے قیاس
کیے ثابت علما بے وسواس

صاحب شرح بخاری اے میر
عسقلانی جو محدث ہے شہیر

اس تعین کے روا ہونے پر
یہ صحیحین کی لائی ہے خبر

که مدینے کے طرف جب ای شریف
لائے ہیں سرور عالم تشریف

تب یہود دوں مدینے میں جو تھے
دیکھے عاشورہ کا روزہ رکھے

سبب اس روزے کا انسے پوچھے
تب یہود آپ سے یوں عرض کیے

آج فرعون شقی کو مولا
قہر سے نیل میں ہے غرق کیا

اور موسیٰ کو کیا پار بہم
پس رکھے شکر کا روزہ یہ ہم

شہ کہے ساتھ کلیم اللہ کے
ہم زیادہ تر احق ہیں تم سے

پس وہیں آپنے روزہ رکھا
اور امت کو بھی سب حکم کیا

عسقلانی یہاں کہتا ہے یہ بات
کہ ہے موسیٰ کا جو وہ روز نجات

نہیں ہر سال میں آتا ہے امیر
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر

جبکہ در روز نظیر اے دلبر
شکر یہ روزہ رکھے ہیں سرور

اس سے معلوم ہوا یہ اے فہیم
که کسی روز خداوند کریم

کسی بندے کے تئیں یک نعمت
دیوے یا دفع کرے یک آفت

جبکہ اس روز کا آویگا نظیر
تو وہی شکر کرے عود اے میر

ہوا جس روز ظہور حضرت
کونسی اس سے بڑی ہو نعمت

پس اسی دن کرے وہ کام ادا
جس سے ہوتا ہے ادا شکر خدا

تاکہ وہ قصۂ موسیٰ کے ساتھ
ہو بلا نسبہ برابر یہ بات

اور پروا نہیں یہ بھی سمجھو
که کسی روز مہینے میں ہو

بلکہ وسعت ہے برس میں یکرو
کرے مولد کی خوشی ای فیروز

خیر و برکات جو اس میں ہونگے
چاہیے حسن عمل سے پاوے

سمجھ یہ بات بھی اب شکر خدا
ہووے انواع عبادت سے ادا

جیسے سجدے ہے نماز اور صیام
اور صدقات بھی اطعام طعام

اور پڑھنا بھی درود و قرآں
اور احادیث و سیر کا تبیاں

اور ابن الحاج امام والا
دیکھیے نسخۂ مدخل میں لکھا

که کوئی شخص نے سالار ہدیٰ
پیر کے دن کی فضیلت پوچھا

شاہ عالم نے جواب اسکو دیا
که میں اس روز ہوا ہوں پیدا

پس شرف روز ولادت کا ہاں
شامل ماہ ولادت بھی ہے جاں

جو فضیلت کے دگر ماہوں میں
کثرت طاعت و خیرات کریں

اس مہینے میں بھی پس صبح و مسا
ویسے ہی نیک عمل لاوے بجا

اور ہے مسلم میں کہ ارشاد عرب
پیر کے روزے کا پوچھے ہیں سبب

شہ کہے ہیں ہوا اسدن [illegible]
وحی حق مجھ پہ اسی دن بھیجا

اور حدیث آئی شہ با اجلال
دیکھئے پیر کے دن شاہ عباد
نہیں ہر ہفتے میں آتا اے خبیر
کئے ثابت بھی لکھے ہیں فتوی
حسن مقصد میں تو دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبیؐ کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو پیدا حق نے
پس ہوا ہمکو بھی مندوب آخر
کہا مندوب جو وہ عالیشان
فرح میلاد کی بزم عالی
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور استاد امام نووی
مالکیہ سے سمجھ بو الخطاب
اجتہاد جزئی کا رتبہ
اور احناف سے شیخ عبدالحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلک عصر سے ان کے اشہر
عسقلانی کا قیاس مذکور
بس قیاس انکا یقیں مان لیے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد اے با انصاف
نہیں حالانکہ ہوا ایسا بھی

حکم اسطرح کیے ہیں یہ بلال
رکھتے تھے روزہ بشکر میلاد
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہل وفا
بیہقی سے یہہ خبر نقل کیا
پس ولادت سے یقیں ساتویں روز
تہیں کرنے کی ہے حاجت اے یار
رحمت خلق کرم سے اپنے
شکر مولد کریں شہ کا ظاہر
سو وہ مندوب قیاسی ہے بحال
منکر شرعی سے جب ہے خالی (یعنی بدعات ۱۲)
شیخ ابن حجر علامۂ دیں
کہ ابو شامہ ہے کنیت جسکی
دوسرے اور کئے فصل نصاب
سر بسر رکھے تھے سمجھ اے آگہ
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آویگا انکا بیاں کچھ آگے
علما سے کوئی ان کا ہمسر
اور بن الحاج کا اے اہل شعور
اپنے نسخوں میں اسے نقل کئے
اور قیاس اسکا بھی ارباب کمال
نہ کیا ہے ان ائمہ کا خلاف
لا یجوز ہے وہ کیونکر اے زکی

روزہ مت چھوڑ تو دوشنبے کا
اور صحابہ کو بھی یہ حکم کیے
گر قیاس اس ہی خبر سے علما (حدیث ۱۲)
نویں صدی کا مجدد و امام
کہ نبیؐ بعد نبوت کے ادا
اس کا جد عبدالمطلب سے
دوسرے بار جو پھر شہ نے کیا
جوں کہ وہ ختم رسل اے مسعود
نیک اعمال سے اے نیک انجام
اور وہی شیخ سیوطی والا
بدعت حسنہ مندوب ہے وہ (مستحب ۱۲)
نعمۃ کبریٰ میں ایسا ہے لکھا
اور ابو زرعہ امام اشہر
حنبلیہ سے بھی شیخ ابن رجب
مجتہد انسے کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبدالرحیم
اور ایمہ وے حدیثوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
قسطلانی و سیوطی اے زکی
اور جزری کا بھی بیشک وہ کلام
کیے تسلیم نہ انکار کیے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہاں یہہ محفل میں کئے زشت نہاد

کیونکہ اسدن ہے تولد میرا
اصل میلاد کا دن تو گا ہے
وہ تعین بھی مہ مولد کا
شیخ و علامہ سیوطی اے ہمام
کیے بے شبہ عقیقہ اپنا
شہر مکے میں کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہار سپاس مولا
ذات پاک اپنے پہ پڑھتے تھے درود
اب ہوا قول سیوطی کا تمام
دیکھ مصباح زجاجہ میں لکھا
فعل مشروع و مرغوب ہے وہ
قسطلانی بھی مواہب میں لکھا
شافعی تھے یہہ ایمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہہ سب
فی المسائل تھا کوئی یا منصب
اور اخلاف بھی انکے اے فہیم (فرزندان ۱۲)
اور کیے ہیں جو صحیح بے وسواس
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اور شیخ ابن حجر مکی بھی
یونہی وے مان لیے تینوں امام
سند اس کی بھی ہیں لیتے آئے
مسئلہ تب یہہ خلافی ہوتا
فسق و بدعات کیے ہیں ایجاد

٥ جیسے شاہ عبدالعزیز محدث وغیرہ ۱۲

امام سیوطی کا قیاس فرح مولد سے خیر و برکات

مولد کی خوشی کرنے سے حضرت خوش ہوتے ہیں

علما ان کی برائی کا بیاں
فاکہانی بھی وے بدعات گو دیباک
ہے سیوطی نے لکھا اسکا جواب
فرح میلاد نبیؐ میں دا ور
قسطلانی نے مواہب اندر
کھانا کھلوا دے بھی خیرات کرے
فضل سے حق کے بشارت ہو اُسے
صاحب سیرت شامی آگاہ
عالم خواب میں میں نے یکبار
کہے حضرت جو خوشی ہم سے کرے
کہ مرا پدر ولی اللہ نے
ماہ مولد میں رکھا تھا معمول
ما حضر گھر سے منگایا اپنے
اور اسی شب میں وہ در عالم خواب
اپنے دو دست مبارک میں رسول
قال اب شاہ رفیع الدین کا
اولیاؤں کے تو سچے ہیں منام
وہ جو ہے حضرت عباس کا خواب
حاصل کو گئے جو صحیح ہینگے خواب
عاتکہ جو تھی پھپھی حضرت کی
جو تھے نسخے میں اگر چاہے خدا
آگے بعثت کے بھی پیچھے جینے کے
اور احادیث بہت آئے صحیح

کرتے آئے ہیں بلا شک گماں
اصل مولد کو کیا منع ای نیک
اصل مولد کیا ثابت بصواب
خیر و برکات رکھا ہے اکثر
نعمت کبری میں شیخ ابن حجر
اور احوال ولادت کا پڑھے
جلد بر آویں مقاصد اُس کے
نقل لایا ز ابو عبد اللہ
پایا ہوں ختم رُسل کا دیدار
ہم بھی خوش ہوتے ہیں جانو اس سے
بعضے تصنیف میں لکھا اپنے
کہ پس از ذکر رسول مقبول
تب کئے سین بھنے آئے چنے
دیکھا ہے احمد مرسل کا جناب
وہ چنے لیکے طبق سے بقبول
ہوا آخر اسے حق دیوے جزا
خواب انکے رکھے حکم الہام
مستند ہیں و بلا شک بصواب
اعتبار انکو بڑا ہے دریاب
خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
اُن کے خوابوں کا بیاں آویگا
دیکھے حضرت نے منامات ایسے
حق ہیں رویائے صحیحہ کے صریح

جو بن الحاج وے سب منع کیا
پر وے بدعات سے جب ای عاقل
چاہیے منع وے بدعات کریں
تجربہ جو کہ بزرگوں نے کیا
لکھا ہے فرحت میلاد نبیؐ
پاوے برکات وے بے شبہ و گماں
اور مولد کی خوشی میں ایجاں
اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے
جو کرے فرحت مولد ہر سال
اور مولانا رفیع الدین نے
کہ مرا والد ماجد اے فہیم
کھانا لوگوں کے تئیں کھلواتا
پس مقرر بجمیع حضار
کہ ہیں تشریف رکھے وہ شہ دیں
زیر و بالا اُسے کرتے تھے تب
چند خوابوں کا ہوا یہ جو بیان
اور جو ہیں سرور دیں کے اصحاب
دیکھے کیسے ائمہ ذیشاں
آگے ہجرت کے وہ خواب صدیق
بعض اصحاب اُحد کے آگے
دیکھے خواب براہیم خلیل
عالم خواب میں دیکھے جیسا
یہ حدیث آئی انہیں سے دریاب

اصل مولد کی فضیلت لکھا
اصل مولد نہیں ہوتا باطل
فرح مولد سے نہ انکار دھریں
دیکھئے اپنے کتابوں میں لکھا
پاک نیت سے کرے گر کوئی
اس کو اس سال میں حق دیوے اماں
مصطفےٰ کی بھی خوشی ہے پیہاں
ابو موسیٰ نے کہا یوں سنئے
کیا اس باب میں تب میں نے سوال
ایک فتوے میں لکھا ہے اپنے
شیخ علامہ دیں عبد رحیم
ایک سال اس کو میسر نہوا
کیا تقسیم اسیکو ناچار
اور حاضر ہے چنونکی وہ سیں
اس سے ظاہر تھا عجب نور طرب
سر سری انکو تو ہر گز مت جان
معتمد کیسے نہوں انکے خواب
مستند اسکو کہے ہیں ایجاں
ہوا کیسا ہے مبشر تحقیق
کیسے رویائے صحیحہ دیکھے
اور یوسف کا بھی رویا بقبیل
ہوتا بیداری میں ظاہر ویسا
کہ جو ہے مومن صالح کا خواب

جہل و شش جزو نبوت سے یقیں
کیوں کہ اس شاہ نے یوں فرمایا
کیونکہ شیطاں کو نہیں طاقت
اور جنوں کو وہ رسول والا
جونکہ بر جنگ تبوک اے ذیشان
تھا ص عثمان غنی اے فاخر
دس ہزار اور بھی دینار وہ لا
منقلب اس کو وہیں کرنے لگے
اور در سیرت شامی ای فتا
لیک ہے شرط وہ مجلس میں ای یار
اور بے شرع ہیں اسمیں باتیں
اسکو اس طرح سے پڑھتے ہیں عوام
یہ تو ہے کفر نہیں اسمیں شبہ
اور الفاظ نہ ہوتے معلوم
پڑھنے سننے میں کہاں ایسے ثواب
پڑھنا سننا نہیں اسکا ہے روا
اور مجلس نہ سنوارے ایسا
اصل مقصود یہی ہے ہر حال
صدقہ و طاعت و اطعام طعام
ہادی پیر و جواں عبد عزیز
ایک سائل کو لکھا جو یہ جواب
فسق و بدعت سے رہیگی جب پاک
مہینے ہر سال ہے دو محفل

ایک حصہ ہی شبہ اسمیں نہیں
در مجھے خواب میں جسنے دیکھا
کہ مری لیوے مثالی صورت
جو کیے ہاتھوں سے زیر و بالا
جب کئے قصد وہ سالار حجاب
جلد تر لا کے کیا ہے حاضر
سامنے سرور دیں کے ڈالا
اور اس طرح دعا حق سے کئے
اور کئی خواب میں ایسے ہی لکھا
کام بے شرع نہووے زنہار
نام اس شعر کا مولد رکھیں
راگ گاتے ہیں وے گویا او ہام
اس سے مومن کو خدا دیوے پناہ
غیر آواز نہو کچھ مفہوم
بلکہ ہے جرم و گناہ ونکا نصاب
گرچہ قرآن ہو یا شعر ہی کیا
در ہو لوگوں کو تماشے کی جا
در ہو معلوم نبی کا احوال
وعظ و تذکیر درود اور سلام
عارف و قطب زماں عبد عزیز
اسمیں اس طرح لکھا ہے و زیاب
ہے بلا ریب وہ جائز بے باک
ہوتے ہیں میرے یہاں ای کامل

اور حضرت کو جو دیکھی کا یہ جواب
جانیو مجھکو ہی دیکھا وہ یقیں
جب حدیث ایسی صحیح یہ آئی
یہ فشانی ہے سمجھ فرحت کی
جو مجاہد تھے مساکین و فقیر
مع سامان شتر اکہزار
شاہ خوش ہو کے بہت دہ دینار
اے خدا راضی تو رہ عثمان سے
اس سے معلوم یہ ہوتا ہے یہ بھول
کئے بے علم جو شعرا میں آد
نہ تو ہے مولد سرور کا بیاں
کھینچے اس طرح سے اللہ کا نام
کرتے ہیں نام نبی میں ٹھہرے
راگ کا شوق ہے کہ اسمیں ادا
گر صحیح شعر بھی اس طرح پڑھیں
ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہی جواز
زیب و زینت میں ہی مشاغل ہوے
اور اکرام مہ مولد کا
مخزن علم حدیث و تفسیر
ایک مکتوب ہدایت اسلوب
مجلس اقدس میلاد نبی
کچھ نہیں اسمیں قباحت و خلل
در مہ پاک ربیع الاول

سچ ہے حضرت کا تو دیکھا وہ جناب
اسمیں کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں
پھر ہے کیا شبہ کی جا ای بھائی
اور علامت ہے قبولیت کی
مدد ان کی کئے اہل سیر
اور بھنا د ترنگ . رہوا .
اپنے دو دوست مبارک سے ادیار
میں بھی راضی ہوں بہ نیک خو اس سے
فرح مولد ہے نبی کی مقبول
لکھے اشعار غلط خاطر خواہ
نہ تو اخلاق مطہر کا بیاں
جس کا معنا ہو یقیں استفہام
در کئی ہوتے ہیں اسکے ٹکڑے
لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا
در کبھی راگ کے حد کو پہنچے
پھر نہو راگ کا اسمیں انداز
اصل مقصود نہ کھو دیں گا ہے
نیک اعمال سے ہی لاوے بجا
فرد علامہ و فیاض کبیر
اندریں باب بوجہ مرغوب
خواجہ خلق محمد عربی
اور میرا بھی اسی پر ہے عمل
بزم میلاد رسول اکمل

جس میں تذکیر احادیث و سیر — معجزات اور شمائل خوشتر
اور اخلاق و فضائل کا بیاں — ہووے سالار دو عالم کا عیاں

اور محرم میں بروز عاشور — دوسری بزم ہے اس میں مذکور
ہووے اخبار شہادت جس میں — کہ جو وارد ہیں بشانِ حسنینؑ

اور مناماتِ کدورت اندوز — جو کیے ہیں صحابہ اس روز
درد و غم روح نبیؐ کا وافر — بالیقیں جس سے کہ ہووے ظاہر

آتے ہیں شرح و بیاں اندر جب — ہوتی حضار کو ہر وقت تب
لا یجوز ہوتے اگر ایسے کام — میں کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام

اب ہوا حاصلِ مکتوب آخر — اور لکھے یونہی بہت سے فاخر
اور یہ مطلب کے دلائل ہیں کثیر — طول ہو نسخہ کروں گر تحریر

اب وہی شہ کی رضاعت کا بیاں — جو تھا آغاز میں لکھتا ہوں یہاں
وہ ثویبہ کہ رسول اللہ کو — سات دن دودھ پلائی تھی جو

جب خدیجہ کے مکاں آتی تھی — عزّ و انعام بہت پاتی تھی
کر کے خاتون بہت عزّ و وقار — مال و زر دیتی تھی اسکو بسیار

اور حضرت بھی شفقت کی نظر — اسپہ رکھتے تھے بہت شام و سحر
جنگ خیبر سے پھرے جب سرور — تب سنے موتِ ثویبہ کی خبر

پوچھے لوگوں سے ہو غمگین نہ یاں — اسکے کیا باقی ہیں کوئی اولاد
تا کرے لطف و کرم اسپہ وہی — بولے اب کوئی نہیں ہے باقی

اور باسلام ثویبہ ایجاں — مختلف آئے روایات یہاں
الغرض اسنے بہ بخت فیروز — دودھ اس شاہ کو دیتی تھی روز

بعد مکے کو حلیمہ آئی — شاہ عالم کی ہوئی ہے دائی
دودھ اس شہ کو پلانیکا بیاں — دیکھ آغاز میں کرتا ہوں یہاں

ان ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرت کے ایام رضاعت میں ظاہر ہوئے

شہر مکے میں ہوا گرم تھی جب — مکے والوں کی یہ عادت تھی تب
کہ وے بچوں کو مقرر اپنے — دائیوں کے تھے حوالے کرتے

گرد طائف کے تھے قریے اکثر[اطراف ۱۲] — معتدل انکی ہوا تھی خوشتر
دائیاں بستی نہیں قریوں سے آتی بار — سال میں آتے تھے مکے کو دو بار

اس ہی عادت پہ حلیمہ اس سال — آئی مکے کے طرف ہے خوشحال
ہے وہ بی بی سے روایت منقول — قبل میلادِ رسولِ مقبول

قحط تھا ملکِ عرب میں ہر جا — تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا
پتا جنگل کا ہی میں کھاتی تھی — شکر مولا کا بجا لاتی تھی

آہ یکبار مرے پر یہ الم — تین دن رات تھا فاقہ پیہم
حمل تھا مجکو میں جنگل میں تھی — ہوئی بیہوش مجھے نیند آئی

دیکھی یک شخص کو آیا در خواب — اور دیا مجکو وہ غوطہ در آب
پانی وہ دودھ سے بھی تھا اجلا — مجکو اس شخص نے اسطرح کہا

نوش اس پانی کو تو اب کیجے — تا ترا دودھ زیادہ ہووے
دیوے حق عزتِ دارین تجھے — اور ملے دولتِ کونین تجھے

پانی پیتی تھی میں وہ خوش ہو کے — جہد سے اور پلاتا تھا مجھے
پوچھا وہ مجکو تو کیا پہچانی — میں کہی تجکو نہیں میں جانی

وہ کہا شکر ہوں میں بیشک میں ہی — تو جو محنت میں بجا لائی تھی
جب تو مکے کو یہاں سے جاوے — رزق کی اپنی کشائش پاوے

تو ذرا اٹھوے وہاں بس رخشاں — اس کے کچھ ساتھ ترے اور یہاں
اور یوں مجکو کہا وہ آگہ — واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ

اور سینے پہ مرے مارا ہات — ہوئی بیدار میں فرحت کے ساتھ
بھوک اور پیاس گئی ہے میری — اور بہت دودھ مجھے آیا تھی

اس عجب خواب کی تعبیر کا نور
چہرۂ خوش یوں ترا آتا ہے نظر
دائیاں ایسے میں تھیں آئی ہوئے سو مر
ساتھ تھے میرے وہ مرکب لاغر
قافلے ساتھ میں ملنا چاہتی
اے حلیمہ یہ بشارت ہو تجھے
مادہ خر وہ جو تھی میرے ساتھ
اور کیا حکم مجھے وہ دادار
سبز یک خواب میں دیکھی میں شجر
عورتیں جتنے بنی سعد کے تھیں
اور بہت سے تھے لگے اسکو طلب
تھی حلاوت مجھے اسکی تب تک
دائیاں میرے سے آگے جاکر
جب یتیمی تھی نبی پر اے فہیم
میں بھی تلاش بہت کی ہو جا
پہلے جا اس سے ملی میں ای ہمام
دیکھی اس بی بی کو تھی شان کبیر
کہی شہ روز کے آگے کوئی آ
بس میں یہ سنکے کہی شکر خدا
لائی اس گھر میں جہاں تھا مستور
خواب میں تھا وہ شہ موجودات
نور وہ جسکا ہوا ہے تاباں
شہ کو لے گود میں جب دودہ دی

دمبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور
ہے کسی شاہ کی گویا دختر
حسب معمول جو مکے کو چلے
اونٹنی ایک دگر مادہ خر
لیک عاجز تھی نہ چل سکتی تھی
خیر و برکت ہو بشاشت ہو تجھے
اسکے مارا ہے شکم پر وہ ہاتھ
ہانکوں تیرے سے شتابی کو مار
ڈالیاں تھے وہ شجر کے اکثر
سب کھڑی تھیں وہ مجھے گھیرے ہوئیں
یک گرا خرما مرے گود میں تب
سرور دیں تھا مرے گھر جب تک
لئے اطفال عرب کو یکسر
نا سمجھ رتبۂ آں دُرِّ یتیم
کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا
اور اکرام سے کی اسکو سلام
چہرۂ پاک تھا جوں بدر منیر
غیب سے مجکو یہ تاکید کیا
ہے وہی قوم و قبیلہ میرا
صوف اجلے تھے اڑائے اسپر
اسکے سینے پہ رکھی ہو تھی ہاتھ
جلوہ گر اس سے ہوا ہے وہ ہمکنار
وہ پیا دا اہنے جانب سے ہی

بولتے لوگ پیچھے تھی وہ بی
جبکہ تھا منع کیا وہ فاخر
تب نکل میں بھی چلی انکے ساتھ
چل نہ سکتے تھے وہ دو تو بھی راہ
یہ چلی ہر حال سے افتاں خیزاں
کوہ سے آیا تب یک مرد جلیل
اور بولا اے حلیمہ سن اب
اتر ہی پھر آگے میں منزل میں جا
وہ کیا سایہ مرے سر اوپر
اور وہ کہتی تھیں مجکو خوشتر
اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں
واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی
حمل جب چار مہینوں کا تھا
دائیوں نے نہ لیا تھا اسکو
اور سنی عبد مطلب کو مگر
دیکھ کر وہ مجھے مسرور ہوا
عاقلہ اور خلیفہ تھی وہ
قوم سے سعد کے از آں و سب
مرحبا کہتی ہوئی خوش ہو اٹھی
اور ایک سبز بچھائے تھی حریر
کھول آنکھیں وہ تبسم ہی کیا
دودہ جو مجھ کو نہایت کم تھا
بائیں جانب سے مری پی نہ پیا

یکبیک آج ہی اس طرح بھی
خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر
تھا مرا امر دیکھی تب میرے ساتھ
تھی ہمیں فاقہ کشی شام و پگاہ
سنی یک غیب سے آواز وہاں
قد و قامت میں بلند اور جمیل
اور بشاشت تجھے بھیجا ہی رب
مکہ اس جا سے دو فرسنگ یہ تھا
اور خرما کا بھی تھا ایک شجر
شہزادی تو ہے ہماری یکسر
شہد سے شیریں اسے پائی میں
پیر کے روز مکہ پہنچی
تھا پدر شاہ کا تب نقل کیا
بے نصیب انکو رکھی طمع کی خو
کسی دایہ کی ہے تلاش اکثر
آمنہ سے وہ ملایا لیجا
پاک خو پاک سلیقہ تھی وہ
دائی اس طفل کی ٹھہرائے رب
اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی
بوئے مشک اس سے مہکتی تھی کثیر
نور یک اس سے بڑا تب چمکا
غیب سے جوش وہیں کرنے لگا
میرے بچے کے لئے چھوڑ دیا

بس یہی اس کا تھا معمول سدا
عدل یہ اسکو سکھایا تھا خدا

عالمِ حمل و ولادت میں بھی
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی

آمنہ سے ہیں اجازت پائی
اپنی منزل کی طرف میں آئی

فربہ ہونے بھی لگی مادہ خر
برکتیں آئے بہت میرے گھر

حمل و مولد کے عجائب فیروز
مجھ سے کرتی تھی بیاں وہ ہر روز

سبز پوشاک تھا پہنا خوشحال
اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال

ہو کے پیدا ہیں دیکھی یہ جب
مرد کو اپنے جگائی ہوں تب

ہوئیں اس طفل سے برکات وفور
مفلسی ہوگئی ہمارے سے دور

باب میں اس شہ دیں کے بی بی
عہد لی چند وصیت بھی کی

گود میں لیکے نبی کو بہ وقار
اپنی مرکب پہ ہوئی جبکہ سوار

ہمرہاں میرے لگے کرنے عجب
اور اس طرح لگے کہنے تب

تب خدا اسکو کیا ہے گویا
یوں فصاحت سے وہ مرکب بولا

کون ہے دیکھئے اب تجھ پہ سوار
شاہِ لولاک رسولِ مختار

جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جاکر
ہوئی گھر میرے ترقی اکثر

اس کا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
اس سے کرتا تھا سخن ماہِ فلک

نعت و شوئی بھی نہ تھی اسکو ضرور
عیب سے پاک ہی رہتا پُر نور

نور یک مہر کے مانند اکثر
بس اترتا تھا ہمیشہ اس پر

اور دو اجلے پرندے فیروز
غیب سے آتے تھے اس پر ہر روز

ایک دن گود میں میرے وہ تھا
راہ سے بکروں کا مندا گذرا

اور ترقی بھی شہِ عالم کی
دوسرے بچوں کے مانند نہ تھی

ہوا دو ماہ کا وہ جنت پاک صفات
رینگنے کو ہی لگا بچوں ساتھ

اسپہ جب گذرے مہینے میں چہار
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار

ہوا چھٹے ماہ کا جب شاہِ جہاں
ہر طرف ہوتا تھا تب جلد رواں

بس ہو خوش اس سے اجازت چاہی
تاکہ منزل میں مرے جاؤں ابھی

آمنہ نے کہی تھوڑے لئے
کہی آئندہ کہوں گی دوسرے

اونٹنی کو جو نہ تھا میرے شیر
دودھ اس روز ہی دی ہی کثیر

تین دن کٹے میں تھی میں مسرور
جاتی ہر روز تھی خاتوں کے حضور

ماجرا تیسرے ہی شب کا نادر
غیب سے شخص ہوا ایک ظاہر

بیٹھ اس شہ کے سرہانے اوپر
بوسے دیتا تھا اسے ہو خوشتر

وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
اور کہا یہ: کسی سے کہہ تو

تین دن بعد غرض میں جاکے
بولی خاتوں سے اجازت دیجے

اور وہ مجھکو بہت دی انعام
کی ہی رخصت بھی مجھے با اکرام

کرکے ۳ بار طوافِ کعبہ
کیا کعبے کو وہ مرکب سجدہ

کہ یہ مرکب تو وہی ہی دبلا
جو قدم ایک نہ چل سکتا تھا

کہ دیا آج خداوندِ کریم
لطف سے اپنے مجھے شانِ عظیم

میں جہاں رہی اترتی تھی کہیں
سبز و شاداب ہوتی تھی زمیں

دیکھتی تھی میں عجائب ہر روز
اور حالاتِ غرائب فیروز

اور نہ کرتا تھا کبھی بول و براز
فرش میں اپنے شہِ پاک انداز

کپڑا زانو سے سرکتا تھا گر
جلد آتا تھا غضب میں ستر پر

اور اس شاہ کو بوسہ دیکر
ہوتا تھا پھر متجلا یکسر

اور گریباں میں نبی کے جاتے
غیب ہوتے نہ نظر پھر آتے

شہ کو آ سجدہ کیا ایک بکرا
بعد ازاں منڈ کے ہمراہ چلا

وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی

ہوا سہ ماہ کا جب شہِ دیں
تب کھڑے رہنے لگا ہی بزمیں

جبکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
تب لگا چلنے کو دیوار سواء

اور ہوا سات مہینے کا جب
ہر طرف ہی وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب
جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ
اور جب چلنے لگا وہ مقبول
اور کہتا تھا یقیں ہم کو خدا
شیخ ابوالقاسم تیمی کی کتاب
در روایت ہے نبی کے آیا اس
جب تھے گہوارے میں یا ای شہ ور
قصد کرتا تھا میں جب رونے کا
اور ہی مرضی کہ کہے شاہ عرب
جتنی سبزی کہ زمیں پر ہی اب
یا نبی چشم مبارک سے ترے
گرکے امت پہ ہیں شفقت فی افزوں
عمر حالانکہ چہل روز کی تھی
جو کہ لکھتا تھا میں اسکا آواز
سنکے عباس ہوئے ہیں حیراں
سنہ کہے اُسکی قسم میری جاں
کوئی طفلی میں نبوت اپنی
کیا کہوں اس سے عجب اور زیادہ
کردیا سات پہاڑوں کو خدا
حشر تک جو کہ کریں دے تسبیح

تب کلام اس کا سمجھتی تھی جب
تب کہا لا الٰہ الا اللہ
کھیل بازی میں نہ ہوتا مشغول
کھیل خاطر نہ کیا ہی پیدا
نام ہے جسکا دلائل وہ باب
ایک دن کہنے لگے بو عباس
چاند آتا تھا بلاتے تھے جدھر
چاند آ منع مجھے کرتا تھا
قصد رونے کا کیا میں نے جب
جائیگی نیچے زمیں کے وہ سب
ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے
قصد رونے کا نہ لایا میں اور
کہے عباس سے اس طرح نبی
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز
اور ارشاد کئے شاہ جہاں
دست قدرت میں ہے جسکے مری جاں
غیر عیسیٰ نہیں جانا ہی نبی
وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد
سات اطباق سما میں پیدا
انکی تسبیح کا سب اجر صحیح
بھیجیگا صدقہ مجھ پر یہ درود

ہوا نوں مہ کا وہ حبیب صفات
اور الحمد سے کھولا تو زباں
اور جو کھیلتے جتنے اطفال
ہیں بہت ایسے عجائب مسطور
اس سے لایا ہی معراج میں گر
آپکے جو ہیں نبوت کے نشاں
شاہ عالم نے کہا تب ای عم
نزد گہوارہ وہ کرتا تھا سجود
ماہ بولا کہ ترے اشک سے گر
دوسرے بار میں رونا چاہا
اور کوئی سبزی تھی تا روز شمار
کہے عباس تعجب کے سات
ہے قسم حق کی بلا شک ای عم
عرش کے پاس جو کرتے تھی سجود
کیا کہوں اس سے عجب تر ای عم
مرد وہ پیدا جو کیا ہے داور
دوسرا تیرا برادر زادہ
دہر میں پیدا جو ہوا ہر شب
ان پہاڑوں پہ ملک ہیں آتے
دیوے اس بندۂ مومن کو رب
رحمت حق کا وہ پاوے مقصود

تب فصاحت سے لگا کرنے بات
کہتا بسم اللہ بھی ہر دم وہ جناب
انسے لیتا تھا کنارہ ہر آن
پائے جو شیر سے رضاعت میں طلوع
ذمہ صحت کا دلیل وہی پر
انسے ہی ایک نشاں یہ بھی عیاں
ہم دو تو کرتے تھے باتیں باہم
اسکا آواز میں سنتا تھا وو
گرے یک قطرہ زمیں کے اوپر
چاند تب میرے سے یوں کہنے لگا
اس زمیں سے نہ اگیگی زنہار
آپ کو کیوں ہوی معلوم یہ بات
لوح محفوظ پہ اسوقت قلم
مہر و مہ حق کو وہ سنتا تھا نو
کہے فرمائیے ای بحر کرم
انبیا یک لک و چوبیس ہزار
یعنے میں جانتا ہوں انکو فقط اللہ
جانے بیشک و ربا اس ہی شب
غیر حق جانے نہ کوئی ہیں کتنے
اسکو سمجھے یاد کریگا وہ جب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت سید انام کا احوال فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

احوال فطام

اب میں لکھتا ہوں کچھ احوال فطام
چار سالہ سا وہ آتا تھا نظر
جو عجائب کہ میں دیکھی اس سے
میں وے برکات کو رکھ پیش نظر
مصلحت جانی ہو نہیں ہو سو اس
الغرض اس سے میں رخصت لیکر
کیا کہوں حال ترقی اپنی
چاروں سال فرشتے آکر
وے سدا وشت کو اپنے گھر سے
ایسے میں آئے پرندے دو وہاں
کوہ پر ایک لیجائے ہر دو
چاک پھر اسکو کئے وے ہر دو
دریہ خون حصۂ شیطاں سے جاں
پس ملک ایک وہ دوسرے سے کہا
آب ژالہ سے بھی دل کو دھوئے
پھر کہا ایک نے دوسرے سے تب
شکم اطہر کو جو وے چیرے تھے
سینۂ پاک سے حضرت کے عیاں
اور وہاں سینہ بھی چیر جو ہم
پس کہ سنتے ہی وہ چھوڑی ہوش
دیکھ رقت سے بہت رونے لگی
میں قدم پر ترے قربان ہوئی
سنکے یہ قصہ وہ حیران ہوئی

یعنے وہ دودھ چھڑائی اہتمام
دودھ اس عمر میں چھڑوا دیکر
اور برکات مرے گھر میں ہوئے
تھی جدائی سے جو اسکے مضطر
چند روز اور رہے میرے پاس
لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کر دیا ہم کو غنی رب غنی
شق کئے شاہ کا صدر انور
جایا کرتے تھے چرانے بکرے

سینہ مبارک[۱۲]

شکل کرگس سے ملک تھے وے جاں
اور سرور کو لٹائے ہر دو
اسمیں تھا خون سیہ بستہ جو
رہے ہر دل میں وہ انسانکے نہاں
در تواب برف کا پانی لے آ
پھر فرشتے وہ سکینہ لائے
اس دل پاک کو توسیدے آب
کردئے جلد برابر بھی اُسے
نظر آتی تھی وہ سیون کی نشاں
دودھ بھایوں نے یہ کہا جدم
ساتھ لے مرد کو دوڑی پرجوش
ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگی
میں تصدق بدل جان ہوئی
پس اٹھا لیکے وہ حضرت کو گئی

دہ حلیمہ سے ہی سن یوں منقول
آمنہ پاس اُسے لائی میں
کی میں تفصیل سے سب انکا بیاں
کی ہوں تب ایک بہانہ ایسا
عرض اس طرح سے جب میں نے کی
پھر عجائب وغرائب بسیار
نقل ہے عمر نبی سے خوشحال
یعنے بچے جو حلیمہ کے تھے
شاہ دیں ان کے ہی ہمراہ بکروں
ایک دوسرے سے وہ پوچھا میاں
چونچ سے شکم مبارک چیرے
پس نکال اسکو بھی پھینک دئے
آپ کے دل سے نکالا ہم نے
لایا ہے برف کا پانی وہ بھی
تھا وہ مانند سفوف اطہر
لیکے پھر مہر نبوت سے ہی
خادم خاص انس بن مالک
الغرض جب وہ فرشتے آکر
روتے اور دوڑتے آئے مضطر
دیکھی حیراں ہیں کھڑے شاہ ہدا
اے مرے لخت جگر میں صدقے
حال سے اپنے مجھے دیجے خبر
اور حفاظت میں لگی سب اوقات

ہوئی دو سال کی جب عمر رسول
اُس سے انعام بہت پائی میں
آمنہ سنکے ہوئی بس شاداں
دہ ہے مکے کی بڑی گرم ہوا
آمنہ پاس وہ معقول ہوئی
نظر آتے تھے ہمیں لیل و نہار
فضل سے حق کے ہیں گذرے سال
دودھ بھائی و بہن حضرت کے
ہوئے جنگل کی طرف جلوہ فروز
کیا ہی شخص ہے وہ بولا ہاں
دل نکالے ہیں یہ سینے سے
اور یوں عرض پیمبر سے کئے
تا نہ وسواس کو جا ہو اسکے
دھوکے اس پانی سے وہ شکم نبی
چھڑکے ہیں اسکو نبی کے دل پر
مہر اس پر وہیں دھرنے کی
سب کو دیتا تھا خبر وہ سالک
لیکے حضرت کو گئے کوہ اوپر
اور دئے بی بی حلیمہ کو خبر
رنگ بھی آپ کا ہے سبز ہوا
اے مرے نور بصر میں صدقے
ماجرا سارا کہے ہیں سرور
مثل سایہ کے رہی شاہ کے ساتھ

شق صدر حضرت بار اول

چار بار عمر میں آنحضرت کے / شق کئے صدر فرشتے آکے
آگے آویگا وہ ہر مرکا بیاں / ایک حکمت تھی ہر یکبار میں جہاں
بار اول میں جو حکمت تھی خفی / یوں ہی تفسیر عزیزی میں لکھی
یعنے عمر میں سمجھ اطفال کے سب / بالیقیں چار برس کی ہوں جب
دل میں ہوتا ہے تب انکے پیدا / کھیل بازی کا ہے بس شوق بڑا
اسلئے دھوئے وہ مبارک دل کو / کھیل کی تاکہ نہ رغبت ہو کبھو
پس اسیواسطے وہ شاہ خیار / طفلگی میں بھی نہ کھیلے زنہار
الغرض ایسے عجائب حالات / جبکہ دیکھی ہے حلیمہ دن رات
خوب تب دل میں ہیبت کچھ لائی / شہ کو لے جلد یہ مکہ آئی
آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر / شہ کا احوال سبھی کی ظاہر
دئے خاتون اسے مال وفور / لے حلیمہ وہ گئی ہو مسرور

گلدستہ

نقل ہے بعد نبوت یکبار / آکے مکہ کو حلیمہ ناچار
فقر وفاقے کی شکایت اپنے / کی ہے اظہار جب آنحضرت سے
تب دئے اسکو خدیجہ بکرم / یک شتر نقد بھی چالیس درم
اور بایمان حلیمہ کے میاں / مختلف آئے روایات ہیں جہاں
اسکو اور مرد کو اسکے ای یار / کیا اصحاب سے بعضوں نے شمار
اور عبداللہ حلیمہ کا پسر / جو تھا ہمشیر نبی کا اشہر
وہ نہ پایا ہے زمان بعثت / کرچکا قبل نبوت رحلت
اور اس شہ کی رضاعی خواہر / نام شیما ہے جسے ای ماہر
بہن تھی ایک حلیمہ کی جو / پائے ایماں سے شرف یہ ہر دو

دوسرا گل بیان میں پہنچادینے حلیمہ کے اُس سید الناس کو آپکے والدہ ماجدہ کے پاس اور حضرت آمنہ کی رحلت اور عبدالمطلب کی کفالت اور عبدالمطلب کی رحلت اور ابوطالب کی کفالت موجب وصیت عبدالمطلب کے

جب غرض شہ کو حلیمہ دائی / آمنہ پاس جو لا پہنچائی
شاہ کے والد ماجد کی کنیز / آمنہ پاس تھی یک باتمیز
اُمّ ایمن تھا سمجھ اس کا نام / شہ کی خدمت وہی کرتی تھی مدام
یوں وہ کرتی ہے روایت ای یار / شہ کی خدمت میں تھی میں لیل و نہار
بھوک اور پیاس کا شکوہ زنہار / نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار
صبح کو پیتے تھے زمزم وہ مدام / اسپہ کرتے تھے قناعت تا شام
دیتے ہم کھانے کی جس دم رغبت / بولتے مجکو نہیں ہے حاجت
آمنہ شاہ کو لے چھٹویں سال / جب گئیں سوئے مدینہ خوشحال
یک مہینہ تھے مدینے میں ہم / تیرنا سیکھے وہیں وہ اکرم
بعد مکے کے طرف جبکہ پھرے / اور آ منزل ابوا پہ پہنچے
آہ بیمار ہوئی ہے خاتون / شاہ بیٹھا تھا سرہانے محزون
یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی / بعد پھر ہوش میں آکر دیکھی
اور وہ بیٹھا ہے سرہانے غمگیں / دیکھ کر اسکو لگی رونے وہیں
پس کہی بیت پڑھی وہ پرغم / مشعر بعثت سالار امم
حق کی توحید سے تھے وہ مشحون / بت پرستی کی بدی سے مقرون
خوبی دین براہیم خلیل / تھے وے بیتوں میں صریحا بتفصیل
پس وہ خاتوں کی تقریر جلیل / اسکے ایماں پہ ہے بے شبہ دلیل
اور والد بھی نبی کا یونہی / سارے جدات اور اجداد بھی

وفات بی بی آمنہ

تھے مسلمان موحد اشہر — تھے وہ سب دین براہیم پر
مجتہد شرع کے علمائے فحول — اور حفاظ احادیث رسول
ابن شاہین و سیوطی اے امیر — قرطبی ابن حجر شیخ کبیر
وے بہت لائے دلائل معقول — کہ مسلمان تھے سب آبائے رسول
لائے ہیں اسمیں احادیث صحیح — رد کئے قول مخالف کو صریح
اندریں باب رسالہ میں ایک — لکھا تنویر عقول اسکو دیک
الغرض حضرت خاتوں ہیہات — کی ہے ابوا میں اسی روز وفات
یوں تھا مذکور ان ابیات اندر — امر موئی والدۂ پیغمبر

ساتواں سال

ام ایمن جو تھی ہمراہ رکاب — دیتی تھی شہ کو تسلی در باب
اسکو جب عبد مطلب دیکھا — لگا رونے کو گلے اپنے لگا
شاہ جب سات برس کا ہی ہوا — شہر مکے میں بڑا قحط پڑا
بوقبیس ایک جو ہے کوہ بڑا — اسپہ تب عبد مطلب نے چڑھا
یمن سے سرور عالم کے خدا — تب ہی برسات بہت برسایا

آٹھواں سال

شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر — آہ رویا ہی بہت ہو مضطر
عمر ہے میری صد و بیس برس — دار میں کچھ میر نہ باقی ہے ہوس
اب میں جاتا ہوں تو مرجانو نبیل — کون ہوا اسکا مرے بعد کفیل
اتنی حق دیوے تجھے عمر طویل — دیکھے تا شاہ کی تو شان جلیل
یوں کہا عبد مطلب در حال — گرچہ ہے تجکو بہت مال و منال

وفات عبد المطلب

یوہی سب شہ کے چچایاں چاہے — مرہیں اسکی کفالت دیجے
باب میں سرور دیں کے اے یار — لطف سے کرکے وصیت بسیار
ابوطالب سے کہا بس وہ ملول — کہ وصایا کو مرے کر تو قبول
بس پکڑ ہاتھ نبی کا ہیہات — ابوطالب کے دیا ہاتھ میں ہاتھ
دے سر در دیتہ نبی کے بوسے — ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے

گرچہ ہیں مختلف اسمیں اقوال — پہ صحیح قول یہی ہے بمقال
حق دیا جن کو مدارج عالی — اولا قدوۂ دیں غزالی
شیخ حفاظ محدث سبکی — اور سوا ان کے بہت علما بھی
مستقل اسمیں رسایل مبسوط — بھی لکھے ہیں بیانے مطول مضبوط
اور مواہب و معارج میں بھی — اور مدارج میں بھی لائے یوہی
در دلائل جو ہیں اس مطلب کے — تجھ پہ بے شبہ وے ظاہر ہوگئے
کہتے ہیں آہ بہت سے جنات — اسکے نوحہ میں پڑھے تب ابیات
تھا بہت سرور عالم دلگیر — درہوا آہ یتیم اور اسیر
بس حفاظت سے بمکہ لائی — اسکے جد پاس سے پہنچائی
اسپہ الطاف بہت دہرتا تھا — اسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
لوگ سب عبد مطلب سے کہے — در دعا میمنہ کے خاطر کیجے
شاہ کو اپنے بٹھا کندہے پر — حق سے مانگی ہے دعا وہ بہتر
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب — ہوی موت عبد مطلب کی قریب
خویش و اولاد ہوئے جمع تمام — یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام
شوق دل میں تھا یہی شام و سحر — دیں میں کچھ دیکھوں عروج سرور
بولہب پسر کلاں اسکا تب — یوں کیا عرض کہ ای میر عرب
کیجئے اب سے پسر کے تحویل — تا دل و جاں سے رہوں اسکا کفیل
سخت بے رحم ہے پر تیرا دل — کیوں یتیموں کا تو ہووے کافل
ابوطالب کے سوا وہ دانا — نہ کسی کو ہے مناسب جانا
اسکو ہے شہ کی کفالت بخشا — مایۂ گنج سعادت بخشا
وہ کہا ہاں کہ قبولا ای پدر — ہے گواہ خالق یکتا اسپر
اور لگا کہنے کو ہو کر شادان — دم ہوا اب موت مرے پر آسان
شہ کی ہی مدح تھی جاری بزبان — دار دنیا سے سدہارا وہ جان

ام ایمن کہی سرور گریاں / پیچھے تھا اسکے جنازے کے رواں
پس چچا شہ کا سگا بوطالب / دل دیا اس سے لگا بوطالب
دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز / خرق عادات نبی سے فیروز
ابن حبان بھی حاکم ای بسیر / یوں روایت سے یہ دیتے ہیں خبر
شاہ فرمائے مثال اسکے کہیں / خواب میں کسنے یہ دیکھا ہی نہیں
یعنے یک اسمیں ملک تھا جبریل / اور تھا دوسرا ملک میکائیل
بعد ازاں چیر دیے ہیں میرا شکم / خون نہ نکلا نہوا کچھ بھی الم
ایک نے دوسرے سے کہا دل کو چیر / دور کر غل و حسد کو اے خبیر
چیر کر دل کو مرے پس وہ ملک / جوں وہ بولا تھا کیا ہی بیشک
پس پکڑ میرا انگوٹھا وہ کہے / جا تو اب فرح و سلامت سے رہے
حکمت اس شرح صدر کی اے بسر / یوں ہے تفسیر عزیزی اندر
اقتضا کی ہے خدا کی حکمت / کہ جو ہے تنگ غضب اور شہوت

بارہویں سال کا احوال

قافلے سات تجارت کے لئے / عازم شام ہوا مکے سے
اسمیں رہتا تھا بحیرا راہب / جو کہ مدت سے تھا شہ کا طالب
کر سفر آوے یہاں تک یکبار / پس اسی واسطے وہ نیک اطوار
دیکھا جب قافلہ بوطالب / جلد آ شہ سے ملا وہ راہب
ہووے گی ختم نبوت اس پر / سب رسولوں کا ہے یہی سرور
اور کہا شاہدی دیتا ہوں بحق / کہ یہی تو حق کا رسول برحق
اس پیمبر کی نبوت بیشک / پھیلے گی شرق سے لے غرب تلک
پس کہا شہ کے چچا سے اظہار / شام تک اسکو نہ لیجاؤ زنہار
جو میں جانا ہوں تو جانیں گے اگر / چاہیں گے اسکی ہلاکت یکسر
پھر بحیرا سے وہ لیکر رخصت / کیا مکے کو وہیں سے رجعت

دفن حجوں میں کیئے اسکو لیجا / مقبرہ تب وہی مکے کا تھا
دل سے اس شہ کو بہت چہیتا تھا / خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا
جب پیمبر کو ہوئے گیارہ سال / شق صدر اسکو ہوا خوش منوال
شاہ بحیروز تھے جنگل میں کہیں / آئے اسجائے پہ دو مرد حسیں
عطر سے انمیں تھی پیدا خوشبو بس / تھا بہت پاک و نفیس انکا لباس
مجھکو وہ دونوں لٹائے ایسا / کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا
طشت زریں میں تھا یک لاتا آب / دوسرا دھوتا تھا ساماں شتاب
خون بستہ کو تو کر دیے دور / مہر و شفقت سے بھی کر اسکو پر
خشک تھا ایک سفوف انکے پاس / دل پہ چھڑکے مرے پایا آماس
شہ کہے تب سے ہی شفقت اکثر / خلق پر پاتا ہوں دل کے اندر
کہ جب ایام بلوغیت کے / شاہ کونین کے نزدیک ہوئے
جو جوانی کے لوازم ہیں وے / تاکہ ہو دور نبی کے دل سے
بارہویں سال میں اے نیک صفات / شاہ کو لیکے ابوطالب سات
کوفے اور بصرے کے درمیاں لیجا / صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر / دور آخر کا جو ہے پیغمبر
ہو کے اس شاہ کا مشتاق لقا / آ کے اس صومعہ میں رہتا تھا
کر کے آثار یہ سرور کے نظر / بولا یہ ہوویگا سچ پیغمبر
اور جب مہر نبوت دیکھا / اسپہ رو رو کے بہت بوسے دیا
پس اقدام شریف سرور / بوسے دی کہنے لگا ہو خوشتر
اور اس سرور عالم کا دیں / ہوویگا ناسخ ادیان یقیں
کیونکہ سب قوم یہود مردود / دشمن سخت ہیں اسکے بے سود
ابوطالب نے یہ سن خوف کیا / مال بصرے میں ہی اپنا بیچا
چودہویں سال میں اے اہل ادب / حرب فجار ہوا تھا بہ عرب

جاہلیت میں ہوا تھا وہ وصال
ہفدہ سالہ ہوئے وہ جبکہ بخیر
یمن و برکت سے نبی کے کردار
ہوئے انیس برس کے وہ جب
تھا ابوبکر بھی شہ کے ہمراہ
ایک راہب جو وہاں رہتا تھا
کہا راہب نے قسم کھا حق پر
نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھے گا
تھا وہی صدق ترقی میں سدا

ہے معارج میں یہ تفصیل حال
تب چچا اس شہ عالم کا زبیر
منفعت اسکو دیا ہے کیا
عازم شام ہوئے شاہ عرب
عمر تب انکی تھی ہجدہ سالہ
وہ ابوبکر سے ملکر پوچھا
در وہ اس عصر کا ہے پیغمبر
اے ابوبکر پیمبر کے سوا
تا کہ ایماں کی وہ دولت پایا
اور رسالت سے نبی کے اکثر

طول ہے وہ نہ ضرور الترقیم
جب تجارت کو یمن کے نکلا
اس سفر میں بھی کرامات وفور
پر مواہب میں کہا ہے یہ سفر
بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا
بولے کون محمد ہے وہ
کیونکہ پہنچی ہے خبر مجھکو صحیح
بس یہ سنتے ہی صدیق شفیق
اور اسی سال میں اس سرور کو
دے ملک دیتے تھے آ بسمیں خبر

اسلئے میں نہ لکھا ہو الٰہی فہیم
سرور دیں کو بھی ہمراہ لیا
پائے ہیں سرور عالم سے ظہور
بیسویں سال کئے ہیں سرور
رہ میں تشریف رکھے شاہ ہدا
کہا بوبکر محمد ہی وہ
در یقیں کوئی بشر بعد مسیح
شاہ دیں کی کیا دل میں تصدیق
نظر آتے تھے فرشتے خوش رو

تیسرا اگلا سفر کرنا سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک راہب کا اور ایمان لانا اس کا حضرت پر اور تزویج آنحضرت کی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کے جو ہوئے
ذی نصیب پاک حسب خوش خصال
قافلے اپنے تجارت کے مدام
آسمانی تھی کتب سے آگاہ
خواب میں دیکھی تھی اپنے چندر
ایک راہب نے کہا تھا تعبیر
سارے عالم میں کرے بعد ظہور
جبکہ تھا شاہ کو پچیسواں سال
یعنے تن کا نہیں پڑتا سایہ
ابر اس شہ کے مبارک سر پہ

تب خدیجہ سے نکاح اپنا کئے
صاحب مال و جمال و اجلال
بھیجتی تھی وہ بہت جانب شام
پڑھتی تورات کو بھی شام و پگاہ
آیا تھا اسکے اثر گو اندر
جو ہو پیغمبر اس عصر اخیر
سن یہ تعبیر ہوئی وہ مسرور
وہ لگی سننے بہت اسکے کمال
جسم ہے نور کا ہی مایہ
دھوپ کے وقت بنے سایہ گستر

مختصر قصہ وہ سن لکھتا ہوں
کوئی تونگر نہ تھا اس کا ہمسر
مرد بی بی کا کیا تھا رحلت
اور انجیل مقدس بھی تمام
گھر ہوا نور سے اسکے معمور
وہ سمجھے عقد میں اپنے لاوے
اور بھی مشتاق دل و جاں سے سدا
جو علامات رسالت اکثر
اور اس شہ کے مبارک تن پر
اور سدا بول و براز شہ دیں

وہ تھی مکے میں خدیجہ خاتون
ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر
کرتی تھی حق کی بہت طاعت و عبادت
خوب جانی تھی بھی پڑھتی تھی مدام
پس کیا ساری جہاں کو پرنور
پہلے دیں اس کا ترے گھر آوے
تا اس امید کو بر لاوے خدا
ذات اقدس میں جو تھے شہ کے اشہر
نہ ہے مکھی کا نہ مچھر کا گذر
غیب ہوتا نظر آتا نہ کہیں

جب یہ اوصاف وہ سننے کو لگی
ان دنوں کہنے میں یوں لائی ہے
ان دنوں میں سے خدیجہ اے جاں
تھی بہت شہ میں امانت داری
جب خدیجہ نے سنی یہ حالات
نفع میں حصہ وہ اپنا لیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے تمام
دیکھ سرور نے چچا کا افلاس
عزم بالجزم یہ دیکھ آخرکار
کرکے آراستہ وہ اپنا مکاں
اور مسند پہ انھیں بٹھلا کر
قافلے کی دے حکومت فی الحال
دی ہے دونوں کو وہ کر تابعدار
اور کی حکم کہ کر شہ کو سوار
الغرض گئے سے جب شاہِ انام
صومعے پاس ہے اسکے جا کر
دیکھ یہ دوڑ کے راہب آیا
مجھکو عیسیٰ ہی دیا تھا یہ خبر
سوکھے یک جھاڑ تلے بیٹھے گا
یہاں یک آوے گروہِ تجار
اور تب کیجو ضیافت اسکی
وہ جنازے کی پڑھے تیری نماز
شہ نے کی عرض قبول اسکی جب

پھول تسکین کے کھلنے کو لگی
بہت افلاس تھا بوطالب پر
جہنی تھی ایک بنت ذیشاں
تھی سزاوار تحسین سرداری
اور بھی آپ کے پاکیزہ صفات
اور مجھکو بھی جو چاہے دیوے
ہوتے آئے ہیں نبیانِ کرام
چاہا کرنا یہ سفر ہو سو اس
ابوطالب بھی قبولا جانا
فرش یک عمدہ بھی بچھوائی وہاں
لگی تورات میں کر نیکو نظر
بھیجی شام کو وہ نیک خصال
تا رہیں شاہ کے فرمانبردار
میسرہ لیکے چلے ساتھ وہاں
رونق افروز ہوئے جانب شام
قافلہ جب کہ ہے اترا یکسر
کر سلام آپ کو یوں عرض کیا
یہ محمد ہے رسل کا سرور
جھاڑ اسوقت ہرا ہوویگا
انکا بیشک وہ رہیگا سردار
اور بجا لائیے خدمت اسکی
کفن اور دفن سے لیویگا تو نام
قافلے کو وہ کیا مہماں سب

پر جو کی خواب کی اپنے تعبیر
فکر تھی بیچ میں سرور کے مدام
تا اسے ساری حکومت دیجے
آپ کو ملک عرب بیچ یقیں
پاس اس شہ کے یہ بھیجی پیغام
ابوطالب کو سنائے شہ دیں
کیوں کرے شاہ کو پس تابع غیر
تا وہ افلاس چچا سے ہو دور
جب خدیجہ نے سنی ہے یہ خبر
لائے تشریف وہ جب با اجلال
جو کہ تھی ختم نبوت کی نشاں
میسرہ ایک غلام اسکا جو تھا
دیکھے یک عمدہ لباس انکے پاس
خرق عادات جو دیکھیں ہیں
راہب یک وہیں تھا اہل کمال
سوکھے یک جھاڑ تلے بیٹھے نبی
آپ ہو ختم رسل عالی شاں
گذرے چھ سو سے زیادہ کئی سال
ابر کا سایہ ہو سر پر اس کے
ذات میں جسکے تو پاوے یہ نشاں
تو پڑھ ہے کلمۂ شہادت جس آں
خدمتِ عالی میں تو اسکے سلام
جبکہ فارغ ہوئے کھانے تمام

سو طلب ہوا اسکا ہوا بے تاخیر
تھا شب و روز بہت بے آرام
قافلہ شام کو اپنا بھیجے
کہتے تھے آگئے نبوت کے ایں
کاروان ساتھ لیجاوے تا شام
سن یہ پیغام ہوا وہ غمگیں
جسکے تابع ہیں دو عالم بالخیر
تھا یہی سرورِ دیں کو منظور
شہ کو بلوائی بہت ہو خوش تر
باادب لی ہے تو استقبال
پائی وہ شاہ میں بے ریب گماں
بھی خزیمہ تھا سنگ اک اسکا
کبھی پہنایو شہ کو یہ لباس (قرابتدار ۱۲)
وہ بیاں آ کے سب اپنے سے کریں
سن نہ یاد اسکی تھی از شش صد سال
جھاڑ سرسبز ہوا ہے وہ بھی
منتظر آپ کا ہی تھا میں یہاں
آوے یکبارہ یہاں وہ خوشحال
سایہ اسکا نہ زمیں پر بھی پڑے
جلد لا اسپہ تو دل سے ایماں
کرے پرواز ترے جسم سے جاں
پہنچا جانب سے مربی کرام
رو برو شاہ کے آکر وہ ہمام

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند
قصر پر بیٹھے خدیجہ خورسند
دو ملک اڑتے ہوئے آتے تھے
الغرض آن کے بی بی کے حضور
وصفِ پاک اظہار کیے انکے سبھی
قصہ راہب کا بھی بولے یکسر
چاہی تزویج میں شہ کے آؤں
مال و زر رکھتی تھی اور جود و کرم
کئے امرا و سلاطین ذی نام
دیکھی جب شاہ میں نبوت کے نشاں
میں بھی نزدیک نبی جاؤں ابھی
ابو طالب ادھر اُس شہ کا چچا
ہو کے تزویج خدیجہ کے ولی
تین جامے تھے نفیس اے ہشیار
تھا دیا آپ کی تزویج لیئے
اور خدیجہ بھی روانہ کی تب
قیمتی تھا ان بہت اے دمساز
شاہ تشریف یہاں جب لاوے
رونق افروز ہوئے جب سالار
مہر خاتون کا یا صد اجلال
اور خدیجہ بھی تکلف سے تمام

مرغِ جاں جسم سے پرواز کیا
یمن سے شاہ کے بہت نفع ملا
پائے گلّے میں ہوئے خوب رسند
بیٹھی تھی ساتھ لے عورتاں کو چند
سایہ سرور کے اوپر ڈالے ہوئے
میسرہ اور خزیمہ مسرور
جلد اٹھ چلنے لگے راہ تبھی
سُن وہ خاتون ہوئی بس مضطر
میں ہی اوّل یہ سعادت پاؤں
عقل و علم و ادب و نیک شیم
کئے تزویج کا اسکے پیغام
آپ سے چاہی نکاح اے ذیشاں
اسکو اسباب یہ لے آؤں ابھی
ہوا داعی نکاح والا
شہ کو بلوائے ہیں با عیش دلی
مول ہر ایک تھا پانصد دینار
شاہ پہنے وہ لباس اسکے لئے
بادشاہانہ لباس ایک عجب
کردی حضرت کے لئے پا انداز
وا کئے اسکو قدم پر انکے
کئے خدام وہ طبقوں کو نثار
چار سو زر کے ہیں باندھی مثقال
اہلِ مکہ کو ہی کی دعوت عام

پڑھ جنازہ کی نماز اسکو ہیں
پس مع الخیر یہ مکہ آئے
ہے روایت کہ شتر پر ہو سوار
شاہ عالم پہ پڑی اسکی نظر
دیکھ خاتون یہ ہوئی تھی دلشاد
بولے دو اونٹ بہت سست ہوئے
اور کرامات جو اس سرور سے
اور کئی جزم و یقین دل انداز
نقل کرتی ہے ثقیہ یہ میں
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال
پر وہ خاتون نہ قبولی تھا شاہ
عزم دل میں سے تب لی وہ
پس وہ میں شاہ کی خدمت گئی
اور خاتون کا چچا جو تھا عمر
تب ابو بکر کیا ہے حاضر
الف دینار بھی لایا خوشحال
مال بو بکر کا ہی وہ سب تھا
بادشاہانہ لوازم سے بھی
اور جواہر سے طبق بھر کے کئے
غرض اس عزت و شوکت کے ساتھ
خطبہ عقد پڑھا عم رسولؐ
سب قبائل کے رئیس و امرا
مال خیرات کی اس روز زیاد

دے کفن دفن کئے سرورِ دیں
جنس کچھ شام سے بھی تھے لائے
واردِ مکہ ہوئے جب سالار
سایۂ ابر ہے دیکھی سر پہ
معتقد شہ کی ہوئی اور زیاد
راہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے
دیکھے تھے رہ میں شہا تب وہ کئے
اس زماں کا ہے یہی پیغمبرؐ
ام خدیجہ تھی نجیب الطرفین
زن نہ تھی عصر میں کوئی اسکے مثال
دل نہ تھا بیاہ پہ ہرگز اسکا
صبح سے یہ رازِ نہاں کھولی وہ
اور ترغیب نکاح اسکو دی
ابن عم ورقہ بھی نوفل کا پسر
واسطے شہ کے لباسِ فاخر
بولا یہ عبد مطلب کا ہے مال
دفع منت کے لئے یوں وہ کہا
گھر کو آراستہ وہ کروائی
بولی بات اپنے کنیزوں سے وے
خویش اور یاروں کو لے اپنے ساتھ
بعد ورقہ بھی پڑھا ہی مقبول
تہنیت ہر دو طرف لائے بجا
سارے بردوں کو بھی کی ہی آزاد

غلام باندی ۱۲

اور وہ مال و متاع اپنا سب — نذر حضرت کے ہی کر دی یکطرب
تا ہو شاہ پہ اپنا احسان — آپ ممنون رہے سرو عیان
پر تھا کب مال سے اس شاہ کو کام — دو جہاں جسکے دل و جان سے غلام
ذات میں جسکی تھی استغنائی — مال دنیا سے تھی بے پروائی
اور جب عمر شہ عالم کی — تیس پر پانچ برس کی ہی ہوئی
تب نئے سر سے عرب نے تا خیر — کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر
کام میں اسکے تھے حضرت بھی دخیل — مثل جد اپنے براہیم خلیل
حجر اسود کے لگانے کو اٹھا — کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا
سب قبائل میں عرب کے درحال — تب بہت آیا خلاف اور جدال
تا کہ آپس میں ہنوے بپا — پہنچی ہی نوبت جنگ و پیکار
ہر قبیلے کا یہی تھا دعوی — سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا
متفق ایسے ہو سب باہم — کہ محمدؐ ہو ہمارے میں حکم
جو کرے حکم کریں سب وہ قبول — پس کئے حکم یہاں سب کو رسولؐ
کہ بڑی ایک بچھا دیں چادر — اور رکھیں اسمیں مبارک وہ حجر
شخص ہر ایک قبیلے سے یکیا — آکے چادر کو وہ پکڑے بیشک
پاس دیوار کے وے لاویں اٹھا — سب قبائل بھی وے لائے گویا
کریں سب مل کے وکیل اپنا مجھے — میں ہی دیوار میں رکھ دونگا اسے
حکم حضرت کا کئے سب وے قبول — سنگ پس آپ لگائے ہیں رسولؐ
غایت عقل پہ شہ کے یہ قبیل — علما بولے یہ قصہ ہی دلیل
عمر پچیس برس سے ہی عفیف — سال چالیس تلک عمر شریف
غیب کے سنتے تھے آواز نبیؐ — پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی
تیس پر تین سے لے تا چالیس — شاہ کو دکھتے تھے انوار نفیس
گیارہویں سال سے تھا تا تینتیس ۳۳ — ساتھ اس شاہ کے جبریل انیس
اور تینتیس چہل تک بہ قبیل — تھا رفیق آپکا بس اسرافیل
کہا حضرت نے کہ خلاق صمد — کی مری چار وزیروں سے مدد
آسمان کے دو وزیران جلیل — ایک جبریل دگر اسرافیل
دو وزیران زمین نیک سیر — ایک بوبکر عمر ہے دیگر
پہلے تھے جتنے ز نبوت آگے — خواب ہوتے تھے نبی کو سچے
دیکھتے خواب میں یعنے جیسا — پاتے بیداری میں اسکو ایسا

زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت اور عبادت کا بیان

جب نبوت کے مبارک ایام — ہوئے نزدیک یہ اس شاہ انام
خلق سی خوش نہیں آتی صحبت — خلوت حق سی ہی پاتے الفت
غار میں کوہ حرا کے شہ دین — جا کے تب ہونے لگے گوشہ نشین
ذکر اور فکر میں رہتے شاغل — ذکر لب گاہ کبھو فکر بدل
تھے کبھی ذاکر سبحان اللہ — اور کبھو لا الہ الا اللہ
رہتی عزلت کبھو یکماہ تمام — کم بھی کرتے تھے کبھو چند ایام
ہوئے پھر مکے میں رونق افروز — خانۂ پاک میں رہ یک دو روز
توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ — پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہ
اسی خلوت کے دنوں میں یکروز — تھے لب آب یہ جلوہ افروز
یکبیک ایسے میں ای اہل نیاز — یا محمدؐ سے ہوئی ایک آواز
دیکھے سر اپنا اٹھا وہ سرور — کچھ بلندی میں نہ آیا ہی نظر
یونہی آواز دو بارا ور ہوے — پہ چو طرف جلد نظر کرنے لگے
تھی بہت شاہ کو تب حیرانی — شخص یک ایسے میں پس نورانی
تاج یک نور کا تھا سر پہ دھرا — سبز پوشاک بھی وہ پہنا تھا

شکل خورشید کے بشکل بشر
میں ہوں جبرئیل امین ای بشر
یک روایت ہی کہ جبرئیل تبھی
اور کیا عرض کہ پڑھ ای شہ دین
صورتِ حرف نہیں ہی معلوم
کہ بہت شہ کو ہوئی ہی تکلیف
داب تے ہی اثر یک شہ پائے
عائشہ سے ہے روایت آئی
طشت زرین میں زآب زمزم
دلکو پھر اسکے ہی جگہ میں رکھے
جیسے برتن میں کسی چیز کو رکھ
حکمت اس شق صدر کی یونہی
وحی کا بار اٹھانے کیلئے
ہی روایت کہ تبھی روح امین
شہ کو جبرئیل امیں بتلائے
پیر کا روز تھا وہ ای اکمل
الغرض شام تلک شہ کو وہی
اور خدیجہ کو کہے ای باہوش
پوچھی بی بی نے کہ کیا ہی احوال
عرض کی بی بی نے تب ای سالار
جو ضعیفوں پہ ترحم ہر آن
اور ایسے ہی صفاتِ اقدس
ہی امید قوی مجھ کو ہی اب

آ کھڑا جلد بہ پیش سرور
آپ اس عصر کے ہو پیغمبر
نامہ پالا کے رکھا پیش نبی
شہ کہے اسکو کہ ای روح امین
اور نہ نامے میں بھی ہے کچھ مرقوم
اور بہت عرق کیا جسم شریف
پانچوں آیت بھی فصاحت سے پڑھے
کہ خبر مجھ کو پیمبر نے دی
دھوئے ہیں دلکو مرے وا اُسدم
اور سینے کو مرے وصل کیے
منقلب کرتے ہیں اسکو بیشک
ہی یہ تفسیر عزیزی لکھی
تنقیہ سرورِ دیں کا ہووے
مارا ہی اپنے قدم کو بر زمیں
سورہ الحمد کا بھی سکھلائے
دوسری تھی ربیع الاول
شکل جبرئیل نظر آتی تھی
کر اُٹھا جلد مجھے بالاپوش
شاہ تفصیل سے بولے سب حال
خوف و اندیشہ نہ کیجئے زنہار
اور خویشوں سے سلوک و احسان
ذات میں آپکے ظاہر ہیں بس
کہ کرے خیر ہی بس آپکا رب

شہ نے تو کون ہی اسکو پوچھا
لایا پانچ آیت اقرأ وہ امین
تھا وہ نامہ زحریر جنت
لکھنے پڑھنے سے نہیں مجکو خبر
شہ کو جبرئیل نے سینے سے لگا
یونہی دابا وہ نبی کو ۳ بار
نقل ہی شہ کو تبھی ای ہشیار
آ کے جبرئیل بھی اور میکائیل
دل سے کچھ پیر کے نکالے باہر
دست و پا میرے پکڑ کر یہ ادب
پس گئے پھر مرے پشت اوپر
کر نبوت کا گرامی منصب
قوتِ تازہ بھی پائے سرور
چشمہ پانی کا ہوا ایک ظاہر
اور دو رکعت بھی پڑھے ہیں نماز
یک روایت ہی کہ تھی وہ سیوم
اور لرزاں تھا بہت جسم شریف
پس لحاف ایک اڑھائی وہ لا
اور کہا خوف ہی اب میرے تئیں
کیونکہ رحمت کے صفات اپنی خدا
اور مہمانوں کی مہمانی بھی
رحم جو خلق خدا پر لاوے
اپنے ہمراہ وہ پس شاہ کو لی

عرض خدمت میں وہ اسطرح کہا
اور کیا عرض کہ پڑھ ای شہ دین
در دیا قوت سے تھی اسکی نیت
میں تو امی ہوں پڑھوں پس کیونکر
زور و قوت سے تب ایسا دابا
پس کیا عرض کہ پڑھ ای سالار
شق ہوا صدر کا بھی تیسرے بار
شق کیے سینے کو میرے قبل
کچھ یہ پہچانا میں اسکو آخر
ہر دو گردش بھی دی مجھکو تب
قلب میں جسکا میں پاتا ہوں اثر
جب دیا شہ کو خدا چاہا تب
تا گراں بار اٹھاوے سرور
غسل و استنجا و ضو ای طاہر
ہو کے جبرئیل امام ای دمساز
اور بعضوں نے لکھا تھی وہ دہم
گھر کو پس اپنے لے آئے تشریف
لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا
تا ہلاکت ہو یہ صدمے سے کہیں
ذات والا میں کیا ہی پیدا
اور تائید بھی محتاجوں کی
رحمت اسپر بھی خدا فرمائے
پاس ورقہ بن نوفل کے گئی

جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی
دین عیسیٰ پہ تھا وہ اہل کمال
وہ کہا حق کی قسم ای شہ دین
آپ مرسل ہو خدا کے تحقیق
کاش تب تک میں رہوں گر جیتا
نقل ہے تھوڑی ہی گذری مدت
پہن کر سبز لباس جنت
جلد ورقہ کی ہوئی جو رحلت
راہبان یونہی بہت او احبار

علما میں تھی اسے یکتائی
اس سے خاتون پہ کہی سب احوال
وہ جو آیا تھا ہی جبریل امین
میں دل و جان سے کیا ہوں تصدیق
آپ کو نصرت و یاری دونگا
کیا دنیا سے ہی ورقہ رحلت
تھا وہ جنت میں بہت با فرحت
کہتے ہیں حق کی یہی تھی حکمت
شہ کی بعثت کا کئے ہیں اقرار
مختصر اون میں لکھتا ہوں بیان

خوب تورات سے انجیل سے بھی
پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نے تب
سب رسولوں پہ وہی آتا تھا
مشرکاں آپکے ہونگے دشمن
دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے
علما اس کو گنے در اصحاب
گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زمان
کہ نہ لائے کہیں کفار گمان
جو کہ اس فن میں کتابیں ہیں طویل
لائے جو شہ پہ صحابہ ایمان

آگہی اور خبر اس کو تھی
آپ تفصیل سے فرمائے وہ سب
وحی مولا سے وہی لاتا تھا
پس آپکو اسلئے چھوڑو گے وطن
رخصت اس شاہ کو دی ورقہ سے
اسکو دیکھے ہیں پیمبر در خواب
پر وہ لایا ہی بلا شک ایمان
کہ وہ سکھلاتا ہی شہ کو قرآن
ان میں مذکور ہی انکی تفصیل

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک خلعت
کیا شرف اسکو دیا ہی داور
کیا لکھوں اسکے مقامات جلیل
مومنہ پہلی ولیہ ہی وہ
ایکدن شاہ سے جبریل ہمام

شہ کو پہنایا خدا با عزت
کوی نہ اس امر میں اسکا ہمسر
کیا کہوں اسکے کرامات جلیل
اور یہی پہلی صحابیہ وہ
آکہا حق سے ہی خاتون کو سلام
تا ابد اسپہ سلام و رضوان

کہ خدیجہ ہی سب سے تقدیم
سابقہ سارے وہ سباق کی ہی
پہلی زوجہ وہی اس شہ کی
جس سے پیدا ہوی زہرا جلیل
مرتبہ بی بی کا بس عند اللہ
حق تعالیٰ سے ہو ہر آن و زمان

پائی ایمان کی اول تکریم
سیدہ النفس و آفاق کی ہی
پہلی محبوبہ حبیب اللہ کی
پس یہی اسکی فضیلت پہ دلیل
ہووے کس درجے میں سبحان اللہ

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلا شبہ علی
ہی روایت کہ وہ تھے سن میں صغیر
ابو طالب کو عیال و اطفال
انکے ایک ایک پسر کو لیوے
ابو طالب نے کہا ہے وسواس

لائے ایمان بہ تصدیق دلی
ابو طالب کو علائق تھے کثیر
ہیں بہت وہ نہیں رکھتے ہیں مال
خرچ اطفال کا تا کم ہووے
کہ عقیل ایک کو چھوڑو مجھ پاس

شاہ مبعوث ہوے پیر کے روز
قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
قحط سالی ہی بڑی ای عم
حکم سرور کا قبولے عباس
باقی پہ چاہتے ہو جسے لیجواب

لائے منگل کو وہ ایمان فیروز
کہے عباس کو یوں تب سالار
چاہئے انکی مدد کرنا ہم
پس کہے جاکے ابو طالب پاس
کیا عباس نے جعفر کو طلب

اور حضرت نے علی کو ہی لیا
تربیت کرنے لگے صبح و مسا

پس علی شہ کے بجاے فرزند
تھے دل و جان سے نہایت خورسند

دیکھے یک روز کہ پڑھتے ہیں نماز
مصطفٰے اور خدیجہ بہ نیاز

پوچھے سرور سے یہ کیا ہی فرما
کہا حضرت نے یہ ہی دین خدا

ای علی تجھ کو بھی اس دین طرف
میں بلاتا ہوں تو لا اس سے شرف

ہی خدا ایک نہیں اسکو شریک
مجھکو اسکا ہی نبی جان تو ٹھیک

پس یہ سنتے ہی نبی سے کرار
ہوئے ایمان سے مشرف ای یار

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ کا ایمان لانا

بعد ازاں زید نے لایا ایمان
متبنّٰی پیمبر شاہ جہاں

اسکا قصہ ہی یہ سن ای فہیم
تھا بھتیجا جو خدیجہ کا حکیم

جب تجارت کو گیا تھا وہ بشام
شام سے لایا تھا وہ چند غلام

تہنیت واسطے خاتون ای شریف
لے گئی اسکے مکانکو تشریف

وہ خدیجہ سے کہا ہو خورسند
لے غلاموں سے جو ہو تجھکو پسند

زید کو حضرت خاتون لیکر
نذر کی ہی بجناب سرور

کرکے آزاد دیئے اسکو رسول
کئے فرزندی میں اپنے مقبول

اور حارث جو پدر زید کا تھا
ڈھونڈھتا اسکو بہت پھرتا تھا

جب خبر پہنچی ہی اسکو آخر
کہ ہی نزدیک رسول فاخر

جلد خدمت میں نبی کے آیا
اور فرزند کو اپنے پایا

اسکو سینے سے لگا کر اپنے
ہوئے دیکھے لگا ہی روتے

دیکھ کر شاہ نے یہ درد و ملال
اختیار اسکو دیا ہی فی الحال

کہ اگر چاہے یہیں رہجاوے
ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے

عرض کی زید نے ای خیر بشر
آپ کی مجھ کو غلامی بہتر

باپ کے ساتھ کی ہی دولت سے
پس نہ ہوونگا جدا حضرت سے

عذر کر باپ کو پس بھیجدیا
قصہ یہ آگے نبوت کے تھا

وحی حیث شادیہ کی شرف نزول
دین اسلام کیا جلد قبول

زید ہی مومن سیوم ہی جان
رکھ کے ایمان یہ تینو پنہان

وادی مکہ میں باشاہ ہدا
خفیہ کرتے تھے نمازو نکو ادا

جناب امیر المومنین افضل الخلائق بعد سید المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زید کے بعد ہی صدیق عتیق
ہوئے ایمان سے مشرف تحقیق

آگے بعثت کے سمجھ ای بھائی
عمر تھی بیس برس جب اسکی

دیکھے بوبکر مکرم یہ خواب
کہ گرا کعبے کے اوپر مہتاب

ٹکڑے ٹکڑے ہوکے پھر اسکے تبھی
منتشر ہوگئے مکے میں سبھی

یونہی یک اسکا مبارک ٹکڑا
گھر میں صدیق معظم کے گرا

بعد ازاں ٹکڑے وہ پھر جمع ہو سب
مثل اول کے گئے چرخ پہ تب

ٹکڑا ایک گھر میں جو صدیق کے تھا
انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا

یک روایت ہی وہ ٹکڑے یکسر
جمع ہوآئے ہیں صدیق کے گھر

پھر کئے روز کے بعد از وہ ہمام
جب تجارت کو گئے جانب شام

عل بحیرا سے کہے اپنا خواب
یوں کہا اسکی وہ تعبیر شتاب

شہر مکے میں قریب ای ماہر
ہوویگا ایک پیمبر ظاہر

بالیقین اس کی ہدایت کا نور
سارے مکے میں کرے شرف ظہور

تم وزیر اسکے رہیں حین حیات
اور خلیفہ ہوں یقین بعد وفات

یوں ابوبکر کہے ہیں پہچان
کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا نہاں

جب سنا شہ کی رسالت کی خبر
شہ کہے خواب کی تیرے تعبیر
آپ کو کس نے خبر دی یہ یقین
پس پڑھے کلمہ شہادت کا وہین
بے تامل تبھی لائے ایمان
نیچے یک جھاڑ کے مین بیٹھا تھا
اسپہ ایمان تو لا با اکرام
جبکہ حضرت نے نبوت پائی
جاہلیت مین بھی ای نیک اندیش
فرد ایسا ہو مسلمان اول
اس کی ترغیب و مدد سے ہی شتاب
سب صحابہ پہ فضیلت اس کی
بنت صدیق معظم اسما
گھر کو آے مین بہت با فرحت
ان کی ترغیب سے اسدن ہی شتاب
بعد ازان اور بہت سے یاران

آپکے پاس گیا مین خوشتر
کہ بحیرا جو کیا تھا تقریر
شہ نے فرمایا کہ جبریل امین
لای ایمان بصد صدق یقین
کچھ نہ چاہی ہین دلیل و برہان
شاخ اس جھاڑ کی یک جھکتی آتی
مین کہا کیا وہ نبی کا ہی نام
پھر اسی جھاڑ سے آواز آئی
تھے ابو بکر ز اعیان قریش
جب ہوا دین کا معاون اکمل
لای ایمان بہت سے اصحاب
ہوگئی شرع مین ثابت ای زکی
رضی اللہ تعالے عنہا
دین کی ہم کو کہی ہین دعوت
لائی ایمان ہی پانچ اصحاب
اس کی ترغیب سے لا ایمان
نسخہ ذکر صحابہ مین ای جان

جب کہے مجکو وہ دعوت بتفصیل
کیا تجھے وہ نہیں کافی ہے دلیل
مین کہا کوئی دلیل اسکی سوا
یک روایت ہے کہ وہ باعزت
اور دیتی ہین خبر وہ فیروز
کہی مہر سے کہ یک حق کا نبی
کی وہ پس نام سے مجکو آگاہ
کہ محمد ہوا مبعوث عیان
مرجع خلق تھے ہر کام مین وہ
جان اور مال سے بروجہ سدید
جبکہ سابق مین اسی سے اشہر

مین کہا کیا ہے رسالت کی دلیل
مین کیا عرض کہ ای شاہ جلیل
آپ سے اور نہ چاہوں اصلا
سنتے ہی سرور دین سے دعوت
جاہلیت کے دنون مین بکروز
بایقین ہو وےگا مکے مین ہی
کہ محمد ہے بن عبد اللہ
جلد جا اسپہ تو اب لا ایمان
معتمد خاص مین اور عام مین وہ
جب لگا دین کی کرنے تائید
نفع اسلام کو پہنچا اکثر

روایت

اس طرح بولتی ہے ای فیروز
لای ایمان شہ ہم سب جبتک
سعد اور طلحہ زبیر و عثمان
وجہ ایمان کی ان کی تفصیل
گر خدا چاہی لکھونگا وہ بیان

لائے بو بکر ہیں ایمان جس روز
وہ نہ مجلس سے اٹھی مین تب تک
اور پسر عوف کا عبد الرحمن
ایک بڑی جھتی ہے طومار طویل

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ کا ایمان لانا۔

انکے ایمان کا سبب اے ذیشان
عسکلان نام تھا یک حبر کبیر
ہر ملاقات مین وہ نیک شعار
یا مخالف ہو تمہارے دین کا
جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب

اس طرح کہتا ہے عبد الرحمان
کہ مین نہیں تھا وہ پیر شہیر
مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار
کہتا تھا میں نہ ہوا کوئی ایسا
قوم اور خویش و اخفاد کو سب

کہ بہ تقریب تجارت یہ مین
جب یمن کا مین سفر کرتا تھا
کہ تمہارے مین ہوا کوئی پیدا
جب گیا تھا یمن کو اسبار
مجکو پوچھا کہ نسب کیا ہی ترا

مین گیا قبل نبوت ز وطن
اول اس سے ہی مین ملتا تھا جا
جس کو ہو شہرت و اکرام بڑا
ضعف تھا اسکو ز اول بسیار
مین تمام اپنا نسب اس سے کہا

شاخ جھاڑ کا حضرت کی نبوت کی خبر دینا

سب سنا پس وہ کہا میرے سے ایک خوشخبری میں دیتا ہوں تجھے
گئے جھینے میں ہوا ہے وہ رسول سارے عالم سے کیا اسکو قبول
بت پرستی کو وہ رد کرتا ہے دین حق ایک نیا لایا ہے
میں کہا اس کو کہ وہ پیغمبر کس قبیلے سے ہوا ای بہتر
اس کو تو مخبر صادق ہی جان اُسکا ہونا صرو تابع ہر آن
تین ابیات مقرر اُن سے ہیں شواہد و معارج میں لکھے
ای محمد تو نبی ہے حق کا کہ خبر جس کی دیا تھا موسیٰ
تو دکھا خلق کو راہ اسلام کر شفاعت تو مری در روز قیام
جبکہ کہ میں آکر پہنچا پہلے بوبکر سے یہ حال کہا
جلد جا پہنچ تو اب اسکے حضور اُسپہ لا صدق سی ایمان بضرور
اور بولے کہ ترے سے فی الحال خبر کی پاتا ہوں امید کمال
شعر و پیغام کو سب سنوایا تب ہی حضرت پہ میں ایمان لایا
بعد ازاں تین برس تک ای جان فترت وحی ہوئی ہی پہچان
شاہ پس غار حرا میں جاکر ہوتے تھے گوشہ نشین شام و سحر
کیونکہ جو وحی سی پائے تھے ذوق غلبہ جب کرتا تھا بس اسکا شوق
آتے اس حال میں جبریل امین اور دیتے یہ قرار و تسکین
ہوا ایسا ہی کئے بار ای یار دی ہی جبریل نے تسکین ہر بار
اور سہ سال تک دعوت دین علی الاعلان کئے شاہ نہین
اور بروقت نبوت بے قیل جو پڑھائے تھے دو رکعت جبریل
اور پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا مصطفےٰ اور صحابہ بھی سدا

کہ تری قوم سے حق اُکے ماہر ایک پیمبر کو کیا ہے ظاہر
اُسپہ بھیجا ہی خدا ایک کتاب سب کتب کی ہی وہ ناسخ دریاب
پڑھ سناتا ہی وہ یک حق کا کلام کرتا ہے دعوت دین اسلام
وہ کہا ہی وہ بنی ہاشم سے جلد جا دیکھ قدم تو اُس کے
یہ کئے بیت مرے اب تو لجا خدمت عالی میں اُس کے پہنچا
اُن کا حال ہی یہی سن ای جان کہ خدا ایک ہی بے شک و گمان
اب میں لایا ہوں ترے پر ایمان تیری تصدیق کیا سر و عیان
جب یہ سنیں وہ مرے ہاتھ دیا نیکے میں جلد وہاں سے نکلا
وہ کہا ہاں کہ خداوند جہان کیا مبعوث محمد کو یہان
شاہ تب گھر میں خدیجہ کے تھے میں گیا دیکھ کے وہ مجکو ہنسے
وہ کہا کیا وہ کہے شاہ انام کس کا لایا ہی تو پہنچا پیغام
اور اسی سال ہوئے ہیں پیدا فاطمہ بنت نبی خیر نساء
یعنی اللہ کیطرف سے بہ تقبیل وحی حضرت پہ نہ لائے جبریل
منتظر وحی کے رہتے ہر حال اور اسبات کا رہتا تھا ملال
کوہ پر جاتے تھے وہ شاہ ہدیٰ تا ہلاک آپ کو کر دیوے گرا
آپ پے شہ خدا کے ہو رسول پس نہو وحی نہ آنے سے ملول
بعد سہ سال کے خلاق ورا لطف سی سورہ مدثر بھیجا
بلکہ تھی دعوت خفیہ جاری شہ کو ایسا ہی تھا حکم باری
پس وہی فرض تھی دو رکعت جان صبح اور شام کو بے شبہ و گمان
شب معراج میں یہ پنج نماز فرض مولانے کیا ای دمساز

چوتھا گل نبوت سی چوتھے سال کے احوال میں اظہار دعوت آنحضرت کی آیات بینات سی قرآن مجید کی

سال چارم میں بلاشک رسول آئیتیں پائی کہ ہیں جنکا شرف نزول

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ یعنے اظہار کر ای پیغمبر حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر

اور منہ پھیر لے ای اہیر نبی — مشرکوں ہی تو بلا شبہ سبھی
بعد ازاں کوہ صفا پر آئے — سب قریشوں کو وہاں بلوائے
کیا کبھو جھوٹ تم سنے ہو مجھ سے — بولے واللہ کبھی ہم نہ سنے
تم نے بھیجا ہے کرو دل سے قبول

کہتے ہیں آن کے سجدین نبی — دعوت دین کئے ظاہر تب ہی
جب ہوئے جمع قبایل یکسر — تب یہ فرمانے لگے ہیں سرور
شاہ فرمائے کہ آب میرا رب — دے رسالت کا مجھی یک منصب
پس لگے پڑھنے آں آیت کو رسول

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

یعنے کہدی میں خدا کا ہوں رسول — لوگو تم سب کی طرف کیجو قبول
کوئی نہ معبود سوای اس کے — وہی بے شبہ جلاوے مارے
وہ پیمبر ہی نبی امی — غیب سے پایا فیوض علمی
اسکے تابع بدل و جان ہو — شاید اس وقت میں تم رہ جاؤ
یوں لگا کہنے وہ بے شرم و حیا — کہ بھتیجا مرا دیوانہ ہوا
اور جب آیت انذر کامل — شاہ عالم پہ ہوئی ہی نازل
شاہ تب کوہ صفا پر آئے — سب اقارب کو وہیں بلوائے
حق کی توحید سنائے ان کو — اور دوزخ سے ڈرای ان کو
عقل میں وہ نہ تمہارے آوے — عقل اس کو نہ تمہاری پاوے
اور اس کوہ کے پیچھے ہے کھڑا — چاہتا ہے وہ تمہیں لوٹے آ
کیونکہ یکبات بھی جھوٹی گاہی — آپ سے ہم نہ سنے ہیں آہ ری
کہ میں دوزخ سے ڈراؤں تم کو — تم جہنم کے عذابوں سی ڈرو
اور مجھے جانیو تم اس کا رسول — اور اطاعت بھی کرو میری قبول
ورنہ آئیگا یقین تم پہ عذاب — یاد گے اپنا کیا تم یہ شتاب
حق انذار جو تھا لائے بجا — یوں روایت ہی کہ مسلم نے کہا
نام ہر ایک قبیلے کا لے — شہ پکار ان کو یہ فرماتے تھے
ای بنی عبد مناف و ہاشم — ای بنی عبد مطلب سالم

وہ خدا جسکی حکومت ابد دوام — آسمان اور زمین پہ ہے تمام
لاؤ ایمان پس اب ای مردم — حق پر اور اس کے پیمبر پر تم
لاتا ایمان ہی خدا پر وہ رسول — اور کلام اسکا بھی کرتا ہی قبول
بولہب کافر ملعون بدکا — جب اس آیت کو سنا ہی ای یار
ست کر بات کوئی اسکی قبول — بات یہ سن کے ہوی شاہ ملول

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

جمع کر خویش و اقارب کو تمام — شہ کئے دعوت دین اسلام
اور فرمانے لگے ان کو نبی — میں کہوں تم سی اگر بات ایسی
جیسے گر تم کو کہوں گا ایسا — ایک لشکر یہاں آیا ہے بڑا
تم یقین اس کو کرو گی کہ نہیں — سب کہے ہم اسے جانیں گے یقین
سن یہ حضرت نے آمین فرمایا — کہ ہے آب حکم خدا کا آیا
لاؤ اللہ پہ تم ایمان ٹھیک — ایک ہی کوئی نہیں اسکا شریک
اور قرآن پہ لاؤ ایمان — اور عمل اسپہ کرو از دل و جان
غرض اس روز نہایت حضرت — عام اور خاص کئے ہیں دعوت
شہ کے اجداد قریب و بعید — جو قریشوں بنی تھے مشہور ای رشید
کعب و مرہ کے سبھی ای اولاد — عبد الشمس کے بھی ای اولاد
اپنے جانوں کو بچا لیجو تم — نار دوزخ سے ای اسارے مردم

نزول سورۂ تبت

اللہ اللہ وہ بشیر اور نذیر
کئے اُس نے وہ بیانات تذکیر

یوں ہی عمات اور اعمام کو سب (پھوپیاں چچایان)
اور اولاد کو بھی اُن کے تب

بلکہ انذار کئے حق کے سبھی
اپنے اولادِ مطہر کو بھی

اُن کو بھی بولے ای میری دختر
جان کو اپنے بچالے ز سقر

یعنے بے اذنِ خدا سرّ و عیان
نہ تصرف کا ہے مجھکو امکان

کہ کروں تم سے میں نرمی و نرات
صلہ رحمی بھی کروں ہیں تم سات

کیونکہ دیکھ حق کی جلال و عظمت
ہوئی نیکوں کو بھی خوف و دہشت

الغرض آئی ہی جب وہ آیت [1]
اور تنذیر کئے ہیں حضرت

بھڑکی ہے اسکی وہیں نارِ غضب
اور ماری ہی حماقت کی لہب

یعنے اس طرح کہا ہو بے باک
ای محمد کہ تو ہو جاوے ہلاک [2]

شہ کا دل سنکے یہ آزردہ ہوا
حق نے پس سورۂ تبت بھیجا

الغرض بولہب اور اس کی زن
بوسفیان کی تھی جو کہ بہن

بولہب شہ کو ستاتا ہی رہا
رنج پر رنج دیا کرتا تھا

پر خدا آپ کا حافظ تھا دوام
شر سے محفوظ رکھا اسکے مدام

اُس کی زن جبکہ سنی ہی یہ خبر
آئی ہی لیکے بڑا ایک پتھر

عرض حضرت سے کئے دیکھ اُسے
کہ یہ آتی ہی بہت غصے سے

ہے مناسب کہ نہاں ہوں اس سے
بے ادب آپ سی تا نا ہووے

آنکر ایسے ہیں وہ پہنچی ہے
اور ابوبکر سے یوں پوچھی ہے

یہ خبر پہنچی ہے اب میرے تئین
کہ مری ہجو کیا ہے وہ یقین

جانئے ہجو کسیکی زنہار
نہیں پیغمبرِ حق کا ہے شعار

وہ نہیں آپ کو دیکھی ہے مگر
کہا حضرت نے کہ ہاں اِک داور

اور حضرت کی جو تھیں دو دختر
اُم کلثوم بھی رقیہ دیگر

انکا عتبا و عتیبہ تھا نام
وے ملاعین بھی نہ لائے سلام

آپ کے چوتھے چچا اور پھپی
یعنے عباس و صفیہ کو بھی

نارِ دوزخ سے ڈرائے ہیں بہت
حق کی تعذیب سنائے ہیں بہت

فاطمہ دخترِ آن شاہِ انام
حق کیا نارِ سقر جن پہ حرام

کہ میں اللہ کی عذابوں سے سنو
نہیں مالک ہوں تمہارا جانو

ہاں مگر رحم و قرابت کا حق
مجھ پہ ثابت ہے تمہارا الحق

جانئے غایتِ انذاری ہے یہ
خوف میں حق کے سزاوار ہے یہ

لاابالی پہ ہے کہ حق کے نظر
خاصگان بھی رہیں پُر خوف و خطر

بولہب کافر ملعون اشقا (بدبخت)
کہ جو حضرت کا تھا بیما و چچا

پس بہت غصہ ہوا وہ مردک
حق میں حضرت کے کہا تبالک

کیا کیا جمع ہمیں اس ہی لئے
پس تجھے جلد ہلاکت ہووے

حق نے لفظ اسکا اسی پہ پھیرا
اور خبر اُس کی ہلاکت سے دیا

باندھے حضرت کی عداوت میں کمر
آپ کو دینے لگے رنج اکثر

قتل حضرت کا بھی چہتا تھا وہ
اس کے قابو میں ہی رہتا تھا وہ

جب وے دونو ہی مذمت میں خدا
کہتے ہیں سورۂ تبت بھیجا

کہتے ہیں نزدِ رسولِ فاخر
تھے ابوبکر بھی اس دم حاضر

ہے یہ گستاخ بڑی بد اطوار
اور ہے کلہ دراز و بدکار

کہا حضرت نے یہ سن ای صدیق
کہ نہ دیکھیگی وہ مجھ کو تحقیق

کہ ای صدیق تیرا یار کہاں
دیکھے ہے آپ تو مجھے اُسکا نشان

کہا صدیق نہ شاعر ہے نبی
شعر کہتا نہیں ہرگز وہ کبھی

سن یہ خاموش گئی وہ ابتر
عرض صدیق نے کی ای سرور

ایک فرشتے کو یہاں بھیجا تھا
پر ہے وہ اپنے مجھے ڈھانپا تھا

آگے بعثت کے وہ دونو [illegible]
اُنکے بیٹوں کو دیے تھی شہ دین

بولہب کافر و ملعون نادان
جب ہوا دشمنِ سالارِ جہان

[1] یعنے أنذر عشیرتک الاقربین ۱۲

[2] یعنے لفظ تب سورۂ تبت میں ۱۲

اپنے بیٹوں کو تب اس طرح کہا کہ اگر چاہتے ہو تم میری رضا
جلد یہ رشتۂ وصلت توڑ دو ہر دو دختر کو نبی[2] کے چھوڑ دو
ورنہ جب تک میں رہونگا جیتا منہ تمہارا کبھی دیکھوں گا نہ
وہ جو عتبہ تھا بڑا اس کا پسر بسکہ خاموش رہا یہ سن کر
پور جو تھا وہ لعین کا چھوٹا وہ بھی شرم و حیا چھوڑا تھا
آیا ہی نزد حبیب خلاق اور دیا آپ کی دختر[1] کو طلاق
بے ادب ہو کے کیا زشت کلام ہوئی رنجیدہ بہت شاہ انام
حق کی درگاہ میں اٹھا دست دعا بد دعا ایسی کئے ہیں ای خدا
ایک کتے کو ترے کتوں سے اس شقی پر تو مسلط کر دے
ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا حق تعالی اسے مقہور کیا
انہیں ایام میں وہ زشت انجام قافلے ساتھ گیا جانب شام
ایک جنگل میں وے پہنچے ہیں جب اترے سب خیمے وہاں کر کے نصب
بد دعا شہ جو کئے تھے اسپر حق میں تھا اسکے بڑا اسکو خطر
جمع کر سب کا وہ سامان یکسر پس عتبہ کو سلائے اوپر
اسکے اطراف بھی سوئے ہیں سب ناگہاں آیا ہی اک شیر بہ شب
سونگھتا سب پہ کیا ہی وہ گزر اور کسیکو نہ دیا رنج و ضرر
اس شقی پاس وہ پس آیا ہے اور اسے پھاڑ وہیں کھایا ہے
الغرض حق نے ہلاک اسکو کیا کہ دیا تھا وہ نبی[2] کو ایذا
یونہی ماں باپ کو بھی اسکے خدا دو جہان میں ہی ہلاکی بخشا
کہ وے حضرت کے ہوئے تھے دشمن اور نیز آپ کو تھے رنج و محن
جیسا حق سورۂ تبت اندر دیتا ہے ان کی ہلاکی سی خبر
کہ ابولہب لعین و ناپاک ہو گیا آپ تباہ اور ہلاک
مال اس کا نہ اسے کام آیا اور جو کچھ کہ کسب اسنے کیا
پس وہ مرتے ہی اسی بے تاخیر خوار کر ڈالینگے در نار سعیر (دوزخ)
اور زن اسکی بھی ہوا سکی رفیق آویگی حشر میں در نار حریق
تھی وہ ہیزم کی اٹھانیوالی رنج دوزخ میں ہی پانیوالی
یہ عذاب اس کا ہی بلا ریب کہ یہ دنیا میں سزا وہ پر عیب
جمع کر کانٹے جو لے آتی تھی رہ میں حضرت کی بچھا دیتی تھی
خار تا دامن اشرف پہ لگے آپکے پای مبارک میں چبھے
پشتہ ہیزم کا وہ یک روز بڑا سر پہ رکھ اپنے لے آتی تھی اٹھا
اور اس پشتہ کی لمبی رسی اپنی گردن میں ہی وہ لپٹی تھی
سنگ پر ایک اتاری ہی اسے تا کہ کچھ آرام و تسلی پاوے
یک فرشتے کو کیا حکم خدا پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا
پڑ گئی سخت گلے میں پھانسی اسی حالت سی وہ دوزخ میں گئی
اور باقی ہے عذاب محشر آہنی سلسلۂ نار سقر (دوزخ)
یونہی جو کافر و مشرک بد فن آنحضرت کے ہوئے تھے دشمن
خوار کر ڈالا انھوں کو مولا دو جہان میں بھی ہلاکی بخشا
اور رہا غلبہ نبی کو اپنے دن بدن چمکایا دین کو اسکے
الغرض بولہب اور اس کی زن ایسا حضرت کو دیئے رنج و محن
لیک حضرت نہیں دعوت چھوڑے ملک اظہار میں ہی تھے اس کے
کافران دیکھے کہ دعوت دین کی کیا کرتے ہیں علانیہ نبی
آپ کے ہو گئے دشمن وے تمام اور ہوئے دشمن اصحاب کرام
ابوطالب کی حمایت سے مگر کچھ نہ کر سکتے تھے وے زشت سیر
کہتے ہیں جمع ہو سب بد اندیش ایک جماعت زریشان قریش
عتبہ و شیبہ و بوجہل لعین مشرکان اور بہت سے بیدین
متفق ہو کے سبھی پر وسواس آئے غصہ سے ابوطالب پاس

عقوبت زن ابولہب

[1] یہ بی بی رقیہ ہیں کہ بعد طلاق حضرت نے انکو عثمان بن عفان سے نکاح کر دیئے بی بی ہجرت سے دو برس ... سال رحلت کیے ۱۲
[2] ام کلثوم جو عتبہ پسر ... ابولہب کے نکاح میں تھا انکو بھی ابولہب کے کہنے پر طلاق دیا تھا یہ انکو حضرت نے ہجرت کے تیسرے سال عثمان رضی اللہ عنہ سے ... نکاح کر دیئے حضرت ... یہ دو دختر انکو جو نبوت کے آگے ابولہب کے بیٹوں کو دیئے تھے دخول نہ ہوا تھا سو بعد طلاق یہ ہر دو نور عثمان کو ملے اس لیے ان کا لقب ذو النورین ہوا۔ ۱۲
[3] ابولہب بھی بڑی خ... سے موا اسکا قصہ آئندہ آوے گا۔

یون لگے کہنے تو ہی میر عرب / عمر و دانائی مین ہی پیر عرب
ہم مین ہر کام مین ہے تیرا منقاد / اب بھی لائے ہین ہم سب فریاد

کہ بھتیجا ہے ترا ای آگاہ / یہ محمد پسر عبد اللہ
عقل و اخلاق مین ہے گرچہ طاق / سب فضائل مین شہیر آفاق

پر نیا دین وہ یک لایا ہے / قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے
باپ داداونکی بھلا دی دین کو / سب ہمارے یہ قدیم آئین کو

کفر اور شرک ہی رکھا ہی نام / اور بتون کو بھی ہی دیتا دشنام
کہتا ہی ایک جہان کا ہی خدا / طاعت اسکی ہی کرو دل سی ادا

تین سو ساٹھ خدا کو چھوڑو / سب سے ان سے عقیدہ توڑو
ہم کو اسبات کا ہی رنج و الم / کر نصیحت تو اسے ای اکرم

ابو طالب نے سنا جب ای یار / ان کی بیہودہ سرائی ناچار
آتش فتنہ بجھانے کو مگر / ان کو بھیجا ہے شفقی دیگر

ان کی فریاد کو پروہ ہشیار / نہیں حضرت کو کیا گوش گزار
دیکھا کفار نے پھر آن حضرت / ترک کرتے نہیں ہرگز دعوت

ابو طالب کے مکان پھر آئے / شاہ عالم کی شکایت لائے
جد و کد گرچہ کئے وے بیحد / نا کرے ترک وہ سرور کی مدد

ابو طالب نے مگر لے اکرم / نہیں چھوڑی ہی اعانت کی دم
ابو طالب سی ہوے جب نومید / ہوکے ناچار وہ کفار عنید

باندھی حضرت کی عداوت مین کمر / آپ کو دینے لگے رنج اکثر
بہت اس شہ کو ستانے کو لگے / آپکے دل کو دکھانے کو لگے

کہتے کوئی آپ کو شاعر ہے یہ / کہتے کوئی کاہن و ساحر ہے یہ
کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے / اور کلام آپ کا افسانہ ہے

کوئی بولے کہ نہیں حق کے نبی / اور نہین وحی کلام اللہ بھی
رب کو کوئی آپ کے دیتا گالی / جبرئیل اور فرشتون کو بھی

اور کوئی مٹی اڑاتا سر پر / آپ پر پھینکتا کوئی پتھر
راہ میں کانٹے بھی دروازے پر / ڈالتے خون و نجاست لاکر

شہ کے ہمسایہ مین تھے جو کفار / دیتے اقسام کے رنج و آزار
رات کو شاہ گزرنے کی جا / ڈالتے لاکے بہت سا کچرا

کہتے ہین جب وہ شہ خلق نواز / جاتے مسجد کی طرف بہر نماز
راہ سی وہ خار و خسک سر کاتے / اور نرمی سے تھے یوں فرماتے

کیسی ہمسائگی ہے یہ ہیہات / کہ ادا کرتے ہین جو میر سات
ظلم کفار مین ایک قصہ عجیب / کی بخاری نے روایت ای لبیب

ایک دن شاہ ہدا سر افراز / رو برو کعبے کے پڑھتے تھے نماز
وہان بیٹھی تھی جو یک جمع قریش / ان میں ہی کو لگا یک بد کیش

اونٹ کاٹے ہین قبیلے مین فلاں / کون ہے تم مین کہ اب جاوے وہان
اونٹ کا پوٹھا اٹھا لے آوے / اور محمد کے اوپر رکھدیوے

عقبہ یک کافر بدبخت جو تھا / جا کے وہ پوٹھا اٹھا لے آیا
جب گئے سجدے مین وہ شاہ ہدا / آپ کے پشت پہ وہ رکھ ہی دیا

کافران دیکھ کے یہ ہنستے تھے / ہنستے اور ایک پہ ایک گرتے تھے
شہ کے تھا پیٹھ پہ ہی وہ پوٹھا / سر نہ سجدے سے اٹھائے اپنا

فاطمہ ایسے مین آس جا آئے / دور اس پوٹھے کو حضرت سے کئے
کر نماز اپنی تمام آن حضرت / یہ دعا ان پہ کئے بارقت

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ

ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا / ان کو سب بدر مین حق نے مارا
خاص اور چند لعین پر بھی کئے / کہ ابو جہل بھی ہیگا ان سے
دیتے تھے ایسے ہی ایذا کفار / صبر کرتے تھے رسول مختار

لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے حق تبلیغ بجا لاتے تھے
طارق اسطرح کہا ہی پر سوز مین تھا بازارِ عرب مین یکروز
ایہا الناس نہ ہو تم گمراہ بولیو لا الٰہ الا اللہ
پاؤں کو شہ کے تھے لگتے پتھر اور کہتا تھا یہی وہ ابتر
شاہ اس بات پہ ہوتے تھے ملول اور دعوت میں ہی تھے مشغول
تھے شکایت میں ہی حضرت کی تمام آئی ایسے مین وہ سالارِ انام
تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے ناسزا شاہ کو کچھ کہنے لگے
دوسرے تیسرے طواف اندر بھی ناسزا انکی وہی سن کی نبی
گر قبولوگے نہ تم میرا دین ذبح کروالسا کروں تم کو یقین

روایت

کہتا ہے روز جب آیا دوسرا کعبۃ اللہ مین میں بیٹھا تھا
کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم آئے ایسے میں محمد جس دم
وہ خداؤں کو ہماری دشنام دیکھو دیتا ہے علانیہ مدام
لائے مین ایسے مین تشریف وہ شہ اور لگے کرنے طوافِ کعبہ
کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد سب خدایونکو ہمارے بیحد
گرچہ کفار رہے سب خاموش ایک کتّی نے کیا لیکن جوش
کرکے غصہ بہت اس ملعون پر شہ سے دوڑ کے اسکو کیا وہ ہمبر
تمپہ لایا ہے وہ حق سے قرآن ایک کہتا ہے خداوند جہان
لیک تصدیق کو وہ سب بدذات دئیے تکلیف بہت کچھ ہیہات
نکلے زہرانے وہ تدبیر کہین آ کہی روتی ہوئی از شہ دین
کافران قتل کے تھے جو خواہان دیکھ حضرت کو ہوئے بے امکان

روایت

شاہ تمکین سے چلے جاتے تھے اور لوگوں کو یہ فرماتے تھے
بولہب شاہ کے پیچھے تھا رواں پھینکتا جاتا تھا پتھر نادان
کہ محمد کی نہ کیجو تصدیق بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق
اور کفار صنادید قریش جمع کعبے میں تھے یکدن بدکیش
رکن کا کرکے ادا اس وہ شہ جب لگے کرنے طوافِ کعبہ
شہ کی پیشانی پہ تب ای باہر ہوئے آثارِ کراہت ظاہر
یوں کہے انکو کہ ای جمع قریش کفر کا ترک کرو یہ بدکیش
پس یہ سنتے ہی وے لرزان ہوئے تمام لگے کرنے کو تملق سے کلام
عمر بن عاص کا بیٹا آگاہ نام تھا جس کا بالیقین عبد اللہ
جمع کفار وہی ہو کے پھر اس طرح کہتے تھے باہک دیگر
بند ناگہ ہوئی ہم سب کی زبان بات کرنے کا نہین تھا امکان
آج بے شبہ اگر وہ آوے ہم سے ہاں کل کا وہ بدلہ پاوے
آہ کفار وے سب جمع ہوئے سب کی سب آپکو آ گھیر لئے
شہ کہے ہاں ہے مین کہتا ہوں بجا اور کہتا ہی رہوں یونہی سدا
ڈالا اس شاہ کی چادر پر ہاتھ تھا ابوبکر جو تب شاہ کے ساتھ
یوں کہا اور وے سب گر رہے بے ادب تم ہو رسول اللہ سے
نکلے لوبچہ سے اسبات کو سب وہ مزاحم نہوئے شاہ کے تب
نقل ہے جمع ہو یکدن وے تمام قتل سرور کی کئے فکر تمام
شاہ ﷺ سنتے ہی یہ بات اٹھی اور طرف کعبۂ اقدس کے چلے
خاک ایک مٹھی پیمبر نے اٹھا پھینک دی انپہ پڑھی ہی یہ دعا
جتنے کفار پہ پہنچی وہ خاک وہی ہو بدر کی غزوہ مین ہلاک
ہی تزاید مین جماعت اسکی عزت و حرمت و شوکت اسکی

شاہت الوجوہ

الغرض شہ کی ترقی فیروز دیکھی کفار نے جب روز بروز

مشورت ایسی کئے سب اشرار / کہ کوئی شخص بڑا ہو ہشیار
شعر اور سحر میں ہووے یکتا / اور کہانت میں بھی ہووے یکتا

اور تقریر میں ہووے مشہور / بھیجیں ایسے پیمبر کے حضور
تا کسی وجہ سے وہ باانداز / شہ کو اس کام سے اب لاوے باز

متفق ہو کے کہے سب گمراہ / شخص ایسا ہے مگر عتبہ
تھا عرب میں وہ بڑا ہی عاقل / تھا ہر ایک فن میں بڑا ہی کامل

بھیجے پس اس کو حضور سرور / شہ سے وہ کہنے لگا یوں آکر
ای بھتیجے مری سن عرض اب / تیرا عالی ہی حسب اور نسب

اختیار ایسا کیا تم نے کام / جس سے گمراہی کا آوے الزام
باپ دادوں پہ ہمارے یہ سب / کب روا انکو لگانا یہ عیب

لوگ کرتے ہیں ملامت یہ مجھے / کہ میں سمجھاؤں تمہیں اب جا کو
گر کریں کام یہ شہوت کے سبب / ہووے عورت جو پسند آپکو اب

تو اشراف قریش ای اکرم / میں کرا دیتا ہوں تزویج بہم
گر رہی مطلوب تو دوں اپنا مال / آپ ہو جائیں تونگر فی الحال

سلطنت آپکو گر ہے مقصود / بادشہ اپنے بنا دیں ہم زود
اور ہی بیماری اگر کچھ لاحق / تو میں لاتا ہوں طبیب حاذق

شاہ دین باتیں جب اس سے سنے / سورۂ فصلت آغاز کئے
پیچھے پر باندھ کے وہ ہاتھ اپنے / غور سے اس کو لگا ہے سننے

شاہ عالم نے شروع سورت / پہنچے جسوقت کہ تا این آیت

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ

لیسے منہ پھیرین یہ کفار اگر / بول انکو ای پیغمبر
کہ ڈرایا ہوں تمہیں میں عذاب / سخت بیہوش ہوکر دیتو شتاب

مثل آن سخت عذاب ای لوگو / آیا تھا عاد و ثمود اوپر جو
عتبہ یہ سنتے ہی مبہوت (حیران) ہوا / خشک خشک ہی کہنے لگا

یوں ہوا ہی اثر قرآنی / کہ اسے ہو گئی یک حیرانی
بات کرنیکی نہ پایا طاقت / ہو کے خاموش پھرا با حیرت

قوم سے اپنے کہا جاکے تمام / میں محمد سے سنا ایسا کلام
جسکی عظمت ہے مجکو یاد ابھی / میں کسی سے نہ سنا تھا یہ کبھی

اب اسی میں ہی صلاح ای لوگو / اس کی ایذا میں نہ زنہار پڑو
حال پر اس کے اسے تم چھوڑو / رشتہ خویشی کا نہ اس سے توڑو

اس پہ تم ہو وینگے غالب گر زود / پاوین ایسے جو تم اپنا مقصود
تم پہ گر ہووے وہ غالب بیشک / ملک اس کا بھی تمہارا ہی ایک

اس کی عزت سو تمہاری عزت / اس کی حرمت سو تمہاری حرمت
یوں ہمیں دیکھتے ہیں آثار اسکے / دن بدن اس کو ترقی ہووے

غلبہ آخر اسی کو ہو گا / دین چمکیگا جہاں میں اس کا
کافران سن کے کہے عتبہ کو / کہ محمد نے کیا ہے جادو

کہا عتبہ نے کہ مختار ہو تم / رای میری یہ کہا ای مردم
کہتے ہیں جتنا تھا جبتک ای یار / ابو طالب بصد اعزاز و وقار

پائے امکان نہیں کفار یکسر / کہ رسول اللہ کو پہنچا دیں ضرر
اور اشراف صحابہ کو بھی سب / قوم و خویشوں کی حمایت کے سبب

رنج و تصدیع نہ دے سکتے تھے / دشمنی دل میں بہت رکھتے تھے
مفلسان جو تھے صحابہ میں گر / باندھے تھی ان کی اذیت میں کمر

ایک کافر کا امیہ تھا نام / تھا بلال حبشی اس کا غلام
جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا / بت پرستی سے یہ دل باز آیا

جب امیہ کو یہ پہنچی یہ خبر / باندھا ہی اس کی عداوت میں کمر
کہا اسلام سے تو اب پھر جا / وہ کہا میں نہ پھرونگا حاشا

عاد کی قوم پر ایک ہوا آکے سبکو کھینچ ڈالا تھا۔ اور قوم ثمود پر جبرئیل یک آواز دئے جس سے سب ہلاک ہوئے

تب وہ ملعون بہت ہو برہم
ہے لگا کرنے بڑا ظلم و ستم

تھے وہ ملعون کے بارا جو غلام
حکم یہ کرتا تھا وہ اُمیہ تمام

ایک لمحہ نہ ہو موقوف آواز
ہے یہ مظلوم وہ در سوز و گداز

گرم کنکروں پہ ہی پس سلواتا
آگ بھی ہر دو طرف سلگاتا

ایسی حالت میں بلال آگاہ
بولتے ایک ہے اللہ اللہ

ناگہاں ایسے میں آس جگہ پر
ہوا صدیق معظم کا گزر

اور کیا جرم و گنہ اس کا ہے
اسقدر ظلم جو تو کرتا ہے

تب لگا کہنے کو وہ زشت انجام
ای ابوبکر یہ میرا ہی غلام

تب ابوبکر نے خوش ہو کے کہا
مول اب اسکی تو قیمت ہی کیا

اور خدمت میں نبی کے لاسے
ماجرا اسکا سبھی عرض کئے

خوش بہت ہو کے کئے شاہ ہدا
حق میں با صدیق معظم کے دعا

اپنے رضوان کی بشارت سے دیا
اور امیہ کی خدمت بھی کیا

کہ نبی دیکھے ہیں در عالم خواب
خلد میں اپنے ہی ہمراہ رکاب

آسرا آکے وے کعبہ کا لئے
آہ کفار وہیں قتل کئے

اور اسی سال میں از پیغمبر
ہو چکا معجزۂ شق قمر

نہیں تفصیل کا اس کے امکان
اس سے تھوڑا سا لکھتا ہوں بیان

کہ اُسے مُٹھیوں سی ماریں سب
ایک کے بعد ہی اک ساری شب

دنکو پھر دھوپ بہت گرم ہو جب
ہاتھ اور پاؤں کو باندھ اسکو تب

اور سینہ پہ بڑا ایک پتھر
لاکے رکھواتا وہ ملعون ابتر

اور ایسا ہی بہت سخت عذاب
ایکدن دیتا تھا وہ زشت نصاب

دیکھ یہ حال اُمیّہ سے کہے
اسقدر ظلم نہ اُس پر کیجے

وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے
یہ تو سچ ہی ہے نہیں اس میں شک ہے

رحم گر اسپہ تجھے کچھ آوے
مول لے اسکو کہ دیتا ہوں تجھے

مول جو اس کا وہ ملعون بولا
دے کے صدیق نے تب اسکو لیا

اور کئے عرض کہ اُسکو دلشاد
یارسول اللہ کیا میں آزاد

مدح میں حضرت صدیق کے رب
بھیجا ہی سورۂ واللیل کو تب

فضل سے حق کی بلال فاخر
پایا یہ رتبۂ اعلیٰ آخر

اور عمار کے ماں باپ کو آہ
جب بہت رنج دئے وے گمراہ

ہیں اس امت میں وہی پہلے شہید
دیوی حق ان کو جزائے جاوید

معجزۂ شق قمر کا پر نور
شمس تاباں سے زیادہ مشہور

بلال پر امیہ کا ظلم

عمار و ماں باپ پر کافروں کا ظلم

پانچواں گل نبوت سے پانچویں سال کے احوال میں ہجرت صحابہ کرام کی طرف حبش کے

پانچویں سال میں کفار عرب
رنج دینے کو لگے بیحد جب

اولا سب سے ہوا ہی عثمان
ساتھ لے حضرت رقیہ کو رواں

تھا نجاشی جو حبش کا سلطان
ان کی تعظیم کیا ستر و عیاں

کہ کئے صلح نبی سے کفار
آئے مکے کو یہ سنکر یلغار

پس بفرمان رسول مختار
پھر گئے دوسری ہجرت ناچار

سب کو بھیجے یہ حبش سیکڑا پاس
رہے بوبکر و علی حضرت پاس

کہا ہم جا کے حبش جب پہنچے
عیش و راحت سے وہاں رہتے تھے

اپنے یاروں کو حبش بھیجے نبی
تھے اٹھارہ وہ زن و مرد سبھی

شہ کہے لوط کے بعد عثمان ہی
کیا ہجرت ہے لیے ہمرہ بی بی

پائے آرام وہاں خاطر خواہ
سنے ایسے میں خبر یہ ناگاہ

صلح کی پر جو سنے تھے وہ خبر
تھی حقیقت میں غلط وہ یکسر

نکلے سات انکے بہت سے اصحاب
وہ سبھی آتی پہ دو تھی بحساب

ان مہاجر کا تھا جعفر سردار
ابوطالب کا پسر نیک شعار

کافران مکے کے جبدم یہ سنے
غم کی آتش میں جلے دل انکے

[illegible]

پس بہت تحفے نجاشی کے لئے — اور امیروں کے لئے بھی اس کے
طارقہ نام جو تھا ایک امیر — جلد جا اس سے ملے بے تاخیر
تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے — اور احوال سب اظہار کئے
دل میں سمجھا وہیں وہ آگاہ — کہ یہی ختم رسل ہے واللہ
تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا — کونسا دین ہے ان لوگوں کا
تب نجاشی نے کہا اس کی تئیں — جنکا معلوم نہ ہو مذہب دیں
غیر دریافت میں انکو کیوں دوں — بلکہ انکو بھی بلا کر پوچھوں
لیکے ہمراہ صحابہ کو سبھی — آئے ہیں جعفر طیار تبھی
غیر حق کو نہ کریں ہم سجدہ — یوں پیمبر نے ہمیں حکم کیا
اور فی الفور اٹھا کر تقدیم — انکے علما بھی کئے سب تعظیم
بولیو کیا ہے تمہارا احوال — تب کہے جعفر فرخندہ خصال
بت پرستی میں ہی تھی خاص و عام — اور مردار بھی کھاتے تھے تمام
اپنے افضال و عنایت سے خدا — ایک پیمبر کو کیا ہے پیدا
با امانت و دیانت موصوف — سب کمالوں میں نہایت معروف
حکم کرتا ہے نمازوں کو پڑھو — صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو
اسلئے لوگ ہو سارے دشمن — ہم کو بس دینے لگے رنج و محن
جب نجاشی نے سنا یہ احوال — بولا جعفر سے کہ ای با اجلال
تب لگے پڑھنے کو جعفر اس حین — سورۂ مریم کا ز قرآن مبین

فَکُلِی وَاشْرَبِی وَقَرِّی عَیْنًا

اتنا روئے علما بھی اس کے — کہ کتب بھیگ گئے ہیں انکے
پایا موسیٰ نے جو مشکوٰۃ سے نور — یہ بھی پایا ہے وہ مشکوٰۃ سے نور
کر دیا تحفے سب ان کے واپس — ہو کے شرمندہ اٹھے وہ ناکس
ام سلمہ نے روایت یوں کی — کہ مہاجر میں تھی داخل میں بھی

عمرو بن عاص وہ عمارہ کے ساتھ — دیکھے بھیجے ہیں حبش کو بد ذات
اور رسالت ہے انکے وے سب — بس نجاشی سے ملے جا کر تب
پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل — سنتے ہی نام محمدؐ بعقیل
الغرض بولے وہ احوال کو سب — اہل ہجرت کو کئے اس سے طلب
پسر عاص عمر بولا تب — کہ نہیں ان کو مقرر مذہب
ویسے لوگ آ کے ہیں ملک اندر — جب پناہ میری لئی ہوں بخیر
علما کو بھی کر اپنے طلب — اور صحابہ کو بھی بلوایا سب
نہ نجاشی کے تئیں سجدہ کئے — پوچھا جب اس کا سبب یوں بولے
بس یہ سنتے ہی نجاشی ای یار — رعب و ہیبت میں پڑا ہے بسیار
سب مہاجر کو باکرام بٹھا — اس طرح حضرت جعفر سے کہا
ای ملک قوم ہماری یکسر — جاہلیت میں پڑی تھی اکثر
ہم تھے سب کھیلتے جوا بسیار — اور بہت ایسی ہی تھے بد اطوار
بلکہ ممتاز ہے وہ قوم میں سب — از رہ شرف نسب و حسب
حق کی ہی طاعت و توحید اوپر — وہ بلاتا ہے سبھوں کو اشہر
لائے ہم آپ پہ بلا شک ایمان — انکے محکوم ہوئے از دل و جان
ظلم ہم ان کا نہ سہہ کر واللہ — لئے اس ملک میں آپ کے پناہ
کہ پیمبر پہ تمہاری جو کتاب — آئی ہے پڑھ کے سنا مجکو شتاب
جب اس آیت پہ وہ پہنچے ای یار — لگا رونے کو نجاشی بسیار
اشک سے ریش ہوئی اسکی تر — شوق احمد سے ہوا بس مضطر
پس لگا کہنے نجاشی اسدم — ہے وہ واللہ رسول اکرم
پس عمر اور عمارہ سے کہا — جائیو تم نہ میں انکو دونگا
بولا جعفر کو نجاشی بطرب — رہو خوشحال تم اس ملک میں اب
جب بن عاص عمر اٹھ کے چلا — راہ میں غصے سے یوں کہنے لگا

که نجاشی سے کہوں گا یکبات
باب میں حضرت عیسیٰ کے بھی

جس سے اُن لوگ پہ سب آوے گھات
ہیں تمہارے بھی مخالف یہ سبھی

پس بہت زور سے جا وہ سر روز
پوچھا بلوا کے نجاشی اس حین

یوں نجاشی سے کہا ہے پر سوز
پڑھا جعفر نے اس آیت کو وہیں

اِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ

یعنے عیسیٰ جو ہے مریم کا پسر
سن نجاشی نے کہا تب واللہ
میں یہ دیتا ہوں گواہی وہ نبی

وہ خدا کا ہے یقیں پیغمبر
راست یہ بات ہے بیشک و شبہ
ہی بشارت دیا عیسیٰ جس کی

اور وہ ایک کلمہ ہے اسکا
آفریں تم پہ ہوا ای جمع عرب
بولا جعفر کو رہو تم خوشحال

جسکو مریم کی طرف ڈالدیا
اور پیمبر یہ تمہارے خوش لب
ملک میں میرے نہیں تم کو ملال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمائے نصاری کے ساتھ اور ملزم ہونا اُن کا

علما جمع ہو اس کے یکبار
جمع احبار کو کروا کے سبھی

آ نجاشی سے کئے یوں گفتار
اور بلا جعفر طیار کو بھی
تھوڑے عرصے کے ہی آگے پر سول

بحث کروا تو ہمیں جعفر سے
بحث کروایا نجاشی اسدم
آیتیں پائی تھے یہ شرف نزول

جھوٹ سچ تا سبھی ظاہر ہووے
ان کو جعفر نے کیا سب ملزم

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ کہو ای کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے اور تمہارے درمیان کی بندگی نہ کریں مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراویں اس کا کسی چیز کو اور نہ کریں آپس میں ایک ایک رب سوای اللہ کے پھر اگر وے قبول نہ رکھیں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں۔ اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر اور توریت پر اور انجیل تو اتریں اس کے بعد کیا تم کو عقل نہیں سنتے ہو لوگ جھگڑ چکے جس باب میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تم کو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

آیتیں بھیجے تھے یہ خیر الناس

یہ حبش جعفر و اصحاب کے پاس
سارے احبار ہوے ہیں خاموش

بحث میں جعفر فرخندہ صفات
پھر اس آیت کو پڑھا وہ باہوش

جب فصاحت سے پڑھی یہ آیات

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

نتھا ابراہیم یہودی اور نتھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نتھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہے بقبیل

کہ بلاشبہ براہیم خلیل

نہ نصارا تھا یقیں اور نہ یہود

سچ یہ فرماتا ہے وہ رب ودود

جب یہ اقرار نجاشی نے کیا — وہین جعفر نے اس آیت کو پڑھا

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

لوگون مین زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو اس کے ساتھ تھے اور اس نبی کو اور ایمان والوں کو اور اللہ والی ہے مسلمانون کا

نجاشی کا ایمان لانا

جب نجاشی نے اس آیت کو سنا — صدق و اخلاص سے یون کہنے لگا — ای خداوند کریم بے چون — مستحق اب مین براہیم کا ہون
کیا ظاہر وہین اپنا اسلام — اور بھیجا ہے نبی کو پیغام — بعد ازان جلد حبش سے ای میر — علماء بیش نصاریٰ کے شہیر
آئے در خدمت سالار جہان — انکو حضرت نے سنایا قرآن — روئے اسقدر وے قرآن سنکر — داڑھیان ہوگئی مین ان کی تر
لائے ایمان بھی سیکھے قرآن — جا نجاشی سے کئی سب بیان

چھٹا گل نبوت ہی چھٹوین سال کے احوال مین اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہ رضہ کا

سال ششم مین بصد عز و شان — حضرت حمزہ نے لایا ایمان — اسکے ایمان کا سبب ای دلگیر — لکھے اس طرح سے ارباب سیر
کہ ابوجہل لعین بدکار — ایک دن شہ کو دیا تھا آزار — آکے تب گوشۂ مسجد مین رسول — آ بیٹھے تھے بہت ہو کے ملول
کہتے ہین حضرت حمزہ ای یار — گیا اس روز تھا از بہر شکار — ایک آہو پہ چلایا وہ تیر — حق دیا اسکو زبان بے تاخیر
پھر کے حمزہ کیطرف وہ آہو — یون فصاحت سے کہا ہے اسکو — کرتے ہین قتل نبی کی تدبیر — آہ اب ملکے مین کفار شریر
کاش گر آپنے چلاتا تو تیر — پاتا دو جگ مین سعادت ای خبیر — مجھ سی بے جرم کو گر تو مارے — نفع کیا تجکو ملے گا بارے
سن یہ حیران ہوا وہ فی الحال — جلد آکے کو پوچھا احوال — ظلم بوجہل کا ہی جب وہ سنا — تب حمیت سے غضب مین آیا
جا ابوجہل کو ایسا مارا — سات جا سر پہ اسے زخم لگا — آیا پس نزد رسول مقبول — شاہ تب بیٹھے تھے مسجد مین ملول
وہ سلام آکے کیا وہ سر بار — ملتفت شہ نہوئی مین زنہار — پس لگا کہنے کو یا ابن اخی — کیہ جو چپ ہے نرکھ اب مخفی
شاہ تب یون ہی فرمائی مین — چھوڑ دے مجکو کہ بیکس ہون مین — آہ میرے نہین پدر و مادر — ہی یتیمی و بیسری مجھ پر
آہ زندہ نہ رہا میرا جد — کری اس حال مین تا میری مدد — نہ چچا ہے نہ برادر میرا — حق سوا کون ہے یاور میرا
تب قسم کہا کے ہے حمزہ نے کہا — بدلہ مین آپکے دشمن سے لیا — شاہ عالم نے کہا تب ای عم — خالق ارض و سما کی ہی قسم
کہ نہ ایمان کا پاکر منصب — گرچہ کفار کو تو مارے سب — نفع کچھ تجکو نہ دیوے وہ جدال — شرط ایمان ہی اول نہ قتال
وہ کہا مین نے سنا ہوا ای رسول — آپ پڑھتے ہو کلام مقبول — صید کرتے ہو دلونکو اس سے — کیا ہی وہ اور لئے وہ کس سے
کہا حضرت نے وہ ہی حق کا کلام — وہ کہا اس سے سنا کچھ ای ہمام — پڑھکے بسم اللہ رسول اکرم — پڑھے یہ آیت قرآن اسدم

حم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ

ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ۔ اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار گنہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب کسی کی بندگی نہیں سوا اسکے اسی کیطرف پھر چلنا ہے

سن اس آیت کو کہا حمزہ تب ۔۔۔ اس سی معلوم ہوا آپ کا رب
شاہ تب اسکو کہی ہاں ای چچا ۔۔۔ وہی تو بہ بھی قبولے اُن کا
نہ پڑہے جو کہ تصدیق شتاب ۔۔۔ دیویگا اسکو خدا سخت عذاب
کر شروع سورۂ طٰہٰ کو نبی

بخشنے والا انھین کا ہے گناہ ۔۔۔ جو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ
عرض کی حمزہ نے پھر تو بای شاہ ۔۔۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ
شاہ عالم نے کہا ہان ای چچا ۔۔۔ وہ کہا اور بھی کچھ پڑہکے سنا
پڑھ سنای ہین یہ آیات تبھی

طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی

اسواسطے نہیں اوتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت مین پڑے مگر نصیحت کیواسطے جس کو ڈر ہے اوتارا ہی اس شخص کا جسنے بنائی زمین اور آسمان اونچے وہ بڑی مہر والا ہی عرش پر غالب ہوا اسی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے اور ان دونوں کی بیچ اور نیچے سیلی زمین کے

عرض کی حمزہ نے پھر ای سالار ۔۔۔ کہ ہیں کتنے مین بتان و بڑ ہزار
آپ کہتے ہو کہ در ارض و سما ۔۔۔ ہی جو کچھ سب ہے وہ ہے رب کا
تب ہی حمزہ کے ہوا دلکو اثر ۔۔۔ عرض یون کرنے لگا ای سرور

تین سو ساٹ ہین کعبے میں کہڑے ۔۔۔ ایک بالشت نہ حکم انکا چلے
کہے حضرت کہ ہی ایسا ہی ہان ۔۔۔ بلکہ ہے اس سی زیادہ پہچان
فکر مین آج کرون یا دل و جان ۔۔۔ اور کل آپ پہ لاوٴن ایمان

گلدستہ بیان مین نزول چار فرشتوں کی حضور مین رسول مقبول کے واسطے ہلاکت کفار کے

شاہ کے پاس آسی روز خدا ۔۔۔ نقل ہے چار فرشتے بھیجا
حکم اب آپکا گر مین پاؤں ۔۔۔ تو ابھی نوح کا طوفان لاؤن
دوسرا عرض کیا ای سرور ۔۔۔ میں موکل ہون لقین یار پر
تیسرا عرض کیا ای سرور ۔۔۔ کہ موکل ہون این سج اوپر
تاکہ سر پھوٹ ہی جاوے ان کے ۔۔۔ مغز بکھرے ہو گریگا نیچے
حکم گر ہو تو پہاڑ اک لاؤن ۔۔۔ سر پہ کفار کے اسکو ڈالون
سن کے فرمائے ہین یوشاہ ہدا ۔۔۔ بولو آمین مین کرتا ہون دعا
قوم کو میری ہدایت دیجے ۔۔۔ نہ انھین آفت و زحمت دیجے
سنکے حسب فرمان ملایک و یقین ۔۔۔ عجز سے کہتے تھے آمین آمین

عرض کی ایک نے ای پیغمبر ۔۔۔ کہ موکل ہون مین دریاؤن پر
مشرکان آپ کی جو دشمن ہین ۔۔۔ سبکو یکبار ہی ڈبا دیون مین
حق مین اعدا کے اگر ہوا رشاد ۔۔۔ قوم سا عاد کے کردون برباد
حکم گر ہو اسی اے حق کی حبیب ۔۔۔ سر کفار کے لے آؤن قریب
عرض کی چوتھے نے ای شاہ انام ۔۔۔ میں موکل ہون پہاڑون پہ تمام
حکم یہ ہم کو کیا ہے وہ رب ۔۔۔ آپ کا حکم بجا لاوین سب
پس دعا کرنے لگے ای وہاب ۔۔۔ دور کر خلق سے تو قہر و عذاب
ہین جہالت سی مری وہ انجان ۔۔۔ اسلیئے لائے نہیں ہین وے ایمان
پس لگے کہنے کو یا شاہ امم ۔۔۔ مرحبا مرحبا ای بحر کرم

انبیا جب کہ ہوتے تھے مضطر — ہمکو بھیجا تھا خدا نے ان پر
قوم پہ آتی وہ جب چاہے عذاب — قوم مقہور ہوئی ان کی شتاب

آپ نے قوم کی یوں بخش خطا — چاہی پھر ان کی ہدایت زخدا
شہ کہے خلق کی رحمت کیلئے — آیا ہوں میں نہیں زحمت کیلئے

الغرض جبکہ وہ گزرا ہے روز — شب فیروز ہوئی جلوہ فروز
جب دل پاک شہ عالم کا — معتلق تھا بایمان چچا

شب گزاری میں تمامی بہ نماز — اور کرتے تھے دعا بھی بہ نیاز
ابن مسعود کہا ہے یہ بات — کہ یقیں حضرت حمزہ اس رات

در پہ سرور کے حبیب و انس — آپہل بار ہوا ہے حاضر
پھر سحر جب ہو روشن یہ جہان — پھر ایمان سی ہو روشن جان

آئے حمزہ بحضور سرور — یوں کہے ان کو رسول رہبر
ای چچا تم نے کیا تھا اقرار — کہ میں کل پاؤنگا ایمان کی وقار

اسنے کی عرض کہ ای شاہ جہان — آج بھی اور سنا کچھ قرآن
شاہ دین سورۂ الرحمن سے — تب یہ آیات پڑھے قرآن سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ ۔ رحمن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اس کو بات ۔ سورج اور چاند کو ایک حساب ہی بیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدے میں

لگے کہنے کو کہ حسبی حسبی — یعنے بس مجکو ای حقکے نبی
عقل کرتی ہی دلالت آرے — کہ یقیں نجم و شجر یہ سارے

غیر حق کو نہ کریں سجدہ کبھی — پس پڑھی کلمہ شہادت کا تبھی
دین کو ان سی ہوی زینت و زین — ہوگیا روز وہ کفار پہ رین

گلدستہ بیان میں خطبہ پڑہنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحید رب الوحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا اس صدیق رشید کو

نقل ہے اس کی ہے یکدن آگے — عرض صدیق نے کی حضرت سی
کہ مسلمان ہیں قریب چالیس — ہم کریں دین کو ظاہر ای رئیس

کہے بوبکر سے تب یوں حضرت — ہمکو پورا نہ ابھی ہے قوت
پر بصد جد و کد اس شاہ کو لے — کعبۃ اللہ میں صدیق آسے

اور پڑہی خطبۂ غرا و فصیح — اس میں تھی دعوت اسلام صریح
کافران سنتے ہی ہوش کباب — سب گری آکے بصدیق شتاب

چہرۂ پاک پہ وہ ناکارے — آہ اس درجہاں تک مارے
چہرہ مینی سے لے تا پیشانی — سوجکر یکسان ہوا ای گیانی

سکے اس صدمے کو انبای تیم — آچھڑا ان کو زاعدای لئیم
لے گئے ان کو اٹھاکر اسدم — تھے وہ مرنے کے قریب ای اکرم

شام تک یونہی پڑا تھے بیہوش — آخر روز میں جب ہے باہوش
تھی وہ اول جو کہے بات یہی — بولو مجھ سے کہ ہی کیا حال نبیؐ

ہاتھ رکھ حاضران منھ پر اپنے — یوں لگے ان کو ملامت کرنے
جبکے خاطر تو اٹھایا یہ الم — مارتا ہی تو ابھی اس کا دم

اُن کی ماں آئی ہی لیکر کھانا — تا کھلاوے تو کہے وہ دانا
جبتلک شہ کا نہ معلوم ہو حال — نکروں کھانیکا ہرگز میں خیال

بس وہ دریافت ہستی جا کر — بولی بوبکر سی پھر یوں آکر
دارارقم میں شہنشاہ عرب — خیریت سے ہیں تو کھا کھانا اب

اپنی مادر سے کہے تب صدیق
کہ میں یہ نذر کیا ہوں تحقیق
دیکھوں جبتک نہ نبی کے اقدام
نہ کروں نوش میں کچھ آب و طعام
دن گزر جاکے جب آئی ہے شب
انکو کھاندوں پہ اٹھالے کر تب
لائے در خدمت سالار امم
شاہ دیکھا ان کو کیے چشم کو نم
بعد ازاں ان کو لگا اپنے گلے
خوش بہ الطاف سے بوسہ بھی دئیے
اقتدا شہ کا صحابہ بھی کر
بوسہ ان کے دئیے سب اعضاء پر
درد و رقت سے لگے رونے کو
اشک سے منہ کو لگے دہونے کو
شہ سے صدیق نے پس عرض کیا
دید سے آپ کے سب رنج گیا
اب یہی عرض ہے ای شاہ ہدا
ماں میری آئی ہے بس کیجیے دعا
تا کہ حق اس کو مسلمانی سے
بہرہ دے خلعت ایمانی سے
شہ دعا حق میں کئے تب اس کے
اور اسے دعوت اسلام کئے
پس وہیں جلد وہ ایمان لائی
دو جہان کی ہے سعادت پائی
ہے روایت کہ اسی روز عیان
لائے ہیں حضرت حمزہ ایمان
مومنان جو تھے ملول و رنجور
ہوگئے اس سے زیادہ مسرور

گلدستہ ایمان لانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعد اک روز عمر بن خطاب
ہوئے ایمان سے مشرف بہ صواب
وجہ ایمان میں عمر کے ای پیر
ہیں روایات حکایات کثیر
مختصر ایک روایت کا بیان
نقل کرتا ہوں معارج سے یہاں
ہے روایت کہ وہ سالار ہدا
حق تعالیٰ سے کئے تھے یہ دعا
یا الٰہی یہ عمر بن خطاب
یا عمر ابن ہشام اب تو شتاب
دین اسلام کو بس غالب کر
کیونکہ وے دونو قوی تھے اشہر
ہے ابو جہل لعین ابن ہشام
تھا شقی وہ تو ازل کا ناکام
حق میں کیونکہ ہو دعا انکی قبول
ہوگئی حق میں عمر کے مقبول
جاہلیت میں بھی ہرگز وہ کبھو
رنج و ایذا نہ دیا تھا شہ کو
بہن و بہنوئی عمر کے پنہاں
لائے تھے سرور دین پر ایمان
فاطمہ اس کی سمجھ بہن کا نام
تھی بڑی عابدہ نیک انجام
اسکا بہنوئی جو تھا سعد ای یار
جسکو ہے عشرہ مبشرہ میں شمار
جبکہ اسلام سنے ان کا عمر
جلد تر آنکے وہ بہن کے گھر
پوچھی اسطرح سنا ہوں میں یقین
باپ دادوں کا تو چھوڑی ہے دین
ہوئی خاموش نہ کی وہ انکار
تب کئی بہن کے سر پر ایک وار
آہ سر پھوٹ گئی تب اسکا وہیں
منہ ہوا خون سے اس کا رنگین
تب وہ کہنے کو لگی با توفیق
میں مسلمان ہوئی ہوں تحقیق
تو جو چاہے سو کر مجکو قبول
ہے خدا ایک محمد ہے رسول
بہن کی جب یہ دلیری دیکھے
ہوکے ناچار اسے چھوڑ دئیے
کہتے ہیں سورہے وے رات کو جب
بہن بہنوئی ہو بیدار از شب
کئے قرآن کی تلاوت آغاز
پڑھتے تھے سورۂ طٰہٰ بہ نیاز
سنے جب اسکو عمر ہو بیدار
ہوگئے سنتے ہی بے صبر و قرار
بہن کے پاس کہے آکے شتاب
دے مجھے دیکھوں یہ کیسی ہے کتاب
وہ کہی ہاں یہ کتاب اللہ ہے
جو منزل برسول اللہ ہے
بے وضو اس کو نہ چھونا ہے روا
وصف میں اس کے ہے فرمایا خدا

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

شرک کی تو ہے نجاست میں بھرا
دوں میں کسطرح ترے ہاتھ بھلا
پس وہیں جلد عمر غسل کئے
آکے پھر بہن سے اپنے مانگے
وہ بھی ہے یہ کتاب مولیٰ
بے ادب اس سے کہیں تو ہوگا
تب عمر عہد کئے کھاکے قسم
ہاتھ میں انکو وہ دی ہے ہمدم

پس وہ طٰہٰ سے لگے ہیں پڑھنے ‏ جب اس آیت پہ ہیں آکر پہنچے

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

اور اگر بات کہے پکار کر تو اس کو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپے کی اللہ ہے جس کے سوا نہیں اس کے ہیں سب نام خاصے

پس لگے کہنے کو رو رو وہ ہمام ‏ کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام
پس پڑھے کلمہ شہادت کا یقین ‏ اور پوچھے کہ کہاں ہے شہِ دین

ہی روایت کہ رسول و یاران ‏ دار ارقم میں ہی تھے تب پنہان
کیونکہ سب جمع ہو کفارِ عرب ‏ قتل سرور کی ہی تھی فکر میں تب

ڈھونڈھتے تھے بھی صحابہ کو تمام ‏ تا ہلاک انکو کریں دیکے ناکام
اسلئے ساری صحابہ ذیشان ‏ تھے حفاظت میں نبی کے ہر آن

اور پوشیدہ ہی پڑھتے تھے نماز ‏ ظلم کفار سے سب ہی دمساز
یون تو اصحاب ہیں مظلوم ادہر ‏ اور کفار کا ہے دھوم ادہر

یعنے سب جمع ہو کعبے میں شریر ‏ کرتے ہیں قتلِ نبی کی تدبیر
اور بجاتے تھے طبل وے بے دیر ‏ قتل پر خلق کو کرتے تھے دلیر

یہ فقیران شکستہ خاطر ‏ یہ انیسانِ رسولِ فاخر
جب لگے سننے وہ آوازِ طبل ‏ سب کے سب ہو گئے مضطر بیکل

جان فدا کرنے پہ حضرت کیلئے ‏ ہوئے تیار شہادت کے لئے
عرض یون کرنے لگے ہیں آکے ‏ یا رسول اللہ اجازت دیجے

تاکہ اس گوشے سے اب جا باہر ‏ دین اسلام کریں اب ظاہر
اور علانیہ زبان سے یکبار ‏ یوں پڑھیں کلمۂ طیب کو پکار

پہنچے آواز ہماری یکسان ‏ تا بہ ملکوتِ معلیٰ اس آن
پڑھکے یون کلمۂ طیب یکبار ‏ جان و تن اپنے کریں بعد نثار

روبرو اپنے شہادت پاوین ‏ مایۂ فخرِ سعادت پاوین
شاہ تب انکو دی یون تسکین ‏ ای فقیران و مساکین غمگین

مطمئن دل کو کرو صبر کرو ‏ اور امید قوی حق سے دھرو
جسنے موسیٰ کو کیا نیل سے پار ‏ اور براہیم پہ آتش گلزار

اور حلقومِ ذبیحِ اسمٰعیل ‏ ذبح سے جسنے بچایا بتعجیل
وہی قادر ہے یقین ستار و جبار ‏ کر رکھے تمکو نگاہ از اشرار

روایت

یک روایت ہے کہ جب پیغمبر ‏ دیکھے یون یاروں کو اپنے مضطر

حق کی درگہ میں دعا کرنے لئے ‏ عجز و زاری سے بہت جلد اٹھے
سر سے عمامہ اتار اپنے وہین ‏ ڈال چادر کو گلیمِ شہِ دین

یون لگے کہنے اٹھا عجز کے ہات ‏ ای خداوند مجیب الدعوات
بندگان تیرے یہی انتالیس ‏ اہل توحید ہیں اور میرے انیس

ساری بیکس ہیں مساکین و درویش ‏ سب بسر سارے ہیں غمگین دلریش
جبکہ کرتے ہیں عبادت تیری ‏ دل سے رکھتے ہیں محبت تیری

کوئی سوا تیرے انہیں یار نہیں ‏ کوئی معاون و مددگار نہیں
اشکِ غم آنکھوں سے ہے انکے روان ‏ سوزشِ دل سے ہیں بے تاب و توان

اپنے ایک فضل کی کر انپہ نگاہ ‏ شر سے کفار کی دے ہمکو پناہ
ان ضعیفوں کی مددگاری کو ‏ انکی غمخواری و دلداری کو

کوئی جوانمرد کو بھیج ایسے رب ‏ دین کو جس سے ہی ہو قوت یا رب
تھے اسی عرض میں وہ شاہ ہدا ‏ آئے ہیں ایسے میں وہ پیک خدا

یعنے جبریل معظم آئے ‏ شہ کی خدمت میں بشارت لائے
یون کئی عرض کہ ای حق کو رسول ‏ کی دعا آپ کی مولا نے قبول

دین اسلام کی اب کرنے کمک　　آپ جو مانگے جوانمرد کو ایک
کو کھڑے ہوویں وار بیت حرم　　صف بصف تا بہ سرای ارقم
آسمانوں کے فرشتوں کو تمام　　اس طرح حکم کیا ربِ انام
اپنے محبوب مکرم کے پاس　　سیدِ عالم و آدم کے پاس
ای ملائک میرے تم اب سرعت سے　　طرقوا طرقوا سب کہتے ہوئے
یا نبی دیکھئے آتا ہے عمر　　شرف ایمان کا پاتا ہے عمر
تھے اسی بات میں جبرئیل ابھی　　آئے ایسے میں عمر در پہ تبھی
وا ہوے اس در سے خوش ہو بسیار　　گر گرے دستِ عمر سے تلوار
شاہ خوش ہو کے کہے تب تکبیر　　اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر
تھے جو اصحاب نبی انتالیس　　ہوئے فاروق سے پورے چالیس
پھر عمر عرض کئے ای سالار　　لات و عزی کی پرستش کفار
سات حضرت کو لیے پس اوہی دن　　سب چلے کعبے کو فرحت اندوز
اور عمر پیچھے تھے آگے کرار　　سب کے ہاتھوں میں علم تھے تلوار
حضرت حمزہ علی اور عمر　　کر کے حملات وے کفار اوپر
انکا سردار جو تھا ایک لعین　　اسکو فاروق گرائے پہ زمین
دیدے حدقے سے گری جب باہر　　تب کیا شور بہت وہ کافر
لے صحابہ کی جماعت کو سب　　ظہر مسجد میں گزارے شب تب
پس عمر عرض کئے ہیں ای شہ　　چاہیں کیا جانا درون کعبہ
کعبۃ اللہ میں تب جو تھے بتان　　یوں عمر کہنے لگے ان کو عیان
گر پڑے جبہ بتان اوندھے سب　　تبھی بھیجا ہی اس آیت کو رب
ای نبی کافی ہے اللہ تجھے　　اور جو تابع ہیں مسلمانوں سے
لاجب حضرتِ فاروق ایمان　　دین اسلام لیا عزت و شان
دین اسلام کی عزت شوکت　　دن بدن پانے لگی ہے شہرت

حقنے اس عرض کو مقبول کیا　　حکم اس طرح فرشتوں کو دیا
لیویں ہاتھوں میں طبق پر انوار　　تا بہ تکریم کریں اسکو نثار
دیکھیو تم ای ملائک بیرث　　ہم جوانمرد کو یک بھیجیں گے
تا کرے دینِ متین کی یاری　　دیویں دل اسکو وہ دلداری
اس جوانمرد کو اب رہ دیجو　　پاس احمد کے اسے لے جاؤ
ہمنے بھیجا ہی اسے ہو خوشحال　　تو بلا اسکو کر اب استقبال
آن کے سرور دین استقبال　　ہاتھ کو ان کے کمر اندر ڈال
سر جھکا اپنا عمر باآواز　　پس پڑھے کلمۂ شہادت بنیاز
سب لگے کرنے سرور و شادی　　اور لگے دینے مبارکبادی
بولے جبرئیل ز ایمان عمر　　خوش ہوے اہل سمائی سر در
کیا کرتے ہیں بلا شبہ عیان　　حقکی طاعت کریں کیوں ہم پنہان
شاہ کے بیدی طرف تھے صدیق　　ڈاوین جانب میں تھے حمزہ تحقیق
آئے کعبے کو بصد عزت و شان　　دیکھ کفار ہوئے سب حیران
منتشر ان کی جماعت کو کئے　　داد مردی و شجاعت کی دئے
چڑ ہکے سینے پہ بصد خشم دلی　　اسکے آنکھوں میں ڈالے انگلی
جلد آمس کو چھڑائے کفار　　چھوڑ کعبے کو ہوئے سارے فرار
ہی وہی اول روز ای پرنور　　جو ہوا دین مقدس کا ظہور
کہے ہاں بس پکڑ اس شاہ کا ہاتھ　　لیگئے کعبے میں وہ اپنے سات
ای بتان آیا ہی یہ حق کا نبی　　جلد تم سجدہ کرو اسکو ابھی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اہل تفسیر لکھے ہیں رکھ یاد　　تا بعد ازوں سے ہی فاروق مراد
کافران ہوگئے سارے عاجز　　قوتِ ظلم نپائے ہرگز
کافروں اور مسلمانوں کے　　درمیان فرق جو آیا ان سے

ہوا فاروق لقب جانو تم　رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ساتواں گل نبوت سے ساتویں سال کے احوال میں قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرور عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت مع صحابہ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہدنامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہاں آنا اور کھاجانا اس مضمون بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرت کا

ساتویں سال میں کفار تمام　دیکھے جب ترقی دین اسلام
اور حبش انکو ہی ہجرت کی جگہ　راحت و عشرت و فرحت کی جگہ
دو جوانمرد شجیعان عرب　یعنی حمزہ و عمر پاک نسب
اور حضرت کی نبوت کی خبر　چو طرف پائی ہے شہرت اکثر
سارے کفار لگے جلنے کو　ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو
کہ یہ دو کام سے کر تو یک کام　یہی مقصود ہمارا ہی تمام
یا تو کر منع اسے جلد ابھی　تا خدایوں کو ہمارے وہ کبھی
یہ سخن گر نکرے گا وہ قبول　ہوگا ہاتھوں سے ہمارے مقتول
ابو طالب جو سنا قتل کی بات　فکر اور غم میں پڑا کر ہیہات
پر لگا کہنے کو ای نور العین　تیری موت ہے یقیں حق ہی میں
دشمن جان ہوے ہیں تیرے　فکر بس اسکی ہی دل پر ہے میرے
انکے معبودونکی مت کر توہین　فتنہ برپا نکریں تا وے کہیں
حکم سے حقکے ہی بس کرتا ہوں　لوم لایم سے نہیں ڈرتا ہوں
کس طرح ترک کروں حکم خدا　حکم پر اسکے مری جان ہی فدا
ہی یقین اسمیں سعادت تیری　گر نہوے گی اعانت تیری
جب یہ ارشاد کئے سرور دیں　جلد مجلس سے اٹھے سرور دیں
شاہ عالم کو وہ پھر ٹھلا کر　اس طرح کہنے لگا رو رو کر

دن بدن سرور دیں کی رفعت　اور صحابہ کی ہمیشہ کثرت
ابو طالب کی حمایت ہی ادہر　بنی ہاشم کی اعانت ہی ادہر
جبھی مسلمان ہوے از دل و جاں　جن سے اسلام کو ہی رفعت و شاں
ہر قبیلے میں عرب کے ہر جا　دین اسلام نے پایا چرچا
باندہ کر سارے عداوت میں کمر　ابو طالب سے کہے یوں آکر
کہ بھتیجے کو ترے ہم کو دے　قتل کر دیوینگے بے شبہ اسے
بدنبولے بھی اہانت نکرے　بت پرستوں کی شناعت نکرے
بس یہ کہکے سو اٹھے سب شتاب　تا کہ کل دیوے ضرور اسکا جواب
شاہ عالم کو وہیں بلوائے　بات کفار کی وہ سنوائے
پر ہیں کفار شقاوت معمور　پر جہالت ہیں ہدایت سے دور
رحم کر اپنے تو جاں پر اسدم　اور اس بوڑہے پہ کر لطف و کرم
یوں جواب سکا دئے شاہ امم　ای چچا میں یہ جو کرتا ہوں کام
قوم و خویشونکی زیادت کے سبب　کافرونکی یہ عداوت کے سبب
تو بھی ابلاغ رسالت ہیں مرے　گر مدد اپنے دل و جانسے کرے
مجھکو تائید خدا کافی ہے　اسکی نصرت ہی مجھے وافی ہے
جبکہ یہ بات سنا بو طالب　درد و رقت ہوی اسپر غالب
ہی دل و جاں مرا تجھ پہ فدا　کر ادا تجھکو جو ہے حکم خدا

جب تلک جان رہے تن میں رہے
دشمناں کر نہ سکینگے کچھ گھات
بنی ہاشم کا قبیلہ کبیر
متفق ہو سبھی کفار قریش
قطع کر دیویں سلام اور کلام
انسے کوئی شی نہ خریدیں ہرگز
عہدنامہ اسی مضمون کا لکھے
اسکو لٹکائے ہیں پھر کعبے پر
ابوطالب نے یہ سن ای اکرم
بولہب کافر ملعون اصلا
غار سے گر کوئی آتا باہر
بکبو نسے تو بقیں بیع و شرا
گرچہ بس آتے نہیں تھے وہ مگر
تاجروں نکو بھی ڈرانے کو لگے
آہ گر دیکھئے کفار کٹھن
آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
انکے اطفال جو تھے بے خور و خواب
ہی روایت کہ حکیم خوشخو
دیکھ بوجہل اسے تنگ کیا
بولا بوجہل کو وہ ای ابتر
اور ایک رات ہشام ابن عمر
بولا آپ کیجئے تقصیر معاف
پھر گئے تنگ اسے مردود اس

تیری لعنت بھی مرے من میں رہے
مثل سائے کے رہوں تیرے ساتھ
اور بنی عبدمطلب بھی دگر
اسطرح عہد کئے بد اندیش
نرکھیں انسے بھی ہرگز کچھ کام
انکو کوئی چیز نہ بیچیں ہرگز
شخص چالیس بھی ٹھہرا یہ کئے
ہی روایت کہ جو ملعون ابتر
جمع کردو تو قبیلوں کو بہم
نہیں وہ ہر دو قبیلوں میں ملا
بیچ دے اسکو ستاتے کافر
بسبب عہد کے موقوف ہی تھا
سال بھر آپ ہی کرتے تھے گزر
تا نہ کوئی چیز اونھوں کو بیچے
کہ خریدی میں ہی کوئی مومن
یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
اسقدر روتے تھے ہو کر بے تاب
کہ خدیجہ کا بھتیجا تھا جو
بلکہ وہ اس سے بہت جنگ کیا
صلہ رحمی کو تو اب منع نکر
تین مزدور پہ سامان لیکر
اور آئندہ کرونگا نہ خلاف
دیکھ تب ان کو کہا بوسفیان

ہبت مددگار رہوں گا تیرا
آہ جب دیکھے ہیں کفار قریش
ابوطالب کے ہی تابع ہو تمام
کہ بنی عبدمطلب کے ساتھ
صلہ رحمی کا تیشہ پہ توڑیں
بیٹا بیٹی بھی نہ دیویں لیویں
اور لپیٹ اسکو حریر اندر تب
عہدنامہ وہ لکھا تھا آجل
شہ کو اور یاروں کو اسکے لیکر
گھستے ہیں غار یہ بھی یک کف
حج کے موسم کے سوا کوئی بیچا
حج کو تجار جو آیا کرتے
دیکھ یہ حال ابوجہل لعین
ان کو دیویں گے اگر تم سودا
جمع کفار وہاں ہو دوجا
رنج کیا ان کا لکھوں ای یار
شور اور غل سے ہی بس انکے سب
سر پہ مزدور کے کچھ اسباب
دیکھ اس حال کو تب ابن ہشام
تب بھی مانا نہیں وہ ناکارا
جانب غار چلا جاتا تھا
دوسری شب کو بھی لے دو مزدور
صلہ رحمی وہ بجا لاتا ہے

یار غمخوار رہوں گا تیرا
ابوطالب کی مدد بیش از بیش
شہ کی تائید میں رہتے ہیں مدام
بنی ہاشم سے بھی ای نیک صفات
سب رہ و رسم قرابت چھوڑیں
چھوڑ تا کہ دے تنگی پیاسیں
موم سے اس کو کئے محکم سب
حق تبھی ہاتہ کیا اسکا شل
جا لگا رہنے کو یک غار اندر
ہو گئے آہ محاصر اشرار
باہر آنے کا نپاتے امکاں
چیزیں کچھ انسے لیا کرتے تھے
او کبھی دوسرے مشرک بیدین
لوٹے جاویں گے تم آپ کے دغا
اس کی قیمت کو بڑہاتے بیجا
تھی اونھیں فاقہ کشی لیل و نہار
مکے والوں کو تھی نیند نہ شب
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جناب
گرچہ تھا وہ بھی عدو بدانجام
پس ابوجہل کو آ وہ مارا
مشرکاں دیکھ گئے ہیں بلوا
جانب غار وہ کرتا تھا عبور
اور کھلے کام طرف جاتا ہی

نام اللہ و نام محمد کو چھوڑ کے تمامی عہدنامے کو کیڑا کھا لینا

ہے بھلا اسپہ یہ سختی نکرو　　اسقدر اس سے کر سختی نہ کرو
پس حکیم اور دگر ابن ہشام　　جو کئے رحم باصحاب کرام
بالیقین موجب ارحم ترحم　　پائے اسلام کا و ملک وحشم
خیر خواہی جو کیا بوسفیان　　اس قدر پایا وہ شرف ایمان
اور ابو العاص نبی کا داماد　　مرد زینب کا جو تھا بنت نبی
کئے شتر بھر کے گیہوں اور کھجور　　گاہ گاہ لاتا بشب شہ کے حضور
ہوکے مسرور جیت شاد ہوا　　حق میں بوالعاص کے کرتے تھے دعا
الغرض آہ بصد رنج و ملال　　غار میں گزرے ہیں یونہی سہ سال
ایک دن حضرت سالار امم　　یون لگے کہنے چچا سے ای عم
عہدنامہ وہ جو لکھے تھے قریش　　اور اسے کعبے پہ لٹکائے قریش
جتنے کیڑے کو وہاں یک بھیجا　　عہدنامے کو وہ سب کھا ہی لیا
نام اللہ کا اور میرا نام　　چھوڑ مضمون کو کھایا ہی تمام
ابوطالب نے کہا ہو حیران　　یہ خبر کون دیا تجھکو یہاں
بولے جبریل معظم آیا　　وحی یہ حق کے طرف سے لایا
ابوطالب نے کہا ای شہ دین　　تو بھی سچا ہی ترا رب بھی یقین
پس جماعت کو لے اپنے ہمراہ　　آیا وہ کعبے کو باعزت و جاہ
ابوطالب کو جو دیکھے ہیں قریش　　سمجھے نادانی سے یوں بدکیش
غار میں رنج بہت پایا ہے　　پس محمدؐ سے وہ باز آیا ہے
اس کو تکریم سے بٹھلاے لیجا　　ابوطالب نے یہ تب ان سے کہا
عہدنامہ تمھارا لاؤ　　وہ بھتیجے لا بہت ہی خوش ہو
پوچھے تم مہر کئے تھے جیسا　　کیا ہی ویسا ہی کہے ہاں ویسا
پس وہ کفار سے اس طرح کہا　　دیا آگاہی محمد کو خدا
غیب سے کیڑے کو یک بھیجا آ　　کھایا مضمون وہ نامے کا سب
کچھ بھی اس نامے میں باقی نہ رہا　　نام حق نام محمد کے سوا
گر نہ سچا ہو سخن یہ بے قیل　　شہ کو کرتا ہوں تمھارے تحویل
اور اگر ہوویگی یہ سچی بات　　عہد سے تم اب اٹھاؤ یہ بات
بات یہ سن کے کہے سب کفار　　کہی انصاف یہی ہے نکرار
کھول نامے کو کئے جبکہ نظر　　پائے سچ مخبر صادق کی خبر
سارے کفار وے شرمندہ ہوئے　　قطع رحمی کو نہیں قطع کئے
پر ابوجہل و توابع اس کے　　توڑنے عہد کو راضی نہ ہوئے
الغرض اٹھ کے ابوطالب تب　　ساتھ لے اپنے رفیقوں کو سب
آکے کعبے میں اٹھا دست دعا　　یہ دعا کرکے سوئے غار گیا

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا

یعنے بار خدایا نصرت دے ہمکو اوپر جو ظلم کئے ہمارے پر اور کاٹے ہمارے ارحام کو اور حلال کئے وہ چیز کو جو حرام تھی ہمارے پر

حضرت مع صحابہ غار سے تشریف لانا

پس دو فرقے ہوئے کفار قریش　　یک ابوجہل توابع بدکیش
عہد شکنی یہ نہیں چاہے کبھی　　لیک چاہی ہی جماعت دوسری
توڑنے عہد جو چاہی ہی گروہ　　وہی غالب ہوئی باتشان و شکوہ
پس وہی لوگ ہو سب با ہتھیار　　آئے ہیں جلد وہیں جانب غار
معذرت کرکے بہت کچھ ظاہر　　لائے ہیں غار سے سب باہر
سال دسواں ہی ہوا جبکہ شروع　　واقعہ جان یہ پایا ہی وقوع

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قریش فال لینا تب نازل ہونا سورہ روم کا کہ بضع سنین میں رومیان غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانون کا اس خبر سے

اور اسی سال مین در فارس و روم
جب چھی جنگ جدل کی یکسر تمام
فارس والے ہوے غالب آخر
یہ خبر سن کے عرب کے کافر

یون لگے کہنے بہن ہو خوشحال
مومنون سے کہ لیے ہم نیک فال
فارس ہے تو نہین اہل کتاب
ہوگئے جنگ مین غالب وشتاب

روم کے لوگ ہین سب اہل کتاب
اور ہم سب ہی ہین جب اہل کتاب
اور کتابی تو ہین ہم بحسب
ہم بھی ہوجاوینگے غالب بیہر

اہل اسلام ہوے سن یہ ملول
بابی آیت یہ تبھی شرف نزول

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ

دب گئے روم ملکتے ملک مین اور وے اس دبنے پیچھے اب غالب ہونگے کئے برس مین۔

یعنی فرمایا خدائی واہب
فارسی گرچہ ہوے اب غالب
آگے دس سال کے در بضع سنین
طاق پر سو نہین ہی یعنے یقین

رومیان ہوونگے غالب تحقیق
سن کے اس عہد حق کو صدیق
بولے کفار کو تب یون جاکے
دیدیا ہوے تمھارے ٹھنڈے

آگے دس سال کے بیشک واللہ
روم کو فارس پہ ہوئے غلبہ
سن کے اس بات کو مردود ابی
جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہے

اس سے اقرار کئے تب صدیق
کہ اگر بات نہ ہوے تحقیق
سو شتر آپ ابی کو دیوے
ورنہ سو اونٹ ابی سے کیو

تب ہوے ہر دو طرف دو ضامن
پس حدیبیہ کے جب صلح کے دن
روم کی فتح سنے جب تحقیق
لئے سو اونٹ جناب صدیق

جب آئی جنگ احد مین ایا
ہو کے مقتول گیا تھا فی النار
وارثان اسکے وہ سو اونٹ دے
ان کو تب سرور دین فرمائے

کہ ان اونٹونکو تو کر دے خیرات
وہ تصدق کئے تب فرح کے سات
جان صدیق کا تو وہ اقرار
پہلے تھا بعد ہی تحریم قمار

اور دراحرب بے وسواس
بوحنیفہ و محمد کے پاس
عقد فاسد ہین بروافقہ مین یک
یونہی لایا بہ مدارج ای نیک

قمار بازی

ابوطالب کی رحلت

غار سے نکلنے کے بعد از وہ بیس
آٹھ مہینے ہی رہا دن اکیس

وہ بنی عبد مطلب کو تمام
بنی ہاشم کو بھی آ نیک انجام

کیا تاکید و وصیت بسیار
اور قریشیون کو بھی سب ہشیار

کہ محمد کو یقین رب کریم
دیوینگا جانیو تم شان عظیم

شرق سے غرب تلک بھی پر نور
ہووینگا اسکی رسالت کو ظہور

سرکشی اس سے کرے جو پرشین
ہووینگا خوار و ذلیل دارین

پاوینگے اسکی اطاعت سے امن
دیکھنیگے اسکی عداوت سے محن

تم بھی دیکھو گے وے سب حالات
تب ہی یاد کروگے یہ بات

اور دسوین برس ای باعزت
ابوطالب کی ہوی ہی رحلت

موت کے وقت مین سب اپنے خویش
اور حاضر تھے صنادید قریش

شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے
اور امداد و اعانت کیلئے

اس طرح کہنے لگا ای مردم
بات یہ یاد رکھو میری تم

ملا اور سلاطین فحول
اسکی دعوت کو کرین سب قبول

ہوسکا دینے جنگ کے ہمدوش
یک جہان اسکی رہے حلقہ بگوش

تم کو کرتا ہون وصیت یہ صاف
مت کرو اس سے بدی اور خلاف

گویا آنکھو نسے یقین ایسا ہی
دیکھتا ہون مین یہ حالا سبھی

ہی روایت کہ رسول اکرم
بیٹھ کر اسکے سرانے اس دم

اس طرح کہنے لگے نبی ای چچا — کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
کیا بچپن میں کفالت میری — اور جوانی میں حمایت میری

شاد کر اب مجھے از ایک کلمہ — لا الٰہ کہو اور الا اللہ
تا کروں تیری شفاعت ای عم — حشر میں نزد خدای اکرم

ابوطالب نے کہا ای سالار — خیر خواہی تو مرا اسرو جہار
کیا کروں خوف بھی اب ہے مجھے — سرزنش خلق کرینگے یہ مجھے

موت سے ڈر کے چچا نے تیرا — آخری وقت میں ایماں لایا
خوف گر یہ نہیں رکھتا واللہ — کہہ کے البتہ وہ کلمہ ای شاہ

چشم کو تیرے خنک کرتا میں — کرکے خوش دل کو ترے مرتا میں
شاہ اس بات سے غمگیں تھے ہوا — اور اس طرح سے تب فرمائے

مغفرت تیری خدا سے چاہوں — جب تلک منع کئے نا جاؤں
ابن اسحاق سے سن ای بھائی — اس طرح ایک روایت آئی

دیکھا جس وقت جناب عباس — ابوطالب کے طرف بی وسواس
دم آخر وہ ہلاتا تھا لب — سن کے عباس کہے شاہ سے تب

ای نبی بھائی مرا یہ واللہ — آپ بولے سو پڑھا ہی کلمہ
اہل سنت کے یہاں پر ای امیں — یہ روایت ہوی ثابت ہی نہیں

کہ معارض ہیں روایات دگر — اور مخالف ہیں دلائل اکثر
ہی از انجملہ علی فرمایا — جا کے حضرت سے میں یہ عرض کیا

یا نبی یہ جو چچا آپ کا تھا — آہ دنیا سے ہے گمراہ گیا
سن کے یہ رونے لگے پیغمبر — اور یہ حکم کئے ای حیدر

غسل دے کفن بھی اس کو پہنا — اور کر دفن اسے جلد تو جا
پھر میں اس شاہ سے یہ عرض کیا — یا رسول اللہ وہ مشرک ہی موا

پھر مجھے حکم کئے پیغمبر — یا علی جاکے اسے دفن تو کر
اور کہا اس کو خدا بخشے اب — اور رحمت بھی کرے اس پر رب

ہے روایت کہ نبی ہو گریاں — پیچھے تھے اسکے جنازے کے رواں
اور کہتے تھے کہ ای میرے چچا — صلہ رحمی کو تو لایا ہی بجا

حق میں میرے نہ کیا کچھ تقصیر — دیوے حق خیر جزا تجھکو کثیر
اور چچا سے جو کئے تھے اقرار — کہ کروں تیرے لئے استغفار

کئی دن آئے نہ باہر سرور — مغفرت خواہی تھے شام و سحر
کئے اصحاب بھی یہ دیکھ ای یار — آپ بھی کرنے لگے استغفار

اپنے ماں باپ کے حق میں یکسر — موت تھی جن کی ہوی کفر اوپر
مغفرت باپ کی اپنے جو خلیل — چاہتے تھے نزد خداوند جلیل

اس سند سے ہی ابوطالب کی — مغفرت خواہی کئے حق کے نبی
تب ان آیات کو حق بھیج دیا — نہ کو اور یاروں کو وہ منع کیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ - الآیہ

نہیں پہنچتا ہی نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی اگرچہ وے ناتے والے ہوں جب کھل چکا ان پر کہ وے دوزخ والے ہیں
اور بخشش مانگنا ابراہیم اپنے باپ کے واسطے سو نتھا مگر وعدے کے سبب وعدہ کر چکا تھا اس سے

علما لکھتے ہیں یہ آیت بھی — اسی قصے میں نبی پر اتری

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ؞

ترجمہ - سچ ہے کہ تو نہیں ہدایت کرتا جسکو چاہی - اور لیکن اللہ تعالیٰ ہادی ہے جسکو چاہی وہ خوب جانتا ہی ہدایت پانے والوں کو ۱۲

یہاں ہدایت سے مراد مقصود کو پہنچانا ہے ورنہ ہدایت کے ہیں بھی معنی ہوتے ہیں ۱۲ م

آیتیں جبکہ یہ آئیں ای یار — شاہ موقوف کیئے استغفار
کہ خدا جس کی نہ بخشش چاہا — ان کی بخشش طلبی منع کیا

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جب بچے شرک سے باایمان ہو — اس کے مغفور سبھی عصیان ہو
ہی روایت کہ جناب عباس — ایکدن عرض کیا ای شہ ناس
دی ہی کچھ نفع اسے کیا وہ کمک — شہ کہی نفع دی ہاں وہ بیشک
آگ تخنون ہی تلک ہی اسکے — جوش کرتا ہی دماغ اب اسکے
بھی روایت ہی کہے پیغمبر — کہ قیامت میں عذاب کمتر
مغز سر جوش کرے گا اس کا — اور اس طرح سے وہ سجھیگا
واسطے تیرے نبی کے یارب — نار دوزخ سے بچا ہم کو سب
پرورش شہ کی کیا وہ خدمت — اور رکھا تھا دل وہ الفت
اس کا لازم ہی ہمیں حفظ ادب — باعث حب شہنشاہ عرب
اور کیا نفع ہی اسمیں ای یار — کام عقبیٰ کا تو بس اپنے سنوار
بیان مسلمان کو بشارت ہی لطیف — اہل ایمان کو اشارت ہی لطیف
مغفرت چہئے مسلمانوں کی — جبکہ مامور ہوے حق کی نبیؐ
بس ہے امید قوی رب انام — بخشیگا انکے گناہوں کو تمام
دیوے یا اس کو نہ یوہی عذاب — ہی مشیت میں خدا کے در باب
ابوطالب نے جو ہر امر میں ہاں — آپ کی کی ہی مدد از دل و جاں
تھا وہ درکات سقر میں نیچے — لایا باہر اسے میں آتش سے
یک روایت ہی دماغ اسکا جل — ہی طرف پاؤں کے کرتا سیلان
ابوطالب کو رہیگا یے میں — کہ رہیں آگ کے اس کو نعلین
کہ بڑا سخت اسی کو ہی عذاب — اور کسی کو بھی نہ ہوگا یہ عذاب
ابوطالب کا اگرچہ ایماں — نہیں ثابت بدلیل و برہاں
مال و جان اپنا کیا شہ پہ نثار — اور کیا دیں کی تائید ای یار
کفر و ایمان کی یہاں لا تکرار — لیے ادب اس سے نہ ہو تو زنہار
یونہی آگاہ لکھا ای ذیشاں — نسخۂ تحفۂ احباب میں جاں

ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کا وفات اور فضائل و مناقب اس زوجۂ سید کائنات کے

اور اسی سال میں ای نیک صفات — ہو چکا بی بی خدیجہ کا وفات
پس یہ دونوں کا بہت ای اکرم — شاہ عالم کو ہوا درد و الم
گھر میں خاتوں چچا تھے باہر — مطمئن ان سے تھی شہ کی خاطر
بوامامہ سے ہی مروی یہ بات — کہ وہ خاتون نے در وقت وفات
سن کے روئے ہیں بہت شاہ ہدا — اور بی بی کے کیے حق میں دعا
تیری مشتاق ہے فردوس بریں — اور خاتوں ہی تو جنت کی بقیں
خواہراں تیرے ملینگے ہر دو — مریم و آسیہ ہیں وے خوش خو
خوف و ہیبت سے کبھو کوئی دم — حق تعالیٰ یہ نہیں کھائے قسم
نقل ہے جبکہ خدیجہ یہ سنی — گرچہ سکرات میں تھی لیک ہنسی
تیسرے دن بعد ابوطالب کے — گئیں فردوس کو وہ دنیا سے
کیونکہ تھے دو تو مددگار معیں — دیتے ہر امر میں شہ کو تسکیں
اسلئے آپ بہت تھے مغموم — سال غم سے وہ برس تھا موسوم
موت کی کربت و سختی کا بیاں — عرض کی جبکہ زسالار جہاں
بعد حضرت نے اونھیں فرمایا — ای خدیجہ تو ہی سردار النسا
بہن اور ماں سے ملے اپنے جا — بہن سارہ ہی تری ماں حوا
خلق میں مثل نہ تھے جن کے تئیں — پاک تھے عذر نسا سے وے یقیں
حق بہت ان کو دیا تھا عزت — سو کناں ہیں وے ترے در جنت
اور یوں عرض وہ کی ای امجد — کہ ترا ہر دو مبارک باشد

بہرہ ور آپ سے حق ان کو کرے
خوش ہیں آپ بھی ان ہر دو سے

رشک سوکن کی نہ ہوگی ان سے
اور ملالت بھی نہ ہوگی تجھے

پس کیا روح مقدس رحلت
دار دنیا سے بسوی جنت

اور اولاد بھی اس کے سدا
ہو وے رضوان و تحیات خدا

طول نسخہ ہوا گر تھوڑے لکھوں
اکتفا دس یہ خصائص پہ کروں

تھی بہت اسکی نبی کو خاطر
اس سے رکھتے تھے محبت اکثر

بکر تھا جب کئے عقد اس کو نبی
یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی

اور چوتھا یہ خصیصہ ہی جلیل
بو ساطت شہ دین کے جبریل

پانچواں یہ کہ جیتے تک وہ کبھی
ایک دم شہ کو نہ آزردہ کی

دختراں چار پسر دو دلخواہ
ایک قاسم ہی دوم عبد اللہ

ساتواں شہ کے ہیں جتنے اولاد
سلسلہ ان کے نسب کا رکھ یاد

آٹھواں اس کو دیا رب انام
دولت سبقت دین اسلام

حشر تک جتنے ہوں عامل اس کے
جس قدر ان کو جزا حق سے ملے

اجر امت کا بھی پس جتنا
ہو وے بی بی کو ملے گا اتنا

بہر خوشنودی خلاق رہی
خرچ کرتی تھی بہت وہ بی بی

دیکھ کر ان کو نبی تھے مغموم
بات خاتون کو ہوئی یہ معلوم

اور ڈوالی بڑی یک انبار
تھے زر سرخ کے ہی سب دینار

شخص تھا اسکے جو یک جانب پر
دسری جانب میں نہ آتا تھا نظر

جو کہ چاہے سو کرے ہی مختار
شہ تصدق کئے وہ سب دینار

حق میں کرتے تھے بہت اسکے دعا
ذکر خیر اس کا بھی کرتے تھے سدا

آئی سوکن کی مجھے بس غیرت
عرض کی شہ سے بہ جرأت

اس سے ازواج جوان و بہتر
آپ کو اب تو دیا ہے داور

دیکھ وہ غصہ ہوئے ہیں لرزاں
اور بیجو دہو گری ہوں اس آن

اور کی عرض وہ کر حمد اللہ
سوکناں بیہ نہیں ہے وائی شاہ

خواہران ہیں یہ وہ بلکہ دو ہیں
انسے خوشنود رہونگی بس میں

حقتعالی سے تحیات و سلام
روضۂ پاک پہ ہو اس کے مدام

بے نہایت ہیں فضائل اسکے
اور کمالات و شمائل اس کے

پہلا جب تک کہ تھے زندہ بی بی
دوسری نہ کئے عقد نبی

ہی خصیصہ یہ دوم ای بھائی
شہ کے وہ پہلے نکاح میں آئی

تیسرا اس کو کہے ہیں سرور
ساری امت کی زنانسے بہتر

حقتعالی کے حرف سے ای ہمام
بولا ہی حضرت خاتوں کو سلام

چھٹواں یہ ہی کہ نبی کو اولاد
بطن سے اسکو ہوئیں رکھیاد

دختراں آپ کے زینب رقیہ
ام کلثوم و جناب زہرا

تھی ہے ای خاتون سے جاں
بسکہ عظمی یہ خصیصہ ہے پہچاں

ہی خبر نیک چلیں ای دمساز
اولاد جو کہ کرے گا آغاز

اس قدر اجر و ثواب ای ذی لبر
اس کے بانی کو ملے دیگر

جان نواں یہ خصیصہ آباد
مال و زر رکھتی تھی خاتون بیاد

قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
خلق تھے رنج و الم میں بسیار

تب فرشتوں کو بلائی ہی وہ
اور خزانے کو کھلائی ہی وہ

کہا صدیق نے تھا میں بھی وہاں
ایسی انبار پڑی تھی وہ بیاں

بولی تم لوگ گواہ ہو سبھی
ہی یہ سب مال خدا ملک نبی

دسواں یہ ہی کہ نبی جیں حیات
اس کے اور بار ہا میں بعد وفات

عائشہ بی بی کہ وہ شاہ عبا
جب بہت کرتے خدیجہ کو یاد

یا نبی وہ تو ضعیفہ ہو گی
یاد فرماتے ہو بس اس کو ابھی

آہ جب تجھ سے ہوئی یہ جرأت
آئے غصے میں بہت ہی حضرت

یوں عاکر نے لگی ہیں ای رب
جا کے گر تیرے نبی سے یہ غضب

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی | نا کروں ذکر خدیجہ بہ بدی
بس کہے حق کی قسم شاہ زمن | اس سے بہتر نہیں پایا میں زن
لائی اول وہ مرے پر ایماں | کافراں جبکہ تھے سب لوگ عیاں
اور کی اوس نے ہی میری تصدیق | لوگ تکذیب کیے جب تحقیق
اور دی مال مجھے وہ اکثر | لوگ محروم کیے جب یکسر
اور دیا مجھکو اسی سے اولاد | کر بہت فضل و کرم رب عباد
عایشہ کہتی ہیں از شاہ عرب | میں سنی اسکے فضایل یہ جب
عزت و قدر و بزرگی اسکی | بالیقیں جا کی مرے دل میں کی
پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم | نام بھی اس کا نہ لی بے تکریم

ظلم کفار قریش کا اور تشریف فرمانا حضرت کا طرف طائف کے اور ظاہر کرنا دعوت اسلام کا اور ظلم طائف کے کفار بدانجام کا

نقل ہے جبکہ موا ابوطالب | بولہب شہ کی طرف ہوا غضب
بولا سرور سے کہ تم مت ہو ملول | کام میں ہی رہو اپنے مشغول
ابوطالب کے ہی مانند یہ نقش | آپ کا میں ہوں مددگار و معین
جب لگا کرنے وہ سرور کی مدد | کافراں کرکے بہت مکر و حسد
اس کو بولے کہ کہے پیغمبر | ہی مقر عبد مطلب کا سقر
بس یہ سنتے ہی نبی سے بدلا | ساتھ کفار کے ہی جا کے ملا
متفق ہو کے تمامی کفار | پھر لگے شاہ کو دینے آزار
اس قدر جور و جفا آہ کیے | کہ نبی مکہ میں تب رہ نہ سکے
گئے طایف کی طرف مکے سے | دعوت دیں واں کرنے لگے
اک مہینا تھے بدعوت مشغول | پر نہ کفار کیے کوئی قبول
جمع ہو واں کے بھی سارے کفار | دی حضرت کو بہت کچھ آزار
تھے چلے راہ سے یکدن سرور | آپ کی پیٹھ لگے وہ ابتر
مثل کتوں کے وے کرتے غوغا | پھینکتے تھے وے بہت سنگ جفا
پائے اشرف ہوے جب خون آلود | پونچھتے خون کو اپنے وہ زود
نگرے خون نبی تا بہ زمیں | صدمہ قہر و عذاب آوے ہیں
زید متبنی پسر حضرت کا | جبکہ تھا ہمرہ آں شاہ ہدا
ہوتا اس حال میں حضرت کا سپر | لیتا تھا آپ پہ ہی وہ پتھر
زید کے سر کو بہت زخم لگے | اور بہت خون بہا ہی اُس سے
اس مصیبت میں رسول والا | درگہ حق میں کیے مانگے دعا
یک دعا یہ بھی ہی اس سے ملقین | ہی اس امت کے ضعیفوں کے تئیں

اللّٰھم اشکوا الیک ضعف قوتی وقلة حیلتی وھوانی عند المخلوقین انت ارحم الراحمین و انت رب المستضعفین وربی الی من تکلنی الی عدو بعید یتجھمنی وملکته امری ان لم یکن لک بی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک اوسع لی اعوذ بنور وجھک الذی اشرقت له الظلمات وصلح علیه امر الدنیا والآخرة ان ینزل بی غضبک ویحل علی سخطک لک العتبی حتی ترضی ولا حول ولا قوة الا بک - یا اللہ شکایت کرتا ہوں میں درگہ میں تیرے اپنی قوت کے ضعف اور حیلے کی کمی اور ذلیل وخوار ہونیکی اپنے لوگوں کے پاس تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور تو پروردگار ہر ضعیف کا اور میرا ہی اور مجھکو کس پر

چھوڑتا ہی ایسے دشمن دور طرف کہ جو مجھے دیکھنے ترش رو ہوتے اور تو اُسے میرے کام کا مالک گردانا ہو اگر تیرا غضب مجھ پر نہو تو کچھ خوف نہین کرتا ہون لیکن عافیت تیری وسیع ہی پہ لیتا ہون نور وجہ سے تیرے جس سے روشن ہوا اندھارے اور درست ہوا کام دنیا اور آخرت کا اترنے سے تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھ پر تجھ کو پہنچتا ہی عتاب کرنا آپ خوش ہونے تک اور حول و قوت نہین مگر تجھی سے ۔

یہ دعا آہ کیے جب وہ رسول
ہوگئی درگہ حق مین مقبول

بھیجا تب ایک ملک کو داور
جو موکل ہے پہاڑون اوپر

اور کیا عرض کہ ای خیرِ ورا
آپ کا تابع ہون از حکم خدا

حکم گر آپ کا ہو ای اکمل
دو طرف مکے کے جو دو ہین جبل

ان کو ٹکرا دون ابھی مین لاکر
ہون ہلاک آپ کے دشمن یکسر

شہ کہے یہ نہین چہتا ہوں میں
بلکہ امید یہ رکھتا ہوں میں

ان کے اصلاب سے شاید کہ خدا
ایسے اولاد کرے گا پیدا

جو عبادت کرے مولا کی ٹھیک
نہ کریں اس سے کسی کو وے شریک

الغرض شاہ بصد رنج و الم
چلے طائف سے بمکہ جس دم

رہ میں یک باغ پہ پہنچے ہیں آ
باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا

آہ آثار پریشانی کے
اور علامات بھی حیرانی کے

دیکھ کر چہرۂ اقدس پہ مگر
لائے کچھ رحم قرابت شہ پر

ایک نصرانی جو تھا ان کا غلام
تھا جو عدّاس بیقین اسکا نام

ہاتھ سے اسکے طبق یک انگور
جلد بھیجے ہیں وہ حضرت کے حضور

جب رکھے خوشۂ انگور پہ ہات
کہے بسم اللہ شہِ موجودات

شہ کا منھ دیکھ کہا تب وہ غلام
اس بلد میں نہیں کبھو ایسا کلام

نہ کسی سے بھی سنا تھا واللہ
کیا عجب ہی یہ کلام دلخواہ

پوچھے شہ کونسا ہی شہر ترا
بول اور دین بھی کہتا ہی کیا

بولا ہی دین مرا نصرانی
نینوا ہی مرا بلد ای گیانی

شہ کہے قریۂ یونس ہے تو
پوچھا کیا جانتے ہو یونس کو

کہے ہان ہی وہ برادر میرا
تھے مرے مانند پیمبر حق کا

پوچھا کیا آپ کا ہے نام تمام
شہ کہے میرا احمدؐ ہی نام

کہا توریت و انجیل میں صاف
آپ کے دیکھے ہوں مینے اوصاف

آپ کو مکے میں بھیجیگا خدا
مکیان آپ کے ہوں گے اعدا

اسلیے آپ کریں گے ہجرت
آپ کو اپنے ہی آخر نصرت

آپ کا دینِ مقدس پُر نور
سارے آفاق میں پاویگا ظہور

ہاتھ اور پاؤن پہ شہ کے اس آن
جلد بوسہ دے وہ لایا ایمان

پس گیا عتبہ و شیبہ ہر دو
پوچھے کیوں بوسہ دیا تو اسکو

وہ کہا حق کا ہی یہ پیغمبر
لایا ایمان بدل میں اسیر

الغرض آگے روانہ ہو رسولؐ
بطن نخلہ مین کیے نزد نزول

ایک منزل ہی وہاں سے مکہ
جب ہوی رات وہاں ای آگہ

ہوکے تب شاہ نے مشغول نماز
جب کہ کی قرأت قرآں آغاز

ناگہاں پہنچے ہیں جنات وہاں
نو نفر تھے وے سبھی نیک عنوان

آئے تھے شہر نصیبین سے وے
سبب آنے کا یہی ہی ان کے

شہ کا دنیا میں ہوا جبکہ ظہور
جن ہوے چرخ کے جانے سے دور

جانے اوپر ہی وے جب سے تھے
رہتے تھے شعلۂ آتش پیچھے

مشورت یوں کیے جنان خبر
کچھ نیا حادثہ ہی جگ مین مگر

شرق سے غرب تلک دیکھو جا
وجہ کیا اس کا ہی تم پاؤ بھلا

اسلیے نکلے وے جنات ای یار
ہر جگہ کرتے ہوے استفسار

آئے اس دشت میں سب وے ناگاہ
اور سنے شہ سے کلام اللہ

یون لگے کہنے کو آپس میں تمام
کہ یہ قرآں ہی کلام رحمان
اور جنات فلک پر جانا
کہ جہاں بیچ جو ہوونگے کام
ذکر رہتا ہی ملک میں اس کا
اقتضا حق کی یہ کی ہی حکمت
الغرض آئے تھے جو جنات

ہم کبھو ایسا سنے تھے نہ کلام
ہیں نبی اسکا ہوں لاؤ ایمان
جو کہ موقوف ہوا ہی دانا
یک برس آگے وہ ہونے کے تمام
شہرہ عام فلک میں اس کا
کہ نہ آیات میں ہووے سرقت
لاکے حضرت پہ وہ ایماں اس رات

ہی یہی حادثہ دنیا میں نیا
وے بھی ویسے مسلمان ہوے
اپنی تفسیر میں ہی با تمیز
جو ملایک ہین مدبر بہ فلک
یونہی از پیش نزول قرآن
اسلئے چرخ پہ چڑھنے سے خدا
قوم سے اپنے کہے ہین جاکر

شہ سے پوچھے وہ انہین فرمایا
شہ پہ قرباں بدل وجاں ہوے
یوں لکھا قطب باں عبد عزیز
ان سے ہوتے ہیں آگاہ بیشک
ذکر تھا اس کا فلک پر ہر آن
منع جنات کو سب کر ہی دیا
چونکہ قرآن میں آئی یہ خبر

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا

ہم نے سنا ہی ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اوسپر ہم ایمان لائے اور ہرگز نہ شریک ٹھہرائینگے اپنے رب کا کسی کو۔

پس وہ جنات کی یک فوج بڑی
انکے آنے سے خبر شہ کو دیا
دائرہ کھینچ کے تب یک اسجا
ابن مسعود یہ دیتا ہی خبر
پس پیمبر ہوے مشغول نماز
جبکہ حضرت ہوے فارغ ز نماز
نقل ہے چلے وے تب ای آگہ
بھی روایت ہی کہ و حضرت
کردیے آپ مقرر پہ تب
اسپہ قدرت سے خدای تعالی
تاکہ سرگیں پہ ہو دانے پیدا
دیا سرور نے انھین ایسا زاد
یونہی جنات بہت سے آئے
اور فاروق معظم ذیشاں

شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی
آئے مکے سے بدل شاہ ہدا
ابن مسعود کو اوس میں بٹھلا
کہ وہ جنات پہ تھی میری نظر
اور کئے سورہ طہ آغاز
لائے ایماں وہ سب نیک طراز
شاہ عالم کی رسالت پہ گواہ
توشہ بطور تبرک مانگے
استخوان انکے لئے زاد عجب
گوشت کرتا ہی ہویدا وافر
ذائقہ لیوے دوا اس سے سدا
کام آتا ہی جو تا یوم تناد
سرور دین پہ ایمان لائے
اس روایت کا کیا یوں تبیان

آکے حجون میں اترے یکسر
ابن مسعود بھی تھا تب ہمراہ
بولے دیکھ انکو تو کچھ خوف نک
ایک کہ شخص قوی ہیکل تھا
وے بہت شوق سے ہی سننے لگے
ہی روایت کہ وہ تھے سب چھپے
یک شجر ہو کے وہاں تب گویا
واسطے اپنے وست آ ماہر
ہی حدیث آئی کہ جن نے دیکھا
چاہا یا یونکے لئے انکے یقین
مین سے شہ کے دعا کی کر تیار
پس اسی واسطے ای اہل صفا

تب حرم بیچ جو تھا ایک شجر
جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ
دائرے سے بھی نہ باہر ہو مگر
اور سیاہ رنگ بہت تھا انکا
اور سعادت کے ہی گل چننے لگے
الف بار انھے روایت ہی
شاہدی شہ کی رسالت پہ دیا
اپنے بھی جانوروں کے خاطر
ہوئے بولا گیا بسم اللہ اگر
بھی ہوا زاد مقرر سرگین
لذت ہر دو میں رکھا ہی بسیار
منع ان چیزوں سے ہی استنجا

ابلیس کا پوتا ہامہ ایمان لانے کا بیان

کہ تھے ہم ہمرہ سالار بشر
ایک دن کوہ تہامہ اوپر

یک بیک ایسے مین تب یک بڈھا
چل دیا ہاتھ مین لیے اپنے عصا

آکے حضرت کو کیا جلد سلام
دے جواب اس کا کہے شاہ انام

اس کا آواز ہی جن کا آواز
پوچھے نام اسکا شہ خلق نواز

وہ کیا عرض مرا ہامہ نام
ہیم ہی نام مرا غیر کلام

ہیم کا باپ ہی بیشک لاقیس
باپ لاقیس کا ہیگا ابلیس

شہ کہے تیرے اور ابلیس کے بین
پشت گزرے ہین یہی دو بیچ مین

عمر گزری ہی تری کس مقدار
وہ کیا عرض ای سالار خیار

جیونگا آخر دنیا تک مین
طفلگی میری ستوای شہ دین

مارا ہابیل کو قابیل نے جب
بچپنا مجھکو تھا ای سرور رب

بات لوگون کی سمجھتا تھا ہان
اور پھرتا تھا پہاڑون مین دوان

اور لوگوں کا طعام اور اناج
مین چراتا تھا بہت ای سرتاج

ڈالتا لوگون کے دلمین وسواس
بدسلوکی تھی مری خلق کے پاس

شہ کہے تیری جوانی پیری
اور طفلی بھی بدی مین گزری

عرض یون کرنے لگا حضرت سے
کہ مجھے اب نہ ملامت کیجے

توبہ کرنے کے لئے مین آیا
اور خدمت سے سعادت پایا

نوح سے بھی مین ملاقات کیا
ان کی مسجد مین بھی سالہا تک رہا

ہاتھ پر ان کے کرا اول توبہ
تا بیک سال رہا در سجدہ

صحبت یوسف و یعقوب و ہود
بھی کیا مجھ کو میسر معبود

اور موسیٰ سے ملاقات کیا
اور توریت کو اُنسے سیکھا

اور تحیات و سلام موسیٰ
مین کہا ہون بجناب عیسیٰ

اور عیسیٰ بھی تحیات و سلام
خدمت عالی مین لیے تو ہین پیام

آپ سے عرض یہی کرتا ہون
اور امید یہی دھرتا ہون

یارسول اللہ ز قرآن کریم
مجھکو اب کیجیے کچھ یک تعلیم

اس کو سکھلائے رسول اکرم
سورۂ واقعہ اور سورۂ عم

کہے حاجت تجھے گر کچھ ہو وے
آ تو نزدیک بلا شک میرے

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگوں سے
شہ کی بعثت سے بشارت دیے

ہی از انجملہ سعید ابن عمر
یوں روایت سے دیتا ہی خبر

جاہلیت مین بیقین باپ مرا
نذر یک بت کی کیا تھا بکرا

پاس بت کے اُسے ذبح کیا
پیٹ سے اسکے یہ آواز ہوا

کہ نبی عبد مطلب سے خدا
یک پیمبر کو کیا ہے پیدا

کردیا منع و حرام اس نے ٹھیک
نذر اور ذبح بتون کے نزدیک

اور ممنوع ہوا اُس سے زنا
اور جنات فلک پر جانا

جب سنا باپ مرا یہ آواز
فکر و حیرت سے ہوا ہی دمساز

آیا مکے کو یہ کرنے تحقیق
جا کے پہنچا یہ جناب صدیق

کہے صدیق بلا شبہ و گمان
ہوئے مبعوث محمد ہین یہان

آپ پر بھیجا ہی حق نے قرآں
لاؤ اب جلد تم اس پر ایماں

روایت

نقل کرتا ہی زباب ای اکرم
کہ مرے پاس بھی تھا ایک صنم

اس کا کرتا تھا مین پوجا ہر دن
اور یک دوست تھا میرا جن

روز و شب ملک عرب کی اخبار
مجھ کو پہنچاتا تھا لے آ بسیار

بت کے نزدیک مین سویا یکدن
یک بیک مجھکو پکارا وہ جن

لے مرا نام کیا مجھکو خطاب
کہ ہی نکلا ہی ایک عجاب

یعنے نکلا ہی محمد مرسل
اس کو قرآن دیا عز و جل

شہر کے میں ہی دعوت اسکی / بسکہ سچی ہے نبوت اسکی
جو رسالت کا ہے اس کے منکر / جائے دوزخ میں یقین وہ کافر

جب یہ آواز سنا میں اظہر / قوم کو اپنی دیا اس نے خبر
ایسے میں مکہ سے کوئی آیا / کیفیت سرور عالم کی کہا

بت کو بس اپنے میں چھوڑا میں / رشتۂ کفر میں توڑا میں
اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوار / آکے پہنچا یہ حضور سالار

سرگزشت اپنا کیا عرض تمام / اور اسی وقت میں لایا اسلام
ایسے ہی آئے ہیں قصے بسیار / ہیں تفاسیر و سیر میں ای یار

یہ روایات ہوئے جو مذکور / ہیں یہ تفسیر عزیزی مسطور
اور اسی سال ہے سودہ کی جاں / اپنی تزویج کئے شاہ جہاں

اور اسی سال میں بافوز و فلاح / عائشہ سے بھی کئے اپنا نکاح

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

اور اسی سال طفیل ابن عمر / دوس کی قوم کا تھا جو مہتر
آیا جب مکے کو جا استقبال / یوں کہے اس کو قریش بدحال

کہ نہ مل تنہ سے نہ سن اسکا کلام / اسکے جادو کا پڑے تجھپہ نہ دام
اس کو جب ہوتا تھا مسجد پہ گزر / اسلئے رکھتا تھا روئی کان اندر

نقل کرتا ہی طفیل فیروز / گیا مسجد میں میں ناگہ یکروز
شاہ تب پڑھتے تھے قرآں باواز / کان میں میرے پڑا کچھ آواز

یک بڑی اس سے حلاوت پایا / جلد پس شاہ پہ ایماں لایا
پس کیا عرض وہیں ای سرور / میں قبیلے کا ہوں اپنے مہتر

معجزہ سات مرے یک ہو نشاں / دیکھ تا قوم بھی لائے ایماں
دے دعا شاہ نے کی ہی رخصت / جب چلا سوی وطن با عزت

درمیاں میرے دو ابرو کے عیاں / ہو گیا نور عجب یک رخشاں
میں ڈرا قوم مری دیکھ اسے / کہیں آتش کا گماں نا لائے

التجا حق سے تبھی میں لایا / نور وہ قمچی میں میرے آیا
مثل قندیل کے تھا بس رخشاں / لوگ وہ دیکھ کے ہوتے حیراں

جب پدر گھر میں ملا ہی پہلے / میں کہا دور ہو میرے سے
باپ حیراں ہو سبب کیا پوچھا / تب کہا کہ میں مسلماں ہوا

تو ہی کافر بھی ترا دیں باطل / دیں سچا ہے مرا اور کامل
تب کہا باپ جو دیں ہے تیرا / میں بھی ازدل سے قبول اسکو کیا

غسل کر پاک وہ پہنا کپڑے / ہوا ایماں سے مشرف پہلے
پھر کہا زن کو وہ لائی ایماں / پھر مسلماں ہوے سب خویشاں

اور قبیلے کو کیا جب دعوت / تھوڑے ایمانکی پائے دولت
بعد چند روز کے جا پھر شہ پاس / یوں کیا عرض کہ ای خیر الناس

قوم میں میرے ہوے دو فرقے / نہیں ایمان قبولے بعضے
کیجئے انکی ہلاکت کی دعا / بددعا پر نہ کئے شاہ ہدا

کر دعا ان کی ہدایت خاطر / یوں کئے حکم مجھے وہ فاخر
جا تو کر نرمی سے دعوت وہاں / میں کیا دو ہی وہ لائے ایماں

جب ہوا جا کے میں خیبر کے روز / شہ کی خدمت میں سعادت اندوز
تب مرے ساتھ تھے اتنی گھربار / مرد و زن لائے تھے ایمان بسیار

مجکو یک قوم پہ بھیجے شہ تب / توڑ ڈالا میں بتاں انکے سب
آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا / فتح و نصرت سے مدینے کو گیا

سوالات بیہودہ کرنا کفار قریش کا جناب رسالتمآب میں اور مشرف نزول آیات قرآن کا مذمت میں کافرونکے

اور اسی سال صنادید قریش / جمع ہو کہتے میں سارے بدکیش
یوں کئے عرض کہ ای شاہ انام / تم جو دیتے ہو بتوں کو دشنام

کفر سے کرتے ہو ہم کو منسوب　بولا کیا اس سے ہی اپنا مطلوب
مال و زر کی ہی طلب گر ہے بحال　لیجیے حاضر ہی ہمارا زر و مال
شاہی گر چاہتے ہو با عزت و جاہ　متفق ہو کریں ہم آپ کو شاہ
اور ہی بیماری اگر کچھ لاحق　ہم لے آتے ہیں طبیب حاذق
تم بہر حال ہمارے دین کو　مت کھو بد یہ قدیم آئین کو
تب کہے مال تمھارا زنہار　میں نہ چہتا ہوں شاہی کار
میں ہوں بے شبہ رسولِ دوران　ہی بھلا دیو اگر تم ایمان
ورنہ میں صبر کروں گا آخر　حق جو چاہا سو کرے گا ظاہر
سن کے یہ کہنے لگے وے ابتر　کہ اگر حق کے ہو تم پیغمبر
چشمے پانی کے رواں کیجو آپ　تا کریں باغ و زراعت ہم سب
یا ملک ایک فلک سے اترے　اور رسالت پہ گواہی دیوے
یا تمھیں دیوے خدا اگر ہے پسند　مال و باغات و عمارات بلند
یا خزانے اور زمیں تم کو ملیں　تم ہی سب لوگ میں ممتاز رہیں
آپکو ایسی موجب شوکت و شان　آپ پر لاوینگے ہم تب ایمان
ایسے بیہودہ کئے جب وے کلام　یوں جواب انکو دیے شاہِ انام
تم جو چاہے سو ہیں سب ادنیٰ کام　حق کی قدرت میں ہیں بیشک وے تمام
صد ہزار ایسے اگر وہ چاہے　کر عیاں پل میں ہی یک بتلاوے
پر مجھے حکم نہیں ہے از رب　ایسی چیزوں کو کروں اس سے طلب
ہے یہی حکم کہ احکام خدا　تم کو پہنچاؤں دکھا راہ ہدا
بولے یہ چیزیں نہ گر بتلاویں　آپ پر ہم بھی نہ ایماں لاویں
کیجیو حق سے طلب ہم پہ عذاب　تب وہ باشاہ نے یوں انکو جواب
حق ہی مختار ہے چاہے جب　جانو بے شبہ عذاب آوے تب
سن کے یہ باتیں وے بد انجام　پھر کئے ویسے ہی بیہودہ کلام
شاہِ عالم اوٹھے تب ہو کے ملول　تب یہ آیات کئے شرف نزول

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۔ یعنے اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو نہ نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کھجور اور انگور کا پھر بہاوے اسکے بیچ نہریں چلا کر یا گراوے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے ایک گھر سنہرا یا چڑھ جاوے تو آسمان میں اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑھنا جب تک نہ اتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو پڑھ لیویں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا۔

بولہب بعث کا منکر ہو جہاں　کہتا تھا جسم سے جب جاوے جاں
پھر کے وہ جسم میں کیونکر آوے　جسم کو خاک تو سب کھا جاوے
ماسوا اس کے وہ اور اسکی زن　دکھ حضرت کو جو کچھ رنج و محن
اور مذمت میں وے دونوں کے خدا　بالیقیں سورۂ تبت بھیجا
اور ہلاکی وہ جو دونوں پاوے　گزرا ذکر اس کا بہ تفصیل آگے
شہ کو اور ایک چڑاتا تھا بعین　چشم و ابرو کو ملا اپنے یقین
اس کا منہ ہو گیا دونہی ترپا　حق نے تبھی سورۂ ہمزہ بھیجا
عاص مقروض جو جناب کا تھا　قرض جناب جو اس سے مانگا

عاص بولا کہ تمھارا تو نبی — وعدہ جنت کا دیا تم کو سبھی
چاہیے جو چیز ملے وہان ہر اک — بولا جناب ہان ہے بیشک
بولا وہ تجکو ملے جب جنت — مجکو تیرے سے نہین کم ثروت
مین بھی جنت مین جب آؤنگا — قرض تیرا وہین پہنچاؤن گا
سنحری ایسی کیا جب وہ لعین — حق نے بھیجا ہی یہ آیت کو وہین

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا

بھلا تو نے دیکھا جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجکو ملنا ہی مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہی غیب کو یا لے رکھا ہی رحمن کے یہان قرار

بحث یکروز کیا شہ سے نضر — اور کفار تھے حاضر اکثر
شاہ عالم نے دلائل سے بہم — کر دیا اس کو اسی دم ملزم
کافراں ہو گئے شرمندہ تمام — تب یہ آیت کو پڑھی شاہ انام

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ

یعنی ای کافرو تم روز جزا — اور تم پوجتے جسے حق کے سوا
یہ بھی جائیں گے در نار سقر — اور دوزخ مین تمھارا ہو گزر
جا زبعری سے کہے تب کفار — وہ کیا شاہ سے آیوں تکرار
کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا — کہ ملک اور عزیر و عیسیٰ
جائیں گے آتش دوزخ اندر — کہ انھیں پوجتے ہین لوگ اکثر
شہ کہے اپنی پرستش اوپر — جو ہی راضی سو وہ جاوے یہ سقر
انبیا اور ملائک تو سبھی — اپنے پوجے سے نہ راضی ہین کبھی
بعد موت انکے وہ شیطان شریر — ایک ٹہراکے خیالی تصویر
نام رکھا ان کا عزیر و عیسیٰ — آپ کفار سے بولے پوجا
حشر مین پس ہی شیطان کے سات — جاوین دوزخ مین وہ کریں ہیہات
اور لیے شہ عزیر و عیسیٰ — حمد جنت مین رہین زیب افزا
یہ بیان شہ سے سنے جب کفار — پاوے ہرگز نہ مجال انکار
حسب تقریر رسول مقبول — تب یہ آیت کا ہوا شرف نزول

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

ترجمہ آگے تیرہ طرف = اس سے دو

اور نضر جبکہ تجارت خاطر — ملک فارس کو گیا تھا تاجر
قصہ رستم و اسفندیار شہیر — لایا لکھے کو وہ ملعون شریر
شاہ جب پڑھکے سناتے قرآں — لوگ ہوتے تھے وہ سنکر قرباں
بعد ملعون وہ کر یک محفل — پس سناتا تھا وہ قصہ جاہل
چند او باتین ہو عاشق اس کے — فخر اس طرح کیا کرتے تھے
کہ نبی گر قصص عاد و ثمود — اور سلیمان و شعیب و داؤد
پڑھ سناوے تو مقرر اب ہم — پڑھتے ہیں قصہ شاہان عجم
تب ان آیات کو جبریل امیں — لایا ہی حق سے بر آن سرور دیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ - اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتوں کے تا بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹہراوین اسکو ہنسی وہ جو ہین انکو ذلت کی مار ہی اور جب سنائیے اسکو ہماری باتین پیٹھ دے جاوے غرور سے گویا ان کو سنا ہی نہین گویا اسکے دو کان بہرے ہین سو تو خوشخبری دے اس کو دکھ والی مار کی (سورۂ لقمان)

اور ولید ابن مغیرہ بدکار — اس طرح کہتا تھا اکثر ای یار
کہ ہے مکے مین مرے سا بہتر — اور طائف مین ہے مسعود شہر

یہ تعجب ہی بہت پر وسواس | کہ نہ جبریل ہی آیا ہم پاس
ابوطالب کا جو ہی ایک یتیم | آوے کیوں اسپہ یہ حیرت ہی عظیم
جبکہ قرآن کو وہ مردود لئیم | یوں کہا ہی دو بلد پر تقسیم
پس مذمت میں وہ ملعون کے خدا | آیت پاک یہ نازل ہے کیا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور لگے کہنے کیوں نہ اترا قرآن کسی بڑے مرد پر ان بستیوں کیطرف کیا وے بانٹتے ہیں ترے رب کی مہر ہم بانٹتے ہیں انمیں روزی انکے دنیا کی ہمنے اور اونچے کئے ہمنے درجے ایک کے ایک سے

اور ابی ابن خلف کافر دون | ہار بوسیدہ اٹھا کے ملعون
پھونک دیتا تھا کہ گرد ہوا | اور حضرت سے وہ یوں کہتا تھا
تم جو کہتے ہو کہ مردوں کو خدا | حشر کے روز اٹھاویگا جلا
جبکہ اجزائی بدن گرد ہوویں | جان اس گرد میں پھر آوے کیوں
جمع کر پھوکے سارے اجزا | اسمیں پھر لاوینگے اس جان کو کیا
شہ کہے ہاں کہ ترے سب اجزا | جبکہ گلجاویں تو ان سب کو خدا
جمع کر جان پھرا تجکو اٹھا | نار دوزخ میں یقیں بھیجیگا
حسب فرمان رسول اصدق | تب ان آیات کو بھیجا ہی حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہم نے اس کو بنایا بوند سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا اور بٹھایا کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلا دیگا ہاڑون کو جب گھر کرے ہو گئے تو کہہ ان کو جلاوے جسنے بنایا ان کو پہلے بار اور وہ سب بنانے جانتا ہے (سورہ یٰسین)

آکے عقبہ نے سفر سے یکبار | کیا اسباب ضیافت تیار
جبکہ سرور کو بھی وہ بلوایا | شہ نے اس طرح اسے فرمایا
کلمہ جب تک نہ پڑھے تو یکبار | ہیں ترے گھر کو نہ آؤں زنہار
تب پڑھا کلمہ وہ کر حکم قبول | اپنے گھر تاکہ قدم لاوے رسول
جب ابی ابن خلف ناہنجار | دوست عقبہ کا بڑا تھا ای یار
یہ خبر سن کے وہیں منہ موڑا | رشتۂ الفت عقبہ توڑا
وہ لعیں عقبہ سے پھر یوں پوچھا | دین آبائی کو تو کیوں چھوڑا
وہ کہا میں نہیں چھوڑا ہوں اسے | پر ہی ہمسایہ محمدؐ سے مجھے
میری مجلس میں نہ آنا اس کا | مجھکو زنہار گوارا نہ ہوا
اس لئے کلمہ کہا ہوں مجبور | مجھکو اس بات میں رکھ تو معذور
یوں ہی عقبہ نے منایا بسیار | پر نہ مانا ہی وہ ملعون زنہار
بے ادب ہو کے بہت وہ احمق | بولا ایک بات بڑی نالائق
یعنی بولا وہ لعیں عقبہ کو | دوستی گر مری چہتا ہے تو
رو برو جا کے محمدؐ کے ای یار | تھوک کر آ تو ضرور اب اکبار
آہ عقبہ نے کیا اس کو قبول | اور گیا جلد وہیں نزد رسول
سن وہ کافر کا کہا یہ کافر | آہ تھوکا ہی رکھ اس کی خاطر
جب پیمبر سے کیا بے ادبی | عقبہ کافر ملعون شقی
وہیں از حکم خدائی قہار | تھوک ہو جا کے وہ دو شعلۂ نار
دو نو رخسار جلائے اس کے | موت تک اس کو وہ دو داغ رہے
غزوہ بدر کے دن پس کرار | مار کر اس کو کیا داخل نار

تھوک ناپاک ہو دو چنگاریاں — منہ کو جب سکے جلا ہیں عیاں
پس ہیں اسکی مذمت میں خدا — شہ پہ یہ آیت قرآن بھیجا۔

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِي وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا

جسدن کاٹ کاٹ کھاوے گا ظالم اپنے ہاتھ کہے گا میں نے پکڑی ہوتی رسول کی راہ ای خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی اس نے بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہونچی پیچھے اور ہی شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا۔

۵ (سورۂ فرقا

اور صنادید قریش ابتر — ایک دن شہ سے کہیں یوں آکر
پوجیں گے آپ کے معبود کو ہم — شرط ہی آپ بھی اے شاہ امم
سب خدایوں کو ہمارے پوجے — نزع طرفین میں پھر کچھ نہ رہے
دے ملاعین کہے جب ایسا — سورہ کافروں تب حق بھیجا۔
یونہی تصدیق میں سرور کے بعض — اور در ذم ضلیلان لعین
بیشتر سورۃ و آیات جلیل — بارہا پایے بپایے تنزیل
(بہکا گمراہان ۱۲) (پے در پے ۱۲)
دیکھ آیات کے اسباب نزول — کہ تفاسیر میں جو ہیں منقول
تا وہ احوال ہے تجھ پر مکشوف — کہ تفاسیر پہ ہی وہ موقوف

غنچہ

الغرض دین کی خاطر حضرت — پائے کفار سے کیا کیا زحمت
کوئی نبی حق کا مصائب ایسے — نہیں پایا کہ جو حضرت پائے
یاں تلک ان کا ستم بڑھنے لگا — ظلم سے ان کے شہ ہر دوسرا
کے میں رہ نہ سکے تب ز خدا — حکم ہجرت کا مدینے کو ہوا
تیرھویں سال میں پس آنحضرت — شہر مکہ سے کئے ہیں ہجرت
بعد ہجرت کے خدائے اکبر — جانیے عرصہ دس سال اندر
سارے کفار پہ غلبہ بخشا۔ — شرق سے غرب تلک دیں چمکا
اس کی تمہید ہے وہ رتبِ علا — گیارہویں سال سے کرتا ہے بنا
یعنے لوگ آکے مدینہ کے یہاں — تھوڑے تھوڑے لگے لانے ایماں

۵
چنانچہ یہ سب
چمن چہارم میں
پہنچے ہے کہ حضرت
میں رہے تک
ہجرت کے بعد
جنگوں میں آپ
اور آپ کے اصحا
کا فرو نسا اور آ
وفات بھی آپکی
کو ظالموں سے کہ
مصیبتیں ہو پہنچ
سے آپ کے جان
کو ڑا ہی رنج ہ
جب آپ سلو
انبیا نے سوا
رنج و مصیبت
سب انبیا سے زیا
آپ کو ہوتی
واسطے فرمات
و ذی النبو
کما او ذیت

آٹھواں گل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں اور ابتدائی ایمان انصار کرام کا رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال کے آخر اے یار — لائے ایمان چھ شخص از انصار
سبب ایماں کا یہی ہے انکے — حج کے ایام جب آیا کرتے
قافلے حج و تجارت کے لیے — ہر طرف سے جو وہاں آتے تھے
ان کے تب جا کے نبی استقبال — دعوت اسلام کی کرتے ہر حال
پس دریں سال اسی عادت پر — چڑھ کے اک ٹیلہ کے اوپر سرور
دعوت دین میں بس شاغل تھے — آئے چھ شخص مدینہ والے
رافع و اسعد و عوف و عقبہ — قطبہ و جابر۔ پسر عبد اللہ
پائے جب رویت سالار جہاں — اور سنے آپ سے اس دم قرآں
یوں لگے کہنے وہ آپس میں زود — کہ مدینہ میں جو احبار یہود
برملا دیتے تھے اکثر یہ خبر — دور آخر کا جو ہے پیغمبر
جانو او لاؤ لوی غالب سے — تھوڑے ایام میں ظاہر ہووے
لاوے اک حق کی طرف سے وہ کتاب — بت پرستی بھی کرے منع شتاب
ہے یہ واللہ وہی پیغمبر — اور وہی ہے یہ کتاب داور
واقعی یہ نہیں انساں کا کلام — ہے بلاشبہہ یہ رحماں کا کلام
چاہیے لاویں ہم اس پر ایماں — اس پہ قربان کریں ہم دل و جاں
تا مدینہ کے سبھی لوگوں میں — ہم ہی بس سابق الایمان ہیں

بیعت عقبہ اولیٰ

پس وہیں جلد وے ایماں لائے　دولت سبقت ایماں پائے
لیعنے اس ٹیلہ پہ ہے آ دمساز　ہوے بیعت سے نبی کے ہمساز
ہوے یہ پچھے ہی ز انصار کرام　سابق دولت دین اسلام
بیعت عقبہ اولیٰ اے امیں　ہوتے ہیں اسی بیعت کو یقیں
سیکھ کر شاہ سے دیں کے احکام　جب مدینہ کو گئے ہیں وے کرام
چو طرف ڈالے ہیں اسلام کا غل　جوں گلستاں میں گلوں پر بلبل
ہوے انوار نبوت روشن۔　پھولا از بار نبوت کا چمن۔
سابقیں جیسے مہاجر ہیں کتھے　سابقیں یہ بھی ز انصار ہوے
پس یہ حرمین کے اگلے اصحاب　جو ہیں انصار و مہاجر بصواب
تابعیں انکے بھی تا یوم قیام　جو کہ ہو ویں گے ز اہل اسلام
ہیں اس آیت کے بشر تکسیر　کہ ہوا راضی انھوں سے داور
اور کیا ان کے لیے حق تیار　نعمتیں دار جناں میں بسیار
اور خلود ان کا ہی در دار نعیم　ان کو ہے حق سے یہ بس فوز عظیم

(سورۂ توبہ) وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا ان سے اور وے اس سے اور رکھے ہیں ان کے واسطے باغ نیچے آ بہتے ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنے۔

خاتمة الطبع

شکر اللہ یہ گلزار ہمام۔　اب لیا رنگ بہار انجام
جس سے گلزار نبوت کی نسیم　اور از بار رسالت کی شمیم
مغز ایماں کو معطر ہی کرے　اور دل و جاں کو معنبر ہی کرے
جس سے احوال رسول اکرمؐ　سید عرب و عجم شاہ امم
ہے ولادت سے یقیں تا معراج　جس میں ہے کشور بعثت کا راج
حسن انجام کا پایا ہے ضیاء　رنگ و بو ختم کی حق اس کو دیا
شہ کی ہجرت سے برس بارا سے　ساٹھ پر پانچ برس تھے گزرے
اس کے ابیات تمامی اے امیں　یک ہزار اور ہوے نو سو بیس
ذکر معراج کا انشاء اللہ　اب لکھوں تسرے چمن میں لخواہ
اے خداوند کریم کرتار　بحر رحمت کو نہیں تیری شمار
تیرا اک بندۂ ادنی ہوں میں　تیرے بندوں میں کمینہ ہوں میں
عمر میری ہوئی گرچہ سی سال　نہ ہوے میرے سے کچھ نیک اعمال
میرے اعمال پہ مت کر تو نظر　کر نظر اپنی کریمی کے اوپر
بخشدے میرے گنہ سر و عیاں　نام تیرا ہے رحیم و رحماں
اپنے الطاف و کرم سے یارب　میرے حاجات روا کیجیے اب
جب تلک ارض و فلک ہیں قائم　فیض نسخے سے یہ پہونچا دائم
تو مرا ہو بھی مجھے بہتر اکر　خاتمہ خیر یہ ہی میرا کر۔
مصطفےٰ واسطے اے رب انام　واسطے آل و صحابہ کے تمام
تیرے محبوب مکرم کے لیے　محی دیں غوث معظم کے لیے
ہے یہی عرض دعائے احقر　اب تو برلا یہ رجائے احقر
بھیج میرے سے صلوٰۃ اور سلام　روح پر سرور عالم کے مدام

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور نعت کر ادا اول — لکھوں معراج احمد مرسل
یہ بڑا معجزہ تھا حضرت کا — اور خصائص سے اس جناب کے تھا
بارہواں سال تھا نبوت سے — بست و ہفتم رجب کی شب تھی کہے
اور یہ رتبہ دلیل و برہاں سے — ہوا ثابت حدیث و قرآں سے

رتبہ معراج کا کرم سے خدا — جو کیا شاہ انبیا کو عطا۔
یہ خصیصہ وہ شاہ دیں کے سوا — انبیا سے نہیں کسیکو ملا
قول اکثر ہے عالموں کا یہی — اور سارے محدثوں کا بھی
حق تعالیٰ بہ سورۂ اسرا — دیکھیے اس طرح سے فرمایا

سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

تفسیر پاکی سزاوار ہے اس ذات پاک کیلیے جو سیر کروایا اپنے بندۂ اکرم یعنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک شب مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہم نے اس کے اطراف میں جو زمین شام ہے برکت دینی جو اس کو ہم نزول وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادت گاہ ٹھہرائی اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دار اور معشیت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسول مقبول کو وہاں لے گئے تا دکھلائیں ہم اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیاے کرام سے ملاقات ہوئی پھر وہاں سے آسمانوں پر لے گئے اور عالم بالا کے عجایب و غرایب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ یا ہمنا اپنے حبیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کا نشان

از حرم تا بہ مسجد اقصے — سیر سرور کو حق جو کروایا
اور سموات کا جو سیر کیے — ہوا ثابت وہ سب حدیثوں سے

نص قرآں یہ ہے گواہ ایہر — اس کا منکر ہے کافر کفر
وے احادیث پاک ہیں مشہور — چھپے کتب ہیں حدیث کے مسطور

اس کا منکر ہے بدبختی گمراہ
ہم کو اللہ اس سے دیوے پناہ

اور حضرت بہ عالم بالا
دیکھے جو جو عجائبات اعلیٰ

ہوا خبر آحاد سے معلوم
اس کا منکر ہے جاہل و محروم

اور یہ معراج روح و تن کیساتھ
حالِ بیداری میں ہوا اس رات

یہی قول صحیح ہے اور مشہور
اور یہی ہے متفق جمہور

اور معراج کی حدیث کے بھی
تیس صحب کرام ہیں راوی

یعنے بوبکر اور عمر عثماں
چار دیں مرتضیٰ علی ہیں جاں

ابن مسعود اور ابن عمر
اور ابن زبیر پاک سیر

ابن اوفیٰ و ابن عامر ہے
بوہریرہ ہے اور جابر ہے

اور بوذر ز قوم غفاری
ابو ایوب جو ہیں انصاری

اور حذیفہ ہے جو یمانی ہے
جس کو حضرت کی راز دانی ہے

اور عباس عم مصطفوی
اور انس خاص خادم نبوی

مالک و بوسعید اور بلال
اور عمران بن حصین و ہلال

ابو درداء و بو امامہ ہے
ابو سلمہ ہے اور اسامہ ہے

اُمّ کلثوم بنت پیغمبر
اور اُبی بن کعب انکو محضر

عائشہ زوجۂ شہ دوراں
اُمّ ہانی علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیل کا حضور پر نور میں سید المرسلین کے اور لیجانا آپ کو مسجد اقصےٰ تک

ہے روایت کہ پیر کی تھی شب
بست و ہفتم تھی وہ ماہ رجب

کیے آرام پڑھ عشا سرور
اُمّ ہانی علی کی بہن کے گھر

جلد از بارگاہ رب جلیل
حکم ایسا ہوا ہے بر جبریل

چھوڑ کر صومعہ عبادت کا
اب کمر بند باندھ خدمت کا

اور اطاعت کا رکھ تو سر پر تاج
آج کی شب ہے لیلۃ المعراج

اور دیجیے خبر بہ میکائیل
کہ وہ تیار ہووے بالتعجیل

کیلِ ارزاق سے ذرا ہو باز
خدمت احمدی سے ہو ممتاز

اور سرافیل کو یہ کہہ دیجیے
ایک دم ہاتھ صور سے رکھیے

ملک الموت کو بھی کہہ یہ بات
قبض ارواح سے ذرا رکھ ہات

اور رضوان کو یہ کہہ دے اب
تا سنوارے وہ جنتوں کو سب

اور مالک کو بول دے یہ بات
بند دوزخ کے تا کرے درکات

شعلہ زن جو ہے آگ دوزخ کی
بس بجھا دیوے جلد اس کو بھی

اور دریا کو بول با فرحت
موجزن تا نہ ہووے یک ساعت

اور بارے کو بول تا نہ بہے
تھوڑا بہنے سے آج باز رہے

آسمانوں کو بول دیجیے اب
باز گردش سے تا رہیں وہ سب

اور حوروں کو بول جنت کے
پہن لیں تا لباس عزت کے

اور زیور سے آپکو دے سنوار
صف بصف سب کھڑے رہیں قطار

عرش کے حاملوں کو اے جبریل
بول دے جا کے اب تو بالتعجیل

چرخ اطلس کو خوب زینت سے
تا مقدس لباس پہناوے

اور کرسی کو حکم یہ دیجیے
زیب دیں سر کو تاج اقدس سے

آدم اور نوح اور خلیل کو اب
موسیٰ اور عیسیٰ و جلیل کو اب

اور سب انبیاے اکرم کو
اس بشارت سے کر تبشیر تو

اور روائح سے قدس کے یکسر
ان کی ارواح کو معطر کر

ساتھ ستر ہزار کے ملک
اب تو جنت کے جا طرف بیشک

اور اس مرغزار جنت سے
برق رفتار یک براق کو لے

پاس میرے حبیب کے اب جا
اور کر عرض یا رسول خدا

حق نے تجھ کو سلام فرمایا
اور درگہ میں اپنے بلوایا

ہے تجھے آج رشب معراج
ہو مبارک یہ منصب معراج

الغرض حکم سن یہ روح امیں
جب کہ پہونچے ہیں آیہ خلد بریں

دیکھے اس مرغزار میں مشتاق
چر رہے ہیں چہل ہزار براق

اور ان کی پیشانیوں پہ تمام
دیکھے مرقوم ہے محمدؐ نام

یہ بہت ان میں اک براق حزیں
سر جھکا اپنا ہے کھڑی غمگیں

پوچھے جبریل کیا ہے غم کا سبب
اس طرح کہنے وہ لگی ہے تب

کہ میں گزرے چہل ہزار برس
سن کے نام محمدؐ اقدس

آپ کے شرق و دید سے ہی یقیں
تب سے ایسا کھڑی ہوئیں غمگیں

داغ عشق محمدی بے قیل
دیکھے ہیں دل پہ اس کے جب جبریل

پس اسی کے تئیں وہ لائے فاخر
شہ کی درگاہ میں کیے حاضر

ابن عباس سے روایت ہے
کہ کہا سرور رسالت ہے

کہ ادا کر کے میں نماز عشا
ام ہانی کے گھر میں خواب کیا

قلب بیدار خواب میں آنکھیں
آئی آواز روح ایسے میں

دیکھا بستر سے اٹھ کے با تعجیل
پاس میرے کھڑا ہے آ جبریل

مجھ کو پہونچا طرف سے حق کے سلام
بعد معراج کا دیا پیغام

اور بولا کہ ہمتیں ایسی
پاؤ گے اور نعمتیں ایسی

کوئی پایا نہ آپ سے آگے
نہ کوئی بعد آپ کے پاوے

میں اٹھا اور وضو بھی جلد کیا
اور دو رکعت کیا نماز ادا

میں جو فارغ نماز سے ہو کے
آیا باہر جب اپنے حجرے سے

مجھ کو جبریل بیک ربانی
ایک چادر اڑھائے نورانی

اور زمرد کے سبز لا نعلین
میرے پہنائے پاؤں میں بازیں

سرخ یاقوت کا بھی ایک پٹکا
اس نے میرے کمر سے باندھ دیا

تازیانہ ہرا زمرد کا
ہاتھ میں میرے ایک اس نے دیا

چار سو دانہاے مروارید
تھے منور لگے اسے اے رشید

پس پکڑ جبرئیل ہاتھ مرا
گھر سے بیت الحرام میں لایا

آپ نے زمزم سے کر وضو بطاف
آ کے کعبہ کا میں کیا ہوں طواف

اک روایت ہے سلسبیل کا آب
لائے جنت سے تھے ملک دریاب

لائے تھے وہ یہ کوزۂ جوہر
طشت یاقوت بھی تھا اک احمر

اور سندس کا حلۂ دستار
لائے تھے سبز رنگ پر انوار

اور وہ دستار پاک پر از نور
چار سطریں تھی باصفا مسطور

تھا ہراک سطر میں محمدؐ نام
یک لقب بھی تھا اسکے ساتھ ارقام

سطر اول میں یعنے اے آگاہ
تھا محمد لکھا رسول اللہ

دوسری سطر میں گرامی جاہ
تھا محمد لکھا نبی اللہ

اور حبیب اللہ اور خلیل اللہ
تیسری چوتھی میں تھا لکھا او خواہ

لایا رضوان آ ہے پاک صفات
اور ملایک چہل ہزار تھے ساتھ

خلق ارض و سما کئے آگے سے
وے ملایک درود پڑھتے تھے

حکم حق سے بصاحب دستار
پس وہ آئی ہے رات جب کے یار

لیا رضوان وہ عمامہ تب
عرض حق سے کیے ملک وے سب

یا الٰہی یہ صاحب دستار
پڑھ رہے تھے درود ہم بسیار

پس مشرف تو کیجے آج کی شب
اس کی دیدار سے ہمیں یارب

حق نے مقبول کر کے انکی دعا
پاس حضرت کے انکو سب بھیجا

پس جو لائے تھے سلسبیل کا آب
اس سے حضرت وضو کیے ہیں شتاب

پھر وہ پانی بہ حکم حق جبریل
لے کے پہونچا دیا بہ میکائیل

اور اس نے دیا بہ عزرائیل
اس نے پہونچا دیا بہ اسرافیل

اور کیا وہ حوالہ رضوان
اور رضوان نے کیا بہ جناں

حکم حق نے کیا بہ حور العین
تر کریں اس سے اپنے منہ کو تیں

تا زیادہ وہ اس آب سے ہووے
حسن اور نور منہ کا حور و کے

یوں ہی زہر الریاض میں مذکور　　روض افکار میں بھی ہے مسطور
تب یہ ہر دو فرشتگان جلیل　　یعنے جبریل اور میکائیل
میرے دل کو نکال کر باہر　　طشت میں زمزمے دھووے ماہر
جو ہوا شق صدر یہ اے یار　　اس شہ انبیا کو جو تھے بار
سیر ملکوت اب تو کرنا ہے　　عرش کے بھی پرے گزرنا ہے
اور ملایک بڑے قوی ہیکل　　اور عظیم و ہیب اے اکمل
اور اک قوت عظیم و فخیم　　قلب میں پاے وہ رسول کریم
وہاں دیکھا کھڑے ہیں میکائیل　　اور ہیں ساتھ انکے اسرافیل
وے مجھے دیکھ سب سلام کیے　　اور بہت سی بشارتیں بھی دیے
پس دیا یار کاب کو جبریل　　باگ پکڑا ہے اس کی میکائیل
منتظر آپ کے ہیں اہل فلک　　حور و غلمان مقرّبین ملک
یعنے اسّی ہزار سیدھے طرف　　اور اسّی ہزار چپ کے طرف
حکم حق کا ہوا یہ روح امیں　　کہ جو نور محمدی کو یقیں
ایک پردے کو وہ اٹھاے تب　　ہوویں بے نور مشعلیں وہ سب
میں کہا یوں کہ اے گرامی جاہ　　تم ہو بے شک مقرب درگاہ
کہ یہ میری بڑی سعادت ہے　　ایسی خدمت سے مجھکو عزت ہے
پس کمال کرم سے اپنے رب　　وہ عنایت کیا ہے آپکی شب
کودنے ہی لگی براق وہیں　　بولے یوں اس کو جبرئیل امیں
یہ حبیب خدا محمد ہے　　سرور انبیا محمد ہے
جلد اس قدر ہوگئی ہے خم　　کہ لگا اس کا جا زمیں سے شکم
بالیقیں از چہل ہزار برس　　میں ہوں مشتاق آپکی ہی بس
بھی سواری سے اپنے روز جزا　　کیجیے عز و شان مجھ کو عطا
رہ رواں یوں ہوئی براق اے یار　　شان بجلی کے اس کی تھی رفتار

الغرض مصطفےٰ نے فرمایا　　جب میں بیت الحرام میں آیا
حکم حق سے مجھے سلا بزمیں　　میرے سینہ کو شق کیے ہیں وہیں
پھر رکھے دلکو اسکی جا میں جب　　وصل سینہ کا کر دیے ہیں تب
اس کی حکمت بھی کیجیے معلوم　　یوں ہے فتح العزیز میں مرقوم
اور انواع کے تجلیات　　اور انوار دیکھنا اس رات
شاہ عالم کو جب کہ آوے نظر　　خوف و وحشت نہ آے تا دلپر
الغرض شاہ دیں نے فرمایا　　بعد باہر حرم سے میں آیا
ساتھ ہر ہر کے تھے ملک بے پا　　آے ستر ہزار یک بہ شمار
اور میں دیکھا براق ہے حاضر　　لاے مجھ پاس اسکو وے فاخر
اور اس طرح وہ مرے سے کہے　　ہو کے اس پر سوار اب چلیے
پس ہوا ہوں براق پر میں سوار　　تھے ملایک مرے یمین و یسار
ان کے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں تب　　نور سے عرش کے درخشاں سب
ہم رکھے ہیں ہزار پردو میں　　ایک پردے کو اب اٹھا دویں
ہاتھ رکھے رکاب پر جبریل　　غاشیہ کو اٹھاے اسرافیل
پس نہ میرے ہو غاشیہ بردار　　تب وہ میرے سے یوں کیے اظہار
حق سے چاہا تھا میں کہ یکساعت　　تا بجا لاوں آپ کی خدمت
اک روایت ہے وہ شہ اکرم　　رکھے جب در رکاب اپنا قدم
اس خبردار با ادب ہشیار　　کون ہوتے ہیں دیکھ تجھ پہ سوار
ہوگئی سن براق یہ لرزاں　　عرق اسکے ہوا بدن سے رواں
اک روایت ہے آپ سے اے یار　　کی وہ یوں عرض اے شہ ابرار
شکر ہے آج فضل باری سے　　ہی شرف آپ کی سواری سے
الغرض عرض اسکی کرکے قبول　　ہاتھ میں جب لیے ہیں باگ رسول
پکڑے اس دم رکاب تھے جبریل　　باگ پکڑے تھے اس کی میکائیل

جب مدینہ کے پاس جا پہونچے
پس دو رکعت اتر نماز پڑھے
پڑھو دو رکعتیں یہاں بھی اتر
پوچھے یہ کون ہے اے رح امیں
پوچھے یہ کون ہے کہے جبرئیل
یوں کہے ہیں سلام اے اکمل
کہے جبرئیل دو جواب سلام
سب جو انی گذر گئی اس کی
ہے بھلا جو نہیں جواب دیے
اور مکر و فریب سے ابلیس
بھی روایت ہے شہ کہے ہیں گزر
کہے اس شاہ دیں پہ کر کے نگاہ
الغرض بعد ازاں نبی حق کے
پھر وہاں سے چلے رسول خدا
اب بھی باب محمد اس کے تئیں
اور ملایک بہت سے با اجلال
اور اس شاہ دوسرا یہ تمام
پھر ہوئی ہے اذاں بخوش آواز
یوں دیے ہیں خبر وہ خیر بشر
سرخ یاقوت سے تھا اسکا پر
دو پراں سبز تھے زمرد کے
ہر مقام ایسا تھا بڑا اسمجھو
اور ہر اک ملک کے تابعدار

عرض کی جبرئیل نے شہ سے
اور مدین کو جب کہ آ پہونچے
پڑھے دو رکعتیں یہاں سرور
بولے وہ آگے چلیے اے شہ دیں
چلیے آگے یہاں نہ کریے ڈھیل
السلام علیک اے اوّل
تب دیے ہیں جواب شاہ انام
عمر اتنی ہے اس کی ہے باقی
آپ اس کا جواب گر دیتے
کرتا گمراہ ان کو بہ تلبیس۔
راہ میں جب کہ قبر موسیٰ پر۔
اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
نیک و بد قوم پر گئے گزرے
پہونچے آکر بہ مسجد اقصےٰ
اس لیے ہی سمجھ تو کہتے ہیں
وہاں آئے تھے شہ کے استقبال
بھیجے ہیں صدق سے صلوٰۃ و سلام
اور اقامت ہوئی برائے نماز
کہیں فارغ نماز سے ہو کر
اور زمرد کا سبز تھا دیگر
آسمان و زمیں تھے جسمیں چھپے
راہ ستر ہزار سال کی ہو
بھی تھے ستر ہزار اے ہشیار

آپ کی ہوویگی یہاں ہجرت
کہے جبرئیل اے رسول خدا
بعد آشنائے راہ اے بھائی
اور آگے بھی رہ میں اے اشرف
آگے گزرے جب اک جماعت پر
السلام علیک یا آخر
کہا جبرئیل نے کہ وہ بڈھیا
جو پکارا وہ آپ کو اے رئیس
امتی سارے آپ کے اے رسول
جو کہے وے سلام آپ کو آ
قبر میں وہ نماز پڑھتے تھے
پہلے آکر کہے سلام جو وہ
اپنے اعمال کی سزا و جزا
باب مسجد کا ایک تھا حلقہ
آکے مسجد میں سرور امت
اور پیغمبراں بھی سب آئے
فضل کا آپ کے کیے اقرار
کیے اس شاہ انبیا کو امام
دیکھا مسجد کے جب کہ باہر آ
ایک پایہ تھا اس کا روپے کا
جان معراج ہے اسی کا نام
اور ہر اک مقام پہ بے شک
میری جانب اشارتیں کر کے

پڑھو اس جا نماز دو رکعت
ہے یہ بے شبہہ مولد عیسیٰ[5]
یکطرف بوڑھی اک نظر آئی
کوئی پکارا نہی کو ایک طرف
روبرو آپ کے وہ تب آکر
السلام علیک یا حاشر
جو نظر آئی ہے وہی دنیا
تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس
کرتے دنیا کو آخرت پہ قبول
ہیں براہیم موسےٰ و عیسیٰ۔
پس وہ فارغ نماز سے ہو کے
روح آئی مگر مجسّم ہو۔
اپنے برزخ میں پاتے تھے اس جا
باندھے اس کو براق اے آگہ
تب تحیت کے دو پڑھے رکعت
حق کی حمد و ثنا بجا لائے
اور بشارات بھی دیے بسیار
مقتدی تھے رسل ملک بھی تمام
کہ کھڑی اک سڑی تھی تا بسما
پایہ سونے کا اس کو تھا دوسرا
کہتے ہیں اسکے تھے پچاس مقام
تھا معین یقیں ملک اک اک
وے بشارات ساری دیتے تھے

[5] جائے تولد

پس سواری سے اس براق کے جان　جب کہ اس پر ہوا میں آگے رواں
سر پہ معراج کے نظر میں کیا　اک معظم بڑا ملک ایسا

سات یہ آسماں بھی سات زمیں　ہاتھ میں اپنے وہ لیا تھا یقیں
اس نے آکر مجھے سلام کیا　اور اس طرح سے کلام کیا

بیس پہ پانچ ہزار سال آگے　میں مقرر یہاں ہوں آدم سے
منتظر آپ کا تھا تب سے مدام　بھیجتا آپ پہ درود و سلام

شکر ہے فضل سے خدا کے آج　کشور آرزو یہ پایا راج
اور میں اس سے آگے جب کہ بڑھا　ایک دریائے قاصیہ دیکھا۔

وہ معلق وہاں ہوا میں تھی　اس کی دو سو برس کی گہرائی
جانور خشکی اور تری کے کثیر　پھرتے تھے وہ بحر میں اے خبیر

نیلگوں رنگ تھا وہ دریا کا　آسماں یہ اسی سے رنگ لیا
اور بھی اس سے آگے جب پہنچا　خازن باد پہ وہیں پہونچا

اس کو ستر ہزار زنجیریں　تھے لگے بند تھا وہ بعد ازیں
اور ستر ہزار حق کے ملک　اس کی زنجیر پکڑے تھے ہر اک

رکھ کے اس باد اوپر اپنا قدم　اس فلک پہ چڑھا ہوں میں اسگام
مثل پروے کے تھے وہ اک دریا　آسماں پہ فلک وہ پہونچا تھا

اور وہ اس زمیں کو اس کا لگا　ہر سما کو فلک ہے اک ایسا
اور وہ بحر فلک میں میں دیکھا　پھرتے تھے ستارگان سما

حکم حق کا ہوا اسے یوں تب　اے فلک جلد ہو تو ساکن اب
وہ کھڑا اس پہ میں قدم کو رکھا　جلد تر پہلے آسماں پہ گیا

احوال آسمان اوّل

حال پس آسمان اوّل کا　جو کہے ہیں بیاں رسول خدا
اس کو لکھتا ہوں مجملاً بے قیل　یہ معارج میں اس کی ہے تفصیل

شاہ فرمائے ہیں کہ جب میں جا　پہلے اس آسمان تک پہونچا
اس کا دربان جو تھا اسمٰعیل　کون ہے پوچھا پس کہا جبریل

میں ہوں جبریل اے گرامی ذات　اور محمد نبی ہیں میرے ساتھ
پوچھا وہ کیا انہیں بلایا رب　بولا ہاں حکم حق سے آئے ہیں اب

جبرئیل امیں یہ جب بولا　در کو وہ آسماں کے تب کھولا
دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک　تابعاں اس ملک کے تھے بیشک

اور ہر اک ملک کے تابعدار　تھے ملایک بھی اتنے ہی بے شمار
حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے　اور وہاں میں ملا ہوں آدم سے

ہر دو جانب میں ان کے تھے دو در　گاہ دیکھے ادھر بھی گاہ اُدھر
ہوتے مسرور دیکھ سوئے یمیں　ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ حزیں

پوچھا یہ دیکھ میں نے اس کا سبب　مجھ کو جبریل نے کہا یوں تب
ہے بہشت انکے سیدھے جانب پہ　اور بائیں طرف ہے انکے سقر

دیکھ جنت میں اپنی وہ اولاد　خوش ہوں اور غم میں دیکھ کر ناشاد
اور جماعت ملک کی اک دیکھا　کو صفیں باندھے اور کھڑے ہے بجا

مجھ کو جبریل نے اشارت کی　ہے اطاعت یہاں فرشتوں کی
مجھ کو خوش یہ آیا حق سے میں چاہا　فرض امت پہ تب قیام ہوا۔

پھر جماعت پہ گزرا ایک آگے　کہ تبھی تخم کو وہ بوتے تھے
ہوتے اس تخم کے تھے جھاڑ تبھی　تبھی خوشے وہ کاٹتے تھے سبھی

یعنے بدلے میں ایک دانہ کے　سات سو دانے انکو حاصل تھے
پوچھا جبریل سے میں ان کا حال　کہے ان بندگوں کا ہے یہ مثال

صدقہ للہ جو اک درم دیویں　سات سو ایک کے عوض لیویں
یہ جو دیکھے وہ سید اکوان　دیکھ اس پر گواہ ہے قرآن

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے مثال ان لوگونکی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین اپنا مال كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ بو دیویں اور اس سے ایک جھاڑ اُگے اور اُسمے سات شاخیں لگیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں سات سو دانے رہیں یعنی ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہوویں

میں کیا اور اک گروہ پہ نظر　　کہ ملک انکے تھے کچلتے سر
کر رکوع وسجود میں جلدی　　نہیں تعدیل کرتے ارکانکی
انکو قرآں حدیث سے دریاب　　ثابت ایسونکا ہو عذاب عقاب

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ (سورۂ ماعون)

کہے حضرت مراد ساہوں سے　　ہیں وہی لوگ بایقیں سنئے
ویل سے ہے مراد سخت عذاب　　ایسے لوگونکو ہو جو روز حساب
کوہ دنیاکے اس میں گرو ابیں　　اس کی گرمی سے سارے گل جاویں
اور رسول خدا نے فرمایا　　کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
ہانکتے تھے ملایک جبار　　اور لیجاتے تھے اُن کو جانب نار
دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے　　مفلسوں پر نہ رحم کرتے تھے

کہے جبریل یہ کہالت ہے　　سست تھے جمعہ اور جماعت سے
اور کرتے تھے سستی و تاخیر　　یعنے پڑھتے نماز وقت اخیر
حق تعالی کہا ہے قرآں میں　　دیکھئے ایسے لوگ کی شان میں
ویل ہے ان نمازیونکے تئیں　　جو نمازوں سے اپنے غافل ہیں
کر ادائی نماز میں تاخیر　　کر کے سستی پڑہیں بوقت اخیر
کہا بعضونے اس طرح سن لو　　ویل کہتے ہیں جاہ وادی کو
ویسے لوگوں کو خالق اکواب　　ڈالے اُس وادی عذاب میں جاب
اور اک قوم پر گیا میں گزر　　بھوک اور پیاس سے تھے وہ مضطر
کہا روح الامین نے میرے ساتھ　　کہ ہیں یہ سب نہ دینے والے زکات
کہا قرآں میں رب موجود آت　　شان میں انکے جو نہ دیویں زکات

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (سورۂ آل عمران)

یعنے کہتا ہے قادر متعال　　جن کو ہم فضل سے دئیے ہیں مال
سو نہ سمجھیں وے لوگ یہ اصلا　　بخل یہ انکے واسطے ہے بھلا
ہوگا یک طوق مال وزر انکا　　اور گلے میں لپیٹ لیوے گا
جب گلے کو لپیٹ لیوے گا　　کاٹیگا اور عذاب دیوے گا
آئیں ایسی کئی حدیث اے یار　　غرض ارشاد کرتے ہیں سالار
نعمتیں ایسی وے نہیں کھاتے　　گوشت مردار آہ کھاتے تھے
یونہی مردونکو چھوڑ کر عورات　　آہ فعل زنا میں تھے دن رات

بخل کرتے ہیں اسمیں وے دن رات　　یعنے دیتے نہیں ہیں اسکی زکات
بلکہ یہ انکے واسطے ہے برا　　کیونکہ نزدیک ہے کہ روز جزا
اور آیا حدیث میں اے یار　　مال وزر انکا لیکے صورت مار
اور بولیگا میں ہوں تیرا مال　　اور ترا کنز ہوں اے زشت خصال
کہ میں گزرا ہوں یک جماعت پر　　نعمتیں انکے پاس بیقین بہتر
کہا جبریل یہ ہیں وہ بدحال　　چھوڑ کر اپنی عورتاں حلال
رکھلے مال حلال بدانجام　　کھایا کرتے تھے آہ مال حرام

حق تعالیٰ کہا ہے قرآن میں　پس زنا کار لوگ کی شان میں
یعنے نزدیک مت زنا کی کرو　کہ یہ تحقیق فاحشہ ہے او
اور جماعت پہ یک کیا میں گزر　تھے وے آتش کی سولیوں اوپر
کہ وہ لوگو نکے پھاڑدیں کپڑے　کہا روح الامین نے پیر سیے
اور کنایہ بھی طعن کرتے تھے　اور اشارے سے گالیاں دیتے
ویل یعنے کمالِ خواری ہے　اور خرابی عذابِ ناری ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا　سورۂ بنی اسرائیل ۱۲

اور بلاشبہ وہ بری ہے راہ　دیوے حق اس سے مومنوں کو پناہ
سولیاں آتشیں وے تھیں ایسے　رہ میں کانٹو نکے ہوں شجر جیسے
بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا　آہ دیتے تھے خلق کو ایذا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

واسطے اسکے جو کہ طعن کرے　اور لوگونکا عیب چیں ہووے

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ　سورۂ اعراف ۱۲

اور فرمائے ہیں وہ خیرِ وریٰ　کہ وہاں سے ہیں آگے جب گزرا
باوجود اسکے بوتا تھا بکار　اور میرے پہ لا چڑاؤ یار
خلق کے رکھ حقوق اپنے سر

یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو　کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو
ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا　بار رکھا اسپہ ہل نہ سکتا تھا
مجکو روح الامین نے دی ہے خبر　یہ امانت میں تھا خیانت گر
پھر بھی کرتا تھا ظلم لوگوں پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ　سورۂ انفال ۱۲

یعنے اللہ نے کہا ہے سنو　مت خیانت کرو مسلمانو
حق تعالیٰ کی اور نبیؐ کی بھی　اور امانت میں ایک دوسرے کی
اور فرمائے سرورِ والا　میں وہاں ایک قوم کو دیکھا
کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب　پس انھونکے لب و زبانکو سب
کاٹتے تھے درست ہوتے تھے　یوں عذابوں میں عمر کھوتی تھے
کہا روح الامین نے مرے سے　تھے امیرون کے پاس جاتے
کرتے تھے انکے فعلِ بد پہ نظر　منع کرتے نہ تھے انھیں ڈر کر
بات بے شرع وے جو کرتے تھے　اسکو سنتے تھے یہ خوشامد سے
یعنے ہیں وے مشائخ و علما　اور قضات طالبِ دنیا
جو امیروں کے تھے خوشامد گر　حق نہ کہتے تھے آہ انسے ڈر
اور ایک قوم کا تراشکے گوشت　تھے کھلاتے ملک انھیں یہ دوست
دیا روح الامیں مجھے یہ خبر　کہ یہ غیبت گراں ہیں نت بر سر

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ　سورۂ حجرات

دیکھ تشبیہ زشت غیبت کی　لحم مردار ساتھ حق نے دی
کیا تمہا سے یہ رکھے کوئی دوست　کہ مو بعد اپنے بھائی کا گوشت
یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا　وہ تو رکھتا ہے حکم مردے کا
تو جو مردار گوشت اس کا ہے　کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے
تیری سب نیکیاں اسے جاوے　اور گنہ اسکے سب تجھے آوے
ہونٹ اوپر کے تھے لگے بر سر　ہونٹ نیچے کے انکے پاؤں پر

نعش سے اسکے کاٹ کر کھاوے　تم ہی مکروہ بس رکھو گے اسے
بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے　پس بدی سے جو یاد اس کو کرے
کئے ارشاد یوں خدا کے نبیؐ　کہ تو غیبت کرے کبھی جس کی
اور فرمائے قوم یک دیکھا　چشمِ ازرق تھے سب یہ انکا
ریم اور خون رواں تھا ہونٹوں سے　اہلِ دوزخ کا خون پیتے تھے
اکرم ۱۲

شور کرتے تھے وے گدہوں سا تب   بولے جبرئیل یہ شرابی ہیں سب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

یعنے اللہ نے یہ فرمایا   کہ مقرر شراب اور جوا
اور کھڑا کرکے پوجیں جو چیزیں   اور ایسا ہے فال کے تیریں

ہے پلید اور عمل سے شیطاں کے   کرو پرہیز ایسی چیزوں سے
انسے جب آپ کو بچاؤگے   دو جہاں میں فلاح پاؤگے

چار چیزیں جو یہ ہوئیں مذکور   کرتے ہیں درگہِ خدا سے دور
ایک کا بھی جو مرتکب ہوگا   سخت پاویگا وہ عذاب اس کا

الغرض وہ رسولِ جن و بشر   اور اس طرح سے دئے ہیں خبر
کہ میں دیکھا گروہ یک بدحال   کہ تھے سب انکے خوک سے اشکال

کہا جبریل نے یہ ناکارے   دیتے تھے جھوٹی شاہدی سارے
شاہدی جھوٹی جانئے دینا   شاہدی راست بھی چھپالینا

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

ہے کبیرہ گناہ یہ ہر دو   سخت اس کا عذاب ہے سمجھو

اور کہے یک گروہ میں دیکھا   زرد تھا رنگ انکے چہروں کا
شکم انکے کھال سے تھے نکلے   سانپ اور بچھو ان میں پھرتے تھے

طوق گردن میں ہاتھوں میں تھے کڑے   اٹھتے اوندھے بھی منہ پہ گرتے تھے
نیچے اوپر عذاب میں تھے ذلیل   سود خوار ہیں یہ کہا جبریلؑ

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۝

یعنے جو لوگ کھاویں مالِ ربا   نہ کھڑے رہ سکیں گے وے بیدہا
مگر اسطرح وہ رہینگے کھڑے   خبط ہو جس کو مس شیطاں سے

یعنے آسیب جبکہ شیطاں کا   ہو کسی کو یہ عالمِ دنیا
کھڑے رہنے نہیں وہ سکتا ہے   جبکہ اٹھتا ہے گر ہی جاتا ہے

حشر کے روز اے نکو منوال   سود خواروں کا سب یہی ہو حال
شب معراج میں بھی سرورِ دیں   اسی حالت سے دیکھے انکے تئیں

ہے خبر سود خوار زشت خصال   جانیو بت پرست کے ہے مثال
سود کے مال سے بدن جس کا   جو کہ دنیا میں پرورش پایا

وہ نجاوے کبھی بہشت اندر   جبتک اسکو کھاوے نارِ سقر
ایسے ہی آئی ہے حدیث کثیر   الغرض یوں کہے رسول بشیر

اور جماعت کو میں نے دیکھا ایک   نشتر آگ سے اونکو ملک
مارتے خوں سے سینہ نکلتا تھا   پھر جلاتا تھی اونکو خدا

بولے جبریل سب یہ اہلِ جفا   خون ناحق کئے مسلماں کا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا   سورۃ نسا ۱۲

یعنے قصداً کسی مسلماں کو   قتل ناحق کرے کوئی بدخو
پس جہنم ہے جانو اس کی جزا   پاویگا وہ عذاب اسمیں سدا

یعنے مومن کا قتل جان حلال   گر کرے قتل کوئی زشت خصال
تو ہمیشہ وہ کافروں کے ساتھ   پائے دوزخ میں رنج بے وفات

گر کرے قتل پر نجانے حلال   ہے حرام و کبیرہ در ہر حال
تب خلودِ سقر سے اے دلشاد   ہووے گی مدت طویل مراد

اہلِ سنت کا ہے یہی مذہب   معتبر ہے کتب میں یہ مطلب
اور کہے یک جماعت عورات   کی نظر میں نے اس برائی سات

احوال عورت کا عذاب

منہ تھے کالے بہت ہی انکے سبھی | اور آنکھیں تھی کاری اُن کی
خوک و سگ کے مثال زشت طراز | سب وے روتے تھے کر بلند آواز

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (سورۂ نسار)

کہے حضرت کہ میں کیا ہوں نظر | کہ تھے دوزخ میں عورتیں اکثر
کہ وے مردونکو دیتی ہیں گالی | اور کرتی ہیں انکی ناشکری

منافقوں کا عذاب

اور کہے قوم یک نظر آئی | دینا عقبی کے درمیاں قیدی
دو ملک انکو حکم سے حق کے | مارتے تھے عمود آتش کے
اور ہر ایک شاخ ایسی تھی | راک کر دے کیے پہاڑ کو بھی
یعنے کہلاتے مومن ظاہر | اور باطن میں تھے یہ سب کافر
یعنے جگہ منافقوں کی یقیں | ہے جہنم میں طبقہ پائیں
دیکھا اور آگ میں جماعت یک | تھے جلاتے جلاتے انکو ملک

اُن کو سنا کے اتنی کڑے | مارتے تھے بھی گرز آہن سے
یوں دے جبریل یہ ہیں وے عورات | دیئے مردونکو رنج جو بہہات
چاہیے عورتوں کو سرو عیاں | رہیں مردوں کے تابع فرماں
پوچھا یاردل نے یا رسول خدا | کیا سبب اس کا ہے تو فرمایا
اس سبب سے ہی عورتیں اکثر | سخت پاویں عذاب نارِ سقر
تھی معلق ہوا میں آویزاں | چشم و بینی سے جھڑتی آگ عیاں
اسکے ہر اک عمود کو رکھ یاد | میں نے دیکھا کہ شاخ تھے بعداد
میں کہا کون ہیں کہے جبریل | ہیں یہ سارے منافقانِ ذلیل

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورۂ نساء)

کہے اس طبقے کا عذاب بڑا | الغرض شاہِ دیں نے فرمایا
کہا جبریل نے کہ یہ اولاد | اپنے ماں باپ کے ہیں نافرماں

ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (سورۂ بنی اسرائیل)

یعنے مولا نے تیرا حکم کیا | کہ کریں بندگی اسکی سدا
دیکھ طاعت کے ساتھ اپنے خدا | ان کی نیکی کا حکم فرمایا
اور فرمائے ہیں رسولِ خدا | رنج ماں باپ کو جو دیوے گا
اور جب موت اسکی آوے یقیں | اور مدفون اُسے کرے بزمیں
الغرض مصطفےٰ نے فرمایا | اور آگے وہاں سے جب میں چلا
ضرب کرتے تھے گرزِ آہن سے | سخت ترُوے عذاب پاتے تھے
ہے روایت انس سے یہ رکھ یاد | کہ رسولِ خدا کیے ارشاد
اسکے کانوں میں حشر میں مولا | شیش ڈلوادیگا یقیں پگھلا
کہ خدا سے ہوا ہوں میں مامور | طبل و مزمار توڑدوں بضرور
ایک دیکھا بہت بڑی دریا | پانی اسکا تھا دودھ سے اُجلا
پانی اسکا ہے حق نے برسا کر | مردگونکو اٹھاوے گا یکسر

طاعتِ غیرِ حق کریں نہ کبھی | اور ماں باپ سے کریں نیکی
پدر و مادر کے ہیں حقوق کی شاں | دیکھ کیسی بلند ہے ایجاں
تو گنہگار وہ ہوا حق کا | اور اسکے رسولِ برحق کا
قبر ایسا کریگی تنگ اس کو | اسکی ملجاویں پسلیاں ہر دو
یک جماعت کے دیکھا سینے پر | رکھ فرشتے طبق ز نارِ سقر
بولا روح الامین نے میرے تئیں | کہ یہ گانے بجانے والے ہیں
جو کہ نزدیک گانے والے کے | جا کے بیٹھے کہ راگ اس سے سنے
ابن عباس سے روایت ہے | کہ کہے سرورِ رسالت ہے
اور شہ انبیا نے فرمایا | کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
بولے اسطرح جبرئیلِ امین | بحرِ حیواں یہی ہے اے شہ دیں
الغرض میں وہ بحر سے گزرا | دوسرے آسمان پر پہنچا

احوال آسمان دوم

آسمان دوم تھا یوں اے انور　کہ نہیں اسپہ ٹھہرتی تھی نظر
مثل اول کے جبرئیل امین　اسکا دروازہ بھی کھلایا یقین
وہ بھی اور اسکے تابعان بھی تمام　جلد آکر کئے ہیں مجھ کو سلام
کہ ملک جب سے یہ ہوئے پیدا　تب سے یونہی رکوع میں ہیں سدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰ و یحییٰ　اور عجائب بہت وہاں دیکھا
تیسرے آسمان کا احوال　کئے حضرت بیاں کہیں منوال
ہے بنایا اسے وہ رب مجید　جانئے از سفید مروارید
اسکے دربانکے تابعان ملک　تھے بلا حد و عد یقین کرکے لاک
اور جانب سے حق تعالیٰ کے　مجکو اکثر بشارتیں بھی دئے
بولے اسطرح مجھسے روح امین　کہ یہی ہے عبادت انکی یقین
فرض ہیں دو سجود جو یہ نماز　وجہ اسکا یہی ہے اے دمساز
سر اٹھا وہ دئے جواب سلام　پھر وہ سجدہ میں سر رکھے ہیں تمام
اور ملے مجھ سے یوسف و داؤد　جب وہاں سے چلا ہوں آگے زود
کہ تھے ستر ہزار اس کو سر　اور تھے ستر ہزار اس کو پر
جانئے راہ دو لک و نود　الف سالہ کے انکے تھے سب قد
کھڑے تکڑے ہی ہو تھے وہ سبھی　پھر جلانے ملک تھے ان کو تبھی
حشر تک یونہی ان کو ہوے عذاب　ایک دریا پہ پھر گیا میں شتاب
یعنے از شرق تا بہ غرب یقین　اور ساتوں یہ آسمان و زمین
اس ہی دریا کا اک ذرا سا آب　حق نے بھیجا تھا جہاں میں شتاب
چاروں آسمان کا احوال　کئے حضرت بیاں بریں منوال
اس کو تھا نور کا ہی دروازہ　قفل تھا نور کا ہے اس کو لگا
در کو روح الامین نے کھلوایا　پس میں چڑھکر اس آسمانپہ گیا
حال یہ آسمان دوم کا　سرور انبیا نے فرمایا
اس کا دروازہ ایک موتی کا　قفل یک نور کا تھا اس کو لگا
اس کا دربان یک بڑا تھا ملک　تابعان اسکے تھے ملک دو لک
یک جماعت رکوع میں تھی وہاں　مجکو دی جبرئیل نے یہ نشاں
میں بھی طاعت وہ حق سے تب چاہا　فرض امت پہ یہ رکوع ہوا

احوال آسمان سوم

چرخ سوم پہ جبکہ میں آیا　در کو روح الامین نے کھلوایا
نور کا قفل اور نور کا در　نام زیلول اس کا ہے اشہر
میں کیا ہوں سلام میں اقدام　سب دئے ہیں جواب با اکرام
یک گروہ ملک بھی دیکھا تب　کہ صفیں باندھے ہیں سجود میں سب
وہ بھی جب میں طلب کیا حق سے　فرض امت پہ دو سجود ہوئے
تھے جو سجدہ میں وے ملایک سب　کئے حضرت سلام ان کو جب
جب انھوں کئے ہوئے ہیں دو سجدے　فرض امت پہ دو سجود ہوے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا　ایسی کرسی پہ ایک بیٹھا تھا
شرق سے غرب تک تھا ہر اک پر　اور ملک اس کے پاس تھے اکثر
یک جماعت کو مارتے تھے تب　لیکے آتش کے ہیں عمود وے سب
کہا روح الامین نے یہ بدکار　منکر حشر اور ہیں جبار
تھی وہ ایسی یقیں بڑی دریا　ساتواں حصہ ہو یہ سب اس کا
کہا جبرئیل نوح کا طوفان　یا رسول اللہ جو ہوا ایجہاں

احوال آسمان چہارم

جبکہ میں چوتھے آسمان پہ گیا　دیکھا وہ آسماں تھا روپے کا
اور اس قفل پر بھی تھا مسطور　کلمۂ طیبہ بہت پر نور
اسکے خازن کا نام موصائیل　وہ ملا ہے مرے سے باتجیل
بزرگی ۱۲

فرضیت رکوع

دو سجدے فرض ہونیکا سبب

تھے جو تابع فرشتگاں اس کے
دے بشارات مجھ کو بولے تب
درگہِ حق سے آپ کو جو ملے
پھر میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
پوچھا جبریل سے تو بولے تب
بعد ازاں آئے میر استقبال
یہ ہے بازو ملک تھے نورانی
حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے
اسکے ہاتھوں میں ایک تھی تختی
گاہ دیتا ملک کو یہ ہے طرف
کہ یہ آیا ہے احمدِ مرسل
مرحبا مرحبا اے خیرِ بشر
میں کہا انکو تب اے عزرائیل
ہے اجل نامہ تختی اطہر
سید ہے جانب ملک ہیں رحمت کے
دوسرے جانب لکھی سعادت ہے
موت آوے تو ٹوٹتا ہے وہیں
انکے ارواح تو میں لیتا ہوں
علم اتنا مجھے دیا ہے خدا
یونہی ہر اک کو آتے ہیں تازے
وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے
اور ہر ملک کے تابعدار
ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ

چار لک تھے وہ سب ملے مجھ سے
یا محمد حضور کی ہے یہ شب
حصہ امت کا بھی طلب کیجیے
اور ملایک کی ایک گروہ دیکھا
کہ عبادت یہی ہے انکی سب
مریم و آسیہ بہت خوشحال
اور بائیں پہ اس کے ظلمانی
آگ جھڑتی تھی انکے سب منھ سے
پس نظر اسکی سب اسی پر تھی
کبھی دیتا تھا اپنے جیب کیطرف
جلد اٹھا سکا کے وہ اکمل
اپنی امت امم سے ہے بہتر
خوش کیا تمنے اب مجھے مقبل
اور ہے روز نامہ یہ دفتر
بائیں جانب عذاب و رحمت کے
یا لکھی ان کی سب شقاوت ہے (بدبختی)
اور گرتا ہے لوح پر یہ یقین
سید ہے جانب ملک کو دیتا ہوں
قبض جاں کرنے ایک بندیکا
یونہی تا روز حشر آویں گے
یہ بہانے مجھے اٹھایا ہے
بھی میں ستر ہزار اے سالار
میں نے بولا کہ ہے مری کیا بات

اور موسیٰ وہاں مربیے ملے
اپنی امت کے نا توانوں کو
اور تخفیف ہونے در اعمال
سر دو زانو ادب سے بیٹھے تھے
آپ بھی چاہیے حق سے ہیں چاہا
ملک الموت کو بھی میں دیکھا
یہ ہے بازو یہ تھے ملک خوشخو
ملک الموت کے بھی پیش نظر
اسکے آگے تھا ایک جھاڑ بڑا
ڈر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا
مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار
انکے ما بیاپ سے بھی شام و سحر
اب خبر دیجیے یہ کیا ہے حال
اور نشان زندگی کا ہے یہ شجر
اور پتوں پہ جھاڑ کے یہ تمام
جبکہ بیمار کوئی ہووے فرد
یہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب
میں نے پوچھا ہے کیا ملک کا عدد
جانتے رحمت کے ہیں ملک چھ لک
میں کہا قبض تو کرے ہی سبھی
ہیں ملک میرے تابعاں بسیار
کھینچ ارواح کو وے لاویں جب
وہ کہا مجھ کو جان و دل سے قبول

اور ملنے سے میرے شکر کیے
آج لطف و کرم سے مت بھولو
بارگاہ خدا سے کیجیے سوال
اور تسبیح حق کی کرتے تھے
فرض تب قعدہ اخیر ہوا
کہ وہ کرسی پہ اپنی بیٹھا تھا
رو سیہ زشت جانب جیب کو
طشت تھا ایک دھرا بھی یک دفتر
چیز کچھ طشت سے اٹھاتا تھا
اس کو روح الامین نے جا کے کہا
کہا آپ انبیا کے ہو سردار
میں زیادہ رحیم ہوں اُن پر
وہ کہا طشت ہے جہانکے مثال
اور ملک جو سنکے ہیں بائیں پر
ایک جانب لکھے ہیں خلق کے نام
نام کا اس کے برگ ہووے زرد
قبض کرتا ہوں اسکی روح کو تب
وہ کہا حق ہے جانے انکی حد
اور چھ لک عذاب کے بھی ملک
یا کہ ہے دخل دوسروں کو بھی
کہ ہے ستر ہزار ان کا شمار
قبض کرتا ہوں ہاتھ سے میں تب
کیا ہے فرماؤ اے خدا کے رسول

[illegible] نمازوں کی فرضیت کا سبب

میں کہا قبض جب کہ میں تم جان
میری امت کی کیجیے آسان
کہا کیجیے نہ فکر ان کی کبھی
ہے قسم اسکی تجھیں اے نبیؐ

خلعت ختمیت پہنایا ہے
اپنی درگہ میں اب بلایا ہے
حکم کرتا ہے روز شب میں سدا
مجھ کو ستر ہزار بار خدا

کہ محمدؐ کی خاص امت پر
رحم و آسانی اور شفقت کر
اسلئے اپنے ہوں زیادہ شفیق
انکے ماں باپ سے بھی بالتحقیق

بیت معمور میں وہاں دیکھا
کہ وہ کعبہ ہے سب ملایک کا
دو زمرد کے ستر دروازے
خانۂ پاک کو تھے اس کے لگے

اور تھے آویزاں یکہزار اس میں
لعل و یاقوت کی بھی قندیلیں
اور زر سرخ کا تھا یک منبر
بھی روپیری منار تھا انور

اور طول منار اے آگاہ
تھی یقین پانسو برس کی راہ
اور جس روز وہ خدائے قدیر
کی وہ کعبہ کی اس جگہ تعمیر

اسکے ہر در سے داخلا ہر روز
عابدان ملایک فیروز
جانو ستر ہزار جاتے ہیں
حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں

کہا روح الامین نے میرے سے
یاں امت ملک کی اب کیجیے
پس دو رکعت پڑھا ہوں میں ہو امام
مقتدی تھے ہر ملک و تمام

اس جماعت کو میں نے دیکھا جب
آرزو دل میں یہ ہوی ہے تب
کہ ہو امت میں میری ایسا ہی
حق نے ارشاد یوں کیا ہے تبھی

تیری امت میں بھی جماعتیں ضرور
ہووے ایسی جماعتوں کا ظہور
ان فرشتوں کی طاعتوں کا ثواب
پاوے امت تری بجمعیت آب

اور اس آسمان چارم پہ
دیکھے ہیں آفتاب کو سرورؐ
ابن عباس کی روایت سے
لائے علما کتب میں ہیں اپنے

کہ ہے اس آفتاب کی مقدار
راہ اسی ہزار سال اے یار
جبکہ پیدا کیا اسے اللہ جبار
ذورق زریں یک کیا تیار

تخت یاقوت سرخ یک بنوا
تین سو ساٹھ پائے اس کو لگا
اور اٹھانے کو پائے کے ہر اک
ہے مقرر کیا ہزار ملک

بیچ ذورق کے پھر کو رکھا
پھر وہ ذورق کو تخت پر ہی دھرا
بھی کیا حکم ان فرشتوں کو
تین سو اور ساٹھ ہزار ہیں جو

اسکو بحر فلک میں لیجاویں
اور ہر صبح شرق میں لاویں
یونہی ہر شام لاکے مغرب میں
غرق اس آفتاب کو کر دیں

پھر اسی آسمان پر دے سب
رہتے ہیں شاغل عبادت رب
دے سر دان پھرنے ملک اے یار
تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار

کرتے اس کام پر ہیں آکے قیام
رہے تا حشر بس یہ جاری کام
اور والشمس تجری لے ذیشان
جو کہ آئی ہے آیت قرآن

اسکی تفسیر میں اے نیک انجام
لکھے بعضے مفسرین کرام
کہ مقر آفتاب کا اے فہیم
ہے بلاشبہ زیر عرش عظیم

عرش کے نیچے لاکے بعد غروب
اسکو سجدہ میں ڈالتے ہیں خوب
صبح کے وقت شرق میں لاویں
غرب میں شام کو ڈبادیویں

صاف ایسی حدیث ہے ای
جو مدارک کے درمیاں لکھی

احوال آسمان پنجم

پانچویں آسمان کا حال یقین
یوں کیے ہیں بیاں وہ سرور دیں
پانچویں آسمان پہ جب کہ گیا
سرخ یاقوت کا تھا وہ دیکھا

در کھلایا ہے اسکا پس جبریلؑ
اسکے دربان کا نام سقطائیل
اس کے محکوم پانچ لاک ملک
اور ہر ہر کے تابعان پنج لک

اس فرشتے کو جب کیا میں سلام
وہ دیتا ہے جواب با اکرام
اور مجھ کو بشارتیں وہ دیا
پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

ملے مجھ سے خلیل و اسمٰعیل　لوط و یعقوب و اسرائیل
ایک جگہ تھے سب کیا میں سلام　سب دئیے ہیں جواب با اکرام
کر مصافحہ مریسے ابراہیم　کہے جیسا کہے تھے آگے کلیم
اب تو جاتے ہو در حضور شریف　چاہو امت کے واسطے تخفیف
اور آگے مرا ہوا ہے گزر　پھر فرشتوں کی یک جماعت پر
تھے وے تسبیح میں کھڑے یکسر　پاؤں کی انگلیوں پہ کرتے نظر
میں نے روح الامیں سے پوچھا تب　کہا طاعت یہی ہے انکی سب
آپ بھی چاہو حق سے ہیں چاہا　کی خشوع نماز حق نے عطا

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

جیسا قرآن پاک میں بولا　افلح المؤمنون فرمایا
خوبیاں دو جہاں کے وے پاویں　کہ نمازوں میں جو خشوع کریں
یعنے وے مومنان بخیر و صلاح　پاوے ہر دو جہاں میں فوز و فلاح
اور معنے خشوع کے اے یار　یہ بھی لکھے مفسرین کبار
یعنے خوف خدا رکھے در دل　تا کہ ہووے حضور دل حاصل
اور ہو ساکن حواس اور اعضا　دل میں خطرات کو نہ ہووے جا
کر چپ و راست کون ہیں اپنے　نہ وہ حال نماز میں جانے
سب جہاں کو وہ اک نوالہ کرے　پاک اس کے فرشتے ایسے تھے
اور فرمائے ہیں وہاں دیکھا　یک عظیم و بڑا ملک ایسا
انکے ہاتھوں میں آگ کے تھے عمود　قوم قیدی تھی یک وہاں موجود
سر تو انکے لگے تھے عرش کو جا　اور قدم انکے تھے بہ تحت ثریٰ
مارتے تھے عمود آتش سے　ان کو بجد عذاب دیدے کے
آنکھوں انکے وہاں تھے لٹکائے　جامۂ آتشیں بھی پہنائے
بولے جبریل یہ نصاریٰ ہیں　سخت ہے یہ عذاب انکے تئیں
ٹکڑے ٹکڑے بہت وہ ہوتے تھے　باہر آتی تھی آگ بھی ان سے
صاعقہ اور برق اے ماہر　اسی دریا سے ہوتے ہیں ظاہر
اس جماعت سے جبکہ میں گزرا　ایک دریائے آتشی دیکھا

احوال آسمان ششم

ذکر ہیں آسمان ششم کا　یوں کئے ہیں بیان رسول خدا
چھٹویں جب آسمان پر میں گیا　اس کو دیکھا کہ تھا وہ موتی کا
نام عادوس اسکا ہے بیقیل　اسکے درباں کا نام ردعائیل
در کو اسکے کھلایا روح امیں　پس میں اوپر گیا ہو چڑھ کے وہیں
اسکے درباں کو میں سلام کیا　تب وہ اکرام سے جواب دیا
تابعاں اسکے تھے ملک چھے لاک　اور ہر ہر کو اتنے ہی املاک
اور بھی آگے اسکے جب میں گیا　عابدوں کی گروہ یک دیکھا
با خضوع و خشوع تھے یہ قیام　طاعت حق میں شیفتہ تھے تمام
اور آگے چلا تو میں دیکھا　ایک کافور کا تھا در اجلا
آستانہ بڑا تھا اس در کا　عرش اعظم سے تا بہ تحت ثرا
آسمان و زمین کی مقدار　قفل اسکو لگا تھا اے ہشیار
دیکھ اسکو کیا ہوں میں عجب تب　جبرئیل امیں سے پوچھا تب
جبرئیل امیں نے مجھ سے کہا　باب ایماں ہے نام اس در کا
حق نے دوزخ کو کرکے جب پیدا　اس میں انواع کے عذاب رکھا
اور چنگاریاں ز دار سقر　آہ کرنے لگے ہیں جب اکثر
آسمان و زمین کے آبلاک　چاہے حق سے پناہ سب لاچار
تب کمال کرم سے وہ رحمان　دوزخ و کائنات کے درمیان
در یہ کافور کا کیا حائل　تا نپہ ان سبوں کو ہو حاصل

باب الایمان

میں کہا تب کہ تو کھلا وہ در / دارِ دوزخ پہ تا کروں میں نظر
یہ ہے شب آپکی کرامت کی / آپکی جاہ و عز و حرمت کی
تیری انگشت کے اشارے سے / ای مرے دوست دریہ کھلجاوے
یک فرشتہ ہیبت میں دیکھا / نہیں کوئی فرشتہ اس سے بڑا
ایک لوہے کا تھا دھرا منبر / پائے اسّی ہزار تھے اوپر
تھے سیہ پوش سب و خشم آلود / انکے آنکھوں میں آتشی تھی نمود
کوہ مانند تھے شرار اوس کے / اور نکلتی تھی آگ منہ سے
آیا حیرت میں دیکھ اسکو میں / میں نے پوچھا ز جبرئیل امین
یہی داروغہ سقر ہے یقین / جب سے پیدا ہوا ہنسا ہی نہیں
بولے جبریل اوس کو میرا نام / سر اٹھا تب کیا مجھے وہ سلام
گوشت اور پوست اسکا اے نبیؐ / آپ کے سارے تابعون کا بھی
نہ ہووے آپ کے جو تابعدار / دوں میں انکو عذاب سخت بہ نار
وہ دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا / اس سے فارغ ہو جبکہ آگے چلا
اور وہاں آملے ہیں میکائیل / ایک ترازو تھا انکے پاس طویل
اس ترازو کی جو کہ تھی ڈنڈی / شرق سے تا بہ غرب تھی ملی
اس ملک کو میں جب سلام کیا / اوٹھ کے اوس نے مجھے جواب دیا
دیا امت کو آپ کی جو خدا / برکتیں وہ نہیں کسی کو دیا
اور دریائے سبز نورانی / دوسری بحر ایک ظلمانی

کہا جبریل نے اے شاہ انام / دارِ دوزخ سے آپ کو کیا کام
اسکو پھر دیکھنا ہے میں چاہا / درگہ حق سے تب یہ حکم ہوا
پس اشارہ کیا ہے میں نے جب / جلد دروازہ کھلگیا وہ تب
اس ملک کا مقام بہت ہی بڑا / یعنے مقدار ہفت ارض و سما
ایسے بیٹھا ہوا تھا غصے سے / اسکے آگے کئی فرشتے تھے
حق کی تسبیح میں تھے وہ یکسر / اور جھڑتے تھے انکے منہ سے شرر
شعلہ زن اسکی چشم ایسی دراز / مثل دنیا کے جیسا تھا انداز
کہا جبریل یا رسول خدا / نام مالک ہے اس فرشتے کا
اس فرشتے کو میں سلام کیا / کام میں ہے وہ اپنے شاغل تھا
جلد اٹھ ہاتھ وہ مرا پکڑا / دے بشارات مجھکو کہنے لگا
نار دوزخ پہ حق کیا ہے حرام / حکم مجھکو کیا ہے رب انام
اور دار سقر کے سب درکات / سر بسر میں نظر کیا اوس رات
نوح ادریس آملے مجھ سے / مجھ سے ملنے کا بس وہ شکر کئے
اس ترازو کا بس ہر ایک پلڑا / تھا بلا شبہ مثل ارض و سما
اور وہاں ایک حساب کا طومار / روبرو انکے تھا دھرا اے یار
ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا / مرحبا مرحبا اے خیر ورا
اور گراں تر ہے ان کا میزان بھی / آپکے تابعوں کو ہووے خوشی
جا کے آگے گیا ہوں میں جو نظر / تھے وہ دو میں فرشتگان اکثر

احوال آسمان ہفتم

ساتویں آسمان کا مذکور / یوں کئے ہیں شفیع روز نشور
اوپر اس کے گیا میں اور دیکھا / وہ سما جوہر سفید کا تھا
میں نے اس کو کیا سلام شتاب / بس خوشی سے دیا وہ مجھکو جواب
اسکے تابع ملک تھے ستر لک / اتنے ہی تابعان ہر اک کے ملک

ساتویں آسمان کا دروازہ / جبرئیل امین نے کھلوایا
اسکے خازن کا نام روحائیل / وہ کیا ہے بہت مری تبجیل
دیکھ مجھ کو وہ خوش ہوا بیحد / اور بشارات بھی دیا بیحد
ایک ایسا بڑا ملک دیکھا / عرش کے ساق کو سر اسکا لگا

تھا زمیں سا تو ہیں میں اسکا قدم / ایک لقمہ ہو اس کا سب عالم
اور ہر ایک سر میں بھی اس کے / جان ستر ہزار تھے چہرے
اور ہر اک دہن کے بھی درمیان / بھی تھے ستر ہزار اسکے زبان
اور ہر آن ہر لغت سے سدا / حق کی تسبیح میں وہ کرتا تھا
خلد کے نہر نور میں سو بار / ڈوب کر وہ ملک بصد تکرار
جو ٹپکتے ہیں اس سے تب قطرے / یک ملک ہووے ایک قطرے سے
اور ہیں یک ملک کو وہاں دیکھا / چار منہ اسکے تین دیا تھا خدا
حق کی تسبیح چار سے بھی تب / کرتا اور رزق مانگتا تھا رب
اور ملک جناب ابراہیمؑ / یوں کہے مجھسے اے رسول کریم
پاک سادہ زمین ہے جنت کی / اور لائق ہے وہ زراعت کی
تخم تحمید و شجرہ تکبیر / اس میں بودیں یہ اہتمام کثیر
شیخ عارف محقق جامیؒ / قدس اللہ سرہ السامی
عرض فانی ہیں گرچہ یہ کلمات / کہ ہیں ہے انھیں بقا و ثبات
لیک ہیں جنت میں صورت اشجار / اور ہر اک شجر بھی لائے بار
مجھکو جبریل نے وہاں سے لے جا / سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچایا
بعض شاخ اس کے تھے ز مروارید / سرخ یاقوت کے تھے بعض سپید
تھی مسافر پچاس سال کی راہ / جو تھے اس پر فرشتگان الٰہ
تھے ستاروں سے بھی وہ روشن تر / سب یہ پڑھتے تھے آیت انور
آ زیارت کئے مری وہ تمام / اور ادب سے کئے ہیں مجھ کو سلام
حشر تک اپنی طاعتوں کا ثواب / میری امت کو وہ دئیے بصواب
راہ تھی لاکھ سال کی اظہر / برگ یک اس کے ایسا تھا پر زر
سرخ یاقوت کا بھی یک محراب / اسپہ ایسا بلند تھا پرتاب
اور وہیں تھا مقام روح امیں / اور کرسی بھی یک دھری تھی وہیں

اور ملک پر کیا ہوں ایک نظر / کہ تھے ستر ہزار اس کو سر
اور ہر چہرے بیچ اسکے عیاں / بوج ستر ہزار بھی تھے وہاں
اور ہر اک زبان تھی یہ صفت / کہ وہ ستر ہزار جانے لغت
اور ستر ہزار پر بھی خدا / اس فرشتے کو جا نوبخشا تھا
اور ہر بار وہ ملک خوشحال / جب جھٹکتا ہے اپنے سب وہ بال
جو ملک ہوویں یونہی تا محشر / حق کی تسبیح میں رہیں تکبیر
آدمی کا بھی گائی کا دوسرا / اور درندے کا مرغ کا چوتھا
اس کے ہی برکت دعا سے خدا / رزق ان چار کو کرے ہے عطا
اپنی امت کیتں زبعد سلام / کہو میری طرف سے یہ پیغام
تشجر لا الٰہ الا اللہ / اور تسبیح کے شجر دلخواہ

فائدہ

یوں لکھا اپنی مثنوی اندر / سلسلہ جو ذہب کا ہے اتھر
پر خدا از کمال خلاقی / کرے ان کو جواہر باقی
الغرض اس طرح کئے ارشاد / سرور انبیاؑ نے افراد
وہ شجر ایک ہے عظیم الشان / سرخ سونے سے اسکی تھی شاخان
اور کئی سبز تھے زمرد سے / جڑ سے لے شاخ تک سبھی اس کے
ان فرشتوں کا کوئی حساب شمار / حق سوا جانتا نہیں زنہار

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى　سورۂ نجم ۱۲

اور دئے ہیں بشارتیں بسیار / کئے طاعات اپنی مجھ پہ نثار
یک زمرد کے سبز انکی / یک بڑی شاخ اس کو ایسی تھی
اس کی چوڑائی مثل ہفت سما / فرش یک نور کا تھا اسپہ بچھا
کہ اٹھارہ ہزار سال کی راہ / تھی درازی میں اسکے اے آگاہ
نام پردہ دھری تھی بسنے ہی / اسپہ بیٹھا نہ تھا کبھی کوئی

ابیات جامیؒ

عرض فانیست گرچہ این کلمات -
نیست شان در دو ان بقا و ثبات +
لیک حق از کمال خلاقی +
سازد آن را جواهر باقی
هر یکی را بصورت شجرے -
همه بارگرفته بار وری -
باغ جنات تجری الانهار -
سبز و خرم شود از آن اشجار -

اسپہ بٹھلائے مجکو روح امیں
از رہ شان و عزت و تمکین

ان پہ توریت تھی تمام لکھی
اسکے دوسرے طرف بھی اتنے ہی

کرسیاں تیسرے طرف میں بھی
تھے زبرجد کے سبز اتنے ہی

سرخ یاقوت کے بہت رخشاں
بھی تھیں چودہ ہزار کرسی جاں

گرد کرسی کے جانئے ہر اک
بس مودب چہل ہزار ملک

کہ دو رکعت یہاں ادا کیجو
تا کہ میرے مکاں میں برکت ہو

اور دیکھا بھی چار نہر وہاں
دو عیاں اور دو نہاں تھے رواں

اور دنیا میں وہ رواں ہیں عیاں
یعنے وے نیل اور فرات ہے جاں

اسپہ یاقوت اور زبرجد کے
اور موتی کے تھے ظروف دھرے

آب تھا اس کا دودھ سے اجلا
اور لذت میں شہد سے میٹھا

دو جماعت وہاں بھی آئے نظر
منہ سفید ایک اور سیہ تھی دگر

بولے جبریل ہے یہ انکی مثال
اپنی امت میں کر جو بد اعمال

تین کاسے وہاں رکھے مجھ پاس
شہد و شیر و شراب کی خوشبو باس

دودھ اسلام ہے پیں انور
نوش فرمائے آپ ہے بہتر

یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
قد و قامت میں تھا بہت ہی بڑا

اور ہر موئی میں بحکم کریم
یک رواں نور کی تھی بحر عظیم

پشت پر انکے تھا لکھا دلخواہ
کلمۂ لا الہ الا اللہ

آگے آدم کے دس ہزار برس
کیا پیدا بقدرت اقدس

یوں تھا مشغول وہ بطاعت حق
کہ بنایا خبر مری مطلق

آسمان و زمین کو ڈھانپ لیا
پھر مجھے لے بغل میں وہ چوما

کر دیا آپ کو خدا نے جہاں
خیر و برکات روزۂ رمضاں

نور کے قفل لاکھ ہر ہر پر
تھے مجلا لگے ہوئے انور

میں نے پوچھا تو وہ مرے سے کہا
جو ہیں امت کے آپکے صلحا

اک طرف اس کے تھے زمروارید
کرسیاں دوسرے دس ہزار سفید

کرسیاں سبز تھے زمرد کے
ان پہ انجیل پاک لکھے تھے

تھی لکھی انپہ سب کتاب زبور
چوتھے جانب میں اسکے ابیض نور

انپہ لکھا ہوا تھا سب قرآن
کرسیاں تھیں وہ بس عظیم الشان

تھے تلاوت میں مشتغل بعقیل
بولے تب اس طرح مجھے جبریل

میں دو رکعت وہاں گزار اتب
مقتدی سدرہ کے ملک تھے سب

میں نے پوچھا تو بولے روح امیں
ہیں رواں دو نہاں بخلد بریں

اور ایک نہر مجکو آئی نظر
سبز بیٹھے پرندے تھے اوپر

کہا جبریل نے یہ ہے کوثر
جو عطا آپ کو کیا داور

اسکی خوشبوئے مشک سے تھی زیاد
یک پیالہ پیا میں ہو کر شاد

رو سیہ نہر میں وہ غسل کئے
منہ تھے انکے سب سفید ہوئے

کرتے ہیں پھر وے لوگ جب توبہ
پاک ہوتے ہیں یوں ز جرم و گنہ

چھوڑ دو نو کو میں نے دودھ پیا
دیکھ جبریل نے مرے سے کہا

امت پاک آپ کی بہ دوام
رہے قایم یہ جادۂ اسلام

اس کو ستر ہزار گیسو تھے
موتی ہر ایک میں بھی تھے اتنے

تیرتے اس میں تھے کئی ماہی
سال دو سو کی ان کی لمبائی

مجھ کو جبریل نے یہ دی خبر
اس فرشتے کو خالق اکبر

اب سلام اس کو یا نبی کیجئے
میں نے جا کر کیا سلام اسے

اس کو جبریل جا کے جب بولا
میری تعظیم کو وہ پر کھولا

اور کہا آپ کو بشارت ہو
اور اپنی تمام امت کو

میں ہوا شاد اس بشارت سے
دو تھے صندوق اسکے پاس دھرے

پوچھا جبریل سے یہ کیا ہے تب
وہ کہے پوچھو اسی سے اب

ان کی سب آتش سقر سے نجات
یہ دو صندوق میں ہی بابرکات

یہ بشارت ہو آپ کو خوشتر
الغرض یوں کہہ کے ہیں سرور دیں
اور رخصت کئے مرے سے طلب
بولے پیر سے جبرئیل وہاں
حق کی ہیبت سے وہ ہوئے لرزاں
ایک قدم آگے اور گر اوں
تو جلا دیگا مجھ کو شوق وصال
قطع کر جبرئیل اس کو تمام
پہنچے دوسرے حجاب تک مقدار
مثل خورشید وہ منور تھا
آئے اس طرح سے مرے سے کہا
آب و آتش کے بہت دریا
رہ گئے تب وہاں ہی میکائیل
کئی پردوں کو اور قطع کیا
ارض و افلاک سے زیادہ تھا
تھا وہ آواز با صفا ایسا
عظمت حق میں دو جہاں گم تھا
عمر دنیا تلک بھی وصف کرے
وے حجاباں جو آئے تھے آگے
جب کیا قطع دونوں با تعجیل
کلمہ لا الہ الا اللہ
اپنے اوپر مجھ کو بٹھلایا
ان حجابوں سے مجھ کو لے اشرف

اور امت کو آپ کی تکبیر
یہ کہہ کے پکڑا ہاتھ روح الامیں
میں نے اسطرح الگ کر [illegible]
آگے بڑھنے مجھے نہیں مقدور
اور یوں بولنے لگے گریاں
ہیبت حق سے یہ جی جاوے
پس اشارہ کیا میں یک بار
جلد پہنچے ہیں جا کے اپنے مقام
پانسو سال کی تھی رہ بسیار
ہو سوار اسپ پہ عرش تک پہنچا
کہ ہے ایک فت میری ہمت کا
اور بہت سے حجاب قطع کیا
جلد حاضر ہوئے ہیں اسرافیل
سات دریا سے اور آگے گیا
الغرض ان سے جبکہ آگے گیا
کوئی ملک سے نہیں سنا ایسا
مضمحل ہو گئے ہیں کچھ نہ رہا
حرف یک اس سے نا ادا ہوئے
جلد گزرے ہیں مجھ کو لے ان سے
رہ گئے عذر کر کے اسرافیل
اور سبحان اللہ اے آگاہ
ساق تک عرش کے ہے پہنچایا
لے کے گزرا ہے جلد تر رفرف

اور جو دیکھے عجائبات وہاں
بڑھ کے اپنے مقام والا
کہا ہے یہ رفیق اہل وفا
ہاتھ ان کا پکڑ کے ہیں اس دم
یا رسول اللہ جلد تر مجھ کو
کہا ہیں جنکے بات یہ ان کی
راہ پانصد برس کی از سدرہ
پھر چلا ہوں جو آگے میں تنہا
پس اسی جا یہ رہ گئی ہے براق
یک روایت ہے یہیں جگہ جبرئیل
میں نے اوس پر قدم کو اپنے رکھا
ایک پردے سے دوسرے تک لگا
شرط تعظیم وہ بجا لائے
پاٹ ہر بحر کا وہ لے پہنچا
وہاں تسبیح کی سنی آواز
اور میں اس مقام میں لاریب
ایسے پردوں سے اور میں گزرا
غرض اپنے پروں پہ اسرافیل
پھر ملا ہے حجاب قدرت کا
بیچارہ رفرف تو جلد پھر مڑا
وہ جو کہتا تھا اسکے صوت نے آواز
ایک حرکت میں عرش تک پہنچا
مجھ کو رستہ وہاں ملے سو حجاب

ہے بہت اسکا طول شرح و بیاں
آخر [illegible]
کیا مجھے چھوڑ کے ہو اب تنہا
جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم
پھر یہی اس جا پر ہی پہنچا دو
پیچھے گر ایک قدم ہٹوں میں کبھی
ایک قدم میں ہے مرا جو آیا تھا
جلد ستر حجاب قطع کیا
پھر رفرف کو تب وہاں خلاق
رہ گئے تب ہے جلد میکائیل
پیش آگے ہے جلد چلنے لگا
تھی مقرر ہزار سال کی راہ
اپنے بازو پہ مجھ کو بٹھلائے
درجے ستر ہزار لے تک آ
اور تہلیل کی اے اہل نیاز
اسطرح خلق سے ہوا ہوں غیب
اور عجائب بھی ایسے ہیں دیکھا
مجھ کو بٹھلا بعز و شان جلیل
بعد اس کے حجاب عظمت کا
حلہ نور سے تھا وہ رخشاں
وہاں ملکوت گونجتا تھا سب
کئی پردے ہوئے وہاں پیدا
تھے وے ستر ہزار تک بحساب

اور ستر ہزار نیلم کے
اور موتی کے بھی ملے اتنے

اور ضخامت ہر ایک پردے کی
راہ ستر ہزار سال کی تھی

جانو ستر ہزار تھے وے حجاب
اور اتنے ہی تھے ہر اک کو طناب

ایسے ہر اک بڑا تھا ایسا ملک
ایک شانے سے اسکے دوسرے تک

بعضے پردے تھے وے زمرد اید
رنگ ان کا بہت تھا خوب سفید

اور ملازم حجاب پر ہر اک
جانے ستر ہزار بھی تھے ملک

جبکہ رفرف پہ سارے پردوں سے
جلدتر پار کر دیا سے مجھی

میرے زیر قدم سے تب رفرف
ہوا آگاہ غیب سے مشرف

یاد کرتا تھا حق کو پاکی سے
اور گرتا تھا منہ سے تب اسکے

عرش کے ساق پر گیا ہوں شتاب
کبریائی کا ایک رہا ہے حجاب

حق کی درگاہ سے ہوا ہے خطاب
اور گزر اس حجاب سے بھی شتاب

جب کیا قطع میں نے وہ بھی حجاب
پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب

جبکہ ایسا خطاب آتا تھا
میں قدم ایک ایک اٹھاتا تھا

اس زمین سے وہاں ملک سن لو
میں کیا تھا جو طی مسافت کو

پھر میں پہنچا دنیٰ کے رتبے کو
فتدلیٰ کے پایا درجے کو

ہوا اوحیٰ کا پھر میں محرم راز
راز و اسرار سے ہوا دمساز

اور تشہد کا جو ہوا الہام
کروں اس کا بیاں کچھ ارقام

دمیں پیچھے رہے تھے جو جبریل
اور ہمراہ ہوئے تھے اسرافیل

راہ ہفتاد سال کی بشمار
اور دو پردوں میں راہ اسی مقدار

اور کئی ان سے تھے زمرد کے
سیم کے اور زر کے تھے بعضے

اور فرشتوں کی فوج پاک صفات
بھی تھے ستر ہزار اس کے سات

کون ہے پردہ دار نے پوچھا
تب سرافیل اپنا نام لیا

کھول کر پردہ آکے ہاتھ پکڑ
بس خوشی سے ہے لیگیا اندر

آتنے ہی نور اور اندھیرے کے
آب آتش کے اور ہوا رے کے

ان حجابوں سے جبکہ میں گزرا
پردہ دار وہاں پہ عرش کے پہنچا

اپنی گردن پہ وہ طناب ہر اک
لئے ستر ہزار بھی تھے ملک

راہ ستر ہزار سال کی تھی
ان کے اجسام تھے بلند و قوی

سنگ یاقوت کے بھی تھے بعضے
اور کئی ان میں تھے جواہر کے

اور ہر اک ملک کے بھی تاج
تھے وے ستر ہزار اے سامع

باقی پردہ ہی یک رہا ہے وہاں
میرے اور عرش پاک کے درمیاں

جلد بھیجا ہے تب وہ رب وحید
خوشنما ایک اسپ مروارید

پیٹھ پر اپنی مجکو کر کے سوار
کر دیا اس حجاب سے بھی پار

ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار
تب وہاں رہگیا میں بے اسوار

میں وہاں جبکہ یک نگاہ کیا
یک نگہ میں گزر ہی اس سے گیا

ادن منی اے مرے محبوب
یعنے نزدیک ہو مرے سے خوب

آئے ایسے خطاب ایک ہزار
طی کیا میں مسافت بسیار

اس قدر ہے مسافت اے اکرم
قطع کرتا تھا میں یہ ایک قدم

قاب قوسین کی جو تھی خلوت
اس میں داخل ہوا میں با عزت

بیان تشہد

نقل ہے شاہ دیں نے فرمایا
جب میں استار عرش کو پہنچا

پردے ستر ہزار میں دیکھا
دل تھا انسے ہر اک پردے کا

بعضے یاقوت کے تھے وے پردے
اور بعضے بھی تھے جواہر کے

اور ہر پردے پر بحکم خدا
یک معظم ملک موکل تھا

پہلے پردے پہ پہنچا جب جا کے
اور اسرافیل نے ہلایا اسے

اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ
وہ محمد کہا ہے میرے ساتھ

اور بولے مرے سے اسرافیل
تھا مرا وعدہ گاہ یہی بقیل

پس وہیں پیرے سے رخصت ہوئے
اور رہا باہے جبکہ وہ پردا
وہ کہا ہے محمد مرسل
یونہی ستر ہزار پردوں سے
اور فرشتہ جو تھا وہ پردے کا
اور جو پائے لگے تھے کرسی کے
ہوا بیہوش مارے دہشت کے
پس وہ قطرے کو میں نے نوش کیا
اس سے کھولا ہے مجھ پہ رب انام
اور درگاہ سے یہ حکم ہوا
یک روایت ہے حق نے یوں پوچھا
حق تعالیٰ نے تب کہا اے نیک
تب کہے وہ رسول عالی جاہ
لفظ مفرد نہیں کہے تحقیق
بعد اس کے کہے ہیں پیغمبر
ہوے مبہوت اور بہت حیران
صوت سے کلمہ شہادت کے
نقل اس طرح آئی ہے کہ خدا
لوح اوپر قلم لکھا اے یار
پس لکھا نام احمد مختار
بولا میرے حبیب کا یہ نام
کر عنایت نبی کی رب انام
شب معراج میں کرم سے خدا

پہلے پردے سے بازگشت کیے
کون ہے پردہ دار نے پوچھا
کھولا دروازہ جلد وہ کمل
گزرا میں فضل سے ہی مولا کے
لے گیا وہ پکڑ کے ہاتھ مرا
سرخ یاقوت کے مزین تھے
کہ تھا گرتا قریب کرسی سے
پس وہ ایسا لذیذ و شیریں تھا
اولیں آخریں کا علم تمام
کہ بجا لاؤں اب ثنائے خدا
کیا تو تحفہ مرے لیے لایا
ای نبی میرے السلام علیک
السلام علینا یا اللہ
یہ لطیفہ ہے اس میں یار دقیق
حق کے سب بندگان صالح پر
اور مدہوش ہو گئے اس آن
صدق توحید اور رسالت کے
جبکہ لوح و قلم کیا پیدا
گزرے اس کو برس چار ہزار
گزرے اس کو بھی سال چار ہزار
سرور انبیا ہے خیر انام
تب قلم کو دیا جواب سلام
یہ امانت نبی کو پہنچایا

وہ فرشتہ بھی میرے ساتھ ہوا
کہا نام اپنا وہ گرامی ذات
آ کے پکڑا ہے ہاتھ کو میرے
جبکہ پہنچا اخیر پردے پر
ایک کرسی پہ مجھ کو بٹھلایا
اور پردے کے پشت سے اس جا
قطرہ تب ایک آب رحمت کا
اس سے شیریں تر اور نہ کوئی
اور وہ دہشت دہن ہوئی زایل
پس بالہام رب موجودات
سرور دین کمال عجز کے سات
اور رحمت خدا کی اور برکات
یعنے تیرا سلام ہو ہم پر
اپنی امت کے خاص عالم و سب
ملاء اعلیٰ کے جب ملک و تمام
غلغلہ پاک پڑا ہے در ملکوت
کہ مقرب بہ حق کا ہے کیسا
تب بفرمان بارگاہ الہٰ
پھر ہوا حکم حق کا اے آگاہ
پس وہ پوچھا اے رب ارض و سما
کہا مشتاق ہو قلم بحد
اس سلام و جواب کو کر یار
اس لیے ہی سلام ہے سنت

دوسرے پردے پہ لا کے پہنچایا
اور پوچھا ہے کون تیرے سات
لے چلا ہے ہاں پھر آگے
نور کا تھا وہ پردہ انور
تھی وہ کرسی زمرد پہ بیٹھا
یا محمد سے ایک آئی ندا
عرش اعظم سے ناگہاں ٹپکا
نہیں واللہ میں چکا ہوں کبھی
اور ہوئی ہے طمانیت حاصل
تب تحیات کے پڑھا کلمات
التحیات کے پڑھے کلمات
اے نبی ہو وے تجھ پہ سب اوقات
جو کہے لفظ جمع وہ سرور
اس میں داخل کیے ہیں لطف سے
ہوے آگاہ ازیں جواب و سلام
ولولہ یک مچا ہے در جبروت
کوئی محبوب پھر تہ ہوا ایسا
کلمہ لا الہ الا اللہ
کہ محمد ہے لکھ رسول اللہ
نام نامی یہ کس کا ہے فرما
السلام علیک یا احمد
جو امانت رکھا تھا اے ہشیار
فرض اس کا جواب با عزت

اور بھی اس میں یک بشارت ہے
بس ہے ہم کو بھی یہ قوی امید
پس ہمارے بھی سب درود و سلام
تو درود و سلام لا معدود
نقل ہے حق کہا بہ پیغمبر
کہے حضرت جو کچھ عنایت ہو
اپنی امت کو دے ای نیک انداز
الغرض مصطفیٰ شہ والا
چشم سے سر کے پائے ہیں دیدار
لب کشائی کا یہاں نہیں امکان
اس لئے عالمان نیک اطوار
پس مفصل یہ باب راز نہاں
کئے ان سبھے لطائف اور نکات
ہے از انجملہ جو کہے سالار (ص)
میں کیا عرض تو ہے دانا تر
تب اثر اس کے لطف و رحمت کا
پوچھا پھر مجکو با رض و فلک
کرتے طاعات کونسے ہونگے
میں کیا عرض حق سے کفارات
شوق دل سے بموسم سرما
اور فارغ ہوں یک نماز سے جب
پاک ہوویں گناہ سے گویا
پس کیا حکم یوں ملائک کو

ساری امت کو یہ بشارت ہے
کہ کرم سے ہی اپنے رب وحید
شہ کو پہنچائے گا بروز قیام
دمبدم صبح و شام لا محدود
جب کرے کوئی مرا جہت از سفر
میں لیجاؤں گا اپنی امت کو
تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز
جب معزز ہوے بہ قرب خدا
اور سنے گوش سر سے بھی اسرار
عقل حیراں زباں ہے لال
احتیاط اس میں کرتے ہیں بسیار
کیوں کھلے آہ از کلید بیان
لائے ہیں شرح اور بیان ثقات
کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار
دست بے کیف اپنا تب داور
اپنے سینے میں میں بہت پایا
کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک
آدمی کے گناہ جن سے مٹے
ہیں بلاشبہ تین وے طاعات
تا ہو سختی یہ نفس صبح و مسا
منتظر دوسرے کے رہنا تب
کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا
پوچھو احمد (ص) سے تم جو پوچھتے ہو

کہ یقین جبکہ وہ خدائے انام
ہم جو امت کے خاکساراں ہیں
یا الٰہی ز بندۂ احقر
بھیج اس بادشاہ عالم پر
تحفہ کچھ دوستوں کو لیجاوے
حق کہا آج جو کہ میں نے کہا
یہ تشہد تجھی سے اے رب اغب
آپ کا حق کیا بہت اکرام
شرح میں جس کی ہے زباں قاصر
آئے ہیں اس بیاں میں جو آیات
مجملاً اس کی کرتے ہیں تفسیر
لیک بعض عالموں نے باتصحیح
کئے اقوال انسے لاؤں یہاں
پوچھا اسطرح حق نے میرے تئیں
دونوں شانوں کے درمیاں میرے
اور مجھے ہوگئے ہیں کشف غیوب
میں کیا عرض ہاں کہ جانا میں
حکم پس یوں کیا ہے رب مجکو
پہلے آب وضو جو ہے اپنا
اور جماعت کے ساتھ پڑھنے نماز
کرے ان تین چیز پر جو قیام
حق نے بولا یقین کے میرے سے
کہ یہ میرا حبیب ذی اجلال

نہیں ضائع کیا قلم کا سلام
امتی شہ کے جان نثاراں ہیں
خاک نعلین امت سرور (ص)
خاص اپنے حبیب اکرم پر
کیا لیجاوے تو اے حبیب مرے
اور ملک جو کہے بھی تو جو کہا
ہو گیا ہے نماز میں واجب
اور بلا واسطہ کیا ہے کلام
حد بشری سے ہے یقیں باہر
دے بھی ہم ہیں سب اے نیک صفات
اور معین ہے لفظ بھی تحریر
جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح
جو ہیں ثابت حدیث سے ایجاب
کس بحث میں ملک جھگڑتے ہیں
رکھا اپنی کمال رحمت سے
جو تھے ارض و سما کے درمیاں سب
وے کفارات میں بحث کرتے ہیں
کیا عبادات میں وے بول اب تو
سب مقام وضو اس کے پہنچا تا
چلکے مسجد کو جاوے ہے بہ نیاز
دو جہاں میں وہ ہووے نیک انجام
سچ کہا ہے تو اے حبیب مرے
ہے یقیں مشکلات کا حلال

طوطی نوا ۱۲

پس اسرافیل آکے یوں پوچھا / کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما
اے محمد تو سچ کہا بے قیل / تب سوال آکیا ہے میکائیل
میں نے بولا کھلانا بھوکے طعام / اور یک دوسرے کو کرنا سلام
حق کہا سچ کہا تو یہ بھی یقین / تب کیا آ سوال روح امین
میں کہا اسکو ہر زباں ہر آن / حق سے رکھنا ہے خوف وہ عیاں
اور خوشی اور غضب کے حال اندر / راستی رکھنا اپنے پیش نظر
اے نبی مہلکات کیا ہیں یقیں / میں کہا اسکو مہلکات ہیں تین
چلنا خواہش پہ نفس کے دوم / بنک اپنے کو جاننا سوم
نقل کرتے ہیں یس پہ چار ملک / چار لک سال سے یقین بیشک
شب معراج سچ اے اکمل / شاہ عالم سے ہو گیا ہے حل
ہے روایت ز حضرت زہرا / کہ میں پوچھی ہوں از رسول خدا
کہے حضرت کہ حق نے میرے سے / کئے شکوے کیا اس امت کے
بس یہی ہے شکایت اول / کہ کہا یوں خدائے عزوجل
تیری امت مری ضمانت پر / اعتماد دلی نہ کی ہے مگر
اور ارشاد یوں کیا ہے خدا / کیا ہم نے بہشت کو پیدا
پر بلاشبہ یہ تیری امت / نہیں کرتی ہے خواہش جنت
اور دوزخ کو ہم کئے پیدا / اسمیں داخل ہونا ترے اعدا
یعنے ہوتے ہیں میرے نافرمان / خوف رکھتے نہیں سقر کا جان
شرم میرے سے کچھ نہیں کرتی / خوف خلوت میں کچھ نہیں دھرتی
پردہ میرے سے رزق برسوں کا / مانگتے ہیں بحرص صبح و مسا
پہر میرے غیر کو مری طاعت / دیویگی گمرہی سے یہ امت

تنبیہ

شرک سر ہے تمام عصیاں کا / شرک ضد ہے نشان ایماں کا

میں نے اس سے کہا وہی سہ چیز / تب کہا ہے مجھے وہ رب عزیز
یا نبی کونسے ہیں وہ اعمال / جن سے درجے بلند ہوں بہر حال
اور ادائے نماز کرنا تب / سوتے ہو ویں لوگ شب کو جب
کونسے ہیں عمل و نیک صفات / کہ عذاب ونسے چھٹکے دیوے نجات
سبھی حالت میں ہو میانہ روی / فقر ہو یا فراغت اے ہادی
کہا حق نے تو سچ کہا بے قیل / تب سوال آکیا ہے عزرائیل
بخل کی انقیاد ہے اول / کہ کریں اس کے ہی کہے پہ عمل
بولا یہ بات سن کے رب انام / اے محمد کہا تو سچ یہ کلام
بحث کرتے تھے اسکا وے صواب / پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب
شہ کی معراج میں یقین کردار / حکمتیں ایسی ہے کہا بسیار
شب معراج میں اے بابا جان / باتیں کیا آپ سے کیا حنان

اللہ تعالی امت کی شکایتیں کیا سو بیان

اے پیمبر تمام بندوں کا / ضامن رزق میں ہوں صبح و مسا
رزق کی فکر میں ہے وے بسیار / رہتے ہیں بھول مجکو لیل و نہار
واسطے تیرے اے حبیب میرے / واسطے اور تیری امت کے
یعنے کرتی نہیں عمل ایسے / جنکے باعث بہشت میں جاوے
تیری امت یقین تمام وسحر / دل سے رکھتی ہے شوق دار سقر
اور فرمایا یہ تیری امت / کرتی ہے بس گناہ در خلوت
اور کہا میں نے تیری امت سے / آج پیچھا نہیں عمل کل کے
اور کہا جو کہ انکی ہے روزی / غیر کو ان کے میں نہ دیوں کبھی
غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک / دین اسلام پر نہ رہتے ٹھیک
شرک سارے گناہ سے ہے خراب / اور ہے سخت شرک کو عذاب
شرک سے جاکے دولت اسلام / دار دوزخ ہے شرک کا انجام

اس امت کی شکایتیں جو اللہ تعالی نے کیا۔

بلکہ اس کو مرے لبت رکرم / دونگا بے شک تجہ بفضل اعم
اور وہ اس گنہ سے ہو نادم / اس سے بچنے کا ہو وے گر عازم
کہ گنہ ہی نہیں کیا گویا / پاک ایسا میں اسکو کر دونگا
مبتلا گر وے سب گنہ میں رہیں / اور اک انسے ہو عبادت میں
شرط چوتھی یہی ہے اے آگاہ / دل یہ نہاری کے میں کرونگا نگاہ
اس کے عصیاں پہ میں تبھی بہ کرم / عفو بخشش کا کھینچدونگا قلم
دونگا بیماری اور رنج اسے / تا وہ کفارۂ گنہ ہووے
سردی گرمی کے یعنی موسم میں / تا کہ دنیا کے بیچ یہ عالم میں
حشر میں پھر انہیں نہ ہو آفات / ان دونوں کے عذاب سے ہو نجات
فضل سے ہی معاملہ میں کروں / کر کرم اپنے عدل سے گزروں
گر عبادت زیادہ ہو ان کی / دونگا انکو جزا بھی زائد ہی
آٹھویں اپنے مہ کیے فاضل / نیکیاں تیں کرونگا میں نازل
شرط نویں حساب بھی ان کا / میں آساں ہی فضل سے لونگا

شرط دوم جو کوئی با ایماں / گر ترا امتی کرے عصیاں
اس کے توبہ کو میں کرونگا قبول / پاک اس طرح سے کروں اے رسول
شرط سوم ہی میں کرونگا نظر / اے نبی اس کے سات عفو فزوں
تو بدل ان کے جو کچھ بخشونگا / ساتھ دوزخ سے بھی بچاؤنگا
گر گنہ کرکے وہ پشیماں ہو / اور ندامت سے سرگریباں ہو
پانچویں گر گناہ پر بندے / ناصبور ہے گا شرمندے
چھٹویں دوبارہ ہر برس اندر / ہاویہ کا کھلواں گا تیزر
دوزخ و زمہریر کی تاثیر / ہو پہنچے امت کو تیری باتیسیر
ساتویں یہ کہ تیری امت سے / حشر کے روز تیری حرمت سے
گر کروں فضل انکو ہووے نجات / ور کروں عدل پاویں گے آفات
اور گناہاں زیادہ ہو ویں اگر / تو رکھوں اسکو ان کی گردن پر
تا زیادہ انکی نیکیاں ہوں گر / ہو وے غالب انہوں کے عصیاں پر
فضل سے انکے جرم کو بخشوں / ان کو رحمت سے خلد میں لاؤں

پانچ پیغام حضرت رب العلام کے جو بوساطت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس امت کو پہونچے

اور ایسا کہا ہے رب انام / یا محمد ہیں پانچ یہ پیغام
کہ تم احسان کے سبب سے اگر / دوست رکھتے کسیکو ہیں اکثر
دوسرا یہ کہ گر کسی سے ڈریں / تا کہیں نا غضب میں تکے پڑیں
تیسرا امید گر کسی سے رکھیں / تا کہ اپنی مراد کو پہونچیں
اور مانگو سدا مرے سے دعا / حاجتیں میں کروں تمہاری روا
راتدن اس سے ہو ویں شرمندے / تو رکھو مجھ سے شرم اے بندے
پانچویں گر کسی کی تم خدمت / مال و جاں سے کرینگے با حرمت

یعنی امت کو تو لکھا پہونچا / ان سے پیغام ہے یہی پہلا
تو رکھو دوست مجکو سر اعیاں / کہ کیا تیہ میں بہت احساں
تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر / کہ بہت تم پہ میں ہی ہوں قادر
تو ہے لائق رکھیں مرے سے اب / میں ہی پہونچاؤنگا مرادیں سب
اور پیغام ہے یہی چوتھا / حق میں گر تم کسی کے کرکے جفا
ہوئی تم سے بہت جفا کاری / ہوئی تم سے بہت وفاداری
تو کرو صرف میری راہ میں مال / صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤ ملال

جسم و جاں کے نہ اپنے ہو قاصر / میری خدمت میں ہی رکھو حاضر

خاتمہ

جب کہ سیر جہاں تلک پہونچا / میں یہاں خاتمہ بیاں کو رکھا
تکملہ میں رکھوں گا اے فاخر / یا الٰہی بہ یمن جاہ رسول

شکر للہ یہ نسخۂ والا / ختم اس ذکر پر ہی اسکو کیا
ذکر سیر جہاں سے تا آخر / اس رسالے کو کیجیے مقبول
بھیج احقر سے اب درود و سلام / بہ محمد و آل و صحب کرام

تمت

سوالات حضرت رسالت و جوابات و عطیات رب العزت و سیر گلستان جنت و ملاحظۂ درکات دوزخ و دیگر حالات معراج مبارک کے بیان میں تا شرف نزول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — سلم معراج رسول کریم
دین کے سب در و جواہر خدا — قلزم قرآں ہے نبی کو دیا
کنگرۂ قرب پہ کرنے عروج — واسطۂ نیک یہ سُلّم ہے بہج
اور ہے بلاشبہ یہی نردبان — راہنما موصل و منزل رسان
اور شب معراج میں انکے تئیں — دیکھے ہیں بے شبہہ گمان شاہ دیں
شکر ہے یا رب یہ طفیل نبی — تو نے ہمیں نعمت قرآن دی
درج ہیں ہر حرف میں اسکے یقیں — جن کے کمالات کو غایت نہیں
تو جو پیمبر کو ہمارے دیا — اور ہمیں آپ کے تابع کیا
کر اسے برہان نبوت مدام — آپ کی امت میں رکھا لاکلام
نعمتیں ایسی ہیں تری بیکراں — اس کے ہمیں شکر کا یارا کہاں

قرب الٰہی کی جو ہیں نعمتیں — درج ہیں وہ سب اسی عنوان میں
بسملہ یہ پایۂ قرآن ہے — اور سرمایۂ قرآن ہے
اور یہی مفتاح سے لبے اتقیاب — دین کے ہر امر کا ہو فتح باب
نہریں بھی وہ چار ہیں جو خلد میں — حرف ہے چار اسکے ہیں جاری یہیں
جانو اگر چاہے خدا اے حبیب — آگے بیاں آئیگا اس کا قریب
نعمتیں سب دین کے ایمان کے — منزلتیں قرب کے عرفان کے
ایسی کتاب اپنی جو ہے بیگماں — جامع کل کتب آسماں
اور وہ قرآن کا بھی جاوداں — معجزہ باقی تو رکھا درجہاں
اور اسی امت کو سدا بالصواب — سیر و عیاں اس سے رکھا فیضیاب
شکر و ثنا میں ترے عاجز ہیں ہم — نعت نبی میں بھی تیری دمبدم

بھیجے ہم سب ہیں درود و سلام — آپ پر اور آل و صحب پر تمام

قصۂ معراج رسول خدا — لسترے حسن زیچ جو میں نے لکھا
دیکھے ہیں اس شب جو شہ انبیا — اسمیں وہ تفصیل سے ہے آچکا
ساتوں سما کی وہ عجائب کثیر — سدرہ کے اور عرش کے بھی ہیں خبیر
جنت و دوزخ کی مگر حالتیں — آپ جو دیکھے ہیں وہ باقی رہیں

سیڑھی

اور کیا دور بہت آفتیں | میں تری امت سے بڑی محنتیں
ذکر کو یہ تیرے میں رفعت دیا | دیکھ سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کہا
اور یہ ذکر نبی میں تیرے | ونکو مرے ذکر سے ہی انس دے
صدمہ طوفاں سے بچایا ہے تو | لطف سے پانی پہ چلایا ہے تو
عرش سے تا فرش تو لے ہیں ایک | شرق سے تا غرب تو گزرا ہے ایک
جب ہوئے غرق شہر میں نسل فلگن | قلزم آتش ہو بہت موجزن
اور مساجد کے تئیں انکے سب | نوح کی کشتی کے ہی مانند تب (دریا)
صدمہ طوفان و عذاب بلا | شعلہ امواج یم ابتلا (بلا گرفتاری ۱۲)
کیا یہ بڑی یا کہ بڑی وہ نجات | یہ ہے کہاں اور کہاں ہے وہ بات
مسجد نبوی میں تھے مجھے دخل دے | حشر میں کر پار وہ پل ہے مجھے
سرد تو گلزار کیا اے جلیل | اور کیا اس کو تو اپنا خلیل
گرچہ کیا اس کو ہمیں اپنا خلیل | تجکو کیا اپنا حبیب جلیل
اور براہیم کو اے مصطفے | بعد عبادت کے ہیں خلعت دیا
یعنے کریں بعد گنہ توبہ جب | دوست یقیں انکو ہیں رکھتا ہوں تب
بندۂ احقر یہ ترا اے خدا | جو ہے گناہوں میں سراپا بھرا
توبہ یہ کر اس کا کرم سے قبول | اپنے محبوں میں کر اس کا شمول
فدیہ بھی بھیجا تو اسے کر پسند | جنت فردوس سے اک گوسپند
گرچہ دیا فدیہ اسے گوسپند | روز قیامت میں بلطف دو چند
امتی ہر ایک کا ترے فدیہ کر | بھیجونگا در آتش دار سقر
احقر تشنہ کو بھی اے بے نیاز | زمزم و کوثر سے تو کر سرفراز
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا | صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا (اونٹنی ۱۲)
اور کیا مال غنیمت حلال | حجت سے ہی امت کے دیا دل میں حال
موت مجھے اس کے مدینہ میں دے | چین و سکوں اس کے سکینہ میں دے (محبت ۱۲)

گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام | جسم میں میں اسکے دیا لا کلام
میں نے اس ذکر کے اے میرے رب | ذکر میں رکھ اپنے مجھے روز و شب
اور کیا عرض مرے رب میں | نوح پیمبر کی وہ کشتی کے تئیں
حق نے کہا تجکو دیا ہیں براق | طے کیا تو جس سے یہ نیلی رواق
اور مساجد تری امت کے تئیں | عالم دنیا میں دیا مول جو میں
تب تری امت کو امیر رسول | ان کی مساجد میں ہی یوں دخول
قلزم دوزخ یہ کر دونگا رواں | برق سی ناپید کر ہیں گے زوال
انکو نہ ہوئیگا مجھ کچھ وہاں | انکو یہ طوفان سے دونگا اماں
احمد مرسل کے بدل اے کریم | شرع کے رکھ دل یہ مجھے مستقیم
اور میں کیا عرض کہ اے دادگر | آتش نمرود براہیم پر
حق نے کہا میں تری امت اے بر | آتش دوزخ کو کیا سرد تر
کیا وہ براہیم کی خلعت بڑی | یا یہ محبت کی فضیلت بڑی
دونگا یقیں پر تری امت کو تئیں | بعد گنہ درجہ محبت کا میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ

تیرے پیمبر کے جو ہیں نائباں | توبہ کیا ہاتھ پہ ان کے بجاں
اور کہے عرض میں حق سے کیا | تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا
حق نے کہا اس کو میں زمزم دیا | تجھ کو عطا کوثر اطہر کیا
ایک یہودی کو بلا شبہ و شک | ایسا ہی نصرانی کو بے شبہ یک
امتی کو تیرے یہ دار النعیم | بھیجونگا رحمت سے یہ فضل عمیم
صاحب آب زمزم و کوثر بدل (بدلے ۱۲) | دے اسے جنت میں مقام و محل
حق نے کہا تجھ کو مدینہ دیا | نقد سعادت کا خزینہ دیا
یمن سے اس تیرے نبی کے اے رب | کر تو اجابت یہ مری عرض اب
اور میں کیا عرض وہ دربار میں | لوط پیمبر کو شب تار میں

اندھیری رات ۱۲

اُمت حاسد کو دیا ہے نجات
احقر عاجز کو بھی اے کردگار
اور میں کیا عرض یہ معبود سے
حق نے کہا روز قیامت میں جب
کافر گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اس سے سر طور پر
اور میں کیا رب سے مرے التجا
اور میں کہا بحر سے اس کے تئیں
امت اطہر کا تری بس گذر ہو (یعنے موسیٰ کو)
احقر عاصی کو اے رب کریم
اور یم دنیا سے چلا یوں اسے
حق نے جواب اس کا دیا ہے مجھے
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
مجھ کو کہا حق نے کہ در روز حشر
اور ملے ان کو جنت شتاب
حرمت نبوی سے اے رب العلا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اس کو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھ کو بصد مرحمت
اور میں کیا عرض اے رب الورا
حق نے کہا تجھ کو بہ دوش ملک
سیر سلیماں کو یہ سرعت کہاں

مجکو کہا خالق کل کائنات
پہونچا تو اس غار تلک ایکبار
باد کو تابع تو کیا ہود کے
بر سر خلق سب دیے ہیں تب
پار مسلماں کو کرے گا اُترا
بات کیا تجھ سے سر طور پر
اس کو تو توریت عنایت کیا
قوم سمیت اس کے اتار العتیں
حشر کے دن ہوویگا جب برقرار
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آب سے اس کے بھگے
درجہ شفاعت کا دیا میں تجھے
موسیٰ کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنہگار اٹھینگے ز قبر
شیر و شہد آب و خمر بحساب
حشر کے دن مجکو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں تجھے
ہینگے خلیفہ تری امت میں بھی
دل کو مرے ڈر سے تری نرم کر
میں تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو ان کا مسخر کیا
میں نے بٹھا مارتے تلک اک پلک
اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں

مجکو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں بھی قبر کے بس ہر زماں
سارے ہلاک اس سے ہوئی کافراں
قعر جہنم سے چلاوں گا باد (بار بار)
اور میں کہا تو کیا موسیٰ سے بات
تھی جبل طور پہ وہ بات جاں
حق نے جواب اس کا مجھے یوں دیا
ان کے قدم کو نہ لگا اس کا آب
دامن ترا کاتب ای مصطفےٰ
آیت کرسی کے دے برکات سے
اور میں کہا اس کو دیا تو عصا
جس سے قیامت میں ہزاروں گناہ
بارا جھرے ہوتے تھے جس سے رواں
اور رہے بیتاب ہیں تشنہ لب
کیا یہ سیراب ہیں منظم بڑے
اور میں کیا عرض رب الغفور
نرم کیا ہاتھ میں اس کے لوہا
حرمت انعام سے اے دادگر
اور میں کیا عرض دیا اے کریم
دیکھ سلیماں کی وہ دولت کہاں
ایک شب روز میں بے اختیار
راہ گئی لاکھ برس کی بخیر
احقر نادان کو بھی اے خدا

شہ سے شریروں کے شب تا رہیں
تنگی و تعذیب سے دے تجھے اماں
راحت و آرام لیے مومناں
باد سے برباد ہو سب بد نہاد
حق نے کہا مجھ سے تلطف کے ساتھ
بات یہ تیرے سے ہے در لامکاں
کہ میں تجھے آیت کرسی دیا
حق نے دیا مجکو تب ایسا جواب
خشک ہو اس سے تو خوش ہوویگا
اس کو بچا شرکت سے آفات سے
ساحروں کا سحر ہے جس سے گیا
ہوں تری امت کے فنا اور تباہ
بارا قبیلوں کے لیے بے گماں
کوثر پاک ان کو پلاوے تو سب
پائیں شب سنگ کے بارا جھرے
تو دیا داؤد نبی کو زبور رشد
نرم بھی امت پہ تناول کیا
مجھ پہ تری نعمتیں انعام کر
تو نے سلیمان کو ملک عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طے ایک مہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کرایا ہوں سیر
مین سے اس سیر نبی کے سدا

سیر الی اللہ و فی اللہ دے
حق نے کہا کہ تری امت کتیں
بندۂ احقر کو اے رب اجل
اور میں کیا عرض اے رب اورا
چشمۂ حیوان کہاں یہ کہاں
ذکر میں بھی اپنے اسے زندہ رکھ
حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
طاعت و اخلاق میں اعمال میں
مجھ کو کہا حضرت پروردگار
اے نبی اس بات سے رہ خرمند
سُن سے اس پانچ اذاں لے اے رب
اور میں کہا مایدہ ان کو دیا
حشر لیے اس کو ذخیرہ کیا
مائدہ احقر کو تو عرفان کا
سر پہ یقیں ابر کا سایہ دیا
نعمت دارین دیا ہوں بہت
احقر عاصی کو بھی اے ذوالجلال
اور کہا آل اسرائیل میں
اور تری امت سے گنہ ہوا گر
دلکو بھی احقر کے تو اوصاف دے
کہ نہیں جس کا ہے کتب میں مثال
باپ سے اور ماں سے بھی اسکے نشاں
اس کو بھی ماں باپ کو اسکے نجات

سیر فنا سیر بقا دیجیے
قبر کی اور حشر کی آفت سے میں
ماہی گناہوں کی گئی ہے نگل
خضر کو تو چشمۂ حیواں دیا
یہ ہے حیات ابدی بے گماں
نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ
سورۂ اخلاص دیا ہوں تجھے
اور سب افعال میں ہر حال میں
صبح و مسا نام ترا پنج بار
ذکر کو ہم تیرے کیے ہیں بلند
پانچ جو اس احقر عاصی کے اب
حق نے ارشاد مجھے تب کیا
نعمتیں ایسی نہ کسیکو دیا۔
دے اے خدا قوت ہوتا جانکا
اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا
فضل و عنایات کیا ہوں بہت
رزق بلا واسطہ دیجیے حلال
مسخ کیا لوگ کی میں صورتیں
شامت عصیاں سے انھونکے گر
پھر نہی مسخ نہ کر اے صمد
اس کو پڑھے جو بخلوص کمال
لطف سے تخفیف کرونگا عذاب
دیکے جہنم سے تو رحمت کیسا تھ

میں کہا یونس کو بچایا ہے تو
دل کے بھی آفات سے ویوں بچا
بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال
حق کہا جنت میں تجھے اے خلیل
قلب کو احقر کے بھی اے پاک ذات
اور میں کیا عرض جناب خدا
یمن سے اس سورۂ اخلاص کے
اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند
ساتھ مرے نام کے بس اذاں
جسم کی پایا ہے بلندی مسیح
اپنی عبادت میں ہی مصروف رکھ
مائدۂ فضل اے میرے حبیب
مایدہ وہ عالم دنیا کا ہے
میں نے کہا آل اسرائیل کو
حق نے کہا تجھ کو اے میرے حبیب
حشر میں بھی دونگا میں نعمتیں
پھر نہی فضل کا سایہ ترے
یعنی کیے جب وے گنہ بیکراں
مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب
اور یہ ارشاد کیا حق نے مجھے
فضل سے میں اسکے بدن کو تمام
تن یہ بھی احقر کے اے رب الانام
جنت ماوا میں عطا کر دخول

پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو
داخل جنت کروں روز جزا
دو دو اسے عفو کا وے اپنے پل
ہونگا میں وہ چشمہ خوش سلسبیل
فضل کا دے اپنے تو آب حیات
عیسیٰ کو انجیل مقدس دیا
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے
لیگیا عیسیٰ کو بہ چرخ بلند
لیویں آواز بلند در جہاں
اسم کی ہے یہ تو بلندی صریح
خیر کے کاموں سے ہی مالوف رکھ
دونگا میں امت کو تری عنقریب
مائدہ فضل یہ عقبیٰ کا ہے
فضل سے اپنے ہی بیاباں میں تو
اور تری امت کو بھی کر خوش نصیب
سایۂ محمود وہ جلد بریں
رکھ دو جہاں زیج تو سر پر مرے
خوک و بندر کے بنے صورتاں
حشر میں ہی ہونگا میں انسے حساب
سورۂ الحمد دیا ہوں تجھے۔
آتش دوزخ یہ کرونگا حرام
فضل سے کر آتش دوزخ حرام
پھر رسولؐ اور علیؑ و بتولؑ

روایت

خلد میں جب تک نہ کرے تو خرام
سارے رسولوں پہ ہے جانا حرام

اور یہ ارشاد خدا نے کیا
میں تری امت کو بہشت میں دیا

عمر دراز ان کو میں بخشا نہیں
دل نہ ہو دنیا پہ ہی محکم کہیں

روایت

میں نے کیا بخشش امت طلب
حق کہا ایک ثلث میں بخشا ہوں اب

پوچھا خدا اور تو کیا چاہے اب
میں نے کہا بخشش امت ای رب

اور کہا مانگ تو جو چاہے اب
میں نے کیا بخشش امت طلب

راوی کہا آپ کو درگاہ سے
ایسے خطاب آئے ہیں تب بات سے

حق نے تب ارشاد مجھے یہ کیا
کب تلک ایسا ہی تو مانگے بھلا

مجھ کو تب اسطرح سے فرمایا رب
بخشوں اگر آج ہی امت کو سب

بخشونگا کر تیری شفاعت قبول
روز قیامت میں اے میرے رسول

اور یہ فرمائے نبی الورا
عرض کیا میں یہ حضور خدا

کہ میں تری عرض قبولا ہوں اب
اور میں کیا عرض کہ اے میرے رب

لطف سے یوں لونگا حساب انسے ہاں
کہ نہ خبر تجھکو بھی ہووے وہاں

حق سے جو باتیں ہوئیں معراج میں
تب کیے ارشاد کچھ انسے ہمیں

کہ وے گنہ کرتے ہیں خلوتمیں جا
اور عبادت مرے جلوت میں آ

پوچھے علی آکے نبی کے حضور
کہ شب معراج میں رب الغفور

تب کیے ارشاد شہ انبیاء
غایت رحمت سے خدا نے کہا

شامت عصیاں سے انھوں کے تئیں
میں نے دھسایا ہے بہ قعر زمیں

پر تری امت کے گناہوں کے تئیں
قعر زمیں بیچ دھساتا ہوں نہیں

اے نبی امت کے ترے بد عمل
کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل

پر تری امت پہ اے میرے رسول
بعد گنہ ہوتی ہے رحمت نزول

اور شب معراج میں رب العلا
وحی وہ سالار امم پر کیا

جاوے نہ جب تک تری امت تمام
سارے امم پر بھی ہے جانا حرام

تا نہ قیامت میں ہو زاید حساب
لونگا جنت میں بہت کچھ شتاب

اور کیا ان کو اخیر امم
قبر میں تا مکث رہے انکا کم

کہتی ہے یوں حضرت زہرا بتول
کہ مجھے ارشاد کیے یوں رسول

بخشونگا دو ثلث بروز قیام
اور یہ فرمائے رسول انام

مجھ کو کہا لطف سے پروردگار
بخشا ترے واسطے ستر ہزار

فضل سے پھر مجھکو کہا کردگار
اور دیا بخشش میں ستر ہزار

آپ نے ہر بار کیا ہے طلب
بخشش امت بدرگاہ رب

میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں
بخشنے والا ہی تو ہے انکے تئیں

سو نہ عیاں بخشش و رحمت مری
خلق پہ سب عزت و حرمت تری

روایت

حشر میں امت کا حساب کتاب
ہو مرے تحویل ہوا یہ خطاب

حشر میں امت کو فضیحت نکر
حق نے مجھے اس طرح دیا تب جواب

حضرت فاروق نے دی ہے خبر
کہ میں کیا عرض اے خیر البشر

تب کیے ارشاد رسول خدا
حق نے ہی امت کی شکایت کیا

ڈھانکتا ہوں انکے گناہوں کے تئیں
اور نہیں ہوا انہیں کرتا ہوں میں

لطف سے باتیں جو کیا آپ سے
اس سے کچھ ارشاد ہمیں تب کیجیے

امتیاں اگلے گنہ جب کیے
قہر و عذاب انپہ تبھی آگئے

قوم کو جوں عاد کے میں سنگیاں
قعر زمیں بیچ دھسایا ہوں جان

صورتیں میں امت اودو کے
مسخ کیا شومئی اعمال سے

فعل گنہ جب کیے اگلے امم
برسے ہیں پتھر تب انہوں پر بہم

یعنے وے جب جرم سے توبہ کریں
برسے وہیں انپہ مری رحمتیں

روایت

کہ شب معراج کے اسرار سے
اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے

ہووے اگر لائق ناتقصیر
تو وہ مرے پاس اے پیغامبر

حق سے اس امت کے یہ فضل کریم
ایسے بشارات ہیں آئے عظیم

خوف رکھیں حق کا بہ سر و جہار
اور رہیں فضل کے امیدوار

اصل میں امت کے خواص ایماں
ایسے بشارات کے مورد ہیں جاں

حال یہ خواصونکے کرے کچھ نظر
خوف خدا رکھتے تھے وہ کسقدر

باپ مرے حضرت صدیق جب
پڑھتے تھے قرآں بکمال ادب

کہتے تھے جب دیکھیں پرندے کو تئیں
کہ نہیں تیرے سا ہوا آہ میں

ہوتے تھے بیمار بھی ایسے وہ تب
آئے عیادت کے لیے لوگ سب

اور تھے اک روز شتر پہ سوار
سن کے اس آیت کو ہوئے بیقرار

اونٹ سے اترے ہیں عمر جلد تر
جاکے گرے ایک وہ دیوار پہ

روتے تھے عثمان غنی اسقدر
ریش شریف ہوتی تھی اسکی تر

نفس سے بس لیتے تھے اپنے حساب
زرد سے رہتے تھے بخوف عذاب

ایسا ہی اصحاب بشر انبیاء
ایسا ہی پرخوف تھے سب اولیا

اور وہ چالیس برس ایماں
آہ نہ دیکھے ہیں سوئے آسماں

اور ہر اک رات میں وہ پاکذات
دیکھتے چہرہ پہ پھرا اپنا ہاتھ

خلق میں جب قحط پڑے یا بلا
ہوتے اس طرح سے وہ برملا

موت مری آتی اگر آگے ہی
خلق ان آفات سے بچتے سبھی

اس طرح فرمائے رسول جلیل
آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیل

پیدا کیا جب کہ جہنم کو رب
رونے لگے خوف سے املاک سب

کیونکہ وہ سمجھے کہ نہیں کسیلئے
ہے یہ جہنم نہ ہمارے لئے

دل کو وہیں انکے جو ہوتا تھا جوش
کوسوں تلک سنتے تھے اسکا خروش

حضرت صدیقہ قدسی مآب
آن کے کی آپ سے عرض یہ جناب

آپ نے فرمایا کہ مجھ کو خدا
کر کے گنہ امتی کوئی ... ترا

امت سابق کے بہشتی سے بھی
افضل و بہتر ہیں کہاں جنتی

لیک نظر اسپہ کرے باشعور
لاوے نہ زنہار عمل میں قصور

جانیو ایمان بغیر گماں
خوف و رجا کے ہے یقین درمیاں

اور طفیلی ہیں انھوں کے عوام
داخل اس امت خیر الانام

آئی بخاری میں حدیث صحیح
عائشہ دیتی ہیں خبر یوں صریح

روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار
چشم نہیں رہتے تھے در اختیار

سنتے تھے قرآں گر آیت عمر
گرتے تھے بیہوش وہیں پر خطر

اور وہ رونے کے سبب سے کثیر
چہرہ پہ تھے انکے سیاہ دو لکیر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ سورۂ طور

لوگ اٹھا لاتے ہیں انکے مکاں
ایک مہینہ رہے بیمار جاں

رات کو محراب میں جاکر علی
ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی

یونہی امامین حسین و حسن
حقسے تھے یوں خائف سر و علن

شیخ عطا حقسے تھے خائف بڑے
وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے

چرخ پہ یکبار نظر جب کیے
بس وہیں وحشت سے زمیں پر گرے

شامت عصیاں سے بحکم خدا
چہرہ کہیں مسخ ہوا ہووے گا

میرے گناہونکے جو ہیں شامتیں
اس کے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں

ایسے ہی پرخوف تھے سب اولیا
ملکہ مقرب ملک و انبیا

ان کے بدن میں مگر از خوف رب
لرزہ بہت رہتا تھا یہ شب تب

اور جب انسانوں کو پیدا کیا
چین و سکوں سارے ملک کو ہوا

اور رہا ابراہیم خلیل کریم
کرتے جب آغاز نماز اے فہیم

خردگی تھی حضرت یحییٰ کو جب
بیت مقدس میں وہ آ روز و شب

حق کی عبادت میں ہی رہتے مدام / ان کو نہ تھی خواہش آب طعام
کھیلنے گر ان کو بلاتے شتاب / لڑکوں کو اسطرح وہ دیتے جواب

کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کیے / پیدا کیے بلکہ عبادت لیے
آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوے / خلق سے دنیا کے کنارہ لیے

رہنے لگے دشت و بیابان میں / ذکر میں طاعات میں قرآن میں
اور وہ از خوف عذاب خدا / روتے تھے اسطرح صباح و مسا

اشک کی کثرت سوائے نیکو سیر / گوشت نہ باقی تھا دو رخسار پر
دانت نظر آتے ز سوراخ دہن / بھرتی تھی روتی آمنہ بن کی ماں

جب ہوے یہ حال ملک و انبیا / کیسا ہمیں چاہیے خوف خدا
خوف خدا چاہیے لیل و نہار / اور ہمیں رحمت کے بھی امیدوار

کہتے تھے اسطرح عمر با صفا / حشر کے دن گر یہ کریں گے ندا
آج کے دن جنت ماوا میں جا / ایک مسلماں ہی یقیں پاے گا۔

کر کے نظر فضل خدا پہ ہم میں / سمجھونگا وہ جنتی میں ہی یقیں
اور منادی یہ کرے گر ندا / ایک ہی عاصی بسقر جائیگا۔

خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں / دوزخی میں ہی ہوں گنہگار ہوں
جنت و دوزخ کے نعیم و عذاب / رحمتیں اور زحمتیں ہیں بےحجاب

جو نظر اس شب کیے حضرت وہاں / دیکھتے کرتا ہوں میں اس کا بیاں

سیر گلستان جنت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکم رب / تیرے یہ بھی اور تری امت پہ سب
فرض ہیں پنجاہ نمازیں دوام / سال میں چھ ماہ کے رکھنا صیام

میں نے کمی کے لیے تب عرض کی / فرض نمازیں ہوئیں پچیس ہی
تین مہینے کے مقرر صیام / پوچھا ہی بس میں لیے رب انام

کیا تو کیا اس کو قبول اے رسول / میں نے کہا ہاں کہ کیا ہوں قبول
حق نے کہا جو نہ مجھے جانیگا ایک / شرک سے اپنے کو بچاوے وہ نیک

اس کے لیے جنت ماوی ہی گھر / جو کہ کرے شرک ہی اس کو سقر
اور غضب پر ہے مرے رحمت مری / جانیے سبقت کی اے میرے نبی

پاس مرے تو ہے گرامی زیاد / خلق سے سب در تجھے یوم التناد
ایسے کروں گا میں عطا نعمتیں / خلق اسے دیکھ تعجب کریں

تیرے لیے اور تری امت لیے / نعمتیں جو ہم ہیں مہیا کیے
کیا تو اسے دیکھنا چاہتا ہے اب / عرض کیا میں کہ ہاں اے میرے رب

حکم کیا حق نے سرافیل کو / حکم یہ پہونچائیے جبریل کو
احمد مرسل کو یہ جنت دکھا / اس کے عجائب و غرائب دکھا

پس نے مجھے آ روح امیں لیگیا / جا کے میں جنت میں تماشہ کیا
پانسے برسونکی مسافت کا در / اس کو زر سرخ کا تھا خوب تر

اس کی درازی تھی رہ الف سال / خانہ بالا بھی تھا اک بے مثال
سال ہو پنجاہ ہزار اس کی راہ / قبر سے اٹھ کر کہے مومن نگاہ

دیکھیگا بے شبہ اسے بالضرور / اور نظر آویں گے حور و قصور
میخ زمرد کے بھی موتی کے جاں / چار صد اس در کو لگے تھے عیاں

حلقہ یاقوت بھی تھا اس میں ایک / قصر تھے چالیس ہزار اس میں نیک
اور ہر اک قصر میں ہے زیب و زین / کنگرے چالیس تھے با زیب و زین

اور ہر اک کنگرے میں با صفا / ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا
نور کے لے کے عجب دو طبق / ہاتھ میں ہر اک کے تھے از حکم رب

پوچھا میں حال انکا کہے جبرئیل / کہ یہ فرشتے نکو بہ شان جلیل
آگے ہی آدم کے برس کچھ ہزار / پیدا کیا حضرت پروردگار

اور اسی خدمت پہ مقرر کیا
تاکہ کریں اپنے طبق پہ نثار
روح امیں اس کو کہا میرا نام
اور کیا مجھ کو خوشی سے سلام
آٹھ خلیفہ جو ہیں رضوان کے
سیر ہے جنت کی کرانے لگا
جنت ماوا کے جو دیوار ہیں
لولوی بیضا کی بھی اک خشت تھی
اس کی جو چوڑائی ہے دور شمار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں
بعضے مکاں روپے کے اجلے بھی تھے
بعض محل انکے تھے جوں آفتاب
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
اور ہر اک خانہ میں اک تخت تھا
فرش ہر اک تخت پہ ستھر بچھا
رنگ دو حلے کا ہر اک تھا جدا
مغز بھی آتا تھا نظر ہاڑ سے
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
مشک سی خوشبو میں زیادہ تھے سب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار
پیڑ زر سرخ سے اشجار کے
ایک ہی پتے سے یہ ساری جہاں
اور ہر اک میوہ کے دانہ کی جا

آپکی امت کو بروز جزا
عزت و شاں انکی ہو تب آشکار
سنتے ہی رضوان ہوا شاد کام
اور بشارت یہ دیا وہ ہمام
آٹھ وہی دروازہ پہ جنت کے تھے
اور بشارات سنانے لگا۔
نور فزا مطلع انوار ہیں۔
سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
راہ برس کی رہے وہ سی ہزار
سرخ تھا یاقوت کا کوئی مکاں
سرخ تھے سونے کے اسے کنگرے
کنگرے گویا تھے اسے ماہتاب
بھی تھے سراجا نوز روئی شمار
زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا
اور ہر اک فرش نئے طرح کا
پوست بھی شفاف تھا یوں حور کا
تاج مرصع بھی تھے سر پہ دھرے
نہریں مصفا تھے رواں آشکار
اور یہ چشمہ بھی ہیں دیکھا ہوں بہت
سایہ میں یک جھاڑ کے گر کوئی سوار
ڈالیاں یاقوت و زبرجد کے تھے
ہووے گی پوشیدہ بغیر گماں
بیٹھی تھی اک حور جہاں با صفا

بھیجیگا جب خلد میں از رحمت
روح نے پس در کو بلایا ہی جب
فرح سے تحمید بھی بولا ہی وہ
آپ کی اور آپکی امت لیے
تابع تھے ہر اک کے ملک ستالاکھ
نعمتیں جنت کی جو ہیں بیکراں
سونے کی اک اینٹ ہے روپے کی ایک
مشک بھی کافور کے کیچڑ سے ہی
اور ایسے شفاف ہیں ایسے بنائے
کنگرے اس قصر کے سب خوشنما
بعض مکاں سرخ جواہر کے تھے
بعضے مکانات تھے مثل قمر
حجرے تھے اتنے ہی ہر اک سرا
اور کہیں موتی کے ہر اک تخت پر
حور ہر اک فرش پہ فرحت شعار
گوشت تمام آوے نظر پوست سے
نہریں بھی جنت میں ہیں دیکھا چہار
رنگ میں کافور سے زائد سفید
ایک رحیق اور دوم سلسبیل
تیز رواں ہو ویگا ہفتاد سال
برگ تھے سب سندس و دیباج کے
اور ہر اک میوہ میں اس خلد کے
جنتی جب خواہش میوہ کرے

کرکے ادا تب یہ ملک تہنیت
پوچھا ہے رضواں کہ ہے کون تب
پس در جنت وہیں کھولا ہی وہ
اکثر جنت ہے خوشی تیجیے
پس مجھے تکریم سے رضوان پاک
گر کروں تا عمر نہ ہووے بیاں
سرخ ہے یاقوت کی اک خشت نیک
اس کے ہیں دیوار بنائے سبھی
ارض و سما عرش نظر جس سے آئے
لولوی بیضا کے عجب خوشنما
سبز زمرد کے جسے کنگرے
کنگرے تھے مہر سے بس خوبتر
خانہ بھی ہر حجرہ میں اتنے بجا
خیمہ زر لعبت کھڑا پاک تر
پہنی ہوئی حلے تھے ستر ہزار
ہاڑ بھی سب آوے نظر گوشت سے
شیر و شہد آب و خمر خوش گوار
شہد سے شیریں ہی بہت ای حبیب
تیسری تسنیم ہے اور زنجبیل
سو کچھ نہ آخر کو بلا قیل و قال
اور وے پتے بھی تھے ایسے بڑے
حق دیکھا ہفتاد عجب ذائقے
شاخ شجر منھ تلک اسکے جھکے

گو کہ شجر ایسا ہو بے قیل و قال — اس کی درازی ہو رہ الف سال
شتر کے مقدار طیور جناں — شاخوں پہ بیٹھیں ہوں تے خوش بیاں
پاس بہشتی کے تبھی آئے گا۔ — کھاتے ہی پھر جھاڑ پہ اڑ جائیگا
تیسری ہے جنت ماویٰ عظیم — اور چہارم ہی بہشت نعیم
ساتویں جنت ہی وہ دار القرار — آٹھویں ہے خلد ہمیشہ بہار
روح کہا ہے یہ فلاں کا محل — اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
بولے اے بوبکر میں تیرا مکاں — تھا زر احمر کا میں دیکھا وہاں
صاحب آں قصر بھی اور قصر بھی — آپ پہ سر دم ہو فدا اے نبی
اسمیں بہت حوریں تھیں اے باصفا — میں تری غیرت سے نہ اسمیں گیا
اور کہے عثمان سے میں تیرا نام — دیکھا سمٰوت پہ لکھا تمام
اور علی سے کہے خیر الوریٰ — اور تری تصویر کو اے مرتضیٰ
اے نبی دیدار علی کے ملک — جبکہ ہیں مشتاق ہوے ہر ملک
تاکہ ملک اسکی زیارت کریں — فرح و طرب اسکی زیارت سے لیں
اور ترے قصر میں داخل ہوا — پھل وہاں توڑا ہو نہیں اک جھاڑ کا
چہرہ پہ وہ کھینچی تھی اپنے نقاب — اس کو میں اس طرح کیا ہوں خطاب
کہ میں علی آپ کے جو ابن عم — زوجہ ہوں میں انکی اے شاہ امم
شیر و شہد آب و خمر ہر چہار — جاری تھے از قدرت پروردگار
اس کے کناری تھے زبرجد کے ہی — اور تھے سنگریزہ جواہر سبھی
ظرف رو پیری تھے و ہر سے خوبتر — جیسے ستارے ہیں لگے چرخ پر
دار جناں میں نہیں کوئی بوستاں — نہر پہ یک اس سی ہے اسمیں عیاں
روح امیں مجھ کو دیے یہ نشاں — آپ کے ازواج کے ہیں یہ مکاں

ہووے ہر اک میوہ میں لذت عجب — کھانے سے بس جبکہ ملے لب سے لب
چاہیگا جب کوئی بہشتی شتاب — ہو گئے وہیں مرغ ہوا میں کباب
جنتیں وہ آٹھ ہیں جانو یہی — ایک ہی فردوس عدن دوسری
پانچویں ہے جنت دار السلام — چھٹویں جو ہے دار جلال اسکا نام
دار عدن میں ہے بہت تھے یاں — میرے صحابہ کے میں دیکھا عیاں
چاروں خلیفوں کے بھی اپنی مکاں — دیکھیے بہ ترتیب شہ انس و جاں
اس کے لطایف بھی میں لکھتا ہوں اب — حضرت صدیق نے کی عرض جب
اور کہے فاروق سے میں درجناں — دیکھا ہوں یاقوت کا تیرا مکاں
سن کے عمر رونے لگے اور کہے — رب سے بھی غیرت ہی سوا آپ کے
اور ترا قصر بھی یک آئیں — دیکھا ہے میں نے بہشت بریں
چرخ چہارم پہ نظر میں کیا — میرے سے جبریل امیں نے کہا۔
ایک فرشتہ کو خدا نے جہاں — پیدا کیا شکل علی پہ یہاں
اور میں جنت میں بھی اے مرتضیٰ — دیکھا ہوں اک قصر ترے نام کا
سونگھا میں اس کو وہ ہوا شق میاں — نکلی ہی حور اس سے بس اک نازنیں
کس کے ہی تو بولا سو کہتے مجھے — بولی ہی وہ حور تب اس طرح سے
اور عجب نہر بھی اک درجناں — دیکھا جو تھی عرش بریں سے رواں
بہتے تھے وے چاروں بھی یکجا پڑے — اور نہیں ملتے تھے با اک دگر
مٹی بھی عنبر سے تھی اسکی وہاں — اور گیاہ اس کا تھا از زعفراں
روح امیں بولے ہے کوثر یہی — جو کہ دیا آپ کو حق اے نبیؐ
اور کنارے پہ بھی اس نہر کے — خیمہ کھڑے تھے در و یاقوت کے
اور چاروں انہار بھی دیکھا ہوں اب — ذکر اس آیت میں کیا جنکا رب

فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى

سورۂ محمد ۱۲

جنت ہشت بہشت

محلات خلفائے راشدین

شیر و شہد آب و خمر پاک تر
پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
تب کیجیے درگاہ خدا سے سوال
اور بہت اس کو تھے پر لا کلام
میں نے رکھا اس کے پر و پر قدم
مجھ کو نظر آیا شجر اک بڑا
آویگا اس طرح سے جانو نظر
پس اسی قبہ سے وہ نہریں جہاں
چل کے یہ قبہ میں نظر کیجیے
تو کنجی بھی ہے اسکی تو پاس آئیے
میں نے پڑھا قفل وہیں کھل گیا
قصد میں جنت کا وہاں سے کیا
کونہ پہ اک میں نے کیا جب نظر
میم سے اس بسم کے بے ارتیاب
اور تھی رواں شہد کی نہر عظیم
جو کہ ترا امتی اخلاص سے
اور کہے جنت میں کیا میں نظر
کھول کے اسکو بھی گیا میں اندر
حق کے ہیں اسرار یہ حق کے حبیب
حلے میں بچہ رہ عجب خرقہ ایک
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب
دوست ہیں جس بندہ کو سیر کر لطف

اور تھی ہر ایک بڑی اس قدر
آئیں کہاں سے یہ چلے ہیں کدھر
عرض میں کرنیکا کیا تب خیال
بولا ہے یوں کرکے وہ مجھکو سلام
پس وہ فرشتہ لے اڑا ہے بہم
قبۂ دُرّ زیر شجر ایک تھا
ہر حصہ یک مرغ ہو جوں کہ دیہ
بہتی تھیں از قدرت پروردگار
آپ یہ تا اس کی حقیقت کھلی
پوچھا میں کیا ہے وہ کہا تب مجھے
اس کے اندر جا کے نظر میں کیا
پھر وہ فرشتہ نے مریسے کہا
بسم تھا مرقوم وہاں خوبتر
حکم خدا سے تھی رواں جو ہے آب
حکم سے خالق کے زہے میم رحیم
یاد یہ کلمے سے کریگا مجھے
قصر تھا یاقوت کا اک سرخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاک تر
اک ہے یہ صندوق میں سر عجب
داخل صندوق تھا بر وجہ نیک
حکم ہوا مجھ کو ز درگاہ رب
فقر اسی کو میں عنایت کروں

روبرو اک نہر کے یہ سب جہاں
بولے وہ کوثر کی طرف ہیں چلے
ایسے میں اک آیا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ اب رکھ مرے
جب کہ گیا ایک ہی لمحہ گزر
قبہ وہ ایسا تھا بڑا لا کلام
سبز زبرجد کا تھا اک اسکو باب
قصد میں پھر نیکا وہاں سے کیا
میں نے کہا قفل ہے اسکو لگا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کونہ سے اس قبہ کے چار وہاں
غور سے کچھ اور یہاں دیکھئے
دوسرے یہ اللہ لکھا ہے سلیم
ہا سے وہ اللہ کے رواں جو ہے شیر
قدرت حق کو میں دیکھا ہوں جب
چار یہ نہروں سے بھی روز جزا
کھول کے دروازہ میں اندر گیا
پوچھا میں جبرئیل سے اس میں کیا
جا کے میں دیکھوں تو یہ حکم خدا
مجھکو ہوا درگہ حق سے خطاب
اے نبی یہ خرقہ ہے تیرے لیے
پاس مرے اے مرے پیغامبر
اس ہی لیے وہ شہ عالی مکان

اک سر سوزن کے ہے مانند عیاں
آئے کہاں سے نہ خبر ہے مجھے
جس کی جسامت کو نہیں انتہا
چشم بھی اب بند ذرا کیجیے
کھولکے آنکھیں میں کیا ہوں نظر
اسپہ رکھیں گر یہ جہانکو تمام
قفل زسرخ کا با آب و تاب
تب وہ فرشتے نے مریسے کہا۔
تب وہ فرشتے نے مریسے کہا
اس کی ہے بے شبہ کلید عظیم
چار طرف چار ہیں نہریں رواں
اور تامل سے نظر تب کیجیے
تسرے یہ رحمٰن پہ چہارم رحیم
میم سے رحمٰن کے خمر اے خبیر
مجھ کو ہوا حکم ز درگاہ رب
بس اسے سیراب میں کر دونگا
خانہ تھا ایک اسکے اندر دوسرا
مجھ کو خبر ہو تو میں لوں پایا
خود ہی وہ صندوق وہیں کھل گیا
خرقہ ہے یہ فقر کا بے ارتیاب
اور تری امت سے ہے اسکے لیے
اس سے کوئی چیز نہیں دوست تر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جہاں

سہواً لکھے گئے دو مصرعے نہ انکو لکھنا

افادات حضرت ادریس علیہ السلام

فقر کی تفصیل میں بس اک خبیر — دیکھیے فرمائے حدیثیں کثیر
زمرۂ اصحاب سے عالی وقار — جو کہ تھے فقرائے مہاجر ایے یار
فقر کو جب دوست رکھے ہے خدا — اپنے رسولوں کو کیا ہے عطا
کافر و فرعون کو نمرود کو — اور بہت ایسے ہی مردود کو
مال کی نسبت میں نہیں ہے اسیر — تو ہی حقیقت میں وہ بے شک فقیر
ایسی تھی ہر ایک میں وسعت عیاں — مشرق و مغرب کے جو ہو درمیاں
سات قدم گر کوئی لے جائیگا — ٹھہریاں یہ حشر میں وہ پائیگا
لوٹے بلاشبہ یہ پہونچائیے — اور یہ بشارت بھی ابھی فرمائیے
اور وضو کر کے بہ عجز و نیاز — فجر کی پھر جلد گزارے نماز
اور کہا حضرت نے دیں آنکھے — مجھ سے ملاقات کی ادریس نے
پھر میں کہا اس کے تئیں مرحبا — ایسے مکاں بیچ تو پہونچا ہے آ
کاش کہ سب خلق کی سکرات بھی — پاتا میں سب ان کے صعوبات بھی
پوچھا میں کیا اسکا ہے فرما سبب — یوں کہا ادریس نے مجھ سے تب
ایک ندا ہوتی ہے مجھکو یہ تب — کہ تو گزر جلد تر اس جا سے اب
اور مجھے ادریس نے دی یہ خبر — کہ میں کیا ایک جبل پر نظر
مشک اور عنبر سے بنا ہے تمام — اور ہیں لگے اس کو ریسم خام
برق سے مرکب یہ ہو کوئی سوار — پانسو برس ہونچ واں برق وار
کہ یہ جبل کون ہمیبر کا ہو — یا کسی صدیق و ملک کا کہو
امت احمد سے کوئی با نیاز — فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز
کاش یہ ادریس اے حبیب خدا — آپ کی امت کو اگر دیکھتا

فقر کی ہے ایسی فضیلت بڑی — دیکھیے ثابت ہوئی قرآن سے بھی
صاف و صریح انکے سبھی شان ہیں — آیتیں آئیں کئی قرآن میں
صرف غنا اسکا ہے مبغوض جب — زمرۂ اعدا کو دیا اپنے سب
ہاں جسے اللہ دیا ہووے مال — خیر میں وہ صرف کرے بے ملال
اور کہے حضرت کہ بہ ارحیاں — دیکھا میں سات ایسے بڑی ٹھہریاں
کہنے لگے روح امیں میرے ساتھ — کہ کسی امت کا بکڑ کوئی ہاتھ
پوچھا میں جبریل سے ای با صفا — گر وہ یہ امت کو میں پہونچا دن کیا
صبح کو جب خواب کی ہو ہوشیار — کلمۂ طیب کو پڑھے سات بار
جلد میں اتنی جگہ اس کو ملے — مشرق و مغرب کو جو سب گھیر لے
اور کیا مجھ کو ادب سے سلام — میں نے جواب اس کو دیا شادکام
سختی سکرات سے پایا نجات — در رو سے تب اس نے کہا میرے ساتھ
آپ کی امت کی بھی دیدار سے — ہوتا مشرف تو بھلا تھا نہ مجھے
میں کروں جس قصر کے جانب گذر — اور نظر میں کروں جس حور پر
کیونکہ یہ حصہ ہے بہ حسن عمل — امت احمد کا ز روز ازل
کہ جبل رحمت اسے بولتے — سر وہ جبل کا ہے لگا عرش سے
بارہ ہزار اس کے ہیں دروازہ جاں — اتنی مسافت ہی دو کے درمیاں
پہونچے نہ اک در سے دوم در کے تئیں — اسکی غرض دیکھ کے پوچھا ہوں میں
آئی ندا ان سے کسیکا نہیں — ملکہ یہ ہے کہ وہ اسی کے تئیں
ساتھ جماعت کے کریگا ادا — فضل خدا سے یہ جبل پائیگا
ان کے سبھی زمرے میں ہو محشور کل — جنت ماوا میں یہ پاتا جبل

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانی کیا اوس سے — اس نے یہ بولا کہ نبی یوں کہے
جاوے گا جو نفل جماعت لیے — عمرے کا اک اجر ملیگا اسے
فرض جماعت لیے جو جاوے چل — حج کا اسے اجر ملے بے خلل
احمد و مسلم دونوں عثمان سے — لائے روایت کہ نبی یوں کہے

پڑھی جماعت سے عشا جو تمام — رات کیا نصف وہ گویا تمام
لایا ہے ماجہ کا پسر از عمر — کہ ہمیں فرمائے ہیں خیر البشر
رکعت اولیٰ ز نماز عشاء — فوت نہ زنہار کبھی وہ کیا
اور صحیحین میں آئی خبر — کہ کیے ارشاد شہ بحر و بر
ان کے مکانوں کو لگا دویں نار — دیوے پناہ اس سے ہمیں کردگار
کوئی رکھے انکو ہمیشہ صیام — اور کرے شب کو ہمیشہ قیام
بولا انھوں نے کہ اگر وہ سرے — اپنی جگہ نار سقر میں کرے
بیٹھا تھا رضوان جو اک تخت پہ — گرد ملک اس کے کھڑے تھے دگر
بولے کیا ہے مری امت کا حال — تب کہا میرسے وہ فرخندہ فال
ان کے سوا جو ہیں امم دوسرے — تیسرا حصہ ہے انھوں کے لیے
پوچھا میں یہ کیا ہیں تو اسنے کہا — امتی اک صدق سے جب آپکا
اور خدا قفل لگا دے اسے — کنجی کرے اسکی حوالے مرے
اور کہا حضرت نے کہ جب خیر سے — گلشن جنات کی میں سیر سے
حق نے کہا مجکو خطاب اے حبیب — آج مقامات عجیب و غریب
میں کیا تب عرض اے رب الورا — میں ترا بندہ ہوں تو مولا مرا
تب مجھے ارشاد کیا از کرم — عزت و اجلال کی میرے قسم
اور جو عدو تیرے ہیں یا شر الانام — سب یہ مقامات ہیں ان پر حرام

صبح جماعت سے کیا پھر ادا — گویا وہ سب رات عبادت کیا
کوئی نمازیں پڑھے از بہر رب — ساتھ جماعت کے جو چالیس شب
اس کے سبب اس کو خدای کریم — لکھے ہے آزادی ز نار جحیم
کہ میں کیا عزم یہ اے مومنو — لوگ نہ آویں گے جماعت کو جو
اور بن عباس کی خدمت میں آ — کہتے ہیں اک شخص سوال یوں کیا
پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز — اوسے کا کیا حکم ہے اے سرفراز
الغرض ایسا کہے شاہ جہاں — اور میں دیکھا ہوں بہ وا جناں
شرط وہ تعظیم کی لایا بجا — پوچھا میں رضواں سے اے ہمنوا
حصہ خدا اتنی کیا خلد کے — حصہ میں تو آپ کی امت لیے
اور بہشتوں کے جو ہیں کنجیاں — روبرو رضوان کے دھری تھیں تہاں
کلمہ طیب کو پڑھے ور جہاں — قصر بنے اس کے لیے اک یہاں
حشر کے دن جبکہ اٹھیں سنال — قبر سے میں دیوں انہیں کنجیاں
فضل سے مولا کے لیا جب فراغ — حاضر درگاہ ہوا باغ باغ
اپنی جماعت کے تو دیکھا تمام — اپنے دل و جان سے جو خوش ہو مدام
بندہ جو ہے اپنے خداوند سے — اپنے دل و جاں سے نہ کیوں خوش ہو
جو ہیں دل و جان سے تری دوستاں — انکے مقامات یہ ہیں بے گماں
اب ترے اعدا کے مقامات بھی — دیکھیے دوزخ کے عقوبات بھی

درکات دوزخ ملاحظہ فرمانے کا بیان

سرور عالم نے کہا جبرئیل — مجکو بہ فرمان خدائے جلیل
زیر قدم دیکھیے اپنے یہاں — میں وہیں دیکھا تو پھٹا آسماں
اور جہنم کے بھی درکات سب — آئے نظر اہل عقوبات سب
ایک فرشتہ کو میں دیکھا عجیب — کہ تھا نہایت وہ طویل و مہیب
اک سر سوزن کے ہیں مقدار پر — کھولا ہے مالک نے جہنم کا در

لے گیا جب مالک دوزخ کے پاس — کہنے لگا میرسے وہ حق شناس
آئی نظر مجکو زمیں جلد تر — بیت مقدس بھی تب آیا نظر
نقل ہے فرمائے شہ انبیاء — دار سقر میں نظر جب کیا
ارض و سما کے تھا کھڑا درمیاں — ہاتھ سے وہ آگ اچھلتی عیاں
ہوگئی شق پہلی زمیں بے گماں — دیکھا میں ہر جنس کی خلقت وہاں

چیری گئی بعد زمیں دوسری / پھٹ گئی بعد اسکے زمیں تیسری
طوق بھی زنجیر بھی واں آتشیں / پہنائے جو دوزخیوں کے تئیں

چیری گئی چوتھی زمیں بعد ازاں / اسمیں تھے پتھر کے پہاڑاں کلاں
کافر و مشرک کے جلیں گے جو تاں / انکو نہ آتش سے کبھی ہو نجات

پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں / اسمیں بہت سانپ تھے بچھو یقیں
کاٹیں ہے بدکارونکو بے شمار / ہر ہر ہے انکا بس اک ہزار

پھٹ گئی بعد اسکے ہی چھٹویں زمیں / کہتے ہیں سجین اسی کے تئیں
نامۂ اعمال بہت بے کراں / اہل جہنم کے دھرے تھے وہاں

حشر میں وہ انکو دیئے جاینگے / دیکھ کے وہ روینگے پچھتائینگے
کافر و مشرک کی بھی روحیں تمام / رہتے ہیں سجین میں ہی لاکلام

چیری گئی جب زمیں ساتویں / نام اسی کا عجب ہے یقیں
اسمیں تھے آتش کے ہی دریا بڑے / مالک دوزخ نے کہا تب مجھے

آپ اسے دیکھ سکوگے نہ اب / کیونکہ اس امت کے گنہگار سب
پاویں اسی طبقہ میں رنج و نکال / کھولا ہے بس یک سر سوزن مثال

آگ جہنم کی وہ آئی نظر / تھی شب تاریک سے تاریک تر
اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در / بعضے تو نیچے تھے بھی بعضے اوپر

درمیاں دو در کے تھا جو فاصلہ / پانسو برس کی وہ ہووےگی راہ
جب در اول پہ نظر میں نے کی / اسمیں تھی یہ آیت قرآں لکھی

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ٥

یعنے کہا حق نے ای فرخندہ پے / ایسے نمازی کو یقیں ویل ہے
ویل کے معنے ہے عذاب شدید / یا کہ وہ ہے چاہ عذاب کی رشید

اپنے نمازوں سے جو غافل رہے / کرنہ ادا وقت پہ سستی کرے
دوسرے دروازہ پہ اسکے یقیں / ویل ہی مرقوم تھا للمشرکیں

وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

یعنے کرے شرک جو کوئی بے خبر / پاویں ہمیشہ وہ عذاب سقر

اور در سوم پہ نظر میں نے کی / آیت قرآں یہ مرقوم تھی

وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِينَ

یعنے جو ہے حکم خدا و رسول / اس کو جو جھٹلاویں نکر کے قبول
ان کو بھی دوزخ میں بلا ارتیاب / دیویگا حق سخت عذاب عقاب

باب چہارم پہ تھی لکھی ہوئی / آیت پرنور یہ قرآن کی

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ

یعنے جو کوئی ناپ میں یا تول میں / حقے سے نہ ڈر کر کم و زیادہ کریں
لیویں زیادہ آپ خریدیں اگر وہ / دلویں بھی کم اور نکو بیچیں اگر

ڈالیگا دوزخ میں خدا انکو جہاں / تولیں ہے آتش کے پہاڑاں ہاں
سخت عذابوں میں رہیں روز و شب / دیوے سزا انکو بناہ اس سے رب

پانچویں دروازہ پہ دیکھا بہم / آیت قرآں یہی تھی رقم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

یعنے جو کوئی طعن و کنایہ کریں / اور اشارہ سے بھی دشنام دیں
ڈالیگا دوزخ میں انہیں کردگار / سخت عذاب انکو رہے بیشمار

اور در ششم پہ نظر میں نے کی / آیت قرآں یہ مسطور تھی

فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ

یعنے کہ دل سخت ہوں جن لوگ کے / ذکر سے اللہ کے غافل رہے
ان کو بھی دوزخ میں رکھے کردگار / سخت عذاب انکو رہے بے شمار

اور در ہفتم پہ تھی دیں کے لکھی / آیت قرآن معظم یہی

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ

یعنے جو لکھ ہاتھ سے اپنے کتاب
حقکی کتاب اسکو کہیں ناصواب

یعنے یہود او نصارا اسدا
حقکی کتابوں نیں پڑہا او رگھٹا

کرتے تھے منسوب سے اسوی رب
ہووے عذاب انکو وہاں روز و شب

دوسری آئی یہ روایت ہی جان
کہ گئے ارشاد و شہ انس و جاں

مالک دوزخ نے بفرمان رب
پردہ جہنم کا اٹھایا ہے جب

اہل جہنم کے عذاب و عقاب
سارے نظر آئے ہیں مجکو شتاب

ہاویہ جو اسفل درکات ہی
اور وہی پائیں مقامات ہی

دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب
سخت ہیں ان سب سے وہانکے عقاب

پہلے یہ در مجکو نظر آیا جب
مالک دوزخ سے میں پوچھا ہوں تب

قوم یہ منزل کی تو کہہ کون ہی
وہ کہا یہ منزل فرعون ہے

اور ہی ہامان لعین اسکے سات
تھا جو وزیر اسکا شقی بدصفات

کافر نزو دبھی مغضوب رب
مائدۂ عیسیٰ کے بھی لوگ سب

آپکی امت کے منافق تمام
پاویں عذاب اس ہی جگہ پر مدام

طبقۂ ششم جو ہی سجین لعین
بولا بھی اسمیں رہیں مشرکین

طبقۂ پنجم ہی جحیم اس کا نام
بولا رہیں اسمیں ہی صابی تمام

طبقۂ چارم ہے سقر سعیر
منزل ابلیس لعین شریر

اسکے بھی اتباع و مجوس لعین
انکے جو مانند ہوں بے عدل و دیں

طبقۂ سیوم ہوا حطمہ نمود
بولا کہ سب اسمیں رہیں گے جہود

طبقۂ دوم تھا لظی مشتہر
بولا نصارا کا یہی ہے مقر

طبقۂ اولی کا جہنم ہی نام
جبکہ میں اس طبقہ میں دیکھا تمام

دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
اسکے بہ نسبت تھے یہاں کم عقاب

بحر بڑے آگ کے ستر ہزار
ایسے نظر آئے مجھے آشکار

ایک میں گر صفت زمیں و سما
ڈالکے گر یوے ملک کو خدا

وہونڈو وہ وہونڈیگا برس ایک ہزار
پاوے نہ وہ اس کا نشاں نہ کنار

جوش و خروش اسکا بدینا اگر
آوے نہ جیتا رہے کوئی بشر

پوچھا میں کون اسمیں رہیں کہہ شتاب
اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب

سر کو جھکایا ہے یہ سن پر ملال
اور وہی اس سے کیا میں سوال

بولا ہی مالک نے بروح امیں
روح امیں نے کہا میرے تئیں

ای نبی مالک ہی یہاں عذر خواہ
دے نہیں سکتا ہی جواب اسکا آہ

میں کہا کیا حال ہے کیجیے بیاں
فکر مگر آج ہوا اسکی یہاں

مالک دوزخ نے یہ سنکر وہیں
بولا ہی ناچار مرے سے حزیں

آپکی امت کے جو ہیں عاصیاں
حشر کے دن ہونگے داخل یہاں

کیجئے امت کو نصیحت ضرور
تا دے رکھیں آپکو دوزخ سے دور

کہ میں کسی پر بھی بروز جزا
رحم نہ زنہار کروں گا ذرا

اور نہ بوڈھونکی رعایت کروں
اور نہ جوانوں پہ بھی شفقت کروں

سنکے میں یہ بات ہوا بیقرار
جلد وہیں سر سے عمامہ اتار

درگہہ حق میں بہ نیاز و خضوع
گریہ و فریاد کیا میں شروع

عجز سے زاری کی بدرگاہ رب
کرنے لگا بخشش امت طلب

روح امیں اور ملائک سبھی
جلد ہوئے میرے موافق تبھی

بارگہہ حق سے یہ آیا خطاب
ای نبی تیری ہی دعا مستجاب

تیری شفاعت میں کرونگا قبول
روز قیامت میں تر ہ تو ملول

بخشیں یہانتک تری امت کو ہم
کہ تو بدل ہووے گا راضی بہم

الغرض ارشاد کئے یعنے جب
دیکھا جہنم کے وہ درکات سب

حاضر درگاہ الہی ہوا
حقنے تب ارشاد مجھے یوں کیا

ای نبی سب جنت و دوزخ کا حال
دیکھا تو کیا بول تمام و کمال

میں کیا تب عرض ای رب رحیم
دیکھا میں دونوں کے عذاب و نعیم

طبقات دوزخ

نعمت جنت کو نہیں ہے حساب	یوں ہی جہنم کے ہیں بیحد عذاب	جانتے ہیں اُن دونوں کا تو ہی شمار	تو ہی بچائے زعقوبات نار
حقنے کہا جاکے تو دنیا میں اب	دیجیے خبر خلق کو دونوں سے سب	جنت و ایمان سے ترغیب دے	معصیت و نار سے ترہیب دے
	بس مجھے رخصت دے یارب جہاں	اب سنو رخصت کا یہ تھوڑا بیاں	

ذکر رخصت آنحضرت از بارگاہِ ربّ العزت

شہ کہے جب حق مجھے رخصت دیا	لطف سے تب چند نصیحت کیا	پہلی نصیحت ہے یہی جانو اب	ای نبی تو ہو ویگا غمگین جب
یاد مجھے کیجے ای میرے حبیب	کہ میں تری جانسے بھی ہوں قریب	دعوت مظلوم سے ڈر ہر زماں	اسکی دعا کے بھی مرے درمیاں
جانئے زنہار نہیں ہے حجاب	ہے مرے پاس اسکی دعا مستجاب	صبر مصیبت پہ تو کر جاودان	دور تو رہ کبر سے در ہر زماں
اور نہ دنیا پہ ہو مغرور تو	اور نہ آرام لے اس سے کبھو	فخر نہ کر اسپہ کہ ہے قلیل و قال	وہ تو ہی غدار سریع الزوال
سن یہ نصائح کو دل و جان سے	عرض کیا میں کہ ای خالق مرے	بندگی کرتا ہوں تری ہی مدام	اور میں ڈرتا ہوں تجھی سے دوام
رکھتا ہوں تیرے ہی سے امید بھی	اور سمجھتا ہوں یقیں میں یہی	کہ ہے تو ہی خالق و مالک مرا	میں ہوں دل و جانسے بندہ ترا
اور نبوت کے شرف سے یقیں	تو ہی مشرف کیا میرے تئیں	پھر کیا یوں حکم مجھے داد گر	کر تو نمازوں کو ادا وقت پر
امر و نہی خلق پہ کر بالدوام	دین متیں کا ہے اسی پر قیام	اور جو دیکھا و سنا آج شب	اسکا بیاں کیجیے امت سے سب
میں کہا تصدیق کرے کون ای رب	بولا ابوبکر صداقت لقب	شرط میں تعظیم کی لاکر بجا	عزم جو رجعت کا وہاں سے کیا
تاب جب اُسکا نہ باقی رہا	رونے لگا میں تو خدا نے کہا	کہ ای مرے دوست ازل سے یہاں	ہمنے مقرر یہ کیا ہے تو جان
کہ مرے اور بندوں کے سب درمیاں	واسطہ بس تیرا رہے درجہاں	پس ہو یہاں کیونکر اقامت تری	لیک یہی خوشنودی ہے میں مری
کہ مرے بندے نہیں زمیں پر رہے	راہ نمائی تو او ہوں کی کرے	لیک مرا شوق لقا جب تجھے	عالم ناسوت میں مضطر کرے
تب تو ہو مشغول نماز و نیاز	پاویگا معراج کا تو اسمیں راز	تب میں کروں لطف سے رفع حجاب	خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب
پس وہیں مولا مجھے رخصت دیا	درد سے ناچار میں رجعت کیا	عرش کے جب پاس میں پہنچا ہوں آ	اسنے تحیت مری لایا بجا
بعد میں گزرا ہوں بکروبیاں	اترا یا طباق سما بعد ازاں	پوچھا ہے موسیٰ نے علیہ السلام	مجھ سے ملاقات کر اپنے مقام
آپ پہ اور آپکی امت پہ رب	کیا ہے کیا فرض دہ فرماؤ اب	میں کہا پنجاہ نمازیں مدام	فرض ہوئیں سال میں شش مہ صیام
بولا ضعیف آپکی امت ہے سب	کیجیے تخفیف خدا سے طلب	پھر وہیں درگاہ میں مولا کے جا	عرض میں تخفیف کے خاطر کیا
حق کیا پچیس نمازیں مدام	فرض بھی ہر سال میں سہ مہ صیام	اور میں آیا تو کہے ہیں کلیم	یہ بھی اک امت پہ ہے بار عظیم
اور میں درگاہ میں حق کے گیا	عرض بہت عجز سے میں نے کیا	فرض کیا بیس نمازیں خدا	سال میں دو ماہ کے روزے سدا

اور کہا موسیٰ نے مل مجھ سے تب / اسمیں بھی کروائے تخفیف اب
یونہی کئے بار گئی با نیاز / تا کہ یہ مفروض ہوئیں پنج نماز

اور صیام اک مہ رمضاں کے ہی / موسیٰ کہے چاہو کمی اور بھی
میں کہا اب شرم ہے ای باوقار / عرض یہ کرنے کے لئے بار بار

کر کے قبول اسکو جو میں آ گیا / عرش سے تا فرش ہوئی یہ ندا
فرض کیا حق نے محمد پہ اب / اور مدام اسکی بھی امت پہ سب

پانچ نمازیں ہیں یہ لیل و نہار / اور مہ رمضاں کے صیام آشکار
تب ہوئی غیب سے مجکو ندا / پانچ نمازیں جو کرے یہ ادا

تو اسی پنجاہ کا پاوے ثواب / جسکا مقدر تھا ازل میں نصاب
ایک مہینے کے جو روزے رکھے / اجر وہ چھ ماہ کا اس کو ملے

ایک روایت ہی کہ دس ماہ کے / صوم کا حق اجر یقیں دے اُسے
اور چھ روزے مہ شوال میں / جب کوئی شخص رکھے سال میں

اجر ہیں اوس ایک ہی نیکی کو جب / صوم کا یک سال کے ہو اجر تب
ایسے عبادات و ثواب کثیر / کیجے عطا ہم کو اے رب قدیر

رسول مقبول کے شرف نزول کا بیان

اترے جو دنیا میں شہ دو جہاں / مختلف اسمیں ہیں روایات جان
ایک ہی روایت ہو سوار براق / پہنچے سموات پہ ای باوفاق
تھی وہ کرامت کی نشاں شہ کی جا / اور یہ تھی قدرت حق کی نشاں
شکر کے سجدہ میں رکھے سر وہاں / فرش پہ تھے سر جو اٹھائے یہاں
عرش معلّے تلک اس فرش سے / ایک ہی دم میں گئے اور آ گئے

بر پر جبریل وہ حق کے رسول / عالم دنیا میں کئے ہیں نزول
اور وہیں چھوڑ براق ای ایں / شرف نزول آپ کئے بر زمیں
ایک روایت ہے کہ وہ لطف رب / دیکھے وہاں حقمیں نبی اپنے جب
فرش ابھی گرم تھا اس شاہ کا / آب وضو آپ کا جنبش میں تھا
جانا اور آنا تھا وہ یک آن کا / تھا یہ سفر بسکہ عجب شان کا

دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس کے حضرت سے

ما در ہانی ہی الٰہی میرے گھر / پائے ہیں معراج وہ خیر البشر
کیجے نہ آپ اسکا کسی سے بیاں / تا کہ نہ تکذیب کریں کافراں
پس وہیں مسجد بیت الحرام / آکے بیاں اسکا کئے ہیں تمام
اور ابو جہل لعیں بدگہر / دوڑا ابوبکر کے گھر جلد تر
کہتے محمد ہیں کہ کل رات میں / آیا ہوں جا بیت مقدس تئیں
بیت مقدس کا ہی وہ ذکر تھا / نیں تھا ابھی ذکر سموات کا
ذکر ہی کیا بیت مقدس کا ہاں / گر کہیں جا آیا میں بر آسماں
پس کہا بوبکر نے شہ پاس آ / میں نے سنا ہوں ای رسول خدا
بولے نبی ہاں وہ کیا عرض تب / اسپہ بدل لایا میں ایمان اب

صبح کو جب اسکا کئے ہیں بیاں / سننے کی عرض ای شہ ہر دو جہاں
آپ نے فرمایا خدا کی قسم / میں اُسے ظاہر ہی کروں گا بہم
سنکے اُسے ہنسنے لگے کافراں / اور بجانے کو لگے تالیاں
کہنے لگا کیا نہیں تم نے سنا / ایک غریب اور عجیب ماجرا
قوم میں ہی اپنے ہی اب دیکھ لیں / کیسا گئے آئے ہوں یک رات میں
سنکے وہ دوڑا تھا ابوبکر پاس / بولا ابوبکر صداقت اساس
آپکی تصدیق کروں گا میں اب / ہو گیا بوجہل پشیماں تب
بیت مقدس تلک از حکم رب / لیگئے تھے آپکو بس کل کی شب
اور جو حالات ہیں تفصیل سے / اسکا بیاں میرے لیے اب کیجے

لقب صدیق

بیت مقدس کا جبریل پر روبرو لانا

حال سموات کا شاہ جہاں
دیکھ یہ فرمائے خدا کے نبیؐ
روح امیں کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہو آئے کئے کفار تب
جو کہ گئے بار گئے ہیں بشام
آئی روایت کہ نبی نے کہا
روح امیں مسجد اقصیٰ کو تب
پس میں نظر کرکے وہیں اسپہ تب
قافلے مکے سے ہمارے ادہر
جانیو یک قافلہ رحا میں تھا
قدح وہاں پانی کا تھا ایک بہرا
نام ہی ذی مرہ جو ایک جاے کا
ایک نفر انسے گرا بر زمیں
اونٹ تھا خاکستری یک جانئے
اسپہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
میرا وہ آواز پچھانے ہیں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاں
مروی ہے فرمائے تھے خیر الورا
کھینچے طنابے ہیں زمیں کے وہیں
قید کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ پہنچا ہے غرض صبحدم
آگے جو فرمائے تھے خیر الانام

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخ سے لائے یہ زمیں بار ہا
تب سے ہی صدیق وہ پایا لقب
اور کئے عرض یہ حضرت سے تب
دیکھے ہیں وے مسجد اقصیٰ تمام
بات یہ سن انسے میں غمگین ہوا
پر یہ لے اپنے وہیں از حکم رب
جو کہ وے پوچھے سو کہا انسے سب
جو ہیں گئے دیکھئے ان کی خبر
انسے وہاں اونٹ تھا ایک گم ہوا
تب میں پیاسا تھا لے اسکو پیا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہاتھ بھی اس کا وہیں
اسپہ فلاں ور فلاں تھے چڑھے
اونٹ تھے وہ پیش رو کاروان
پوچھیو تم انسے یہاں آویں جب
آیا اسی روز ہی وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
تا کہ طلوع اسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہ امم
راست تھی سچے تھے وے باتیں تمام

کرکے وہ تصدیق دل و جان سے
بولے ابوبکر ای مقبول رب
یوہیں محمدؐ کو زمیں سے وہ رب
نقل ہے جب ذکر یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگہی از آسماں
اسکا بیاں کیجئے انسے سبھی
کیونکہ مجھے یاد نہ تھے خوب تب
مکے میں لا جلد بلا قال و قیل
سن وے علامات کو قائل ہوے
انکو تب ارشاد کئے شاہ دیں
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اسے ڈہونڈھنے جب آئے ہیں
دو نفر یک اونٹ پہ اسوار تھے
خاص تمہارا جو ہی وہ کارواں
اور تھے دو اونٹ سفید و سیاہ
اسپہ گزر جب کہ ہوا ہے مرا
اور فلاں روز وے آویں یہاں
پیش رو انکے تھے وہی شتراں
قافلہ وہ گرچہ ابھی دور تھا
ایک روایت ہے کہ بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپیٹے ادہر
قافلے والوں سے وے کفار تب
قافلہ والوں نے خبر یہ بھی دی

اب سے صدقت و صدقت کہے
کیوں نہ میں تصدیق کروں اسکی آپ
چرخ پر لیجاوے تو کیا ہی عجب
مکے میں مشہور ہوا اب بجا
لیک یہ مکے کے گئے تاجراں
آپ وہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجد اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزد مکان عقیل
پھر وہیں پیرے سے وے سائل ہوے
قافلے تین ایسے میں دیکھا یقیں
ڈہونڈھنے میں اسکے پریشان تھے
قدح میں وہ پانی نہیں پاے ہیں
دوڑا وہ مرکب کو مرے دیکھکے
دیکھا میں تنعیم میں اسکو عیاں
غلہ لدا اسپہ تھا بے اشتباہ
دیکھ سلام انکو وہاں میں کیا
منتظر اسکے ہی تھے سب کافراں
جن پہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
روح امیں جلد بحکم خدا
تھک جو موکل ملک ای یا صواب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے ہیں تفصیل سے حالات سب
ایک بیاباں میں تھے ہم جبھی

دیکھیے محمد کی سواری وہاں ‏— برق کے مانند ہوئی ہے رواں
جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہیں ‏— ایمان کئی شخص تبھی لائے ہیں
سحر کہے اسکو شقاوت کے ساتھ ‏— لائق دوزخ ہوئے لعنت کیساتھ
اور شب معراج کے بعد لے خلیل ‏— دوسرے دن آکے یقیں جبرئیل
دوسرے دن کعبے کے پاس آکے خبیر ‏— پانچوں نمازیں پڑھی وقت اخیر

اور کہاں تاب ہے کسی یک شخص کے ‏— جبکہ گری ہے وہ اٹھا کر دیئے
لیک بوجہل لعیں نابکار ‏— تا ایمان اسکے بھی جو تھے بدشعار
جو کہ ازل ہی سے تھے سعید ایمیاں ‏— دے کئی معراج کی تصدیق جاں
ساتھ لے حضرت کو پڑھا پانچوں نماز ‏— اول اوقات پڑھے با نیاز
اول و آخر وہ ہر اک وقت کا ‏— تاکہ ہو ظاہر پر رسول خدا

معراج کی حکمت

اور سموات پہ اسی با صفا ‏— سیر ہوا شہ کو جو معراج کا
شاہ ہونکا معمول ہے اے باخبر ‏— کہ وہ رکھیں دوست کسیکو اگر
یونہی پیمبر کو دکھایا وہ رب ‏— پہلے خزینے جو زمیں کے ہیں سب
حکم سے مولا کے زمیں پہ سبھی ‏— میرے لئے جا تو لپیٹی گئی
بعد ازاں حضرت کو خدا نے عروج ‏— بخشا سموات پہ ہے سب تو بوج
جنت و دوزخ بھی کو نجی خدا ‏— اس شہ عالم کو عنایت کیا

حکمت دوم مناظرہ آسمان و زمین

جب ہوئی پیدا یہ زمین آسماں ‏— بحث ہوا دونوں کے ہے درمیاں
بولی زمیں بسط ہے میرے لئے ‏— حق نے بساطا کہا حق میں مرے
اس در پر آب کو لیتا ہوں جب ‏— رکھتا نہیں بخش ہی دیتا ہوں سب
چرخ کہا کہ مجھے انوار ہیں ‏— بولی زمیں کہ مجھے اسرار ہیں
تاروں سے ہے زیب و زینت مجھے ‏— آیت زَیَّنَّا السَّمَاءَ دیکھیے
کیا نہ تو قرآن پڑھا ہے ابھی ‏— کیا نہیں دیکھا ہی تو زینت مری
میرے پہ کیا خوشنما اشجار ہیں ‏— گلشن خنداں گل و گلزار ہیں
منبر گل پر بھی ہر اک شاخ کے ‏— خطبہ خوش لحان بلبل پڑھے
باتیں یہ جب چرخ زمیں سے سنا ‏— غصہ بہت ہوکے زمیں سے کہا
کیجیے نظر فوج ملک کے طرف ‏— دیکھئے عباد فلک کیطرف

حکمتیں اسمیں بہت جانیو ‏— لکھتا ہوں اب انمیں سے یہاں ایک دو
جو ہیں خزینے و دفینے نہاں ‏— آگہی دیتی ہیں اسے اسپہ جاں
جیسا کہ آئی ہے حدیث صحیح ‏— یوں کئے ارشاد وہ سرور صریح
اسکے مشارق بھی مغارب کئیں ‏— فضل سے اللہ کے دیکھا ہوں میں
اور سموات کے ملکوت بھی ‏— کردیا اس شاہ پہ ظاہر سبھی
حشر میں تا آپ شفاعت کریں ‏— مومنوں کو داخل جنت کریں
اور بھی یہ حکمت معراج ہی ‏— لکھتے ہیں علما جو ای فرخندہ پے
چرخ کہا حق مجھے رفعت دیا ‏— رفعہا قرآں میں کہا ہے خدا
آسماں پھر کہنے لگا میرے تیں ‏— جانئے یک و دو جو دیا کرتے ہیں
بولی زمیں کیسا ہے بار گراں ‏— ڈالیں جو مجھ پر تو اٹھاتی ہوں جاں
آسماں بولا کہ شمس و قمر ‏— روشن و پر نور ہوں میں خوب تر
اسکو زمیں بولی کہ اللہ نے ‏— دی ہی نباتات سے زینت مجھے
مجھ پہ ہیں کس رنگ کے باغ و بہار ‏— کیا نہیں دیکھا تو مرا لالہ زار[ے]
ہر گل و ہر غنچے کا یک طور ہے ‏— رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہی
قمریاں اور دوسرے صوامیاں ‏— ہیں بہر یک صبح ترنم کناں
کہ تو پرندوں کے ہی آوازے ‏— لیک تلک اسطرح بڑھائی کرے
ذکر ہے اللہ کا صبح و مسا ‏— کرتے فرشتے ہیں بسوز و ادا

[ے] وَمَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً

غل کہیں تسبیح کا تحمید کا
ہی کہیں تہلیل کا تمجید کا

ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں
انکے سبھی طاعتیں مقبول ہیں

پس کہاں وہ صوت ملائک کا غل
گو سمجھتے ہیں جسے سموات کل

گو گل و گلزار ہے تیرے لئے
مجھ پہ حدائق ہیں بس انوار کے

مثل ستارے کی ہی ہر اک جدی
مختلف ہر ایک کی ہے تاثیر بھی

پس کہاں یہ نور کے کوکب مرے
اور گل و گلزار کہاں وہ ترے

دیکھئے دیتا ہے فلک کیا بہار
جسپہ ہو صد گلشن خنداں نثار

عالم ملکوت ہی عالم مرا
عالم ناسوت ہی عالم ترا

چرخ سے باتیں یہ سنیں جب زمیں
ہوگئی شرمندہ بہت وہ زمیں

بعد ازاں پیدا ہوا وہ شاہ دیں
ختم رسل رحمۃ للعالمیں

خوش ہو زمیں سارے سموات پر
فخر لگی کرنے کو یوں بیشتر

شان میں جسکے کہا لولاک رب
جسکے لئے ارض بھی افلاک سب

لیک یقیں قالب پاک آپکا
خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا

الغرض اس نسبت عالی سے ہی
فخر زمیں اسطرح کرنے لگی

بارگہ حقمیں ہزاروں سے سال
زاری کیا آہ بدرد و ملال

حق نے کیا اسکی دعا مستجاب
اسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

ف

رفع حجابات کی تحقیق

آیا جو معراج میں ای باصفا
ذکر و بیاں رفع حجابات کا

حق تو منزہ ہے بلا ارتیاب
کہ اُسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب

جو کہیں اسماء و صفات خدا
اور جو افعال ہیں ای باصفا

خلق سے ہر اک کو ہے ارتباط
ظلمت و انوار سے یک یک حجاب

حصہ بھی ایک ایک ہی انکے لئے
معرفت و دانش و ادراک سے

جانئے اللہ کی عظمت کا نور
اسکے جلال اور وجاہت کا نور

ایک وجب کی بھی جگہ ایسی نہیں
خالی ملک سے ہو فلک پر نہیں

صومعے پورا نکے ہیں ہر چرخ پر
حقکی عبادت میں ہی شام و سحر

تیرے پرندوں کا ترنم کہاں
قمری و بلبل کا تغنم کہاں

نور کے ہی شاخ و گل و برگ سے
پھولا ہے گلزار مرا دیکھئے

تجھ پہ ہیں جیسے کہ رنگارنگ گل
میرے پہ ویسے ہی ستارے ہیں کل

چرخ فلکی ساحت پہ جب اے باخبر
شکو ستارے ہوں مرے جلوہ گر

پس کہاں گلزار کا میرے بہار
اور کہاں وہ تیرا جو ہے لالہ زار

مجھ پہ ہی ارواح کا راز و نیاز
تجھ پہ ہی اشباح کا ہی تک و تاز

اسپہی خجالت میں ہزاروں سال
کرزرے ہیں بس یہ بدرد و ملال

باعث ایجاد جہاں جسکی ذات
سرور عالم شرف کائنات

کہ یہ نبی خاتم پیغمبراں
جسکے طفیلی ہیں یہ کون و مکاں

گو ہر پاک اس شہ کونین کا
ارض و سما کے ہی اگرچہ سوا

میرے سے نسبت ہی بس آپکی
آپکی بعثت بھی ہو میرے پہ ہی

آسماں پس ساکت و ملزم ہوا
ہو کے خجل سر کو وہیں خم کیا

کہ قدم پاک سے اس شاہ کے
آپکو یکبارگی عزت ملے

پس شب معراج نبی کو بخیر
سارے سموات پہ بخشا ہی سیر

اپنی مدارج میں ز بعض عارفین
دہلوی یہ نقل کیا ہے یقیں

حق میں وہ مخلوق کی ہے ایمیاں
حق ہیں وہ خالق کے نہیں ہے چھپاں

کیونکہ حجاب ہووے محیط ای عزیز
ہوئے محاط اسمیں جو ڈھکتی ہے چیز

انکے معانی بھی جو ہیں باصواب
جسکے وہی خلق کو ہو وے حجاب

اور اسیطرح کہ یک یک مقام
حقمیں مقرب ہی او نہو نکے مقام

عرش کے اطراف ملک جو ہیں نہاں
اور مقرب جو ہیں کروبیاں

ہے وہی بے شبہ انہو نکو حجاب
انمیں وہ محجوب ہیں اے کامیاب

مختلف انکے سبھی طبقات ہیں ۔ اور جلسے انکے مقامات ہیں
درجہ بھی ہر اک کا معین ہے جاں ۔ وہ اسی درجے میں رہیگا جاوداں
خلق ہیں محبوب خدا سے سبھی ۔ مختلف انکے ہیں حجابات بھی
جانئے نعمت ہی کیسکے تئیں ۔ ہوگئی منعم سے حجاب ای ایں
اور کوئی ایسا ہی سمجھ بیگماں ۔ علم و خرد سے ہوا محبوب جاں
اور کوئی شہوات مباحہ سات ۔ سات معاصی کے کوئی بد صفات
کوئی باولاد و زر و نقد و مال ۔ جانئے محبوب ہے در کل حال
دنیا و عقبی ہیں ہمیں آپ سے ۔ لطف سے محبوب خدا نہ کرے

خاتمہ

شکر ہے صد شکر خدای انام ۔ کر دیا یہ تکملہ حسن ختام
حق کرے مقبول بجاہ رسول ۔ از پی اولاد بتول و بتول
از پی اصحاب ہمہ اولیا ۔ وز پی اتباع ہمہ اتقیا
خاتمہ بالخیر ہمارا کرے ۔ غایت لطاف و عنایات سے
بھیجیے اس احقر نے درود و سلام ۔ دمبدم اس سرور دیں پر مدام

ضمیمہ

ان فضیلتوں اور نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم آخرت میں دیئے جائینگے

گلدستہ

اس بیان میں کہ بعث و نشر و عطای کسوت و دخول جنت میں حضرت کو سب انبیا پر اولیت ہے علیہ و علیہم الصلوۃ والتحیۃ

جانئے سب خلق سے پہلے خدا ۔ روح کو حضرت کے ہی پیدا کیا
خلق کے ارواح کو سب بعد از آں ۔ پیدا کیا اپنی ہی قدرت سے جاں
بعد کیا انکو خطاب آشکار ۔ کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظ بلی بولے سب ارواح تب ۔ یعنے کہے تو ہمارا ہے رب
پہلے دیا ہی جو جواب ایماں ۔ احمد مرسل کا ہی ہے اے جاں
اور لیا عہد جب از انبیا ۔ عہد وہ سرور سے ہی پہلے لیا
عالم ارواح میں بیشک سبھی ۔ اول پیغامبراں ہے وہی
جیسی ہی یہ اولیت آپ کی ۔ اولیت روز قیامت میں بھی
دیویگا براہ مری پروردگار ۔ اس میں شہ دیں کو بعز و وقار
آئیں ہیں اس باب میں دیکھو صریح ۔ سرور عالم سے حدیثیں صحیح
آئی انس سے یہ روایت یقیں ۔ کہ کئے ارشاد شہ مرسلیں
قبروں سے جب نئے اٹھیں مردگاں ۔ پہلے اٹھوں میں ہی سو لینے عیاں
اور بدرگاہ خدا آویں جب ۔ میں ہی خطیب انکا ہوں جانو تب
اور وے مایوس ہوں اس روز جب ۔ جا تو مبشر میں اٹھونگا ہوں تب
اور لوا احمد کا ای اہل دیں ۔ ہاتھ میں میرے رہیگا یقیں
اکرم اولاد ہوں آدم کا میں ۔ پاس آمر رب کے یہ کچھ فخر نیں
یعنے نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے ۔ واقعی ہیں سب یہ فضائل مرے
آئی ہے اور ایک روایت ای یار ۔ کہ کئے ارشاد شہ باوقار
انکا میں قائد ہوں بروز نشور ۔ جمع وے جب آوینگے حق کے حضور
اور خطیب انکا ہوں میں نزد رب ۔ ہووینگے جس وقت وہ خاموش سب

اور شفیع انکا ہونگیں لا کلام
خوبرو خدام یقیں یک ہزار
جنت ماوا کے بھی سید کی طرف
اور کہے حضرت کہ اوٹھاؤنگا میں
میرے لئے جنت ماوا کا در
جتنے رہیں اولیں اور آخریں
اور میں پہنائے بھی جاؤں لباس
دوسری حدیث آئی یہ ای حقشناس
پس مجھے اعزاز سے بلوائینگے
پس مجھے بٹھلاویں بعزو شرف
بات یہ لازم نہیں آتی کبھی
اور ہی اس بات کا بھی احتمال
حلۂ جنت انہیں پہنائیں جو
اور ملیگا جو ابراہیم کو
پوشش پوشاک میں بھی ای انیس
ظالم و نمرود لعیں نابکار
اور مواہب میں ز ابن عمر
تز و بقیع آؤنگا میں بعد ازاں
مکے مدینے کے ہی میں درمیاں
حضرت صدیق و عمر باشرف
اور ہی مروی تو سن ای باوفاق
ناقے دو حضرت کے جو تھی ای ہمام
ناقۂ جنت پہ یک ای باکمال

قید کئے جاوینگے جب وی تمام
وہ بصدف ہوں ز رنا سفتہ وار
تب میں کھڑا ہوؤنگا آبا شرف
حشر کے دن حمد کی جھنڈی کتیں
جانئے کھل جائیگا تب جلد تر
فخر نہیں انہیں ہوں اکرم یقیں
اس سی ہوا ظاہر ای نیکو اساس
پہلے براہیم کو دویں لباس
حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
کرسی پہ وہ عرش کے سید کی طرف
کہ ہو فضیلت انہیں حضرت پہ بھی
کہ شہ کونین بلا قیل و قال
واسطے تکریم کے ہے جانیو
برہنگی کا ہے سبب جاں تو
پوشش سرور ہو نہایت نفیس
ڈالا تھا جو انکو برہنہ نہار
مروی ہی فرمائے شہ بحر و بر
سارے وہاں کے بھی اوٹھیں مرد گاں
ہوؤنگا محشور بغیر گماں
آپکے تھے داہنی بائیں طرف
ہووینگے محشور نبی بر براق
غضبا و قصوا ہی یقیں جنکا نام
ہو کے سوار آوینگے اسدن بلال

ہاتھ میں میرے ہو کرم کا لوا
اور شہ ابرار خبر یہ دیئے
میرے سوا خلق میں سب لا کلام
اور در جنت پہ جو حلقہ رہے
زمرۂ فقرا ئے مسلمان سب
اور یہ فرمائے کہ از حکم حق
آپ ہی مرقد سے اٹھیں اولاً
کرسی بھی یک لاوینگے بعد از یقیں
حلۂ پاکیزہ وہ ایسا رہے
جان وہ تخصیص براہیم سے
جزوی فضیلت یہ ہی اے باصفا
قبر سے جب اپنے اوٹھے پاک ذات
برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب
وہ شہ دیں بعد براہیم کے
بعضے کہے اولیت کا سبب
اسکی جزا میں ہے خداوند ناس
پہلے اوٹھوں قبر سے میں حشر میں
پس میں رہوں منتظر مکیاں
اور اسی راوی نے کہا ایک روز
تب کئی ارشاد رسول امیں
یوہی رسل اپنے مراکب پہ سب
حضرت حسنین بعزو وقار
اور ہی روایت کہ ملک با وقار

اور مرے اطراف پھرینگے وے آ
حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
نا ہو میسر وہ کسیکو مقام
پہلے یقیں میں ہی بلاؤں اسے
ساتھ مرے آئینگے جنت میں تب
پہلے مری قبر ہی ہووے گی شق
پہلے لباس آپہی کو دیگا خدا
اسکو رکھیں عرش کے سوی یمین
کہ اسے قیمت کبھی نا ہو سکے
انکو جو کسوت میں تقدم ملے
کلی فضیلت ہی رکھے مصطفیٰ
اپنا او نہیں جامۂ اشرف کیساتھ
عزت و شاں کا وہ یقیں ہی سبب
اولیت خلق پہ سب پائینگے
ہی یہ ابراہیم کا ای باادب
آگے سو نکے انہیں بخشے لباس
بعد ابو بکر و عمر بھی اوٹھیں
تاکہ وے سب آکے ملیں گے وہاں
دیکھا میں حضرت ہوئے رونق فروز
حشر میں ایسا ہی اٹھونگا یقیں
حضرت صالح رہی ناقے پہ تب
آوینگے ان دو نو پہ ہو کر سوار
آتے ہیں ہر صبح کو ستر ہزار

پھرتے ہیں اطراف مزار نبی
آتے ہیں پھر دوسرے دن آسمانکا
قبر سے نکلیں وہ شہ نامدار
اور کہے حضرت کہ میں ہر یوم میں
اول شافع بقیامت ہوں میں
کثرت اتباع کے پس وسے بھی
سارے رسولوں سے مقدم ہوں میں
کھولنا دروازیکو جاہونگا جب
کہ مجھے اسطرح ہی فرمان رب
اپنے صحابہ کو کہے شاہ دیں
یعنے براہیم و مسیح گزیں
حق سے کہا تھا میں دعا جانئے
اور کہیں عیسےٰ کہ رسولاں تمام
بھائی ہی عیسےٰ تو مرا بیگماں
چرخ سے جب عیسیٰ کا ہوگا نزول
بندہ جو آ ایسا مرے سے ملے
کوں ہی فرمائے احمد ای رب
اس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
میں نے لکھا عرش پہ اسکا ہی نام
جانئے ظاہر یہ خبر سے ہوا
جبکہ ہو مہمان طہر عزیز
کیونکہ رسولونیہ کبھی ای ایں

مارتے ہیں اپنے وے بازو سبھی
یوہی ملک چرخ سے ستر ہزار
ساتھ ملک ہوونگے ستر ہزار
سب نبی آدم کا ہوں سید یقیں
اول مقبول شفاعت ہوئیں
میں ہوں یقیں بڑھکے رسل سے سبھی
ٹھوکونگا دروازہ جنت کتیں
پوچھیگا داروغہ جنت یہ تب
ای شہ ابرار ترے ہی سبب
کہ تم اب سبات پہ کیا خوش نہیں
میری ہی امت میں ہیں داخل یقیں
کلے میں مبعوث تجھے تا کرے
واقعی بے ادبیں بھایاں تمام
میرے بھی اور اسکے یقیں درمیاں
ہو اسی امت میں تب اسکا دخول
احمد مرسل کا وہ منکر رہے
حق نے کہا حضرت موسیٰ کو تب
جان یقیں میں نہیں پیدا کیا
نام کے نزدیک مرے لا کلام
جسکے یہ امت ہے بفضل خدا
ہوئے طفیلی بھی مقرر عزیز
جان اس امت کو فضیلت نہیں
ملت اسلام کا یہ اعتقاد

کہتے ہیں حضرت پہ درود و سلام
حشر تلک آوینگے یوہی یقیں
شان و تجمل سے بہت باادب
پہلے مرقد قبر کی ہوویگی شق
اور یہ فرمائے شہ انس و جاں
یعنے مری امت نیکو نہاد
اور یہ فرمائے ہیں خیر الورا
کوں ہی بولونگا محمد ہوں میں
کھولوں نہ زنہار میں جنت کا در
روح خدا اور خدا کے خلیل
آکے براہیم کہیں مجہ حضور
پس تو مجھے آجکے دن آشکار
باپ ہی یک اور بہت ماورا
کوی ہوا ہی نہیں پیغامبر
اور یہ فرمائے شہ انبیا
ڈالونگا میں اسکو بنار جحیم
احمد مرسل سے زیادہ یقیں
اور یقیں خلقت ارض و فلک
خلد میں جبتک شہ کرے وہ خرام
حشر کے دن آکے رسولو سے سب
یہ بھی ہی محمول تو رکھو خوب یاد
ہوویگا کیسا ہی معظم ولی
جان ہی اجماعی تو رکھ خوب یاد

جاتے ہیں پھر چرخ پہ جب ہووے شام
تا کہ بلاشبہ ہو شق یہ زمیں
لاوینگے حضرت کو بدرگاہ رب
یعنے اٹھوں سب سے میں کرکے سبق
حشر میں ہو میرے بہت تابعاں
حشر میں ہو سارے امم سے زیاد
خلد کے دروازے پہ میں آونگا
بولیگا اسطرح وہ تب میرے تیں
آپ سوا اور کسی شخص پر
ہوویں تمہارے ہی بیقال دلیل
تو ہی یقیں میری دعا کا ظہور
کیجئے امت میں ہی اپنے شمار
پھر گئے ارشاد شہ انس و جاں
میں ہی طرف اسکے ہوں نزدیکتر
وحی یہ موسیٰ پہ خدا نے کیا
عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم
کوی مرے پاس گرامی نہیں
ہوونگے آگے ہی بلاشبہ و شک
سارے خلائق پہ ہی جنت حرام
جائیگی جنت میں نہیں ہی عجب
خلق سے ہی غیر رسولاں مراد
ہووے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

بیان عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرت کو ہی عنایت ہوں گے

اس میں پانچ نسایم ہیں پہلی نسیم لوائے حمد کے بیان میں

سرورِ عالم کو عطا پائے رب
پس وہ لواحمد کا بحکم رب
لاوینگے تشریف شفیع الامم
واسطے ہر ایک کے با احترام
سرورِ عالم کے رکھیں سر پہ جب
اور لوا لاوینگے ستر ہزار
حمد کا جھنڈا وہ بشان جلی
اور وے اعلام و لوا آشکار
آئی ہے اسطرح روایت تو جان
پہلے بلاوینگے تجھے از کرم
طول ہو اس جھنڈیکا بقیل و قال
تین اسے نور کے گیسو رہیں
سطر یہ پہلی ہو لکھی ای فہیم
سطر سوم کلمۂ طیب جلیل
اسکو تو لے آویگا ای جان من
حلۂ جنت بھی وہاں لائیں گے
سایہ وہ جھنڈیکا وہی پائینگے
بعض تفاسیر میں اسکا سبب
حکم سے حق کے اسے آئی چھینک
کہتے ہیں آدم کی پیشانی پہ تب
ایک وہ آواز سنے اس طرح
حق نے کہا انکو ای فرخندہ پے
نور محمد کے تئیں دیکھنے

جو کہ میں حشر میں ای با ادب
حشر کے میدان میں ملک لا جیب
لیوینگے خود ہاتھ میں اپنے علم
لاوینگے یک تاج و لباس ہمام
نور فشاں ہے وہ عالم پہ پیپ
اور ہوا اعلام بھی اس ہی شمار
ہوویگا در دست علی ولی جھنڈے
جو کہ جلو میں ہیں وہ ستر ہزار
کہ کئے ارشاد شہ انس و جاں
ہاتھ ترے حمد کا دیوں علم
فاصلہ شش صد یک الف سال
مشرق میں یک دوسرا ہو غرب میں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل
ہو ویں جیب راست حسین و حسن
اور تجھے اکرام سے پہنائیں گے
خلد میں حضرت کے ہی سایہ تھاوینگے
لائے ہیں اسطرح سے ای با ادب
جلد وہ الحمد کہے لب سے ٹھیک
نور نبی سید والانسب
موتی کو موتی پہ گھسیں جسطرح
یہ ترے فرزند کا آواز ہے
آرزو جب حضرت آدم کئے

حمد کا ہے شبہ لوائے عظیم
ایک منادی یوں کریگا ندا
زیر لوا آویں رسولاں تمام
واسطے حضرت کے بحکم خدا
لائینگے یک سبز مقرر حریر
لاویں وے حضرت کی جلو میں تمام
اور وے افواج رسل کے سبھی
حمد کے جھنڈے کے ہی نیچے ہوں سب
ہووے بشارت یہ تجھے ای علی
ڈھونڈینگے تب آدم و عالم تمام
سرخ ہو یاقوت سے اسکی سنان
لکھے ہیں ہو گیسو سوم یقیں
آیت اول جو ہی الحمد کی
کہ ہو درازی میں رہ الف سال
میرے براہیم کے درمیاں تو آ
جو بطریق سنن احمدی
اور وہ لواحمد کا ای نیکخو
کہ تنِ آدم میں بحکم خدا
غیب سے تب انکو یوں آیا جواب
تھا متحرک نہ اسے تھا قرار
حضرت آدم ہیں کئے عرض تب
ہوویگا پیغمبر آخر زماں
انکی پیشانی سے وہ نور نبی

ہی وہ عطیات سے ہی ای فہیم
لہ میں کہاں خاتم کل انبیا
صالح و صدیق و شہیداں تمام
لائینگے یک تاج عجب نور کا
آپکو پہناویں بشان کبیر
شان و تجمل سے بصد احترام
صالح و صدیق و شہید و نکے بھی
عز و شرف فخر بڑا پائیں جب
مژدہ فرحت یہ تجھے ای علی
سایہ وہ جھنڈیکا ہے لا کلام
قبضہ نقرہ ہو سفید ای میاں
لکھی ہوی اسمیں ہو یہ سطر تین
سطر ہے اسکی سمجھ دوسری
اور ہو چوڑائی بھی اسہی مثال
عرش کے سائے میں کھڑا ہوویگا
جل کے سعادت ہیں لئی سرمدی
ساتھ ہو احمد کے منسوب جو
کہتے ہیں جب نفخ ہوا روح کا
رحمت حق ہووے ترے پر شتاب
چھینکے ہیں جب آدم عالیوقار
کسکا یہ آواز ہی فرما ای رب
نام محمد ہے یقیں اسکا جان
کلمے کی انگلی میں ہی آیا تبھی

دیکھا ہے اس نور کو آدم نے جب
کلمہ شہادت کا وہیں پڑھے تب

انکو خطاب حق سے ہوا ہی وہیں
گر ہو پسر ایک کسی کے تئیں

عرض کئے حضرت آدم یہ تب
کلمۂ الحمد کو میرے ای رب

اجر اسی حمد کا ائے کبریا
میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا

چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا
شوق و تمنا سے ہی بوسہ دیا

ہدیہ وہ دیوے عوض آں پسر
ہدیہ ترا کیا ہے یہ لب پر

تو جو مرے لب پہ ہو جاری کیا
اجر کا بھی اسکے تو وعدہ دیا

اجر سے اس حمد کے رب لورا
ہے وہ لوا حمد کا پیدا کیا

ف

بعضوں کے نزدیک دے ای پسر
ٹھہر گئی موضوع اگر کوئی خبر

بحث یہ چہتا ہی طوالت بڑی
پر لسما ئے وہ یہاں ای زکی

جو ہوی مذکور حدیث لوا
بعضوں نے موضوع ہی اس کو کہا

اس سے نہ لازم ہو یہ ای حق شناس
کہ یقیں موضوع وہ ہو سب کے پاس

سفر سعادت کی شرح کے اخیر
دیکھیے یہ مبحث ہی لکھا دلپذیر

دوسری نسیم مقام محمود و شفاعت محمدی کے بیان میں

اور جو ہے محمود مقام علا
دیویگا حضرت کو کرم سے خدا

وعدہ دیا اسکو خدای عظیم
آپکو قرآن میں دیکھ ای فہیم

آیا احادیث میں انکے بکنام
کہ ہی شفاعت کا وہ عالی مقام

بولا شفاعت کا مقام ہمام
ہی وہی حضرت کا بیوم القیام

آپ سوا اور کوی اس مقام
روز قیامت نکریگا قیام

حمد و ثنا حق کی وہاں مصطفےٰ
ایسی کرینگے کہ نہ کوی کیا

ایسے عرض کرکے محامد ادا
سر کو رکھیں سجدہ میں خیر الورا

مانگ جو چہتا ہے دیا جائے گا
اپنا جو مقصد ہے یقیں پائیگا

ہیگا شفاعت کو یہی فتح باب
جو کریں وہ سرور عالیجناب

کہتے ہیں عظمےٰ ابھی اسکو پچھان
خاص ہے حضرت کو ہی وہ بیگمان

جانئے انواع شفاعت کے سب
آپکو ثابت ہیں بدرگاہ رب

قسم شفاعت کے ہیں سب سن پچھان
پہلی شفاعت وہی کبری ہی جان

عظمی بھی کہتے ہیں اسکو یقیں
پہلی بھی کہتے ہیں اسی کے تئیں

دوسری شفاعت ہی بغیر حساب
جانے گروہ ایک بجنت شتاب

ایک گروہ حشر کے دن ہوویگی
نیکی بدی جنکی برابر ہوی

جو تھی شفاعت ہی ہی یاد رکھ
مستحق نار ہوی قوم کئی

ہے وہ مقام ایک عظیم و جلیل
خاص ہے حضرت کو ہی بقال و قیل

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

لوگوں نے پوچھا ابن مسعود سے
جب وہ مقام شرف اندو ستے

عرش معلے کے ہی سیدھے طرف
آپ کھڑے ہونگے بعز و شرف

سبکہ تمام اولیں او آخریں
دیکھنگے وہ رشک کرینگے یقیں

بلکہ نہ دنیا میں کئے آپ بھی
ڈالیگا حق آپکے دل میں تبھی

لطف سے فرمادیگا رب مجیب
سرکو اٹھا اپنے ای میرے حبیب

اب شفاعت میں کھولدیں رسول
آپکی ہوئیگی شفاعت قبول

پہلی شفاعت ہی یہی عامہ
کہتے ہیں کبری بھی اسے تامہ

شرح میں مشکوۃ کے یوں دہلوی
دیکھیے لکھتا ہے بوجہ قوی

بعضے شفاعت تو ہیں حضرتکو خاص
بعض میں ہوونگے شریک اور خواص

ہونے لئے جلد حساب کتاب
جو کہ کریں احمد مرسل شتاب

ہے یہ شفاعت شہ عالم کو خاص
آپ ہی رکھتی ہی بس اختصاص

وہ بھی ہی مخصوص شہ مرسلیں
تیسری شفاعت ہی یہی بالیقیں

اسکو شفیعونکی شفاعت ہو جب
جنت ماوا میں وہ جاویگی تب

ان کو جہنم کی بچا آگ سے
بھیجنے جنت میں شفاعت کرے

پانچویں وہ ہے کہ خدا اگر پسند
نیکوں کو دے خلد میں درجے بلند

چھٹویں گنہ گار جو ہوویں بہ نار
انکو شفاعت سے نکالیں خیار

جان شفاعات ہیں یہ مشترک
سارے نبی اور رسول و ملک

عالم و حفاظ شہیداں بھی سب
ہوویں شفاعات میں داخل یہ تب

ساتویں ہوگی وہ شفاعت سنو
کھلنے لئے جو در جنت کے ہو

آٹھویں ہے جان وہی لا کلام
مستحق نار ہوئے جو دوام

انکی شفاعت بھی کریں نزد رب
تا کرے تخفیف عذاب انکا سب

نویں شفاعت ہے وہی جانئے
ہوویگی جو اہل مدینہ لئے

قبر پیمبر کے جو ہیں زائرین
دسویں شفاعت ہے او نہو نکو یقیں

ہر دو شفاعت بھی ہے یہ اختصاص
سرور عالم کے ہی خاطر ہے خاص

پہلی بھی اور دوسری شفاعت ای یار
نویں بھی دسویں یہ شفاعت چہار

خاص ہیں حضرت کے ہی خاطر یقیں
ونہ یقیں اس میں کسی کو نہیں

باقی شفاعات ہیں جیسے مشترک
سارے شفیعوں میں بلا شبہ و شک

سرور عالم ہیں بصد عز و شان
اول شافع و مشفع ہیں جان

آپ شفاعت نکریں جبتلک
پاوے نہ امکان کوئی تب تلک

جب وہ شفاعت کا کریں فتح باب
دوسرے اخیار بھی ای باصواب

عجز وہیں لا کے بدرگاہ رب
کھولینگے سب باب شفاعت میں لب

جو ہیں مقرب ملک انبیا
اور شہیدان علما اولیاء

کعبہ و قرآن بھی روزہ نماز
نیک عمل دوسرے ای بانیاز

کعبہ کی دیوار میں جو ہے حجر
اور مساجد بھی ای نیکو سیر

بچے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی
وے بھی شفاعت کریں بانیکی

نیک غرض حق کے جو ہیں بندگان
ہوویں گنہ گاروں کے شافع وہاں

خاص کر از آل و صحاب نبی
حشر کے دن ہوگی شفاعت بڑی

لایا صواعق میں ہے ابن حجر
ابن عساکر سے صحیح یہ خبر

کہ ابن عباس روایت کیا
یوں کئے ارشاد شہ انبیا

حشر میں عثماں کی شفاعت سے جاں
لائق تعذیب جو ہیں عاصیاں

چھوٹینگے تم جانیو ستر ہزار
فضل سے حق انکو کرے رستگار

احمد حنبل سے روایت کیا
شیخ حسن بصری سے ای باصفا

کہ کہے حضرت کہ بروز جزا
ہوئے شفیع امتی یک آمرا

معد و مضر کے دو قبیلے بڑے
جو کہ ہوئے لوگ ہیں انکے جتے

حشر کے دن انکے عدد پر جہاں
اسکی شفاعت سے چھٹیں عاصیاں

ایسے ہی اخیار یہ امت کے سب
ہوویں شفیع آ کے بدرگاہ رب

پڑے شفاعات ہیں داخل سبھی
احمد مرسل کے شفاعت میں ہی

کیونکہ شفاعت کا یقیں فتح باب
پہلے ہو آپ سے بے ارتیاب

اس شہ عالم کی شفاعت کے بعد
گرچہ شفاعت کرے آ کوئی سعد

پس وہ شفاعت بحقیقت یقیں
عین ہے حضرت کی شفاعت یقیں

لایا ہوں تحقیق شفاعت میں دیکھ
اس کا بیان اور مفصل ای نیک

تیسری نسیم حوض کوثر کے بیان میں

سورہ کوثر میں وہ رب العلا
سرور دیں کو یہ بشارت دیا

کہ ای مرے خاص پیمبر تجھے
فضل سے ہم چشمہ کوثر دیئے

حشر میں وہ حوض مبارک سنو
ملک میں اس سرور دیں کے ہی ہو

خلق ہو محشر میں پیاسے بڑے
ہوونگے محتاج اسی حوض کے

بلکہ تمامی رسل و انبیاء
اسکے ہوں محتاج بروز جزا

اور احادیث صحیحہ میں جان
آیا ہے اس حوض کا ایسا بیاں

ایسا بڑا ہے وہ بلا اشتباہ
اسکی مسافت ہے مہینے کی راہ

دودھ سے زائد ہے سفید اسکا آب
شہد سے میٹھا ہے بلا ارتیاب

مشک سے خوشبو میں زیادہ ہے
ہو در و یاقوت کا مجرا اسے

اور کنارے پہ ہیں اس حوض کے
موتی کے خیمے ہیں مجوف کھڑے

جاری
جائے

کوزے پیالے بھی زر و سیم کے
سونے کی پیڑ اسکی رہیں بیگماں
جتنی درازی ہے اس حوض کی
گھونٹ بھی ایک اسکے یقیں ہو جو
ایک یہ ابوبکرؓ یہ دوم عمرؓ
اسکو ابوبکر صداقت نصاب
پانی نہ دیوینگے اسے مرتضیٰؓ
دشمن صدیق کو بے ارتیاب
آئی ہے بے شبہ حدیث صحیح
دوسری حدیث آئی ہے ای باصفا
یہی ہی روایت کہ ملک ذو الوقر
یونہی تمامی رسل و انبیاء
مضطر و ناچار ہو سب آہ آہ
یہ مری امت ہے اے رب کریم
واسطے امت کے مرا ہے سوال
تولیں گے میزان میں اعمال جب
آپکی مقبول ہو یہ بھی دعا
کرتے رہیں گے یہ دعا ای خدا
پل کی مسافت وہ سنو در شمار
پنج ہزار اس کا بھی ہموار ہو
بال سے باریک ہو پل سر بسر
طول وقوف حشر میں پر اضطرار
جان تفاوت ہی یہ اعمال کا
جلد تر اس پل سے گزر جائیگا

مثل ستارونکے ہوں اسپر دھرے
اور زمرد کی رہیں ڈالیاں
اتنی ہی بس اسکی ہو چوڑائی بھی
تا بہ ابد تشنگی اس کو نہ ہو
ہوویں یہ عثمانؓ و علیؓ دو دگر
جانیو زنہار نہ لویگا آب
شرف نبوۃ میں ہی یونہی لکھا
پانی نہ دینگے وہ عالیجناب
کہ کئے ارشاد پیمبر صریح
کہ ہوں کھڑے پل پہ شہ انبیا
تب ہوں کھڑے پل کے چپ و راست ہے
حقمیں کریں اپنے امم کے دعا
جلد پکارینگے کہ وا احمداہ
انکو بچا پل سے بلطف عمیم
فضل سے اس پل سے تو انکو سنبھال
یونہی شفاعت وہ کریں نزد رب
بھاری کرے نیک عمل کو خدا
جلد اس امت کو سلامت لیجا
راہ رہی سال کی پندرہ ہزار
اسپہ گزر خلق کو دشوار ہو
تیزی میں تلوار سے بھی تیز تر
بعضونکو جوں سال ہو پنجاہ ہزار
قوت ایمان کا ای باصفا
آفت و تصدیع نہ وہ پائیگا

گرد بھی اس حوض کے ای باصفا
کنکر و پتھر جو ہیں اس حوض کے
ہووے عمق اسکا ہزار ور شمار
یوں کئے ارشاد شہ نامدار
جسنے کہا دوست ابوبکرؓ کو
اور جو ہو دوست علیؓ کا مگر
ساقی وہ کوثر کے لب شان جلا

ایسے ہوں اشجار عجب خوشنما
خوب ہوں لب یونہی و یاقوت سے
آیا ہی تا فرسخ ستر ہزار
ارکان مرے حوض کے ہوویں چہار
اور عمرؓ کا ہی ہو سکے نہ عدو
دشمن عثمانؓ ہے وہ بدگہر
ہووینگے اس [illegible] ولی

چوتھی نسیم صراط اور میزان کے بیان میں

پل کو دیکھیں گے جہنم پہ جب
عرض کریں حق سے کہ ای کردگار
حقمیں مسلمانوں کے یوں ہی دعا
اور ہی روایت کہ اس امت کے پا
آہ یہ سنتے ہی رسول عرب
میرے لئے اور مری دختر لئے
کرکے دعا آپکی مقبول رب
جو کہ عمل نیک اس امت کے ہیں
آئی روایت ہی دگر یاد رکھ
اور فضیل بن عیاض ابمیاں
اسکی بلندی ہو وہ پنج ہزار
خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار
بعضوں پہ بسیار ہے یقیل ثقال
بعضونکو ہر قدر دو رکعت نماز
اور خبر ایسی صحیح آئی ایک
اور یہ آئی ہے حدیث دگر

پہلے میں گزروں گا مری امت بھی
کر سلامت مری امت کو پار
سب کریں رو کہ ربنا العلا
پہنچینگے اس پل پہ جب باصفا
حق سے یہ فریاد کرینگے ای رب
میں نہیں چاہتا ہوں کچھ ای رب مرے
پار کرے پل سے اس امت کو سب
بھاری کرے لطف سے حق نیکیاں
پل کے دو جانب میں کھڑے ہوں ملک
لایا روایت یہ بلا شبہ جان
پانچ ہزار اس کا رہیگا اتار
جلد ہی ہو دیگا اس پل ہی پار
دوسرا یہ صحرا ای کشادہ مثال
ہووے یقیں از کرم کارساز
صدقہ رہ حق میں جو دے مرد نیک
ہووےگی سبہ ہو سلطان کے گھر

یعنے عبادت کیلئے صبح و شام ۔ جو رہے مسجد میں ہی اکثر مدام
اور بھی اس پل سے اُسے زود تر ۔ راحت و آسانی سے دیوے گزر
اور حدیث آئی ہے روزِ شمار ۔ عرش معلّی کے ہیں ولیسار
کفۂ حسنات وہ میزان کا ۔ ہوویگا جنت کے مقابل بجا
اور جو ابن العم ہے شہ ناس کا ۔ یعنے پسر حضرت عباس کا
جانینگے جب حشر کے دن آخرکار ۔ حکم کرے خلق یہ تا کردگار
سن یہ ندا ہوؤں کھڑا اس گھڑی ۔ پیچھے مرے آئے گی امت مری
یعنے یہ پانچ اعضے یقین جانئے ۔ دست و پا اور چہرہ درخشاں رہے
دیکھینگے امت کی فضیلت یہ جب ۔ حشر کے دن لوگ کہینگے یہ تب
پہلے عبادات میں آیا نیاز ۔ ہوویگا لوگوں سے سوال نماز
اور یہ منقول ہے ای باتمیز ۔ پوچھینگے جبتک نہ یقین چار چیز
عمر سے ہوئے یہ سوال اوّلا ۔ عمر تو کس چیز میں فانی کیا
مال سے یہ ہوویگا تیسرا سوال ۔ پیدا تو کسطرح کیا ہے یہ مال
ہی یہ حدیث حسن آیا صفا ۔ ترمذی ہی اسکی روایت کیا
قرطبی لایا یہ روایت دگر ۔ پل سے نہیں جاویگا کوئی گزر
لایا ہے اخلاص سے ایماں اگر ۔ آگے بڑھیگا بمقام دگر
آگے وہ جگہ سے گزر جائیگا ۔ تیسری جگہ میں وہ جب آئیگا
موضع پنجم میں سن ای باکمال ۔ حج سے بھی عمر سے یقین سوال
ساتویں منزل میں یقیں لاکلام ۔ پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام (جمع ظلم ۱۲)
اور کوئی بالفرض بروز حساب ۔ گر رکھے ہنفا دنبی کا ثواب
داخل جنت نہ کریں گے اُسے ۔ خصم کو جبتک نہ وہ راضی کرے
خصم کو دلوائینگے بس آشکار ۔ اس کو یہ نہ دیوے ہیں کردگار
دیویگا مولا اسے جنت میں جا ۔ بہرہ یہ دولت سے ہیں دے خدا
بھائی مسلمان کی حاجت روا ۔ تھا کیا دنیا میں جو کوئی باصفا

ویسے کا ضامن ہی خدا بے نیاز ۔ کہ اسے رحمت سے کرے سرفراز

روایت

جنت و دوزخ کو رکھیں گے عیاں ۔ لاوینگے میزان کو پھر بعد ازاں
کفۂ سیات جو اسکا ہی جان ۔ ہوویگا دوزخ کے مقابل وہاں
لایا ہے اسطرح روایت یقیں ۔ کہ کئے ارشاد شہ مرسلیں
ہوئے مذاہب کے محمدؐ کہاں ۔ اسکی تمام امت امجد کہاں
اثر وضو انکا ہو ظاہر وہیں ۔ غرّ محجّل کہیں جس کے تئیں
امتیں سب ہوینگے تب ایک طرف ۔ دیوینگے رہ ہمکو یہ عز و شرف
بات یہ نزدیک تھی بن بکیاں ۔ کہ ہو یہ امت سبھی پیغمبران
اور قضایا میں بلا قیل و قال ۔ ہوئے یقیں خون سے پہلے سوال
اپنی جگہ سے جو کھڑے ہو جہاں ۔ آگے اٹھا دیں نہ قدم بندگاں
ہوئے سوال علم سے پھر دوسرا ۔ علم یہ تو اپنے عمل کیا کیا
اور کہاں اسکو تو خرچ کیا بول ۔ نیکی میں یا فعل بدی میں ہے کھول

روایت

سات جگہ میں نہ ہو جبتک سوال ۔ پہلے اسے پوچھینگے ایماں کا حال
دوسری جگہ میں ہی سوال نماز ۔ گر ہو گزار اخلوص و نیاز
روزہ رمضان کی پوچھینگے بات ۔ چوتھے میں ہوویگا سوال زکات
موضع ششم میں ز غسل و وضو ۔ پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
سب سے یہی سخت ہی رکھو خوب یاد ۔ کیونکہ ہی بیشک یہ حقوق العباد
آدمی ہی دمڑی کیلئے ایماں ۔ جبکہ پڑے اس سے خصومت وہاں
واسطے یک دانگ کے ای بانیاز ۔ سات سے مقبول ہے اسکے نماز
اور خبر ہے کہ کلام خیر ۔ کلمۂ توحید ہو جس کا ای پیر
اور روایت ہے ز ابن عمر ۔ کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
وزن کرے اسکے جب اعمال کا ۔ پاس ہیں میزاں کے کھڑا ہوؤنگا

پانچ سوال روز حشر

سات سوال روز حشر

جیسے لوگوں کو ایذا پہچانا یا حق تلفی کرنا

خوش ہوں گر اسکی طرح ہوں نیکیاں
اور شفاعت میں کرونگا وہاں

آیا ہے اخبار مشائخ میں عیاں
خواب میں یک شخص بغیر گماں

کہنے لگا وزن عمل کا کئے
میرے گناہ آہ زیادہ ہوئے

کفۂ حسنات وہ غالب ہوا
کھول میں تھیلی کو وہ دیکھا اٹھا

اور یہ روایت بھی ای فرخندہ پے
دیکھو مواہب میں صحیح آئی ہے

صاف اسے بولینگے تب ای لشر
تجہ کو نہ جنت ہی نہ دوزخ مقر

اُف کا ہے یک لفظ ہوا ہمیں یقیں
کفۂ سیات ہو غالب وہیں

لائینگے پھر اسکو بحکم خدا
پوچھیگا یوں اسکو وہ رب الورا

عاق جو تھا باپ کا دنیا میں میں
دیکھا ہوں اب اہ میں اسکے تیں [?]

گر تو میرے پر ہی و چندا عذاب
چھوڑ مرے باپ کو اب از عقاب

عاق تو دنیا میں جو تھا پدر کا
عقبی میں اب بار تو والد ہوا

ہاتھ پکڑ پدر کا اب با طرب
جنت ماوا میں دونو جاؤ اب

اور کسی شخص کے میزان کے
کفّے برابر ہی دونوں ہونگے

مانگ کے یک نیکی کسی سے تو لا
تا کہ تجھے دیوں میں جنت میں جا

ہوویگا مایوس وہ ہر ہر سے جب
ایک جوانمرد ملے اس کو تب

فائدہ اس سے نہ مجھے ہوویگا
پس وہ تجھے اب میں ہبہ کردیا

نیکی وہ لیجائیگا بس ہو کے شاد
پوچھیگا تب اسکو وہ رب العباد

بولیگا تب حال وہ اپنا تمام
سنکے وہ سب حضرت رب الانام

میرا کرم تیرے کرم سے یقیں
ہیگا زیادا اسکو نہایت نہیں

روایت

حشر کے دن ہوویگا روح الامیں
تولے وہی سب کے عمل کے تئیں

ہوویگا اس سرور کل کے حضور
شاہ امم ختم رسل کے حضور

حکایت

دیکھے کے یک شخص کو پوچھا ای یار
ساتھ ترے کیا کیا پروردگار

ایسے میں یک تھیلی پڑی ناگہاں
کفۂ حسنات میں میرے وہاں

مٹی تھی یکمشت ہی اسمیں نہ یک
قبر مسلمان میں جو ڈالا تھا ایک

کفۂ میزاں میں کسی شخص کے
وزن میں تساوی دونو ہوینگے

لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک
تولینگے تب اسکو وہ میزان میں یک

جانب دوزخ لے چلیں اسکو تب
جا ہیگا رحمت وہ بدرگاہ رب

کسلئے پھر آیا ہمارے تو پاس
بولیگا وہ عجز سے ای رب ناس

اسکو بھی لیجاتے تھے سوئے سقر
میرے ہی مانند ملک قید کر

عرض یہ سن اسکی کہیگا خدا
اور اسے یوں لطف سے فرمائیگا

یعنے کیا دنیا میں اس سے بدی
آج کیا اس سے بھلائی بڑی

روایت

ہوئے اسے حکم زدرگاہ رب
جا کے تو محشر کے خلائق میں اب

جا کے وہ مانگیگا سبوں سے مگر
بولینگے ہم تجہ سے ہیں محتاج تر

بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہاں
ایک ہی نیکی ہے لکھی ایمیاں

لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی
نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی

بولے اب کیا ہی ترا حال سب
حالانکہ رکھتا ہے خبر اسکی رب

یوں وہ جوانمرد کو فرمائے تب
نیکی دیا تو مرے بندیکو اب

اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہاتھ
جاؤ دونوں خلد میں فرحت کے ساتھ

اور خدا لغہ یہ روایت کیا
صاحب میزان بحکم خدا

اور یہ اس روز حساب و سوال
وزن بھی اعمال کا بتفصیل و حال [?]

لطف و شفاعت سے خدا آپکے
مخلصی بندونکو عنایت کرے

پانچویں نسیم وسیلہ کا مقام اور دیدار الٰہی جلشانہ کے بیان میں

دیویگا حضرت کو وسیلہ خدا
ہے وہ سمجھ ایک مقام علا

اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام
خاص ہے حضرت کو ہی وہ لا کلام

روایت

کہ شب معراج کے اسرار سے ۔ اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے
ہووے اگر لائق نار سقر ۔ تو وہ مرے پاس اے پیغامبر
حق سے اس امت کے یہ فضل کریم ۔ ایسے بشارات ہیں آئے عظیم
خوف رکھیں حق کا یہ سر و جہار ۔ اور رہیں فضل کے امیدوار
اصل میں امت کے خواص ایمان ۔ ایسے بشارات کے مورد ہیں جاں
حال یہ خواص کے کرے کچھ نظر ۔ خوف خدا رکھتے تھے وہ کسقدر
باپ مرے حضرت صدیق جب ۔ پڑھتے تھے قرآں بکمال ادب
کہتے تھے جب دیکھیں پرندے کے تئیں ۔ کہ نہیں تیرے سا ہوا آہ میں
ہوتے تھے بیمار بھی ایسے وہ تب ۔ آئے عیادت کے لیے لوگ سب
اور تھے اک روز شتر پہ سوار ۔ سن کے اس آیت کو ہوئے بیقرار
اونٹ سے اترے ہیں عمر جلد تر ۔ جا کے گرے ایک وہ دیوار پہ
روتے تھے عثمان غنی اسقدر ۔ ریش شریف ہوتی تھی بس بھگی تر
نفس سے بس لیتے تھے اپنے حساب ۔ زر دے روتے تھے بخوف عذاب
ایسا ہی اصحاب بشر انبیاء ۔ ایسا ہی پر خوف تھے سب اولیا
اور وہ چالیس برس ایماں ۔ آہ نہ دیکھے ہیں سوئے آسماں
اور ہر اک رات میں وہ پاکذات ۔ دیکھتے چہرہ پہ پھرا اپنا ہاتھ
خلق میں جب قحط پڑے یا بلا ۔ بولتے اس طرح سے وہ برملا
موت مری آتی اگر آگے ہی ۔ خلق ان آفات سے بچتے کبھی
اس طرح فرمائے رسول جلیل ۔ آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیل
پیدا کیا جب کہ جہنم کو رب ۔ رونے لگے خوف سے املاک سب
کیونکہ وہی سمجھے کہ نہیں کس لیے ۔ ہے یہ جہنم نہ ہمارے لیے
دل کو وہیں انکے جو ہوتا تھا جوش ۔ کوس تلک سنتے تھے اسکا خروش

حضرت صدیقہ قدسی مآب ۔ آن کے کی آپ سے عرض یہ جناب
آپ نے فرمایا کہ مجھ کو خدا ۔ کر کے گنہ امتی کوئی ... ترا
امت سابق کے بہشتی سے بھی ۔ افضل و بہتر ہیں کہاں جنتی
لیک نظر اسپہ کرے باشعور ۔ لاوے نہ زنہار عمل میں قصور
جانیو ایمان بغیر گماں ۔ خوف و رجا کے ہے یقین درمیاں
اور طفیلی ہیں انھوں کے عوام ۔ داخل اس امت خیر الانام
آئی بخاری میں حدیث صحیح ۔ عائشہ دیتی ہیں خبر یوں صریح
روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار ۔ چشم نہیں رہتے تھے در اختیار
سنتے تھے قرآن کی گر آیت عمر ۔ گرتے تھے بیہوش وہیں پر خطر
اور وہ رونے کے سبب سے کثیر ۔ چہرہ پہ تھے انکے سیاہ دو لکیر

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

سورۂ طور

لوگ اٹھا لائے ہیں انکے مکاں ۔ ایک مہینہ رہے بیمار جاں
رات کو محراب میں جا کر علی ۔ ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی
یونہی امامین حسین و حسن ۔ ہلتے تھے یوں خائف سر و تن
شیخ عطا ہلتے تھے خائف بڑے ۔ وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے
چرخ پہ یکبار نظر جب کیے ۔ بس وہیں دہشت سے زمیں پر گرے
شامت عصیاں سے بحکم خدا ۔ چہرہ کہیں مسخ ہوا ہووے گا
میرے گناہوں کے جو ہیں شامتیں ۔ اس کے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں
ایسے ہی پر خوف تھے سب اولیا ۔ بلکہ مقرب ملک و انبیا
ان کے بدن میں مگر از خوف رب ۔ لرزہ بہت رہتا تھا بے شبہ تب
اور جب انسانوں کو پیدا کیا ۔ چین و سکوں سب ملک کو ہوا
اور سنا ہے یہ خلیل کریم ۔ کرتے جب آغاز نماز فہیم
خردگی تھی حضرت یحییٰ کو جب ۔ بیت مقدس میں وہ آہ و خروش

اخبار نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ای مومنو — اب بیان ہجرت کا لکھتاہون سنو
آپکی میلاد سے بعثت تلک — بعد گیارا سال کی مدت تلک
اور برس تھا بارھوان بعثت سے جب — شاہ عالم کو ہوا معراج تب
اس چمن مین اب مین کرتاہون رقم — کر پس از معراج سالار امم

خلقت نور پیمبر کا بیان — یہن لکھا پہلے چمن کے درمیان
جو ہی احوال شر جن و بشر — وہ لکھا دوسرے چمن مین مختصر
پر مفصل وہ بیان معراج کا — بسط سے تیسرے چمن مین ہی لکھا
جو وقایع رو دیئے ہجرت تلک — اور ز ہجرت آپکی رحلت تلک

نبوت سے بارہوین سال کا احوال

بارہوین سال اندای نیکو شعار — بعد معراج رسول باوقار
پانچ شخص ایہن وہی تھے ایمان — گیارہوین جو سال مین آئے تھے جان
اور حضرت سے کئے بیعت سبھی — عقبۂ ثانی کی بیعت ہی یہی
بھیجے اپنے یک صحابی کو بخیر — نام پاک انکا ہی مصعب بن عمیر
اور پہلی مومن نے ان دو صفا — ہی نماز جمعہ کو قایم کیا
زلکدان ابن زارہ نیکذات — حضرت مصعب کو لیکر اپنے سات
سن وہ سعد ابن معاذ باصفا — اوس کے جو قوم کا سردار تھا
کہ وہ بہکاتا ہی لوگونکو سبھی — منع کرتو جا کے ٹہنی سے ابھی

شخص بارا از مدینہ آئے ہین — سرور عالم پہ ایمان لائے ہین
سات اشخاص اور تھے انکے سوا — لائے وہ ایمان بشاہ انبیا
انکے سکھلانے لئے احکام دین — سات انکے وہ امام المرسلین
حب نبی کو وہ پہنچا آن کر — دعوت اسلام مین باندھا کمر
کام مین دعوت کے ہی لیل و نہار — تھا بہت سرگرم وہ عالی وقار
یک باغ اندر ہو ا رونق فزا — اور وہ قرآن وہان پڑہنے لگا
وہ نہ ایمان لے ابھی تھا بہرہ یاب — بھائی بچے کو اپنے یون بولا شتاب
جا کے بر مصعب کو وہ غصہ کیا — اسکو مصعب اسطرح کہنے لگا

کہ ذرا تو بیٹھ کر سن یہ کتاب | گر ہو بہتر کر قبول اسکو شتاب | ورنہ مجکو منع کر ای پیش بین | وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین
ڈال دے ہتھیار کو بیٹھا وہ جب | چند آیتیں ہی پڑھا مصعب نے تب | سنتے ہی ایمان وہ لایا جلد تر | قوم کو پس جا دیا اپنے خبر
اور راموسے بھی جا اپنے کہا | وہ بھی آ مصعب پہ تب غصہ ہوا | اسکو بھی مصعب کہا ای نیکنام | بیٹھ کر انصاف سے سن یہ کلام
گر پسند ہو تو اجابت کیجیو | غور جو ہووے مناسب وہ کرو | سعد پس اسکو کہا ای نیک ذات | تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
ڈال دے ہتھیار وہ بیٹھا وہین | تب یہ سورۃ کو پڑھا مصعب یقین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ۔

اس آیت کا خلاصہ یہ ہی۔ کہ قسم ہی کتاب مبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہین ہم اس قرآن کو عربی لغت پر تا شاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھین اور مقرر یہ قرآن لوح محفوظ مین ہمارے پاس البتہ بزرگتر اور محکم کیا گیا ہے یعنے اوسمین تناقض نہیں۔ اور اگلی کتابونکا ناسخ ہی۔ آیا ہم کیا پھیر لیوینگے تمھارے سے قرآن بسبب تم مشرک ہونیکے یعنے تم شرک مین گرفتار رہنے اور قرآن سے منہ پھیرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہین پھیر لیوینگے۔ قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجاوینگے کیونکہ ہم اپنے علم قدیم سے جانتے ہین کہ ایک قوم آویگی کہ اوسپر ایمان لاوینگے اور اسکے احکام پر عمل کرینگے اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلون مین جو مشرک تھے اور انکے کفر کے سبب سے ہم پیغمبرون کو بھیجنا موقوف کئے نہین۔ آیا انکے طرف ہمارا کوی نبی مگر اس کے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے پس ہم ہلاک کردئے ان کے سخت تر دشمنونکو انکے قصے جو انبیا سے دشمنی کئے اس قرآن مین گزرے ہین ۱۲ تفسیر حسینی سورۂ زخرف ۱۲

سعد جب اسکو سنا ہی بانیاز | جلد ایمان سے ہوا ہی سرفراز | قوم میں پس جلد وہ اپنی گیا | اور انھیں ترغیب ایمان کی دیا
عبد اشہل کے قبیلے کے تمام | لائے ایمان لوگ اسدن لاکلام | حضرت مصعب جو باشان عظیم | گھر مین تھا ابن زرارہ کے مقیم
اور تھا مشغول دعوت مین مدام | لوگ بھی لاتے تھے ایمان صبح و شام | اوس خزرج کے قبیلے سے وہین | لوگ لائے ہین بہت ایمان یقین
کوی گھر ایسا نہین تھا نہان | جسمین نا ہووے جو مومن نیک کا | ملت اسلام باشان علا | مشتہر شہر مدینے مین ہوا
اور لوگ اس شہر کے بھی بیگمان | ہوکے مشتاق رسول انس و جان | ذکر مین تھی آپ کے لیل و نہار | اور جدائی سے تھی ساری بیقرار
تیرھوین سال ابتدائے بعثت یقین | قافلہ حجاج کا یک ای امین | جب مدینے سے چلا مکے طرف | حضرت مصعب بھی با عز و شرف

ساتھ ایک انصار کی جمع کثیر — لیکے آیا نزد سالار بشیر
اوس و خزرج کے مقرر قوم سے — پانسو جو شخص اسدم آئے تھے
نقل ہے گذری ہے جب دو ثلث رات — ہو نہاں کفار سے وہ پاک ذات
وہ جبل نزدیک اسی عقبہ کے تھا — کہ جہاں بیعت لیے تھے مصطفا
گرچہ وہ ایمان ابھی لایا نہ تھا — لیک تھا جب عاقل و دانا بڑا
الغرض حضرت کے دستِ پاک پر — شرف ایماں سے ہوئے وے بہرہ ور
جانتے ہو تم کہ یہ سالارِ دین — کیسی عزت ہم میں رکھتا ہے یقین
پر نیا یک جب سے یہ لایا ہے دین — قوم سب ناخوش ہیں اس سے بالیقین
پر ہمارا وہ کہا نا مان کر — متفق ہوتا ہے تم سے سربسر
ورنہ اب ہے جو کہ چاہو بولیو — تا کہ آئندہ پشیماں تم نہ ہو
بولے یا عباس تم نے جو کہا — راست ہے ہم سب نے سمجھے بجا
آپ جو چہتے ہو تو ہم سے قرار — بہرِ ذاتِ خویش و بہر کردگار
کر نصیحت انکو فرمائے ہیں تب — کہ یہی ہے عہد اور پیمانِ رب
اور یہی ہے عہد میرا لا کلام — میں جو پہنچاؤں رسالت کا پیام
منع جو اسکو کرینگے بدنہاد — کیجیو للہ تم اس سے جہاد
تم سنو فرماں مرا لاؤ بجا — رنج و راحت شادی و غم میں سدا
امر بالمعروف کیجو جاوداں — نہی منکر بھی کرو ستر و عیاں
شہ سے یہ باتیں سنے انصار سب — با ادب ہو یوں کئے وے عرض تب
آپ کو اس بات کی تو ہے خبر — جد و آبا سے ہمارے سربسر
پر ہمارے اور یہودوں میں یقین — عہد و پیماں ہے قدیم اے شاہ دین
اور ہماری ہے یہی یک عرض اب — آپکو جب فتح و نصرت دیوے رب
سرورِ عالم سنے یہ بات جب — مسکرائے اور فرمائے ہیں تب
تن سے تن اور جان سے جانکے ساتھ — ہو تمہارے میں مری موت و حیات

خدمت عالی سے شہ کے بانیاز — سب مسلماں ہوئے ہیں سرفراز
یک جماعت ان سے کی یہ عہد تب — کہ ملیں آ کر نبی سے وقت شب
ایک ایک دو دو وہ منزل سے نکل — ہو گئے ہیں جمع آ کر در جبل
لائے ہیں تشریف سالارِ امم — ساتھ تھا عباس بھی اس شہ کے عم
ساتھ لائے تھے اسے خیر الانام — کام کو تا دیوے حسن انتظام
یوں لگا کہنے انہیں عباس تب — جانیو اس بات کو اے قوم اب
اس کے آبا تھے رئیساں سرفراز — اسکے ہیں محکوم سب اہل حجاز
گرچہ اس کو منع بیحد ہم کئے — باز آوے تا کہ وہ اس کام سے
عہد جو اس سے کریں تم برملا — گر وفا اس کو کریں تو ہے بھلا
ورنہ ہووے عداوت کا سبب — اور نہ تم سے ہم کریں بدلا طلب
پس کیے سب عرض از خیر الورا — یا رسول اللہ فرماتے ہو کیا
عرض کو جب انکی حضرت نے سنا — چند تب آیات قرآنی پڑھا
تم کرو اسکی عبادت دل سے ٹھیک — مت کرو ساتھ اسکے دیگر کو شریک
اسمیں میری نصرت و یاری کرو — جان اور دل سے مددگاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اس بات پر — میں کروں جب حکم تم پر جلد تر
حقکی رہ میں مال و زر خرچو مدام — اپنی تنگی اور فراخی میں دوام
اور جو حق بات ہے اسکو کہو — اسکے کہنے میں کسی سے مت ڈرو
آپ کے احکام اے حق کے رسول — جان و دل سے کرچکے ہم سب قبول
ہے ہمارا کام ہی جنگ و جدال — اور ہمیشہ ہی ہمارا ہے قتال
عہد وہ اب توڑتے ہیں ہم سبھی — آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم ابھی
ہم کو تنہا چھوڑ کر اے شاہ دیں — قوم میں اپنے نجاویں خود کہیں
کہ کبھی ایسا نہو گا بے گماں — میں ہوں تم سے تم میرے سے جاوداں
گھر تمہارے میں مرا ہو آشکار — اور تمہاری میں مری ہووے مزار

ایمان انصار

عہد و پیمان درمیان آنحضرت و انصار کرام

اور تمہارے سے کرینگے جو کہ جنگ / جان ہیں انسے کرینگا بیدرنگ
اور کرینگے صلح جو تم سے عیان / صلح ہیں انسے کرونگا بیگمان
او کہئے یوں عرض اے شاہ امم / آپکی الفت میں جب مرجائیں ہم
مال و جان جب تم یہ کردیویں فدا / کیا ہے پھر فرمائیے اسکی جزا
شہ نے فرمایا کہ جنت ہے جزا / اور تب یہ آیہ اشرف پڑھا

جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

سنکے یہ آیت بہت ہی خوش ہوئے / اور یوں سب عرض حضرت سے کیے
دست اشرف کیجئے اپنا دراز / ہوتے ہیں بیعت سے اب ہم سرفراز
دست اطہر تب دئے خیر البشر / ہوگئے بیعت سے وے سب بہرہ ور
بارگاہ کبریا سے بر رسول / آیہ اقدس یہ پائی تب نزول

سورۂ توبہ — اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

عقبۂ کبری اسے کہتے ہیں جان / اور اسیکو ثانیہ کہتے ہیں ہان
سہ مہینے آگے ہجرت سے ہی یار / یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار
ہیں بارہ شخص کو شاہ انام / سروری بخشنے بر انصار کرام
ہی روایت آکے جبریل امین / نام جن جن کے کئی ظاہر یقین
انکو ہی حضرت نے ٹھہرایا امیر / انکو تھی انصار میں شان کبیر
نقل ہے تب شخص یک انصار سے / یوں کہا ہی سید ابرار سے
یارسول اللہ اکثر کافران / آج حاضر ہیں منا کے درمیان
حکم دیجے تا کریں ہم انسے جنگ / قتل کردیوں سبھونکو بیدرنگ
شہ کہے حق سے نہیں مامور ہون / تا جدال و جنگ اب انسے کرون
سنکے یہ سب تابع فرمان ہوے / حکم لیکر اپنے ڈیرونکو گئے
واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں جب / عرض خدمت یوں کئے ہیں با ادب
آپکے مشتاق ہم سر و چہار / ماہی بے آب سا ہیں بیقرار
پس مدینے کو بھی زینت دیجئے / اسکو اب رشک گلستان کیجئے
جان و دل سے بندۂ فرمان ہیں ہم / آپکے ہی منتظر بیجان ہیں ہم
ہم سبھونکی دا ہے چشم انتظار / ہیں قبول عرض کے امیدوار
عرض ہے ہر دم یہ حضرت کی طرف / گر قبول افتد زہی عز و شرف
شہ کہے اب تک نہ درگاہ خدا / حکم ہجرت کا نہیں مجھکو ہوا
جسطرف جب حکم دیوے کردگار / میں کرون ہجرت یہی ہے انتظار
پس وداع انکو کئے شاہ جہان / وے مدینے کو ہوے سارے روان
کافرونکو جب ہوئی ہی یہ خبر / ڈالے خاک آہ و حسرت اپنے سر
حکم ہجرت کا ہی تھا جو انتظار / خواب دیکھے ایکشب شاہ خیار
دریا و کوہ کے گلستان ایک / شہ کئی ہجرت وہان پر وجہ نیک
پس صحابہ کو کہے یوں شاہ دین / ہی وہ ہجرت گہ مدینے کی زمین
اور بعض اصحاب کو خیر البشر / حکم ہجرت کا کئے ہیں جلد تر
تب کئی اصحاب نکلے ہے نہان / ہوگئے شہر مدینہ کو روان
حضرت فاروق لیکن ای امین / ہی علانیہ کئے ہجرت یقین
تھے حرم میں کافران جو جمع ہو / انکو یوں کہنے لگے ای کافرو
زن کو بیوہ کرنا چاہی جو لئیم / اور جو اطفال کو اپنے یتیم
وہ کرے اب آکے میرے سے جدال / بات کرنیکا نہ کوئی پایا مجال
کر طواف کعبۃ اللہ سات بار / اور دو رکعت پڑھکے با صبر و قرار
چلدئے شہر مدینے کی طرف / با شجاعت با شہامت با شرف
اسطرح اعیان اصحاب کبار / سب مدینے کو گئے با صد وقار
غیر صدیق و علی مرتضی / کوئی جلیل الشان نہ سرور پاس تھا
پر رہا کین تب کئی اصحاب سے / رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

انکو بعد ہجرت شاہ زمان
رنج پہنچانے لگے ہین کافران

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

انکو فرمائے نبی ٹھہرو ذرا
منتظر ہون مین بھی حق کے حکم کا

سمجھے پیغمبر بھی جاوینگے ادہر
ملکر ایذا مین پڑے پھر سربسر

آیا ہی ایسے مین شیطان لعین
شکل پر یک شیخ نجدی کے وہین

تا تمھاری مشورت مین ہون شریک
تمکو مین بتلاؤنگا تدبیر ٹھیک

رای اپنی اور تدبیر نہان
ایک ایک کرنے لگے اس سے بیان

بولا ابلیس لعین اسکے صحاب
جنگ کر اسکو چھڑاوینگی شتاب

یون کہا تب اسکو ابلیس لعین
رای پھر تیری مناسب یہ نہین

کثرت اتباع سے وہ بید رنگ
پھر کریگا جلد آکر تمسے جنگ

ہر قبیلے سے نکلکر یک جوان
جمع ہوکر جاوین سب اوسپر نہان

ایک قبیلے سے نہین جب اختصاص
کسطرح مانگین بنی ہاشم قصاص

جب سنا یہ بات ابلیس لعین
اس لعین پر تب کیا ہی آفرین

تب جو مانگے ہین وہ مظلومان دعا
حق نے قرآن مین اشارہ یہ کیا

انعوض صدیق از خیر البشر
جبکہ چاہے آپ بھی اذن سفر

مشرکان دیکھے کہ اصحاب کرام
عازم شہر مدینہ ہین تمام

دار ندوہ یک مکان شوریکا تھا
مشورت کرنے لگے سب اسمین آ

کون ہی پوچھے اسے کفار تب
وہ کہا مین نجد سے آیا ہون اب

کافران اسکو غنیمت جان کر
سرگروہ اپنا اسی کو مان کر

یون کہا ہی تب ہشام ابن عمر
کہ محمد کو رکھو تم قید کر

دوسرا کافر کہا یہ سنکے تب
اسکو مکے سے کرین اخراج اب

کیونکہ ہی اسکے بہت شیرین کلام
جو سنین وہ شیفتہ ہو نگے تمام

تب لگا کہنے ابوجہل لعین
یہ مجھے تدبیر سوجھی ہی یقین

اور چلاوین ملکے سب یکبار تیغ
قتل کردین اسکو پلمین بیدریغ

خون بہا پر پس وہ راضی ہوینگے
خون بہا تب ایکا ہم سب دیوینگے

متفق اوسپر ہوی کفار سب
قتل کردین تا دغا سے وقت شب

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

حضرت صدیق اکبر با صواب
ہی روایت اک شب دیکھے بخواب

مکہ اشرف کا میدان ہمام
نور پیرا ہوگیا اس سے تمام

سب مدینے کو منور کر دیا
نور سے اپنے زمین کو بھردیا

آیا جب مکے طرف وہ ماہتاب
پھر منور ہوگیا مکہ شتاب

عائشہ کے گھر مین آ بعد از یقین
کر زمین کو شق گیا اندر وہین

علم مین تعبیر کے وہ اک خبیر
تھے یقین ملک عرب مین بے نظیر

وہ مہ تابان ہین سالار انام
اور ستارے آپکے صحب کرام

یعنے مکے سے نکل کر جاینگے
اور مدینے مین اقامت لاینگے

عائشہ کے گھر مین آکر بعد ازان
جو ہوا غائب زمین کے درمیان

آسمان سے ماہ اوترا ای پسر
شہر مین مکے کے آیا ہے اتر

پھر وہان سے آسمان پر چڑھ گیا
پس مدینے مین بہم نازل ہوا

اور اس شہر مدینے کی زمین
تھی منور جلوہ گر دونہی یقین

کرکے یون مکے کو روشن ایمان
پھر ہوا اسوی مدینہ وہ روان

جب ہوے بیدار وہ عالی وقار
درد وغم سے ہوگئے ہین زار زار

پس ابوبکر مکرم ای زکی
سمجھے یون تعبیر اپنے خواب کی

ساتھ پیغمبر کے ہوکر جان نثار
غربت وہجرت کرینگے اختیار

پھر کے جو مکے کو آیا ماہتاب
ہی دیوانی فتح مکہ بالصواب

گھر مین جانا اسکا ای نیکو نہاد
نزد خلوت سے ہی بی بی کے مراد

مشورت کفار قریش برای قتل آنحضرت صلعم

(سورۂ انفال)

خواب صدیق اکبر

جو ہوا غائب مین مین پا وفات
دفن اسی گھر مین ہو شاہ کائنات

اور یقین ہے انکو ہجرت پر ہوا
کہ نبی کو حکم ہجرت آئے گا

متفق ایسے مین ہو کفار سب
قتل پر شہ کے ہوے تیار جب

الغرض صدیق اکبر ای امین
ہو گئی اس خواب سے اندوہگین

اور چاہی آپ ہی خدمتگزار
اس سفر مین ہو رفیق جان نثار

لائے اس آیت کو جبریل امین
حکم ہجرت شہ کو سنوائی وہین

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

(سورۂ بنی اسرائیل) — اور کہہ اے رب پہنچا مجھکو پہنچانا سچا اور نکال مجھکو نکالنا سچا اور بنا دے مجھکو اپنے پاس سے حکومت کی مدد

اور اس ہی شب کو کفار لعین
مشورتین قتل کے تھے جو یقین

خوابگاہ خاص مین اے شاہ دین
استراحت آپ فرمانا نہین

جمع ہو ایسے مین وہ کفار سب
اور با ہتھیار ہو اشرار سب

داخل دولت سرا ہو کر تمام
قتل کر دیوین دغا سے لا کلام

حکم ہجرت کا مجھے بھیجا ہی رب
مین مدینے کی طرف جاتا ہون اب

کافران سب جمع ہو آئے ہین اب
قتل پر آج وہ ٹھہرے ہین سب

جبر چادر یہ تو میری اوڑھ کر
جلد سو جا اب یہ میرے فرش پر

اور مدینے کو تو بعد از جلد آ
حافظ و ناصر ترا بس ہے خدا

حکم یہ سنکر بہت شادان ہوئے
جان و دل سے شاکر یزدان ہوئے

یہ توکل انکو تھا اللہ پر
کہ انھین نیند آ گئی ہے جلد تر

آئے تب انکی حفاظت کو وہین
جلد میکائیل و جبریل امین

بولتے تھے ای علی تیری مثال
کون ہی کہ تجھسے خوش ہو ذوالجلال

جب رسول اللہ پر شیر خدا
کردئیے یون نفس کو اپنے فدا

قصد انکا سب ناہی جلد تر
اور کہی یون عرض از خیر البشر

ہو مدینے کے طرف رونق فزا
آپکو نصرت وہان دیگا خدا

در پہ سرور کے کھڑے تھے آن کر
تا کہ جب سو جاوے شاہ بحر و بر

جب سنے آواز انکا مصطفے
اسطرح فرمائی ہین یا مرتضی

جو ہین لوگونکی امانت میرے پاس
سب تو پہنچا دے انھونکے ہر اس

پس ابھی جاتا ہون مین باہر شتاب
کہ نہین ہی حق سے مجکو حکم خواب

اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھ
رنج کچھ پاوے نہ تو بے شبہ و شک

شاہ مردان شیر یزدان مرتضی
جان نثار شاہ کو ان مرتضی

اور طمانیت سے با خاطر فراغ
بستر اطہر پہ سوئے باغ باغ

جب ہوے حضرت پہ ایسا جان نثار
خوش ہوا انسے بہت پروردگار

تھے سرہانے انکے بیٹھے جبرئیل
اور میکائیل پائین ای خلیل

ملاء اعلی کے ملائک مین تمام
کر رہا ہی فخر اب وہ لا کلام

آیہ اشرف یہ پائی ہی نزول
شان مین اس باصفا کے بر رسول

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

(سورۂ بقر) — اور ایک شخص ہے لوگوں میں کہ بیچتا ہے اپنی جان تلاش کرنے میں خوشی اللہ کی اور اللہ شفقت رکھتا ہے بندوں پر

ہجرت حضرت پیغمبر

اوڑھ کر حضرت کی چادر کو علی
فرش پر جب سو رہے با شان جلی

پھینک ڈالے کافران اوپر تبھی
وے اسی دم ہو گئے اندھے سبھی

شاہ عالم جب روانہ ہو چکے
یون کہا ایک شخص نے کفار سے

وہ کہا صد وائے تم پر ای گروہ
اب تو آگے سے تمہاری بات کو

پھر یہ دیکھے ہاتھ اپنے پھیر سب
جون کہا وہ پائے ہی مٹی کو تب

گھر سے باہر آ کے سالار عرب
اور لیکر ایک مشت خاک تب

ہی روایت کہ پڑی جس جس پہ خاک
بدر کے دن ہو گئے وہ سب ہلاک

منتظر کسکے یہان ہو تم کھڑے
وے کہے قتل محمد کے لئے

ہو گیا رونق فزا حقکا نبی
اور تمہارے سر پہ ڈالا خاک بھی

پس لگے ملنے کو وی حسرت سے ہات
سر پہ ڈالے خاک پھر وے بد صفات

جا کے پھر دیکھے کہ سوتے ہین علی
وہ کہے ۔ واللہ اعلم بالصواب
بولی بی بی عائشہ دوپہر کو
کسلئے اس وقت ہو بہ ین آئے ہوا
پوچھی کیا مین ہوؤن ہمراہ رکاب
تیز رو تھے اونٹ انکی پاس دو
اور کئی یون عرض ای حقکے رسول
وہ کئے ہین گرچہ عجز و انکسار
ہے ستو قصوا اسی ناقی کا نام
اور امانت دار بھی تھا وہ خبیر
اور تھا ایک شخص عبداللہ نام
اور شب کو آکے غار ثور پر
اور ہم سبزہ بچھائے لا تبھی
پھاڑ کر اپنا کمر بند جلد تر
پس شباشب شاہ کو لے اپنے ساتھ
خوف سے اعدا کے صدیق زکی
آہ جب اس شاہ عالی جاہ کو
شاہ کے پای مبارک نازنین
اس سے سو صدیق اکبر دلفگار
پاؤن بھی صدیق کے زخمی ہوے
غار مین سوراخ تا ہفتاد تھے
تند سے سوراخ کپڑونسے کئے
پھر کئے یون عرض ای مقبول رب

شہ کی چادر اوڑھ یا شان جلی
جانے حق حال نبی بے ارتیاب
سرور عالم نہ آئے تھے کبھو
کیا ہی اب فرمائے اسکا سبب
شاہ فرمائے کہ ہان ای باصواب
تھے خریدی انکو سو درہم سے جو
جو پسند ہو ایک آپ کیجی قبول
پر نہین حضرت قبول یہ زینہار
قول ہے دیر اسے جدعا تھا نام
اس سفر مین اسکو ٹہرائے اجیر
عاقل و ہشیار و زیرک لا کلام
حال سے کفار کے دیوے خبر
پس تناول سے ہوے فارغ نبی
نصف باندھی اور دی نصف دگر
اور وہ پیالہ بھی لیکر اپنے ہاتھ
آگے رہتی شاہ کے پیچھے کبھی
راہ چلنے کی تھی عادت کبھو
جس سے پایا تھا شرف عرش برین
اپنے کھانسنے کئے شہ کو سوار
پر نہین حضرت سے وہ ظاہر کئے
دیکھ وہ صدیق بس مضطر ہوے
لیک دو سوراخ تب باقی رہی
لائے اس غار مین تشریف آپ

تب اوٹھا کر انکو پوچھی کاروان
پس ہوے ہین شہ بوقت نیمروز
یون کہے صدیق ای شاہ ہدا
شاہ سب احوال گزرا سو کہے
اسقدر صدیق جب شادان ہوے
اور کھلا کر فربہ کرکے تھے رکھے
شاہ فرمائے کہ قیمت دیوُن گا
پس کئے ہین یک شتر انسے خرید
شخص یک نامی جو عبداللہ تھا
تا دو اشتر بعد سہ دن جلدتر
کر دئیے اسکو مقرر تب یہ کام
عائشہ کہتی ہین سامان سفر
باندھنے توشہ نہ تب کپڑا ملا
نقل ہی تب نقد درہم پنجہزار
ثور کے جانب ہو گھر سے روان
اور کبھی سیدھی کبھی ڈاوین طرف
تھی اندھیری رات راہ غار دار
ہو گئی زخمی ہوا ہی خون روان
انگلیون پر ہی لگے چلنے ہم
یونہی پہنچے غار پر وہ آکے جب
بیش قیمت وہ جو پہنے تھے لباس
اپنے دو پاؤن سے بند انکو کئے
غار مین تشریف لا پیغامبر

ای علی کہد و محمد ہین کہان
گھر طرف صدیق کے رونق فروز
آپ پر مانباپ میرے ہون فدا
حکم ہجرت سے بھی آگاہ کر دئیے
غایت شادی سے بس گریان ہوے
چارہ سے انکو تب حاضر کئے
اسکو بے قیمت نہین مین لیوُنگا
قیمت نہ صد درم سی ای رشید
رہبری کے فن مین بس آگاہ تھا
لاکرے حاضر وہ کوہ ثور پر
دن گزارے کافرون مین وہ تمام
ہم کئے تیار اسدن جلدتر
جلد اسماء ی خواہر نے آ
گھر مین تھے صدیق کے ای ہوشیار
آہ تھی وہ شب اندھیری بیگمان
دوڑتے تھے جان فدای باشرف
ٹھوکرین لگتے تھے اور چبھتے تھے خار
آئے لرزی مین زمین و آسمان
تا نہ ظاہر ہو کبھی نقش قدم
پہلے اترے غار مین صدیق تب
پارہ پارہ کرا سے وہ حق شناس
غار کو جاروب بھی تب دہ دئیے
انکے رکھ زانو پہ سوئے اپنا سر

بیان صدیق اکبر کے پاؤن کو سانپ کا کاٹنا غار مین

پاؤنکو صدیق اکبر کے وہان
تا نہو بیدار سالار خیار
ہو گئے بیدار شاہ مرسلین
ڈالے حضرت زخم پر اپنا لعاب
شاہ دین فرمائے تب اس مار کو
منتظر تھا آپکا شام و سحر
تا کہ آپ اس غار مین کر کے نزول
حضرت صدیق ای شاہ انام
روکتا تھا مجھکو پس وہ باکمال
پر وہ اپنے پای اشرف کیتئین
آفرین اپر ہزاران آفرین
ہیکہ ایسا آزمائے ہین کئے
حق کہا صدیق اکبر کو سلام
اور اپلے پاک مروارید کے
پس بہت مسرور ہو خیر البشر
اسمین شربت برف سو تھا سرد تر
نوش فرمائے اسے صدیق جب
یہ روایت گرچہ نادر ہی ولے
وہ لعاب پاک در سر دہہار
جب پیے صدیق وہ شربت شتاب
ایک تھی کشتی وہ دریا مین عیان
ای ابو بکر مکرم باوقار
تو عجائب اور غرائب بے حساب

کاٹتا تھا سانپ آکر نہان
بند مین نا ہو خلل کچہ زینہار
اور کہے روتا ہی کیون تو ای امین
وہ شفای الفور پایا ہی شتاب
کیون دیا تو رنج میرے یار کو
آپکے تا دید سے ہون بہرہ ور
رشک جنت جب کرو گے ای رسول
پر کیا جب بند یہ روزن تمام
اور بڑہتا تھا مجھے شوق وصال
یک سر مو بھی ہلایا ہی نہین
رحمت حق اسپہ ہو تا یوم دین
ہین پسند آئی بہت اللہ کے
اسکو پہنچا اور یہ فرمایا پیام
یک پیالہ ہم وہ پتھر مین رکھی
یہ دئی صدیق اکبر کو خبر
شہد سے میٹھا زیادہ ای پسر
حق دیا ہی چین انکے دلکو تب
کچھ عجب اسپر نہ ہرگز کیجئے
آب کوثر سے ہی بہتر لاکھ بار
ہوگیا ہی انسے تب کشف حجاب
اور اس کشتی کے اندر یک جوان
دلکو اپنے تنگ مت رکہ بینہان
اسمین دیکھے صنعتین حقکے شتاب

آہ تب صدیق اکبر ای امین
اشک آنکھو نسی روان ہوا تب
عرض تب صدیق نے شہ سے کیا
سانپ بعد از آکے باہر جلد تر
وہ کیا یون عرض ای سالار دین
اور یہ ستر دیکھے چو طرف
بند گر کر دیوی یک روزن بچے تین
ہوگیا مجبور اور لاچار مین
مین ہوئے تاب و توان او بیقرار
کیا ہی یہ اسکی شجاعت بیعدیل
یک روایت ہی کہ صدیق ہمام
جلد آئے غار مین روح الامین
آگے آدم کے لقین چار الف سال
اور پیالہ ہی وہ شربت سے بھرا
سنگ وہ فی الحال حاضر ہوگیا
اسمین تھی کافور سے خوشبو بڑی
پس معین الدین ہر دو نبی یہان
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب
پس وہ شربت انکو ملنا کیا عجب
شق ہوین یک غار کا کونا ہوا
اور وہ دریا کے کنارے باغ تھا
گر تو چاہتا ہی تو اس کشتی مین آ
جب سنا صدیق اس سے یہ ندا

پاؤنکو اپنے ہلائے ہی نہین
آپکے رخسار پر ٹپکے ہین جب
سانپ نے پر پاؤنکو ایذا دیا
پای بوسی سے ہوا ہے بہرہ ور
کہ مین عیسی کے زمانے سے یہین
مین بنا یا تھا یہان آیا شرف
آون بیشک دو ہزار روزن سے مین
پاؤنکو اسکے دیا آزار مین
پاؤنکو کاٹا ہون اسکے بار بار
کیا ہی یہ اسکی صداقت کی دلیل
باب مین حب نبی کے لاکلام
اور کئے ہین عرض یون ایشاہ دین
ہم کئے یک سنگ پیدا باکمال
ہی وہی تریاق اسکے زہر کا
او تبھی حکم خدا سے شق ہوا
اور بہت بہتر تھا اسکا رنگ بھی
یون کیا ایچ معارج مین بیان
وہ روایت ہی صحیح اور کامیاب
ہی یہ قدرت حقکی ای اہل ادب
اور نظر آیا ہی یک دریا بڑا
وہ جوان کشتی سے کرتا تھا ندا
تا تجھے اس باغ مین چھوڑون لجا
جلد تب اسکو جواب ایسا دیا

بیان جبرئیل کا شربت لانا

ایک دیدار نبی پر لیے گمان
انکو فرمائے ہین یون سالار دین
وہ کئے ہین عرض ای شاہ انام
اور نہ کشتی محبت ہی پچہان
غار سے گر تم نکلنا چاہتے
ہو وہ لگ دیتے ہماری مشرکین
اور روایت ہے کہ حضرت آن کے

ہین فدا ایسے ہزارون بوستان
ای ابوبکر مکرم پیش بین
آپ ہی کیجے بیان اسکا تمام
اور رضوان ہی جو تھا شمعین ان
یا غمین وہ تم کو بیجا چھوڑتے
ہم یہ روزن سے نکلجاوین یقین
جبکہ غار ثور مین داخل ہوے
آکے یک مکڑی بھی از حکم غنی

الغرض صدیق جب ای باشعور
واقعہ تم پر کھلا ہے جو یہان
تب کئے ارشاد یون وہ شاہ دین
اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار
ہی روایت دوسری شاہ خیال
اور اس کشتی میں چڑھکر جلد تر
حکم حق سے ایک کیکر کا شجر
غار کے سر پر تھی یک جالا تنی

آئے ہین غیبت سے درحال حضور
تم کہو یا مین کرون اسکا بیان
حوض کوثر ہی وہ دریا بالیقین
ہی وہ جنت کا بلا شک مرغزار
یون کہے صدیق سے ای یار غار
باغ جنت مین کرینگے اب گزر
ہو گیا پیدا ابھی اس غار پر

دہونڈہنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر مین صدیق اکبر کے اور غار ثور تک جانا اور سر غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب مین قدرت آلہی سے موجود ہوے تھے دیکھ کر واپس ہونا

دختر صدیق اسما پاک ذات
صبح کو سب کافران پر اضطراب
مین کہی اسکی خبر مجھکو نہین
لیس وہ ملعون اسطرح کہنے لگا
جو کہ ان ہر دو کو لاویگا یہان
دہونڈہتے تھے شوق طمع مال و زر
لے قریشو کی جماعت اپنی سات
لیک کچھ آثار انگشت قدم
پس قریشو نے کہا ہی وہ لعین
وہ کہانت سے یہ جانا ہو مگر
جا کے وے کفار دیکھے غار پر
ڈال انڈے اسپہ تھی بیٹھے ہوے

یون روایت کی ہے ای نیکو صفات
دہونڈہتے آئے ہماری گھر شتاب
سنتے ہی یہ بات بوجہل لعین
شہر مکے مین کرو ایسا ندا
یا کہ دکھلاوے ہمین انکا نشان
کوہ و صحرا مین ہوے ہین منتشر
جب چلا مکے سے باہر بد صفات
دیکھکر اس راہ مین اے محترم
آئے ہین دو تو یہا تک بالیقین
کر دیا اپن اسے حق بے خبر
کہ کھڑا ہی اسپہ کیکر کا شجر
کافرونکو دیکھ وی ہر دو اڑی

کہ مرا والد بھی اور شاہ جہان
ماری در کو پس مین باہر آئی جب
یک طپانچہ مجھکو مارا بے حیا
کہ رسول اللہ اور صدیق کو
اسکو ہم سو اونٹ دینگے یقین
شخص یک قائف جو اسکا نام تھا
راہ مین صدیق کا وہ نقش پا
ظن غالب انکے وہ جاتے پہ کر
پر یہانتک آکے گم ہوئے یا نسے کہان
قول دیگر ہی کہ وہ بولا وہان
اور ہین مکڑی کے جالے بھی وہان
کافران بولے یہ کیکر کا شجر

آہ جس شب کو ہوی گھر سے روان
پوچھی وی والد کہان تیرا ہی اب
کان سے جھمکا مری نیچے گرا
عندلیب گلشن تصدیق کو
یہ ندا سنکر بہت سے مشرکین
دہونڈہنے نکلا ہی جب وہ بیحیا
گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا
غار تک آیا وہی کرتا نظر
ہین زمین مین یا گئے بر آسمان
کہ ہین وے اس غار کے ہی درمیان
اور یک جفت کبوتر بیگمان
عمر احمد سے بڑا ہی سربسر

دیکھ مخلوقات حق مین ای شریف
کہ ہی مکڑی ایک مخلوق ضعیف
ایسے یک مخلوق سے حق بیگمان
یون دیا فتح و ظفر بر کافران

چونکہ یک مچھر سے وہ تھا پاک
کر دیا نمرود کو پل مین ہلاک
معجزہ ہی یہ بڑا اس شاہ کا
وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا

ہی روایت تب ابو بکر گزین
سنکے وہ آواز کفار لعین
ہو گئی ہین مضطرب اور بیقرار
انکو فرمائے رسول باوقار

کہ نہ غمگین ہو تو ای فرخندہ پے
حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہی
جب معیت یہ سنے وہ یار غار
دلکو تب انکے ہوا چین و قرار

حق کیا نازل سکینہ جلد تر
قلب پر صدیق کے ای باخبر
الغرض ہو کر پشیمان و حزین
غار سے واپس ہوے سب مشرکین

اور عبد اللّٰہ ہمینہ لا کلام
کافرونکے ساتھ ہی رہتا مدام
اور شبکو آ کے غار ثور پر
کافرونکے حال سے دیتا خبر

ہے روایت بادشاہ انبیا
اس کبوتر کے کئے حق مین دعا
حقنے دی ہی اسکو جگہ در حرم
فضل سے اسکو کیا پس محترم

جو کبوتر اب حرم مین ہین پچھان
اسکے ہی اولاد سے ہین بی گمان
تھی ہین جاری وہ تا یوم القیام
اور ہی کھانا اسکا امت پر حرام

تین دن گزرے کے بعد ای خبیر
اشتران حاضر کیا ہے وہ اجیر
سرور عالم نکل کر غار سے
تب مدینے کے طرف راہی ہوے

تھا ربیع اول وہ ای باصفا
غرہ تھا یا دوسرا دن پیر کا
شاہ قصوی پر ہوے اپنے سوار
اور تھے پیچھے آپکے وہ یار غار

جو وقائع راہ مین پائے ظہور
یک عجیب اسنے ہی یہ آیا شعور
ایک عورت عاتکہ تھا جسکا نام
دختر خالد مروت التیام

ام معبد اسکی کنیت ای سعید
راہ مین تھا اسکا خیمہ در قدید
تھی وہ عورت پس خلیفہ عاقلہ
اور مہمان دوست تھی وہ کاملہ

جبکہ گزرے اسکے خیمہ پر رسول
اسکی منزل مین کئے شرف نزول
شیر و خرما گوشت سالار عرب
ام معبد سے کئے دریافت جب

اسنے کی تب عرض اے شاہ کریم
ہی یہان اس سال مین قحط عظیم
اور مند انکی یونکا دور ہے
اسلئے یہ عاجزہ معذور ہے

ہو نہ سکتے حاضر یہ چیزین بے قصور
میہمانی پس مین کی ہوتی ضرور
اسکے پھر خیمے مین دیکھے ہین نبی
لاغر یک بکری تھی پس باندہی ہوی

اس سے پوچھی یون رسول انس و جان
باندہ رکھی کیون تو اس بکری کو یان
بولی لاغر ہو کے یہ بکری یقین
ساتھ سندی کے ہی جاسکتی نہین

ہی وہ مدت سے ضعیف و ناتوان
دودھ کا اسمین نہین نام نشان
شہ کہی کیا اذن تو دیتی ہی زود
تا نچوڑون مین اس بکری سے دودھ

وہ کہی گر دودھ اب کچھ اسمین ہو
مین فدا ہون آپ پر پس لیجیو
پاؤن بکری کے ملا یا یک دگر
دست اطہر اسکے پھیرے کاس پر

بول بسم اللہ پڑہی ہین یہ دعا
رَبَّنَا بَارِكْ لَهَا فِي شَاتِهَا
یعنی اس بکری مین اے عالم کے رب
دیجے برکت ام معبد کو ثواب

سرور عالم یہ کرتے ہی دعا
کاس اسکا دودھ سے یون بھر گیا
پاؤن اسکے ہو گئی ہر دو جدا
شاہ دین منگوا کے اسکو اک گھڑا

وہ گھڑا بھر کر نچوڑی اس سے دودھ
خیمے والونکو پلائے سب وہ زود
اپنے ہمراہ ہونکو پلوا بعد ازان
خود کئے ہین نوش سالار زمان

پھر نچوڑی دودھ دوسری بار جب
گھر کے برتن بھر گئی ہین اس سبب
بعد ازان خیمے مین کچھ آرام کر
سرور عالم اوٹھے ہین جلد تر

کر وضو کانٹے پڑی تھی جو وہان
اسپہ ڈالو اُسے وہ پانی ایمان
صبح اس جاپر اگا ہے یک شجر
تھی کرامت سے ہوا وہ مشتہر

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا
شام کو گھر اپنے آیا بو سعید
وجہ پوچھا اسکا حیران ہو کے جب
وہ کہا و اللہ پیغمبر ہے وہ
گر مین ہوتا اسپہ ہوتا جان نثار
ملکے آنحضرت سے ہر دو جلد تر
نقل ہے یکری سے وہ آیا خبر
قحط آیا عصر مین اسکے زیاد
دود دیتی تھی بہت از فضل رب
ہاتف غیبی کئی دن بعد آ
جا بنو وہ کون ہین ہر دو رفیق
اور اس خیمے مین برکات و نور
دست پیغمبر کی برکت سے عیان
جلد جا کر تم ای ابنای کعب
اور مذمت میں بھی کفار و نحوس
یکیان سمجھی کہ وہ سالار دین
وہ ابھی ایمان لایا تھا نہین
طی کیا ہون جلد اکثر منزلین
مین زمین پر گر کے پھر ہو کر سوار
دونو اگلے پاؤن میرے اسپ کے
نہین طاقت تھی گھوڑے کے تئین
دیکھ کر صدیق نے مجھکو قریب
اور کہی حق سے مری پر کر نگاہ

مین نے گاڑا اشتہاد تین لکھا
زوجہ تھا ام معبد کا رشید
ام معبد نے کہی وہ قصہ سب
سب سنو نکا یقین سر زد ہوا
اور کرتا اسکی صحبت اختیار
شرف ایمان سے ہوی ہین بہرہ ور
دیکھتے تھے بیتین شام و سحر
سال یک کہتے جسے عام الرماد
سیر تھے سب اہل خانہ اس سبب
بیتین اس مضمون کے کہتے پڑھا
ہین محمد اور صدیق عتیق
شاہ کے مقدم سے پائے ہین ظہور
دود دی ہی اس قدر وہ بکریان
ہین اپنے یہ پوچھو حال سب
اور کئی بیتین پڑھی ہاتف نے جب
عازم شہر مدینہ ہی یقین
پس وہ نکلا ڈھونڈھنے شہ کے تئین
اور ملا یا شاہ کو جا راہ مین
جلد دوڑایا ہون پھر بے اختیار
قدرت حق سے زمین مین دھس گئے
کہ نکالے پاؤن باہر از زمین
مضطر و حیران ہوا ای نصیب
یا الٰہی اسکے شر سے دے پناہ

الغرض وہ پادشاہ دوجہان
دیکھا برتن گھر کے بھی چھوٹے بڑے
کی ہی حضرت کے شمائل کا بیان
ہی محمد نام اسکا مشتہر
ساتھ لے پس اپنی عورت کو وہین
اور کئی دن تک وہ خدمت مین رہے
تھی زمانے تک عمر کے وہ یقین
تھی بڑی تصدیع عالم پر تمام
دختر صدیق اسما یون کہی
کہ جزای خیر رب العالمین
ام معبد کے وہ خیمے تک گئے
ایک بکری ام معبد کی حقیر
اسکے گھر جتنے تھے برتن وہ تمام
معجزے سے شہ کے دیویگی خبر
حضرت اسما کہی ای باصفا
جا سراقہ پاس کفار عرب
نقل یون کرتا ہی وہ ای باوقار
جب ہوا نزدیک شاہ مرسلین
اسقدر نزدیک سرور کے ہوا
پھر زمین پر جلد تر مین گر پڑا
مصطفےٰ کے اور میرے درمیان
شہ کہے اسکو ذرای باادب
یہ دعا کرتے ہی وہ سالار دین

جب وہ خیمے سے ہو آگے روان
شیر خالص بھرے ہین اور دہر
اور اوصاف و خصائل کا بیان
اسکے جو یا ہین قریش بے سیر
جلد آپہنچا مدینے کے تئین
بعد ازان پھر اپنے خیمے کو گئے
دود مین اسکے کمی آئی نہین
ایک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام
کہ مدینے کو سدہار جب نبی
دیوے ان ہر دو رفیقوں کے تئین
اور دے شرف نزول اسجا کئے
کہ نہین دیتی تھی جو یک قطرہ شیر
بھر گئے اس دود سے ہی لاکلام
شاہدی بکری بھی دیگی سربسر
ہاتف غیبی یہ بیتین جب پڑھا
بھیجے ہین سوی مدینہ اسکو تب
کہ مین تب گھوڑی پہ اپنی ہو سوار
اسپ میرا ہو گیا سر بر زمین
آپکا آواز قرأت مین سنا
عصا اپنی اسپ پر کرنے لگا
فاصلہ تھا ایک نیزے کا ہی جان
رب ہمارا ہی ہمارا ساتھ اب
پاؤن گھوڑے کے دہسے جا وہین

بریدہ اسلمی کا حضرت سے ملنا اور ایمان سے مشرف ہونا

مین کیا تب عرض ای مقبول رب
کہ اس آفت سے بچاؤ مجکو اب
مین نہ بدخواہی تمھاری سے کرون
بلکہ رہ مین جسکو پاؤن پھیر دون

سرور عالم کہے ای رب مرے
گر یہ سچا ہو تو اسکو چھوڑ دے
یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین
پاؤن باہر آئے گھوڑے کے وہین

مین کیا تب نذر توشہ مال و زر
پر قبولے ہی نہین خیر البشر
اور فرمائے ہین حاجت نہین
کچھ نہ چاہتے ہین تریسے ہم یقین

پر کسی سے یہ خبر ہرگز نہ بول
راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول
بس ہانسے جب سراقہ پھر گیا
وہ کئے دن تک یقین گمنا رہا

شاہ جب پہنچے مدینے کو عیان
تب کھلی ہے اسکی مکے مین زبان
فتح مکہ جب کئے شاہ عرب
قوم اپنی لے سراقہ ساتھ سب

خدمت عالی مین تب حضر کیے آ
شرف ایمان سے مشرف ہوگیا
نقل ہے آگے چلے جب مصطفا
تب بریدہ اسلمی آکر ملا

وہ بھی اپنے ساتھ لے ستر نفر
دھونڈ ہتے نکلا تھا شہ کو بسر
نام پوچھے اسکا جب شاہ انام
تب کہا ہی وہ بریدہ میرا نام

ساتھ اسکے نام سے ای باکمال
تب لئے اسطرح سے ہین نیک فال
جانئے لفظ بریدہ ای امین
ہی برودت سے ہی نکلا بالیقین

یعنی سلامت اور سکون پر بالدوام
ہی بنا اسکا سمجھ ای نیکنام
پوچھے پھر تیرا قبیلہ کونسا
مین بنی اسلم سے ہون کہنے لگا

یوں ہی خبر و سلامت کی نشان
کس بنی اسلم سے پوچھے بعد ازان
وہ کہا اولاد سہم سے ہون کے
تب رسول اللہ فرمائے اُسے

جانئے معنا ہی حصہ سہم کا
حصہ یک اسلام سے تو لیویگا
عرض خدمت پس بریدہ نے کیا
آپکا کیا نام ہی شہ نے کہا

مین محمد ابن عبد اللہ ہون
اور بیشک مین رسول اللہ ہون
پس یہ سنتے ہی بریدہ باصفا
جلد تر کلمہ شہادت کا پڑھا

اور ستر شخص جو تھے اسکی سات
وے بھی سب اسلام لائے نیکذات
پھر بریدہ نے کہا تب ای رسول
آپکا ہو جب مدینے مین دخول

چاہیے ہمراہ ہوے یک علم
پس عمامہ اپنا لے وہ محترم
اپنے نیزہ پر عمامہ وہ چڑھا
ساتھ اس جھنڈے کو لے چلنے لگا

شاہ کے آنیکی اخبار ای ہمام
جب سنے تھے سارے انصار کرام
صبح کو ہر دن مدینے سے وے سب
آکے استقبال باہر بہ طرب

اور پہاڑونکے اپر چڑھکر تمام
منتظر دوپہر تک رہتے مدام
اور بہت جب گرم ہوتا آفتاب
وے گھرونکو اپنے پھر آتے شتاب

یون ہی یکدن کر بہت کچھ انتظار
لوٹ آئے اپنے گھر سب نامدار
یک یہودی نے خبر دی آکے تب
کہ محمد لاتے ہین تشریف اب

سنکے یہ آواز انصار کرام
ہوکے باہتیار دوڑے ہین تمام
شہ سے سب حرہ کے اوپر جا ملے
پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے

اور کہتے تھے مبارکباد سب
اور دیتے تھے خوشی کی داد سب
عورتان دان بھی پیر و جوان
لڑکیاں لڑکے بھی ہوکر شادمان

بولتے آیا رسول اللہ ہے
یہ حبیب اللہ عالی جاہ ہے
اور بنی نجار کی سب دختران
دف بجا بیت کہتی تھیں عیان

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ[1]
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ
اور مستورات انصار کبار
ہوکے بعض انمین چھاٹی پر سوار

اور بعضے گھر کے دروازونکے پاس
بعضے گلیون مین بصد شکر و سپاس
شعر یہ پڑھتے تھی با فرح و طرب
اور بجا لاتے تھی ساری شکر رب

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ[2]
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

حضرت کا مدینۂ منورہ مین پہنچنا

[1] ہم بنی نجار مین کیا خوب ہے کہ حضرت ہمسایہ مین ہوے ہین ۱۲

[2] چمکا چودھوین رات کا چاند ہمارے پر ثنیات الوداع سے واجب ہی شکر ہمپر جس قدر کہ پکاری اللہ کو پکارنے والا ۱۲

شرف نزول رسول مقبول کا قبا مین اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہان سے نکلکر داخل مدینہ ہونا اور گھر مین ابوایوب کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی کا بنانا ۔

اسطرح لایا روایت ہی انس — اندنون تھی عمر میری نو برس
یاد ہے جسدن کہ سالار زمن — ہین مدینے کو کئے رشک چمن

یون مدینے مین نکلے انوار رب — ہوگئے روشن در و دیوار سب
جسطرح ہو از طلوع آفتاب — آسمان سے تا زمین روشن شتاب

اور جسدن شاہ کی رحلت ہوی — سب مدینے مین اندھیری چھاگئی
جون غروب مہر سے ہو بیگمان — شب اندھیری از زمین تا آسمان

ماہ مولد پیر کا دن ای فصیح — بارہوین تھی جان بر قول صحیح
مولد و بعثت و ہجرت اور وفات — اسہی ماہ و دن مین ہی ای نیکذات

بست و ہفتم شب تھی از ماہ صفر — غار مین داخل ہوے خیر البشر
اور پیر کو وہان سے ہو روان — بارہوین پہنچے مدینے شادمان

پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی — دوسرے ایام پر ثابت ہوی
الغرض اسدن قبا مین ہی رسول — جانئے آکر کئے شرف نزول

تین دن کے بعد آئے ہین علی — انکے ملنے سے ہوی شہ کو خوشی
وہ پیادہ جلد تر آئے تھے جب — آبلے لائی تھے انکے پاؤن تب

دست پاک اسپر پھیرے مصطفے — جلد وہ فی الحال پائی ہین شفا
شہ قبا مین پہنچے جسدن آنکر — بیٹھے تھے خاموش زیر یک شجر

لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر — تھا ہجوم خلق بیحد اے خبیر
جب پچھانتے شہکو لوگون کو تھی — وی سمجھ صدیق اکبر کو نبی

با ادب کرنے لگے انکو سلام — گرم تھی تب دھوپ بھی ای نیکنام
پس کھڑے صدیق تب ہوکر وہان — شاہ پر کر اپنی چادر سائبان

پہنچتی تھی دھوپ پر شہ کی جب — اسلئے سایہ کیا وہ با ادب
ابر جو کرتا تھا سایہ آپ پر — آگے بعثت کے وہ تھا ای باخبر

ہو وہ از اصحاب سے ای باصفا — دیکھ ایسا ہی مدارج مین لکھا
اور اترتے ہی پیمبر در قبا — ایک مسجد کی کئے اسجا بنا

مسجد اول یہی ہی بالیقین — کہ بنا جسکو کئے سالار دین
یہ وہی مسجد ہی قرآن مین خدا — مسجد تقوی سمجھ جسکو کہا

ہی خبر جو کوی وضو کامل کرے — اور نماز آکر وہ مسجد مین پڑھے
تو ملیگا اسکو عمرے کا ثواب — اور کہا فاروق اعظم باصواب

کہ یہ مسجد دور تر ہوتی اگر — ہم زیارت کیلئے کرتے سفر
پس عمر اپنے مبارک ہاتھ سے — جانئے جاروب ہین اسکو دئے

سعد وقاص معظم پاکباز — بولے اس مسجد مین دو رکعت نماز
دوست تر رکھتا ہون مین از رجا — جانے سے بیت المقدس کو دوبار

الغرض حضرت قبا کے درمیان — جانو چودہ دن رہی ہین شادمان
پس نکلکر جمعہ کے دن ہی رسول — بطن وادی مین کئے آکر نزول

اور نماز جمعہ وہان قائم کئے — اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے
در فشانی یون مواعظ مین کئے — نور ایمان لوگ سب جس سے لئے

پس نماز جمعہ بعد از ہو سوار — جلد ہے سوی مدینہ باوقار
قوم سے انصار کے سب شیخ و شاب — تھے خواص و عام ہمراہ رکاب

اور مدینے مین ہوے داخل وہ جب — عرض یون کرنے لگا ہر شخص تب
لائیے تشریف میرے گھر طرف — میرے گھر کو کیجئے بیت الشرف

شاہ نے تب حق مین سبکے کی دعا — حکم اور ارشاد یون سبکو کیا
حق سے ہی مامور یہ ناقہ مرا — مین وہان اتروں جہان بیٹھے وہ جا

[illegible] ۱۲۸۱

حضرت کے دست مبارک کی برکت سی [illegible] معجزہ

مسجد نبوی کی بنا

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست — می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست
اونٹنی پس آپکی گزری وہاں — مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں
پس وہاں بیٹھی ہے وہ بے اختیار — سرور دین تھے ابھی اوپر سوار
وحی کی حالت ہوئی ہے اتنے مین ود — پھر اٹھی ہے اونٹنی اسجا سے زود
آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی — آگے بیٹھی موضع اول پہ ہی
مسجد نبوی کے ہی مقدا سے — تھا اشارہ جلد و رفتار سے
تھا ابو ایوب انصاری کا گھر — روبرو اس جا کے ای باخبر
آگئے وہ عرض تب حقکی رسول — گھر مین انکے ہی کئے شرف نزول
اسلئے انصار مین ای فہیم — تھی ابو ایوب کی شان عظیم
بعد اسکے وہ شہ عالیجناب — مسجد خاص اپنی بنوائی شتاب
آگے مسجد کے جہاں وقت نماز — ہو وہاں کرتے ادا سب نیاز
اور ایک میدان وہاں تھا ای فہیم — مالکان تھے اسکے دو لڑکے یتیم
خشک دو خرمے کو کرتے تھے وہیں — جا ہے مسجد کیلیئے شہ وہ زمین
تب کئی مین عرض وہ ہر دو یتیم — ہم نہ لیوین قیمت آ شاہ کریم
پر نہ بے قیمت نہیں انسے لیئے — بلکہ دس مثقال زر انکو دیئے
مال سے صدیق کے ای پاک ذات — وقت ہجرت کے جو وہ لائے تھے ساتھ
اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر — اسکو عثمان نے خریدا جلد تر
دیکے قیمت اسکی درہم دس ہزار — داخل مسجد کیا وہ با وقار
اور یک جانب تھا نخلستان وہاں — اور روبرو بھی گورستان وہاں
قطع کروائے ہین پس اشجار سب — اور کروائے زمین ہموار سب
اور کھدوا لئے قبور مشرکین — اور لئے مسجد کے خاطر وہ زمین
بولتا ہی یوں مدارج مین یہاں — کہ ہوا معلوم اس سے بیگمان
کہ زمین کو صاف کر قبرین کھدا — باندھنا ہی مسجدین بیشک روا
ہاں قبور کا فراق یہ ہی مگر — حکم رکھو سکتے ہین پس یہ منحصر
الغرض بر حکم سالار خیار — اینٹ ڈالے اسکی اصحاب کبار
آج بھی ہیگا بقیع مین دو مکان — ہر مسجد اینٹ ڈالی تھے جہاں
شاہ عالم اور اصحاب آپکے — اینٹ لاتے تھے سب اپنے ہاتھ سے
اونٹنی سرور کی بیٹھی تھی جہاں — منبر مسجد بنا ہی اب وہاں
اسکی دیوارین تھے کچے اینٹ کے — برگ خرمے سے کئے سایہ اسے
ہر صحابی اینٹ یک لاتا تھا جب — اور دو عمار لاتا با طرب
اینٹ وہ اپنی طرف سے ایک تھی — اور حضرت کی طرف سے دوسری
تب کہے ہر ایک کو ہی اجر ایک — اور بیشک ہی سب تھے دو اجر نیک
ایک گروہ باغیہ پس عنقریب — قتل کردیوگی تجکو ای حبیب
یعنے تو پاوی شہادت کا ثواب — پس کہے تھے چونکہ وہ عالیجناب
وہ لڑائی مین معاویہ کے جان — ہوگیا مقتول بے شبہ و گمان
طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال — جان چوسٹھ گز کا تھا بقیل و قال

اصحاب صفہ کا بیان

اور مشرق تا مغرب آمین — عرض اسکا ساٹھ گز تھا بالیقین
اور بعد فتح خیبر جانیئے — دو طرف سے اسکو صد در صد کئے
اور یہ محراب مسجد بیگمان — اب مساجد مین جو ہے معمول جان
تب وہ مسجد مین تھا ای باتمیز — اسکا بانی ہے عمر عبد العزیز
وہ مجدد اور بڑا حامی دین — تھا ز اعلام گروہ تابعین
جب ہوا تحویل قبلہ با شرف — ایک صفہ قبلۂ اول طرف
جو ہوا خالی مسجد ای باصواب — اسمین ہی تھے گئے ایسے صحاب
تھے جو فقرا اور مساکین با کمال — اور نہین تھے انکے تئیں اہل و عیال
بو ہریرہ بھی انھین اصحاب سے — ہی سمجھ اس شاہ کے احباب سے
کہتے ہین ہفتاد تن تھے وی سبھی — چار سو تھی ہے روایت دوسری

انہنے جب تے تھے باکرہ نکاح
انہیں ہوئی تھی کمی ای بافلاح

جنگ مین بیر معونہ کے سعید
ہوگئے ہفتاد مرد انسے شہید

باصفا اصحاب صفہ جو کہ تھے
مین ملا ہون انسی ستر شخص سے

اور کسیکو تو فقط تھی یک ازار
یا کسی کو ایک کمل تھی شعار

آدھی پنڈلی تک کیسکو وہ گلیم
رہتی ٹخنون تک کیسکو ای سلیم

کام جب مسجد کا پایا انصرام
پہلوی مسجد مین تب شاہ انام

زید و بو رافع جو تھے با اختصاص
سرور عالم کے دو مولا کے خاص

اور زن و اولاد بھی صدیق کے
جو تمامی شہر مکے مین ہی تھے

تب نبی گھر سے ابو ایوب کے
اپنے وہ دولت سرا مین آرہے

اور وہ تھا اولاد مین یوسف کی جان
شاہ پر لایا ہی ایمان بیگمان

کہ مدینے کو جب آئے مصطفےٰ
آپ سے ملنے کے خاطر مین گیا

ای سلما تو تحیات سلام
تم کرو بر خویش و بیگانہ تمام

اور شب کو لوگ سب سوتے ہین جب
تب گزارو تم نمازین باادب

پند یہ مجھکو بہت آئی پسند
مین گیا پس اپنے گھر کو فرحمند

کوئی پیغمبر سوای باصواب
بایقین تا دیکھے انکے جواب

دوسرا یہ اہل جنت کو تمام
حقتعالی دیوے کیا پہلا طعام

وحی تب آئی ہی حضرت پر شتاب
اسطرح فرمائے وہ تینون جواب

جانب مشرق سے یک آتش پڑی
حکم سے مولا کے ظاہر ہووےگی

مومنان جنت مین جاوینگے جب تمام
دیویگا حق انکو جو پہلا طعام

اور کبھی مانکی منی ہووے زیاد
باپ کی ہووے منی گلبے زیاد

جب سنا تم تو جواب باصواب
شرف ایمان سے ہوا مین کامیاب

ہی روایت وہ مہ شوال تھا
عمر سے بی بی کے نوان سال تھا

بیٹھے یکدن لڑکیونکی ساتھ کھیل
کھیلتی تھی بافراغ جان و دل

اور ردا تھی دو کے سر ہوتے تھی جب
تو سد مین و زیادہ ہوتے تب

یون بخاری بیچ ای فرخندہ پے
بوہریرہ سے روایت آئی ہے

آہ ایسی تھے وی سارے مفلسین
کہ تھی چادر کسی کو بھی یقین

آہ اس کمل کیتیں وہ باصفا
اپنی گردن مین ہی تھا بن باندھتا

وقت سجدے کے ستر کے واسطے
دو کنارونکو پکڑتا ہاتھ سے

ہے روایت اپنی بنوائی دو گھر
عائشہ سودہ کے خاطر جلد تر

بھیج مکے کو انھین ای باکمال
اپنے بلوائی ہین سب اہل و عیال

انکو بھی صدیق اکبر کا خلف
ساتھ لے آیا مدینے کیطرف

اور اس ہی سال مین ابن سلام
جو یہودان کا تھا عالم او امام

اپنی ایمان کا سبب کہا باادب
اسطرح کہتا ہی وہ عالی نسب

اور حاضر تھے وہان خلق کثیر
اس نصیحت مین تھی سالار بشیر

اور محتاجون کو کھلواؤ طعام
صلہ رحمی کیجو خوش ہو سے مدام

تھی یہی پہلی نصیحت کے امین
جو مدینے مین گئے وہ شاہ دین

آزمایش کیلیے پھر مین گیا
اور سوالات تین حضرت سے کیا

ان سوالونسے یہی پہلا ہی جان
کہ ہی کیا پہلی قیامتکی نشان

تیسرا کیا ہی سبب دختر پسر
مثل مادر ہو کیہو مثل پدر

کہ یہی پہلی قیامت کی نشان
ہووےگی واقع بلا شک و گمان

ہانکتی لیجاویگی وہ عالم کو سب
قہر سے مغرب کے جانب جان تب

ہووے ماہی کے جگر کا وہ کباب
جو اٹھائی ہی زمین بے ارتیاب

پس منی جسکی ہو زیادہ ای امین
اسکے ہو مانند بچہ بھی یقین

اور اس ہی سال مین ہے ای باصواب
عائشہ سے بھی ہوا شہ کا ملاپ

عائشہ سے نقل ہے ای محترم
جبکہ پہنچے ہین مدینہ جا کے ہم

لائے ہین تشریف جیسے مین نبی
مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

سلمان فارسی کا ایمان لانا

ناگہاں پکڑی مری مادر مجھے
پس پکڑ کر ہاتھ میرا شاد مان
جب تلک بیٹھے پائی بی قصور
عرض کی ای بادشاہ انبیا
اور اسی ہی سال مین شاہ جہان
یک علی مرتضیٰ باقی رہے
اور اسی ہی سال مین یک لانڈگا
اور اسی ہی سال مین آیا نیاز
اسکے آگے ظہر او رعصر وعشا
لیک ہی جب فجر مین قرأت دراز
یو نہی لایا ہی مواہب مین دیک
نقل عبد اللہ بن عباس سے
قوم سے دہقانیونکے تھا وہ جان
ایکدن دیر نصار اپر گزر
پڑہتے تھے انجیل وے سب بانیاز
دین ہے یہ عیسوی کر تو قبول
مین نکلکر قید سے اسکے نہان
جب موا وہ شام مین آیا خبر
اسکے مرتے دم کہا مین درد سے
اسکی جا صحبت مین رہ تو باادب
ایک عابد سے دیا مجھکو نشان
ہی بملک روم اک اسقف بڑا
پوچھا جب جاوے تو ای ناموس

خوف تب آیا بہت دلمین مرے
لیگئی ہی نزد شاہ دوجہان
لیگئی مجکو پیمبر کے حضور
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا
باندہی یار و مین اخوت اپنی جان
لطف سے تب انکو یون فرمادیے
ایک چرویہ سے آباتین کیا
ہوگئی مشروع اذان بہر نماز
فرض تھے دو دو ہی رکعت ای فتا
دو ہی رکعت فجر کی ٹہری نماز
اور بھی اقوال آئے ہین ای نیک
آئی ابن عم خیر الناس سے
شہر تھا اسکا بملک اصفہان
ناگہاں میرا ہوا ای باخبر
اور تھی بعض انمین مشغول نماز
جان و دل سے مین کیا اسکو قبول
شام کے جا ہو او ہان سے روان
جانشین اسکا ہوا اسقف دگر
پاس کسکے مین رہون بعد از ترے
پس رہا مین جاکے اسکی پاس تب
تھا وطن اسکا نصیبین بیان
ایسا ہی اسکی رہ صحبت مین جا
پاس مین کسکے رہون ای خبر

شانہ کر مجکو سنواری بی ہراس
تب بہت دلمین مرے دہشت ہوی
تھے نبی یک تخت پر رونق فزا
آپ ہر دو کا ہو حافظ کردگار
تھے مہاجر انمین پینتالیس تن
کر تو میرا ہی برادر بایقین
اور دیا ترغیب وہ ایمان پر
اور نماز فرض اسہی سال مین
دو مہینے بعد ہجرت کے یقین
اور مغرب طاق سہ رکعت کی تھی
اور اسہی سال سلمان باصفا
دی مجھے سلمان فارس نے خبر
تھی ہمین آتش پرستی صبح وشام
سنکے مین آواز انکا باصفا
طور یہ انکا مجھے آیا پسند
باپ میرا اس سے جب آگہ ہوا
ایک راہب سے ملا جاکر بشام
تھا وہ اسقف اہد عابد بڑا
وہ کہا موصل مین از اہد ہی ایک
وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعار
پاس اسکے بھی رہا مین چند روز
اسکی صحبت مین رہا پس جاکے مین
وہ کہا پیغمبر آخر زمان

منہ دہلا بہتر بنہائی ہی لباس
میری مادر نے مجھے تسکین دی
آپکی تب گود مین مجھکو بٹھا
خوش رکھے ہر آن سدا لیل ونہار
تنے ہی انصار سے تھے پاک فن
دینا وعقبیٰ مین بیشک ای امین
تب مسلمان وہ ہوا آ جلد تر
چار ٹہری ہین حضر مین رکعتین
فرض ٹہری چار رکعت ای امین
اسلئے اسمین نہ افزایش ہوی
شرف ایمان سے مشرف ہوگیا
کہ تو انگر تھا بڑا میرا پدر
دین جانی تھے اسکیولا کلام
شوق سے اس دیر کے اندر گیا
مینے پوچھا دین کہاں ای فرخند
جلد تر تب قید کر مجھکو رکھا
شرع عیسےٰ اس سے مین سیکھا تمام
مین کئے دن اسکی صحبت مین ملے
ہے بڑا عابد یقین وہ مرد نیک
موت آئی اسکو بھی جب آخرکار
وہ بھی مرتے وقت بولا یون بسوز
الغرض جب موت آئی اسکی تین
ہوگا ظاہر عنقریب ای بھائی جان

ملت ابراہیم کی سرو جہار
دو کرئے نہ دیتین ای کامگار
اور نہین صدقے کو کھاوے وہ رسول
اور فرمائے گا ہدیہ کو قبول
بعد رحلت اسکے ای اہل ادب
کاروان جاتا تھا ایک سوی عرب
آہ کرکے مکر اہل کاروان
مجکو بردہ کرکے بیچا مین وہان
اور کئے دن بعد اسکا ابن عم
مول لیکر اس سے پھر مجکو ہم
کام مین تھا اسکے مین لیل و نہار
مصطفےٰ کا تھا بدل امیدوار
جمع کرکے مینے تب تھوڑی کھجور
لیگیا اس شاہ عالم کے حضور
تب صحابہ کو دئے تقسیم کر
آپ کچھ اس سے نہین کھائی مگر
لیگیا بعد اسکے اور تھوڑی کھجور
بولا یہ ہدیہ ہے حضرت کے حضور
مینے اپنے دلمین سمجھا تبھی
بالیقین ہے یہ علامت دوسری
گن کے دیکھا جو مین لایا تھا کھجور
وہ بھی ستیس ہی تھے بے قصور
تھے مقرر دی بلاشک یکہزار
معجزہ تھا یہ بڑا ای باوقار
اور کئے تب حکم وہ سالار ناس
تا کہ پہناوے مجھے تب یک لباس
بار سوم جب گیا مین شاہ پاس
یک جنازہ ساتھ تھی سالار ناس
تا کرون مہر نبوت پر نظر
وہ فراست سے یہ پائی جلد تر
اور پڑھا کلمہ شہادت کا پکار
دولت ایمان سے پایا وقار
نقل کرتے ہین کہ سلمان ای امام
تھا معمر او یہودی کا غلام
حقکی طاعتین نہ کرتا تھا قصور
پر رسالت کا نہ ملتا تھا حضور
وہ مکاتب[1] کر اسے کہنے لگا
تین سو گر نخل خرما بوئے لا
جب کہ تو یہ کام سب کر دیویگا
بالیقین آزاد اس دم ہوویگا
تب مجھے اصحاب شہ کے حکم سے
تین سو خرمیکے نخلین لا دئے
مین نے سب آلے وہین تیار کر
خدمت عالی مین دی جاکر خبر
یون کہی سلمان کہ واللہ آشکار
سال اول مین ہی سب لائے بار

ہو ویگا مبعوث کہے مین یقین
اسکی ہجرتگہ مدینہ ای امین
وہ مبارک اسکے شانون کے میان
ہو وگی مہر نبوت کی نشان
مین بھی ہو ہمراہ ان کے جلد تر
پہنچا وادی القری کو آن کر
ایک یہودی نے مجھے کرکے خرید
باغ مین اپنے رکھا تھا وہ عنید
ساتھ اپنے لے مدینے کو گیا
بحر مقف کے سفینے کو گیا
الغرض پیغمبر آخر زمان
جب چلے تے کو کئے رشک جنان
اور کیا مین عرض ای ختم رسول
یہ ہی صدقہ کیجئے اسکو قبول
مین کہا دلمین کہ ہے یہ یک نشان
جو کہا میرے اسقف بیگمان
تب تناول اس سے فرمائی نبیؐ
بھی صحابہ کو دئے اپنی سبھی
اور کہا مجلس مین تب اس جا کے
سب صحابہ بیس یا پچیس تھے
اور کھائی بعد وے آکامیاب
تخم کا اسکے کیا مین نے حساب
اور علی مرتضیٰ الطاف سے
میری پیشانی پہ تب بوسہ دئے
حکم پہ صدیق اکبر جب مینے
پیرہن اپنا مجھے پہنا دئے
اسکے آگے جا کیا مین نے سلام
بعد ازان سمجھی گیا ای نیکنام
اور وہین چادر اٹھائی پشت سے
مین لگا روئے خوشی سے دیکھکے
روبرو پھر آبیٹھے بعد ازان
ماجرا اپنا کیا سارا بیان
تھے بہت سے کام اسے صبح و مسا
باوجود اسکے وہ مرد باصفا
اپنے آقا سے کہا یکروز جا
کر مکاتب مجکو از راہ عطا
اور وے اشجار ہوویں باردر
ادقیہ[2] چالیس بھی لادیوے زر
تب صحابہ سے کہی یہ سنکے تب
بھائی کی اپنے کرو تائید اب
شاہ فرمائے بنا آئے تمام
جلد دے مجکو خبر ای نیکنام
پس رسول اللہ نے تشریف لا
رو دے دست پاک سے تب بو دیا
شاخ یک لیکن جو بوئی تھی عمر
سال اول مین نہ تھی وہ باردر

[1] مکاتب اس غلام زرخرید کو کہتے ہین کہ اپنے صاحب سے اجازت ایسا کی لیتا ہے کہ کچھ مزد کرکے اپنی قیمت کے پیسے صاحب کو دے کے آزاد ہو جاوے غیاث

[2] ادقیہ چالیس درم ۱۲

بعد ازاں اس باغ کو خیر البشر / آکے فرمائے نظر ہر جھاڑ پر
اور پوچھے کسلئے لایا نہ پھل / جھاڑ یہ بھی دیگر جھاڑونکے مثل

تب عمر نے عرض کی یوں بایقین / میں لگایا تھا یہ نخل ای شاہ دین
جو میں پیغمبر کے اعمال کرام / اور امت کیجئے عمل ای نیکنام

فرق اندو نو میں ہی ایسا پہچان / جو نکہ ہی فرق زمین و آسمان
الغرض حضرت زمین سے پھر نکال / ہاتھ سے اپنے لگائیے وہ نہال

ہو گیا فی الحال وہ بھی بارور / اور کثرت سے ہی وہ لایا ثمر
اور اک انڈے برابر کوی زر / لا کیا ہے نذر سالار بشر

تب زبان پاک اپنی شاہ دین / پھیر کر اوسپر دئیے پیری تئین
اور کہے یہ زر تو دی اسکو لیجا / آپکو اسکی غلامی سے چھڑا

پھر کئے میں اسمیں برکت کی دعا / بولے بس یہ تجکو کافی ہوویگا
مینے واللہ اسکو دیکھا تولکر / اوقیہ چالیس نکلا وزن زر

اسکو پہنچا کر ہوا آزاد میں / شہکی خدمت سے ہوا دلشاد میں
اور ہمراہ رکاب مصطفے / تھا بہت غزوات میں ای باصفا

نقل ہے حضرت کے بعد انتقال / ہاتھ تھے عرب و عجم میں جو جدال
حضرت سلمان تھا ان میں شریک / جنگ کفارون سے وہ کرتا تھا ٹھیک

اور بفارس یزدجرد کے ملک پر / پائے ہیں جب مسلمان فتح و ظفر
بادشاہان عجم کے تختگاہ / حضرت سلمان سے پائی عز و جاہ

مملکت نوشیروان کی وہ تمام / ہاتھ میں سلمان کے آئی لا کلام
عمر باقی اپنی بس ای نیکذات / بادشاہی وہ کیا خوبی کے سات

اور سن تینتیس ہجری میں یقین / وہ ہوا ہی عازم خلد برین
عمر سلمان کی بوقت انتقال / تھی مقرر سہ صد و پنجاہ سال

دوسرا سال ہجرت سے

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

سال دوم میں ہوا آیا فلاح / حضرت زہرا کا حیدر سے نکاح

صفوۃ الصفوہ سے ای فرخندہ پے / ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے
جو معارج میں کیا ہی نقل جان / ترجمہ کرتا ہوں میں اسکا بیان

نقل ہے اعیان اصحاب کرام / نام سے بی بی کے جب بھیجے پیام
التفات اپنیر نہ فرمائے نبی / کہتے ہیں بوبکر اور فاروق بھی

لائے اس کا ذکر نزد مصطفی / شہ کہے میں منتظر ہوں وحی کا
پس ابوبکر و عمر سعد ہمام / مرتضی سے جا ملے ای نیکنام

یوں کہے صدیق اکبر ای علیؓ / ہے تجھیں ہر امر میں شان جلی
تجکو ایسی قدر نزد شاہ دین / ہی یقین ویسی کیسکو بھی نہین

کیجئے پیغام زہرائے بتول / ہے مجھے امید ہوویگا قبول
بات یہ سنکر علی مرتضی / یوں کہے صدیق سے ای باصفا

تنگدستی ہے مجھے شام و صباح / پھر کروں کس طرح میں قصد نکاح
دی انہیں تسکین صدیق خبیر / عقد کی رغبت دلائی ہیں کثیر

پس علی تب اپنی گھر آکر شتاب / شاہ عالم کے ہوئے حاضر جناب
اور کئے سالار عالم کو سلام / سر جھکا بیٹھے ادب سے لا کلام

بولنا چاہتے تھے اپنا مدعا / پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشر / جو کہ چاہتا ہی تو کہہ مت شرم کر

تب کئے ظاہر وہ پیغام بتول / مسکرائے عرض وہ سنکر رسول
اور پوچھے پاس تیرے کیا ہی اب / عقد کا جسمیں مہیا ہو وے سب

تب کئے عرض یوں ای شاہ تاس / اسپ و بکتر تیغ ہے یکسر پاس
شاہ فرمائے کہ تو غازی ہی جب / تجکو لازم تیغ اور تازی ہی اب

بیچ یک بکتر فقط ای بافلاح / کر مہیا اس سے اسباب نکاح
میں بھی دیتا ہوں بشارت یک تجھے / مژدہ فرح و بشاشت یک تجھے

گھوڑا ۱۲

کہ ترا عقد نکاح باندھا خدا
فاطمہ کے ساتھ بالائے سما

تہنیت لایا بجا اس امر کی
حق تعالیٰ کی طرف سے آ اخی

آ کے میرے پاس وہ عالی مقام
با ادب بیٹھا بجا لا کر سلام

مینے پوچھا اسکو یہ امر ہے کیا
مجھ سے تب روح الامین نے یوں کہا

منعقد حق نے کیا بر آسمان
یا رسول اللہ سنئے یہ بیاں

اور ہوا حوروں کو فرمان ہم
پہنیں زیور اور مزین ہوں تمام

پھر کیا ارشاد یہ مجھ کو خدا
تا کروں سارے فرشتوں کو ندا

ایک رخشندہ ہے منبر نور کا
جیسے تھا آدم صفی خطبہ پڑھا

یک ملک جو بسکہ خوش آواز ہے
اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے

تا کرے حمد و ثنا حق کی ادا
پس کیا ہے وہ ادا احمد خدا

پس کہا حق مجھ کو یوں اے جبرئیل
حیدر و زہرا کا اب عقد جلیل

حکم سے خالق کے با خیر و صلاح
میں بھی باندھا ہوں وہ عقد نکاح

اور فرشتوں کی گواہی بھی ہم
نامہ اشرف پہ یہ کردا رقم

آپ کے پہلے منظور نظر
دیوں رضوان جنان کو جلد

منتشر تا حلہ زیور کریں
حور اور غلمان ان کو پہنیں

ہیں وہی حلے وہی زیور یقیں
پس لگے کہنے کو یوں روح الامیں

اور بھی ان کو بشارت دیجئے
دو پسر عالی قدر حسنین سے

آسمان اوپر نہ رکھا ہو قدم
آیا تو مجھ پاس ایسے ہی ہم

اور ملے رہ میں ابوبکر و عمر
پہنچے ہیں مسجد کو جب سب آن کر

جمع مسجد میں آ کر جب ہوئے
تب رسول اللہ منبر پر چڑھے

اب سنو تم اے گروہ مسلمیں
آ خبر مجھ کو دئے روح الامیں

حکم حق سے میں بھی اس عالم میں آج
تازہ کرتا ہوں وہ عقد ازدواج

مہر باندھے فاطمہ کا شاہ دیں
چار سو روپے کے درہم با یقیں

تو ابھی آئینگے آگے یک ملک
میرے پاس آ کر ز ایوان فلک

کر رہا تھا وہ ابھی یہ قال و قیل
ناگہاں ایسے میں آیا جبرئیل

لایا تھا جنت سے یک حلہ حریر
اسمیں تھے دو سطر نوری مستطیر

فاطمہ زہرا کا بس عقد نکاح
با علی مرتضیٰ اہل فلاح

حکم فرمایا یہ ہر جنت کو رب
تا سنوارے جا بجا ہر اک جلد اب

شجر طوبیٰ کو ہوا یہ حکم رب
نور کے حلے ہوں تا اوراق سب

جب فرشتوں کو ندا کی ہے تب
ہو گئے چوتھے سما پر جمع سب

بیت معمور معظم پاس جان
منبر اقدس دھرا ہے وہ عیاں

یوں ہوا تب اس کو حکم کردگار
نور کے منبر پہ وہ ہو کر سوار

سن کے وہ لذت لئے سارے ملک
آئے ہیں جنبش میں سب ارض و فلک

مینے باندھا ہے بوجہ احترام
کر موکد تو ملک ہیں بھی تمام

اور فرشتوں کو گواہ اسپر کیا
واقعہ وہ اس حریر اندر لکھا

حاضر خدمت کیا ہوں آپکے
اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے

منعقد عقد نکاح جب یہ ہوا
شجرہ طوبیٰ کو یوں حق نے کہا

تحفے اور ہدیے جو ان میں ہیں نہاں
حشر تک جاری رہینگے جاودان

بعد ازاں مجھ کو کہا حق اب تو جا
تہنیت اسکی نبی سے کر ادا

پس کہے یوں شاہ دیں اے مرتضیٰ
کہ ابھی روح الامیں با صفا

پس علی کو ساتھ لیکر مصطفےٰ
جانب مسجد ہوئے رونق فزا

بولے حضرت با بلال نیکنام
جمع انصار و مہاجر کر تمام

کر ادا حمد و ثنائے کردگار
یوں لگے کہنے با اصحاب کبار

کہ نکاح فاطمہ با مرتضیٰ
خانہ معمور میں باندھا خدا

اس نکاح پر اب ہو تم سب گواہ
پس پڑھے خطبہ نبی با عز و جاہ

اور علی مرتضیٰ کے سر پہ تب
یک طبق خرما اڑائے با طرب

کیے سب نے لگے ہیں شادیاں
دے دونو جانب مبارکبادیاں

تھا وہ ایسا تیغ جوہر دار بھی
کارگر اوس پر نہوتی تھی کبھی

پھر وہ بکتر لے کے آئے جلد تر
یوں لگے کہنے علی سے سربسر

آپ کو ہدیہ ہے جانب سے مرے
دو شرف اسکی اجازت سے مجھے

جب سنے یہ قصہ شاہ انبیا
حق میں عثمان کے کئے خوش ہو دعا

تا جہیز فاطمہ تب اے سعید
جلد تر لاوے وہ بیبول سے خرید

ہے روایت دوسری کے انیکنام
قیمت درہم کے بکتر وے تمام

تا خریدی اس سے خوشبوے حبیب
کہ عرب میں بولتے ہیں جس کو طیب

دو نہالی تھیں کتاں کے آشکار
چار بالش جنمیں تھا خرمکا تار

یک کٹورا اور چکی اور گھڑا
مشک بھی یک مشربہ اے باصفا

ل اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِقَوْمٍ عَلٰی اٰنِیَتِھِمُ الْخَذَفِ

ان سے تیاری ولیمہ کی کئے
بے تکلف شاہ مرداں فرحسے

اور اک درہم کا ستوا میان
اور بنائے حیس ان تینوں سے جان

اور اک سفرے پہ چنکر وہ طعام
مرتضیٰ کو یوں کہے شاہ انام

جمع تب آئے ہیں اصحاب کثیر
عرض حضرت سے کئے آکر امیر

پس وہ دس دس کو بلانے کو لگے
اور وہ سفرے پر کھلانے کو لگے

پس پکڑ لے ہاتھ حیدر کا رسول
اور دوسرے ہاتھ سے دست بتول

اور زہرا کو لگا اپنے گلے
انکی پیشانی پہ تب بوسے دیئے

یا علی یہ نیک جوڑا ہے ترا
ہے یہی جنت میں سردار نسا

دست زہرا سے منگا یک کاسہ آب
شاہ اسمیں ڈالکر اپنا لعاب

اوس کو اور اولاد کو اوس کے تمام
میں پنہ میں تیرے دیتا ہوں مدام

فاطمہ کو پھر کہے وہ باشرف
پھیر اپنی پیٹھ تو میرے طرف

بعد یونہی کر کے باشیر خدا
پس خدا سے یوں کئے ہیں التجا

نقل ہے وہ بکتر شیر خدا
چار سو درہم کو عثمان رضی نے لیا

جبکہ وہ بکتر کو عثمان نے لیا
اسکی قیمت شاہ مرداں کو دیا

یا علی مرتضیٰ عالیوقار
مجھ کو یہ بکتر نہیں ہے سازوار

قیمت و بکتر کو تب شیر خدا
حاضر خدمت کیے حضرت سے لا

اس سے تب یکمشت درہم شاہ نے
ہاتھ میں صدیق اکبر کے دیے

یوں کہے صدیق دے درہم سبھی
ہیں گنا تھے تین سو پر ساٹھ ہی

چار سو اسی ہی تھے بیقیل وقال
شہ کیے یکمشت تحویل بلال

الغرض صدیق اکبر اے رشید
یہ جہیز فاطمہ لائے خرید

اور بازو بند تھے دو نقروی
یک قطیفہ ایک تکیہ اے اخی

اور کچھ مٹی کے برتن مصطفےٰ
دیکھ روئے اور کئے ہیں یہ دعا

ان دراہم سے تھے باقی دس درہم
رکھتی تھی ام سلیم محترم

چار درہم کا کئے خرما خرید
پانچ درہم کا بھی روغن اے سعید

یمن کے خاطر رسول کائنات
اپنے رکھے ہیں مبارک اپنا ہاتھ

جا تو باہر رہ میں جس کو پائیگا
لا بلا سفرے پہ یہ کھانا کھلا

شاہ فرمائے کہ دس دس کو بلا
اور وہ سفرے پہ بیٹھا کھانا کھلا

سات سو تک مرد و زن اے نیکنام
کھائے ہیں سیری سے بیشک وہ طعام

انکے وہ دو لقمہ اک لے گئے
خانۂ شیر خدا تک لے گئے

اور علی کے ہاتھ میں دے انکا ہات
یوں کئے ارشاد شاہ کائنات

یونہی زہرا کو بھی فرمائے رسول
نیک شوہر ہے ترا یہ اے بتول

سینہ و سر پہ چھڑک کر انکے تب
یوں دعا حق سے کئے اے بے ہر تب

بالیقیں از شر شیطان رجیم
ان کا حافظ رہ تو اے رب کریم

ڈالکر جا تو نکلے کاندہ پر وہ آب
پھر وہی مانگے دعا حق سے شتاب

یا الٰہی یہ دو نو میرے سے ہیں
اور ہوں پے بیشا ان دنوں سے

خوشیاں

عورت

ل یعنی یا اللہ تو برکت دے اس قوم کو کہ بہترین باتنی انکی مٹی کے ہوں

ل حیس انکو کہتے ہیں کہ روغن اور خرما اور ستو ملا کر بناتے ہیں

ہر پلیدی سے کیا جوں مجھکو پاک — کیجئے ان دونو کو ایسا تو پاک
اور کہے اسوقت اے رب العباد — دے محبت تو یہ دونوں میں زیاد
ہے روایت یہ ضروری گھر کے کام — شہ رکھے زہرا کے ذمے پر تمام
اور باہر کے جو کچھ ہوتے ہیں کام — رکھے ذمے پر علی کے لا کلام
نقل ہے وہ دختر سالار ناس — بیٹھنے سے وزوشیچ چلی کے پاس
اور چھالے آگئے دست پاک میں — آہ درگاہ شہ لولاک میں
کیا تجھے دوں یوں یک بہتر کنیز — یا کنیزک سے بھی بہتر کوئی چیز (لونڈی)
شاہ فرمائے کہ یہ وردِ مدام — وقت سونے کے پڑھا کر بالدوام
اور کہہ تکبیر تو چونتیس بار (وظیفہ ۱۲) — جملہ یہ ہوتے ہیں یکسو در شمار
حشر میں میزان بھاری ہو ترا (اللہ اکبر) — اجر بیحد تجھ کو مولا دیوے گا
جنگ صفین کے بھی شب میں بالیقیں — نقل حقسے مجھ سے وہ چھوٹا نہیں
حال شوہر سے کئے انکے سوال — حضرت زہرا نے کی یہ عرض حال
لیک بعضے آکے عورات قریش — یوں ملامت مجھ کو کرتی ہیں ہمیش
تب کئے ارشاد یوں خیر البشر — اے مرے نور البصر لخت جگر
جب خدا نے اس زمیں کے سب — عرض پیغمبر پر کئے از حکم رب
میں جو چاہا ہوں تو جانیگی اگر — تجھ کو دینا بہتر آویگی نظر
یعنی سب سے سابق الایمان ہے — اور بحلم و علم عالی شان ہے
یک پدر تیرا ہے اے لخت جگر — دوسرا شوہر ترا انکو سپر
بعد ازاں حضرت علی کو کر طلب — یوں کئے ان کو وصیت با طرب
اے برادر جب تو اس کو خوش رکھے — خوش رکھا ہے تو حقیقت میں مجھے
یہ وصیت کرکے وہ شاہ ہدا — سونپ دے انکو گئے ہیں پر جدا
یوں سے موتک اس وصیت پر رہے — کہ کبھی مجھ کو نہ آزردہ کئے
حضرت خاتون جنت کا نکاح — ماہ رمضان میں ہوا با فلاح

پس کہے دونو کو اے نور البصر — جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر
اور دیجئے ان کو اولاد کثیر — پاک کر انکو بھی اے رب قدیر
پیستا آٹا پکاتا روٹیاں — جھاڑتا دست مبارک سے مکان
اونٹ کو پانی پلاتا اے عزیز — اور دوکان سے لے آنا کوئی چیز
گرد آلود آپکے کپڑے ہوئے — اور مبارک رنگ بدلا تعب سے
اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ — تب کہے حضرت اونھیں اے فاطمہ
عرض کی زہرا نے اے شاہ عرب — کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب
یعنی پڑھ تسبیح تو تینتیس بار — اور پڑھ تحمید بھی اس ہی شمار
تو ملاتے میں (سبحان اللہ) اپنے بیگماں — پائیگی یک لک (الحمد للہ) بیشک نیکیاں
کہتے ہیں حضرت علی سالار دیں — یہ وظیفہ میں (تیس ہزار) کبھی چھوڑا نہیں
ہے روایت شاہ عالم ایک روز — فاطمہ کے گھر ہوے رونق فروز
یا رسول اللہ علی مرتضی — متصف ہے با کمالات علا
کہ علی شوہر تمہارے ہیں فقیر — فقر میں ہونگے سدا تم جاگیر
کہ بلا شک پدر ہے تیرا فقیر — اور شوہر بھی ترا اسکا نظیر
میں نہیں اس کو قبولا زینہار — وہ قبولا جو ہے نزد کردگار
ہے قسم حق کی ترا شوہر یقیں — اقدم اصحاب ہے از روے دیں
اور سب اہل زمیں سے کردگار — بس کیا دو شخص کو ہے اختیار
نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار — اس کی بے فرمان ہو تو زینہار
کہ یہ زہرا ہے مری لخت جگر — اس سے میں خوش ہوں بہت شام و سحر
گر اسے غمگین کرے گا تو کہیں — تو حقیقت میں کیا مجھ کو حزیں
بولتے ہیں یوں علی مرتضی — کہ جناب فاطمہ خیر النساء
اور نہیں میں بھی کیا انکو ملول — تا نہ ہووے باعث رنج رسول
عمر تب بی بی کی از فضل اله — تھی یقیں پندرہ برس اور پانچ ماہ

خاتون جنت کی [illegible]

وصیت بی بی فاطمہؓ

اور تھی عمر علیؓ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہ رمضان کی
کہ رسول اللہ کے بعد وفات
وقت رحلت یوں کہی کرار سے
یہ وصیت مرتضیٰ لائے بجا
ہے روایت حشر میں آیا ادب
موندینگے آنکھوں کو اپنے سب وہیں
اور معین الدین ہروی آامین
مثل سبعیات اور اینکے سوا
یا نبی جب مہر میرا ہے قلیل
تب خدا سے بات یہ چاہے رسولؐ
تھا یہی مضمون یقیں اسمیں لکھا
نقل ہے وہ دختر سالار ناس
دفن کیجو اس کو میری قبر میں
یہ بیاں ہے سب معارج میں لکھا
ابن جوزی تو محدث تھا بڑا
عدم صحت اور صحت کا جواب
اور فضائل کا بیاں ہے بیجا ان
یا الٰہی از طفیل فاطمہؓ

تحویل قبلہ

یعنے جب آئے مدینہ شاہ دیں
شوق کعبے کا تھا پر ہیں وہاں
با جماعت ظہر کرتے تھے ادا

اور مہینے پانچ زاید با کمال
اسپہ رحمت ہو سدا رحمان کی
تا کبھو ہرگز ہنسی اور کی نہ بات
غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھی
اور بقیع اندر گئے دفن انکو لا
یوں کریگا خلق کو سب حکم رب
اہل محشر اولین و آخرین
خود علامہ رئیس الواعظین
جو ہیں یہ لکھا ہوا انہیں ہے لکھا
مانگئے از درگہ رب الجلیل
فضل سے حق نے کیا اسکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ وہ رکھتی تھی دایم اپنے پاس
تاکہ جیسدم میں اٹھونگی حشر میں
وہ بھی ہے دوسر کتابوں سے لیا
اور علامہ بڑا تھا عصر کا
ذمہ راوی پہ ہے بے ارتیاب
نہیں ہے احکام عقیدہ کا بیان
کر ہماد اخیر پر تو خاتمہ
سولہ یا سترہ مہینے تک یقیں
اور حکم وحی کا تھا انتظار
کہ رکوع وہ دوسری رکعت کا تھا

قَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

بعد شش ماہ از وفات مصطفےٰ
در دو غم میں شاہ عالم کے یقین
چھ مہینے آہ و زاری میں کٹے
دفن مجھ کو رات میں ہے کیجیو
پر نہیں ہے قبر کا انکے نشان
موندو سب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرت زہرا کرینگی تب گزر
یوں معارج بیچ اپنے ہے لکھا
کہ جناب فاطمہ خیر النسا
تا اس امت کی شفاعت ہی خدا
اک حریری قطعہ بہتر وہیں
مہر زہرا دختر خیر الورا
وقت رحلت یوں کہی خیر النسا
تب اس امت کی شفاعت پر وہاں
صفوۃ الصفوہ وسبعیات سے
پس اسی پر عہد ہیں کا ہوئے یا
جب ہی تصنیف و مصنف معتبر
ہیں بی بی کے فضائل بیحساب
اور اسی سال بے شک و گمان
قبلہ بیت المقدس کی طرف
یک صحابیہ کے گھر میں مصطفےٰ
تب آیت پائی ہی شرف نزول
اور اسی سال میں لے باو داد

پائی رحلت حضرت خیر النساؑ
فاطمہ ایسی تھی مغموم و حزیں
بیقراری اضطراری میں کٹے
تا جنازے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کے ہو وہ نہاں
تا کرے خیر النسا پل پر گزر
داخل فردوس ہونگی جلد تر
کہ کتب تذکیر کے اے با صفا
عرض کی یکروز یوں حضرت سے آ
حشر کے دن مہر کر دیوے مرا
لائے نزد مصطفےٰ روح الامیں
پس اس امت کی شفاعت کردیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لاؤں اس نامے کو حجت بیگماں
ابن جوزی کے ہے تصنیفات سے
ضعف و قوت کا ہی ہے مدار
ہم گئے ہیں نقل اس سے سربسر
گر لکھوں تو ہو مطول یک کتاب
ہو گیا تحویل قبلہ امیاں
بس وہ پڑھتے تھے نماز با شرف
یا نبی سلمہ کے ہے مسجد میں جا
پھر گئے کعبے کیجانب تب رسول
شاہ عالم کو ہوا حکم جہاد

حکم جہاد

شاہ جن جنگوں میں تھے لشکر کے سات — ہیں وہی غزوات اے نیکو صفات
ویسے سب غزوات ستائیس ہیں — اور دوسرے قول سے چوبیس ہیں

جنگ جو غزوات میں واقع ہوا — سب کے دس غزوات ہیں اے باصفا
شہ جو فوجوں کے انہیں ہمراہ تھے — ان کو کہتے ہیں سرایا جانئے

انکا ستائیس کرتے ہیں شمار — اور ستاون کہے بعضے حیار
شرح ان سب کی ہے طومار عظیم — گر لکھوں تو ہووے یک دفتر ضخیم

تھوڑے غزوات اور سرایا کا بیان — دیکھ با اجمال لکھتا ہوں یہاں
سال دوم ہیں یہ ہجرت جانئے — چند غزوے اور سرایا دوئے

بدر کے آگے ہوئے واقع اے یار — چار غزوے اور سرایا بھی چہار
انسے پہلا غزوہ ابوا ہے نام — اور بواط انسے ہے دوسرا ہمام

اور عشیرہ بدر اولیٰ یہ چہار — پر نہ چاروں میں ہوا ہے کارزار
اور سرایا یعنی فوجیں جنگ پر — جو کہ بھیجے حضرت خیر البشر

انسے پہلی فوج بے شبہ و گمان — ہے عبیدہ ابن حارث کی پچھان
شاہ دیں کا وہ چچیرا بھائی تھا — اور بڑا تھا شاہ سے دس سال کا

لایا تھا کہ میں ایمان پر رسول — دار ارقم کے بعضیں مثل دخول
پس بھیجا جس سے ہے ساٹھ اصحاب پر — دیکھے قراری اسے خیر البشر

یک علم اجلا بھی اسکے ساتھ دے — قافلے پر بھیجے بوسفیان کے
تھا علم بردار مسطح باصفا — عائشہ کا جو خلیرا بھائی تھا

فوج یہ اس کارواں سے جا ملی — تیر اندازی ہے دونوں میں ہوئی
جو چلایا راہ حق میں پہلے تیر — تھا صحابی سعد وقاص خیر

آٹھ تیر یہیں چلایا وہ سبھی — نہیں خطا کی اسکی کوئی تیر بھی
جنگ سے عاجز ہو بھاگے مشرکین — پر نہیں بھیجا گئے ہیں مسلمین

اور ہے حمزہ کا سریہ دوسرا — کافروں کے کارواں پر جو گیا
ساحل دریا تلک وہ کارواں — پہنچا تھا جا کر ملائے مومناں

تین سو تھے کافراں بے وفا — اور ابوجہل لعین بھی ان میں تھا
غازیاں سب تیس تھے حمزہ کے ساتھ — جنگ پر تیار تھے سب نیکذات

اور مجدی شخص ایک تھا اے شفیق — تھا وہ ہم سوگند ایں ہر دو فریق
درمیان ہر دو گروہ کے حیلا — جنگ باہم وہ نہیں ہونے دیا

پس گیا مکے طرف وہ کارواں — اور مدینے کے طرف سب مومنان
اور سریہ سعد کا ہے تیسرا — جو سوی خرار بھیجے مصطفےٰ

لے مہاجرین سعد نامور — کافروں کے کارواں کا قصد کر
پہنچا تا خرار پر وہ کارواں — ہو چکا تھا اگلے دن آگے رواں

اور عبداللہ جحش کا اے امین — جانئے جو تھا سریہ ہے بیقین
وہ پھوپھیرا بھائی تھا شہ کا یقین — بہن زینب[1] اسکی ام المومنین

کہ عمرو بن حضرمی کا کارواں — جب ہوا طائف سی مکے کو رواں
تب یہ عبداللہ جحش والا صفات — آٹھ یا بارہ صحابہ کو لے ساتھ

جبکہ نکلا ہے بحکم مصطفےٰ — بطن نخلہ میں ملا یا اسکو جا
تاخت لایا کارواں پر جلد تر — حق دیا اس کو وہاں فتح و ظفر

حضرمی مارا گیا تب تیر سے — اور اسیر اُن کافروں سے دو ہوئے
بھاگے باقی کافران بدخصال — اور غنیمت میں ہے آیا انکا مال

مومناں سمجھے تھے اسدن کے تئیں — ہے جمادی الآخرہ کی تیسویں
اسلئے جلدی کئے وہ بیدرنگ — تا نہ واقع ہو رجب میں اپنے جنگ

روز پہلا وہ رجب کا تھا مگر — چاند اُن تیسا نہ آیا تھا نظر
جب رجب کا ماہ ہے ماہ حرام — جنگ اسمیں نارو اتھا لاکلام

تب ہوا ان اور دوسرے شہر کا — مومنوں کے طعن میں کھولے زباں
کہ نبی اور مومناں نے قتل و قتال — کر دئے ماہ رجب کے تیں حلال

[1] یعنی زینب بنت جحش

اسکی حرمت پر نہیں رکھے نظر / قتل اور تاراج میں باندھے کمر
ہو خفا اس سے اور اسکے لوگ سے / انکو سب اس طرح فرمانے لگے
وے پشیماں ہو کے لائے عذر سب / ہم نہ سمجھے تھے یہ ہے ماہ رجب
پس رکھے موقوف کر اُن کو نبی / اور تھے پر خوف وے اصحاب بھی
اور کئے اسباب بیاں سے باکمال / کافراں ملکے کے حضرت سے سوال

جب سُنے ہیں یہ خبر شاہ ہُدا / جلد عبد اللہ جحش کو تب بُلا
کیا نہیں بولا تھا میں تم کو تمام / کہ نکرنا جنگ در ماہِ حرام
اور غنیمت کا جو وہ آیا تھا مال / اور وہ دو نو اسیران در قتال
کہ جو ہم سے ہوگئی ہے یہ خطا / کیا غضب سے حکم کرتا ہے خدا
در جواب ان کے وہیں رب العلا / آیت قرآن یہ نازل کیا

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ یعنی اور سوال کرتے ہیں تیرے سے اے پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمیں جائز ہے یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ تو کہدے کہ لڑائی اسمیں بڑا گناہ ہے۔ پھر اللہ تعالی نے اُن کافروں کو الزام دیتا ہے کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہووے اس سے بھی اکبر اور بدترین ہیں۔ یعنے تم جو مکہ معظمہ میں لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے اور مسلمانوں کو مسجد حرام میں آنے سے منع کرتے تھے اور پیغمبر کو اور اسکے یاروں کو مسجد حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکال دئے۔ ایسے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس چنانچہ فرماتا ہے۔ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ یعنے روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھ اسکے اور روکنا مسجد حرام سے اور نکالنا اسکے لوگوں کو اس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی زیادہ بدتر ہے یعنی ابن حضرمی کا قتل رجب کے مہینے میں وہ بھی سلخ جمادی الاخری کے تصور سے جو مسلمانوں کے ہاتھ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک نہایت بدتر ہے پھر تم کس لئے طعن و تشنیع کرتے ہو۔ جب یہ آیت شریف نازل ہوی عبد اللہ بن جحش کے فوج والوں کو تسلی حاصل ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال غنیمت کو جو موقوف کر رکھے تھے قبول فرمائے اور اس سے خمس نکالکے باقی اُن مجاہدوں پر تقسیم کئے ایک روایت ہے کہ جنگ بدر کی غنیمت کے ساتھ جو اسکے بعد دو مہینے کے ہوا تقسیم کئے۔ اور دو قیدیاں جو آئے تھے اُنسے حکم بن کیسان ایمان لائکے مدینے میں رہے اور بیر معونہ کے جنگ میں شہید ہوے۔ اور عثمان بن عبد اللہ کو چھوڑ دئے وہ ملکے کو گیا اور کفر پر موا۔ اور یہ آیت منسوخ ہوی یعنے حرام مہینوں میں جنگ کرنے کا حکم اُٹھ گیا اور اس کی ناسخ یہ آیت ہے جو سورہ توبہ میں آئی ہے۔ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکوں کو جہاں کہ پاؤ تم حلال دنوں میں ہو یا حرام دنوں میں۔

غزوۂ بدر

اعظم غزوات یہ غزوہ ہی جان / فتح و نصرت پائی جسمیں مع منال
اکثر گمراہ کفار شریر / ہوگئے ہیں اسمیں مقتول و اسیر
مال تھا اسمیں قریشوں کا کثیر / تھا ابوسفیان سے ان کا امیر

اور اسی سال میں اے باصفا / بدر کا غزوہ سمجھ واقع ہوا
قوت و شوکت ہوئی اسلام کو / اور شکست اعدائے کفر انجام کو
نقل ہے یک قافلہ از ملک شام / عازم مکہ ہوا تھا اے ہمام
اور سواران ساتھ اسکے تیس تھے / یک روایت ہے کہ سب چالیس تھے

بدر کے نزدیک وہ پہنچے ہیں جب
تم چلو اسکے طرف اب جلد تر
کہ پیادہ ہیں یہ سب آکر دگار
حق کیا مقبول حضرت کی دعا
بہر استفسار حال کارواں
اور اہل کارواں بھی ایسیاں
بدر کو بائیں طرف ہے چھوڑ دے
کہ نبی رکھتا ہے قصد کارواں
یہ خبر ضمضم سنایا جاکے جب
سمجھے ہے شاید یہ ہمارا کارواں
کہتے ہیں مکے میں محتسب تا کہاں
کہ یقیں در شہر مکہ آشکار
قتل گہ پر اپنے تم آؤ شتاب
یوں کہا عباس سے از گمرہی
کرتے ہیں دعویٰ نبوت کا ابھی
خواب دیکھا عاتکہ نے وہ بغرار
کہ قریشوں پر مصیبت اک بڑی
کہ گواہ ہے خواب اس کا بیگماں
سب ہو راضی یساں قریش
جانتے مکے سے نہیں راضی ہوا
مار دینگے یہ سب صحب باصفا
پر ابوجہل لعین ناحق شناس
جب نکلے تو یقیں اسے ہوشیار

یہ خبر جو پہنچی بسالار عرب
تم کو کچھ سامان خدا دیوے اگر
فضل سے اپنے تو کر ان کو سوا
وہ جو مانگے ان کے یاروں کو دیا
تب گئے شہر مدینہ سے رواں
پا سوار و نبی تجسس کی نشاں
رہ سے ساحل کے وہ مکے کو چلے
کارواں میں ہے متاع بیکراں
سن کے یوں کہنے لگا بوجہل تب
کارواں حضرمی سا بیگماں
آگے اس ضمضم کے آنے کی ہی جان
آنکہ ابطح میں یک اشتر سوار
اور کیا اپنا بیاں پاؤ شتاب
تم میں یہ عورت پیمبر کب ہوی
کیا وہی دعویٰ کریں عورت ابھی
کہ ہے آیا اک اونٹ کے اوپر سوار
آجکل بے شبہ ہووے گی کھڑی
عاتکہ کے صدق رویا پر عیاں
عذر لیکن بولہب لاکے پیش
کیونکہ پایا تھا خبر وہ بے وفا
نار دوزخ کا وہ کندا ہوویگا
یوں لگا کہنے کو جا کر اسکے پاس
کوئی نہ نکلے اہل وادی زینہار

تب صحابہ کو کہے حق کے حبیب
یک روایت ہے کہ وہ شاہ ہدا
بھوکے ہیں تو سیر کر ان کو اے رب
دو صحابی جو تھے طلحہ اور سعید
برق سا ہر دو سواران جلد تر
خوف و دہشت سے ہراساں ہوگئے
اور ضمضم بن عمر کو جلد تر
قافلے سے آملو تم جلد تر
کہ نبی اور اسکے یاران یامجال
جانیو واللہ یہ ایسا نہیں
خواب دیکھی عاتکہ والانسب
یک ندا ایسی کیا وحشت فزا
جب سنا یہ خواب بوجہل لعین
کیا تم اس بات سے راضی نہیں
نقل ہے ضمضم بھی جب ہوکر جدا
اور بیاباں خون سے رنگیں سب ہے
سن بنی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب
اور ابوجہل لعیں نے بیدرنگ
عاص کو اپنے بدل بھیجا وہاں
سعد سے فرمائے تھے شاہ خیار
جانتے تھے سب کفار لعین
اے ابو صفوان تو سردار ہے
جبکہ بھسلایا ہے بوجہل لعین

قافلہ کفار کا آیا قریب
یوں صحابہ کے کئے حق میں دعا
ہیں برہنہ دیجیے پوشاک انکو سب
ان کو وہ پیغمبر رب وحید
کارواں کی جاکے لے آئے خبر
پھر گئے ہیں جلد سیدھی راہ سے
بھیجے ہیں مکے میں نا دیوے خبر
اور بچا لیجو تم اپنا مال و زر
یا یقیں ایسا کئے ہونگے خیال
اپنے غالب ہو وینگے ہم بایقیں
بنت عبد المطلب نے یہ عجب
اے قریش گمرہان بے وفا
مسخری کرنے لگا نکبت قرین
کہ تمہارے بعض مردوں سے یقیں
قافلے سے اپنے مکے کو چلا
جب ہوا بیدار وہ سمجھا ہے تب
ہو گئے شاداں فرحاں تیغ و سناں
جادیا ہر اک کو بس ترغیب جنگ
اور امیہ بن خلف بھی آئے ہیں
کہ امیہ بن خلف کو آشکار
کہ نبی کی بات سچی ہے یقیں
قوم تیری تیری تابعدار ہے
وہ لعیں بھی ہو گیا راضی قسم

یک روایت ہے کہ چڑھ کعبے پہ سب
یک ندا ایسی کیا وہ بے ادب
کہ چلو تم جلد سب اے کمیان
اور بچاؤ اپنا مال و کاروان

جمع آئے تب پیادہ اور سوار
جلد نزد ان جنگی یک ہزار
اور لگے چلنے کو با صد کر و فر
با غرور و با تکبر بد سیر

عورتیں گانے بجانے والیاں
اتھیں تھی ان کو سرہانے والیاں
پہنچے پانی پہ جب تنائیسے راہ
وے اترتے دیکھے خیمے خواہ نخواہ

عورتیں گاتے بجاتے با طرب
ہجو کرتے تھے مسلمانوں کی سب
اور رہے واں ایک سردار قریش
با تکلف کرتا مہمانی جیش

نحر کرتے دس شتر ہر دن شتاب
کھاتے کھانے بہت پیتے شراب
جب لگے چلنے کو یوں وے بدگہر
شہ کو دی جبریل نے انکی خبر

تب کئے ہیں مشورت اصحاب سے
اور فرمائے ہیں یوں احباب سے
کہ کیا ہے تم سے وعدہ استوار
ایک ان دو بات سے پروردگار

فتح پاویں تم پہ کفار قریش
یا وہ مال کاروان ہاتھ آوے بیش
سن یہ مژدہ بعضے یاروں نے کہا
تنگ کرنا کاروان کو انکے جا

مصطفے فرمائے انکا کاروان
ہو چکا ہے راہ ساحل سے روان
فوج لیکر ایک بوجہل لعین
جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقین

بعض یاراں عرض خدمت یوں کئے
جنگ نا کر کارواں پہ لیجئے
بات یہ سن کر نبی غصہ ہوئے
تب ابو بکر و عمر حاضر جو تھے

اٹھ کھڑے رہکر کئے بہتر کلام
شہ کئے ان کو دعا ہو شاد کام
سعد عبادہ جو تھا تب اٹھ کھڑا
اور کہا حق کی قسم ہے سیدا

آپکے انصار ہیں سب با بیان
حکم عالی پر ہیں سارے جانفشاں
آپ جاوینگے جہاں واں آوینگے
دین و دنیا میں سعادت پاوینگے

عدن آبین تک بھی گر حضرت چلیں
جان و دل سے ہم بھی ہمراہ رہیں
کی تب اسکے حق میں حضرت نے دعا
پھر کہا مقداد بھی رہکر کھڑا

یا رسول اللہ جہاں جاویں شتاب
آپکے ہیں ہم بھی ہمراہ رکاب
ہم نہیں زنہار وہ بولینگے بات
قوم موسیٰ جو کہے موسیٰ کی بات

کہ حکایت جس کی خلاق کریم
یہ کیا ہے جو بقرآن عظیم

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونو لڑو ہم ہیں بیٹھے رہتے ہیں

بلکہ یوں کہتے ہیں ہم اے نیک ذات
یہ چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہیں ساتھ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنی تو جا اور تیرا رب پھر دونو لڑو ہم بھی تمھارے ساتھ ہو کے لڑتے ہیں۔

آپ گر جاوگے تا برک غماد
ہم بھی ہمراہ ہوینگے با انقیاد
مسکرائے سن کے یہ شاہ ہدا
اور کئے ہیں اس کے حق میں تب دعا

اور سعد ابن معاذ اے پاک دیں
عمدہ انصار سے تھا جو یقین
یوں کہا اے سرور اہل کمال
کافروں سے یوں کرینگے ہم قتال

حق کریگا آپ کی آنکھیں خنک
راہ حق میں جان دیں ہم بے تنک
خوش بہت اس بات سے حضرت ہوئے
اور یوں ارشاد یاروں کو کئے

فتح و نصرت کی بشارت ہے تمھیں
فتح و عزت کی بشارت ہے تمھیں
حق تعالی مجھ سے ہے وعدہ کیا
با یقین دو طائفوں سے ایک کا

ایک ان سے ہے مقرر کاروان
اور دگر قوم قریش اے مومنان
اب میں گویا دیکھتا ہوں با یقین
بدر میں جا کے ہلاک مشرکین

اور اشارہ تب کئے شاہ جہاں
کہ فلاں جا پر مرے کافر فلاں
بولتا ہے یوں انس فرخ صفات
کہ پیمبر رکھ زمیں پر اپنا ہات

یوں بتاتے تھے اس جگہ کافر فلاں
اور فلاں اس جا مریگا بیگماں
اور لیتے تھے صریح ہر ایک کا نام
پس خبر جیسی دئے شاہ انام

ف۔ عرب سے جانب شرق اب مشہور ساحل ہے جدہ مدینہ سے بہت دور ہے ۱۴۲ م

اس جگہ تو ہو رویا کا فسانہ
خواب میں دیکھا جو
کہ مقرر ہوا لحکم
بس لگے پڑنے گھر گھر
خواب بوجہل نے سنکر کہا
اور یوں بولا ابو جہل لعین
تب ابو سفیان موئی پلید
کارواں تو اب خطرگہ قطع کر
تم محمدؐ سے تعرض مت کرو
اور ایسا ہے وہ عدو اسلام
عتبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا
اور استفہام بالانکار جو
لیک ہر ہر کو ابو جہل لعین
یا نصرت بدر تک اب جائیں ہم
تا ہماری شان و شوکت کی خبر
یہ نہ بولا وہ زبان قال سے
کافری اور شرکی میں تھے سدا
یہ ہمارے قتل و خواری کی خبر
الغرض وہ لشکر کفار سب
ساتھ لیکر اپنے فوج مومناں
تھے صحابہ جو رسول اللہ کے سات
عذر بیماری سے رقیہ کے ملول
یہ مہاجر تین اور انصار پنج

داخل دوزخ ہوئے وہ منکران
ر دیکھتا ہے گھوڑے پہ سوار
عتبہ و شیبہ اپنے لا کلام
مار کر چاقو گیا وہ آپ بس
کہ پیمبر ہے یہ شاید دوسرا
کون ہے مقتول اجاتیں یقین
سے قریشوں کو یہ لکھ بھیجی خبر
تھے دواں بے دغدغہ شام و سحر
عزم بدخواہی کا اسکے مت دہرو
جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام
کہ نبی حق کا محمدؐ ہے بجا
ستم عادت تھی انکی زشت خو
جد و کد کرتا تھا جنگ اوپر یہ کین
تین دن تک واں اقامت کریں ہم
ہو باطراف قبایل منتشر
بلکہ وہ بولا لسان حال سے
فسق یہ اپنے زیادہ کر ادا
جابجا ہووے جہاں میں منتشر
بدر کو آپہنچکر اترا ہے جب
بدر کے جانب چلے باعز و شان
تین سو تیرہ تھے وے سب نیکذات
رکھے عثمان کو مدینے میں رسول
بدر میں جا حاضر تھے اے فرح سنج

نقل ہے فوج قریش بے وفا
اونٹ بھی یک اسکے تب جزرہ تھا
اور سوا اسکے فلاں فرد تھے
کافر ایسے جنکے پیر تھے کھڑے
یعنے از ابناے عبد المطلب
نقل ہے ان کا فروں کا کاروان
کارواں کی ہے حفاظت کے لئے
جب تعرض کوئی انہیں ہم سے کیا
یہ فلاں اور ہوشمندان قریش
چھوڑ کر نصرانیت وہ عیش میں
جنگ پر اسکے نہ مر گر جاؤ تم
وہ بھی مانع آئی ان کو بار بار
اور کہتا تھا نہ ہم آوینگے باز
نحر کر اونٹوں کو تو دیں کباب
در ہمارا سب کھینگے بعد ازاں
یعنے اب ہم بدر کو جاتا ضرور
قتل ہو خاک ذلت میں چلیں
یہ وہ ملعون جوں کہا ووہی ہوا
تب مدینے میں وہ شاہ انبیا
یارہویں رمضان کی تھی سیقل و قال
تھے مہاجر ستر اوپر سات جان
منتر کو نکلے قافلے کی جستجو
لشکر کفار تھا مکے طرف

منزل جحفہ میں جب اتری ہے آ
وہ سوار اس طرح سے کہنے لگا
با لیقین مارے گئے مارے گئے
تو مرے دو سے ہوں کچھ سب پیر پیر
تھا وہ عبد المطلب منتسب
جب خطرگہ سے ہوا آگے رواں
شہر مکے سے مت جاؤ تم ہوئے
تم بھی مکے کو ہی پھر جاؤ بھلا
لوٹ ہے بیکر منع میں نے من قیس
لایا تھا ایمان بشاہ مرسلین
مت غضب میں حق کی ہر دم اوہم
گرچہ فعل شرک ہے وہ آشکار
مصطفےؐ کے جنگ سے کر احتراز
جشن کر کا دیں دیں پی شراب
کوئی متعرض نہ ہو سر دعیاں
اور وہاں کرنا بہت فسق و فجور
اور ہمیشہ نار دوزخ میں جلیں
عاقبت بد سے بندیو ہی خدا
نائب اپنا ابولبابہ کو بنا
اور سترویں میں ہوا جنگ و جدل
وہ سعید و تیس انصار ایمان
تھے گئے کرنے سعید طلحہ دو
فوج پیغمبر مدینے کے طرف

[1] فال کا فردن کی جو بجاہلیت کے ایام میں دیکھتے تھے ۱۲

[2] یعنے عثمان و سعید طلحہ ۱۲

[3] مینے اور پانچ انصار کو حضرت روانہ کئے تھے

جس طرف اتری تھی فوجِ مشرکین / چشمے پانی کے تھے ریگڑ کی زمین
لشکرِ اسلام میں پانی نہ تھا / اور نہ تھی بالو کی زمین اے باصفا

وسوسہ ڈالا ہے شیطانِ لعین / ہو گئے تب محتلم سب مسلمین
حق نے برسایا ہے بارش بیکراں / بھر لئے مشکوں میں پانی مومناں

کر لئے سب غسل اہلِ احتلام / چار پایوں کو دئے پانی تمام
اسطرف ہوئی سخت بالو کی زمین / اور ہوئی کیچڑ بسوئے کافرین

ہے روایت بدر کے میدان میں تب / گشت کرتے تھے وہ سالارِ عرب
دستِ اشرف رکھ کے اپنا بر زمین / اس طرح ارشاد کرتے تھے یقین

کہ مرے اس جا پر کافر فلاں / اور فلاں اس جا مریگا بیگماں
وہ مقرر جو کہ فرمائے تھے جا / یک بیک اس سے نہ زائد کم ہوا

بھی روایت ہے کہ سعد ابن معاذ / جو تھا انصاروں کا ملجا اور ملاذ
یوں کیا ہے عرض اے شاہِ امم / کہ یہاں آپ ایک منڈوا ڈالیں ہم

خود نہ کھیں تشریف ہم لڑتے ہیں جا / اور یہاں کب ہے گا آپ کا
فتح کردیوے خدا ہم کو بھی / ہے بہت بہتر وگرنہ اے نبی

ہو کے اپنے خاص مرکب پر بعجلا / ہوں رواں سوئے مدینہ باوفا
وہاں جو ہیں بھائی ہمارے مسلمیں / آپکی الفت میں ہم سے کم نہیں

حکمِ عالی پر رہینگے جان فدا / شہ کئے تب سعد کے حق میں دعا
پس وہاں ڈالے ہیں منڈوا جلد تر / بعد یک مسجد نبی اس جا پر

ہے ابھی مسجد وہاں اے نیکنام / چونکہ آثارِ مبارک ہیں تمام
ہیں بنائے ایک مسجد وہاں / تا ہو آثارِ مبارک کی نشان

لشکرِ کفار پس ظاہر ہوا / شاہ یوں کرنے لگے ہیں تب دعا
اے خداوند کریم کارساز / یہ قریشی کافراں با فخر و ناز

کبر سے آتے ہیں اب یہ بے درنگ / تجھ سے اور تیرے نبی سے کرنے جنگ
منتظر نصرت کی تیرے ہم ہیں اب / جو کیا ہے میرے سے تو وعدہ اے رب

پس تو اب اس لشکرِ کفار پر / مومنوں کو دیجئے فتح و ظفر
لشکرِ اسلام بھی با عز و شان / پس ہوا ظاہر بمیدانِ ایمان

لشکرِ کفار سے اول یقیں / آئے ہیں میدان میں تینوں لعیں
عتبہ و شیبہ و لبید نابکار / جنگ چاہے مومنوں سے آشکار

لشکرِ اسلام سے بھی اے ہمام / جلد نکلے تین انصارِ کرام
یعنے وہ عوف و معاذ نامدار / اور عبداللہ رواحہ باوقار

کافراں پوچھے انھیں تم کون ہو / بولے ہم انصار ہیں اے کافرو
تب کہے وے کافرانِ زشت فام / کہ نہیں ہے شبہ ہم کو تم سے کام

ہم چچیرے بھائیوں کو اپنے اب / یعنے کرتے ہیں مہاجر کو طلب
حکم سے تب شہ کے با شانِ جلی / نکلے حمزہ اور عبیدہ اور علی

سن عبیدہ کی تھی اسی سے زیاد / وہ کیا عتبہ سے جنگ اے باوداد
حضرت حمزہ نے شیبہ سے لڑا / اور ولید بے حیا سے مرتضیٰ

دستِ حیدر سے موا ہے تب ولید / ہاتھ سے حمزہ کے وہ شیبہ پلید
اور عبیدہ ضرب عتبہ پر کیا / ضرب عتبہ کا بھی یک اس کو لگا

حیدر و حمزہ کئے اسکی مدد / ہو گیا مقتول عتبہ مردِ بد
زخم زانو پر عبیدہ کے لگا / پاس سرور کے اسے لائے اٹھا

ساق سے گرتا تھا اسکے مغز تب / وہ کیا تب عرض از شاہِ عرب
یا رسول اللہ ہوں میں کیا شہید / سرورِ عالم کہے ہاں اے رشید

بدر سے کہتے ہیں جب رجعت کیا / وادیِ صفرا میں وہ رحلت کیا
پس معوذ اور معاذِ باخبر / یعنے عفرا کے جو تھے ہر دو پسر

دیکھ بوجہل لعیں کو کر نہ دیر / جا گرے ہیں اسپہ ہر دو مثلِ شیر
ضرب سے شمشیر کے وہ اہلِ دیں / مار کر اس کو گرائے بر زمیں

بولتا ہے یوں معاذ باصفا　مار کر ساق اسکی بیٹے کی جدا
عکرمہ اس کا پسر مارا مجھے　ہاتھ میرا کٹ گیا تب دوش سے

پر سرے پہلو سے وہ لٹکا ہی تھا　باوجود اسکے میں لڑتا ہی رہا
پس معوذ نے کیا اک ایسا وار　تب گرا بوجہل ملعون نابکار

لیک باقی تھا ابھی کچھ اسکا جان　آئے حضرت پاس ہر دو غازیان
جب معاذ آیا ہے نزد مصطفےٰ　ہاتھ اس کا آہ وہ لٹکا ہی تھا

اپنے ڈالا شاہ نے اپنا لعاب　ہو گیا ہے وصل وہ تب ہی شتاب
تا زماں حضرت عثمان وہ　نقل ہے زندہ رہا باشان وہ

اور جنگ بدر میں ہی اے رشید　ہو گیا آخر معوذ بھی شہید
الغرض مروی ہے یوں کہ نبی　کون اب لاوے خبر بوجہل کی

تب گیا ہے ابن مسعود دلیر　اور چڑھا سینہ پہ اسکے مثل شیر
سر تن ناپاک سے کردے جدا　شاہ کی خدمت میں اس کو لا رکھا

شہ بہت خوش ہو گئے شکر خدا　اور سجود شکر بھی لائے بجا
اور فرمائے ہیں وہ مقبول رب　کہ اس امت کا ہوا فرعون اب

یک روایت ہے کہ دو رکعت نماز　شکر پہ حضرت پڑھے ہیں با نیاز
بھی روایت ہے کہ شاہ دیں پناہ　جب صف میدان میں فرمائے نگاہ

تب صحابہ کی کمی آئی نظر　اور کثرت کافروں کی بیشتر
آگئے تب منڈوے میں ہاتھونکو اٹھا　رو بقبلہ یوں لگے کرنے دعا

یا الٰہی مجھ سے جو وعدہ کیا　فتح و نصرت کا اسے کیجے وفا
یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل　گر ہلاکت پاوے اے رب الجلیل

کوئی موحد اور ترا عابد نہیں　اب سوا انکے نہیں ہے بر زمیں
اور دعا میں اس قدر عجز و نیاز　درد سے اس دن کئے وہ سرفراز

کہ گری ہے دوش اشرف سے ردا　دوش پر صدیق نے ڈالا تھا
بولتے ہیں یوں علی باکمال　بدر کے دن میں جو کرتا تھا قتال

دیکھا منڈوے میں پھر سردار آ (چادر)　شاہ پہ سجدے میں کرتے تھے دعا

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

کہتے ہیں منڈوے میں تھے وہ شاہ تب　آپ کے ہمراہ تھے صدیق تب
نیند تھوڑی آئی ہے اس شاہ کو　مسکرا فرمائے پس بیدار ہو

اے ابوبکر مکرم دیکھ اب　فتح و نصرت آئی ہے از فضل رب
آئے جبریل امیں لے امداد　آسماں سے ہو کے گھوڑے پر سوار

مصطفےٰ منڈوے سے باہر آ گئے　جنگ کی ترغیب میں دینے لگے
ہر حق جو جنگ کر ہووے شہید　جاوے اول جنت میں ہو وہ سعید

تب عمیر ابن الحمام باشعور　ہاتھ میں لے چند کھاتا تھا کھجور
سن کے یہ خوش ہو لگا کہنے وہیں　کہ مرے میں اور جنت میں یقیں

اب نہیں کچھ واسطہ اس کے سوا　کہ شہادت پاؤں میں بہر خدا
دے کھجوریں پھینک وہ لڑنے لگا　اور وہیں پایا شہادت باصفا

ہے روایت از علی مرتضیٰ　تین بارے بدر میں بھیجا خدا
سخت تر بادے تھے وے آپس میں　باد اول تھا یقیں روح الامیں

باد دوم جان میکائیل تھا　باد سوم فوج اسرافیل تھا
ساتھ ہر ہر کے ملک تھے یک ہزار　ابلق اسپوں پر تھے وے یکسر سوار

انکے کپڑے اور عمامے تھے سفید　پیٹھ پر تھے انکے شملے اے سعید
اور سوا انکے ملایک دو ہزار　پنجزار آئے ہیں جملہ باوقار

اہل ایماں کے معاون پر یقیں　جنگ کرتے تھے ز کفار لعین
سنتے تھے آواز اسپاں مشرکیں　پر نہ آتے تھے نظر ان کو کہیں

اور کسی کافر کا پیچھا ایماں　جبکہ کرتا کوئی مومن بیگماں
ضرب کے آگے او سے پاتا وہیں　کہ پڑا ہے سر کٹا وہ بر زمیں

یعنے فرعون ہذہ الامۃ ۱۲

مارتے تھے گردنوں پر وہ ملک
اور ہر مفصل پہ انکے یار رکھ

یہ خبر قرآن میں حق نے دیا
دیکھ آیت میں فرمایا ہے کیا

جو تجھے مقبول لاثبت قرآن
گردن و مفصل پہ انکے یہ نشاں

غازیان بدر کو با تہنیت
جب گئے اہل مدینہ تہنیت

بلکہ کفاروں کو یوں تھے ہاتھ ہم
کہ ہوئے ہیں انکے سر تن سے قلم

کاٹتے تھے انکے سر ہم جلدتر
سن کے فرمائے انہیں خیر البشر

اور فرشتے ہی مارے سب کی جان
بلکہ ہیں بعضوں کو مارے غازیاں

بولہب بھی اور دوسرے کافران
سنکے متعجب ہوئے ہیں بیکراں

جو ابھی ایمان نہیں لایا تھا او
بھاگ جنگ بدر سے آیا تھا او

وہ کہا تب آ چچا میں کیا کہوں
حال جنگ بدر سے حیراں ہوں

رہ گئے ہیں خشک ہم یک جا پہ
ہوئی گویا ہم کو باندھے ہے سر

اور ہاتھوں کو ہمارے جلدتر
باندھے ہیں کوئی ہمارے پشت پر

اور وہ پہنے تھے سب اجلا لباس
ابلق اسپوں پر چڑھے تھے بے ہراس

یوں ابو رافع کہا آئینک نام
حضرت عباس کا یہ تھا غلام

مارے ہے منہ پہ یک مکھی وہیں
اور گرایا جلد مجھ کو بر زمیں

زوجہ عباس ام الفضل تب
سنکے یہ آئی ہے گھر سے غضب

سات دن کے بعد وہ رب العلا
اس کو عدسہ میں کیا ہے مبتلا

اور بیماری کو اسکے سب عرب
جانتے تھے شوم اور منحوس سب

دست مزدوروں سے انہیں اسکو اٹھا
شہر مکے سے کہیں باہر بھیجا

جو ستایا تھا نبی کو وہ لعین
یہ سزا اسکی تھی دنیا میں یقیں

الغرض اس جنگ میں اے بھائیاں
ہو گئے مقتول ستر کافراں

اور شہادت پائے چودہ مومناں
حق نے ہے اصحاب کو اپنے دیا

بدر میں تھا ایک جس کنواں خراب
اس میں ڈالے ان پلیدوں کو شتاب

[illegible]

قتل از زبان وہیں جاتے تھے عجب
قتل ایسا انکو سکھلایا تھا رب

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

بس نظر آتی تھی یک کالی لکیر
ایسے ہی مقتول تھے انہیں کثیر

دے کہے فتح و نصرت بالیقیں
زور بازو سے ہمارے ہے نہیں

اور بعضے یوں زمیں پر گر گئے
انکے گویا مشکیاں باندھے ہو

حکم سے حق کے وہ آئے تھے ملک
اور کرتے تھے تمہاری وہ کمک

نقل ہے اس فتح و نصرت کی خبر
شہر مکے میں ہوئی جب منتشر

تب ابو سفیان حارث کا پسر
ابن عم حضرت خیر البشر

اس سے پوچھا بولہب سچی خبر
اے بھتیجے کہہ کیا تو جو نظر

کہ باصحاب محمد مصطفے
جب مقابل ہم ہوئے ہیں اے چچا

اور ہتھیار ہیں ہمارے سب کے سب
چھین لیتے ہیں کوئی جتنے تب

اور زمین و آسمان کے درمیان
ہم کئی مردوں کو دیکھے ہیں عیاں

کوئی مقابل انکے ہو سکتا نہ تھا
اس سے طاقت جنگ کی رکھتا نہ تھا

میں کہا واللہ ملائک تھے وے سب
بولہب سن کے آیا در غضب

اور چڑھا سینے پہ میرے بے حیا
میں تھا لاغر اس سے لڑ سکتا نہ تھا

ماری یک مسل سے اسکے سر پہ آ
ہو پشیماں تب وہ اپنے گھر گیا

اس ہی بیماری میں پس مر گیا
اور سفر اپنا سقر میں کر گیا

تین دن تک اسکی تب نعش پلید
سڑ رہی اور گلتی پڑی تھی از شدید

ایک گڑھے میں اس لعین کو ڈالکر
پھر دئیے پتھر سے اسکو جلد تر

آخرت کی تو سزا ہے بیحساب
تا ابد ہے سخت تر اس کو عذاب

اور ستر ہو گئے ان سے اسیر
اور بھاگے جو تھے باقی اے خبیر

اور جو کفار تھے مارے گئے
سخت کافر انمیں چوبیس تھے

اور تھی یہ عادت خیر البشر
کافروں پر ہو جہاں فتح و ظفر

ابو لہب خواری سے مرا

تین دن اس جا میں کرتے مقام
نام یک یک لیکے ان کفار کا
آرزو اسلام کی گر آپ کریں
یوں کبھو دنیا میں نا ہوتے خراب
شہ کہے سنتے ہیں ہاں ایسا یقیں
قیدیاں ستر جو تھے اے باصفا
اور عقیل ابن ابی طالب دگر
آئے ہیں اکراہ سے اس جنگ کو
کہتے ہیں ایمان وہ لاتے تھے یقیں
بوالیسر تھا یک صحابی بس حقیر
کیوں کیا ہے بول تو اسکو اسیر
آ کیا میری اعانت بالیقیں
نقل ہے جب مومناں باخبر
کیونکہ باندھے تھے انہیں سخت تر
تب کہا یاروں نے اے عالیجناب
سن کے یہ انصار جلدی سے گئے
تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے
پس بحکم رحمۃ للعالمین
قیدیوں کے باب میں شاہ عرب
تب کہے صدیق اے شاہ امم
اور کئے ہیں عرض حضرت عمر
پیشوا ہیں یہ تو سب کفار کے
پیش رخ ہے آیت قرآن نبی

بدر بیچ تھی پس رہے ۳ دن تمام
اس طرح کرنے لگے ان کو ملا
فائدہ ہرگز نہ ہووے تمھیں
حشر میں بھی تم نہیں پانے سزا
اے عمر اس طرح تم سنتے نہیں
ایک تھے عباس حضرت کے چچا
ہو گئے ایمان سے یہ سب بہرہ ور
قتل میں تم انکے جلدی مت کرو
لیک رکھتے تھے نہاں از شر کیا
وہ کیا عباس کو اس دن اسیر
تو تو ہے لانکہ لاغر اور حقیر
میں کبھو دیکھا نہ تھا اسکو کہیں
قیدیوں کو لائے ہیں سب قید کر
درد سے روتے تھے وہ اے باخبر
آپ کیوں ہوتے نہیں مشغول خواب
بند کو عباس کے ڈھیلے کیے
بند ہم عباس کے ڈھیلے کیے
بند ڈھیلے کر دئیے سب کے وہیں
مشورہ کی آپ نے ہی یاروں سے تب
چھوڑیں لیکے انسے فدیہ کرم
قتل ہی کر دیں سب کو جلد تر
پس ہے کیا پڑا انھوں کے مال سے
حق سے ابراہیم نے جو عرض کی

سورہ ابراہیم

تین دن کے بعد نکلے جو ہوا
کہ خدا وعدہ کیا تھا تم سے
تم گر بحکم خدا حکم رسول
حرب غنیمت کی غرض سے تب وہاں
نہیں سکتے ہیں خدا سے کامیاب
اور نوفل بن حارث اے بسیر
نقل ہے یاروں سے گو تھے رسول
خاص جو عباس ہے میرا چچا
اور وہ مکے کی خبریں جا وہاں
اسکو پوچھا مصطفے ذی الفہیم
بوالیسر بولا کہ اے خلق کے حبیب
شہ کہے اے بوالیسر وہ تھا ملک
دن گزر جب آئی شب پس درد سے
آہ اسکی آہ و زاری کے سبب
شہ کہے میرے چچا کا درد و غم
پھر نہیں آواز آیا انکا جب
شہ کہے سب قیدیوں کے بند بھی
سرور عالم کو آئی نیند تب
کیا بلا شک قتل سب ان کو کریں
شرک سے آئندہ شاید دیں یاں
اور معاذ باصفا کی رائے بھی
شہ کہے صدیق کو اے باکمال

آئے اس کو سبب تا دم ادار
آج کیا پہنچا نہیں تم کو جو
جان اور دل سے یہ تمہی ہوئے قبول
یا نبی سنتے ہیں کیا یہ دل نزول
کہ زبان سے اپنے اب دیویں جواب
ابن عم مصطفے خیر البشر
از بنی ہاشم جماعت یک ملول
اسکو لائے ہیں بصد جور و جفا
شاہ کی خدمت میں رکھتی تھے نہاں
کہ قوی عباس ہے مرد جسیم
خوبرو یک مرد با شکل حسیب
آ کیا تیری مدد وہ از فلک
حضرت عباس ہیں رونے لگے
نیند حضرت کو نہیں آئی یہ شب
خواب کو مانع ہے یہ یک قلم
پوچھے یاروں سے نبی اسکا سبب
لطف سے کر دیجیو ڈھیلے ابھی
شب وہ گزری اور ہوئی صبح جب
یا کہ فدیہ لیکے ان کو چھوڑ دیں
دولت اسلام سے ہوں سرفراز
بس موافق تھی عمر کے رائے کی
حال ابراہیم سا تیرا ہے حال

فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم

پس جو کہ میرا ہے سو میرے لوگوں اور جو کہ میری ... کی الٰہی تو بخشنے ... دہ تو غفور رحیم

اور فرمائے عمر کو مسکرا
حال تیرا نوح کے ہے حال سا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا

فدیہ لے ان قیدیوں کو چھوڑ دیں
یا نہ لیکر فدیہ قتل انکو کریں

سال آیندہ یقین ہونگے شہید
اپ یہ ہے راضی ہوئے ہیں وہ سعید

شاید آیندہ مسلمان ہوویں گے
رحم بھی خوشی پہ انکے وے کئے

لیک نازل آیتیں پھر حق نے کی
حسب رائے حضرت فاروق ہی

تب کہے فاروق اے شاہ عرب
آپ اور صدیق کیوں روتے ہیں اب

شہ کہے میرے صحابہ آشکار
آہ جو فدیہ کئے ہیں اختیار

یک شجر نزدیک تھا اسکو دکھا
شہ کہے اس سے بھی وہ نزدیک تھا

عمر فاروق اور معاذ پاکدین
کہ موافق تھا عمر سے وہ یقین

تھا وہ الحق امتحاں کیواسطے
یہ عتاب آیا ہے بعد اسی لئے

تربیت ہے تربیت ہے تربیت
محض رحمت مصلحت ہے مصلحت

نقل ہے نزدیک تب عباس کے
اوقیہ سونے کے حاضر بس تھے

شہ کہے لایا تو یہ زر اس لئے
کافروں کی تا کمک اس سے کرے

میں نہیں رکھتا ہوں زر اسکے سوا
آپ کیا چھپتے ہوا خیر الورا

کہ تو جب مکے سے نکلا ہے ادہر
اپنی عورت کو دیا جو مال و زر

اور کہے تب عرض اے شاہ ہدا
راز مخفی آپ سے کس نے کہا

تب کہے عباس اے شاہ جہاں
واقعی و اللہ یہ راز نہاں

شاہدی دیتا ہوں میں بیشبہ و شک
ہے یہی محبوب سب عالم کا اک

معجزے ایسے بہت پائے ظہور
بدر میں اس شاہ سے آیا شعور

تیغ ہراں ہوگئی وہ بیدرنگ
وہ اسی تلوار سے کرتا تھا جنگ

دیدۂ چشم قتادہ باوقار
ہو گیا حدقے سے باہر ایکبار

فضل میں اہل بدر کے سب صریح
آئے ہیں اکثر احادیث صحیح

پس اس آیت کو پڑھے خیر الورا
نوح پیغمبر کئے تھے جو دعا

وحی پس آئی ہے اے پروردگار
اپنے نبی اصحاب کو دے اختیار

شرط یہ ہے فدیہ لینے میں اگر
شخص ستر تم سے اے نیکو سیر

کیونکہ امید قوی تھی یہ اوبعض
کہ اسیر انکو یہ سب گر چھوڑ دیں

اور شہادت کے بھی وہ مشتاق تھے
اسلئے فدیہ پہ وے راضی ہوے

کہتے ہیں صدیق اکبر اور رسول
بیٹھے تھے روتے ہوئے ہو کر ملول

بولے تا اس سے میں بھی روؤں اب
گر نہ غم اوتے تکلف لاؤں اب

عرض سے عمر پر کئے انکا عذاب
تھا بہت نزدیک وہ بے ارتیاب

اور فرمائے اگر آتا عذاب
کوی رہائی سے نہوتا کامیاب

کہتے ہیں حق نے دیا جو اختیار
قتل اور فدیہ میں اول آشکار

حق میں خاصوں کے یقین ایسا عتاب
جو کہ اس دنیا میں آتا ہے شتاب

دیکھ تو یوں آئی ہے مدارج میں لکھا
شیخ عبد الحق محدث باصفا

عرض وہ شہ سے کیے اے باوقار
یا نبی فدیہ میں یہ کرو شمار

تیرے فدیہ میں ہوا اس کا حساب
تب کئے عباس یوں عرض جناب

خلق سے کل پوچھا ہوا آپ کا
انکو تب فرمائے شاہ انبیا

مال زر وہ کیا ہوا کہہ بے گماں
وہ ہوئے حیراں یہ سن راز نہاں

ان کو فرمائے رسول نامدار
کہ مجھے واقف کیا پروردگار

سب یہ پوشیدہ کہا میں بالیقین
حق سوا اس کا کوئی واقف نہیں

اور بیشک آپ ہو اسکے رسول
جان و دل سے میں کیا ایمان قبول

ٹوٹی جب تیغ عکاشہ آشکار
اس کو ایک لکڑی دیئے شاہ خیار

تھی وہی تلوار پاس اسکے مدام
تا شہادت کا پیا آخر وہ جام

شہ لگائے اسکو جب اپنا لعاب
وصل اس کا ہوگیا تب ہی شتاب

ہے از انجملہ مبارک یہ خبر
جو کہے ارشاد سالار بشر

۵؎ اے رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا ... گھر بسنے والا ۱۲

معجزات بدر

إنَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ

ہے روایت ایکدن روح الامین — آ کے کہتے ہیں عرض اے سلطان دین
تم کہو ہم جانتے ہیں ان کو ہاں — یا سبقین فاضلترین مومناں
جو فرشتے آئے تھے اس جنگ میں — افضل الاملاک گنتے ہیں انہیں
سب غنایم کی وہاں قسمت کئے — آپ سیف ذوالفقار اس سے لئے
اس جگہ آئی حکایت یک عجب — کہ بہت مشہور ہے وہ اے لبیب
کہ جبال بدر سے ہے یک جبل — اس سے ہے مسموع آواز طبل
کہتے ہیں جو بدر میں آتا ہو — مومنوں کو حق دیا فتح و ظفر
اور بعضے عالموں نے یوں کہا — کہ ہے اس میں نہیں جیسی یک ہوا
اور مواہب کا مصنف باصفا — یعنے شیخ قسطلانی یوں لکھا
اور کیھو تاویل کرتا اسکے تئیں — پس یہی کو گیا ہوں جنگ میں
اور پھر آئیں بدر سے وہ شاہ جب — حضرت رقیہ نے رحلت کی تھی تب
اور اسی سال میں آیا خبر — جنگ قردہ کو گئے خیر البشر
پانسو اشتر بھی یک تھا غلام — مومناں نے پایا غنیمت لا کلام
سال سوم میں ہوئی جنگ احد — ہے حدیث یہ تو اے اہل خرد
تم کہو جب ہم سے لکھے یہ جبل — دوست اسکو ہم بھی رکھیں بے خلل
نقل ہے کہ کافراں زشت خو — کہ ہزیمت بدر میں پائے تھے جو
عکرمہ ابن ابو جہل لعین — اور صفوان ابن امیہ آتشیں
ساتھ ابوسفیان سے بولے جا سبھی — کہ تو دے ترغیب لوگوں کو ابھی
اور ابوسفیان کھایا تھا قسم — کہ نہ جبتک لیویں بدلہ جا کے ہم
بدر میں یک حنظلہ اسکا پسر — تھا موا قیدی ہوا دوسرا عمر
پنج جنگ بدر میں جو پایا ہو — تم وہ ملکے میں نہ لوگوں سے کہو
پس دیا ترغیب بوسفیان تب — شہر اور دیہات کے لوگوں کو سب

بدر کے غزوے میں تھے جو مومناں — انکی ہے کیسی جاہ تم میں ہو بیاں
تب کہے یوں عرض جبریل امیں — ہم بھی یوں ہی ہے امام المرسلیں
بدر کی جب فتح سے شاہ ہدا — والی صنعا کتیں بھیجی ہیں آ
غزوہ خندق میں اس تلوار کو — تو دئے ہیں حیدر کرار کو

حکایت

یعنے جیسا وقت فتح و نصر کے — بادشاہاں پاس نقارہ بجے
پیش ہی یہ فتح و نصر کی نشاں — حق تعالی نے رکھا ہے وہاں
اس سے آواز طبل بے ارتیاب — آوے ہے اللہ اعلم بالصواب
کہ بہت سے حاجیوں سے یہ خبر — میں سنا یا ورکرتا تھا مگر
بدر میں یکدن گیا تھا جا مقام — میں سنا آوازہ اس دن تمام
اہل جنت میں ہیں با فوز و فلاح — کر دئے تھے انکا عثمان سے نکاح
پر نہ جنگ اس میں ہوئی کفار سے — کہ وہ تنہا رہیں ہو تھے خوف سے

احد کا غزوہ

وہ مدینے کے پاس ایک وادی — فاصلہ دو میل ہے یا کچھ زیاد
اب لکھتے قصہ جنگ احد — دیکھئے لکھتا ہوں مجمل مستند
اس سبب سے تھے ندامت میں تمام — فکر اسباب عداوت میں مدام
اور رائی ہے صنادید قریش — بدر میں مارے گئے تھے جنکے خویش
تا کریں تائید ازال خطیر — تا فراہم اس سے ہوں فوجیں کثیر
سر کو نا روغن لگاوں تب تلک — میل قربان نہ لاوں تب تلک
باوجود اسکے وہ لوگوں کو شدید — یوں کیا تھا خوب تاکید اکید
تا شماتت نا کریں سن دشمناں — تا خوشی ہر دل نہووے دوستاں
ملہ اشرف میں تب آ کا سکا — جمع مرداں ہو گئے اسے ہزار

لہ یعنے معلوم مطلع ہے تعالی اہل بدر اور کہا کیجیے جو ہو کر میں مغفور بخش ہوں اور روایت میں تم پر جنت کو کیا ہوں ۲

یک جماعت نوحہ گر عورات کی
گرچہ بوسفیان چنداں اسے پسر
بدر میں مارا گیا تھا اسکا باپ
سات سو تھے انمیں بکتر پوش سب
اور سرداران کا بوسفیان تھا
یہ خبر سنتے ہی حضرت بے درنگ
لشکر کفار کا تب وہ حساب
بطن وادی میں احد کے پاس آ
ہوکے باہتیار اصحاب کرام
جمعہ کے دن وہ شہ عالیجناب
دانت یک ٹوٹا ہے اس تلوار کا
جو ہے ہو مذبوح گاواں اے زکی
دانت جو تلوار کا ٹوٹا شدید
اور بکتر میں جو پکڑا استوار
پر جواں مرداں کئے اصحاب سے
ہم رہیں گر شہر کے ہی درمیاں
تب صحابہ میں خلاف آیا بہم
اور عبداللہ ابی ابن سلول
سعد عبادہ ز انصار کرام
ضعف پر ہوگا ہمارے تب گماں
شکر حق ہے آپ میں فوج عظیم
فتح و نصرت یا شہادت اے رسول
تا رہا دل کو تعاسبے میں جب تلک

کافروں نے اس سفر میں ساتھ لی
اور لا راضی نہ تھا اس امر پر
اسلئے کینہ بہت رکھتی تھی آپ
تین ہزار اشتر تھے اے اہل ادب
پس مدینے کو وہ لشکر لے چلا
ہیں لگے کرنے کو تیاری جنگ
دیکھ آ ظاہر کیا شہ نے جناب
لشکر کفار تھا اترا ہوا
تھے حفاظت میں نبی کے شب تمام
یوں کہے ہیں شب کو اک دیکھا ہوں خواب
یک زرہ[1] مضبوط میں پکڑا ہی تھا
اس کی حضرت نے یہی تعبیر کی
میرے خویشوں سے کوئی ہوگا شہید
ہے وہ یہ شہر مدینہ باوقار
بدر کے غزوے میں جو حاضر نہ تھے
ناتواں جانینگے ہم کو کافراں
بعض بولے شہر میں رہتے ہیں ہم
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
دو قبیلے اوس خزرج کے تمام
کافراں پائیں گے جرات بیکراں
آرزوئے جنگ ہے ہم کو قدیم
دوست ہیں دو دہ ہمیں یکدو قبول
یا یقیں روزہ نہ رکھوں تب تلک

کشتگان بدر پر تا اپنے سب
بنت عتبہ ہند اسکی زن جو تھی
الغرض تھے اہل لشکر سہ ہزار
اور رہے ہو عورتوں کے آشکار
یہ خبر عباس مکے سے تبھی
ذوالحلیفہ میں وہ آ رہے ہیں جب
تھا وہ حسب خط عباس جلیل
دسویں تھی تاریخ وہ شوال کی
اور باہتیار ہو بعضے خیار
کہ رہے ہو ہیں ذبح گاواں آشکار
اور بہت توڑے ہیں یک بکرے تیں
کہ کئے مرداں مرے اصحاب سے
ضرب جو میں سخت بکرے پر کیا
پس مدینے کو ہے امن پائیں ہم
چاہئے دی نبی ظاہر ہو شتاب
پس یہی بہتر کہ ہم مقبل و قال
گر میاں کفار آوینگے بہم
حضرت حمزہ مگر عم نبی
یوں کئے ہیں عرض اے شاہ کریم
بدر میں تھے تین سو تیرا نفر
یوں کیا ہے عرض مالک ابن سنان
بولے حمزہ ہے قسم اللہ کی
اور نعمان ابن مالک نیک نام

وے کریں نوحہ ہمیشہ روز و شب
جد و کد اس کام میں زائدی کی
انمیں سب گھوڑے تھے دو سو سوار
ان میں پندرہ تھے مقرر در شمار
لکھے خدمت میں رسول اللہ کی
ابن منذر کو نبی بھیجے ہیں تب
حَسبُنَا اللہ شہ کہے نعم الوکیل
اور روز جمعہ کی وہ رات تھی
تھے مدینے کے نگہبان ہوشیار
اور مری تلوار جو ہے ذوالفقار
ایک ٹکر سخت تر مارا ہوں میں
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے
کوئی مارا جائے گا کافر بڑا
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
اسلئے کرنے لگے عرض جناب
جا کے میداں میں کریں جنگ و جدال
چڑھ گھوڑوں پر تیر و تبر ہیں بہم
اور مہاجر کی جماعت یک بڑی
گر مدینے میں رہے ہم ہو ویں مقیم
ہم کو یا ایں حق دیا فتح و ظفر
ہم کو دو نعمت سے یک ہے بیگماں
کہ نبوت آپ کو ہے جس نے دی
جو دلاور تھا با نصار کرام

حضرت کا خواب

[1] [illegible] ۱۲

یون کیا ہی عرض حضرت کے جناب
شاہِ عالم اس کو پوچھے ای تین
معرکے مین جنگ کے از کافران
اکثر باعث ہوئے اکثر صحاب
جمعہ کا پس شاہِ دین خطبہ پڑھے
تم کو دیویگا خدا فتح و ظفر
پس نمازِ عصر پڑھ خیر الورا
سر پہ دستارِ مبارک باندھکر
اور کہے سعد و اسید با ادب
آپ کو کچھ جبر و اکراہ نہ کرین
دیکھے ہین وستا و بکتر آپ پر
دیکھکر اصحاب حیران ہو گئے
حکم عالی کا ہو کب ہم سے خلاف
شہ کہی پہلے ہی تم کو مین کہا
اس کی اور اعدا کی اس کو دو میان
اور بجا لاؤ جو کچھ بولون تمھین
پس مہاجر کا علم شاہِ امم
اور قوم اوس کا جھنڈا الیقین
چوتھا عبد اللہ صحابی بصیر
لشکر اسلام مین ای کامگار
سعد عبادہ صحابی نیک ڈھب
جب نبی نجار کو پہنچے ہین آ
اور پہنچے ہین احد کو جب کہ آ

آپ فوج گاہ جو دیکھی بخول
کس سبب پاری تہی جنت یقین
مین منہ پھیرونگا ای شاہِ زمان
جنگ کو باہر نکلنے کو شتاب
اور بہت وعظ و نصائح بھی کیے
حکم تیاری کیے پس فوج پر
لیگئے تشریف د. دولت سرا
پہنے ہین بکتر بھی اس دم جلد تر
وحی حق سے آتی ہی حضرت پہ جب
بلکہ رائی پاک کے تابع ہین
اور دو والی سے بھی باندھی مین کمر
اور بہت دل سے پشیمان ہو گئے
ہم سے جرات جو ہوئی کیجے معاف
تم نہ مانے پند و کہد لاسے بڑا
تجھ جب تک نا کرے حق بیگمان
کیجیو صبر کو استقامت جنگ مین
ہاتھ حیدر کے دیئے ہین از کرم
سعد عبادہ کو بخشے شاہِ دین
ام مکتوم اس کی مادر ہی تہی ہیر
تھے مجاہد غازیان سب یکہزار
اور سعد ابن معاذ با ادب
وہان پڑھے مغرب امام الانبیاء
وقت تھا وہ پس نمازِ صبح کا

قتل ہو میرا ہی ای شاہِ جہان
وہ کہا رکھتا ہون مین شام و سحر
شہ کہے تو سچ کہا ای باخرد
لا علاج آخر ہوی راضی رسول
اور فرمائے اگر صابر رہین
عازمِ میدان جو تھے صحب کرام
بھی گئے ہمراہ بوبکر و عمر
اور صحب کر یہ یک خلقِ کثیر
ہم کو لازم ہی تمام اختیار
ان ہی باتون مین صحیح یہ ہی یقین
اور حمایل بھی کی تیغِ ذوالفقار
غرض سب کرنے لگے باانکسار
جو ہی اپنی رائی اشرف کیجیے
آپ پیمبر کو نہین یہ سازوار
کھولے اپنے تن سے وہ ہتیار کو
فتح دیویگا تمہین رب جلیل
ہی روایت دوسری خیر الورا
اور تیسرا قوم خزرج کا ہوا
شہ مدینہ مین ائے نائب کئے
ایکسو سب ان مین بکتر پوش تھے
پہنکر بکتر یہ دو سعد کرام
کرکے شب باشی وہان ای باخرد
تب اذان بولا بلال با نیاز

ہی قسم حق کی مین پاؤنگا جنان
حق کو اور حق کی نبی کو دوست تر
وہ شہادت پایا در جنگِ احد
اور کراہت سے کیے اس کو قبول
اور رہین ثابت قدم تم جنگ مین
ہو گئی مسرور شاداں وی تمام
ہو گئے تیار جب پیغامبر
منتظر اس شاہ کے تھے ای خبیر
ہاتھ مین دین آپ کے سر جہار
لائی ہین تشریف ایسے مین نبی
اور نیزہ ہاتھ مین ہے آبدار
یا نبی ہی آپ کو ہی اختیار
ہم دل و جان سے ہین تابع آپ کے
کرو دیا ہتیار ہو جب فتح کا
چھوڑو نہین پے جنگ ان کفار کو
ہو وینگے کفار سب خوار و ذلیل
ہاتھ مصعب کے دیئے ہین وہ لوا
ابن منذر کو ہین فرماے عطا
فوج لے جانب احد کے چلدیے
وی دلیری مین بہت پر جوش تھے
شاہ کے چلتے تھے آگے لا کلام
دوسری دن آگے چلے سوی احد
پڑھ کے حضرت نے جماعت سے نماز

پہنا پھر بکتر یہ بکتر دوسرا
اور پہنا ایک مغفر اوپر رکھا

جو کہ عبد اللہ تھا ابن جبیر
وی سپاہ پنجاہ و سات اسکی خبیر

تھی شگاف کوہ جو جای خطر
وہان کھڑا اسکو کیے خیر البشر

اور فرمائے یہ تاکید اکید
آوین گر اس رہ سے کفار عنید

ان پہ سب تم تیر اندازی کرو
راہ میں مولا کے جانبازی کرو

تم کو جبتک میں نہیں بلواونگا
تم یہان سے مت ہلو ہرگز ذرا

گرچہ مارے جاوین ہم سب جنگ میں
یا پرندے لیکے ہم سب اڑیں

یا ہون غالب دشمنوں پہ بے ملال
اور یہاں کر وین آ کیں ہم پائمال

پھر صفین آراستہ کر فوج کے
فوج اعدا کے مقابل کر دیے

میمنہ پر تھا عکاشہ با صفا
تھا ابو سلمہ یہ سمت میسرہ

بو عبیدہ سعد وقاص ایمان
تھے مقدم فوج کے با عز و شان

کافران بھی فوج کو تیار کر
آئی سرور کے مقابل بد گہر

اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہات
دے نشان اپنا دیے تھے بد صفات

میمنہ پر ان کی خالد بن ولید
میسرہ پر عکرمہ تھا ای رشید

فوج سے ان کافروں کی ای خبیر
مومنوں پہ پہلے پھینکا جس نے تیر

تھا وہ بوعامر لعین بد ذات خام
سات لے آیا تھا جو پنجاہ غلام

اوس کے تھا وہ قبیلے سے یقین
جا قریشوں سے ملا تھا وہ لعین

اور کہا تھا ان کو یون وہ بے ادب
قوم میری لائی ہے اسلام اب

جب ملوں تو انکو پھیروں بے درنگ
بول یون انکو دیا ترغیب جنگ

جا کے مکہ کو مدینے سے وہین
انکو لایا تھا احد تک وہ لعین

پس پکارا قوم کو ای اوسیو
مین ابو عامر ہون راہب جانیو

اسکو بولے اوس کے یوں مومنان
لعنت اللہ علیک ای فلان

آنکھ ٹھنڈی نا کرے تیری خدا
تب کہا ہے یوں وہ ملعون بے حیا

قوم میری یہ مرے بعد از شتاب
ہو گئی بایمان لا کر سب خراب

وہ بھی اور اس کے جو تھی پنجاہ غلام
تیر اندازی لگے کرنے تمام

مومنان بھی جب لگے ہیں مارنے
تاب نالا کر لگا وہ بھاگنے

ہندہ اور ہمراہ اس کی عورتین
دف بجا کر جلد تر گانے لگین

اور وے کفار ہونے کو دلیر
بیتیں وہ پڑھنے لگی ہیں کر نہ دیر

اور ابو عامر جو تھا وہ بد گہر
قبل بعثت یار ہا شام و سحر

تھا وہ سردار کے نبوت کا مقر
اور تھا بعثت کا ہر دم منتظر

بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا
اس کو فاسق بولتے تھے مصطفے

جا کہا شہ کو نبی اکثر یہود
رہ گئے ہین یونہی در کفر و جحود

الغرض طرفین سے جنگ و جدال
ہو گیا جب گرم ای نیکو خصال

ہاتھ میں شہ کے ایک تلوار تھی
اور عجب یہ بیت تھی اوس پر لکھی

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالِ مَکْرُمَةٌ
وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُوْ مِنَ الْقَدَرِ

یعنے نامردی ہے ہی بس ننگ و عار
اور بزرگی ہی بڑی ہے کارزار

جبن و نامردی کریگا گر کوئی
وہ مقدر سے نہ چھوٹیگا کبھی

مصطفے فرمائے یہ تلوار لے
کون ہے جو حق ادا اسکا کرے

چاہی لینا وہ گئے اصحاب تب
پر نہیں ان کو دیئے شاہ عرب

بو دجانہ نے عرض کی اس شاہ سے
کیا ادا کرنا ہے حق فرمائیے

شہ کہے مارے یہانتک بیدریغ
کہ بلا شک اب یہ خم ہو جائے تیغ

وہ کہا کرتا ہوں حق اس کا ادا
دو مجھی اس کو دیئے شاہ ہدا

بو دجانہ سرخ پٹکہ یہ جھٹ نکال
سر پہ باندھا اپنے از بہر جدال

دیکھ یہ انصار بولے مرحبا
واہ یہ تیار مرنے پر ہوا

باندھتا تھا سرخ وہ پٹکہ کو جب
جنگ بیشک سخت تر کرتا تھا تب

اس کے جو آتے تھے آگے مشرکین
دف بجا گاتی تھین وہ سب کینہ در
تنگ کرکے پھر لگا کہنے کہ حیف
شیرِ حق یعنی علی مرتضےٰ
خواب میں مارے جو تھے مصطفےٰ
اسپہ ایسا ضرب حمزہ نے کیا
سعد بن وقاص فرزندِ نامور
پھر کے حارث ابنِ طلحہ نے لیا
نقل ہے ایسا ہی بارا کافران
ایک زنِ عم تھا جس کا نام جان
ہوگئی پل میں شکستِ منکران
ہاتھ سے سب نے پٹک دی بر زمین
لشکرِ کفار سے تب ای رشید
تیر اندازانِ فوجِ مسلمین
الغرض پائی مسلمانان ظفر
آہ ایسے میں یکایک ایمیان
آہ کرکے وہ بھی طمعِ مال و زر
حکم شہ کا یاد و لوایا انھین
نزد عبد اللہ فرزندِ جبیر
پس یہ فرصت کو غنیمت جانکے
پس لگے ہیں قتل کرنے اشقیا
غازیوں میں سب پریشانی ہوئی
مومنان ہی مومنوں کی ہاتھ سے

قتل کر دیتا تھا وہ انکو وہین
اور بیتین بولتی تھین نوحہ گر
خون سے عورت کے ہو آلودہ یہ سیف
ضرب یک اسپر کیئے تلوار کا
ایک بکرے کو سو وہ یہ شخص تھا
پسلیان کٹ چھپسا ظاہر ہوا
کردیا آ قتل اس کو جلد تر
قتل اس کو بھی وہی عاصم کیا
یک کے بعد از یک اٹھاتی وہ نشان
لی نشان آخر یہ فوجِ کافران
بھاگنے کو ہین لگے سب کافرات
ہین لگیں وہ بھاگنے اندوہگین
یک جماعت لیکے خالدبن ولید
جو کھڑے تھے اس تنگاف اندر لعین
کافران پائی ہزیمت سربسر
تھے تنگافِ کوہ مین جو مومنان
لوٹنا چاہے ہیں جا کر جلد تر
کی تھی جو تاکید یاسے ناہلین
رہ گئی مین دس صحابی ہی بخیر
جلد تر آیا سواران ساتھ لے
کرکے پیچھا لشکرِ اسلام کا
آہ بیحد ان کو حیرانی ہوئی
ہین خطا سے آہ تب مارے گئے

جب گیا نزدِ جبل وہ پاک ذات
بود جانہ دیکھکر ہندہ کو تب
طلحہ میدان مین کیا آکر ندا
مغز گرنے کو لگا اس کا وہ سر
بھائی جو اسکا تھا عثمان ابن
آ اٹھایا وہ نشان پھر بعد ازان
پھر مسافح ابن طلحہ نے لیا
پھر اٹھایا پور طلحہ کا کلاب
قتل کر ہر ہر کو اصحابِ کبار
بعد ازان سب مومنان بل سربسر
بھول کر گانا بجانا سب عورتیں
ساق اور پنچین لگے آنے نظر
چاہا آ کر وہ تنگافِ کوہ سے
مار تیروں سے دی اسکو ہٹا
پس مسلمانان لگے ہین لوٹنے
دیکھے اپنے بھائیاں سب مسلمین
تب جو تھا انکا امیر ابنِ جبیر
پر نہ ہرگز کچھ دیا ہی انکو سود
آہ تب ایسے میں خالدبن ولید
کرکے عبداللہ پر حملہ شدید
لشکرِ اسلام میں آکے کامیاب
معرفت خولش اور بیگانے کی بھی
آہ بعضی غازیان بہ طمعِ مال

تھی وہاں ہندہ کئی عورات ساتھ
قتل کرنا اس کو چاہا پر غضب
جو اٹھایا تھا ابو الکفار کا
تھوڑے عرصے میں گیا وہ در سقر
کافروں کا وہ لیا آکر نشان
تھا جو بو سعد ابن بوطلحہ بیچاپان
قتل اس کو حضرت عاصم کیا
اس کو مارا ہی زبیر با صواب
انکو بھیجے ہیں سقر میں انجبار
لائے حملہ لشکرِ کفار بر
نعرہ کر رونے پلانے کو لگین
کوہ کے جانب وے بھاگے جلد تر
لشکرِ اسلام کا پیچھا کرے
چاہا وہ کئی بار ایسا ہی ہوا
لشکرِ اعدا لگا ہے پھوٹنے
لوٹ میں مشغول ہیں فرحت گزین
ان کو اس سے منع فرمایا بخیر
لوٹنے کو آہ دے دوڑے ہین زود
جو کہ قابو ڈھونڈتا تھا ای سعید
کردیا اس کو بھی ان دس کو شہید
پڑ گیا ہی تب بڑا ایک اضطراب
آہ اپس میں نہ کچھ باقی رہی
لوٹنے کا جلد ترکر کے خیال

جب خلافِ حکمِ پیغمبر کئے
پر عنایاتِ خداوندِ غفور
اور بہت اصحابِ عالی اقتدار
خاص وہ شیرِ خدا شیرِ رسول
یون وہ کہتے ہیں کہ اس غزوہ مین جب
مین گمان لیا کیا ہوتا وہ تب
اب یہی بہتر کہ کرکے کارزار
ناگہان آئی نظر شاہِ ہدا
ہی روایت یک گروہِ کافران
اور بہت سی مشرکون کو قتل کر
کر اعانت آپ کی وی سربسر
بولے جبریلِ امین ای شاہِ دین
سنکے یہ حضرت نہایت خوش ہوے
تب کہے جبریل ای شاہِ انام
خامہ عاجز اس کی ہی تفصیل سے
ابن قمیہ نے چلایا تیغ جب
کہ چلایا شہ پہ یک کافر نے تیر
کہتے ہین روزِ احد ای ناموَر
اور جو اس شاہ پر آتی تھی تیر
تب گرا بیہوش وہ نیکوسیر
حال سن کر کیا ہی ای فرخندہ پے
اور کہا اب مصیبت اور الم
سعد سے بولا احد کے کوہ سے

ہو گیا برعکس قصہ جانیے
ان صحابہ سی کئی ہرگز نہ دور
شرطِ اخلاصِ رسولِ کردگار
شاہِ مردان مرتضیٰ زوجِ بتول
کافران غلبہ کئے ہین ملکے سب
اب غضب مین آکے شاید ہم پہ رب
راہِ حق مین جان کرون اپنی نثار
مین نے یون سمجھا کہ اب شاید خدا
قصد سرور کا کئے تب بیان
کر دیئے ہین سرنگون در سقر
دور کرتے مشرکون کو مار کر
یہ نہایت ہی جوانمردی بالیقین
اِنَّہٗ مِنِّی اَنَا مِنْہُ کہے
مین ہون تم دونون سے بیشک لاکلام
خوف اس نسخہ کی ہی تطویل سی
طلحہ بھی اس شاہ پر سے اسکو تب
ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ خبیر
طلحہ اسی زخم کھایا سخت تر
اپنے لیتا تھا بدن پر وہ خبیر
دیکھ یہ صدیق آئے جلد تر
وہ کہا بالخیر ہے یا لخیر ہے
سہل و آسان مجھ پہ ہے ای محترم
بوئی خوشِ جنت کی آتی ہے مجھے

یعنی تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون ۱۲

وہ شکست آئی ہے جو بعد ظفر
کہ وہ تھا اتقای ایمان کا سبب
کر ادا دادِ شجاعت وی چلے
دیکھئے ایسی جوانمردی کی داد
مین نے دیکھا چو طرف جا کر نہیں
اپنے پیغمبر کو از روی زمین
پس کیا یک حملہ اُن کفار پر
بھیجکر اپنے فرشتوں کو یہان
تب علی مرتضیٰ یک حملہ کر
اور کھڑے جبریل و میکائیل آ
ہی روایت حیدرِ والا نژاد
اور مواسات و مروت ہی کمال
یعنی یون فرمائی شاہِ مرسلین
الغرض اس وقت علی والا نژاد
اور طلحہ ہاتھ اپنا ای پسر
زخم ہی اس کی مثالِ اسکا ہات
اس کی کن انگلی بہت زخمی ہوئی
باوجود اس کے وہ فرزانہ ادا
اور وہ کافر آہ دو تلوار سے
چہرۂ اقدس پہ مارا اسکے آپ
اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے
اور انس ابن نضرای باوداد
بول کر یون جا گرا کفار پر

تھی وہ بے حکمی کی شامت سربسر
ان کے توبہ کو کیا مقبولِ رب
اور گئے لذّتِ شہادت لیچکے
کہ قیامت تک زمانے کو ہے یاد
سرورِ عالم نظر آئے نہین
لیگیا قدرت سے برچرخِ برین
ہو گئے ہین مشرکان سب منتشر
شہ کی کرتا ہی حفاظت بیگمان
کر دیئے ان کو پریشان جلد تر
بر یمین و بر یسارِ مصطفیٰ
جب دیئے ہیں یہ جوانمردی کی داد
آپ سے حیدر جو رکھے خوش خصال
مین ہون اس سے وہ مرے سے ہے بالیقین
جو شجاعت کی دیئے ہیں اپنی داد
کر دیا تھا شاہِ عالم کا سپر
اور روایت آئی ہے ای نیکذات
اور تبھی وہ کام سے جاتی رہی
شاہ پر ہوتا تھا ہر دم جان نثار
دو طرف سی سر پہ مارے ہیں اسے
ہوش میں آ کر وہین پوچھا شتاب
وہ کہا الحمد للہ فتح سے
ہی دیا یونہی جوانمردی کی داد
جنگ کر پایا شہادت جلد تر

اور سعد ابن ابی وقاص نے
لشکر کفار پر ای پاک خو
دیتے تھے ترغیب ان کو شاہ دین
اور کسی کے حق میں نہ سالار دین
اور ابو طلحہ جو ایک انصاری تھا
تیر مارا ہی یہانتک ایسا کہ
یا رسول اللہ کر دیوی خدا
اور کہتے لے ابو طلحہ یہ تیر
دیدۂ چشم قتادہ ای خبیر
اور اول سے زیادہ روشنی
شاخ خرمہ کی دئی اسکو نبی
تیغ عبد اللہ کا عرجون تھا نام
حنظلہ تھا جو صحابی ایک جلیل
وہ اسی شب میں ہوا تھا کتخدا
غیب سی آواز ناگاہ ایک سنا
کافروں کے ساتھ کر جنگ عظیم
نعش پر اس کے گئے حضرت نظر
وہ لگی کہنے جنب تھا وہ یقین
کر نمک اسکو ہی ای نیک نام
نقل کرتی ہے جمیلہ نیک نام
مین نے تعبیر اس کی کی اسطرح پر
نعش کو جا کی میں دیکھا شتاب
ابن قمیہ اس کو مارا بے حیا

بحر مروی وہ عجب غواص نے
ہی وہی اول چلایا تیر جو
تیر اندازی پہ کرکے آفرین
گاہے اب لفظ فرماتے ہیں
تیر اندازی میں تھا ماہر بڑا
تین آکر ہاتھ میں ٹوٹے کمان
آپ پر یہ جان و تن میرے فدا
کافروں پر پھینک از فضل قدیر
آیا باہر جب لگی ایک اسکو تیر
اس کے آنکھوں میں دیا رب غنی
ہوگئی ایک تیغ بہتر وہ تبھی
عون تھا اس تیغ عکاشہ کا نام
جس کو کہتے ہیں ملایک کا غسیل
اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا
کہ سوار اب ہو آئی فوج خدا
بھیج کر ہتوں کو در نار جحیم
غسل دیتے تھے ملایک آن کر
غسل کی فرصت مگر پایا نہیں
بو حنیفہ اور دوسرے کیے امام
کہ اسی شب مینے دیکھی در منام
کہ شہادت پائیگا وہ جلد تر
ریش و سر سے تھا ٹپکتا اسکے آب
ہاتھ سیدہا آہ اس کا کٹ گیا

یوں کیا ظاہر شجاعت با یقین
تیر دیے اس کے کفار شریر
اور کہتی تھے کہ تو تیر ان چلا
کون پھر لیا جس الشان ہی
تھا کھڑا وہ شہ کے آگے باوقر
جب چلایا تیر وہ کف ریر
دیکھی حضرت تیر جب آخر ہوئے
لے کہ ان میں اس کو وہ کھتا تھا حبیب
شاہ دین اس کو لگا اپنا نعت
اور عبد اللہ جحش کی تیغ بھی
بدر میں جیسا عکاشہ کو دیئے
معتصم باللہ کیا عرجون خرید
نقل ہے جس شب میں جیش فتح لے
غسل کرنے صبح کو وہ نامور
نکلے یہ آواز بیطاقت ہوا
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں
اس کی بی بی تھا جمیلہ جسکا نام
شاہ فرمایئے فرشتے اس لئے
غسل دینے کے ہی قائل ای رشید
کہ پڑا سوراخ ایک در آسمان
بولتا ہی بو سعید ساعدی
آہ مصعب بن عمیر محترم
ہاتھ ڈالو نین سی اٹھایا تب علم

کہتی کہتے تھے جس پہ آفرین
وار دو زخم کھو گئے اسدن کثیر
ہو مرمان باپ تیرے پر فدا
یوں کہے جسکو شہ اکوان ہے
اور کیا تھا آپ کو شہ کا سپر
ایک نعرہ سخت کرتا سر بسر
جو ملی لکڑی اٹھا دینے لگے
تیر کی ہی شکل وہ لیتی تھی تب
رکھے حدقے میں شفا پائی شتاب
ٹوٹی اہی جنگ میں جب ای نبی کی
ہوگئی وہ تیغ تب اعجاز سے
ہول کے دو دینار دو سوای سعید
جو مدینے سے احد جانب چلے
جب بھگایا ایک جانب اپنا مہر
چڑھ دو مین گھوڑے پہ جا شہ سے ملا
اسپہ ہو رضوان رحمت جاودان
اس سی پوچھا بھیجے حال اسکا تمام
آسمان سی آ کے غسل اس کو دیئے
جب جنابت کی رکھی حالت شہید
حنظلہ اس سی گیا بر آسمان
جب یہ حال حنظلہ بولے نبی
جو مہاجر کا اٹھایا تھا علم
وہ لعین پھر اسکو مارا آہ ہم

خلفای چہار ایک بادشاہ

حنظلہ کی شہادت ... اور ... کا

شہید جنب کا غسل امام اعظم کے نزدیک واجب ہے ۱۲

مصعب کی شہادت

ہاتھ ڈالا تو ان آہ اس کا کٹ گیا — تب بھی وہ چھوڑا نہیں ہرگز لوا
پس وہ لے جھنڈے کو سینہ پر کھڑا — داد وہ مردانگی کی ہے دیا

پھر ہی ملعون چلایا اسپہ تیر — تب گرایا یا شہادت وہ خبیر
ایک فرشتہ صورت مصعب سے آ — اس مہاجر کا علم لے کر کھڑا

جنگ سی فارغ ہو سالارِ انام — جبکہ مصعب کو پکاری لیکے نام
وہ فرشتہ تب کہا ہی یوں امین — یارسول اللہ میں مصعب نہیں

سرورِ عالم کہے بے شبہ و شک — یہ علم بردار تھا حق کا ملک
آہ حمزہ کی شہادت کا بیان — کیا لکھوں لرزاں ہی خامہ اور زبان

ایک کافر تھا طعیمہ بن عدی — تھا سراپا غرق در بحرِ بدی
حضرت حمزہ نے اسکو قتل کر — بدر میں بھیجا تھا در نارِ سقر

تھا جبیر اس کا بھتیجا زشت کام — ایک وحشی نام تھا اس کا غلام
نکلے جب جنگ احد کو کافران — بولا وحشی سی جبیر بد نشان

گر کریگا قتل تو حمزہ کے تئین — تجھکو کر دونگا یقین آزاد میں
ہندہ بوسفیان کی زن بھی پر غضب — راہ میں وحشی سے وہ ملتی تھی جب

کہتی تھی حمزہ کو تو مارے اگر — دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال و زر
آہ بس وحشی بطمع مال و زر — قتل پر حمزہ کے باندھا تھا کمر

جب صفین باندھے احد کی درمیان — تب سباع دون فوجِ کافران
آکے میدان میں ندا ایسی کیا — کون ہی میرے مقابل ہووے آ

آکے حمزہ جلد میدان میں اوہین — اس کو یوں کہنے لگے تب ای لعین
آہ کیا لڑتا ہی تو اب مجھکے سات — اور اس کی مرسلِ برحق کے سات

پس کیا ایک ضرب اسپہ وہ موا — سرنگون در جہنم میں ہوا
درمیان دو فوج کے وہ مثلِ شیر — ہاتھ میں لے تیغ پھرتے تھے دلیر

نیچے ایک پتھر کے وحشی اس آن — دیکھتا قابو ہی بیٹھا تھا نہان
جب ہوا نزدیک حمزہ کا گزر — ان پہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد تر

حضرت حمزہ کے سر کو وہ لگا — پار سر کے دوسرے جانب ہوا
باوجود اس کے وہ شیر کبریا — جلد وحشی کا وہین پیچھا کیا

تا پسر کر وہ لگا ہے بھاگنے — حضرت حمزہ زمین پر گر گئے
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام — باغِ جنت میں گئے ہیں با خرام

آہ وحشی آن کر حمزہ کے پاس — انکے چیرا ہے شکم کو بے ہراس
اور نکالا اس معظم کا جگر — عم سالارِ دو عالم کا جگر

اور دیا اس کو لیجا ہندہ ہاتھ — اسکو وہ چابی بہت فرحت کیساتھ
آہ ہندہ اس کو بولی تھی مگر — کہ تو لاوی مجکو حمزہ کا جگر

یا کہ خود وحشی سیاہ بخت دل — طمع سی ایسا کیا باغش و غل
نعش حمزہ کی کہاں پوچھی جب وہ — وہ لیجا اسکو دکھایا نعش تب

مثلہ کرکے آہ حمزہ کو سبھی — گوش و بینی ان کے ہمراہ لیگئی
یوں ہی سب شہدا کی بینی اور کان — قطع کرکے ہندہ دیگر عورتان

اور بنا کر ہار ان کے خواہ مخواہ — اپنے ڈالے ہیں گلوں میں آہ آہ
آہ اس غزوہ میں سرور کو بہت — رنج پہنچا ہے پیمبر کو بہت

ہے روایت پانچ کفارِ لعین — یوں کئی تھے عہد آپس میں لعین
کہ کرین قتل پیمبر بالضرور — تا ابد ہو لعن حق ان پر صدور

ابن قمیہ لعنتی نے اس قدر — سنگ اندازی کیا اس شاہ پر
جسکے رخسار مبارک با صفا — والضحیٰ جس کی قسم کھایا خدا

خون آلودہ ہوے اس ضرب میں — اس میں کڑیاں خود کے دو دھس گئیں
بو عبیدہ ابن جراح با ادب — دانت سی اپنے اسی کھینچا ہی تب

اس کے دو دندان شہید ای ہمام — گر پڑے پایا سعادت کا مرام
اور پیشانی سے شہ کے ای میان — بھی ہوا خون مبارک تب روان

شہادت حضرت حمزہ

ریش اطہر تک وہ پہنچا خون جب
پونچھتے اس کو بھی فرماتے تھے تب

آہ کیونکر یہ قوم پاویگی نجات
جو کئے یہ اپنے پیغمبر کے سات

ان کے تئیں حالانکہ وہ پیغامبر
تھا بلاتا حق کے سیدھے راہ پر

تب اس آیت کو وہیں بھیجا خدا
منع یوں کہنے سے حضرت کو کیا

لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ سورۂ آل عمران

یعنے تیرا اختیار ... نہیں یا اُن پر ... ہووے یا اُن ... کرے کہ دے ... ہیں ۱۲

تب لگے یوں عجز سے کرنے دعا
ای خداوند کریم کبریا

بخش میری قوم کو نادان ہے وہ
حال سے میرے بہت انجان ہے وہ

اور لہو چادر سے اپنے وہ رسول
پونچھتے تھے اور کہتے تھے ملول

پونچھتا ہوں خون میرا اسواسطے
ایک قطرہ بھی زمین پر گر پڑے

آسمان سے ہوویگا نازل عذاب
نا زمیں سے کچھ اگے بے ارتیاب

سعد بن وقاص کا ایک بھائی تھا
یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا

پتھر ایک پھینکا ہے بر روے نبی
نوک ٹوٹی ایک مبارک دانت کی

پتھر ایک پھینکا لعین ابن شہاب
شاہ کی کونی ہوئی زخمی شتاب

بوسعید خدری بولا ای میاں
پدر میرے یعنے مالک بن سنان

خون اقدس شاہ کا چوسا ہے تب
یوں کئے ارشاد سالار عرب

خون میرا خون سے جس کے ملے
نار دوزخ اس کو ہرگز نا لگے

اور زہری سے روایت آئی ایک
ہے لکھا شرح بخاری میں تو دیکھ

آہ ستر زخم اس دن تیغ کے
چہرۂ اشرف پہ سرور کے لگے

شر سے اعدا کے بچایا شہ کو جب
ہو گئے فی الفور چنگے زخم سب

اور کہتے ہیں کہ ستر سے مراد
ہے حقیقت یہی کثرت رکھ تو یاد

جنگ کے آگے ہی اس میدان میں
چند کھودے تھے گڑھے وے کافران

ایک گڑھے میں آہ سرور گر پڑے
اور نظر سے خلق کی نہاں ہوے

حضرت طلحہ گڑھے میں تب اُتر
شاہ عالم کو اٹھا لے جلد تر

اور دیئے اوپر سے حیدر اپنا ہات
تب چڑھے اوپر وہ شاہ کائنات

آپ کے بدخواہ جو تھے پنج اشقیا
تب کئے ہیں حق میں ان کی بد دعا

وہ دعا پائی اجابت کا اثر
بعضے اس دن ہی ہوے باسی سقر

اور بعضے کافرا ہی سال میں
مر گئے ہو مبتلا جنجال میں

اور شقی کافر جو تھا ابن خلف
بالیقین کم ظرف تھا اور ناخلف

کر کے قصد قتل شہ پر چلدیا
اور زبان سے ناسزا کہنے لگا

عرض کی اصحاب نے تب شاہ سے
حکم دیجے قتل تا کریں اُسے

شہ کے جب نزدیک آیا وہ لعین
چھین کے اسکا ہی نیزہ شاہ دین

ماری ہے گردن پہ اسکی جلد تر
بھاگا وہ ملعون گھوڑا پھیر کر

بیل کے مانند الڈانے لگا
سر پٹکنے اور چلانے لگا

کافران کہنے لگے یوں دیکھکر
زخم یہ ایسا نہیں کچھ سخت تر

ان کو یوں کہنے لگا وہ بے حیا
زخم یہ کس کا ہے تم سوچو ذرا

ہے قسم حق کی اگر وہ شاہ دین
تھوکتا گر مجھ پہ میں مرتا امین

زخم میرا گر بخلق ذو المجاز
منقسم ہو تو مرینگے بانیاز

نقل ہے جب ہانسے فوج کافران
عازم مکہ ہوئی ہے ای میاں

شہر مکہ ایکہ ہی منزل پہ تھا
تب وہ کافر داخل دوزخ ہوا

روایت

ہے سو سب میں روایت اسپر
واقدی راوی ہے از ابن عمر

ایک شب میں اس بیابان میں گیا
کہ جہاں ابن خلف ملعون موا

ماری ایک آتش کی جیبی ناگہان
ڈر گیا میں دیکھکر اسکو وہان

مرد یک اس آگ سے نکلا اسیر
کھینچتا زنجیر روتا ای خبیر

کرتا تھا فریاد و زاری پیاس سے
کہتا تھا ایک شخص و سر او دیکھکے

کہ اسے پانی نہ دی تو کچھ ذرا ۔ کہ نبی نے قتل ہی اسکو کیا
ہی ابی ابن خلف اس کا نام ۔ لعنۃ اللہ علیہ بالدوام
اور عبداللہ جو تھا ابن حمید ۔ قصد حضرت کا کیا وہ بھی عنید
بو دجانہ اسپہ کر یک ضرب تیغ ۔ اس کو ڈالا ہی زمین پہ بیدریغ
نقل ہی حضرت خدا کے فضل سے ۔ اس گڑھے سی جب نکل باہر کھڑے
دیکھکر اس شاہ کو بعضے صحاب ۔ دوڑکر آئے ہیں خدمت میں شتاب
شاہ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر ۔ ضعف بیحد آپ کو تھا تب مگر
کیونکہ پہنے تھے وہ بکتر مصطفےٰ ۔ اور بڑا ہی تعب بھی زخموں کا تھا
طلحہ آ بیٹھے رسول محترم ۔ چڑھ گئے رکھ پشت پہ انکی قدم
اور فرمائے کہ طلحہ سربسر ۔ کر لیا جنت کو واجب آپ پر
ضعف اتنا تھا رسول اللہ پہ ۔ کہ گذارے ظہر اس دم بیٹھکر
اور پوچھا آکے بوسفیان وہان ۔ کیا یہ لوگوں میں محمد ہی یہاں
شاہ فرمائے نہ دو اس کا جواب ۔ بار دیگر پھر وہ پوچھا یوں شتاب
کیا ہی ابن ابو قحافہ یا نہیں ۔ پھر کیے منع جواب وہ شاہ دین
کیا عمر ہے ان میں پھر پوچھا وہ تب ۔ شہ کہے مت دو جواب اسکا بھی اب
تب ابوسفیان یوں کہنے لگا ۔ کوئی اب ان میں نہیں باقی رہا
ہوتے گر زندہ تو دیتے جواب ۔ تب عمر کہنے لگے نالا کے تاب
ای عدو اللہ تو بولا جھوٹ اب ۔ سب یہ زندہ ہیں یقین از فضل رب
تب ابوسفیان کھولا ہی زبان ۔ شادمان ہوکر توصیف بتان
یون کہا اعل ہبل اعل ہبل ۔ یعنے ہی اونچا ہبل اونچا ہبل
اپنے یاروں کو شہ عالی جناب ۔ حکم فرمائے کہ دو اس کا جواب
بولیو اللہ اعلیٰ و اجل ۔ ہے بزرگ اللہ و برتر بیخلل
تب صحابہ سب باواز بلند ۔ حمد یوں کرنے لگے ہیں فرحمند
پھر ابوسفیان کہا بار دوم ۔ لنا عزی ولا عزی لکم
یعنے عزی ہم کو ہے تم کو نہیں ۔ عزی یک بت تھا عرب میں تھی یقین
شاہ فرمائے جواب دیجو تم ۔ اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم
یعنے حق مولا ہمارا ہے سنو ۔ کوئی نہیں مولا تمہارا کافرو
یونہی یاروں نے کہا فرحت کے سات ۔ پھر ابوسفیان کہا آخر یہ بات
کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سربسر ۔ ہی کبھو تم کو کبھو ہم کو ظفر
گرچہ حکم اسکا نہیں میں نے کیا ۔ اور نظر آیا نہ وہ مجھکو برا
سال آئندہ یقین بتقبیل و قال ۔ پھر تمہارا اور ہمارا ہی جدال
شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو ۔ ہم بھی سب تیار ہیں اسپر کہو
پس ابوسفیان لشکر ساتھ لے ۔ عازم مکہ ہوا اس جاے سے
بس لگے کرنے صحابہ میں تلاش ۔ لشکر اسلام کے مردوں کی لاش
شاہ فرمائے کہ سعد ابن ربیع ۔ جسکو تھی انصار میں شان رفیع
ہی کہاں لے آو کوئی اسکی خبر ۔ ایک انصاری گیا تب جلد تر
سعد کو پایا ہی وہ در کشتگان ۔ ایک رمق باقی تھا لیکن اسکا جان
اسکو پہنچایا سلام مصطفیٰ ۔ سعد نے اسطرح تب اس سے کہا
بول پیغمبر کو تو میرا سلام ۔ اور کہہ یہ سعد بولا ہی پیام
یا نبی حق آپ کو دیوے جزا ۔ کر دیئے حق رسالت آپ ادا
اور کہہ اصحاب کو بعد سلام ۔ اتقیا و حضرت خیرالانام
جان و دل سی تم بجا لاؤ سدا ۔ تم رہو حکم نبی پر جان فدا
اس میں گر تقصیر تم سے ہو کہیں ۔ عذر تم کو پاس حق کے کچھ نہیں
پس یہ بولا سو ہیں رحلت کیا ۔ مرغ روح پرواز جنت میں کیا
شاہ کی خدمت میں آکر باکمال ۔ پس وہ انصاری کیا سب عرض حال
حق میں اسکی کی ہے حضرت نے دعا ۔ سعد سے راضی ہوا ای رب اورا

اعلیٰ

پس شہیدوں پہ گئے حضرت گزر
آہ جب حمزہ کے پہنچے نعش پر

تو تم چیرا ہوا ان کا یقین
اور ہمیں مثلہ کئے تھے مشرکین

دیکھ یوں انکو بہت غمگین ہوئے
اور تب اس طرح فرمانے لگے

گر کبھی غصہ نہ آیا اس قدر
جو کہ اب آیا ہے غصہ جس قدر

ہی قسم اللہ کی بے ارتیاب
گر قریشوں پر میں پاؤں دستیاب

ور عوض حمزہ کے میں ای مومنین
شخص ستر کو کروں مثلہ یقین

جب کہے اس طرح وہ شاہ ہدا
جلد یہ آیت خدا نازل کیا

وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ

یعنے اگر بدلا دو برابر دو اسقدر کہ تم کو تکلیف ... اور اگر صبر کرو بہتر ہے صبر والوں

وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ

جب یہ آیت آئی ہی شرف نزول
اس طرح کہنے لگے حق کے رسول

کہ کیا میں تیری ای رب الانام
میں گواہ ہوں ان شہیدوں پر تمام

حکم فرمایا ہے کہ ایک ایک قبر میں
انکے دو دو شخص کو مدفون کریں

اور جو زاید ہو پڑھا قرآن سے
اس کی نعش پاک آگے کیجیے

حضرت حمزہ کا ایک تھا بھانجا
یعنے عبد اللہ جحش کان صفا

دفن اس کو حضرت حمزہ کے ساتھ
کر دیئے ایک قبر میں ای نیکذات

اور انس ابن نضر ای باخبر
آہ زخمی ہو گیا تھا اس قدر

کوئی پہنچانتا نہیں اس کو مگر
بہن نے پہچانی انگلیاں دیکھ کر

اور علم بردار مصعب بن عمیر
جسکا کچھ گزرا ہی آگے ذکر خیر

باپ تھا اس کا بڑا ہی مالدار
سخت کافر دشمن شاہ خیار

جبکہ وہ لایا ہی ایمان با کمال
باپ نے اسکو دیا گھر سے نکال

عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ دے
رشتہ پدری بھی اس سے توڑ دے

سر بسر وہ تارک الدنیا ہوا
جان و دل سے طالب مولا ہوا

شاہ کی خدمت میں تھا لیل و نہار
آپ کی الفت میں ہی تھا جاں نثار

حکم شہ سے جب مدینے کو گیا
کیا وہاں اسلام کو رونق دیا

کیا کیا تائید دین شرع کی
دین احمد کے اصول و فرع کی

دعوت اسلام میں وہ نامدار
جبکہ باندھا ہی کمر لیل و نہار

نور سے اسلام کے ہی سربسر
ہو گیا سارا مدینہ جلوہ گر

رہنمائی سے اسکے ای خبیر
لائے ہیں ایمان انصار کثیر

الغرض ایسا وہ فرد نامور
فقر میں ذی فخر تھا شام و سحر

واہل اصحاب صفہ تھا سدا
جیو ایسا رکھا اس کو خدا

کہ ہوا اس جنگ میں جب وہ شہید
دیکھ جاں جنت کیا ہی جب خرید

کہ کفن کے خاطر اک چادر سوا
پاس اس کے اور کچھ کپڑا نہ تھا

ایسی چھوٹی تھی وہ چادر سر بسر
بس نہ آئی پاؤں سے لے تا بہ سر

پاؤں کو ڈھانپے تو رہتا سر کھلا
سر کو ڈھانپے تو کھلے رہتے تھے پا

دیکھ اس کو شاہ نے کی چشم نم
یوں کیا ہی حکم با درد و الم

کہ اسی چادر سے ڈھانپو اسکا سر
اور ڈالو گھانس اس کی پاؤں پر

روایت

آہ شیطان لعین اس روز جا
یہ خبر شہر مدینے میں دیا

کہ یہ غزوہ میں رسول انس و جان
آہ پای ہیں شہادت بیگمان

خبر شیطان گرچہ یہ سچی نہ تھی
دھوم محشر کی مدینے میں مچی

بی بیاں اطفال ہو کر بیقرار
دوڑی ہیں سوے احد بے اختیار

آہ پر تم حضرت زہرا بتول
آئیں حضرت پاس محزون و ملول

کیا لکھوں میں آہ اس خاتون کا غم
بس یہاں ہے قاصر و عاجز قلم

شاہ کے زخموں کو دھوتی تھیں شتاب
ڈھال میں اپنی علی لاتے تھے آب

خون پاک اسکا نہیں ہوتا تھا بند
دیکھ کر اس کو بتول دردمند

آگ سلگا اور جلا کر ایک حصیر
راکھ دابی زخم اوپر ای خبیر

الغرض کر دفن شہدا کو تمام
جب مدینے کو چلے شاہِ انام

شاہ فرمای اسے بھائی ترا
یعنی عبداللہ جحش مارا گیا

بولی عبداللہ کو بخشے خدا
اس کو پھر فرمائے وہ شاہِ ہدا

بعد فرمائے اسے شوہر ترا
یعنی مصعب بھی یقین مارا گیا

شہ کہے شوہر سے عورت کو بجان
کیا قوی ہوتی ہے الفت بیگمان

موت شوہر جب سُنی وہ دلفگار
ہو گئی بے صبر اور بے اختیار

آ کھڑی تھی وہ بھی رہ میں دلفگار
پدر کا کرتی تھی رہ میں انتظار

دیکھی ہر ٹکڑی میں وہ جان پدر
حضرت حمزہ نہیں آئے نظر

ان سی پوچھی فاطمہؓ ای فر و وقر
پدر ہی میرا کہاں دیجے خبر

اشک بھر آئی رہا ہر گز نہ تاب
اور نہ غم سی دیکھکے اس کا جواب

آئی ایسے میں سواری شاہ کی
سرورِ عالم رسول اللہ کی

شاہ کے مرکب کی پکڑی جا کو باگ
عرض یوں کرنے لگی ہے دردناک

آہ یہ سنتے ہی اس دلگیر سے
اشک بھر آئے رسول اللہ کے

سُنکے یہ غمگین ہو کہنے لگی
آتی ہی اسباب بو خون کی

غم کو اس کے دیکھ اصحاب کبار
آہ یکسر ہو گئے ہیں اشکبار

شاہ فرمائی ای بیٹی کیا کہوں
گر بیان اس کی شہادت کا کروں

آگے جب چلنے لگے شاہِ زمن
ہر قبیلے کے تمامی مرد و زن

سب ہماری سختیاں آسان ہیں
آپ پر سب کشتگان قربان ہیں

ایک زن کے پدر و شوہر اور پسر
تھے موی جنگِ احد میں سر بسر

تب نبی سے یہ سنکر بی بیان
دوڑ ہیں سوی احد کرتے فغان

راہ میں ایک شخص مل اس سی کہا
باپ اور بھائی بھی اور بیٹا ترا

کیا خبر ہے کہہ رسول اللہ کی
اُسنے بولا خیر سے ہیں نبی

پس پڑی اس کی نظر حضرت پہ جب
بولی وہ الحمد للہ پر طرب

راستے میں شہ سے حمنہ آملی
جو پھپھیری بہن تھی اس شاہ کی

واقعہ یہ سُن وہ پژمردہ دروں
ہی پڑھی انا الیہ راجعون

کہ ہوا ماموں ترا حمزہ شہید
پھر کہے ویسا ہی کہی وہ ای عبید

ہو گئی یہ سن کے بے صبر و قرار
اور رہی رونے لگی ہے زار زار

بھائی اور ماموں کی رحلت کی خبر
سن کے وہ ساکن رہی ہے صبر کر

فاطمہ حمزہ کی بیٹی کا نام
آہ کیا بولوں کہ لرزاں ہی قلم

ٹکڑیاں اس لشکرِ اسلام کے
ایک کے بعد ایک جب آنے لگے

فکر زاید پھر ہوئی اس کی تئیں
آئی ہیں ایسے میں صدیقِ گزین

نام حمزہ کا ہی لی جب وہ یتیم
دل ہوا صدیقِ اکبر کا دو نیم

بولے آپ تشریف لائے ہیں رسول
کہکے یوں آگے بڑھے ہیں وہ ملول

آتے تھے یاران جو ہمراہ آپکے
حضرت حمزہ جب ان میں بھی نہ تھے

یا رسول اللہ پدر مرا کہاں
والد عالی قدر میرا کہاں

اس کو فرمائی کہ ای لختِ جگر
میں پدر تیرا ہونگا غم نہ کر

پس بہت ہی درد سے رونے لگی
منھ کو اپنے اشک سے دہونے لگی

بولی ای پیغمبرِ ربِ وحید
کس طرح والد ہوا میرا شہید

تجھ میں نہ طاقت رہیگی زینہار
سنکے یہ پھر بھی ہوی ہی زار زار

بس یہی کہتے تھے استقبال آ
جب سلامت آپ کو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطان مدینے میں ندا
کہ شہادت پائی شاہِ انبیا

ان میں وہ عورت بھی تھی جسکا پدر
جان دیا تھا اور شوہر اور پسر

ای فلاں اس جنگ میں مارے گئے
بولی پیغمبر پہ وے صدقہ ہوئے

وہ کہی تبلاؤ حضرت کا جمال
رفع ہووے نامرادی و ملال

اور کہی بالخیر جب لائے قدم
آپ مجھ پر اب ہے آسان ہر الم

عبد اشہل کے گھروں سے پر رسول
جب چلے روتے تھے عورات ملول

سن کے وہ آواز فرمائی حزین
رونے والے کوئی حمزہ پر نہیں

سن کے یہ فرمان انصار کرام
بھیجے اپنے عورتوں کو لا کلام

دے زنان حمزہ کے گھر کو آئے سب
نوحہ زاری اس پہ کرتے تھے بشب

شاہ دین پوچھے ہیں پس بیدار ہو
کس کا یہ آواز رونے کا کہو

بولے ہیں انصار کی عورات سبھی
نوحہ کرتے ہیں چچا پر آپ کے

تب کئے ارشاد شاہ انبیاء
کہ یقین مقصود میرا یہ نہ تھا

کر دعا بس حق میں ان عورات کے
جلد تر سب کو وہیں رخصت دیئے

دوسرے دن منع فرمائے یقین
نوحہ کرنا مردگوں پر مسلمیں

شہدای اُحد کی فضیلت

فضل شہدای احد میں ای خبیر
آئے ہیں اخبار و آثار کثیر

اور ہر ہر سال میں شاہ انام
اُن کی جاتے تھے زیارت کو مدام

فاطمہ جو ہی خزاعی ای پسر
یاد رکھ اس طرح دیتی خبر

جا کے یکدن میں احد میں یوں کہی
السلام علیک یا عم نبی

میں سنی ہوں قبر حمزہ سے جواب
رحمۃ اللہ بھی کہا وہ یا بآخوا

اور یوں ہی ابن خالد باصفا
اپنے خالد سے روایت ہے کیا

کہ زیارت کو احد کے ای ہمام
میں گئی تھی ساتھ میرے دو غلام

میں سنی تھی مصطفےٰ سے یہ خبر
کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر

کر شہیدوں پر احد کے تم تمام
کیجو جا کر ای مسلمانو سلام

ہیں وہ زندہ اور دیتے ہیں جواب
میں بھی جا کر کی سلام ان کو شتاب

میں سنی بے شبہ تب ان سے جواب
اور یوں بولے ہیں وہ رحمت مآب

تم کو ہم پہچانتے ہیں بالیقین
آئی ہیں لرزی میں یہ سن کر وہیں

جلد ہو کر اپنے مرکب پر سوار
میں چلی واں سے تعانہ آشکار

نقل ہی جائیں پر پچھیاں جب
گزری از جنگ احد ای باادب

ایک صدمے سے کھلے بعضے قبور
لاش تھی تازہ انھوں کے بے قصور

اور کئی ان میں شہیدان سر
ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر

جب سر کتا زخم سے ہاتھ ایمیان
خون پاک ان کا وہیں تھا روان

حق ہے راضی انہوں سے بالدوام
بھی رکھی جنت میں اُن کو شاد کام

حمراء الاسد کا غزوہ

اس کا یہ قصہ ہے کفار لعین
جب گئے مکے کو رجعت ای امین

اور دوسرے روز از جنگ اُحد
نکلے پھر جنگ حمراء الاسد

کیوں مسلمانوں کو چھوڑا ہم نے ہائے
فتح ہوئی لیکن پشیمانی اٹھائے

وی لگے کرنے ملامت سر بسر
راہ میں آپس میں سب یکدگر

اور کر دیں قید سب کو جلد تر
بند تھا جنگ و جدل کا ہو در

لوٹ ہم جاویں مدینے کو ابھی
مومنوں کو قید کر لاویں سبھی

جنگ میں حاضر تھے کل کے روز جو
آج بھی نکلیں وہی تیار ہو

شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر
حکم فرمائے تبھی خیر البشر

باوجود زخم و جسم ناتوان
ہو گئے ہیں جمیع سب غازیان

اور شریک ان میں نہو وے دوسرا
حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا

پس وہ جھنڈا مرتضیٰ کے ہاتھ دے
اور ستر غازیوں کو ساتھ لے

اور احد کو لیگئے تھے جو نشان
وہ ابھی کھولے نہیں تھے مومنان

غازیان ستر وہی تھے نامدار
کل احد میں جو کئے تھے کارزار

شہ مدینے سے ہیں نکلے بیدرنگ
تا کریں ان کافروں سے جا کے جنگ

ایسے ہی ان میں بہت مجروح تھے
نکلے ہیں تب حکم پر اس شاہ کے

حضرت طلحہ پہ ستر زخم تھے
عبد رحمن کو زیادہ بیس سے

جا کے پہنچے ہیں یہ حمراء الاسد
ہفت میل اوپر ہے وہ ای باخرد

رعب کے خاطر بحکم شاہ دین ۔ پانسو سلگائے چولہے مسلمین
ایک خزاعی قوم کا سردار تھا ۔ نام معبد اس کا نیک اطوار تھا
وہ ابھی ایمان نہ لایا تھا مگر ۔ دوستی رکھتا تھا با خیر البشر
جا ابوسفیان سے وہ کہنے لگا ۔ لوٹنے کا قصد بوسفیان کیا
اس کو یوں بولا ہی معبد فہیم ۔ کہ نبی آتا ہی با فوج عظیم
اور بدلہ تم سے چاہتا ہی یقین ۔ سنکے بوسفیان ہوا لرزان وہین
لیکے لشکر ساتھ اپنے ای میاں ۔ جلد مکے کو ہوا واں سے رواں
رکے حضرت منتظر وہاں تین روز ۔ پس مدینے کو ہوے رونق فروز

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ رجیع طرف

سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں کہ جسمیں آنحضرت حاضر نہیں تھے پر وہ جنگ آپ کے حکم سے ہوا ہو ۱۲

سال سوم میں وقائع جو ہوے ۔ جو سرایا حکم سے شہ کے گئے
ایک سریہ ان سے ہے جانو یہی ۔ کہ شہادت جس میں عاصم کی ہوئی
اسکا یہ قصہ ہے کہ جنگ احد ۔ آئے جب مکہ کو کفار اشد
آہ وہ سفیان ہذلی بے حیا ۔ ابن خالد پیشوائے اشقیا
ایک جماعت کافروں کی لیکے تا ۔ جلد تر مکے کو آیا بد صفات
اور کفار قریشوں سے بلا ۔ تہنیت جنگ احد کی ادا
سعد کی بیٹی سلافہ جو تھی بد ۔ اس کی دو بیٹوں کو در جنگ احد
کر دیا تھا قتل عاصم اہل خیر ۔ تیسرے کو طلحہ چوتھے کو زبیر
اس نے کی تھی نذر ان تینوں کی سر ۔ کوئی لا دیوے مجھے گر کاٹ کر
اونٹ سو انعام اس کو دونگی ۔ سر کے کانسے میں خمر پیونگی
جب سنا سفیان ملعون یہ خبر ۔ آہ اس کے سو شتر پر طمع کر
قوم سے اپنے ہی سات اشرار کو ۔ ساتھ بد اطوار بدکردار کو
مکر یک کہلا کو بھیجا شاہ کی پاس ۔ شاہ سے وہ جا کئے یوں التماس
کہ ہماری قوم ای خیر البشر ۔ شرف ایمان سے ہوئی ہی بہرہ ور
پس ہمیں قرآن سکھلانے لئے ۔ یک صحابہ کی جماعت بھیجئے
اور وے ساتوں منافق بدصفات ۔ مختلط اکثر ہوئی عاصم کیساتھ
اس سے کہتے یا ہمنا بار بار ۔ گر تجھے بھیجے رسول باوقار
کیا زہی قسمت ہماری ہی یقین ۔ سیکھیں تا تیرے سے ہم احکام دین
الغرض ہمراہ ان کے مصطفےٰ ۔ بھیجے دس اصحاب کو ای باصفا
اور امیر ان پر کئے عاصم کو ہی ۔ پس مدینے سے نکلکر وی سبھی
جب ہدا پر آکر پہنچے ہیں جان ۔ مکے اور عسفان کے جو ہی درمیان
یک منافق ان سے تب ہو کر جدا ۔ یہ خبر سفیان کو جا کر دیا
ساتھ لے دو صد لعین کو وہ شریر ۔ آکے چاہا ان کو سب کر دیں اسیر
پس وے اصحاب نبی بے قیل و قال ۔ ہو گئے تیار بہر جنگ و جدال
وے کہے ہم سے نہ کیجو کارزار ۔ تم ہیں تھوڑے نا ہو طاقت زینہار
حضرت عاصم کہا از بہر دین ۔ جانثاری ہی ہمیں آسان یقین
کافران بولے کہ تو جلدی نکر ۔ ہم امان تجھ کو دیئے ہیں سربسر
بولے عاصم کو وہ مشرک کی پت ۔ میں نہیں لیتا مجھے بس ہی آکہ
میں کیا ہوں عہد یا حق کے ساتھ ۔ ہاتھ میں کافر کے نا دوں اپنا ہاتھ
اور کیا ہوں حق سے میں یہ التجا ۔ کہ نہ چھووے کوئی کافر تن مرا
اور سنا ہوں میں سلافہ نابکار ۔ نذر یوں کی ہی بلاشک آشکار
سر کے کانسے میں میرے پیوے شراب ۔ نا کرے حق اسکو اس سے کامیاب
یہ خبر پہنچا دیگا سرور کو کون ۔ یہ سنا دیوےگا پیغمبر کو کون
پس دعا کرنے لگا وہ پاک باز ۔ بارگاہ کبریا میں بانیاز
یہ ہمارے حال سے ای دادگر ۔ تو پیمبر کو ہمارے دی خبر
حق کیا اس کی دعا کو مستجاب ۔ اور خبر شہ کو دیا ہی یہ شتاب
پس لگا لڑنے کو عاصم تیر سے ۔ تیر بھی جب اس کے سب آخر ہوے

جنگ نیزے سے ہی وہ کرتا تھا تب — نیزہ بھی ٹوٹا ہی اُسکا آہ جب
تیغ اپنی کھینچکر وہ باصفا — رو بقبلہ ہو کیا ہی یوں دعا

یا الٰہی تن کو میرے رکھیو نگاہ — بالیقین از شر کفار تباہ
پس اسدن داد مردی دے تمام — وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام

کافرین چاہے کہ کاٹیں اُسکا سر — لیوین وہ سو اونٹ جاکر جلد تر
مکھیوں کو شہید کے بھیجا خدا — ویسے ہوا اُس پر نگہبان جلد آ

قصد جب کرتے تھے اس کا ظالمان — کاٹتے تھے ان کو آکر مکھیان
شام کو اُس دن بڑی بارش ہوئی — حکم حق سے نعش عاصم بہہ گئی

الغرض اسدن وے دس صحابہ سب — یا شہادت دار جنت میں گئے
اور خبیب و زید کو وے اشقیا — قید کرکے بیچے میں مکے میں آ

بدر کے غزوہ میں جب بیشک وے سب — قتل حارث کو کیا تھا جو خبیب
اسکی قیمت سو شتر ٹہری تھی جب — مول لی حارث کی بیٹی اسکو تب

تہ بدمارا تھا امیہ کے تئین — اُسکا جو بیٹا تھا صفوان لعین
وہ شقی اس کو خریدا بہر اس — اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچاس

ماہ ذیقعدہ تھا وہ ای نیکنام — نقل ہی گزری ملک شہر حرام
کافروں نے انکو رکھا قید کر — اور دیئے ان کو بہت رنج و ضرر

کہتی تھی حارث کی بیٹی آشکار — کہ تھا قیدی جب خبیب باوقار
بیڑیاں لوہے کی پائیں سخت تر — بند تھا پھر قید خانہ کا بھی در

قید میں انگور کھاتا تھا سدا — غیب سے یہ اس کو دیتا تھا خدا
اور نہیں تھا موسم انگور تب — دیکھیے ہم اس کو کرتے تھے عجب

ہی بخاری میں ہے یہ خبر صحیح — لائے ہیں اہل سیر بھی سب صریح
الغرض گزری میں جب ماہ حرام — تب خبیب و زید کو کفار خام

موضع تنعیم میں لائے بسر — رکھ دی بیجد چڑھائی دار پر
اُن سے تب بولا خبیب سرفراز — چھوڑ دو رکعت گزاروں تا نماز

ڈالا ان کے دل میں رب العلمین — سب قبول یہ سخن وے مشرکین
بس گزارا آہ دو رکعت خبیب — چھوڑا مقتولوں میں یہ سنت خبیب

اور کہا پڑھتا زیادہ میں نماز — با خضوع و باخشوع و بانیاز
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر — باندھا ہی طول عبادت میں کمر

پڑھ کئی ابیات وہ براشقیا — لعنت و نفرین کیا اور بد دعا
پس خدا نے کی دعا اسکی قبول — تھے وہاں حاضر جو کفار جہول

تھوڑی عرصے میں یہ آفات کثیر — مبتلا ہوئے ہیں نار سعیر
بس چڑھائی دار پر اس کو وہیں — اس کا منہ کعبے طرف رکھے نہیں

منہ کئے اس کا مدینے کے طرف — تب کہا یوں خبیب باشرف
کچھ ضرر اس سے نہیں میرا ہوا — منہ جدھر لاؤں ادھر رب ہی میرا

جبکہ فی الواقع مدینہ ای میاں — اس کا تھا قبلہ حقیقی بے گمان
کہ وہاں تھی وہ رسول ذوالجلال — پوچھے گیا اور اس عاشق کا حال

آئنہ میں عشق کے وہ باصفا — تھا نظر کرتا جمال مصطفےٰ
اس کو تب حاصل تھا دیدار نبی — دل سے حاضر تھا بدربار نبی

اُس کو بولے کافران بےحیا — ملت اسلام سے تو باز آ
اُن کو بولا ہی خبیب محترم — خالق ارض و سما کی ہے قسم

گر مجھے دیوینگے سب روے زمین — ناپھروں زنہار از دین متین
دوست کے خاطر نہیں ایک جان فدا — سو ہزاراں جان میں اُس پر فدا

پھر کہے کفار تو چاہتا ہے کیا — کہ ہو تیری جاپر اب مصطفےٰ
اور سلامت تو رہی اپنے مکان — وہ کہا حق کی قسم ای کافران

میں چاہونگا کبھی یہ جان لین — کہ چبھے کانٹا نبی کے پاؤں میں
اور سلامت ہیں سبھوں تب اپنے گھر — جان مراں پر فدا شام و سحر

فاینما تولوا فثم وجه

اور بہت اس کو ڈرائی مشرکین | دین حق سی پر وہ دل پھیرا نہیں
تب خبیب محترم ای باصفا | یوں لگا کرنے خدا سے التجا
تا مرا پہنچا دے حضرت کو سلام | خاتم صدر نبوت کو سلام
زید بن اسلم نے دی ہی یوں خبر | کہ مدینے میں شہ جن و بشر
وحی کے آثار اشرف ناگہاں | ہو گئی ظاہر شہ دو جہان
اور فرمائی خبیب باصفا | جو مقید شہر میں مکے کے تھا
دار پر چڑھ وہ کیا مجکو سلام | اب کہا آ مجکو جبریل ہمام
نیزے لے ہاتھوں میں آئی جلد تر | ضرب کرنیکو خبیب پاک پر
آہ ان کی مار سے نہ لا کے تاب | دار پر کرتا تھا از بس اضطراب
تب کہا الحمد للہ یا طرب | رو بقبلہ کر دیا اب مجکو رب
پر شریعت اور طریقت اس کی تب | ظاہر و باطن کیا ہی جمع رب
پشت اشرف سی ہوا وہ اس کی پار | وہ پڑھا تب کلمۂ طیب پکار
تا ابد اس سی خدا راضی رہے | اسکو شہدا میں سرفرازی رہے
کہ خبیب باصفا کا اقتدا | وہ بھی دو رکعت کیا ہی تب ادا
پس شہید اس کو کیا ای نیکنام | بیچا نسطاس صفوانکا غلام
کہ محمد ہیں یہ جیسے صحاب | کسکے میں دیکھا نہیں ایسے صحاب
تا کہ خبر اس کی ای ہمام | منتشر ملک عرب میں ہو تمام
شہ محمد کو کئے تب یہ خطاب | کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب
جب سنے یہ حکم مقداد و زبیر | ہو گئے تیار وی دونو نجیر
یونہی وے تنعیم میں پہنچے ہیں جا | دار پر بھی تھا خبیب باصفا
قتل سی تھا اس کی دن چالیسواں | خون بھی تھا اس کے زخموں سی رواں
اس کو آہستہ اوتارے دار سے | کوی خبر پایا نہ ان کفار سے
ان کے پیچھا کرکے شتر کافران | جا ملائی راستے کے درمیان

آہ اس کے قتل پر کفار سب | ہو گئے ہیں متفق اشرار جب
یا الٰہی یہ تو سب ہیں دشمنان | دوست میرا اب نہیں کوئی یہاں
تو ہی اب پہنچا دے ای رب القدیر | مصطفٰے کو میری تسلیم اے خبیر
مجلس آرا تھے کئے یاروں کے ساتھ | میں بھی حاضر تھا وہاں ای نیکذات
شہ دئے تسلیم کا اس کے جواب | درد و رقت سی لگے رونے شتاب
دار پر اس کو چڑھائی کافران | اور کئی اس پر جفائی بیکران
نقل ہی چالیس مشرک بے حیا | بدر میں جن کے موی تھی اقربا
جسم میں اس کی چبانے کو لگے | آہ دل اسکا دکھانے کو لگے
آہ جو کرتا تھا حرکت ایمان | رو بقبلہ ہو گیا ہے ناگہان
گرچہ تھا ہر حال میں وہ با شرف | پس حقیقی اپنی ہے قبلے طرف
الغرض سینے پہ اسکی ای امین | مارا نیزہ ایک مردود لعین
کلمۂ توحید ہی پڑہتا ہوا | وہ خرامان باغ جنت میں گیا
زید بن وثنہ کو اسکے بعد از ان | دار دینے لائی ہیں جب کافران
جو خبیب اوپر کئے جور و جفا | زید پر بھی کر گئے وے بیوفا
جب شہادت پائی ہیں یہ دو حبیب | یوں ابو سفیان کہا بیشک ریب
پس خبیب باصفا کو سر بسر | کافران چھوڑے ہیں وونہی دار پر
اسکا سب احوال وہ ای باصفا | وحی سی معلوم سرور کو ہوا
اور خبیب محترم کو دار سے | وہ اتاری تو اسے جنت ملے
پس وہ نکلے شب کو ہو تھے رواں | دن کو اندر غار کے رہتے نہاں
کافران چالیس گرد اس دار کے | آگے سوتے تھے حفاظت کے لئے
بوی مشک اس سی مہکتی تھی عجب | اور تر و تازہ تھا اس کا جسم سب
لاش باندھا اپنے گھوڑے پر زبیر | پس مدینے کو چلے دونو نجیر
نعش اسکی وہ اوتار بر زمین | ہو گئی غائب زمین میں وہ وہیں

وہ دونوں حملہ کئے کفار پر / غایت مردی سے مثل شیر نر
پس بفتح و نصرت وہ مرد و شجیع / آملے حضرت سے باشان رفیع
کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر / آسمان پر اے بشیر و اے نذیر

عبد اللہ بن انیس کا سریہ

جو وہاں سفیان ہذلی تھا مقیم / قتل عاصم کو کیا تھا وہ لئیم
کاٹا عبد اللہ نے سفیان کا سر / اور چلا سوئے مدینہ جلد تر
مکڑی یک جالا تنی ہے اسپہ آ / غار ہجرت میں تنی تھی جو کہ جا
جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آ / پاس شہ اس لعین کا سر رکھا
کافران طاقت نہ پاکے زینہار / ہو گئے ہیں جلد تر سارے فرار
آ کہا جبریل نے سالار سے / کہ ملک یہ ہر دو اپنے یار سے
شاہ ان یاروں کو تحقیق بھیجے تھے نیو / تھا مہینا وہ صفر کا جانیو
اور عبد اللہ انیس باصفا / حکم سے سرور کے عرنہ کو گیا
ایک لشکر جمع کرتا تھا وہاں / تا کرے جا جنگ با شاہ جہاں
اسکا جب چھپا کئے ہیں کافراں / وہ ہوا ایک غار صحرا میں نہاں
ڈھونڈکر واپس ہوئے سب کافراں / پس نکلکر غار سے وہ بعد ازاں
خوش ہوئے پیغمبر اور یاران تمام / اس سے بس راضی ہے رب الانام
اور ہوئی آل سبط مصطفےٰ / ہی امام دیں حسنؑ پیدا ہوا

ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیر معونہ کی جنگ جس میں ستر قاریان قرآن شہید ہوئے

سال چارم میں صفر کے درمیاں / فوج یک اصحاب کی با عز و شاں
اس کا یہ قصہ ہے عامر بو برا / نجد سے آ شاہ عالم سے ملا
آپ کئی اصحاب کو اے راہبر / آپ سوے نجد بھیجو گے اگر
میں بھی ان کے ساتھ ایماں لاونگا / جا وہاں ہی یہ شرف میں پاؤنگا
وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجئے / میں بھی ہوں ان کی حمایت کیلئے
اپنے تب ستر صحابہ کو رسول / بھیجے ہیں کر غرض کو اسکی قبول
عمدگان نجد کے سب نام پر / ایک پروانہ لکھے پیغامبر
اور تھی ساری فقیراں مفلساں / عابدان پرہیزگاران مخلصاں
رات کو کرتے عبادت میں قیام / طاعت و ذکر و تلاوت میں مدام
گئے اور عسفان کے بیچ اے نیکنام / اترے ہیں بیر معونہ پر تمام
جلد آ گئے لیگیا عامر کے پاس / نجد کا سردار تھا وہ ناسپاس
اور بنی عامر کو وہ مردود خر / ان صحابہ کے بلایا جنگ پر
وہ شقی دسرے قبائل سے وہاں / جمع یک لشکر بڑا کر کے یقیں
نجد کے جانب میں بھیجے مصطفےٰ / جنگ وہاں بیر معونہ کا ہوا
شہ دیے ترغیب ایماں اسکو جب / وہ کیا یوں عرض خدمت باادب
ہے قوی امید مجھکو یا نبی / کہ ہماری قوم ایمان لائیگی
غرض یہ سنکر کہے وہ شاہ دیں / نجد کے لوگوں سے ہوں میں ایمن نہیں
میں یہ دیکر لیجاؤں انکو سب / خلق کو تا ہو ہدایت کا سبب
اور منذر بن عمرو کو اے خبیر / شاہ عالم نے کیا ان پر امیر
آ وہی ہفتاد اصحاب کبار / قاریان قرآن کے تھے نامدار
لکڑیاں لا بیچ دن کو وہ کرام / دیتے قیمت اہل صفہ کو تمام
حیث بنیے سے غرض وہ اتقیا / ہو گئے راہی بحکم مصطفےٰ
یک صحابہ نام تھا جس کا حرام / لیکے وہ پروانہ خیر الانام
دیکھتے ہی نامہ خیر الوریٰ / اس شقی نے قتل قاصد کا کیا
وہی کہی ان کو پتہ دے بو برا / لایا ہی پس نا لڑیں ہم اسی جا
آہ وہی ستر صحابہ پر گیا / ہو محاصر تنگ ان سب کو کیا

ستر قاریان قرآن کی شہادت

کھینچ تلواروں کو یہ بھی بیدرنگ　بس شجاعت سے کئے تا آنکھ جنگ
ایک منذر بچ گیا تھا کافران　بولے اب دیتے ہیں ہم تجکو امان
وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر　پایا ہی آخر شہادت کا ثمر
ناگہاں دیکھی ہیں دو لشکر طرف　آہ اترتے ہیں پرندے صف بصف
دیکھے دونو چڑھ کے یک ٹیلے پہ تب　پائے ان اصحاب کو مقتول سب
پوچھا کیا تجویز حارث از عمر　وہ کہا جا شاہ کو دینا خبر
پس وہیں وہ کافروں کو مار کر　آپ بھی پایا شہادت جلد تر
اور کہا پہچانتا ہی کیا تو اب　خوب اپنے کشتگوں پا رونکو سب
پوچھا عامر کیا ترا تھا کوئی یار　جو نظر ان میں نہ آوے زینہار
ان میں تھا لیکن نظر آتا نہیں　تکے یہ پوچھا عمر سے وہ لعین
تھا ہمارے میں وہ فاضل نامدار　اور عابد متقی پرہیزگار
اور بوقت دفن شہدا ایماں　نعش کی اس کی نہیں پائے نشاں

عامر بن فہیرہ کی نعش کا آسمان پر پہنچایا جانا

تھا جو عامر بن فہیرہ نیک نام　تھا نہیں جدعان کا پہلے غلام
ایک رطل بہنے سے کر اسکو خرید　کر دیئے آزاد صدیق سعید
جب گئے ہجرت شہ عالی جناب　اس سفر میں وہ بھی تھا ہمرکاب
بے تردد یہ کرامت دیکھکر　شرف ایماں سی ہوا وہ بہرہ ور
جبکہ جینے سے ہوی وہ نا امید　یوں کہی رو رو کے ای رب حمید
اسکو پہنچائی تب ہی روح الامیں　شہ جواب اس کا دئے ہو کر حزیں
کو لیجا نعش اس کی بالائی فلک　پھر زمیں پہ جلدی آئے ملک
نقل ہے وہ بو برا نجدی جو آ　لے گیا تھا ان صحابہ کو بلا
جو تھا عامر بن طفیل بیچا　تھا بھتیجا بو برا کا یہ دغا
تھا ربیعہ بو برا کا جو پسر　عامر ملعون کا قصد قتل کر
پس کیا طاعون میں اس کو مبتلا　مثل طاعون شتر رب العلا

اور شہادت پائے آخر وہی تمام　کعب یک زخمی پڑا تھا ای ہمام
وہ کہا مجکو نہیں ہرگز قبول　یہ پناہ زشت گفت اے جہول
ان سے حارث اور عمر بھی بچ گئے　کہ تمہی او شتاں چرانے کو گئے
بولے ابلیس کہ یہ اڑنا ظہور　فی الحقیقت کچھ نہیں آفت سے دور
اور تڑپتے ہیں لہو میں وہ تمام　اور کھڑی ہی فوج کفار لئام
بولا حارث نے عمر سے بھائیجاں　پھر شہادت پاؤ تمیں ایسی کہاں
اور عمر کے لیکے پیشانی کے بال　کر دیا آزاد عامر زشت حال
وہ کہا ہاں اور جا ہر ہر کے پاس　کہدیا نام اور نسب ای حق شناس
بولا ہاں صدیق اکبر کا غلام　یعنے عامر بن فہیرہ نیک نام
بول اب مجکو وہ کیسا شخص تھا　تب عمر اس خر سے یوں کہنے لگا
بولا عامر جب کہ وہ مارا گیا　آسماں پر لے گئے اس کو اٹھا
حکم سے حق کے ملک اسکے تئیں　کر دیئے تھے دفن لا از بہ زمیں
نقد ایمان کا وہ جب لایا ہی گنج　مالکاں دیتے تھے اسکو درد و رنج
سابق الاسلام تھا وہ باوقار　اور تھا از اولیائے نامدار
اسکا قاتل جبکہ دیکھا ہی عیاں　نعش اسکی جو گئی بر آسماں
ہی روایت جب وہ ستر قاریاں　ہو گئے محصور فوج کافراں
ہم سے پہنچا اب تحیات و سلام　در حضور حضرت خیر الانام
اور عامر بن فہیرہ کی خبر　یوں دیئے ہیں حضرت خیر البشر
روح علیین ہیں اس کا لیگئے　لا زمیں پر دفن جسے کو کئے
ہو بہت اس واقعہ سے شرمسار　اندنوں میں ہی ہوا ہی آشکار
گرچہ ایماں بوبرا لایا نہیں　پر ہوا اس کام سے اندوہگیں
کہتے ہیں مارا انکو نیزے سے جا　اس کی مجلس میں اگر وہ نیں مرا
جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ سوار　مر کے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سنے خیر البشر   اپنے یاروں کی شہادت کی خبر

مشرکان رعل اور ذکوان پر   اور غطفان اور بنی لحیان پر

آکے جو بیر معونہ میں لڑے   مشرکان تینوں قبائل کے ہی تھے

یوں مواہب میں لکھا ہے کی خبر   آئی حضرت پاس انکی وقت پر

بنی نضیر کا غزوہ

وہ قبیلہ ایک یہود کا تھا جان   حسب عہدی کئی شہ سے عیاں

میں سمجھتا ہوں کہ انکو دے سزا   وہ نبی فرمائیں گے حکم جلا

ان پہ یہ تم ایمان لاؤ جلد تر   جو جہاں کی ہے سعادت سر بسر

بولے دین موسیٰ کا نہ چھوڑینگے ہم   دل وطن سے ملک سے تو اٹھ گئے ہم

لیکے اتنا رخت بے ہتیار اب   تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب

بعضے خیبر کو گئے بعضے بشام   دوسرے ملکوں طرف بعضے لیا گام

جلد باز ار مدینہ سے گئے   سب پریشان اور سرگرداں ہوئے

خود پنجاہ اکے پنجاہ یکسران   اور زمین باغات و اسباب گھراں

ہے روایت جب مہاجر پاک تن   آئے تھے مکے سے چھوڑ اپنا وطن

غربت و کربت کو انکے لا کلام   دیکھکر حضرت کے انصار کرام

اپنے باغات و مکانات و زمین   حصہ کر آدھے دیئے انکے تئیں

انمیں وہ بعضوں کو دیتا تھا طلاق   تا نکاح انسے کریں وہ باوفاق

جب یہود کی وہ باغات و زمین   ہاتھ آئی شاہ عالم کے یقیں

اب یہ باغات و زمین جو ہاتھ آئی ہے   حصہ چاہیں تم بھی گر ای نیک ذات

جو دئیے ہیں انکو تم ای اہل دین   اپنے باغات و مکانات و زمین

میں مہاجر کو ہی دیتا ہوں تمام   یہ زمین باغ و مکان سب لا کلام

یا رسول اللہ یہ اموال سب   دیجئے قوم مہاجر کو ہی اب

اور دئیے ہم ان کو جو کچھ انکا   وہ کبھی واپس نہ لیں ہم رہنما

آہ غمگین و حزین ایسے ہوئے   کہ کسی کربت میں نہیں ویسے ہوئے

یک مہینے تک کئے ہیں بد دعا   در قنوت فجر وہ شاہ ہدا

اور لڑے جو ستہ و لحیان سے   تھے بنو لحیان بے ایمان سے

اسلئے وہ سب قبائل پر یقیں   بد دعا انکی کئے ہیں شاہ دین

اور ربیع الاول اندر آئی جب   شہ کئے ہیں غزوہ قوم نضیر

تھا کنانہ جبر یک ان میں بڑا   وہ کہا تم جو کئے ہیں یہ دعا

وہ تو ہے بے شبہ ختم المرسلیں   ذکر ہے توریت میں انکا یقیں

یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیہ گزار   اور وطن اپنا یہ چھوڑو زینہار

حکم یہ بھیجے ہیں شاہ بحر و بر   کہ اٹھا دیں بار اونٹاں جس قدر

لاد کچھ سو اونٹ پر سامان لا   تین تین اشخاص میں ایک اونٹ تھا

سب وہ نا امید جینے کو ہوا   دف بجاتے گاتے بجاتے تا بکار

ہو گئی ہے تب تو ناپا کونسے پاک   اس تو راج پاک کی پاکیزہ خاک

تین سو چالیس یکسران کے تیغ   خالصے میں آئے شہ کے بے دریغ

چھوڑ کر گھر بار اور اہل عیال   محض از بہر رضائے ذو الجلال

انسے کچھ ایسا بجالائے سلوک   کہ جہاں تا دم ہیں ملا اور ملوک

بلکہ انصاری کوئی عالی قدر   عورتیں رکھتا تھا متعدد اگر

یوں کئے حق اخوت وے ادا   تا ابد ان کو جزا دیوے خدا

شاہ انصاروں کو اپنے یوں کہے   تم مہاجر پر بہت احسان کئے

لیجو حصے اپنے تم بے قیل و قال   اور مہاجر پر رکھو یونہی بحال

اسمیں حصے اپنے نا چاہیں اگر   لیجو واپس انسے اپنے باغ و گھر

تب کئے ہیں عرض سعدین تمام   ہر دو سردار ان انصار کرام

کہ دیا آئے چھوڑ اپنے خانماں   اور زن اولاد و باغات و مکاں

وے مکانو نیں ہمارے ہی رہیں   خیر و برکت کا سبب ہوگا ہمیں

ہم سب ہی اس بات پر راضی ہیں اب　عرض پس یوں ہی کئے انصار سب
سنکے یہ حضرت بہت شاداں ہوئے　اور دعا بھی انکے حق میں یہ کئے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

بدر الموعد کا غزوہ

اور اسی سال میں اے باصفا　بدر موعد کا یقین غزوہ ہوا
در احد بولا تھا بوسفیان یہ بدر　جنگ ہے پھر سال آئندہ یہ بدر
جب ہوا نزدیک وہ وعدے کے دن　ہے روایت بادشاہ انس و جن
پانزدہ صد غازیوں کو لیکے سات　بدر میں اترے ہیں جا آنحضرت
اور ابوسفیان مکے سے نکل　تھوڑے منزل جاکے بر عزم جدل
رعب سے اسلام کے وہ عذر لا　اپنے ہمراہیوں سے یوں کہنے لگا
قحط کے ایام ہیں اب ہر کہیں　جنگ اب ہرگز مناسب ہے نہیں
جاکے آئندہ کرینگے ہم قتال　پھر گیا ہے سب کو لے بے قیل و قال
آٹھ دن رہ منتظر شاہ ہدا　پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا
اور ہوا پیدا نبی کا نور عین　ماہ شعبان کی چہارم کو حسین رض
بعد میلاد حسن پنجاہ شب　جب ہوا ہیں منقضی از فضل رب
فاطمہ زہرا کو تب پیٹ میں　ٹھہرا ہے حمل امام دیں حسین رض
اور مہ شوال میں آیا فلاح　شہ کئے ہیں ام سلمہ کو نکاح
اور ذوالقعدہ میں زینب کے تئیں　عقد میں لائے ہیں اپنے شاہ دیں
اور عبد اللہ عثماں کا پسر　یعنے سبط حضرت خیر البشر
اور زینب زوجہ شاہ جہاں　جو خزیمہ کی تھی بیٹی اے میاں
فاطمہ ام علی قدسی صفات　پائے اسی سال میں تینوں وفات
یک یہودی نے یہودیہ کے سات　جب کیا فعل زنا وہ بدصفات
شاہ کی خدمت میں لائے ان کو زود　شہ نے پوچھے تو یوں بولے یہود
کرکے کالا انکا منہ آیا شرف　اونٹ پر بٹھلا کے منہ کر دم طرف
شہر میں ان کو پھرانا ہے سزا　ہے یقین توریت میں یوں ہی لکھا
شہ کہے تم جھوٹھ کہتے ہو یقیں　حکم یہ توریت میں ہرگز نہیں
پس میں توریت میں دیکھے منگا　رجم ہی اسمیں زنا کی تھی سزا
پس دئے دونوں کو امام انس و جان　جلد تر سنگسار کروائے ہیں جان
زید بن ثابت بحکم شاہ زود　سیکھا پندرہ روز میں خط یہود
اور اسی سال میں اے نیکنام　حکم قرآں سے خمر ہوگئی حرام

ہجرت سے پانچویں سال کا احوال

دومۃ الجندل کا غزوہ

سال پنجم میں بفرمان خدا　شہ نے زینب سے نکاح اپنا کیا
اور در روز زفاف آیا صواب　حق نے بھیجا آیت حکم حجاب
اور مہ مولد میں حضرت فوج لے　دومۃ الجندل کے غزوہ کو گئے
نام یک جا کا ہے وہ بے اشتباہ　ہے مدینے سے وہ پندرہ دن کی راہ
رہزنی میں تھے وہاں بعضی لعیں　رکھتے تھے قصد مدینہ بھی یقیں
جا ہزار اشخاص سے پیغام بر　غارت انکے کردئیے سب جانور
ہوگئے کفار وے سارے فرار　انکو ڈھنڈوائے بہت شاہ کبار
پر کہیں پتا نہیں ان کا لگا　پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا

مریسیع کا غزوہ

اور مہ شعبان میں خیر البشر　بھی گئے جنگ مریسیع آپ پر
اور اسی غزوے کے بعد از فلاح　شہ جویریہ کو لائے در نکاح
جب پھر اس جنگ سے شاہ ہدا　رہ میں بالا عائشہ کا گم ہوا
ڈھونڈھنے اسکو گئے اس جا مقام　پر وہاں پانی نہ تھا اے نیکنام
آیت حکم تیمم بر رسول ص　پائی ہے حق سے میں اس نزول

اور وہ مالا ٹوٹ کے نیچے ہے تھا
بر جناب پاک ام المومنین
آہ اس قصہ کی نثر سر بسر
مختصر لکھتا ہوں کچھ وہ بیاں
راہ میں اترے تھے ہم سب ایکشب
آئی یک ہو وہ امر اتفاقا جو وہاں
پس میں اپنی جا سے اٹھی آن کے
پیچھے لشکر کے رکھے تھے تنہا سے
سنتے ہی آواز اسکا میں اٹھی
میں ہی تنہا ہو گئی اسپر سوار
تھا بڑا ان کا ابی ابن سلول
ہے عجب تر یہ کہ بعضے مومناں
تھی خلیری بہن جو صدیق کی
بولی تھی عائشہ ای با ادب
اور مجھے جھلا تھی اس سے خبر
ایکدن مسطح کی مادر ہو خفا
وہ کہی مجھکو اے نادان تو ابھی
بس زیادہ میری بیماری ہوی
تھا یہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا ہی میرے باب میں
تھا بہت محبوب ہو شوہر کو جو
اور غالب پہ آتے ہیں شدید
میں کہی سبحان اللہ آہ عبر

جب اٹھائے اونٹ کو وہ سب ملا
زوجۂ محبوبۂ سلطانِ دین
پارہ پارہ کرتی ہے دل اور جگر
اب روایات صحیحہ سے بیاں
کوچ کا اس شب ہوا اعلام جب
باندھ استرے پہ ہو آگے رواں
سمجھی بلوانے مجھے کوئی آئنگے
لاو مارہ میں جو چیزیں ہو گرے
اپنا منھ چادر سے اپنی ڈھانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر جہاں
باندھتا تھا افترا وہ بوالفضول
بھی شریک ان میں ہوئے کہیں زباں
اسکا بیٹا تھا یہ مسطح ای زکی
ہم سب آپہنچے مدینے کو ہیں جب
حال متغیر نبی کا تھا مگر
حق میں اس مسطح کے کی ہے بددعا
کیا نہیں اسکی ستی ہے وہ بدی
بیقراری اور ناچاری ہوی
یہ حکایت تا کروں تحقیق جا
دل ہی میرا اس سے پیچ و تاب میں
اور اسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کر حق سے ہی پس رکھے امید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے مشتہر

اور سبھی سال میں آئے با وفاق
یعنی بی بی عائشہ پر آئے سلیم
خامہ لرزاں ہے یہاں تحریر سے
ہے روایت عائشہ سے آئی میں
تب اکیلی ہی تقاضاے حاجت گئیں
اسکے حماوں نے سمجھا تھا یہی
نیند آئی سوگئی میں ناگہاں
دیکھکر مجھ کو وہاں وہ دلفگار
پاس میرے اونٹ کو بٹھلا دیا
دو پہر کو پہنچی میں لشکر میں جا
لوگ جو تہمت کئے بیخوف و بیاک
ایک حسان ابن ثابت اے پسر
اور ام المومنین زینب کی بہن
اک مہینے تک تو میں بیمار تھی
التفات اگلا نہ تھا وہ مجھ پہ تب
میں کہی کیوں اس پہ کی تو بددعا
میں کہی وہ کیا ہے دے مجھکو خبر
سنتے تب کی عرض از خیر البشر
حکم جانے کا دئے مجھکو نبی
بولی ای دختر نہ کر تو فکر و غم
اور انبازاں بھی ہوویں سب کے ایتیں
پاس حق کے پاک ہوئے جو مگر
کیا رسول اللہ اور میرا پدر

آہ مردودان کئے اہل نفاق
باندھ ہے تہمت اور بہتانِ عظیم
اور لرزاں ہے زباں تقریر سے
کہ پھرے اس جنگ سی جب شاہ دین
تھی گئی باہر نکل لشکر سے میں
کہ میں بیٹھی ہوں اسی ہودے میں ہی
صبح کو صفوان آپہنچا وہاں
انا للہ کی پڑھا آیت پکار
جا کھڑا دور اور نہ مجھسے کچھ کہا
باندھے بہتان مجھ پہ بعضے اشقیا
حق تعالی نے کیا ان کو ہلاک
اور مسطح اہ ان میں تھا دگر
حمنہ بنت جحش بھی تھی انمیں جان
خلق میں شہرت تھی اس بہتان کی
فکر تھی یارب ہے کیا اسکا سبب
وہ تو حاضر بدر کے غزوے میں تھا
قصۂ بہتاں کہی وہ سر بسر
گر اجازت ہو تو جاوں ماں کے گھر
ماں سے جا پوچھی کہ ای مادر مری
ای مری بیٹھی خدا کی ہے قسم
باتیں اس پر ایسے اکثر ہوتی ہیں
ہے بدی سے خلق کے کیا اسکو ڈر
سن چکے اس افک بہتاں کی خبر

درد و غم غالب ہوا آپ پر تب　اور رونے میں گزری ہے وہ شب
روز بھی گزرا ہے رونے میں تمام　ایک لمحہ بھی نہ سوئی لا کلام

دوسرے گھر میں مرا باپ سعید　بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآن مجید
سن مری آواز رونے کی وہیں　آپ بھی رونے لگا اندوہگیں

اور کہا اے عائشہ کر صبر اب　تا کرے کیا حق میں تیرے حکم رب
گھر میں ہے رہتا تھا وہ اکثر حزیں　وحی شہ پر دیر تک آئی نہیں

اور میں روتی تھی ہمیشہ اس قدر　کہ گماں تھا میرا پھٹ جاوے جگر
دیکھ کر اس طرح مجھکو اشکبار　پدر و مادر بھی تھے میرے زار زار

اور گئے جب مشورت خیر البشر　اپنے یاروں سے کہے تب یوں عمرؓ
یا رسول اللہ مبارک جسم پر　آپ کے مکھی کو نا ہو جب گزر

کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا　پاک اس سے آپ کو رکھا خدا
آپکے ازواج کو پس کردگار　نا کرے ناپاک واللہ زینہار

بولے یوں عثمانؓ کہ چھاؤں آپکی　اس زمیں پر تو نہیں پڑتی کبھی
تا نجس جگہ پہ ہرگز نا پڑے　حق نگہباں جبکہ سایہ کا رہے

کب حافظ آپ کے ازواج کا　ہوویگا اور عرض کی حیدرؓ نے آ
کر روا رکھا نہیں وہ کارساز　ہو نجس نعلین والا در نماز

اور نماز اندر ہی کی اس نے خبر　آپ پاؤں سے نکالے جلد تر
بات یہ سچی اگر ہوتی بجا　اس سے آگہ آپ کو کرتا خدا

جمع رکھئے خاطر اشرف کو اب　آپ کو دیگا خیر التبہ رب
جب رسول اللہ یہ باتیں سنے　جا کے مسجد میں تبھی خطبہ پڑھے

اور کہے اہل نفاق و اہل کیں　رنج اور ایذا دئیے میرے تئیں
حق میں میرے اہل کے بے ننگ نام　اور کئے صفوانؓ پر جو اتہام

ہے وہ عابد متقی پرہیزگار　اس سے سرزد ہووے کب یہ ننگ کار
ہے قسم حق کی کہ میں پاتا نہیں　اہل سے اپنے بدی کچھ بالیقیں

عرض یاروں نے ہے کی اے محترم　حکم دے تا قتل کر دیں ان کو ہم
اور زینبؓ جو تھی بیٹی جحش کی　اسکو میرے حال سے پوچھے نبیؐ

عرض یوں حضرت سے کی وہ پاک ہوش　میں نگہ رکھتی ہوں اپنے چشم و گوش
بات ایسی بولنے سے یا نبیؐ　عائشہ سے جو نہ دیکھی اور سنی

ہے قسم حق کی اس سے بے یقیں　خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہیں
یہ وہی زینب ہے در حسن و جمال　اور نبیؐ کے پاس در جاہ و جلال

روز و شب کرتی تھی میری ہمسری　پر حسد سے حق رکھا اسکو بری
وہ حسد کرنے کی مجھ پر جائے تھی　حمنہ سکھلائی تھی اس کی بہن بھی

محض اپنے فضل سے رب صمد　ہے بچایا اس کو از شر حسد
ہو گئے تہمت گراں جو سب ہلاک　ہو گئی حمنہ بھی ان میں تب ہلاک

عائشہ کہتی ہے دو شب ایک روز　مجکو رونے میں ہے گزرے ہیں بسوز
پدر و مادر بھی مرے یہ دیکھ کر　ساتھ میرے روتے تھے شام و سحر

آئے ہیں ایسے میں سالار انام　اور کئے الطاف سے ہم پر سلام
بیٹھ آ مجھ پاس وہ بیٹھے نہ تھے　جب سے مجھ پر لوگ وہ تہمت کئے

عرصہ یک ماہ سے سوی نبیؐ　وحی میرے باب میں آئی نہ تھی
پوچھے میرا حال بولی میری ماں　کہ تپ و لرزہ ہے اس کو بیکراں

پس کہے میرے لیے وہ خیر البشر　پہنچی تیرے حق میں اک ایسی خبر
گو ہو واقع پاک ہے تو اور بری　حق بیاں فرماویگا پاکی تری

گر گنہ تیرے لیے پایا ہو صدور　مانگ بخشش جلد از رب غفور
جب کیے ارشاد یوں وہ شاہ دیں　بند آنسو ہو گئے میرے وہیں

تب کہی میں باپ سے اپنے شتاب　دو نبیؐ کو میرے جانب سے جواب
وہ کہا واللہ میں پاتا نہیں　کہ کہوں کیا در جواب شاہ دیں

بعد اُس کے کہی تو دے جواب
میں ہوں دختر بن نہیں میں کی طرف
گر کہوں میں پاک ہوں بفضل رب
ہے قسم اللہ کی بے قیل و قال
تھے ابھی اسجا یہی شاہ عرب
ہوش پائے وحی کی حالت سے جب
تیری پاکی پہ گواہی وہ دیا
خوش ہوا بس ابدیت مجھکو کہا
حالت مستی جو تھی فرحت کے ساتھ
ہے وسیلے سے رسول اللہ کے
الغرض جھوٹوں کا منہ کالا کیا
یعنی انّ الذین ای سلیم
پس بہت خوشحال ہو شاہ امم
اور بلا تہمت گرو نکو سب ہیں ابھی
ایک حسان اور مسطح ہے دگر
اسکو بد کہتا تھا عروہ ای امیں
یعنی در ہجو رسول انس و جان
حلم پر بی بی کے یہ کیجو نظر
اور عجب ہے حال سے حسان کے
لیک حسان تائب نادم ہوا
لیک یا امیں اس کو دنیا میں خدا
اور طفلی میں ہے مسطح کا پدر
جب کیا بی بی کو یوں وہ متہم

وہ بھی بے سبب ہے کہی پر اضطراب
اور نہ قرآن سے زیادہ بھی پڑی
شاید اسکو تم نہ سمجھ جانو گے اب
بس یہی میرا ٹھکانا ہے مثال
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب
مسکراتے تھے وہ با فرح و طرب
پاک اس بہتان سے تجھکو کیا
شکر کر اب تُو رسول اللہ کا
اسپہ غالب تھی کہی بی بی یہ بات
اور طفیل اس شاہ عالی جاہ کے
رتبہ بی بی کا خدا بالا کیا
نور کے سورے میں تا رزق کریم
جلد مسجد کی طرف لائے قدم
مارے ہیں حد قذف انکے تئیں
حمنہ اور ابن ابی ہے بد گہر
عائشہ یکدن کہی اس کے تئیں
شعر جب کہتے تھے بعضے کافران
عفو اور برداشت ہے یکقدر
کہ وہ دیکھو باوجود اس شان کے
ان پہ حد شرع بھی قایم ہوا
بعد اس قصے کے نابینا گیا
مر گیا تھا وہ تھا مفلس سخت تر
حضرت صدیق تب کھائے قسم

میں ہی تب کہنے لگی ناچار ہو
تم سنے واللہ جو تہمت میری
جانتا ہے بات یہ پروردگار
پدر یوسف جو کیا صبر جمیل
مثل مروارید قطرے عرق کے
اور کہے ای عائشہ بنت العلا
آیت قرآن تیری شان میں
میں کہی کرتی ہوں لیکن شکر رب
ورنہ یہ تطہیر اس کی ذات کی
پس پیمبر کی رسالت کا بیاں
پس لگا پڑھنے کو وہ حق کا رسول
وے اٹھارہ آیتیں ہوتے ہیں سب
جمع کر اصحاب کو خطبہ پڑھے
چار تھے اسکے مقر فارقاں
آہ حسان بن ثابت برملا
کہ ای عروہ تو نہ کہہ یوں اسکو بد
انکار وہ کرتا تھا حسان بلی
حق شناسی اسکی ہے کس شان کی
یوں فریب نفس میں آیا ہے آہ
حق تعالیٰ ہے عجب غفار رحیم
بدلہ دنیا میں ہے لیکن یوں بعض
پاس خویشی کے صدیق جلیل
کہ نہ نفقہ دونگا میں مسطح کو اب

سخت محزون اور دل افگار ہو
وہ دلوں میں بیٹھے تھے جدا کی
پاک ہوں میں پاک ہوں کہتی ہوں تجھے
غم سے بھولی نام یعقوب جلیل
وحی کی سختی سے حضرت کے گری
پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا
حق نے نازل کی یقین اس آیتیں
وحی سے پاکی جو دی ہے تجھکو اب
اور بھی تنزیل ان آیات کی
پہلے واجب ہے یقین ای حق شناس
آیتیں قرآن کی جو پائیں نزول
یونہی بیضاوی کہا ای با ادب
آیتیں قرآن کے وہ سنوا دیے
مارے ہیں ہر اک کو اسی قمچیاں
جب ہوا ہے مبتلا یہ ابن ملا
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد
اور بیان کرتا تھا نعت مصطفےٰ
محض از بہر خدا ہر نبی
نفقہ سے ہم کو دے یارب پناہ
تائبوں کو بخشتے از لطف عمیم
سختیوں سے تا قیامت کے بچے
کھانے اور کپڑے کا تھا اسکے کفیل
تب اس آیت کو وہیں بھیجا ہے رب

اٹھارہ آیت تطہیر بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازل ہونا

حد قذف

سورۂ نور

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ یعنے اور چاہیے کہ سوگند نہ کھاویں صاحبان فضل تمہارے سے یعنے تم سے جو لوگ دین میں بزرگی رکھتے ہیں اور دنیا میں مال کی کشایش اور فراخی رکھتے ہیں۔ اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں کذا قال البغوی۔ سو ایسے لوگ قسم نہ کھاویں اس بات پر أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنے نفقہ نہ دیویں اپنے قرابتداروں اور مسکینوں کو اور مہاجروں کو جو ہجرت کئے ہیں راہ خدا میں۔ مسطح ابوبکر صدیق کا خویش بھی تھا اور مسکین بھی تھا اور مہاجر بھی تھا وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا چاہیے عفو کریں ان کی تقصیر کو جو ان سے صادر ہوی اور درگزر کریں ان کے بدلے سے أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم اس بات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو۔ پس تم بھی دوسروں کے گنہ سے درگزر کرو اور بخشدو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان۔ حالانکہ وہ پروردگار گنہگاروں اور بدکاروں کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے باوجود کمال قدرت کے بخشدیتا ہے۔ پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے اخلاق سیکھو کہ اس سے کمال ایمانی حاصل ہے۔ جب یہ آیت شریف نازل ہوی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہوں پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ میں اس سے موقوف نہ کروں گا

درجۂ صدیقیت اے نیکنام / گرچہ برتر ہے ز قصد انتقام
پر بحکم بشریت وہ محترم / ناگہاں اس طرح سے کھائے قسم

کردیا آگہ تجھی پروردگار / کہ نہیں صدیق کو یہ سازوار
جبکہ صدیقین کے تھے وہ مقتدا / سنتے ہی یہ حکم قرآن خدا

باز آئے ہیں ز قصد انتقام / اور کہے بخشتے ہیں رب الانام
نفقہ جو مسطح کا جو معمول تھا / جلد تر اجرا کئے وہ باصفا

اور مہ شوال میں اے کامگار / غزوۂ خندق ہوا ہے آشکار

خندق کا غزوہ

اسکا یہ قصہ ہے اے بے نظیر / جو تھے مردود ان یہود ان شریر
کردیا تھا شاہ نے جن کو جلا / انسے رہتے تھے کوی خیبر میں جا

آکے وے مکے میں بولے از قریش / اے قریشو تم کرو تیار جیش
عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوار / تا محمدؐ سے کریں جا کارزار

خوش ہو بوسفیان کہا ہی مرحبا / اور انسے اس طرح کہنے لگا
اے یہودو تم ہو سب اہل کتاب / اہل علم و فضل ہیں بے ارتیاب

تم کہو بہتر بھلا کس کا ہے دیں / یا ہمارا یا محمدؐ کا یقیں
کرتے ہیں تعمیر کعبہ ہم بجان / فخر کرتے ہیں بہت ہم اسپران

حاجیوں کو دیتے ہیں آب و طعام / طاعت اصنام کرتے ہیں مدام (عبادت بتوں کی ۱۲)
اور محمدؐ یک نیا لایا ہے دین / کون ہے حق پر کہو بے ریب و کین

آہ وے کذاب یکسر بے خرد / بیچکر دنیا سے دین کو پر حسد
انکو بولے تم ہی حق پر ہیں تمام / لعنۃ اللہ علیہم بالدوام

انپہ حق لعنت کیا قرآن میں / پس یہ آیت آئی انکے شان میں

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ۝ اُولٰۤئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا (سورہ نساء)

غرض کر مشرکوں نے عہد زود   جانب غطفان گئے بنی یہود
اور ابھیں یکساں خیبر کے کھجور   ہو گئے دینے کو راضی بالضرور
تین سو گھوڑے تھے اور اونٹ ہزار   سات ان کفار کے بس آشکار
اور سوا اسکے قبیلے دوسرے   چوطرف سے آ بہت نکلے
یہ خبر جب سرور عالم سنے   آپ بھی لشکر کی تیاری کئے
ہے مدینے پاس کوہ سلع نام   لشکر اسلام وہاں اترا تمام
تب کہا سلمان نے ارشاد امم   یا رسول اللہ ہے دستور عجم
شاہ کو تدبیر یہ آئی پسند   دی اجازت انکو ہوتے فرحمند
لشکر کفار کو پس بے خطر   اس طرف ہرگز نہ تھا ممکن گزر
کھینچ یک مقدار خندق پر لکیر   یہ مقرر کر دئے شاہ بشیر
کام میں خندق کے بالنفس نفیس   آپ بھی داخل تھے سردار رئیس
الغرض از انجملہ روایت ہی صحیح   آئی جابر سے بخاری میں صریح
جا کہے ہم عرض حضرت سے شتاب   لائے ہیں تشریف وہ عالیجناب
چھوٹا اس پتھر کا حصہ تیسرا   تب کہے اللہ اکبر مصطفیٰ
ہے قسم حق کی کہ میں دیکھا یہاں   شام کے اب سرخ جو ہیں محل یاں
پھر کہے اللہ اکبر بے گمان   مجکو فارس کے ملے اب کنجیاں
اور بیان انکے کئے اوصاف کا   تب قسم کھا حق کی سلماں نے کہا
پھر کے بسم اللہ پھر مارے ہیں جب   باقی پتھر بھی ہیں چھوٹا ہے تب
ہی قسم اللہ کی اب صنعا کے در   دیکھتا ہوں اس جگہ میں بسر
ایک لڑکی تھوڑے لے آئی کھجور   اس کو لوٹے شافع روز نشور
ایک کچھا چادر وہ رکھا اپ تب   اہل خندق کو وہاں بلوائے سب

یک قبیلہ جو کہ قوم قیس سے   تھا وہاں کو بھی یہ اغوا دئے
پس ہیں یہ کے سبھی نکلے میں قریش   لیکے جنگی یک بڑا ہمراہ جیش
سر ظہر ائیں وہ جب پہنچے ہیں آ   وہ قبیلہ آکے غطفان سے ملا
سب قبائل کے ملا بین کا شمار   ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار
غازیاں تب جمع آئے سہ ہزار   ائیں گھوڑے تیس تھے سب اسوار
کثرت کفار سے ای ہوشیار   پائے کچھ تشویش اصحاب کبار
کہ زیادہ دشمناں آئے ہیں جب   کھودیں گرد شہر خندق ایک تب
بیچ سے اطراف مدینہ ای خبیر   تھے عمارات و مکانات کثیر
سلع جانب ایک میدان تھا کہ   پس لگے ہیں کھودنے خندق ادھر
کہ اٹھارہ شخص ملک مومنیں   کھودیں اب چالیس گز تک وہ زمیں
نقل آئی ہے کہ اکثر معجزات   تب ہے ہو ظاہر شاہ کائنات
یکدم ایسا پتھر اک نکلا بڑا   چھوڑتے وہ کسسے پارا نہ تھا
اور بسم اللہ اس دم بولکے   ضرب بیل سے کئے اس تنگ کے
اور فرمائے دئے ہیں اب مجھی   کو کنجیاں بے شبہ ملک شام کے
ضرب دیگر ابھر کئے ہیں جب نبی   ٹوٹا تیسرا حصہ اور اک پھر بھی
ہے قسم حق کی مکانات بلند   اب مدائن کے نظر آئے ہیں چند
واقعی ایسے ہی ہینگے وی بھی   ہی قسم حق کی ہو تم حق کے نبی
تب کہے اللہ اکبر شادمان   اب دئے مجکو یمن کی کنجیاں
جوں کہے وہ آپ کی امت کو تب   لطف سے اپنے دیا وہ ملک سب
کہ ای لڑکی کہاں ہی تلے ایہاں   پاس حضرت کے وہ تب لائی ردان
حکم فرمائے ہیں کھاؤ سب اب   پیٹ بھر کھائے ہیں یا لتہ فضل رب

کھائے پر سب نے ہیر پھر و سے کھجور
اور شکم پر شاہ پتھر باندہ کے
باوجود اسکے وہ سب بہر خدا
کہ خبر دیتاہی جابر باصفا
کیونکہ میں بر چہرۂ خیر البشر
میں کیا ہوں ذبح جلد اسکے تئیں
اور کیا یہ عرض ای شاہ ہدا
لائیے تشریف با اصحاب چند
گوشت اور آٹا نہایت کم ہی جب
کہ ضیافت آپ بھاری ہی سنو
اور فرمائے نکہ رکھو خمیر
پس خمیر و دیگ ہم لائے شتاب
ساتہ یک عورت کو لیکر بیگمان
ہے قسم حق کی صحابہ یکہزار
پس ہوا ہے اوپر مدارج درمیان
حضرت جابر کے تھے تب دو پسر
پوچھا چھوٹے سے بڑے بھائی نے کیا
باندہ چھوٹے بھائی کے تب دست و پا
ماں سے اپنے ڈر کے وہ بھائی بڑا
آہ دو نو نکو سلائی لاکے ماں
تا خلل نا ہو ضیافت میں کہیں
ہر دو فرزندو نکو لے جابر ساتھ
پوچھا ہمرہی بی سے جا دو پاکزاد

روایت

معجزہ

پہلے تھے جتنے ہی اتنے بے قصور
کام میں خندق کے بس مشغول تھے
جنگ کے تھے ساز سامان میں سدا
ایکدن میں جا کے عورت سے کہا
بھوک کا ہے سخت پاتا ہوں اثر
اور وہ آٹا جو کا پیسی ہو میں
ذبح یک بکریکا بچہ میں کیا
دو جہاں میں مجکو کیجیے بہرہ مند
آپ کو نا ہو ندامت کا سبب
آئیو جابر کے گھر اے مومنو
آئے تک میں گھر تھا رای خمیر
ڈال اسمیں شاہ نے اپنا لعاب
تم دو نو ملکے پکاو روٹیاں
کھائے ہیں سیر ہو کے یکسر آشکار
یہ خبر اتنی ہی ہی مذکور جان
سہ لقا کم عمر دو نور البصر
ذبح کر دوں تجکو برنام خدا
ذبح کر ڈالا اسے بھائی بڑا
گھبرا ہو کے جھاڑی پر چڑھا
اور اونچا تھا کنپل او انھیں گرد ہی نہاں
شاہ نا آوے ملالت بہر ہیں
کر تناول ای رسول کائنات
ہیں کہاں بچے کئے حضرت بیاد

نقل ہے اس جنگ میں ہے اینکہ نام
آہ تھی فاقہ کشی سرور کو تب
یوں بخاری او مسلم میں صریح
کیا ہی تیرے پاس کچھ کھانیکی شئی
لائی وہ یک صاع جو گھر میں جو تھی
گوشت کی میں دیگ چولہے پر چڑھا
اور جو گھر میں ہے یک صاع تھی
اسلئے مقدار بھی وہ کہدیا
جب سنے اس عرض کو شاہ ہدا
اور فرمائے مجھے شاہ خیار
لائے پس تشریف سالار جہاں
بعد اسکے کر کے برکت کی دعا
اور لیا کر دیگ سے سالن نکال
دیگ تھی پر جوش اور باقی خمیر
عارف جامی محقق نے وہ ہے
پدر کو دیکھے تھے جب اپنے یقین
بولا چھوٹے نے اسلئے بھائی جان
کام میں تھی ماں جو باہر آئی جب
دوڑتی ماں بھی جھاڑی پر گئی
اور کسی سے راز یہ بولی نہیں
اسکے گھر تشریف جب لائے رسول
پوچھے ہیں جابر سے تب شاہ جہاں
وہ کہی تو بول یوں حضرت سے جا

رنج میں تھے حضرت او صحب کرام
یونہی اس اسلام کے لشکر کو سب
یہ روایت آئی جابر سے صحیح
دے خبر اب جلدای فرخندہ پی
اور لائی بچہ یک بکری کا بھی
جلد تر حضرت کی خدمت میں گیا
بھیجتی ہی سکو عورت مری
تا بہت یارونکو نا لاوے بلا
اہل خندق کو ہیں کر لائے ندا
دیگ کو چولہے سے اپنے مت اتار
ساتہ لے اپنے صحابہ یکہزار
حکم عورت کو یہ ایسا کیا
مت اتار اس کو نہ کر اسمیں نظر
معجزے ایسے نظر آئے کثیر
یوں شواہد میں لکھا ہی دیکھئے
جو کیا وہ ذبح بکرے کے تئیں
میں ہوں حاضر ذبح کیجئے بیگمان
دیکھ یہ حالت ہوی حیران تب
مر گیا ہی کود کر وہ بھی تبھی
اور گرہ اس بھید کا کھولی نہیں
وحی سرور پر ہوی حق سے نزول
کہ نزی ہر دو جگر پارے کہاں
ہر دو غائب ہیں وہ جا یونہی کہا

معجزہ جابر رضہ سے دو فرزند مردہ کو زندہ کرنا

شاہ فرمائے کہ ہی حکم خدا / ڈھونڈ کر تو جلد ان دونوں کو لا
تب کہی سب حال اُن مادر نے غم / اور دکھائی انکے لاشوں کو بہم
وحی پھر اس شاہ پر پائی نزول / کر دعا کر حق میں بچے ای رسول
یا قرا آگاہ ای فرخندہ پی / بولتا ہے قصہ یہ بے اصل ہے
کہ شواہد میں لقین تفصیل سے / قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے
ہے غرض یہ اختلاف اکثر کتاب / عاقبت واللہ اعلم بالصواب
پس ابوسفیان سردار قریش / آ رغابہ[1] پاس اترا لیکے جیش
اور یہودی ابن اخطب حیا / جا کے ابنای قریظہ سے ملا
گرچہ اول وے نہیں راضی ہوے / لیک آخر عہد شکنی کر دئے
وے نہیں مانے نصیحت کو مگر / عہد شکنی پر ہی سب باندھی کمر
یوں اکٹھے ہو گئے کفار لئیم / جب کئے برپا یہ بلوائی عظیم
زید کے ہمراہ دے سیصد (۳۰۰) نفر / بھیجے بر حفظ مدینہ جلد تر
قصد خیمہ کرتے ہر شب کافراں / لیک تھے خندق سے عاجز و خراب
نقل ہے اس جنگ میں شیر خدا / داد بس اپنی شجاعت کی دیا
نوفل لعین اپنے گھوڑے کو کدا / آنا چاہا گر کے خندق میں موا
شاہ فرمائے ہی لاش اسکی بخش / اور ہی قیمت سب اسکی بھی بخش
ایکدن گھوڑے پہ چڑھ آیا عمر / کہ جو بھاری تھا ہزاروں دلیر
اٹھ کے مانگا حکم از شاہ ہدا / شاہ بولے وہ عمر ہے بیٹھ جا
پھر پکارا وہ تو چاہے مرتضیٰ / شاہ عالم نے انھیں دونہی کہا
انکے سر پر باندھ کر دستار خاص / اور حمائل کر انھیں تلوار خاص
جا کیا پس مرتضیٰ نے کارزار / وہ لعین اول کیا یک اپنا وار
وار جب اس پر کئے شیر خدا / وہ گیا دوزخ کو ہو کر سر جدا
اور یہ سمجھے کہ اس کافر کا کام / مرتضیٰ نے کر دیا ہے اب تمام

پس کیا جابر نے جا عورت کو تنگ / کہ تو حاضر کرا انھوں کو بیدرنگ
آہ تب جابر نے ہوئے اضطرار / عرض کی ہی انکی حالت زار زار
جا سرانے شہ کئے انکے دعا / تب ہوئے وہ زندہ از فضل خدا
دہلوی اپنے مدارج میں مگر / کہتا ہے یہ قصہ لاکر مختصر
یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا / اور نہیں تضعیف وہ اسکی کیا
الغرض جانو کہ سب خندق کا کام / ہو گیا چوبیس (۲۴) دن میں ہی تمام
اور بہت آئے قبائل جلد تر / اور محاصر ہو گئے سب سر بسر
اور ان کو ورغلایا جنگ پر / وے کئے تھے عہد از خیر البشر
تب کئے یاروں کو بھیجے مصطفیٰ / تا کریں پند و نصیحت انکو جا
لیک ابنای قریظہ کے یہود / جا ملے ہیں ان قبائل میں ہی زود
انکے سب اخبار سن شاہ جلیل / حسبنا اللہ بولے اور نعم الوکیل
یک صحابہ کی جماعت با ادب / شہ کے خیمے کے نگہباں تھے یہ شب
تھے محاصر کافراں چوبیس روز / اور ہی دوسرا قول ستائیس روز
حق میں انکے کر دعا شاہ کبار / کی عنایت انکو اپنی ذوالفقار
کافراں بولے درم دے دس ہزار / دیجو ہم کو اس کی لاش نابکار
ہم کو قیمت سے نہیں کچھ اسکے کام / لیجو تم مردے کو اپنے لاکلام
اور پکارا آؤ کوئی بہر جنگ / تب علی مرتضیٰ نے بیدرنگ
پھر پکارا وہ یہ چاہے علم تب / پھر کہے دونہی انھیں شاہ عرب
پھر کیا ہی جدو کد از بس علی / تب شہ والا نے الطاف ولی
پس دعا مانگے میں ہاتھ اپنے اٹھا / کر اعانت مرتضیٰ کی ای خدا
مرتضیٰ نے ڈھال پر اس کو لیا / ڈھال کٹ کر زخم کچھ سر پر ہوا
اور کہے تکبیر باصوت بلند / شاہ وہ سنکر ہوئے ہیں فرحمند
دیکھا اسکا قتل دوسرے مشرکیں / بھاگے دہشت سے گئے ہو سب [illegible]

[1] رغابہ [illegible] ۱۲

الغرض اس جنگ میں شیر خدا
داد دی ایسی شجاعت کی دیا
کہ شجاعت حیدر کرار کی
غزوۂ خندق میں جو ظاہر ہوئی
ہے بڑی از حیطۂ عقل و قیاس
یوں کئے ارشاد سالار ناس
حشر تک اعمال امت سے سرے
افضل و بہتر ہے بیشک جانئے
سب قبائل متفق ہو ایک روز
ہو گئے تھے جنگ کے آتش فروز
ہو گئے تھے جنگ میں تیغ و تفنگ
پس کئے ترتیب سے ان کو ادا

روایت

صبح سے تھی شام تک جنگ و دغا
آہ ظہر و عصر و مغرب کی نماز
بد دعا یوں پس کئے حق کے رسول
حق میں ان کفار کے ہو کر ملول

عن صلوة الوسطى العصر ملاء الله بیوتهم وقبورهم نارا اشغلونا

کہ نماز عصر ہی وسطی ہے صاف
پر کیا جو عالموں نے اختلاف
وہ نہ پایہ یہ حدیث ای یاد داد
پر کہے ہر اک رہ اجتہاد
ہے وہ تکثیر فضیلت کا سبب
ہو گئے افسوس اسیر شاہ تب
عایشہ فرماتی ہے با درد و سوز
غزوۂ خندق میں یا میں ایک روز
تنگ کو تا دیکھا وہ بکتر اس قدر
دست اور پا باہر آتے تھے نظر
جلد جا تو مل نبی سے ای اسیر
میں کہی تب اسکو ای نیکو سیر
دست و پا کو نا لگے تا اسکے تیر
سن یہ ام سعد بولی ای خبیر
الغرض ابن معاذ باوقار
آ گیا جبکہ خندق کے کنار
رگ ہی وہ کوئی میاں کی نیک ذات
ہیں کہا کرتے جسے عرق الحیات
پشت میں آ کر ہی اکحل ہات میں
ران میں ہو تو نسا اسکو کہیں
الغرض یہ رگ ہی جب کٹتی ہی جان
سارے تن کا خون ہوتا ہے رواں
یوں دعا کرنے لگا ای ذوالجلال
مجھکو کوئی قوم سے جنگ و جدال
کہ وہ پیغمبر کو جھٹلائے ترے
رنج و ایذا دے نکالے شہر سے
جنگ اگر باقی نہ ہو اس قوم سے
زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھے
موت مجھکو تو نہ دی ہرگز شتاب
حق کیا اس کی دعا کو مستجاب
نقل یوں کرتا ہی جابر ای خبیر
غزوۂ خندق کے ایام اخیر
بہر تذلیل و شکست کافراں
حق سے مانگے ہیں دعا شاہ جہاں

دہلوی نے یوں مدارج میں لکھا
اس حدیث پاک سے ثابت ہوا
کہ کہا کوئی فجر وسطی ہو سکے
ظہر یا مغرب عشا بعضے کہے
اور وہ تخصیص فوت عصر کی
جو حدیث اندر نبی نے ذکر کی

روایت

تھی سعد ابن معاذ با ظفر
جا رہا تھا ایک بکتر پہن کر
والدہ تب سعد کی تھی پیر پاس
اپنے بیٹے کو کہی وہ حق شناس
سعد گر یک پہنا بکتر برا
ڈھنپتے اسکے دست و پا تھا یہ بھلا
حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے خدا
اسکے نے خواہش نہیں کچھ ہو دیگا
ایک کافر نے چلائی ایسے تیر
وہ لگی اکحل پہ اس کے ای خبیر
اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں نیک
اس سے ہر ہر عضو میں شعبہ ہے ایک
غرض کہ عرق النساء ہی ہے جو
ہی ہاں اس ہی رگ سے متعلق سنو
تیر اس رگ پر لگی ہے اس کو جب
زندگی سے اپنے ہو مایوس تب
دوست تیرا ایسا نہیں اپنا ہیں
جس طرح ہے با قریش مشرکین
جنگ گر باقی قریشوں سے رہے
میں جہاد ان سے کروں کہتا تجھے
اور از قوم قریظہ زشت خو
آنکھ میری جب تلک ٹھنڈی نہ ہو

روایت

پیر و منگل چہارشنبہ تین روز
درمیان ظہر و عصر ای دلفروز
حق کیا تب کی دعائیں سب قبول
کردیا کفار کو خوار و ملول

ترجمہ
یعنے اللہ تعالی انکے گھروں میں اور قبروں میں آتش بھر دیوے جنھوں نے ہمارے سے نماز عصر قضا کرائی ۱۲

یہ دعا ابن ظفر ای نیک ذات　　دیکھ لایا ہے بہ ینبوع الحیات

يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ

اكْشِفْ هَمِّي وَغَمِّي وَكَرْبِي تَرَى مَا نَزَلَ بِي وَبِأَصْحَابِي اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَسَرِيعَ الْحِسَابِ

اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اور کی جب عرض یاروں نے تمام　　ہم نہایت رنج میں ہیں صبح و شام

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا

سرنگوں انکے کیا دیگوں کو سب　　اور گرایا انکے وہ خیموں کو سب

پنجیں ڈیروں کے اکھاڑ انکے تبھی　　بھی بجھا دیتے تھے آگ انکی سبھی

ایسی حالت سے خدای بحر و بر　　دیکھئے قرآں میں دیا ہے خبر

اب ہمیں کوئی دعا سکھلائیے　　یہ دعا تب شہ او نہیں سکھلا دیے

الغرض اس شاہ عالم کی دعا　　کر اجابت اپنی رحمت سے خدا

اور فرشتے چرخ سے آکر شتاب　　کاٹتے تھے انکے ڈیروں کے طناب

رعب انکے پڑ گیا دل میں بڑا　　کچھ نہ سوجھی بھاگ جانے کے سوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ط　سورۂ احزاب

یوں لکھا تفسیر میں شیخ عماد　　کہ تھی جوں باد سے سب قوم عاد

رحمۃ للعالمین ہیں شاہ جب　　انکی رحمت گھیری ہے عالم کو سب

الغرض اوندی ہوئی جب انکے دیگ　　اور لگی پڑنے کو منہ پر انکے ریگ

صوت بھی سننے لگے تکبیر کا　　سر بسر لشکر میں اپنے جابجا

شاہ فرمائے کہ پھر بار دگر　　وے نہ آوینگے ہمارے جنگ پر

سال آیندہ میں جو ای باصفا　　قصۂ صلح حدیبیہ ہوا

پانچ یا چھ کافراں بدگہر　　غزوۂ خندق میں پائے ہیں سقر

بنو قریظہ کا غزوہ

اس مہینے میں ہی پھر تعجیل سے　　جنگ پر قوم قریظہ کے گئے

آ کہا جبریل نے ای شاہ دیں　　کھولے تم ہتیار ہم کھولے نہیں

ہے قسم حق کی ابھی ای شہریار　　ٹھوکنا ہوں جا کے ہیں انکا حصار

ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا　　زین پوش اسپر بچھا دیبا کا پڑا

ہو گئے تیار اصحاب کبار　　شہ چلے گھوڑے پہ اپنے ہو سوار

یوں ہی مرتے کافراں اس باد سے　　سخت تھا یہ باد باد عاد سے

بچ گئے ہیں کافراں بھی اسلئے　　مبتلا ہیں قہر و آفت میں ہوے

اور بجھی آتش گرے ڈیرے تبھی　　ہول و دہشت میں پڑے کافر سبھی

پس شباشب کافراں سب جائے ہے　　چھوڑ ڈیرے ان لگے ہیں بھاگنے

مخبر صادق نے دی جوں یہ خبر　　پھر نہیں آئیں گے وہ کافر جنگ پر

پس ہی تھی فتح مکے کی بنا　　فتح مکہ سال ہشتم میں ہوا

اور شہادت پائی چھ صحب کرام　　اپنے رضوان خدا ہو بالدوام

ماہ ذیقعدہ کی تھی تیئیسویں　　آن کر پہنچے مدینہ شاہ دیں

بیتے آکر غزوۂ خندق سے جب　　غسل سے فارغ ہوئے شاہ عرب

حکم ہے حق کا چلو اب بید رنگ　　اور کرو قوم قریظہ سات جنگ

زلزلہ لاتا ہوں انپر بید رنگ　　گویا انڈا ہے کا ارزن تنگ

بولکر جبریل جب ایسا گئے　　شہ مدینہ میں ندا کروا دیے

تھے علم بردار حیدر رض پیشتر　　سید ہے بائیں شہ کے صدیق و عمر رض

حملۂ انصار و مہاجر سہ ہزار
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو
اُچھلے خچر پر چڑھا تھا وہ نفیس
اور پندرہ روز تک ای نامور
کہ چلا کرتے ہیں ہم بھی اختیار
شہ نہیں راضی ہوی اسبات پر (نکلنے جلا وطن ۱۲)
حکم بھیجے ان کو سالار عرب
کہ محمد ہے نبی اللہ کا
وے کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
گردن اوپر ہاتھ کو مردوں کے سب مشکیں
یکہزار و پانسو تلوار تھے
قوم ابنای قریظہ جانئے
قینقاع کی قوم ای شاہِ انام
عہد شکنی سے وے اپنے لا کلام
تا کرے اسباب میں وہ حکم جو
متفق سب رائے پر اس کے ہوے
پس بلا بھیجے اسے شاہ خیار
کہ طرف سردار کے اپنے اٹھو
اس کو فرمائے رسول اللہ تب
اس کو پھر فرمائے شاہ بحر و بر
سعد نے اس طرح تب ان کو کہا
اور بیٹھے تھے جدھر شاہِ عرب
سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب

ساتھ تھے چھتیس گھوڑی برقرار
پوچھے کس نے دی خبر تم کو کہو
شہ کہے وہ روح تھا دحیہ نہیں
تھے نبی ان پر محاصر سخت تر
مثل ابنای نضیر اب آشکار
اور وے بھیجے ہیں پیغام دگر
آؤ تم قلعے سے پیغمبر پاس سب
ذکر حق توریت میں اس کا کیا
ملت اسلام میں نیں جائینگے
باندھو اور مال انکا لیجا بیجواب
ڈھال بھی انکے اسی مقدار تھے
اوسیان کہے جبکہ ہم سوگند تھے
جو تھی ہم سوگند خزرج کی تمام
بس پشیمان ہو گئے ہیں اب تمام
کیجیو ایسا ہے تم ای اوسیو
تا کرے بے شبہ وہ جیسا کہے
سعد آیا ہو کے خچر پر سوار
سب اٹھے اور لا بٹھلائے سعد کو
حکم کر اسباب میں اے سعد آب
حکم حق تجھکو کیا ہے حکم پر
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
اس طرف نا دیکھ با حفظ ادب
کہ کریں مردوں کو انکے قتل سب

جب قبیلے پر بنی نجار کے
وے کہے اب دحیہ کلبی نے آ
الغرض قوم قریظہ پر عیاں
رعب انکے پڑ گیا دل میں تمام
جس قدر اونٹاں اٹھا وے لیکے مال
ہم اوٹھائی ہاتھ از ہتیار و مال
کعب جو اس قوم کا سردار تھا
اب چلو ایمان اوپر لائیں ہم
پس کہے ہیں جب وے قلعے سے نزول
ہاتھ انکے باندھی گردن پر شتاب
تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار
اوس کے سارے مسلماں بے ہراس
جو کہ بخشے انکو پس انکو بھی اب
مصطفےٰ فرمائے دیجو اختیار
تھا جو سعد ابن معاذ با وقار
غزوۂ خندق میں سعد باصفا
آیا جب نزدیک مسجد وہ ہمام
مصطفےٰ کے پاس جب بیٹھا وہ آ
سعد بولا حکم ای شاہِ جہاں
اور یہودونکی سفارش میں زباں
کہ جو میں بولوں کریں اب وے قبول
سعد پوچھا کیا ادہر بھی ہے قبول
اور زن و اطفال کو انکے تمام

آ کے دیکھی وے بھی سب تیار تھے
حکم یہ پہنچا ہمیں آگے کیا
پہنچے مغرب اور عشا کے درمیاں
شاہ کی خدمت میں بھیجے یوں پیام
ہم چلے جاتے ہیں با اہل و عیال
اذن دیجاتے ہیں با اہل و عیال
ان سبھوں کو اس طرح کہنے لگا
تا سعادت دو جہاں کی پائیں ہم
یوں کیے ارشاد وہ حق کے رسول
اور کیے ساماں کا انکے حساب
اونٹ اور گھوڑے وغیرہ ہتیار
یوں سفارش انکی لائے شاہ پاس
بخشیں ہم سوگند ہمارے ہیں یہ سب
اب تمہارے میں کسی کو آشکار
اوس کا سردار تھا وہ نامدار
ہو کے زخمی جب یہاں آیا نہ تھا
یوں کیے ارشاد سالار انام
بند اسکے زخم سے خون ہو گیا
حق کو اور حق کے نبی کو سارے آ
کھولے ہیں پس عاجزی اوسیان نے
لگے کہنے کہ ہمکو سب قبول
ہی قبول ہمکو بھی فرمائے رسول ؐ
با یقین کر لیویں اب باندی غلام

اور سب ان کا متاع و مال زر
مومناں تقسیم کرلیں سربسر

شہ کیے سات ان سما اوپر سے آب
جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب

حکم بس بے شک ہی تو بھی کیا
پس مدینے کو امام الانبیا

پانچویں کو شہر ذو الحجہ کے آ
دختر حارث کے گھر ای اصفیا

ان یہود ذکور کھائے قید کر
اور کھدوا ایک خندق جلد تر

قتل کروائے ہیں سبکو بعد ازاں
انکا خون ہوتا تھا خندق میں رواں

ابن اخطب بے حیا کو باندھ کر
لائے جب در خدمت خیر البشر

ایک جبا تھا گلابی وہ قبا
پھاڑ کر پرزے کیا تھا بیحیا

قتل بعد از اپنے تا کوئی نہ لے
سرور عالم نے فرمایا اسے

ای عدو اللہ وہ رب قدیر
دیکھ اب تجھکو کیا میرا اسیر

تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا نہیں
دل کو اپنے کفر سے توڑا نہیں

بولا کینہ سے تمھارے میں کبھو
نا کروں ہرگز ملامت نفس کو

لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی کُفْرَانِہٖ
لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی خُسْرَانِہٖ

عزت اپنی چاہتا تھا میں سدا
پر دیا فتح و ظفر تم کو خدا

اول ہجرت میں اس سرور کے پاس
روز و شب رہتا تھا آ وہ ناسپاس

بھائی سے کہتا تھا اپنے سربسر
کہ محمد ہے وہی پیغامبر

ذکر ہے توریت میں جس کا عیاں
پر عداوت اسکی ہی مجھ میں نہاں

پس علی مرتضیٰ نے ذوالفقار
قتل کر بھیجے ہیں اس کو سوئے نار

کعب کو بعد اس کے لائے جلد تر
ہاتھ کو گردن پہ اس کے باندھ کر

اسکو یوں پوچھے ہیں شاہ عرب
کیا نہیں ایمان تو لاتا ہے اب

ہی یقیں حالانکہ تجھکو بیگماں
کہ ہوں میں پیغمبر آخر زماں

وہ کہا بیشک ہیں تم حق کے رسول
شرف ایماں میں کیا ہوتا قبول

لوگ گو دینگے ہیں مرنے سے ڈر
کعب نے ایمان لایا سربسر

اس لئے جاتا ہوں پر دین یہود
قتل اس کو کر دئے پس کے زود

تھے وے مقتولان تمامی چار صد
لعنۃ اللہ علیہم تا ابد

انکا ساماں اور اولاد و زناں
مومنوں پر کر دئے حصے وہاں

انمیں ریحانہ جو تھی بنت عمر
شہ کئے اس سے نکاح آزاد کر

اس مہینے میں ہی سعد با صفا
دار دنیا سے یقیں رحلت کیا

گرچہ زخم اسکا تھا چنگا ہو گیا
پر شہادت کی وہ مانگا جب دعا

زخم پھوٹا اسکا پھر یقیں و قال
وہ کیا خلد بریں کو انتقال

تب کئے ارشاد شاہ انبیا
موت سے اس کے ہلا عرش خدا

اور جنازے ساتھ اس کے باوقار
آ ملک حاضر ہوئے ستر ہزار

اس برس میں ہے بلال نیک فال
حارث مزنی کا بیٹا باکمال

چار سو اشخاص سے ہی باخبر
شرف ایماں ہوا ہے بہرہ ور

ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

سال ششم میں یقیں واقع ہوا
غزوہ ذات الرقاع ای اصفیا

سات سو اصحاب سے حق کے رسول
نخل میں جا کر گئے ہیں جب نزول

جمع آئے تھے کئی کافر وہاں
قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہاں

بھاگے لشکر یہ خبر وہ بدخصال
چھوڑ کر اپنے ہیں اہل و عیال

مومناں انکے نہ متعرض ہوئے
پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

اور صلوٰۃ الخوف شاہ انبیا
ہے اسی غزوہ میں جو اول پڑھا

بنو لحیان کا غزوہ

اور ربیع الاول ابتدای میاں
بھی ہوا غزوہ بنی لحیان کا جاں

اس قبیلے سے ہی عاصم اور خبیب
آہ جو مارے گئے تھے بافریب

در دو عشم میں انکے تھے حضرت مدام
اور بہت رکھتے تھے فکر انتقام

لیکے پس ہمراہ دو سو غازیاں
اس قبیلے کے ہو جانب رواں

جس جگہ میں وے صحابا ای جبیر
ہو گئے تھے آہ مقتول و اسیر

پہنچ اس جا تشنہ کئے اُن پر دعا
مغفرت بھی انکی مانگے از خدا

اور بنو لحیان سنے جب یہ خبر
بھاگ کو ہوئیں ہوکے ہیں منتشر

کرکے پس دو دن اقامت واں نبی
ڈھونڈھ ہوئے ہر طرف ان کو سبھی

پر کہیں ان کا نہیں پتا لگا
پس کیے رجعت امام الانبیا

اس مہینے میں ہی اے اہل وفا
ذی قرد کا بھی سمجھ غزوہ ہوا

ذی قرد کا غزوہ

تھا عیینہ ایک کافر بد صفات
لے سوار ونکو وہ چالیس اپنے ساتھ

آکے غابہ میں وہ کافر بدنصیب
تھے یک جگہ مدینے کے قریب

شاہ کے چالیس اشتر لے چلا
قتل چرویہ کو بھی ان کے کیا

اور ابوذر کے پسر کو قتل کر
ہے لگا وہ بھاگنے مردود خر

سلمہ بن اکوع اور دوسرا رباح
آئے تھے اسدن وہاں ای بافلاح

سلمہ بھیجا ہے رباح کو شاہ پاس
خود کیا پیچھا او ٹھونکا بے ہراس

یہ پیادہ اور تھے وے سب سوار
مارتا تھا اپنے تیریں بار بار

جب پلٹتا اسپہ کوئی پیچھا
جھاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا

تیر سے زخمی اسے کرتا ہیں
یوں ہوئے زخمی بہت سے کافریں

اور پہاڑ اوپر وہ چڑھ جاتا کبھی
پھینک پتھر مارتا ان کو سبھی

تنگ آکر اس سے یکسر کافراں
بھاگتے تھے چھوڑ دیکر اشتراں

اشتراں سوئے مدینہ جلد پھیر
پھر کیا پیچھا او ٹھونکا وہ دلیر

پھینکنے اپنے لگا ہی تیر و سنگ
وے سواراں جان سے آئے تنگ

ڈالنے نیزے لگے ہیں بر زمیں
تا وہ شاغل ہوا اٹھانے میں کہیں

وہ نہیں نیزے اٹھانے میں لگا
بلکہ ان کو مارتا ہی چلدیا

جب چڑھا یک پہروں آیا خرد
آئے کفار فزارہ بر مدد

وہ جو بھیجا تھا رباح کو جلد تر
سرور عالم کو تا دیوے خبر

سن کے حضرت نے ہے کروائے ندا
کہ سوار آئیں وا اے فوج خدا

سات سو اصحاب کو لے اپنے ساتھ
جلد نکلے تھے رسول کائنات

جب وے کفار فزارہ ای میاں
رخ کیے سلمہ کی جانب آ وہاں

پہنچے ایسے میں سواران شاہ کے
جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے

پیش رو ان میں تھا اخرم باصفا
اور پیچھے بو قتادہ اس کے تھا

دیکھتے ہی ان سواروں کو وہاں
بھاگنے لاگے ہیں کفار لعین

جلد سلمہ کو وہ سے پائیں آ
باگ گھوڑے کی پکڑ اس کو کہا

صبر کرتا آوے سالار امم
یوں کہا سلمہ کو اخرم نے ہم

ای برادر جلد مجھکو چھوڑ دے
تو نہ ہو مانع شہادت سے مجھے

چھوڑ ڈالا اسکو سلمہ ای پسر
جا گرا وہ لشکر کفار پر

جو عیینہ کا پسر تھا یک سوار
اسپہ یہ نیزہ چلایا ایک بار

پر نہیں نیزہ ہوا وہ کارگر
وہ چلایا اسپہ نیزہ جب دگر

پائی اخرم نے شہادت با وقار
وہ ہوا اخرم کے گھوڑے پر سوار

بو قتادہ جلد تر جب پہنچ کے
چھین لے نیزہ وہی مارا اسے

وہ لعین پس واصل دوزخ ہوا
بو قتادہ اسکے گھوڑے پر چڑھا

پھر کیا سلمہ نے پیچھا امیاں
پہنچے یک چشمے کے اوپر کافراں

ذو قرد ہی جان اس چشمے کا نام
پانی پیا اس سے چلے ہیں وے تمام

خوف سلمہ سے پیائی ہیں مجال
تنگ ہو بھاگے ہیں آخر زشت حال

نقل یوں کرتا ہی سلمہ نیکذات
میں تن تنہا وہ ملعونوں کے ساتھ

پیچھا انکا شام تک یکساں کیا
ان سے نیزے تیس دو گھوڑے لیا

ذی قرد پر میں جو پہنچا پھر کے آ
تھا وہیں لشکر رسول اللہ کا

تب کہی خوش ہو کے سالار انام کہ سوار و نیں ہمارے لاکلام
سلمہ ہے بہتر پیادہ نامور حق جزا دیوے انہیں شام و سحر
اور اس ہی سال شاہ با شرف ہیں بہت بھیجے سرایا ہر طرف

حدیبیہ کا غزوہ

واسطے عمرے کے مکے کو چلے اور پندرہ سو صحابہ ساتھ لے
اور اونٹونکے گلے میں بیساں نعل لٹکا سی ہدی کا کر نشاں
ساز و ساماں کرکے بہر کارزار اترے تھے بلدہ میں آکر آشکار
سامنے سے شہ کیے انکے گذر پر نہ خالد کو ہوئی ہرگز خبر
جا ملا در فوج کفار لعیں اور حدیبیہ میں اترے شاہ دیں
تشنگی سے لائے ہیں فریاد جب تیر یاروں کو دیے اک شاہ تب
ہوگئے سیراب سارے تشنگاں آدمی اور جانور خورد و کلاں
الغرض در فوج کفار لعیں تھا بدیل اک مرد عاقل پیش بیں
اسکو فرمائے رسول ذوالجلال میں نہیں آیا ہوں از بہر قتال
میں ہوں آیا کچھ نہیں اسمیں خطر وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر
کافراں استماع کو نا کر قبول بھیجے پھر عروہ کو نزد رسول
عروہ کوری آنکھ سے شہ کا ادب دیکھ کر یاروں سے کرتا تھا عجب
قیصر و کسری نجاشی سے ملا انکے دربار ونمیں جا کر رہا
جو بجا لاتے رہیں ایسا ادب جوں محمد کے صحابہ با ادب
اور تبرک جانکر ملتے ہیں تب اپنے منہ اور چشم پر وے با ادب
تو بزرگ قوم ذی عزت بڑا دوڑتا ہے تا کہ خود لا دے بجا
اور وضو کرتے ہیں وہ سالار جب ایک پر اک جا کے یوں گرتے ہیں تب
بال انکے ریش سر سے جب گرے اسکو رکھتے ہیں اٹھا اکرام سے
مصطفے جتنے نہیں ہیں جنگ جب تم نہو مانع زیارت سے بھی اب

بو قتادہ ہے یقیں بہتر سوار اور پیادوں میں ہمارے آشکار
شہ وہاں ایک شب ور ایکروز پھر مدینہ کو ہوئے رونق فروز
طول ہے تفصیل اسکی اے اخی اسکی اس نسخہ میں گنجائش نہیں
اس برس ہی وہ رسول انس و جن ماہ ذیقعدہ کے بس غرہ کے دن
ذوالحلیفہ میں جب پہنچے ہیں جناب باندھے ہیں احرام عمرے کا وہاں
جب سنے ہیں اہل مکہ یہ خبر تب قبائل کو بہت سے جمع کر
لے دو صد سوار خالد بن ولید راہ میں اترا تھا آکر اے سعید
لشکر اسلام کی گرد و غبار چشم میں پڑتے ہی اسکے کر فرار
تھا چاہ اک اسمیں تھوڑا آب تھا کھینچے کتنے ڈول وہ آخر ہوا
چاہ میں اسکو چلائے حکم سے جوش کرنے کو لگے ہیں تب بھرے
جب کہ تھا پانی وہاں کم بالقدر معجزے ایسے بہت پائے ظہور
آکے حضرت سے کہا وہ بے درنگ مکیاں رکھتے ہیں تم سے عزم جنگ
ملکہ کعبہ کی زیارت کے لیے اور عمرے کی سعادت کیلیے
اور یوں بولا کہ بہتر ہے یہی تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی
شاہ عروہ سے وہی فرمائیے قاصد اول سے جو فرمائے تھے
پس قریشوں سے تبھی جا کر کہا کہ میں اکثر بادشاہوں سے ملا
کوئی خادم اور مصاحب کہیں پر کسی سلطان کے دیکھا نہیں
جب محمد تھوکتے ہیں سر بسر دوڑ کر لیتے ہیں یاراں جلد تر
حکم کرتے ہی کسی اک کام کا کہ وہ ادنی شخص ہے ہو وے ادا
اور سخن کرتے ہیں انسے نرم تر ان کے چہرے پہ نہیں کرتے نظر
مارے جانا انکا ہے بہتر قریب اور پیتے ہیں وہ پانی خوش نصیب
اور بہتے ہیں وہی شحیحاں لیں تا سنینگے تم سے دی منہ اپنا پھیر
ناپسندیہ بات بھی کر کے کافراں بھیجے ابن علقمہ کو بعد ازاں

جو کہ ہیں اونٹ ان نبی کے لاکلام
انکا وہ کرتا تھا عز و احترام

دیکھ ان اونٹوں کو وہ رونے لگا
شہ سے نائل جا قریشیوں سے کہا

منع انکو مت زیارت سے کرو
خوف سے تم حق تعالی کے ڈرو

منزل بلدح میں جاکر اے ہمام
شاہ کا عثمان پہنچائے پیام

پس ابان ابن سعید اے نامور
عزت و تکریم تب عثمان کی کر

بولا ابوسفیاں نے عثمان سے پیام
اور رضا دیں قریشوں نے تمام

کہ تو گر چاہتا ہے اب کیجے طواف
وہ جواب انکو دیا اس طرح صاف

کافراں اس بات سے سب چڑ گئے
جانے عثمان کو نہیں رخصت دیئے

ان کا رکنا جب ہوا مکہ میں طول
یوں ہوا مشہور در فوج رسول

جب سنے ہیں یہ خبر حق کے رسول
ہو گئے از بسکہ محزون و ملول

تا رہیں وے جنگ میں ثابت قدم
پس کئے بیعت وہ سارے محترم

دست چپ پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ
مصطفےٰ بیعت لیے بے شبہ و شک

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
سورۂ فتح

اور سہیل ابن عمرو کو بھیج کر
صلح چاہی مصطفےٰ اس سے جلد تر

یہ بھی تھی اک شرط ان شرطوں سے ہی
ایک برس تک نہ رکھیں دشمنی

اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
وہ قریشوں کے رہیں زمرہ میں جا

اور ابنائے بکر بولے سبھی
ہم قریشوں کے رہیں زمرہ میں ہی

دینگے خالی کرکے مکہ ہم انھیں
تین دن سے لیک زائد ناہیں

پہلے بسم اللہ لکھے مرتضےٰ
تب سہیل ابن عمرو کہنے لگا

باسمک اللہم لکھیں اس میں اب
کہ قدیمی ہے یہ دستور عرب

پھر علی نے نام پاک اس شاہ کا
ہے محمد اور رسول اللہ لکھا

ہم یقیں گر جانتے بے قیل و قال
ہم سے نا کرتے کبھو جنگ و جدال

کہ بلاشک ہیں رسول اللہ یوں
اور مقرر ابن عبد اللہ ہوں

شاہ فرمائے ان اونٹوں کو اٹھاؤ
اسکے آگے تب یہ کہتے لیجاؤ

کہ زیارت کے بدل تو آئے ہیں
اونٹ قربانی کے ہمرہ لائے ہیں

وے نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول
بھیجے انکے پاس عثمان کو رسول

کافراں بولے رسول اللہ کو
ہم نہ آنے دیں گے مکہ میں کبھو

اپنے مرکب پر اسے کر دو سوار
لیگیا مکہ میں با عز و وقار

سن کے یہ وہ بھی نہیں راضی ہے
پر تسلی دیکے عثمان سے کہے

نا کرے جب تک رسول اللہ طواف
میں بھی ہرگز نا کروں اللہ طواف

اور آئی ہے روایت یک دگر
ساتھ عثمان کے گئے تھے دس نفر

کہ کئے کفار عثمان کو شہید
اور اس کے دس رفیقاں کو شہید

بر کے اک جھاڑ نیچے بیٹھ تب
نبی یاروں سے کئے بیعت طلب

جب نہیں عثمان اس بیعت میں تھا
تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمان کا

بیعت رضواں یہی ہوا اے پسر
حق دیا ہے جس کی قرآں میں خبر

یہ خبر بیعت کی سن کر مشرکیں
مضطرب تر سارے ہو کے سب وہیں

صلح تب طرفین میں اس سال کی
چند شرطوں سے مقرر ہو گئی

جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں
شاہ کے زمرے میں آکر پائے اماں

بولے ہیں قوم خزاعہ رب کے سب
مصطفےٰ کے ہم رہیں ہمراہ اب

اور یہ بھی شرط تھی اے با ادب
آئیں اگلے سال الیس جا کے اب

صلحنامہ ہیں وہ لکھنے کے تئیں
حکم فرمائے علی کو شاہ دیں

کہ نہیں ہم جانتے رحمٰن کو
پس نہ ہرگز لکھیں اس عنوان کو

بولے حضرت لکھ تو دونوں اے علی
کیونکہ ہے دونوں کا معنی ایک ہی

پھر سہیل اس کو نہ مانا اور کہا
کہ محمد کو رسول اللہ کا

لکھیے محمد ابن عبد اللہ کر کو
تب کئے ارشاد سالار بشر

غایت عشق و محبت سے علی
بولا لگے کہنے کو با جوش دلی

نزول آیت الرضوان

مجھکو طاقت وہ منانے کی نہیں
حیدرو شیخین و عمار و صحاب
کہ تجھے بھی پیش آوے گی یہ بات ایک بار
قضیۂ صفین میں ہے یہ نشانات
تب معاویہ کہا یوں سربسر
گر امیر المومنین لکھو لیس
الغرض وہ صلحنامہ لکھا گیا
شاہ فرمائے کہ چھوڑوں یہ جگہ پاس
آئے ہیں عثمان ذو النورین جب
باقی مکہ میں بھیجے جلد تب
کے اک بار اسی حکم ذو الجلال
تب صحابہ کرکے یکسر ازدحام
مومنوں میں ہوتے کوئی بیمار گر
اور حدیبیہ میں شاہ انس وجن
سورۂ انا فتحنا کو خدا

ہاتھ بس تلوار پر ڈالے رہیں
شاہ ہی اس پر لکھے بس یا عنوان
کام ایسا ہی پڑیگا ایک بار
صلح جب ٹھہری معاویہ کے ساتھ
کہ علی مرتضیٰ کو ہیں اگر نہ
لکھ علی ابن ابی طالب ہی بس
جب حدیبیہ میں لکھوائے نبی
جب تلک عثمان آوے میرے پاس
انکو تب رخصت دے شاہ عرب
تا کریں مروہ میں قربان انکو سب
جلد پہونچا یا حرم میں سب کے بال
جن لیے موئے مبارک کو تمام
آپ ہیں وہ موئے اشرف ڈال کر
نقل کرتے ہیں کہ تھے نہیں ن
سرور عالم پہ تب نازل کیا
بعضوں نے صلح حدیبیہ کہا

آپ ہی اس کو مٹا شاہ امم
ہے مدارج اور شواہد میں لکھا
مخبر صادق وہ جیسی خبر
صلحنامے میں لکھا کاتب یقین
جا تملے شک امیر المومنین
بولا حیدر سچ کہے حق کے رسول
تب سہیل ابن عمر کو لا کلام
تب وہ کہلا بھیج بوسفیان کو
حلق کرکے سر کو پھر اس شاہ نے
اور منڈوا سر بھی اصحاب کرام
اور ڈلوائیے شہ جن و بشر
نقل یوں ام عمارہ نے ہی کی
میں پلاتی تھی وہ پانی باصفا
بس رواں ہوکر مدینہ کی طرف
کہتے ہیں بعضے مفسر ہی رشاد
فتح خیبر ہوئے بعضے باصفا

ابن عبد اللہ کر دکھائے رقم
تب علی سے یوں کہے خیر الورا
کام ویسا ہی پڑا کرتا ہے پر نہ
نام حیدر پر امیر المومنین
جنگ اس سے نا کیا ہوتا یقین
لکھ تو ویسا ہی کیا ہو نہیں قبول
اور بھی اس کے رفیقوں نکو تمام
جلد تر بلوائے ہیں عثمان کو
بیس اشتر آپ ہی قرباں کئے
آئے ہیں احرام سے باہر تمام
اپنے موئے پاک کو اک جھاڑ پر
چند وہ موئے مبارک میں بھی تھی
حکم سے جنکے وہ پاتے تھے شفا
منزل صجنان کو پہونچے باشرف
فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

بھیجنا نجات ہدایت سمات سید کائنات علیہ وآلہ افضل الصلواۃ والتسلیمات کے سلاطین کیطرف اور قصد پانا

اور اسی ہی سال شاہ کائنات
اک نگیں زر کی بنائی مصطفےٰ
پھینک ڈالے وہ نگیں سرور بھی
یعنے اللہ اور محمد اور رسول
اور جو قاصد رسول اللہ کا
ایک آس سلطاں کے قاصد کو دیا

بادشاہوں کے لکھے پرہ انجات
اور صحابہ میں بھی جو تھے اغنیا
اور پھینکے ہیں صحابہ بھی سبھی
یہ تھی نسبت اسکی تو اسکو نہ حصول
پاس جس سلطاں کے نامہ لیگیا
کرتا نہی الہدم رب العالمین

نامہ بے مہر جب اسے با خبر
آگئے تب عرض جبریل ہمام
مہر پس رکھنے کی فرمائے نبی

پاس شاہوں کے نہیں ہے معتبر
پہننا سونا ہے مردوں کو حرام
تین سطریں اسمیں لکھوائے نبی

محمد رسول الله

معجزہ یہ تھا شہ کونین کا
اسکو پہنچایا ہے وہ مکتوب جب
کھولکر اس کو لگا پڑھنے دبیر
وہ منزہ ہے ز نقصان و عیوب
دینے والا ہے اماں وہ بالیقیں
اور ہی غالب ساری چیزوں پر وہی
اور کلام اسکا ہی عیسیٰ باشرف
یوں ہی عیسیٰ کو بھی وہ بالعلا
حق تعالیٰ کا ہوں میں پیغامبر
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف
دیسے بندوں پر مرا ہووے سلام
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر
پس لکھا اک عریضہ در جواب
ہے نجاشی کے طرف سے بالیقیں
یا رسول اللہ تحیات و سلام
ہے وہی ہادی مرا اسلام پر
آپ نے جو حق میں عیسے کے لکھا
سب کتابیں حق کے اور پیغمبراں
ہاتھ پر اسکے مسلماں میں ہوا
روبرو ہی آ گواہی دیونگا۔
باب میں ام حبیبہ کے دگر
زن تھی عبداللہ جحش کی وہ یقیں
ہوکے نصرانی موا پایا سقر

فخر آدم سید ثقلین کا
تخت سے اترا نجاشی با ادب
تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
اور سالم ہے ز آفات و عیوب
حشر کی وحشت سے بچا دیتیں
اور ہے جبار و متکبر وہی
کر اسے القا کیا مریم طرف
بے پدر قدرت سے ہے پیدا کیا
تو رسالت کی مرے تصدیق کر
دولت جاوید ایمانی طرف
جو رہے تابع ہدایت کا مدام
دیکھتا شہ کے قدم جا جلد تر
اور بھیجا اسکو حضرت کے جناب
یہ عریضہ در حضور شاہ دیں
رحمت و برکات خلاق انام
ملت اسلام کے احکام پر
حق وہی ہے حق وہی ہے بے مِرا
آپکی تصدیق میں بیشک ہے تر زباں
شکر اس نعمت یہ لاتا ہوں بجا
راست اور برحق ہے فرماں آپکا
اس کو پہونچا نامہ پیغامبر
مرد و زن ہوکر مسلماں ہوا ہیں
تھی وہ بی بی ملت اسلام پر

نامہ وہ نام نجاشی کا جو تھا
اسکو آنکھوں سے لگا بوسہ دیا
اسکی میں کرتا ہوں اب حمد و ثنا
انبیا کو اپنے دے کر معجزے
اور ہے پہونچانے والا وہ خدا
اور گواہی میں یہ دیتا ہوں صحیح
جیوں خدا آدم کو بے مادر پدر
بنا۔ اس کے میں بلاتا ہوں تجھے
اور جعفر جو ہے ابن العم مرا
چھوڑ دے تو اب غرور خودسری
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سنا
اور سعادت نے دو جہاں کی بے گماں
لب بسم اللہ اے نیکو طراز
یعنی خدمت میں رسول اللہ کے
آپ پر ہو والثنا صبح و مسا
آپ کا نامہ مجھے واصل ہوا
میں یہ دیتا ہوں گواہی بالیقیں
ابن عم کے واسطے سے آپکے
اب مرے فرزند کو بھیجا ہوں میں
امتی ہوں امتی ہوں آپ کا
قصۂ ام حبیبہ ہے یہی
دوسری ہجرت کے تئیں سوئے حبش
شاہ اپنا اس سے پیغام نکاح

وہ عمر ابن امیہ لے گیا
اور اس کو حکم پڑھنے کا کیا۔
بے نیازی ہے اسیکو اور غنا
کی ہے تصدیق انکی خود اللہ نے
اپنے بندوں کو بہ درجات علی
کہ ہے روح اللہ نبی جیسا مسیح
دست قدرت سے بنایا سربسر
اب طرف اس ملت اسلام کے
اسکو تیرے پاس میں نے بھیجا تھا
سن نصیحت اور اطاعت کر مری
بے تحاشا کلمہ طیب پڑھا
میں لیا ہو بالیقیں سیر و عیاں
تھا یہی مضمون اسکا با نیاز
انبیا کے شاہ عالی جاہ کے
کوئی نہیں معبود خالق کے سوا
مجھ کو فخر دو جہاں حاصل ہوا
آپ ہوئے شہ ختم المرسلیں
آپکی بیعت ہوئی حاصل مجھے
حکم گر ہووے ابھی آتا ہوں میں
السلام اے بادشاہ انبیا
کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
آہ مرتد ہو کے عبداللہ جحش
تب نجاشی کو لکھے ہیں بافلاح

اور کرے اس کو مدینہ کو رواں | سب مہاجر کو بھی یونہی ایمیاں
بادشہ بھیجا ہے پیغام رسول | جان و دل سو وہ کئے انکی قبول
ہو کے خالد بن سعید اس کا وکیل | آیا ہے نزد نجاشی دے خلیل
مومنوں کو سب نجاشی جمع کر | شاہ کا باندھا نکاح پاک تر
مہر اس کا چار سو مثقال زر | وہ دیا اپنے طرف سے جلد تر
اور تکلف سے وہ کھلوایا طعام | ساز و ساماں بھی سفر کا کر تمام
پس وہ بی بی اور مہاجر کو بھی سب | وہ چڑھا کشتیوں میں با ادب
ساتھ وے شرحبیل کو بھی باشرف | ان کو بھیجا ہے مدینے کی طرف
اور بہت تعظیم اور تکریم سے | دی مبارکباد وزرائے شاہ کے
عاج کی ڈبی میں رکھا تھا نگاہ | اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ
جب تلک یہ نامہ اقدس رہیں | خیر اور برکت رہی اس ملک میں
کہتے ہیں سرور کے مرد ناجات | ہیں بھی اس ملک کے شاہوں کے ہاتھ
وے بجا لاتے ہیں انکا احترام | ملک موروثی ہے انکی وہ مدام
یوں مواہب میں لکھا شیخ جلیل | یہ نجاشی ہے وہی بے قال و قیل
اہل ہجرت کا مدارا جو کیا | اس کو دعوت لکھے شاہ انبیا
سال نہم میں ہوا وہ با نیاز | شہ جنازہ کی پڑھے اس کی نماز
بادشہ دوسرا نجاشی جو ہوا | اسکو بھی نامہ لکھے خیر الوریٰ
پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقیں | کہ مسلماں وہ ہوا ہے یا نہیں

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

اور ہرقل جو تھا سلطان روم کا | نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدا
ہاتھ میں وہ دحیہ کلبی کے دے | روم کو بھیجے رسول اللہ اسے
نامہ وہ لیجا کے پہنچایا ہے جب | اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے تب
بعد بسم اللہ و تحمید خدا | تھا بھی نامے کا مضموں با صفا
کہ یہ نامہ ہے نبی کا لاکلام | جو محمد ابن عبداللہ ہے نام
نام سے ہرقل کے پاتا ہے صدور | جو عظیم روم ہے وہ با شعور
سو سلام اس پر مقرر لاکلام | جو ہدایت کا ہے تابع مدام
بعد اس کے ہووے ظاہر اب تجھے | میں بلاتا ہوں طرف اسلام کے
سو مسلماں تا سلامت تو رہے | حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے
گر نہ ایماں لاوے تو بے اشتباہ | سو وہی تجھ پر رعایا کا گناہ
مبتلا تو آفتوں میں ہوویگا | دو جہاں میں اپنی راحت کھوویگا
بعد اس آیت کو لکھے شاہ انام | اپنے نامے کو کئے تھے اختتام

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

جب کہ اس مضموں کو ہرقل نے سنا | پس نہایت خوف و دہشت میں پڑا
عرق چہرے سے ہوا اس کے رواں | اور ہوا مجلس میں اک شور و فغاں
اپنے سب ارکان دولت کو کہا | ڈھونڈو میرے ملک میں تم جابجا
اس نبی کے قوم سے کوئی عرب | گر ہوں یہاں اس سے پوچھوں حال سب
اتفاقاً تب ابوسفیاں ہاں | آیا تھا بحر تجارت ایمیاں
اسکو اور اس کے رفیقوں کو سبھی | لاوے ہرقل پاس بلوا کے ابھی
ابن عباس گرامی شان سے | نقل ہے لایا وہ بوسفیان سے
پوچھا ہرقل ہم کو یا خیر البشر | سے کوئی خویشی میں ہے نزدیک تر
تب ابوسفیان نے بولا ای لبیب | میں نہایت ہوں قرابت میں قریب
بولا ہرقل اس کا میں احوال سب | پوچھتا ہوں راست کہہ میرے سے اب
پوچھا اول کیا ہے کہہ اسکا نسب | میں کہا والا نسب عالی حسب

ف۱ نجاشی حبش میں مرا حضرت نے مدینہ میں کے جنازہ کی نماز پڑھی

ف۲ یعنے کہہ تو اے کتاب والو آؤ سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں ہم مگر اللہ کی اور شریک نہ ٹھہراویں اس کا کسی کو اور نہ پکڑیں آپس میں ایک ایک کو رب سوائے اللہ کے پھر اگر وے قبول نہ رکھیں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں ۱۲ موضح القرآن

مضمون نامہ ہرقل کا

پوچھا آگے اس کے کوئی بھی ہاں
میں کہا کوئی بادشہ ان میں تھا
میں کہا کہ وہ مساکیں ہیں تمام
پوچھا اس دعوی کے آگے وہ کہیں
پوچھا کیا اس سے کئے ہو تم جدال
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمہیں
باپ دادا کے چلن کو چھوڑ دو
مجھ سے پس کہنے لگا ہرقل یہ تب
اور کہا تو اسکے آگے بھی کبھی
اور بھی آبا میں اس کے تو کہا
تابع اس کے تو کہا فقرا ہوے
پہونچتے تا غایت کو وہ تدریج سے
اور اس دعوے سے آگے بھی کہیں
اور تو بولا مکر وہ کرتا نہیں
اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر
اور کہا تو شرک سے وہ منع کر
ہے قسم حق کی کہ جو نبی ہے وہ
مملکت اس روم کی سب عنقریب
پر گماں مجھکو نہیں تھا ز انبیا
ہے شواہد میں کہ بو سفیان میں
مسجد اقصیٰ کو آیا اک رات وہ
تب کہا ہرقل نے اس کو ابھی میں
اک نشاں ہے یہ بھی ہر شب کسر ہے

کیا کیا دعوی نبوت کا عیاں
پھر سوال ایسا وہ میرے سے کیا
پوچھا کم ہوتے ہیں یا زیادہ مدام
جھوٹھ بولا تھا کہا میں نے نہیں
میں نے بولا ہاں کیا ہمنے قتال
میں کہا وہ حکم کرتا ہے ہمیں
ان کے بافعال سے منہ موڑ لو
پہلے میں پوچھا تجھے اس کا نسب
میں کیا ہے دعوے پیغمبری
بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا
کہ اتباع رسل ایسے ہی تھے
اور قوی دیں اسکی ہو تدریج سے
تو کہا جھوٹ اس سے بن آیا نہیں
مکر سے پاک ہیں سب مرسلیں
سو یقیں لگا ہے ادھر کا ہو ادھر
اسکو بلواتا ہے پس توحید پر
انبیا کا سب یقیں سرور ہے وہ
ہووےگا بے شبہ وہ جسکا حبیب
کہ تمہاری قوم سے ہو آشکار
یوں لگا کہنے کو ہرقل سے یقیں
اور ساتوں آسماں پر بھی گیا
یہ بھی کی بات ہو جھوٹی نہیں
شب کو کرتے تھے مسجد اقصیٰ کے در

میں نہیں بولا وہ پھر سائل ہوا
کیسے لوگ اسکے ہوئے تابع بیاں
میں کہا ہوتے ہیں زاید و یقیں
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا
پوچھا ہرقل فتح و نصرت کسکو تھی
کہ خدا اک ہی نہیں اسکو شریک
اور صلوۃ و صوم اور جود و سخا
تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف
تا کہا جائے کہ یہ بھی سر بسر
تا کہے شوق حکومت سے یہ ہاں
تو کہا انکو ترقی ہے سدا
تو کہا اس سے نہیں کوئی پھرا
جو نہ باندھے خلق پر ہرگز دروغ
طالب دنیا سے ہووے مکر جان
انبیا کا جنگ ہے ایسا ہی بحج
اور نماز و روزہ و صدق و صفا
تو صفات اس کے کیا جو یہ بیاں
اور میں لکھتا کتا تو میں بھی تھا
جانتا یہ اور میں سکت اگر
کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایک بات
اور ملا میں حق سے پھر واپس ہوا
میں لگی اس شب کی علامات جلیل
ہے بند دروازہ کیسے اک رات جب

اس کے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا
ہیں فقیراں یا تونگر عمدگاں
پوچھا کوئی پھرتے ہیں بولا میں نہیں
میں کہا وہ مکر تو نہیں جانتا
میں کہا اس کو کبھی ہم کو کبھی
تم کرو اسکی ہی طاعت دل سے ٹھیک
صلہ رحمی کیجو اور صدق و وفا
انبیا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف
دعوی کرتا ہے وہی تقلید کر
کرتا ہے دعوی نبوت کا عیاں
کام ہے ایسا ہی جان ایمان کا
والیقیں ایسا ہی ہے ایمان کا
حق پہ کیوں باندھے دروغ بے فروغ
طالب دنیا نہیں پیغمبراں
لیک نصرت انکو ہے آخر ہو عروج
حکم بھی کرتا ہے صلۂ رحم کا
فی الحقیقت گر ہوں اسکے یہ بیاں
اک نبی مبعوث ایسا ہووےگا
اس کی پا بوسی سے ہوتا بہرہ ور
کہ میں مکہ سے نکل کر ایک رات
سیر ایسا اک ہی لمحے میں کیا
دیکھا ہووے سب ہی پر یہ دلیل
پر نہ دروازہ ہوا اک بند جب

ہرقل کا حضرت کا حال پوچھنا اور آپ کی رسالت کی تصدیق کر جانا

کھیلے مردم جمع ہو سب شہر کے / یہ نہیں ہرگز ملا وہ جابر سے
یوں ابوسفیاں کہا اے میاں / جب کہا ہرقل سے سنا سچ بیاں
وہ یقیں مجکو زیادہ تھا سدا / تاکہ ایماں کی دیا دولت خدا
مصطفےٰ کی کر نبوت کا بیاں / سبکو ہی ترغیب ایماں کی عیاں
دیکھ کر اسنے کہا از خوف جاں / میں تمہیں پوچھا ازرہ امتحاں
وحیہ کلبی کو خلوت میں لیجا / ہرقل اسوقت اس طرح کہنے لگا
رومیوں سے خوف ہے مجھ کو مگر / جان سے ماریں گے مجکو بے خطر
اس کو وحیہ نے دیا جا یہ خبر / سنتے ہی وہ نام احمد جلد تر
اس کے اوصاف مبارک اور نام / جیسے ہیں سب کتابوں میں تمام
آیا باہر ہاتھ میں لے کر عصا / رومیوں سے اس طرح کہنے لگا
اس کا پروانہ ہمیں پہونچا ہے آ / یہ دل و جاں سے مسلماں ہو گیا
آہ یہ سنتے ہی کفار عنید / کر دیے ہیں مار کر اس کو شہید
رومیاں اس طرح ماریں اسکو جب / جان سے چھوڑینگے آخر مجکو کب
واسطے دنیا کے ہرقل آہ آہ / کر دیا ہے آخرت اپنی تباہ
نامہ اک خسرو کو لکھے مصطفےٰ / کہ وہ حاکم ملک فارس کا تھا
اس کو پھاڑا خشم سے وہ بد گہر / شہ مدینہ سے دیے اسکی خبر
جبکہ پھاڑا ہے وہ فرمان رسول / خوف و دہشت میں پڑا وہ بوالفضول
وہ گیا خلوت میں ایسا بول کر / اک عرب ناگہ وہاں آیا نظر
تھرتھراتا آیا باہر جلد تب / پوچھا دربانوں سے کیوں آیا عرب
دوسری شب کو وہی پھر شخص آ / سر پہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا
بار سوم وہ عصا کو توڑ کر / ہو گیا خلوت سے غائب جلد تر
چیر ڈالا اس کا سینہ اے میاں / آپ بیٹھا تخت پر اسکے عیاں
حاکم ملک یمن باذان کو تب / لکھا تو قاصد مدینہ بھیج اب

نہ رہا تھا اور صبح جا دیکھے وہاں / یہ نشاں ہے اسکے آنے کا جہاں
ہو گیا مجھ کو یقیں صد وفور / خوب ہووے گا محمد کا ظہور
یہ روایت شہر میں ہرقل نے سب / کر سنا دی سبکو بلوا کے تب
ہو گئے سنتے ہی سارے بیقرار / شور و غل ان میں ہوا اک بے شمار
دیں یہ اپنا ترک تم ہو یا نہیں / اسکو وے سب ہو کے خوش ہو ویں
میں دل و جاں سے کیا ہوں اب قبول / کہ محمد ہے یقیں حق کا رسول
اب یہاں سے [illegible] / وہ نصارا کا [illegible]
لا کے ایماں اس طرح کہنے لگا / کہ بلاشک ہے وہ ختم الانبیاء
تن سے اپنے دور کر کالا لباس / پہنا منگوا کر تبھی اجلا لباس
شاہدی دیتا ہوں میں اک ہے خدا / ہے نبی اس کا محمد مصطفےٰ
تم بھی ایماں اس پہ لاؤ اب شتاب / ورنہ تم پاؤ گے دوزخ میں عذاب
جلکے ہرقل سے یہ وحیہ نے کہا / بولا ہرقل وہ بڑا اچھا پیشوا
اس لیے معذور ہوں پر اضطرار / ورنہ میں ایمان لاتا آشکار

حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ

اس کو عبداللہ حذافہ لیگیا / دست پر خسران خسرو کے دیا
کہ مرا نامہ وہ ناداں شق کیا / یونہی سینہ اس کا پھاڑیگا خدا
حکم کروایا ہے اپنے ملک میں / کوئی عرب کو بھی یہاں آنے نہ دیں
یوں کہا وہ ہاتھ میں لیکر عصا / کہ محمد پر تو ایماں جلد لا
ہم کسی کو بھی کہے چھوڑے نہیں / انکو ناحق قتل کروایا وہیں
بولا ایماں لا نہ ٹوٹے تک عصا / تب بھی ایماں وہ نہ لایا بے حیا
شیرویہ جو تھا خسرو کا پسر / باپ کو اپنے اسی شب قتل کر
نقل ہے جب خسرو بے عقل وہیں / شق کیا ہے شہ کے نامے کے تئیں
قید کر منگوانے کو بے ہراس / بھیجا وہ دو شخص کو منذر کے پاس

رجب حضرت کا بہت انکو ہوا
شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا

کہ کیا ہے حق نے خسرو کو ہلاک
کل کی شب سینہ ہوا اسکا چاک

شیرویہ اسکو مارا جانو تم
تھی جمادی الآخرہ کی شب ہم

ہوویگا ملک عجم میں منتشر
دین حق ایماں جلد لاوے گا اگر

قتل کرداونگا تجھ کو جلد تر
قاصداں یہ جاوے اسکو خبر

شیرویہ کا بھی اک نامہ وہیں
پہونچا ہے ایسے میں باذاں کے تئیں

مارا خسرو اور لگا کرنے ستم
تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم

اب تو تابع ہو مرا بہر نہار
اور مری شاہی کا دیجے اشتہار

اس کا متعرض نہ ہو تو کوئی دم
نامہ جب تک نا کروں سارا رقم

دوسرے دن آئے جب جا بیٹھیں وہ
شہ کہے تم جا کے باذاں کو کہو

شیرویہ ہوئے ہے خسرو کا پسر
سونپا اس پر اسکو ہی حق جلد تر

اور تم باذاں کو یہ بولو پیام
تھوڑے دن میں دین میرا لا کلام

ملک یہ تیرا تجھے میں دیونگا
ورنہ حاکم بھیجدونگا دوسرا

سن کے یہ باذان حیراں ہوگیا
اور ہراسان و پریشاں ہوگیا

تھا یہی اسمیں لکھا بے اشتباہ
کہ بہت سے عمدگوں کو بے گناہ

اس لیے میں قتل کر ڈالا اسے
تا رعایا ظلم سے اس کے بچے

اور نبوت کا وہ دعویٰ در عرب
صاحب دولت جو اک کرتا ہے اب

لایا ایماں جلد باذاں یک تن
اہل فارس اور سب اہل یمن

اور مقوقس کو بھی لکھے مصطفےٰ
ایک نامہ اس کو حاطب لے گیا

بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

جب مقوقس کو وہ پہونچا لا کلام
وہ بجا لایا بہت کچھ احترام

اور کیا ہے جو کہ حاطب نے بیاں
وہ مطابق اس کے پایا بیگماں

ہوویگا غالب یقیں وہ با وقار
ہوویں گے اصحاب اس کے یہ یار

ہے ہوا ایسے میں کہ حاطب نیکنام
یوں مقوقس سے کیا ہی یہ کلام

پس سے رسوا کیا رب جلیل
دنیا و عقبیٰ میں کر خوار و ذلیل

اس سے عبرت لے تو رکھ خوف خدا
تا کرے عبرت ترے سے دوسرا

جبکہ تو پایا ہے عصر اس رسول
جان و دل سے اسکی دعوت کر قبول

عاج کی ڈبی میں پس با احترام
رکھا ہے وہ نامہ خیر الانام

آپ کے قاصد کا عز و احترام
میں بجا لایا ہوں اے شاہ انام

بر گماں یہ تھا مجھے ای نیکنام
اس کا ہوویگا خروج از ملک شام

بیس کپڑے ایک خچر راہوار
اور زر خالص کے مثقال یکہزار

جبکہ پہونچا شاہ کو اسکا جواب
یوں کئے ارشاد وہ عالیجناب

پر قبولے اس کے ہدیہ کو رسول
جبکہ کی ہے ماریہ ایماں قبول

جو بیاں عیسیٰ کیا تھا ای امیں
نعت و اوصاف امام المرسلیں

پس کہا یہ ہے وہی پیغامبر
دیکھا تھا جس کی روح اللہ خبر

یہ کہا ایماں مگر لایا نہیں
دولت عقبیٰ کو وہ پایا نہیں

کہ یہاں آگے تری حاکم وہ تھا
آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا

یعنے فرعون شقی تھا وہ لعیں
جو ہوا رسوا دو عالم میں یقیں

دعوت عیسیٰ یہودوں پر ہے جوں
دعوت احمد نصاریٰ پر ہے یوں

وہ کہا بیشک ہی وہ حق کا نبی
لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں ابھی

پس لکھایا شاہ دیں کو یوں جواب
آپکے نامہ سے ہوں میں بہرہ یاب

میں بھی جانا ہوں یہی بر وجہ نیک
کہ پیمبر یا یقیں باقی ہے ایک

پر شرف ہیں قبط سے دو جاریہ
ایک سیریں اور دوسری ماریہ

ہدیہ نزد بادشاہ انبیا
ساتھ حاطب کے روانہ وہ کیا

ملک پر اپنے بخیلی وہ کیا
اور نہیں اسلام سے عزت لیا

شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا
اس سے ابراہیم ہے پیدا ہوا

مضمون زوال [illegible] مقوقس

اور سریں جو کہ تھی دوسری کنیز / اس کو حساں کو دیے ہیں اے عزیز
اس سے پایا ہے تولد اک پسر / عبد رحمن ابن حساں با وقر
پانچ کپڑے اور سو مثقال زر / شاہ حاطب کو دیے اے باخبر
اور وہ خچر تھا دُلدُل راہوار / اسپہ حضرت آپ ہوتے تھے سوار
نام ہے دلدل اسی کا آشکار / بعد ہوتے تھے علی اس پر سوار
اور علی کے بعد حسن مجتبیٰ / پس وہ در عصر معاویہ موا

دلدل

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحد شام میں تھا

نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفیٰ / وہ شجاع ابن وہب لے گیا
تھی حکومت اس کی در سرحد شام / اور وہ تھا محکوم قیصر لا کلام
پہونچا جب ابن وہب لے کو آ / پہلے وہ حارث کے حاجب سے ملا
سن کے اوصاف و علامات نبی / وہ کہا انجیل میں بھی ہیں یہی
وہ ملا یا اس کو حارث سے لجا / ہاتھ میں حارث کے وہ نامہ دیا
حارث ملعون نے غصہ سے وہیں / نامہ اشرف کو ڈالا بر زمیں
اور بولا میں کرونگا اس سے جنگ / نعل میں گھوڑوں کے باندھوں بے درنگ
اور بھی ہرقل کو لکھ بھیجا شتاب / یوں لکھا ہرقل نے حارث کو جواب
پھر تھوڑے روز میرے پاس آ / تاکریں جو ہے مناسب اور بھلا
دیکے تب قاصد کو سو مثقال زر / کر دیا حارث روانہ جلد تر
لیک حاجب از شجاع نیک نام / جب سنا اوصاف سالار انام
رو دیا اور بولا ہے اوصاف ان / دیکھا ہوں انجیل میں بن بیگماں
گرچہ حارث سے تھا اسکو جانکاہ / وہ ہوا ایماں سے بااین بہرہ ور
اور شجاع باصفا کا اسے ہمام / وہ بجا لایا ہے عز و احترام
اور ضیافت بھی تکلف سے کیا / توشہ اور کپڑے بھی چند اسکو دیا
پس شجاع اس سے ہو رخصت یہیں / جبکہ آ پہونچا حضور شاہ دیں
عرض سب احوال حارث کا کیا / شاہ فرمائے کہ ملک اس کا گیا
چونکہ فرمائے ہیں وہ حق کے حبیب / نقل ہے حارث موا ہے عنقریب
اور اسکے ملک پر اے باصفا / جانیے جبلہ تھی حاکم ہوا

حاکم یمامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

لکھے ہوذہ کو بھی نامہ شاہ دیں / تھا یمامہ کا وہ حاکم اے امیں
اس کو لیجا کر سلیط ابن عمر / جبکہ ہوذہ کو دیا ہے جلد تر
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی / اور جواب ایسا لکھا اسکو تبھی
آپ بیشک ہو امام المرسلیں / آپکی دعوت ہے سچی بالیقیں
لیک ہیں اے حق تعالیٰ کے حبیب / قوم میں اپنے ہوں شاعر اور خطیب
ذلیں عزتوں کے حمایت سے مری / عزت و شوکت تمہارے ہے مری
کچھ حکومت اپنی اب مجکو عطا / کیجئے تا تابع رہوں تا آپ کا
پہنا ہر قاصد کو اک بہتر لباس / دیکے انعامات بھیجا شاہ پاس
دیکھ عرضی اسکو فرمائے نبی / کہ نہ دونگا غورہ اک خرمے کا بھی
فتح مکہ جب ہوئی رنج الایں / آکے ہے ہوذہ موا اے شاہ دیں
ہیں یہ چھ نامہ کہ وہ عالم نواز / جس سے شاہوں کو کیے ہیں سرفراز
دائی بحرین کے بھی نام سے / ساتواں نامہ لکھے یعنے کہے
بادشاہوں کے سوا بھی جانیے / دوسروں کو بھی کئی نامے لکھے
اور اس ہی سال میں اے باصفا / فرض بیشک حج بیت اللہ ہوا
اور اس ہی سال میں اے نیک فن / ہے لگا کہتے ہیں سورج کو گہن
شاہ دیں سورج گہن کی تب نماز / ہیں جماعت سے گزارے با نیاز
اور اس ہی سال میں اے باکمال / مادر صدیقہ کی ہے انتقال
خود اتر کر قبر میں شاہ انام / دفن سے بخشے ہیں اسکو احترام
اور اس ہی سال میں اے نامدار / اوس نام جو عورت سے کیا اپنے ظہار

حضرت کی خوشدامن

نکے جھگڑے میں ہی جانور رسول
ہو گیا سورہ مجادل کا نزول

سال ہفتم در محرم اے امیں
غزوہ خیبر کئے ہیں شاہ دیں

ذو قوع فتح خلاق وحید
اپنے پیغمبر کو بخشا ہے نوید

حکم یاروں کو کئے ہیں بیدرنگ
کہ کرو تم جلد تیاری جنگ

جسکو ہے حطام دنیا کی طلب
ہاں نہ آوے وہ ہمارے ساتھ آب

اور دس قلعہ تھے اس میں اک ہمام
ہیں یہی تو جان ان قلعوں کے نام

وطیح	نطاۃ	برا	سلام	ابی

تین گھوڑی خاص تھی اس شاہ کے
اور بہت سے اونٹ بھی ہمراہ تھے

وقت شب خیبر کو پہنچے شاہ دیں
پر یہود واں یہ خبر پائے نہیں

پس وہ جانے سے وہیں جنگ و جدال
جب ہوئی ابتدائے قتل و قتال

جب محاصر سعب کے تھے ہو شاں
انکو بھی کھانے کی تنگی بیکراں

فتح قلعہ سعب کا تب ہو گیا
مال و زر غلہ بہت انہیں ملا

یونہی تھوڑے روز میں اے باادب
ہو گئے مفتوح بیشک قلعہ سب

تھے محاصر غازیاں شام و سحر
تھا رسول اللہ کو تب درد سر

ہاتھ میں اس کے علم دے کر بھیجتے
جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے

ایک دن فاروق اعظم لے علم
جا بہت کوشش کئے اے محترم

اپنے اک فوج و علم ہمراہ لے
جا کیا ہے سخت جنگ اشرار سے

ہو محاصر اور کئے ہیں کارزار
فتح اسدن بھی نہ پائی زینہار

حق یہ رتبہ شاہ مرداں کو دیا
شاہ مرداں شیر یزداں کو دیا

حق تعالیٰ اور بھی اسکا رسول
دوست رکھتے ہیں اسی کر کے قبول

یہ بشارت سنکے اصحاب کرام
منتظر تھے اور متوقع تمام

اس توقع پر کہ لشکر کا علم
مجھ کو دیوے شاہ از راہ کرم

لیک میں اس روز چاہتا تھا یقیں
کہ مجھے دیویں امارت شاہ دیں

ہجرت سے ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ

جب حدیبیہ سے شہ رجعت کیے
رہ میں سورۂ فتح اترا جانیے

اور کیا وعدہ غنائم سے زیادہ
شاہ سمجھے فتح خیبر ہے مراد

غزوۂ خیبر کو اب جاتے ہیں ہم
اور کئے ارشاد یوں شاہ امم

کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک
ہیں گو یہ تھا مدینہ سے نزدیک

کتیبہ	ناعم	سعب	شق	قموص

ساتھ تھے اس شاہ کے دو سو سوار
اور پیدل چار سو اور یک ہزار

کہتے تکبیریں بہ آواز بلند
چلدئے ہیں غازیاں سب فرجمند

اور وے جب صبح کو پائے خبر
جلد قلعہ کے گئے ہیں بند در

پہلے آیا قلعۂ ناعم ہے ہات
اور اس کے بعد دوسرے قلعہ جات

کہتے ہیں وے سب سمجھے مرنیکے قریب
حق سے تب مانگے دعا حق کے حبیب

ہو گئی وہ تنگی راحت سے بدل
ہو گئی وہ سختی فرحت سے بدل

لیک باقی رہ گیا تھا اک قموص
سخت تھا قلعہ وہی سب میں خصوص

عمدۂ اصحاب ہوئے نامدار
کر کسیکو شاہ مرداں اختیار

فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں
ہاتھ میں اسلام کے آیا نہیں

فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر
بعد ازاں صدیق نے روز دگر

پر نہ پایا فتح تب بھی سر بسر
تیسرے دن جاکے پھر حضرت عمر

فتح لیکن اس کی بر دست علی
جبکہ تھی موقوف بر وجہ جلی

نقل ہے یک شب کہی شاہ امم
کہ میں کل بخشونگا ایسے کو علم

قادر منان اسی کے ہاتھ پر
فتح کر دیوے گا خیبر جلد تر

سعد کہتا ہے کہ نزد مصطفےٰ
جا دو زانو بیٹھ کر پھر میں اٹھا

اور کہتا ہے عمر عالی وقار
میں نہ چاہتا تھا امارت زینہار

کہتے تھے بعضے قریش سے آبا و داد
کہ علی البتہ پاوے یہ مراد

سے روایت چشم تب کرار کے
ایسے پرآشوب اور پردرد تھے
کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی نہ تھا
سن بشارت وہ پڑھا ہے یہ دعا

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

الغرض ان کو بلا خیر البشر
رکھ کے انکے سر کو اپنے ران پر

ڈالے انکے چشم میں اپنا لعاب
حق نے بخشا ہے شفا انکو شتاب
بکتر خاص اپنا حضرت لطف سے
دست اطہر سے انہیں پہنا دیے

اور کمر میں انکے باندھے ذوالفقار
اور علم انکو دیے ہیں باوقار
اور کہے جا جنگ کر جب تک خدا
فتح نا دیوے نہ پھرا ے مرتضےٰ

پوچھا تب میں جنگ کروں کس حین خیبر
یوں کئے ارشاد شاہ بحر و بر
کلمہ طیب کہے ہی اقبال پر
انکو بلوا اور ران سے جنگ کر

پس علی آیا اس قلعے کے بہم
ایک ٹیلہ پر کئے برپا علم
دیکھا اک حبر یہودی کامگار
شاہ مرداں کو زبالائے حصار

پوچھا تو ہے کون اے اہل لوا
وہ کہا میں ہوں علی مرتضےٰ
بولا اپنی قوم کو وہ تب پکار
اب ہوے مغلوب تم اور خوار زار

نے قسم بے شبہ اب توریت کی
ناپھرے بے فتح ہرگز یہ کبھی
کیونکہ اوصاف شجاعت کا بیاں
اس کا نہ تورات میں لکھا تھا جاں

باہر آیا پہلے اس قلعہ سے جو
سو وہ حارث تھا یہودی زشت خو
اس کے نیزہ کا سناں تھا تین من
ہو گئے مقتول اس سے حیدر تن

پس علی مرتضےٰ اک ضرب کر
سرنگوں اسکو کئے ہیں فی المستقر
بعد اس کا بھائی مرحب آ گیا
وہ یہودوں میں مبارز تھا بڑا

پہن دو بکتر عمامے باندھ دو
اور حمائل کرکے دو شمشیر کو
آ کے چاہا تا کرے حیدر پہ وار
حملہ کاری اسپہ حیدر ذوالفقار

سر پہ دستار اسکے جو تھی کنگھی
کٹ گیا زانو اور اسکی زین بھی
غازیاں حملہ کئے مرحب کہ زود
پائی دوزخ سات سردار یہود

اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے
اور علی بھی انکا تھے پیچھا کئے
کوئی کیا اک ضرب اسکے ہاتھ پر
دست حیدر سے گرے ہی تب سپر

اک یہودی اس کو لے بھاگا وہیں
شاہ مرداں ہو گئے تب خشمگیں
تب علی از قدرت ربانیہ
پائے ایسا قوت روحانیہ

ہو گئے اک جست میں خندق سے پار
اور در قلعہ پہ پہونچے آشکار
ایک لوہے کا لگا تھا اس کو در
لے کے اس در کو بنائے ہیں سپر

جب سے توڑے ہلا ے سب حصار
پس ہوئے مشغول جنگ کارزار
نقل کرتے ہیں کہ از بعد قتال
اسکو ڈالے بزمیں اوپر اچھال

روضۃ الاحباب میں مذکور ہے
اور معارج میں بھی یوں مسطور ہے
کہ اٹھائے اسکو آ چالیس تن
وہ نہیں ہرگز ہلا جگہ سے پن

اور مواہب میں لکھا ہے ای پسر
کہ ہلائے اسکو آ ستر نفر
وہ نہ ہرگز اپنی جگہ سے ہلا
پر شفقت سے بہت ای باصفا

ہے علی کے یہ کرامت کا ظہور
انکی مردی اور شجاعت کا ظہور
الغرض کہتے ہیں اہل قلعہ سب
دیکھے ہیں ایسی شجاعت اس کی جب

وے لگے کرنے کو فریاد و فغاں
بولتے تھے الاماں سب الاماں
مرتضےٰ از حکم شاہ دو جہاں
تب دیئے اس شرط سے انکو اماں

کہ اٹھا سکتا ہے جو ہر یک نفر
لیوے اپنے سر پہ غلہ اس قدر
اور لکھے بعضے کہ اپنے اونٹ پر
لیویں ساماں وہ اٹھا دیں جسقدر

مال و زر اپنا وہیں سب چھوڑ دیں
اور کوئی شے نہ پوشیدہ کریں
گر کریں پوشیدہ ظاہر ہووے جب
نا رہے باقی اماں ہرگز یہ تب

وہ چھپائے تھے خزانہ اک بڑا
مطلع اس پر خدا شہ کو کیا
ایک ویرانے میں وہ تھا لاکلام
حکم سرور سے زبیر ابن العوام

ترجمہ یا اللہ نہیں کوئی مانع اس چیز کو کہ عطا فرمائے تو اور کوئی نہیں عطا کرنے والا اس چیز کو کہ منع فرمائے تو ۱۲

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت علی دروازہ خیبر کو ہلا کر نکالے تمام قلعہ جنبش میں آیا۔ صفیہ بنت حی ابن اخطب کہ سردار یہودی کی دختر تھی اس جنگ میں اسیر ہوئی اور حضرت علی کے نکاح میں آئی۔ روایت کرتی ہے کہ ایسی جنبش ہوا کہ میں وحشت سے گر پڑی ۱۲

جا کے لایا ہے وہ با اصحاب جنید / اٹھ گیا تب وہ اماں سے ہوشمند
عورتوں کو انکے ٹھہرا باندیاں / مال و زر حصے کئے بر غازیاں
ہے روایت فتح خیبر کی خبر / جب سنے ہیں حضرت خیر البشر
دیکے پیشانی پہ بوسہ انکے تئیں / پھر لگا سینہ سے یوں فرمائے ہیں

قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَضِيْتُ اَنَا عَنْكَ

بولے فرحت سے نہ کیونکر روؤں اب / آپ یوں خوشنود ہوں میرے حبیب
اور میکائیل و جبریل ہمام / تجھ سے راضی ہیں ملایک بھی تمام
اور یہودوں سے یقیں تو دیہ تیں / ہو گئے قعر سقر میں جانشیں
حکم فرمائے جلا[ف] کا ان کو سب / یوں کئے ہیں عرض وی خادمین تب
پس ترحم کر کے وہ حق کے رسول / عرض کو تب انکے فرمائے قبول
نصف محصولِ زراعت آپ لیں / نصف بیت المال میں داخل کریں
پھر حبش کے بھی مہاجر لا کلام / آ کے خیبر میں ملے شہ سے تمام
غزوۂ خیبر کے ہی بعد از شتاب / شاہِ عالم کا ہوا اس سے ملاپ
منزل صہبا میں آ پہونچے ہیں جب / واں صفیہ پاک ہوئی ہے با ادب
تیغ لیکر ہاتھ میں اے نیکنام / تھے نگہباں گرد خیمہ شب تمام
وہ کہے ہیں سن ان کے خویش و اقربا / اور اس کا مرد بھی مارا گیا
شاہ نے کی اسکے حق میں یوں دعا / کہ نگہباں اس کا رہ تو اے خدا
شہ بلال اور کئے یہ حکم تب / کہ تو رہ بیدار تا سو جاویں سب
مارا شیطاں اسکے تب سینہ پہ آ / نیند غالب ہو گئی وہ سو رہا
ہو گئے لرزاں بہت از خوف رب / سب صحابہ کو اٹھائے جلد تب
شہ کہے یہ وادی شیطان ہے / غفلت و ظلمت کا یاں سامان ہے
پس وضو کر کے رسول ذو الجلال / حکم قامت کا کئے ہیں بلال
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا / کہ اذان سنت نہیں ہے در قضا

رکھ کے منت اپنہ بایں سر بسر / شہ گئے ہیں انکے خوں سے درگزر
اور صفیہ کو نبی آزاد کر / عقد سے اپنے کئے ہیں بہرہ ور
خوش بہت ہو شکر حق لائے بجا / اور علی کے جلد استقبال جا

بَلَغَنِيْ نَبَاُكَ الْمَشْكُوْرُ وَصَنِيْعُكَ الْمَذْكُوْرُ

تب علی رونے لگے ہیں با طرب / پوچھے شادی یا غمی کا ہے سبب
شاہ بولے ہیں ہی تنہا خوش نہیں / بلکہ خوش ہے تجھ سے رب العلمین
کہتے ہیں اس جنگ میں اے ہوشیار / ہو گئے پندرہ مسلماں ہی شہید
نقل آئی ہے کہ جب خیر البشر / کر کے از خون یہوداں درگزر
کہ مسلماناں ہیں گئے جو یہاں / انکی مزدوری کرینگے ہم عیاں
انکے ہی تحویل کر باغات سب / یوں مقرر کر دئے تقسیم تب
اور آل مطلب کو ایسیاں / اور بنی ہاشم کو حصہ پانچواں
حضرت ام حبیبہ کا نکاح / جو حبش میں ہی ہوا تھا با فلاح
اور سب خیبر کا بندوبست کر / جب مدینہ کو پھرے خیر البشر
شاہ اس سے ملکے ڈیرے میں رہے / پس ابو ایوب انصاری جو تھے
صبح کو پوچھے ہیں سالار عرب / کہ کھڑا ہے کہہ یہاں تو کیا سبب
دشمنی سے نا کرے وہ کچھ دغا / اس لیے ہی میں نگہباں تھا کھڑا
اور وہاں سے جب چلے آگے رسول / آخر شب میں کئے بیجا نزول
سوئے سب بیدار تھا وہ پاکباز / اور تھا وہ شاغل ذکر و نماز
ہو گیا ہے جب طلوع آفتاب / پہلے جاگے سرور عالیجناب
اور وہ بے اختیاری پر ملال / ظاہر خدمت کیا اپنی بلال رض
اب یہاں سے جلدتر آگے چلو / پس چلے سب کوچ کر پر خوف ہو
با اقامت با جماعت با نیاز / تب گزاری ہیں قضا اپنی نماز
شافعیہ کا یہی مذہب ہے جان / پر ہدایہ میں لکھا ہے ایسیاں

ف یعنی جلا وطن شہر بدر کرنا

قضا نماز میں اذان کی بابت اختلاف

کہ اقامت او وہاں کی مصطفےٰ باجماعت ہیں گزار کر وہ قضا
چند احادیث صحیحہ لاکلام لایا ہے اسباب میں ابن ہمام

حضرت عمرۃ القضاءؐ کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف ارزانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ کے واسطے عمرے کے مکہ کو گئے
تھی ہدی کے اونٹ ستر اس شہ کے ساتھ ایک سو گھوڑے بھی تھے اے نیک ذات
اور صحابہ بھی تھے ہمرہ دو ہزار ذوالحلیفہ کو جو پہونچے آشکار
باندھی ہیں احرام سالار انام اور باندھے ہیں صحابہ بھی تمام
مرظہراں کو جو پہونچے آن کر کافراں سمجھے کہ آئے جنگ پر
اس ہی اندیشہ سے سارے ڈر گئے تب صحابہ انکو یوں تسکیں دیئے
کہ نہ آئے ہیں نبی بہر جدال بلکہ عمرے کیلئے آئی یہ سال
پس ہمہ ہو کے قصوا پر سوار (اونٹنی کا نام) داخل مکہ ہوئے با افتخار
حکم سے حضرت کے اصحاب کرام تیغ سب ڈالے ہوئے تھے در نیام
نقل ہے ابن رواحہ نامدار ہاتھ میں لے شہ کے ناقہ کی مہار
شعر پڑھتا تھا عمر نے یوں کہا ساتھ شہ کے شعر تو پڑھتا ہے کیا
سن کے یہ فرمائے حضرت اے عمر شعر پڑھنے کو نہ اس کے منع کر
فضل حق سے شعر اسکا لاکلام کافروں کے دل میں وہ کرتا ہے کام
کہ نہ ہوگا تیر سے بھی ایسا کام لیتے یوں کرتا ہے وہ اثر تمام
تلبیہ کہنے لگے پس باوقار شہ دئے بوسہ حجر کو رہ سوار
اور طواف و سعی و حلق و نحر سے ہو کے فارغ تین دن مکہ میں تھے
اور وہیں اپنا کئے عقد نکاح ساتھ میمونہ کے سرور بافلاح
اک روایت ہے کہ اسی سال میں لایا ایماں بوہریرہ جان لیں
اس کا احوال اور ایمان کا سبب دوسری نسخہ میں لکھوں گر چاہے رب

ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال

سال ہشتم میں بتوفیق سعید لایا ہے ایمان خالد بن ولید
گرچہ آگے اس کے مل کفار سے وہ کیا تھا دشمنی اخیار سے
وقت جب آیا ہدایت کا مگر لایا استعداد نیکی کا ثمر
اپنے ایماں کا سبب تفصیل وار اسطرح کہتا ہے وہ عالی وقار
اک بیک الفت بڑی اسلام کی جان میں میرے خدا نے ڈالدی
اور جو صلح حدیبیہ ہوئی بات یہ دل میں مرے آئی تبھی
قوت و شوکت قریشو نکو تمام اب نہ کچھ باقی رہا ہے لاکلام
آہ پھر آئندہ کیا میرا ہو حال مومنوں سے تو کیا تھا میں جدال
میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں وہ بھی تابع ہے محمد کا یقیں
پھر خیال آیا کہ ہرقل پاس جا ہوؤں نصرانی نہیں یہ بھی بھلا
چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں ملک میں ہی اپنے ہاں بنا یقیں
دیکھوں کیا ظاہر ہو آخر غیب سے کیا ہو واقع پردۂ لاریب سے
اور اس اثنا میں وہ حق کے نبی عمرۃ القضیہ ادا کرنیکو ہی
حسب آں صلح حدیبیہ نجا ہو گئے مکہ طرف رونق فزا
میں یہ سن مکہ سے نکلا ہوں تبھی تھا مرا اک بھائی ہمراہ نبی
کہ ولید ابن الولید اس کا تھا نام وہ مجھے ڈھونڈا ہی مکہ میں تمام
جب مجھے پایا نہیں ہی وہ کہیں ایک خط ایسا وہ لکھ بھیجا وہیں
بھائی جان حضرت کئے ہیں تجکو یاد اور فرمائے ہیں از لطف و وداد
کہ نہیں خالد ہے ایسا بیگماں دین حق اس پر ہوا اب تک نہاں
پس حقیقت ملت اسلام کی ہوگئی ہے اسپہ ظاہر ہونکی
لاکے ایماں نصرت اسلام پہ وہ شجاعت اپنی خرچے گا اگر
حق میں بہتر اسکے ہو اور ہم اسے غیر پر اس کے تقدم دیوینگے

شافعیہ کے پاس عمرۃ القضا اس لیے کہتے ہیں کہ قضا صلح کے معنے میں ہے یعنے وہ عمرہ جو صلح حدیبیہ میں قرار پایا تھا کہ سال آئندہ میں آنکے عمرہ ادا کریں لہذا اس کو عمرۃ الصلح اور عمرۃ القضا اور عمرۃ القضیہ بھی کہتے ہیں ۱۲ کذا فی المدارج

وجہ ایمان خالد بن ولید

اے بڑا رحلہ سرور پاس آ — اور یہ دولت دو جہاں کی ہاتھ لا
پہونچا یہ نامہ ہوا میں پر حق شناس — ہو گئی اسلام کی رغبت زیاد

میں نے جا صفواں سے تب کہنے لگا — دولت نبوی کا دیکھ اب دبدبہ
ایک عالم کو لیا ہے بالیقیں — ایک لقمہ سے تو ہم زیادہ نہیں

خوب ہی دارین گر اب جائیں ہم — جلد جا کر اسپہ ایماں لائیں ہم
بات صفواں نیں کیا ہے یہ قبول — میں اٹھا ہو کر بہت اس سے ملول

عکرمہ سے بھی کہا ایسا ہی جا — وہ بھی یہ دعوت اجابت کر گیا
اور عثمان ابن ابی طلحہ کے تئیں — جا کہا میں وہ قبولا ہے یہ بات

ہم ہی ہر چند بس مدینہ کو چلے — رہ میں ابن العاص سے بھی ہم ملے
وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف — آتا تھا ایماں سے پانے کو شرف

ہم یہ تینوں شخص بس بالاتفاق — پہونچے ہیں جا کر مدینہ بالاتفاق
آگے ہم جانے کے ہی خیر البشر — اپنے یاروں کو دیے تھے یہ خبر

کہ جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب — ڈالا ہے جانب ہمارے پر طرب
وہ کنایہ تھا انہیں اشخاص سے — جو قریش اندر یہ عالی قدر تھے

الغرض کہتا ہے خالد اے لبیب — جب ہوئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
میں نے پہنا پاک اور عمرو ابن عاص — اور ہوا حاضر حضور شاہ ناس

دور سے مجھ پر پڑی ہی جب نظر — مسکرائے حضرت خیر البشر
میں سلام اس دم بجا لایا شتاب — ہو کشادہ رو دیئے اسکا جواب

میں پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں — تب کیا ارشاد شاہ مرسلیں
شکر ہے اللہ کو شاہ و ہیگا — تجکو بتلایا مسلمانی کی راہ

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار — تھا ہدایت کا تری امیدوار
ہینے کی تب عرض اے حق کے رسول — میں کیا تھا کسقدر حق سے عدول

لطف سے کیجئے مری حق میں دعا — تا مری جرم و گنہ بخشے خدا
شاہ فرمائے کہ اسلام تمام — ہے شاد دیا گیا ہونکو تمام

پس لعین اللہ خالد بن ولید — دین حق میں کی ہے تائید مزید
کیا رسول اللہ کے حین حیات — اور کیا اس شاہ کے بعد حمایت

کیا ساعی جمیلہ بے قصور — بالتواتر پائے ہیں اس سے ظہور
کہ خدائے پاک اور اسکا رسول — سعی اور کوشش کیے اسکی قبول

بعد حضرت مرتدوں سے جنگ کر — بیخ دین انکی اکھیڑا جلد تر
جاہلیت میں بھی ای پاکیزہ کیش — تھا وہ از رؤساء اشراف قریش

بنت حارث تھی لبابہ اسکی ماں — خواہر میمونہ ام مومناں
جب سن کیس میں تھا وہ با صفا — عصر میں فاروق کے رحلت کیا

اس کا کچھ احوال گر چاہے خدا — ذکر میں اصحاب کے میں لاونگا
اور عمر ابن امیہ کے تئیں — جو نجاشی پاس بھیجے شاہ دیں

جا نجاشی پاس ابن عاص تب — قتل کر دینے کیا اسکو طلب
تب نجاشی منہ پہ اپنے مارلے — یوں لگا کہنے کو ابن العاص سے

دیوں کیوں تا قصد اس کے بہر میں — آتا ہے ناموس اکبر جس کے پاس
اور یقیں بر حق ہے وہ جسکا رسول — جلد کر تو دین کو اس کے قبول

دشمنوں پر سب وہ غالب ہوئیگا — موسیٰ جوں فرعون پر غالب ہوا
بولتا ہے ابن عاص با صفا — میں ایماں دست نجاشی پر ہی لا

قصد کر کے میں مدینہ کو چلا — راہ میں خالد ہی میرے تئیں ملا
جا کے جب پہونچے حضور مصطفیٰ — پہلے خالد کلمہ طیب پڑھا

پھر کہا میں اٹھ کے اے خیر البشر — ہاتھ دو بیعت کے تا ہوں بہرہ ور
ہاتھ بشاشہ کئے الفت کیا تھا — میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ

سرور عالم نے پوچھا کیا سبب — میں کہا شرط ایک میں چاہتا ہوں اب
پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا — بخشدے تو سب گنہ میرے خدا

چنانچہ مصنف نے صدیقہ ... میں لایا ۱۲

شاہ فرمائے کہ ایماں لائے جب
جو ہو چکے پچھلے گناہ اسکے سب
اور ہجرت یونہی دار کفر سے
دار اسلامی طرف جو کوئی کرے

اور حج کعبہ بس تینوں یہ کام
ہیں مٹا دیتے گنہ پچھلے تمام
بس ہیں یہ سن شاہ کی بیعت کیا
اور ایماں سے مشرف ہو گیا

اور عثماں ابن طلحہ بعد ازاں
لایا ہے ایماں یہ سالار جہاں
اور غالب کو شہ جن و ملک
بھیجے اس ہی سال میں سوئے فدک

تا وہاں کے کافروں سے لا کلام
لیویں جا کر جلد بیشک انتقام
کافروں سے ٹھیک جو اک شخص تھا
ہی اسامہ اسکا تب پیچھا کیا

بن مرد و دس ۱۲

تیغ و ربہت اسامہ دیکھ کر
وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر
خوف سے ایماں لایا جانکے
قتل کر ڈالا اسامہ نے اسے

پھر وہاں سے جب مدینہ آئے ہیں
ماجرا حضرت کو یہ سنوائے ہیں
یہ خبر افسوس سنتے ہی رسول
ہو گئے ازبسکہ محزون و ملول

اور اسامہ پر بہت ہی غصہ کر
پوچھے کیا اول اسکا چیرا جگر
صاحب کشاف بولا ایسیاں
آئی یہ آیت اسی قصہ پر ہاں

یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا

اور اس ہی سال میں شاہ بشیر
کرکے عبد اللہ رواحہ کو امیر

ساتھ دیگر چند مردوں کے ہم
ہے روانہ کر دیے سوئے اضم
اور محلم بن جثامہ جو کہ تھا
تھا اسی لشکر میں داخل ای فتا

راہ میں اک شخص عامر جسکا نام
تھا گیا آکر صحابہ کو سلام
اس کو مومن جب نہ جانے تھی صحاب
نیں دیے اسکے تحیت کا جواب

اور محلم آ ناگہ دیر کر
مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر
بات یہ جب سرور عالم سنے
اس محلم پر بہت غصہ ہوئے

اور فرمائے سمجھ تو اے غلاں
تر زبان دل ہی بیشک یہ زباں
اور اس ہی باب میں رب العلا
آیت قرآن یہ نازل کیا

یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا

سن محلم یہ خبر با اضطراب
دوڑتا آیا ہے حضرت کے جناب
اور لگا ہے عرض کرنے با ادب
یا نبی بخشش مری کیجے طلب

نا ملایم کام سے اس کے رسول
جب بہت اس سے خفا تھے اور ملول
بولے حضرت تجکو نا بخشے خدا
اور کرے نا عفو تیرے سے خطا

لا غفر اللہ لک و لا عفا اللہ عنک

بس محلم اٹھ گیا روتا ہوا
منھ کو اپنے اشک سے دھوتا ہوا

اور تڑپتا تھا سبب جس کے وہ
مر گیا ہی بعد اک ساعت کے وہ
اک روایت پر کہ بعد ہفت روز
وہ گیا دنیا سے با اس درد و سوز

دفن جب اسکو کئے ہیں مسلمیں
پھینک ڈالی ہے وہیں اسکو زمیں
دفن وے کرتے تھے اسکو بار بار
پھینک دیتی تھی وہ اسکو آشکار

تین بار ایسا ہوا آخر اسے
ایک جا پتھر میں پوشیدہ کئے
یہ خبر سن کر ہیں فرمائے رسول
کہ نہیں اسکو زمیں بھی کی قبول

اس کی جو بدتر تھا اسکو بھی زمیں
دیکھو لیتی ہے اپنے میں یقیں
چاہا لیکن حق تعالی ہو سنو
کہ تمہیں اس حال سے تا پند ہو

اور تمہیں تنبیہ ہووے خوب تر
تا کریں حرکات ہی ایسے حذر
ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح
کہ گمان بد ہے مومن کو قبیح

جب مسلمانی کوئی ظاہر کرے
اعتقاد پاک سے ناہر کرے
ظن بد اس سے نہیں ہی سزاوار
ظن بد اسلام کا نئیں ہی شعار

بدگماں جانو ہی مغضوب خدا
اور مغضوب رسول با صفا
جب زمیں ایسے کو پھینکی سر بسر
الحذر ایسے گنہ سے الحذر

ف ۵ ایمان والو جب چلو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کرو اور مت کہو جو تمہاری طرف سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں ۱۲

ف ۵ مومن ایسا پاک عقیدہ ظاہر کرنے پر اسکو قبول نہ کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲

نیت باطن سے کوئی حق بغیر / جب بنیں واقف ہے لازم ظن خیر
پاس شارع کے یہ اقرار لساں / معتبر اور ترجمان دل ہے جاں
اور عدم اعتبار اعتراف / عقل اور انصاف کا بھی ہے خلاف
دین کے احکام ہوں برہم تمام / شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موتہ کی جنگ

لیکے اس نامہ کو حارث بن عمیر / موضع موتہ تلک پہونچا بخیر
تب کہا حارث بہ آں پر جہول / کہ رسول اللہ کا ہوں میں رسول
جب مقرر ہے یہ قانون ملوک / کہ نہ کرنا ایلچی سے بدسلوک
پس کیا حضرت نے حکم کارزار / جمع آئے غازیاں تب سہ ہزار
زید ابن حارثہ کو اے خبیر / کر دئے اس فوج کا پہلا امیر
وہ بھی گر پاوے شہادت کا سریر / ہووے عبداللہ رواحہ تب امیر
اور نشان اس فوج کا سبز و سفید / شاہ عالم نے دیا در دست زید
جا کے پہلے جا دعوت اسلام کر / ہے بھلا ایمان وے لاویں اگر
گر نہ مانیں وہ بھی لے حق سے مدد / کیجیے ان کفار سے جنگ اشد
یہ خبر شرجیل کو پہونچی ہے جب / وہ کیا تائید ہرقل سے طلب
چند قبائل مشرکاں بھی آ ملے / ملکے سب اک لاکھ سے زائد ہوئے
یہ خبر سن کہے با اک دگر / کہ لکھیں خدمت میں شہ کے یہ خبر
ان کو عبداللہ رواحہ نے کہا / کہ اسے مکروہ تم رکھتے ہو کیا
کثرت افواج سے ہے سربسر / ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر
بار دیں ہم تین سو تیرہ تھے سب / پس ہزاروں پر دیا ہے فتح رب
سن کے یہ باتیں ہوئے سارے دلیر / اور ہوئے آگے روانہ کر نہ دیر
ہو تمنائی شہادت آشکار / شوق سے پڑھتا تھا بیتیں بار بار
پہنکر پوشاک زربفت و حریر / اور لیے ہتھیار اقسام کثیر
اور قرآں میں خدائے غیب داں / ظن بد سے منع فرمایا ہے جاں
اور احکام و حقوق اسلام کے / سب ہیں مترتب اسی پہ جانیے
جب عمر جھٹلاوے قول زید کو / زید بھی بولا اسے جھوٹا ہے تو
اور اسی سال میں اے باصفا / ہے روایت جنگ موتہ کا ہوا
ہے روایت جب کہ شاہ امم / حاکم بصری کو اک نامہ رقم
شام کا حاکم جو تھا شرجیل تب / اس کو پوچھا کون ہے تو بولا اب
قتل اسکو کر دیا تب وہ لعین / سن کے یہ حضرت ہوئے اندوہگیں
قتل کر دینا نہیں اسکو روا / قتل ہے ہر قوم میں اسکا برا
جرف میں لشکر کیا تھا یہ نزول / خود وہاں تشریف فرمائے رسول
اور کہے پاوے شہادت زید جب / جعفر طیار ہووے میر تب
وہ بھی گر پاوے شہادت منسال / جسکو چاہیں دیویں سرداری وہاں
زید کو اس طرح تب فرما دیا / کہ جہاں قاصد مرا مارا گیا
گر نہ ایماں لاویں یہ عہد و قرار / تا ہماری ہووے رہیں جزیہ گزار
منزل ثنیہ تلک تشریف لا / شہ گئے امرا کو رخصت دی دعا
بھیجا ہرقل جلد اک لشکر بڑا / سرحد بلقا میں وہ اترا ہے آ
لشکر اسلام در سرحد شام / تب معان اندر کیا تھا آ مقام
تا کمک بھیجے ہماری وہ ہم / یا کرے کچھ حکم دیگر وہ رقم
جس کے خاطر ہی یقیں نکلے ہیں ہم / لینے ہیں وہ بس شہادت محترم
بلکہ ہم اس کی قوت سے عیاں / فتح پاتے آئے ہیں بر کافراں
فتح و نصرت یا شہادت ہے بہیں / ہر دو مقصود و سعادت ہے ہمیں
رہ میں عبداللہ رواحہ با صواب / اپنے ناقہ کے تئیں کرکے خطاب
جا کے تب موتہ کو پہونچے بے درنگ / رومیاں تیار ہو آئے بہ جنگ
ساز و ساماں سیم و زر کا زرنگار / ڈال کر گھوڑوں پہ آئے ہو سوار

شہادت جعفر طیار رض

انکی کثرت کو نہیں تھی انتہا
زید ابن حارثہ مرد رشید
ہاتھ سیدھا ہو گیا اس کا قلم
پس شہادت وہ بھی پایا اور آسے
آیا ہے میدان میں ہو تیز گام
ایک ٹکڑا منہ میں وہ ڈالا تھا
کافروں نے کر بہت جنگ و قتال
کہ کسی کو تم میں ٹھہراؤ امیر
تب سبھوں کی رائے سے ہی ای سعید
ابن حامر فوج کو سب کرنا
لیکے خالد غازیوں کو بیدرنگ
ایک ہی پل میں زیک تیر خدنگ
شام تک ایسا ہی تھا جاری قتال
جبکہ شمشیر فلک ای نیکنام
تیغ دوسرے روز جب کھینچا ہی سور
میمنہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا
بھی مقدم کو موخر کر دیا
پس لگی ہونے کو جنگ سخت تر
اور خالد بن ولید نامدار
دست خالد میں یقیں بیقال و قیل
پس مدینے کی طرف رجعت کئے
اس ہی دن وہ بادشاہ مرسلیں
کہ تمہاری فوج کی اے مومنو

جنگ پس طرفین سے ہونے لگی
زخم تیروں سے ہوا آخر شہید
تب لیا ہے دست چپ میں وہ علم
کہتے ہیں کیتوں سے زاید زخم تھے
تین دن سے وہ نکھایا تھا طعام
فوج میں ایسے میں پایا اضطراب
نوش فرمایا شہادت کا زلال
سب لگے کہنے کہ تم ہی ہو امیر
ہوگیا سردار خالد بن ولید
جنگ کی ترغیب پھر دینے لگا
کرد با کفار سے آغاز جنگ
کرتے زخمی ہوکے اسوار ترنگ
ہوگئی خوں سے زمیں انکے لال
ہوگیا ہی شام کو رخ در نیام
فوج زنگی شب کی بھاگی بالفرار
میسرہ اس دن اسے خالد کیا
اور موخر کو مقدم بھی کیا
یا سناں و تیغ اور تیر و تبر
کردیا ایسی شجاعت آشکار
ٹوٹے ہیں اس روز نو تیغ اصیل
راہ میں بھی اور یک قلعہ لئے
حجرے کے منبر پہ مدینے میں حزیں
یہ خبر دیتا ہوں میں تم کو سنو

باوجود قلت ای فرخ نہاد
جعفر طیار پس لیکر نشاں
دست چپ بھی کٹ گیا ہی بعد ازاں
بعد عبداللہ رواحہ محترم
ابن عم تب اسکا تھوڑا گوشت لا
پھینک دی اس گوشت کو وہ جلد تر
جلد ثابت ابن اخرم نے نشاں
وہ کہا کہ میں نہونگا امیر
جب شہادت پائے تھی تینوں امیر
جو پریشاں تھے فراہم ہو تمام
دی دلیراں ایسی جانبازی کی
کافراں یک تیغ سے ہوتے تھے دو
جب شفق نکلا ہی پر چرخ کبود
غازیاں بھی اپنے تیغوں کھینچیں
لشکر اسلام بھی نکلا بہم
میسرہ اسکا جو تھا اول یقیں
سہمے انکو دیکھ کفار تباہ
ہر مجاہد نے کیا ایسا جہاد
کہ کبھو چشم زمانہ ای دیں
بھاگنے آخر لگے ہیں کافراں
نقل آئی ہی کہ جس دن آشکار
درد و غم سے ہوگئے تھیں اشکبار
زید نے اول اٹھایا تھا لوا

مومناں دینے لگے مردی کی داد
کرنے جنگ اس سے لگا ہی بعد ازاں
دو دو نو بازو سے بچایا وہ نشاں
تشنہ جام شہادت نے علم
اسکے کھانے کیلئے باعث ہوا
اور اپنے نفس کو پس زجر کر
غازیوں نے یوں لگا کہنے وہاں
اور کسی کو تم کرو اپنا امیر
فوجمیں آئی پریشانی کثیر
معرکہ میں آ گئے سارے قیام
تیغ بازی تیراندازی کئے
جان اپنے جسم سے کھوتے تھے جو
تھی زمیں بھی آسماں سی ہی نمود
سر بسر ڈالے نیام اندر وہیں
سب کے تھے ہاتھوں میں شمشیر و علم
میمنہ اسکو کیا وہ پیش میں
کہ کمک پر آئے ہیں دیگر سپاہ
کہ دیا پوری جوانمردی کی داد
ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں
مال سب لوٹے ہیں انکا مومناں
سخت موتہ میں ہوا یہ کارزار
اور فرمانے لگے یوں بیقرار
جاں فدا راہ خدا میں وہ ہوا

خطاب خالد بن ولید

حضرت جعفر کا لقب طیار ہونا

بعد جعفر نے اٹھایا وہ علم / پائی انہنے بھی شہادت ہے بہم
بعد عبداللہ رواحہ نے لیا / جام ہے وہ بھی شہادت کا پیا
بعد انکے از سیوف کردگار / سیف یک یعنی وہ خالد نامدار
وہ نشاں لیکر وہیں لڑنے لگا / فتح و نصرت حقنے اسکو کی عطا
پس اسی فرمانے ہی خالد باصواب / پایا پیغمبر سے سیف اللہ خطاب
اور فرمائے رسول محترم / ہو گئے دو ہاتھ جعفر کے قلم
اسکے دو ہاتھونکے بدلے میں خدا / اسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
وار جنت میں جہاں چاہے وہاں / وہ کرے پرواز ہر آن و زماں
پس اسیدن سے ہوا ای باادب / جعفر طیار جعفر کا لقب
پس اتر منبر سے شاہ انبیا / گھر کو جعفر کے ہوئے ذوق فزا
اسکی بی بی جو تھی اسما فاضلہ / فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
غسل دے بچونکو اور بہتر لباس / عطر دے پہنائی تھی وہ حق شناس
شاہ دیں کرنے لگے ہیں انکو پیار / اور وہیں رونے لگے بے اختیار
پوچھی وہ کیا ای شہ جن و بشر / پاس سے جعفر کے کچھ آئی خبر
سرور عالم نے فرمایا کہ ہاں / آج ہی پایا شہادت بیگماں
سنکے یہ اسما وہیں رونے لگی / اپنے منہ کو اشک سے دھونے لگی
جمع آئیں عورتیں اکثر وہاں / اپنے گھر آئے امام انس و جاں
فاطمہ رونے لگی ہے زار زار / شہ دیئے اسکو تسلی باوقار
حکم فرمائے کہ اب جعفر کے گھر / بھیجیو کھانا پکا کر جلد تر
تھوڑے عرصہ میں خالد بن ولید / فتح کی لایا ہے یعلی نے نوید
شاہ فرمائے کہ لشکر کا بیاں / میں کروں یا تو کرتا ہی عیاں
وہ کہا اب آپ ہی کیجے بیاں / پس کہے تفصیل سے شاہ جہاں
تب کہا یعلی خدا کی ہے قسم / یا نبی سچ ہے سب بیش و کم
آپ حال جنگ کچھ چھوڑے نہیں / تب کئے ارشاد ختم المرسلیں
حق کیا رفع حجاب رحمٰن تب / دیکھتا ہی تھا میں وہ احوال سب
فوج جب پہنچی مدینے کے قریب / آئے استقبال کو حق کے حبیب

غزوہ ذات السلاسل

اور جمادی الاخرہ میں باشرف / فوج یک ذات السلاسل کیطرف
بھیجے بہر جنگ سالار بشیر / تھا عمر بن عاص تب اسکا امیر
حقتعالی نے ظفر اسکو دیا / پس مدینے کو وہیں رجعت کیا
اور رجب میں بو عبیدہ نیکذات / تین سو اصحاب کو لے اپنے سات
جہینہ کے قوم پر از بہر جنگ / حکم سے شہ کے گیا ہی بیدرنگ
یہ خبر سنکر ہوئے تھے وے فرار / لوٹ آیا سن کے وہ عالی وقار
اس سفر میں غازیوں کے تئیں سبھی / آہ کھانے کی بڑی تصدیع تھی
نحر کر نو اونٹ کو اسواسطے / انکو کھلوایا ہے ابن سعد نے
بحر سے یک آئی ماہی کلاں / کھائے پندرہ روز اسکو مومناں
اور شعبان میں بنی غطفان پر / لیکے پندرہ غازیوں کو سربسر
بو قتادہ جا کیا ہے کارزار / مر گئے جینا اور ہوئے بعضے فرار
جانور اس قوم کے اور عورتیں / مومناں لائے جو پائے لوٹ میں
ہوئے کئے تقسیم پونچھن جب / پایا ہر غازی ہی پندرہ اونٹ تب
اور رمضاں میں ابی حدرد کے سات / شخص دو دیکر رسول کائنات
بھیجے غابہ کو رفاعہ کے اپر / جنگ چہتا تھا رفاعہ بدگہر
وقت شب جا کر ابی حدرد بہ تیغ / کاٹا ہی سر اس شقی کا بیدریغ
اور یہ تینوں شخص اسکی قوم پر / حملہ فرمانہ کئے جب سربسر
بھاگ گئے وے اور انکے ولد و زناں / مال و زر بھی لوٹ لائے مومناں
اور یہ رمضاں میں و شاہ دیں / فتح مکہ کے ہوئے عازم یقیں

فتح مکہ معظمہ

یہ سبب اس کا ہوا اے باصفا　آ گئے جب صلح حدیبیہ ہوا
شرط یہ بھی تھی لکھی اس صلح میں　جسکے ذمے میں جو چاہتے ہوں رہیں

بولے ابنائے بکر اس طرح تب　ہم قریشوں کے رہیں ذمے میں اب
اور کہی قوم خزاعہ کا کلام　ہم رہیں ذمے میں حضرت کے تمام

اور رہیں با یک دگر با اتحاد　ایک دوسرے سے نہ رکھے کچھ عناد
ایک ابنائے بکر سے بےحیا　ہجو یکدن شاہ عالم کی کیا

ایک خزاعی منع ہی اسکو کیا　لیک باز آیا نہیں وہ بےحیا
ایک اسے مارا خزاعی اسقدر　کہ ہوا مجروح منہ اور اس کا سر

قوم ابنائے بکر سب زشت کیش　جا مدد چاہے ہیں از قوم قریش
پس قریشوں سے جماعت ایک تب　منہ کو اپنے ڈھانپ لیکر وقت شب

جنگ جا قوم خزاعہ سے کئے　بیس شخص اس قوم کے مارے گئے
اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی　وقت شب ہمکو نہ پہچانے کوئی

جتنے اس شب یہ خبر حضرت کو دی　عائشہ سے صبح کو بولے نبی
کہ کئے تھے عہد جو ہمسے قریش　کل کی شب وہ توڑنے میں آئے پیش

بیس خزاعی شخص چالیس اک میں　آ گئے فریاد نزد شاہ دیں
شہ یہ سنتے ہی خفا ہو کر اٹھے　اور چلے چادر کو اپنی کھینچتے

کہتے تھے یاری دو دن ہمکو اگر　میں دیئے جاؤں نہ یاری سر بسر
اور دلاسا دلبری دے انکو سب　اذن رخصت انکو فرمائے ہیں تب

اور پشیماں ہو قریش پر ہراس　بھیجے بوسفیان کو تب حضرت کے پاس
تا کرے وہ معذرت جا شاہ سے　صلح اور ایماں نئے سر سے کرے

صلح پہلی وہ جو تھی دس سال کی　اسکے بدلے کچھ بڑھا دیں اور بھی
پہنچا بوسفیاں مدینے میں جو آ　پہلے گھر ام حبیبہ کے گیا

کہ وہ دختر تھی ابو سفیان کی　اور تھی زوجہ شہ اکوان کی
فرش سرور کا تھا اسکے گھر بچھا　چاہا بوسفیاں کہ بیٹھے اسپہ جا

وہ لپیٹی جلد آ وہ فرش تب　پوچھا اے بیٹی لپیٹی کیا سبب
بولی یہ فرش شہ لولاک ہے　اور یقیں تو مشرک ناپاک ہے

فرش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں　وہ گیا یہ سنکے ہو کر خشمگیں
جا کیا پس عرض سرور کے جناب　شہ رہے خاموش نا دے کچھ جواب

پس ابوبکر و عمر حیدر کے پاس　فاطمہ سے بھی کیا یہ التماس
تا سفارش وے کریں نزد رسول　پر نہیں ہرگز کئے کوئی قبول

پس وہ بے امید مکے کو گیا　یہ خبر سارے قریشوں کو دیا
جبکہ رجعت کی ہے بوسفیان نے　شہ یہاں لشکر کی تیاری کئے

جمع آئے غازیاں بارہ ہزار　پس چلے مکے کو تھے سب روزہ دار
اس سفر میں ام سلمہ کے سوا　دوسری بی بی کو نہ حضرت نے رکھا

پر کدید آ کر گئے ہیں جب نزول　تب کئے افطار روزے کو رسول
اور صحابہ کو دیئے سب اختیار　کہ کریں افطار یا ہوں روزہ دار

صوم اور افطار ہر دو بیگماں　ہے روا اینک سفر کے درمیاں
ذوالحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہیں آ　آ وہاں عباس حضرت سے ملا

کر کے وہ آتا تھا ہجرت باکمال　اور اسکے ساتھ تھے اہل و عیال
شہ کہے تیری یہ ہجرت ہے اخیر　جسطرح میری نبوت ہے اخیر

اور فرمائے تو ہمراہ رہ مرے　اور مدینے کو علائق بھیج دے
ابن حارث ابن عم مصطفے　اور جو عبد اللہ پھپیرا بھائی تھا

یہ بہت ایذا دیئے تھے پیشتر　آ وہاں ایمان ہر دو لائے ہیں
ام سلمہ کی سفارش سے مگر　شہ کئے انکی خطا سے درگذر

نقل ہے تب ابن حارث کر چلا — آگے حضرت کے نہ سر اوپر گیا
خبر کہ مغرب میں جب سورج گیا — آگ تاروں کی فلک سلگا دیا
حکم لوگوں کو کئے شاہ عرب — ایک چولا ہر نفر سلگا دے اب
بے خبر تھے شہ کے آنے سے قریش — لیکن آنیکا خطر تھا انکو بیش
تب ابوسفیان بدیل و ہم حکیم — تینو عازم ہو مدینے کے بہم
دیکھ ان چولوں کو حیران ہو گئے — اور بہت خاطر پریشاں ہو گئے
چاہا بھیجے مکے والوں کو پیام — کہ یہاں پہنچے ہیں سالار انام
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار — اس ارادے سے ہو خچر پر سوار
تجھ پہ ہو قربان مرے مادر پدر — کہدے ای ابوالفضل اب کیا ہی خبر
اپنے پیچھے اسکو خچر پر بٹھا — فوج میں عباس لیکر جب چلا
حکم لے تا قتل کر دیں جلد تر — جلد تر عباس بھی تب پہنچکر
قتل کرنا اسکو چہتا ہے عمرؓ — بخشدیجے آپ اسکو لطف کر
پس ہوا رخشاں فلک پر جبکہ نور — کفر کی شب لی ہو بس یہاں سے دور
ای ابوسفیان فرما ہوش میں — کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
بولا ابوسفیان ای شاہ ہدا — آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا
دشمنی کی آپسے گو ہمنے بیش — عفو سے پر آپ یوں آئے ہو پیش
پھر کئے ارشاد اسکو یوں نبی — کیا نہیں وہ وقت آیا ہی ابھی
وہ کہا اسمیں ابھی شک ہی مجھے — اسطرح عباس تب بولے اسے
اب رسالت کی بھی تو تصدیق کر — ورنہ تجکو قتل کرتا ہے عمرؓ
کہ ابوسفیان ہے عزت طلب — اسکو کچھ عزت عطا فرماؤ اب
جو کہ بیت اللہ میں داخل ہوا — اور ابوسفیاں کے گھر میں جو گیا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب — مصطفے عباس سے فرمائے تب
حضرت عباس نے لے با صفا — اسکو بٹھلایا لیجا یک تنگ جا

مرظہراں کو جو پہنچے آرسولؐ — اپنے لشکر کو کئے حکم نزول
چو طرف اڑنے لگی چنگاریاں — اور دھویں سے ہوئی اندھیری جہاں
پس ہوئے جب سلگائی چولی دہ ہزار — ہوگیا روشن بیاباں بے شمار
چاہیے اپنی پہنچے بالضرور — بھیجے بوسفیاں کو حضرتکے حضور
مرظہراں میں جو آ دیکھے شتاب — کہ وہاں سلگے ہیں چولے بیحساب
کہتے ہیں عباس اس شب لے بسر — کر قریشیوں پر شفقت کی نظر
جلد آ تم شاہ سے لیو پناہ — ورنہ تم ہوجاؤگے بیشک تباہ
رہ میں سن آواز بوسفیان کا — ہی پکارا وہ جواب ایسا دیا
تب کہا عباس اب شاہ جہاں — فوج لے آئے ہیں تو آلے اماں
دیکھتے ہی اسکو فاروق گزیں — تیغ لے دوڑے حضور شاہ دیں
یوں لگے کہنے ای رسول الہ — میں ابوسفیاں کو لایا بے پناہ
شاہ فرمائے تو اسکو اب لیجا — صبح کو مجہ پاس حاضر کر تو لا
لیگیا عباس اسکو شاہ پاس — اسکو فرمانے لگے سالار ناس
کہ کرے تصدیق تو یکتائی قبل — ہی جہاں کا ایک معبود جلیل
حلم و بخشش آپ کی کیا ہی عجب — آپ پر ہی صلہ رحمی ختم اب
اب میں سچ جانا ہوں ولیکن یکتاں — ایک ہی بے شبہ معبود جہاں
کہ مجھے جانے یقیں حق کا رسول — میں جو کہتا ہوں کرے سب وہ قبول
وای تجہ پر ای ابوسفیان اب — کھو نہ ہرگز دولت ایمان اب
وہ پڑھا تب کلمۂ طیبہ ہیں — یوں کہا عباس تب ای شاہ دیں
تب کئے ارشاد شاہ دو جہاں — ہم دیئے ہیں چار شخصوں کو اماں
ڈالے جو ہتھیار اپنے جلد تر — اور رہے جو گھر میں در کو بند کر
کہ لیا اسکو بٹھا اک تنگ جا — تا وہ دیکھے خوب یہ فوج خدا
پہلے گزرا خالد عالی وقار — تھا زیاں بھی ساتھ اسکے یکہزار

پیغمبر اور غازیاں حضرت کا طرف مکے کے پہنچنا

جلد ہئے تکبیر کہتے وے ہم
ساتھ اس ٹکڑی کے تھی تب وہ علم

کہتے تھے تکبیر وے سب غازیاں
اس رسالے میں سیہ تھا یک نشاں

پھر نبی کعب سکے بعد از جلد ہئے
وہ تمامی پانسو اسوار تھے

بعد انکے مزینہ سے یک ہزار
سہ نشاں لے آئے ہیں دوان کار

قوم سے اشجع کے انکے بعد از ایں
تین سو گرزے قوی تن پہلواں

ماہ کے اطراف ہوں جوں اختراں
شاہ کو گھیرے تھے یوں وے پہرال

انکی تکبیر ونکی آوازوں سے جہاں
پس لرزتے تھے زمیں و آسماں

رعب سے اس لشکر حق کے لعیں
ہو گیا حیران بوسفیان وہیں

وہ کہا افسوس تجھ پر ای فلاں
یہ نبوت ہی نہیں شاہی ہی جاں

نا وے لا ایماں اب لیویں پناہ
ورنہ سب ہو جائینگے بیشک تباہ

پس کمال فرح و عز و شان سے
شاہ عالم داخل مکہ ہوئے

آہ جو انکا سہے میں ظلم و جور
اور جاکر جو رہے در غار ثور

تھوڑے عرصہ میں ہی پھر رب کریم
جو کہ با ایں شوکت و شان عظیم

پس بہ پیش عظمت پروردگار
سر جھکائے یوں بعجز و انکسار

شکر کا سجدہ وہیں لائے بجا
اور کئے حمد و ثنا حق کی ادا

پھر لگے پڑھنے کو خوش الحان سے
غلبۂ شوق و سرور جاں سے

آفتاب نور ایماں سربسر
کس طرح اس روز ہوگا جلوہ گر

کیا رہیگا حال اسدن شاہ کا
سید کونین عالی جاہ کا

مجھکو کعبہ تک لیجا کر بانیاز
حج مبرورہ سے کرتے سرفراز

مرظہران سے غرض شاہ عرب
شہر مکے کا کئے ہیں قصد جب

ہووے نازل اب تجھ نہیں جلد جا
اور کرے وہاں خاص ڈیرہ کو کھڑا

بطن وادی سے روانہ کر دیئے
اور ایسا حکم خالد کو دیئے

جاکے پس خالد کھڑا با عز و شاں
عکرمہ لے چند شخص آیا وہاں

بعد آیا ہے زبیر ابن العوام
پانسو لے غازیوں کو ای ہمام

پس بوذر لیکے آیا ہی نشاں
ساتھ اسکے تین سو تھے پہلواں

تھا علم بردار انمیں ای خبیر
ابن سفیان نام ہی جس کا بشیر

بعد ازاں فوج جہنیہ ہشت صد
چار جھنڈے لیکے گذرے باخرد

پس ہوئے رونق فزا شاہ جہاں
غازیاں ہمراہ تھے سب نیزہ داراں

مہ تاباں وہ رسالت کا ہمام
اور ستارۂ ہدایت کے تمام

مصطفےٰ اقصوا پہ اپنے تھے سوار
پڑھتے تھے انا فتحنا آشکار

بولا ای عباس کیسی منجلی
سلطنت تیرے بھتیجے کو ملی

پس ابوسفیاں کو بولا جلد تر
جاکے تو مکے میں اب دے یہ خبر

جا ابوسفیاں کہا تب ایمیاں
چار شخصوں کو دیئے ہیں شہ اماں

یاد وہ حالت کئے تب ناگہاں
جو دیئے تھے رنج آگے کافراں

کربت و غربت میں جو ہجرت گئے
چھوڑ کر مکہ مدینے کو گئے

اور با ایں لشکر و جاہ و جلال
داخل مکہ کیا بقیل و قال

اونٹ کے پالان کے تب لکڑی سے جا
شاہ عالم کا مبارک سر لگا

سورۂ انا فتحنا فرحمند
شاہ با ترجیع و آواز بلند

اللہ اللہ کیا مبارک ہوگا وہ روز
کیا معظم وقت ہو وہ دلفروز

اور شب دیجور پر کفر و ضلال
کس طرح ہو مضمحل اور پائمال

یا الٰہی ہمکو اس روز کے
یمن سے اس ساعت فیروز کے

حرمت کعبے سے پھر ای دادگر
کر زیارت سے نبی کے بہرہ ور

حکم فرمائے ہیں یوں تب بزبیر
ایک ٹکڑی لے مہاجر کی بخیر

اور لیے ہتھیار لوگوں کو بھی
دی ابن الجراح کے ہمرہ نبی

کہ کدا میں جاکے کر جھنڈا کھڑا
اور مت لڑنا کسی سے اولا

گرچہ خالد جنگ سے تب باز تھا
پر انہیں لوگوں نے کی جب ابتدا

عہ یہ دعای
مصنف اجابۃ
پہنچی کہ ۳ رجب
عازم حرمین شریفین
اور بمنزل مدینہ منورہ
میں رحلت کی
سنہ ۱۳

ہو کے تب تیار خالد بیدریغ — سر پر انکے چلایا اپنی تیغ
بیس تن مارے گئے انکا فراں — اور شہادت پائے ہیں دو مومناں

جب سنے ہیں یہ خبر شاہ انام — جلد تر خالد کو بھیجے یہ پیام
کہ اے خالد رکھ تو ان لوگوں سے تیغ — جا کہا قاصد کہ انہیں رکھے تیغ

پھر لگا جب مارنے وہ بیگماں — ہو گئے مقتول ستر کافراں
شاہ خالد کو بلا غصہ کئے — وہ کہا قاصد نے یوں بولا مجھے

بعضے تفسیروں میں ایسا ہی لکھا — شاہ جب پوچھے وہ قاصد کو بلا
عرض کی قاصد نے ای شاہ ہدا — شخص ایک راہ میں مجھ سے ملا

آسماں سے جا لگا تھا انکا سر — وہ کہا اسطرح مجھ کو سر بسر
بول خالد کو رکھے تا انہیں تیغ — ورنہ تجکو مار ڈالوں بیدریغ

شاہ فرمائے کہ سچا ہے خدا — اور سچا ہے نبی اللہ کا
کہ احد میں جب ہوئے حمزہ شہید — مینے تب بولا تھا از درد شدید

جب قریش پر ظفر پاؤنگا میں — انسے ستر شخص کو مارونگا میں
تب تو مجکو منع فرمایا خدا — آج ہی اس امر کو ظاہر کیا

الغرض بعد اسکے شاہ دو جہاں — جب ہوئے داخل حرم کے درمیاں
خلق کی کثرت بڑی تھی دو طرف — پس سواری سے بجا لائے طواف

اور بوسہ حجر اسود کو دیئے — فرح سے تکبیر بھی کہنے لگے
شہ کی تبعیت سے اصحاب کبار — سب لگے تکبیر تب کہنے پکار

یوں مچائے ہیں وہ تکبیروں کا غل — بلبلاں جسطرح گلشن میں ہے گل
انکے تکبیروں کے آوازیں بلند — پہنچے ہوں تا آسماں ای ارجمند

جبکہ تکبیروں سے یہ غل ہو گیا — شہر مکے میں تزلزل ہو گیا
کافراں سب چڑھ پہاڑوں کے اوپر — تھے بہت لرزاں یہ حالت دیکھ کر

کر ادا حضرت طواف و استلام — جب ہوئے ہیں داخل بیت الحرام
تین سو ساٹھ ہاں تھے بت کو سر بسر — شیشہ سے محکم کئے تھے درز میں

یک عصا تھا ہاتھ میں اس شاہ کے — وہ دکھا ایک بت کو یہ آیت پڑھے

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

آیا سچ اور بھاگا جھوٹھ بیشک جھوٹھ نکل بھاگنے والا ہے

جبکہ یہ آیت پڑھے ہیں شاہ دیں — دی بتاں سب گر پڑے ہیں بر زمیں
سب بڑے بت کو تھے سرائے اوّلا — جیسے اساف و ہبل اور نائلہ

نائلہ اساف جو تھے دو بتاں — قصہ نادر ہے انکا ہی تو جاں
در زمان جاہلیت ای زکی — قوم جرہم کی جو آ مکے میں تھی

کہتے ہیں بے شبہ انہی قوم کے — وے بتاں دو مرد و زن بدکار تھے
آ کے کعبے میں کئے ہر دو زنا — سنگ کر ڈالا تبھی انکو خدا

پس حمایت سے قریش اپنے یقیں — پوجا کرتے تھے وے دونوں کو تئیں
توڑتے ہی انکو یک بت سے تبھی — ایک زن نکلی ہے کالی خوں بھری

بولے حضرت نائلہ ہے بس یہی — پھر ابد تک وہ نہ پوجی جائیگی
اور ہبل جو بت بڑا تھا تیسرا — توڑ کر اسکو گرائے بر ملا

تب زبیر ابن العوام با صفا — یوں ابو سفیاں کو شرمندہ کیا
کہ احد کے دن ہو نازاں کر غل — تو کہا اعلی ہبل اعلی ہبل

ای ہبل غالب ہوا و سچا ہوا — دیکھ تو اب وہ ہبل نیچے گرا
تھے بتاں بعضے بلندی میں بڑے — الغرض تو نکو توڑ دینے کے لئے

عرض کی حضرت سے یوں کرار نے — حیدرہ میرے کندھوں پہ انکو توڑیئے
شہ کہے بار نبوت کو مرے — اب اٹھانے کی نہ ہو طاقت تجھے

بلکہ تو اب چڑھ کے میرے دوش پر — توڑ دے ان سب بتوں کو جلد تر
حسب فرماں چڑھکے بر دوش نبی — مرتضی توڑے بتوں کو تبھی

پوچھے اس حالت میں اس کو مصطفی — کیا ہے تیرا حال حیدر نے کہا
آپ کو پاتا ہوں یوں کہ سر مرا — بالیقیں عرش بریں سے جا لگا

حسطرف میں ہاتھ کرتا ہوں دراز	ہاتھ اب لگتا ہی وہ آکر فراز
کہ اٹھایا ہوں خوشا میں بار حق	اور بجا لاتا ہی تو یہ کار حق
یعنے حامل ہوں ترا بہر خدا	ور تو کرتا ہی کار حق ادا
اسکا بعضے عالموں نے یہ سبب	ہی لکھا قرآن میں فرمایا جو رب
موجب اس آیت کے ہیں جتنے بتاں	جبکہ دوزخ میں ہی جلنا ہی یہاں
اسلئے ہر بت اشارے سے گرا	ہاتھ سرور کا نہیں ان کو لگا

روایت

اور حرارت سے بہت آتش کی جب	ہوگیا تھا گرم تن بی بی کا تب
چند ڈالے روٹیاں ز دست خاص	نکلے کچے ہی وہ سب با اختصاص
کہ ہمارا ہاتھ جس شئی کو لگے	آگ ہرگز نا جلاویگی اُسے
الغرض اصنام کو توڑوا سبھی	جا ہے ہیں کعبے میں جب جانا نبیؐ
اسکے ہی اجداد مدت سے دراز	مالک اس کنجی کے تھے با امتیاز
باپ دادے ۱۲	
بولا گر کنجی نہ دیگی تو مجھے	تیغ سے اب قتل کرتا ہوں تجھے
اپنے دست پاک سے خیر البشرؐ	جلد تر کھولے ہیں تب کعبے کا در
یوں کہا عثمان طلحہ پیش ہیں	جاہلیت میں یہ عادت تھی لقیں
حکم یکدن شہ کئے تھے میرے تیں	کھول کعبہ تا کہ اندر جاویں
یک جماعت ساتھ تھی اصحاب کی	مجکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ
حسکو چاہوں ونگا میں اسکو ہی تب	میں یہ سنکر تب لگا کرنے عجب
پس بروز فتح کنجی میں نے لا	خدمت عالی میں جب حاضر کیا
لے یہ کنجی تمسے تا روز جزا	کوئی نا لیویگا ظالم کے سوا
حسکو چاہوں اسکو دونگا بالیقیں	میں کہا ہاں ای امام المرسلینؐ
سر بکر ریہ شہادت اسکی ہاں	معجزہ یہ دیکھنے سے ہی تھی جاں
نقل ہے عباس نے شہ سے کیا	یا نبیؐ کنجی مجھے کیجے عطا

تب علیؑ سے یوں کہی سالار دیں	کیا مبارک وقت ہی یہ بالیقیں

نکتہ

مرتضی کو اپنے کھندو پر چڑھا	ان بتوں کو جو توڑائے مصطفے

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ

سورہ انبیاء

گر لگے حضرت کا انگو دست پاک	کیوں جلا دیگی انہیں دوزخ کی آگ
اور کعبے میں بتاں تھے دوسرے	انکو توڑوائے علیؓ کے ہاتھ سے
ایکدن زہرا کے گھر آئے رسولؐ	روٹیاں سالم پکاتی تھی بتولؓ
چاہے از راہ کرم شاہ جہاں	ہاتھ سے اپنے پکائے روٹیاں
دیکھ یہ حیراں ہوی بی بی ہیں جب	شہ کہے ای فاطمہ مت کر عجب
یوں ہی چاہا ہے خداوند کریم	پاک ہے وہ اسکو ہے شان عظیم
بولے عثماں ابن طلحہ کو بلا	کہ تو کنجی جلد اب کعبے کی لا
جاکے وہ کنجی کیا ماں سے طلب	وہ نہیں راضی ہوی دینے کو تب
اسنے دی ناچار کنجی بالضرور	وہ کیا حاضر نبی کے حضور

روایت

پیر و پنجشنبہ یہ دو دن کے سوا	کھولتے تھے ورنہ بیت اللہ کا
میں کیا سختی نہ کھولا زینہار	صبر فرمائے رسولؐ نامدار
ایکدن عثمان ایسا آئیگا	مجکو تو کنجی کا مالک پائیگا
پر یہ سمجھا تھا کہ شاہ انس و جن	ہوونگے کعبے کے مالک یکدن
شاہ لیکر پھر دیئے واپس مجھی	اور فرمائے مجھے اسطرح سے
یاد کر میں جو کہا تھا تیرے تیں	اسکا مالک یکدن ہوونگا میں
شاہدی دیتا ہوں اب بھی ہو نبیل	آپ سچے ہیں لقیں حقکے رسولؐ
ورنہ بیشک فتح مکہ وہ بھی آ	ساتھ خالد کے مسلمان ہوگیا
ہوں سقایت ہم ہیں کعبے کی آ	یوں سدانت بھی ہیں کرتا ہوں طلب
پلانی پلانا ۱۲	خدمت ۱۲

کعبے کے بتاں ٹوٹنا

حضرت کا دست مبارک جس شئے کو لگے اوس پر آتش کا اثر نہونا

کنجی کعبہ کی بدستور عثمان کو عنایت ہونا

کنجی وہ منگوا کے پھر عثمان سے
مصطفےٰ عباس کو بخشش کرئے

تب یہ آیت پائی ہی شرف نزول
تا اسی کو دیوے وہ کنجی رسول

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

سورۂ نساء — اللہ حکم کرتا ہے تم کو کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو ۱۲

شاہ حیدرؓ کو کہے جا جلد تر
کنجی یہ عثمان کو دے اور عذر کر

پوچھا عثمانؓ نے کیا ہے کہہ اسکا سبب
مرتضیٰ بولے اسے از با ادب

کہ تمہاری شان میں رب العلا
آیت قرآں بھی نازل کیا

پس کہا جبریل نے تا روز قیام
گھر میں عثماں کے رہے کنجی مدام

کہتے ہیں عثمان تھا وہ لاولد (بے اولاد ۱۲)
بھائی تھا ایک اسکا شیبہ پرخرد

پس وہ مرتے وقت پر ای صفا
ہاتھ میں شیبہ کے وہ کنجی دیا

اسکے ہی اولاد میں ہے وہ ابھی
مشتہر شیبی سے ہی ہیں وہ سبھی

دیر تک کعبے میں پھر شاہ ہدا
باتضرع حق سے مانگے ہیں دعا

انبیا کے اور ملک کے صورتاں
جو تھے دیواروں پہ لکھے کافراں

حکم سرور سے مٹائے سب عمرؓ
اور دو تصویر وہ چھوڑے مگر

ایک تھی تصویر ابراہیم کی
اور اسمٰعیل کی تھی دوسری

کافراں پانسے دیئے تھے انکو ہاتھ
دیکھ فرمائے وہ شاہ کائنات

کہ کرے کفار پر لعنت خدا
کہ دیئے پانسے بدست انبیا

دی تو پانسوں سے بہت بیزار تھی
پانی پس منگوا کے دھلوائے اسے

کہتے ہیں وے ہر دو تصویریں نکال
دفن کروائے رسول ذو الجلال

الغرض اسوقت بیت اللہ میں
جا بجا منقوش تھے جو صورتیں

کعبۃ اللہ پاک جب اُن سے ہوا
لائے تب تشریف اندر مصطفےٰ

اور نماز با خشوع کرکے ادا
دیر تک مانگے تضرع سے دعا

پس کھڑے ہو کر پکڑ کعبے کا در
حاضر خدمت تھا خالد باوقر

اژدہام خلق کو خالد ضرور
کرتا تھا کعبے کے دروازے سے دور

اور پڑھتے تھے بآواز بلند
لا الٰہ جندہ تک فرحمند

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ

نہیں کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہی نہیں کوئی شریک اسکا سچ کیا اللہ تعالےٰ وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے ۱۲

حضرت کا سب قریش کو بخشش سے سرفراز فرمانا

اور صنادید قریش دلفگار
سب کھڑے تھے خائف و امیدوار

حکم کیا ہوتا ہے اپنے باب میں
بیقراری سے تھے پیچ و تاب میں

انکو فرمائے ہیں تب شاہ جہاں
بولو کیا رکھتے ہو تم مجھسے گماں

بولو اوس نے کیا کرونگا تم کو اب
دست بستہ ہو گئے دے عرض تب

کہ گمان خیر ہی رکھتے ہیں ہم
آپ سے ہے شبہ ای بحر کرم

بخشنے والے ہو بھائی سربسر
بخشنے والے برادر کے پسر

آپ بیشک ہیں کریم ابن الکریم
اور ہیں قادر ہے یہ با شان عظیم

انکو تب اسطرح فرمائے نبی
میں تمہارے حق میں کہتا ہوں ہی

یوسف صدیق وہ بھائی مرا
باہمیں اپنے جو بھائیوں کے کہا

از رہ اشفاق و الطاف اعم
تب یہ آیت کو پڑھے شاہ امم

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (سورۂ یوسف)

کچھ ملامت نہیں تم پر آج کے دن بخشے اللہ تم کو ۱۲

پس کہا ہی سب کو تم آزاد ہو
میں نے بخشا جاؤ تم اب شاد ہو

آپکی رحمت پہ ای شاہ جہاں
دو جہاں قربان ہر آن و زماں

دشمنوں کو بھی اماں یوں دیوے جب
دوستاں رحمت سے ہوں محروم کب

پس فصاحت اور بلاغت سے وہیں
خطبۂ غرّہ پڑھے یک شاہ دیں

جاہلیت کے جو تھے عادات شوم
منع فرمائے وے عادات اور رسوم

ام ہانی کے مکاں کو بعد جا
غسل فرما کر گزارے ہیں ضحیٰ

بعد اسکے اپنے ڈیرے میں گئے
استراحت بھی وہاں تھوڑی کیے

پس اذاں ٹھہرای فرخندہ فال
بام کعبے پر دیا جب کر بلالؓ

یہ بھی کیا وقت معظم ہوئیگا
کیا مقدم کیا مکرم ہوئے گا

بلال رضہ کے واسطے آیت نازل ہونا

یہ اذاں پہنچی ہو تا عرش بریں / عرش سے بھی بلکہ گزری ہو یقیں — من سے اسوقت کے ای اوگر / ہمکو ثابت رکھ سدا اسلام پر

کلمۂ اسلام تا روز جزا / رکھ بلند آواز ہر دم ہر جگہ — جب اذاں بولا بلال با صفا / اسکو بعضے مشرکوں نے بد کہا

اور نسب کی اسکے بھی توہین کی / جاہلیت میں یہ عادت تھی بری — کہ وے اپنے باپ اور دل پر آیا / جہل سے کرتے تھے کبر و افتخار

کرتے تھے دوسرونکی تحقیر نسب / آیت قرآں ہوئی نازل یہ تب — يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَ

أُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

یعنے لوگوں کو ہم پیدا کئے / اصل میں یک مرد و زن سے جانئے — یعنے آدم اور حوا سے سنو / پدر و مادر جب سبھونکے ایک ہو

پس تمھیں اپنے نسب پر فخر و ناز / عیب دوسرونکے نسب پر نہیں جواز — اور تمہیں شعبے قبیلے جو کئے / ہمنے جانو یہ بھی ہے اک اصل سے

ہے فقط وہ بھی پہچانت کیلئے / وہ نہیں ہے جاہ و عزت کیلئے — ہاں معزز تمسے نزد کردگار / ہے وہی جو ہے بڑا پرہیزگار

جو بہت ڈرتا ہے حقکو صبح و شام / ہے اسیکو پاس حقکے احترام — پس کرو تقوی کو لازم آپ پر / فخر ہرگز مت کرو ماں باپ پر

معجزہ

الغرض سنکر اذاں جو کافراں / ناسزا باتیں کئے تھے در نہاں — پاس حضرت کے تبھی آ جبرئیل / کر دیئے ظاہر انہونکے قال و قیل

شاہ بلوا کر انہیں پوچھے ہیں جب / ہو گئے اسوقت شرمندہ وے سب — معجزہ یہ دیکھکر از شاہ دیں / یک جماعت لائی ہے ایماں ہیں

عورات سے بیعت لینی

آئے ہیں کوہ صفا پر بعد ازاں / تب نظر آنے لگا کعبہ وہاں — تب اٹھا کر شاہ دیں دست دعا / شکر نعمت کا وہاں لائے بجا

پھر رکھے تشریف شاہ بحر و بر / خدمت عالی میں تھے حاضر عمر — وہ قریشی مرد و زن یک یک کو لا / شہ سے کرواتے تھے بیعت برملا

بیعت عورات میں شاہ جہاں / تب فقط لیتے تھے اقرار زباں — ہاتھ میں انکے نہیں دیتے تھے ہاتھ / یا کبھی دیتے تھے کپڑا انکے ہاتھ

اور دوسرے دن نبی خطبہ پڑھے / حرمت مکہ بیاں انمیں کئے — تا نکر بیٹھے وہاں کوئی کا ازار / کاٹنا نہیں جھاڑ نہیں کرنا شکار

اور رکھے ہیں جنگ پر مامور تھا / حشر تک پھر منع اول سا ہوا — منع وہ بھی شاہ فرمائے پیش / پر کئے اقدام اوباش قریش

ہو کے پس ناچار خالد بن ولید / جنگ تب انسے کیا ای با امید

بعضے لوگوں کا خون ہدر ہونا

ہدرہ اور ہدا کے زبر سے کسو خونریزی مباح ہونا ۱۲ غیاث

ملکیوں کو گرچہ بخشے تھے اماں / حقمیں پر بعضونکے تھا یہ حکم جناب — قتل کردیں جہاں پاویں انہیں / انمیں گیارہ مرد تھے چھ عورتیں

چار مرد عورات چھ مارے گئے / اور شرف ایمان کا باقی لئے — انسے ابن سعد ہے یک شخص جاں / پہلے وہ ایمان لایا تھا عیاں

بعد مرتد ہو کے بھاگا سر بسر / اور مسلمانوں کو ناحق قتل کر — خون مباح اسکا کئے تھے شاہ بس / وہ پنہ مانگا ہے جا عثماں کے پاس

اسکو عثماں نزد سالار جہاں / لا کے کروائے مسلماں و نہاں — دوسرا ہے عبد عزیٰ ای میاں / لایا تھا ایمان پہلے وہ بھی جاں

بعد مرتد ہو کے وہ مردود لیک / قتل کر انصاری کو بھاگا تھا ایک — وہ لعیں کعبے کے پردہ میں چھپا / قتل اسکو کر دیئے باہر لے آ

عکرمہ بوجہل کا تھا جو پسر / ہے شرارت گرچہ اسکی مشتہر — پر دیا توفیق آخر کارساز / بس سعادت کا وہ پایا برگ و ساز

عکرمہ بن ابوجہل کا ایمان لانا

شیخ علامہ سیوطی با صفا　　یہ خبر جمع الجوامع میں لکھا
خواب میں یکبار اپنے شاہ دیں　　لگئے تشریف اور خلد بریں
خوشہ یک خورمیکا یا انگور کا　　دست اطہر میں دیئے سرور کے لا
اور کہے یہ خوشہ ای محبوب رب　　ملک سے بوجہل کے ہی جان اب
بات یہ سنکر کے حضرت نے کہا　　خلد سے بوجہل کو نسبت ہی کیا
کہتے ہیں تاویل بھی اس خوابکی　　شاہ پر بالفعل نہیں ظاہر ہوئی
اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی　　بعد ازاں جب فتح مکے کی ہوئی
عکرمہ بوجہل کا بیٹا جو تھا　　آکے وہ اسلام میں داخل ہوا
تب کئے معلوم وہ حق کے نبیؐ　　کہ یہی تعبیر تھی اس خواب کی
فتح کے دن یک صحابی سعید　　ہاتھ سے اسکے ہوا تھا جب شہید
یہ خبر سن سکراتے ہیں نبیؐ　　پوچھے اسکا وجہ فرمائے تبھی
غیب کے عالم میں بتلائے مجھے　　سو ابھی ایسا نظر آئے مجھے
قاتل و مقتول ہر دو پر طرب　　ایک سر یکجا پکڑلے ہاتھ اب
جاتے ہیں جنت میں از فضل خدا　　اسلئے وہ دیکھکر ہی میں ہنسا
قصۂ اسلام اس کا طول ہے　　مختصر لکھتا ہوں جو منقول ہے
فتح مکہ جب ہوئی از فضل رب　　عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب
کہ کئے ہیں خون مباح اسکا نبیؐ　　ڈرکے وہ مکے سے بھاگا ہی تبھی
اور یمن کا قصد کرکے دلفگار　　جاکے دریا پر ہوا کشتی سوار
ناگہاں دریا کو طغیانی ہوئی　　اہل کشتی میں پریشانی ہوئی
سب دعا کرنے لگے ہیں باخشوع　　درگہہ مولا طرف لائے رجوع
عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر　　ای فلاں تو بھی خدا کو یاد کر
وہ کہا سمجھو محمد باشرف　　ہاں بلاتے جس خدا کے ہیں طرف
اس خدا کو ہی نکرنے یاد میں　　بھاگ کر آیا یہاں ناشاد میں
ناگہاں ایسے میں تب اسکی نظر　　جا پڑی کشتی کے بس یک چوب پر
کہ تھا اس لکڑی پہ یہ لکھا ہوا　　خوب سمجھا دیکھکر اسکو پڑھا

الآیۃ　وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ

گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار　　وہ نہیں لیکن مٹا ہی زینہار
دیکھتے ہی یہ ہوا ہی ای رشید　　یک تغیر اسکے باطن میں پدید
اسکی عورت جو کہ تھی ام حکیم　　پائی ہے ایمان سے شان عظیم
عکرمہ کی لیکے حضرت سے اماں　　پاس اسکے جاکے پہنچی ہے دواں
اور کہی اوسکو ای میرے ابن عم　　تجکو بخشے ہیں اماں شاہ امم
جب خبر اپنے اماں کی وہ سنا　　ہو بہت حیران یوں کہنے لگا
آہ کیا ہم رنج حضرت کو دیئے　　باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے
اس سے تب کہنے لگی ام حکیم　　خلق میں ایسا نہیں کوئی کریم
چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر　　شہ سے مل ایمان سے ہو بہرہ ور
عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا　　اور کے پاس جب پہنچا ہے آ
یوں صحابہ سے ہیں فرمائے رسول　　عکرمہ آتا ہے ایماں کر قبول
کوئی اسکے باپ کو گالی ندو　　تا وہ نادم اور آزردہ نہو
الغرض وہ مرد و عورت پر ہراس　　آکے پہنچے خیمۂ سرور کے پاس
اسکی زن چہرہ پہ ڈالی تھی نقاب　　حکم لیکر آئی کی عرض جناب
عکرمہ کو جا بلا لائی ہوں اب　　حکم کیا ہوتا ہی ای محبوب رب
سنکے فرحت سے اٹھے ایسا نبیؐ　　کہ مبارک دوش سے چادر گری
اور فرمائے کہ اندر اسکو لا　　لائی وہ دیکھ اسکو شہ نے یوں کہا

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

پس لگے تشریف حضرت پر طرب　　عکرمہ بولا کھڑا رہ با ادب
کہ یہ زن میری کہی ای شاہ دیں　　آپ بخشے ہو اماں میرے تئیں

احوال ایمان لانے عکرمہ پسر ابوجہل کے

بولے حضرت ہاں ہاں تجکو دیا
عکرمہ کلمہ شہادت کا پڑھا
سر جھکایا ہے ندامت سے بہت
پیچ کھایا ہے خجالت سے بہت
بولا آپ اکرم ترین خلق ہو
حد نہیں ہے آپکے کچھ لطف کو
شاہ فرمائے کہ جو تو چاہے گا
جاہ گر قادر ہوں میں کردوں عطا
بولا اسنے آپ کی جو دشمنی
کی ہے اور تائید بھی کفار کی
آپکی غیبت میں ہوئے یا حضور
جو کہ گستاخی ہوئی مجھ سے صدور
یا نبی اب مانگئے اللہ سے
تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے
سرور عالم اٹھا دست دعا
اسکی چاہے ہیں خدا سے مدعا
پھر کہا میں کفر کی تائید پر
آہ جو خرچا ہوں اپنا مال و زر
اب میں چاہتا ہوں کہ دونا اسکا مال
راہ حق میں خرچوں بہر ذوالجلال
اہل حق سے جو کیا تھا میں قتال
اہل باطل سے کروں دونا جدال
دین حق میں پس وہ ایسا ہی کیا
مال و زر خرچا بھی جان اپنی دیا
جب خلیفہ تھے ابوبکر رشید
ایک غزوہ میں ہوا ہی وہ شہید
دیکھئے پسر ابوجہل لعیں
پایا ہی کیا شرف ایمان و یقیں
یخرج الحی من المیت کی شان
سر بسر اس ماجرے سے ہی عیاں
اس سے حق راضی رہے صبح و شام
یونہی اصحاب پیمبر سے مدام

احوال ایمان لانا وحشی

اور وحشی قاتل حمزہ جو تھا
خون مباح اسکا کئے تھے مصطفے
مومناں خواہاں تھی اسکے قتل کے
وہ رہا طائف میں جا اس واسطے
بعد فتح مکہ آنحضرت کے پاس
جب وفود آنے لگے ہیں بے ہراس
وفد کہتے ہیں جماعت کے تئیں
جمع ہے لفظ وفود ای اہل دیں
وفد طائف کی بھی جب عازم ہوئی
جا مسلماں ہووے تا نزد نبیؐ
لوگ طائف کے کہے وحشی سے زود
کہ مسلماں ہوتے جاویں جو وفود
بخش دیتے ہیں انہیں شاہ انام
اور نہیں لیتے ہیں انسے انتقام
تو بھی ای وحشی ہمارے ساتھ آ
اور شہ کونین پر ایمان لا
پس وہ آیا ہی حضور شاہ دیں
اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں
شاہ پوچھے تو نہیں وحشی ہے کیا
وہ کہا ہاں ای امام الانبیا
پوچھے پھر میرے چچا حمزہ کو آہ
تو کیا کیوں قتل کہہ بے اشتباہ
وہ کیا تب عرض سارا ماجرا
ہو بہت مغموم حضرت نے کہا
کہ ای وحشی رو برو میرے نہ آ
اور منہ اپنا تو مجھکو مت دکھا
کیونکہ تجھکو دیکھنے سے جلنے
یاد آوے حالت حمزہ مجھے
آگے پس شہ کے نہیں آتا تھا وہ
اور پیچھے ہی سدا رہتا تھا وہ
ایک روایت عم خیر الناس سے
معتبر تر آئی ہے عباسؓ سے
کہ وہ وحشی آیا جب حضرت کے پاس
یوں لگا ہی عرض کرنے پر ہراس
دو اماں اب مجکو ای شاہ انام
تا سنوں میں آپ سے حق کا کلام
شاہ فرمائے کہ میں چاہتا تھا جان
کہ پڑے تجھ پر نظر قبل اماں
یعنے کرتا حکم تیرے قتل کا
پر تو جب چاہا اماں تجکو دیا
تا کلام حق سنے میرے سے اب
آیۂ قرآن ہوی نازل ہے تب

سورۂ فرقان

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا

یعنے فرماتا ہی حق وے لوگ جو
لا الہ دیں ساتھ حق کے غیر کو
یعنے نہیں کرتے من سرکو شریک
جادۂ توحید پر رہتے ہیں ٹھیک
قتل ناحق بھی نہیں کرتے ہیں وہ
اور زنا کاری نہیں کرتے ہیں وہ
لوگ جو ایسے کرینگے زشت کام
پاوینگے اپنے گنہ کا انتقام
انکو دونا ہو قیامت میں عذاب
ہوں ہمیشہ نار میں با اضطراب

کہتے ہیں وحشی یہ آیت جب سنا　عرض خدمت اسطرح کرنے لگا　آہ میں تھا شرک میں ہی مبتلا　خون ناحق بھی کیا ہوں برملا

اور زنا کا بھی کیا ہوں اشتغال　کیوں مرا توبہ قبولے ذو الجلال　سنکے یہ ساکت رہے حضرت رسول　پائی یہ آیت تبھی شرف نزول

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

یعنے جو توبہ کیا مومن ہوا　اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا　جرم و عصیاں کو ہم ایسے لوگ کے　نیکیوں سے ہی بدل کر دیوینگے

بخشنے والا ہی خلاق کریم　اور ایسے تائبوں پر ہی رحیم　سنکے اس آیت کو وحشی نے کہا　شرط اس آیت میں ہے حقنے کیا

کہ کریں توبہ کے بعد از نیک کام　بخشنے ویسونکو ہی خلاق انام　بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی　ہوویگا میرے لیے ظاہر ای نبی

آپکا لے آسرا ای شہر یار　بندۂ عاصی ہے یہ امیدوار　ایک آیت دوسری ایسی سنے　کہ نہ کوئی قید بھی اسمیں رہے

بات یہ سنکر امام المرسلیں　یہ پڑھے ہیں آیت قرآں ہیں

سورۂ نساء　اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

یعنے ہرگز شرک نا بخشے خدا　اور گنہ جو شرک کے ہوویں سوا　وہ مشیت میں خدا کے ہیں یقیں　جسکو چاہے بخشے رب العالمیں

عرض کی وحشی نے بخشش یا نبی　اسمیں البتہ مشیت سے ہی کی　میں بھی شاید انسے ہوں آہ آہ　کہ نچاہے مغفرت جنکی الٰہ

جب لگا اسطرح سے کہنے بلول　لطف حقسے پائی یہ آیت نزول　قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

یعنے کہہ ای بندگاں میری سنو　اپنے نفسوں پر کئے ہیں ظلم جو　یعنے بشریت سے بعضے بندگاں　جو کئے ہوویں گنہ سر و عیاں

ای نبی میرے یہ دے انکو نوید　حقکی رحمت سے نہوویں بے امید　بخشنے ہو لا سب گناہ عاصیاں　بخشنے والا وہی ہی مہرباں

سنتے ہی وحشی اس آیت کو شتاب　اسطرح کرنے لگا عرض جناب　اب نہ شرط و قید ہی کچھ اسمیں ہاں　پھر تبھی لایا ہی ایمان بیگماں

ان مبارک آیتوں سے مومنو　پھول توبہ کی فضیلت کے چنو　کیسی توبہ کی فضیلت ہے بڑی　بخشے جاوے جس سے شرک و کفر بھی

سربسر تشریک اور کفر و نفاق　چھوڑ جو ایمان لاوے باوفاق　پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا　گویا مادر سے تبھی پیدا ہوا

اور منافیات ایماں کے سوا　اہل ایماں سے گنہ جو ہوئے گا　اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے　وہ یقیں حقکی مشیت میں رہے

جسکو چاہے بخشدیوے بے عذاب　اور چاہے جسکو بخشے دے عذاب　حقکی رحمت یا شفاعت سے اخیر　ہو اسے چھٹکارا از نار سعیر

اہل سنت کا یہی ہے اعتقاد　کہ ہے قرآں و خبر سے مستفاد　الغرض کہتا ہے وحشی جاننے　کہ زمانے میں یقیں صدیق کے

یک لعیں دعوئ نبوت کا کیا　جو مسیلم کافر کذاب تھا　جنگ پر اسکے گئے جب مومناں　میں بھی تھا ہمراہ انکے جانفشاں

ہاتھ میں میرے وہی ہتھیار تھی　کہ شہادت جس سے حمزہ کی ہوئی　میں مسیلم پر وہ پھینکا ایکبار　ہو گئی وہ پشت سے تب اسکے پار

[حاشیہ: وحشی کے سوالات پر آیات مغفرت کا نزول]
[حاشیہ: وحشی قاتل حمزہ کا ایمان لانا]
[حاشیہ: وحشی کے ہاتھ سے مسیلمہ کذاب کا قتل]

ایک انصاری نے آپس بیدریغ
جلد تر اوس پر چلائی اپنی تیغ

پر نہیں معلوم یہ مجھکو ہوا
ضرب سے وہ میرے یا اسکے موا

بولی یک عورت تبھی بالائی بام
مارا اس ملعون کو حبشی غلام

کہتا تھا وحشی کہ خیر الناس کو (یعنے حمزہ کو ۱۲)
جاہلیت میں میں مارا تھا سنو

اور در اسلام شر الناس کو (یعنے بو مسلم کذاب ۱۲)
مینے مارا کافر خنّاس کو

اور حویرث شہ کو تھا ایذا دیا
قتل اسکو کر دیے ہیں مرتضی

اور مقیس بھی ہو مرتد بدگہر
بھاگا تھا انصاری کو یک قتل کر

پس نمیلہ ابن عبد اللہ آ
قتل اس مردود کو بھی کر دیا

اور تھا جبّار یک ظالم بڑا
جلد وہ شہ پاس آ کلمہ پڑھا

بولا میں مومن ہوا دیجے اماں
تب اماں اسکو دیئے شاہ جہاں

رنج حارث جو دیا تھا شاہ کو
مارا حیدر جان سے اس گمراہ کو

کعب و ابن زبعری بیگماں
اور صفواں پائے ایماں ہی اماں

عورتوں سے ہندہ بوسفیاں کی زن
جس سے ناخوش تھے بہت شاہ زمن

اس سے پائے رنج جو خیر البشر
آہ ہی جنگ احد میں مشتہر

بی بیاں آتی تھیں جو بیعت لیے
یہ بھی ایمن آئی برقع پہن کے

کر کے بیعت اور مسلماں ہو شتاب
بعد چہرے سے اٹھائی ہی نقاب

اور کہی عرض ای امام المرسلیں
میں ہوں ہندہ بنت عتبہ بالیقیں

شاہ فرمائے تو ایماں لائی جب
عفو تیری ہوگئی تقصیر سب

آیہ بیعت یہ تب سالار دیں
پڑھکے سنوائے ہیں ہندہ کے تئیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ای نبی ایمان والے عورتیں
آویں جب تجھ پاس تا بیعت کریں

کہ کسی کو ساتھ اللہ کے شریک
وے نہ ٹہراویں کھیں تو جید ٹھیک

اور نہ وے ہرگز کبھی چوری کریں
اور زنا سے دور اپنے کو رکھیں

اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو
نا گراویں حمل بھی ناشاد ہو

اور نہ وے طوفان لاویں باندھکر
ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بے خطر

یعنے ہرگز شاہدی جھوٹی نہ دیں
یا کسی پر جھوٹا دعوی نا کریں

یا قسم جھوٹی نہ کھاویں زینہار
عقل سے اپنے بنا کر بدشعار

اور نہ بیفرمان ہوں تیرا ای رسول
تو کری جو حکم وے کر لیں قبول

جیسے نوحہ میتوں پر نا کریں
منہ نہ نوچیں بال بھی نا توڑلیں

گر کرے بیعت وے ان شرطونکے ساتھ
لے تو بیعت اے امام کائنات

اور بخشش مانگ انکی حق سے ہاں
بخشنے والا خدا ہے مہرباں

ہی روایت جب رسول اللہ نے
جبکہ لایسرقن آیت میں پڑھے

پوچھی ہندہ نے کہ ای شاہ جلیل
مرد میرا ہی بوسفیان بخیل

واسطے نفقے کے انکے مال سے
گر نہاں کچھ لوں ہی کیا جائز مجھے

بولے حضرت تیرے بچوں کیلئے
جسقدر بس ہووے ہاں اتنا ہی لے

اور پڑھے آیت میں لایزنین جب
پوچھی ہندہ پھر تعجب سے یہ تب

کیا زنا کرتی ہے بی بی بھی کبھی
یہ اشارہ اپنی عفت پر ہی کی

پھر کہی ہیں اس کے آگے یا نبی
آہ جیتی تھی بدی ہی آپ کی

آپکے مانند اب تو کوئی چیز
پاس میرے نئیں احب ہی اور عزیز

شہ کہے ایماں ہو جوں محکم ترا
میری الفت اور بڑھا دیگا خدا

عرض کی بیعت کی خاطر میرا ہاتھ
لیجے اپنے ہاتھ میں الفت کیساتھ (دوستی سے ۱۲)

شہ کہے عورات کی بیعت یقیں
ہاتھ سے اپنے میں لیتا ہی نہیں

عزّیٰ دیو زن کا خالد کے ہاتھ سے ماری جانا

قول میرا جو ہی سو عورات سے　ویسا ہی یک زن سے بھی ہی جانیے
ہدیہ بھیجی ایک بکرا اور حضور　عذر خواہی انکساری کر وفور
بارہا کہتی تھی ہندہ فرح سے　یُمن سے ہی یہ رسول اللہ کے
ہوگئی مقتول وہ پائی سقر　اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر
اور ہوئی مقتول ارنب بخلاف　قتل سارہ ہے لیکن اختلاف
اور ام سعد تھی یک زن دگر　ہوگئی مقتول وہ بھی سربسر
اور پندرہ روز مکے میں رہے　چو طرف فوجیں روانہ بھی کئے
ایک دیو زن بطن نخلہ میں جو تھی　نام ہی اسکا ہی عزّیٰ ای اخی
بولا خالد کچھ نظر آیا نہیں　شہ کہے پس تو اسے توڑا نہیں
باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ　موئے سر کھولی ہوئی اپنے تباہ
تیغ سے تب اپنے خالد باصفا　جلد تر عزّیٰ کو دو ٹکڑے کیا
اس مہینے میں ہی سعد اشہلی　توڑا جا یک بت کو بر حکم نبیؐ
جبکہ خالد بطن نخلہ سے پھرا　بھیجے ہیں سوی یلملم مصطفےٰ
جب سنے خالد کے آنے کی خبر　آئے باہتھیار ہو کر جلد تر
پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھکر　کسلئے آئے ہو ہمپر سربسر
ہم سبھی سمجھے وہی آئے ہیں اب　اسلئے ہم آئے باہتھیار سب
کلمۂ اسلام اچھی طرح سے　آہ اسدم سے نہیں ظاہر کئے
کافراں اصحاب کو تحقیر سے　بولتے تھے آگے صابی ہوگئے
کہتے ہیں وے تھے قریب صد نفر　مار ڈالا سب کو خالد جلد تر
سنتے ہی ہو پر غضب شاہ خیار　آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار
یعنے اس حرکت سے جو خالد کیا　میں بری ہوں اے کریم کبریا
اس قبیلے کے طرف بھیجے رسول　تا جو مقتولوں کے ورثہ ہیں ملول
حسب فرماں جا علی مرتضیٰ　وارثوں کو انکے سب راضی کیا

حکم لے ہندہ گئی پس اپنے گھر　سب بتوں کو اپنے توڑی جلد تر
تب کئے ہیں شاہ برکت کی دعا　اسکے بکروں میں ترقی حق دیا
اور قریبہ عبد عزّیٰ کی کنیز　ہجو کرتی تھی نبی کی بے تمیز
واسطے اسکے لئے شہ سے اماں　وہ مسلماں آ ہوئی ہی بعد ازاں
بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی　بعض بولے منصب ایمان لی
نقل ہے رمضاں کی تھی بیسویں　فتح مکہ جب کئے سالار دیں
بیست و پنجم کو اسکے آشکار　ساتھ سے خالد کے بھیجے[۳۰] سو سوار
توڑ خالد آ دے شہ کو خبر　شاہ پوچھے کیا تجھے آیا نظر
توڑ پھر جا کر گیا خالد ہی تب　اپنی کھینچا تیغ پر خشم و غضب
بولا پوجاری یوں اس دیوزن کو تب　مارا ہی عزّیٰ تو اس خالد کو اب
سنکے شہ فرمائے عزّیٰ تھی وہی　شکر اللہ آج وہ ماری گئی
ایسی ہی نکلی تھی دیو زن اک وہاں　سعد اسکو مار ڈالا ہے عیاں
قوم ابنائے خذیمہ تھے وہاں　تا انہیں دعوت کریں دیں کی عیاں
پوچھا خالد کون ہو تم لا کلام　وہی کہے ہم سب مسلماں ہیں تمام
بولے یک قوم عرب کے ساتھ ہاں　دشمنی ہے ہمکو یک مدت سے جاں
یک روایت ہے کہ خالد باصفا　انکو سب اسلام کی دعوت کیا
یعنے وے بولے صبانا بار بار　ورنہ اسلمنا کہے دے آشکار
لفظ یہ خالد کو آیا ناگوار　سمجھا یہ مومن نہیں ہیں نہار
شخص یک تب قوم سے یہ ناکہا　عرض حضرت سے کیا یہ ماجرا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

پس بہت سا مال زر الطاف سے　شاہ مرداں مرتضیٰ کے ہاتھ سے
خوں بہا اور پایمالی انکو دے　کر تلطف انکو سب راضی کئے
شاہ خالد سے خفا تھے پر غضب　کہتے ہیں راضی ہوئی وہ قوم جب

پس سفارش سے کئے اصحاب کے　　درگزراں سے کئے الطاف سے
وہ خطا خالد کی تھی فی الاجتہاد　　کچھ نہ تھا اس قوم سے بغض و عناد
مجتہد سے تو بغیر ارتیاب　　ہوتی ہے گاہے خطا گاہے ثواب

تذئیل

نوح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتاں طوفان میں زیر زمیں ہونا ابلیس لعین عربوں کو ان سے نشان دینا اور وے انکے پوجنے میں بطن در بطن گرفتار رہنا فتح مکے میں حضرت ان کو تڑوا دینا

اور اسی رمضاں میں ای باختصاص　　جا سواع دوں کو توڑا ابن عاص
کافران جو وقت میں تھے نوح کے　　پانچ بت انکے تھے اور یہ نام تھے

ایک ود دوسرا سواع ای باصفا　　اور یغوث انمیں تھا جانو تیسرا
اور جو تھا ہی یعوق انسے پچھان　　نسر نامی انسے بت تھا پانچواں

اور مظاہر حقکے وے انکو قرار　　پوجتے تھے انکو سب وے نابکار
ذات مولا کی محبت کا ظہور　　ود میں ٹھہرائے تھے وے سب بے شعور

اور بنوائے تھے اپنے زعم سے　　اس صنم کو شکل پہ یک مرد کے
مرد کی میل و محبت زن سے جب　　ہی ظہور نوع انساں کا سبب

مرد سا انکو بنائے بدنہاد　　دل میں یہ رکھتے تھے اس ہی اعتقاد
کہ خدا جو دوست رکھتا ہی یقیں　　کہ بچایا ہیں بندگان اسکے تئیں

محض اپنی ہی پچھانت کیلئے　　خلق کو پیدا کیا جو لطف سے
سمجھے تھے یہ وصف حقکی بالضرور　　انکے کی ہی اپنے اس بت میں ظہور

کاروبار اس خلقت اکوان کا　　بس چلا کرتا ہی اس بت سے سدا
زعم باطل کفر تھا یہ انکا جاں　　جو صفت حقکی ہے دیر میں کہاں

ہیں ہنوداں بھی اسی اٹکل میں سب　　ایسے مظہر کو بشن کہتے ہیں اب
اور سواع انکا جو بت تھا دوسرا　　جانتے تھے اس سے عالم کا بقا

جب ہے عورت سے بقائے خاندان　　شکل زن پر اسکو بنوائے تھی جہاں
اور ہنود اپنی حماقت سے تمام　　برہما کہتے ہیں اس مظہر کا نام

باقی رکھنے کی جو ہیگی یہ صفت　　شرع میں کہتے اسے قیومیت
ہے خدا قیوم سارے خلق کا　　یہ صفت رکھتا نہیں کوئی دوسرا

اور یغوث انکا جو بت تھا تیسرا　　اسکو وے فریادرس مشکل کشا
جانتے تھے اور بنائے تھے اسے　　احمقی سے شکل پر یک اسپ کے

کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا اسدا　　دوڑتے اور پہنچنے میں جلد جا
اور ہنوداں بھی حسن اپنی عمر سے　　نام اس مظہر کا ہے اندر رکھے

اس صفت کو شرع میں اب جانئے　　ہیں غیاث المستغیثین بولتے
حقتعالیٰ کے سوا اے ہوشیار　　یہ صفت رکھتا نہیں کوئی زینہار

اور یعوق انکا صنم جو تھا چوتھا　　جانتے تھے اسکو حامی ملا
تھے بنائے اسکی صورت شیر کی　　کہ وہ غالب ہے درندوں پر سبھی

اور ہنود اس ملک کے بھی یہاں　　نام اس مظہر کا شیو رکھتے ہیں جہاں
اس صفت کو شرع میں کہتے بجا　　کاشف الضر و دافع رنج و بلا

یہ صفت دفع بلا کی ای امیں　　حق سوا ہرگز کسیکو بھی نہیں
پانچواں بت نسر تھا انکا جسے　　قوت مولا کا مظہر جانئے

نسر گرگس کو ہیں کہتے جانئے　　شکل گرگس پر بنائے تھے اسے
کیونکہ گرگس میں بڑا قوت ہے جاں　　جلد جاتا اور بہت اڑتا ہی ہاں

اس ہی اٹکل سے ہنوداں نرشت نام　　ہی ہنوماں کہتے اس مظہر کا نام
اور جا ہیں جب مدد دے بدنہاد　　اس عقیدے سے اسے کرتے ہیں یاد

شرع میں اس وصف کو کہتے بجا
اور یہ ناموں کی حقیقت جانئے
اور نہ گر جانے سے طول ایام کے
جیسے اس امت کے بعضے جاہلاں
اور شبیہ لعل شہباز ای رشید
نقل عبداللہ بن عباس سے
بعد یک مدت کے ابلیس لعیں
تب قضاعی قوم والے دو کولا
ورزماں حضرت خیر الوری
نسر تھا جا لو بنو خشعم کے پاس
اور سوا انکے بھی تھے دستر بتاں
اک یک مدت سے ابلیس لعیں
شاہ عالم فتح مکہ جب کئے

ہے لطیفہ غیبیہ ربانیہ
پانچ فرزند حضرت ادریس کے
جاہلوں نے غلبہ اوہام سے
قوت وہمی کے اپنے تابحال
لکھتے ہیں بر صورت باز سفید
آئی ابن عم خیر الناس سے
انکو بتلایا ہی عرب کے تئیں
دومۃ الجندل میں کر اسکو کھڑا
جانیو وہ بت انہیں کے پاس تھا
لائے تک اسلام دے نیکو اساس
پوجتے تھے انکو سارے مشرکاں
دے فریب و مکر عرب کے تئیں
سب بتوں کو جا بجا توڑوا دیئے

غزوہ حنین

یہ سبب اسکا لکھے ہیں بالیقیں
دو قبیلے رہ گئے باقی مگر
کہ نہیں ہیں جانتے قوم قریش
ہم پہ گر آویں مسلماناں بجنگ
یہ خبر سنکر کہے خیرالورا
غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار
ہم کو جمعیت بڑی ہے اب یقیں
تھا لگا نہ جو کہ سردار ثقیف

کہ کئے جب فتح مکہ شاہ دیں
وہ ہوازن اور ثقیف ای باخبر
طور جنگ کارزار و فوج و جیش
فتح انپر پائینگے ہم بیدرنگ
کہ قریب آوینگے وے سب بر بلا
جبکہ پہنچے بر حنین آبا وقار
بات یہ شہ کو پسند آئی نہیں
فوج لے نکلا ہی اپنی ای شریف

قادر مطلق سوا کوئی یقیں
تھے کبار اولیا سے اے ہمام
جو صفت غالب تھی ہر ہر میں اینک
صورت حضرت علی مرتضے
اور بزرگوں کے بھی دستر نام سے
نوح کے طوفان میں پانچو بتاں
دے نکال انکو زمیں سے جلد تب
گھر ہی سے پوجتے اسکو تھے
اور یغوث انکا جو بت تھا دوسرا
اور سواع انکا جو بت تھا انکو تب
چونکہ عزی اور ہبل لات و منات
بت پرستی میں کھا تھا جا و دا
وہ زمیں بس فضل سے اللہ کے
ششم شوال میں با زیب و زیں
تھے قبائل جتنے در ملک عرب
جب سنے وے فتح مکے کی خبر
جب بنجانے جنگ کا ڈھیٹ غو وہ ب
ہم پہ وے آنیکے آگے جنگ کر
انکا لوٹا جائیگا مال و منال
بعضے یاروں نے کیا اسطرح لاف
کیونکہ ہی فتح و ظفر از کرو گا
اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا

یہ صفت رکھتا نہیں رکھتا نہیں
پس یہ پانچوں ان بزرگوں کی ہیں نام
ذہن میں لو کہ انکے لی تھی شکل ایک
ہیں بناتے سیر کی تصویر سا
مختلف شدے بنا کر پوجتے
ہو گئے مدفن زمیں میں تھے نہاں
پوجنے انکو لگے ہیں روز و شب
پھر بنو کلب انسے بعد اسکے لئے
تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا
پوجتے تھے بس حمیری لوگ سب
اور اساف و نائلہ باطل صفات
دے پڑے تھے شرک میں سر و عیاں
ہو گئی ہے پاک کفر و شرک سے
جا کے حضرت نے کیا جنگ حنین
ہو گئے تابع شہ عالم کے سب
یوں لگے کہنے کو باہم فخر کر
اسلئے ہی ہو گئے مغلوب وہ
ہم ہی جاتا ہی بھلا اقدام کر
بس وہیں عازم ہوے بہر قتال
گلہ نہ ہم مغلوب ہونگے در مصاف
قلت و کثرت سے نہیں ہے نہ نہا
وہ بھی اپنی فوج لیکر چلدیا

اور یعوق انکا جو بت تھا جانئے　تھے بنو کہلاں اسکو پوجتے　پشت در پشت انہیں ہی تھا ایماں　پھر بنو ہمداں کو پہنچا بعد از آں

منوٹ:۔ اس سطر کو نویں سطر کے بعد پڑھیں۔

اور کیا تھا حکم اپنے قوم کو
سرورِ عالم ز صحرائے حنین
راہ وہ سیدھی نہ تھی ای ارجمند
جبکہ متفرق ہوئے این مسلمین
تھا ہراول پر جو خالد نامدار
اور لگے بھاگنے نو مسلمین
چند یاران رہ گئے حضرت کے ساتھ
چچا عمِ سرور یعنی حارث کے پسر
پکڑا تھا عباس حضرت کی رکاب
پر ابو سفیان حارث نیک خو
یعنی میں سچا خدا کا ہوں نبی
پس کہی عباس کو شاہِ خیار
کہ رسول اللہ فرمائی ہے یاد
مرکبان ستی کو جن کے کہین
کنکر یک مٹھی نے حضرت با شکوہ
یوں ہوا آواز کنکر کا دہان
اور ملک بھی آ گئی ہیں پنجہزار
کافران پائی شکست آشکار
مشکیان ان کافروں کو باندھے
اور وہاں سے جلد بعضی کافران
بطن نخلہ کی طرف بھاگا غازیان
تھا ابو عامر جو مرد اشعری
پس ابو موسیٰ کہ تھا جو اشعری

مال و اولاد و زنان آئے ساتھ لو
صبح کو تیار ہوئے ریٹ میں
تھی زمین پست اور کہین تھی وہ بلند
مارتے تھے کافران تیر از کمین
تھے سلیمی چند ساتھ اسکے سوار
جب ضعیف انکا تھا ایمان یقین
یعنی شیخین نبی پاک ذات
تھے ربیعہ بھی ابو سفیان دگر
باگ بو سفیان حارث با صواب
چھوڑتا ہرگز نہیں تھا باگ کو
جھوٹ پیغمبر نہیں کہتا کبھی
بیعت الرضوانیوں کو تو پکار
جلد تر تم آؤ ای فرخ نہاد
کو دکر دے دوڑ کر آئے دین
پھینکدی اُن پر کہی شاہ ہست رو
طشت میں گویا گری از آسمان
سارے اندھے ہو گئے کھوڑ و پیادا
مومنان فتح و ظفر با افتخار
پاس شہ کے مومنان لانے لگے
بطن نخلہ کی طرف بھاگے نہان
کردی ہین قتل بعضو نکو وہان
دیکھے حضرت اسکو فوج وہ تہری
تھا بھتیجا اسکا پایا سروری

تیر انداز ان بہت اسکی بنی
بیٹھے ہین وہ بکثرت ہو دل پر سوار
اور بہت تھی جا بجا سنگ و شجر
اور چھپا کر کرے یک بار سب
مارتے تیروں کو سب انکی تر بتر
بھاگ گئے وہ بھی لگے بے اختیار
اور عباس و زبیر ابن العوام
ابن مسعود اور جعفر اور قثم
شاہ مرکب کو اٹھاتے تھے وہین
کہتے تھی شاہ ہیں نبی لا کذب
فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا
تب پکارا ان کو سب وہ ارجمند
حکم سنتے ہی نبی کا وہ شتاب
ہو گئی حاضر یک سو غازیان
کافروں میں کوئی شخص ایسا تھا
پس لگے ہیں بھاگنے وہ کافران
کافروں کا جو علم بردار تھا
ہو گئی مقتول ستر کافران
اور مسلمانان غنیمت سمیٹا سب
اور طرف اوطاس کی بعضے گئے
قید کرائی ہیں بعضو نکی تنین
جانب اوطاس بھیجا ای سعید
لیکے وہ جھنڈا کیا ہی کارزار

سب کمین پا گذر ہیں چھپتے تھے جا بجا
خود و بیرہ رکھ چھپے ہر کا نا دار
غازیاں چلتے تھے نالو نہیں باتر
غازیان سب بچ گئے نا پار تب
ہیں لگے بس بھاگنے کو بید رنگ
فوج میں آیا تزلزل آشکار
فضل امین و اسامہ نیک نام
رہ گئی اتنے ہی با شاہِ امم
تا کرے حملہ یہ کفار لعین
اور میں ہوں ابن عبد المطلب
ہے یقین یا فتح بیشک دیو نکا
چڑھ بلندی پر باواز بلند
دوڑی ہیں لبیک سے دیتی جواب
شاہ فرمائی لڑو با کافران
کہ انکی آنکھ میں کنکر پڑا
مارنے ان کو لگے ہیں مومنان
قتل اس کو کر دیئے ہیں مرتضی
چار ہی پائی شہادت مومنان
پائی ہیں اس فتح میں آ کے کامیاب
قصد اس جا جمع ہونیکا کئے
در حضور بادشاہ مرسلین
وہ ہوا الجھے وہاں جا کر شہید
فتح و نصرت اسکو بخشا کردگار

کہ زن و اولاد کو ان کی اسیر — لایا ہی خدمت شاہ بشیر
عرض حضرت سے یون کرنے لگی — کہ رضاعی بہن ہوں مین آپکی
گر تو میرے پاس چاہتی ہی رہے — خوش رکھونگا ساتھ عزت کے تجھے
چاہی جانا قوم مین شاہ انام — اسکو بخشی ایک باندی ایک غلام
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا — بھیجے جعرانہ طرف شاہ ہدا
ماہ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچوین — اور تھا وہ روز پنجشنبہ یقین
چھ ہزار آئی تھے بردے در شمار (وندی غلام) — اور اونٹان آئی تھی چوبیس ہزار
اوقیہ جو ہے بوزن چہل درم — چار ہزار آئی تھے سب بیش کم
خمس تھا جو حصہ شاہ انام (پانچواں حصہ) — اس سی نو مسلم رئیسوں کو تمام
جب ابوسفیان نے چاہا مصطفی — ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
اوقیہ چالیس سو اشتر دیگر — اسکو بھی بخشے ہین سالار بشر
اسکو بھی بخشے ہیں اتنا شہریار — تب معاویہ کہا ہو بے قرار
آپ سا ہرگز نہ ہوگا کوئی کریم — نیک بدلہ آپ کو دیوے رحیم
پھر وہ راغب جب زیارت پہ ہوا — اور سو اشتر کئے اسکو عطا
اور جعرانہ مین وہ شاہ انام — جب کئی قسمت غنائم کی تمام
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال — بٹ گئی تھے گرچہ ہی جتنے قال
جو نہ تھی راضی سو فرمائی انھیں — ایک کے بدلے مین چھ دونگا تمہین
اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس — نقل ہی طائف مین تھا تب اے انیس
دونگا تجھکو تیرے سب اہل و عیال — اور سو اونٹ اور سب مال و منال
یہ خبر سن شاد ہو آیا ہی وہ — شاہ پر ایمان وہ مین لایا ہی وہ
اور جعرانہ مین سالار انام — سیزدہ دن تک رہی اے نیکنام
شب کو ہی مکے کو جعرانہ سے آ — لائی ہین ارکان عمرہ کے بجا
ایک صحابی نام تھا جس کا عتاب — فتح کے دن پایا ایمان کا نصاب

ان اسیروں میں ہی شیما آئی تھی — کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دائی کی
شہ اسی پہچان کر رونے لگے — اپنی چادر پر بٹھا کہنے لگے
اور اگر جی چاہی جاوی قوم پاس — بھیجونگا عزت سے تجکو بے ہراس
وہ شرف تب ہی ایمان سے ہوئی — اور خوشی سی قوم مین اپنے گئی
قلعہ طائف پہ بعد از جنگ کر — پہنچے جعرانہ کو آ خیر البشر
جو غنیمت پائے در فتح حنین — تھی وہاں وہ اسقدر بی ریب و مین
تھے زیادہ بکریاں از چل ہزار (چالیس) — ایک روایت ہی کہ تھے وہ بیشمار
شہ کئے قسمت غنایم کی وہان — مال و زر بخشے ہین سبکو بیکران
بالضرور از بہر تالیف قلوب — مین نوازے جود اور بخشش سی خوب
وہ کہا بیٹا جو میرا ہے یزید — بخشو کچھ اسکو بھی ای فرد وحید
اسنے کی پھر عرض ای شاہ ہدا — ہے معاویہ پسر دوسرا میرا
یا رسول اللہ یہ جود و کرم — آپ پر ہی ختم بر وجہ اتم
نقل ہی جو تھا حکیم ابن حزام — اسکو سو اشتر دیئے شاہ انام
یونہی بہتوں کو دیئے شاہ خیار — ہو گئے مفلس بہت سے مالدار
آ وہان قوم ہوازن جلد تر — فخر ایمان سی ہوئی ہی مفتخر
کر سفارش ان کی سالار انام — انکے دلوائی ہیں واپس وہی تمام
اور طرف سی اپنی ان پر رو نکو سب — نعمتین بخشے بہت شاہ عرب
اسکو یہ پیغام بھیجے ہیں رسول — کہ اگر ایمان کریگا تو قبول
اور سو اونٹوں طرف سی بھی میرے — از رہ انعام بخشوں گا تجھے
مدح مین شہ کے کہی بیتین کہا — حسب وعدہ شہ کئے اسکو عطا
بیجدہم تھی ماہ ذوالقعدہ کی جان — باندھ کر احرام عمرے کا وہان
پھر کے جعرانہ مین شاہ سرفراز — صبح کی آ کر گزاری ہین نماز
جب قریشوں میں تھا وہ فاضل کرام — اسکو مکے کی حکومت کی عطا

اور ابوموسیٰ کو جو تھا اشعری | اور معاذ ابن جبل کو بھی سبھی | چھوڑ دی مکے میں کہ لوگوں کی تعین | وہ سکھاویں مصحف اور احکام دین
اور ابوسفیان کو نجران پر | کر دیئے والی شہ جن و بشر | حج کئے کفار مکے میں مگر | اس برس میں اپنی ہی آئین پر
مومنون کو ساتھ لیکر بے عتاب | حج اسلامی کیا ہی باصواب | اور ذوالقعدہ کے آخر میں یہاں | یا اوائل بیچ ذوالحجہ کے جان
آ مدینے کو مین پہنچے مصطفیٰ | پھر مدینہ رونق و زینت لیا | اور وہ شہزادہ نبی کا نور عین | یعنے ابراہیم دین کا زیب و زین
ماریہ کے بطن سے پیدا ہوا | وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا | اور کی ہی اس برس میں وفات | شہ کی دختر زینب قدسی صفات
اور اسی سال میں کر افتراق | چاہے حضرت دینا سودہ کو طلاق | بولی میں جیتی ہوں لیکن ای نبی | حشر میرا بیبیوں میں آپ کی
یہ سعادت بس مجھے ای شاہ دین | مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہیں | اپنی باری عائشہ کو دی بشوق | میں نے بخشی دیجو مت مجھکو طلاق
عرض کو سودہ کے فرما کر قبول | باز آئے اس ارادے سے رسول

مسجد نبوی میں منبر بنانیکے آگے ستون حنانہ پر جو خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا حضرت اس پر سوار ہو ستون حنانہ بلند آواز سے رونے لگا

اور اسی سال بنا ای میاں | مسجد نبوی میں منبر ای جان | قبل منبر مسجد نبوی میں تھا | نخل خرمہ کے ستون کا یک بڑا
جذع خرمہ اس کو کہتے تھے تمام | اور حنانہ بھی بیان اسکا ہے نام | خطبہ پڑھتے تھے اسی پر مصطفےٰ | عرض یکدن ایک صحابی یوں کیا
خطبہ پڑھنے حکم گر ہو آپ کا | ایک منبر کی میں کرتا ہوں بنا | اسکو تب رخصت دی خیر الوریٰ | جلد وہ تیار یک منبر کیا
تین پلئے اس کو تھے ای باصفا | اب مساجد میں ہی جیسا جابجا | سرور دین کے پسند آیا یہ کام | جمعہ کے دن جبکہ وہ سالار انام
جب وہ منبر پہ ہوئے آکر سوار | وہ ستون رونے لگا پس زار زار | اسکا رونا درد کا ایسا تھا تب | اونٹنی جوں روئے بچہ گم موجب
یک روایت ہی کہ رویا اسطرح | ماں کے خاطر روئے بچہ جس طرح | یک روایت ہی کیا ایسا حنین | والدہ شیرا کرے جیسا حنین
مختلف آوازیں ای باخبر | ایسے ہی آئے روایات دگر | درد سے ایسے غرض رویا ہے وہ | تاب آخر کو نہ لا سکا ہے وہ
جب جدائی سی نبی کے وہ ستون | اسطرح رونے لگا حد سے فزون | اہل مجلس کو بھی سب رقت ہوئی | سب کے سب رونے لگے اصحاب بھی
ہو گیا مجلس میں اک شور و فغان | ایک غوغا و بلا کئے خورد و کلان | کچھ نہ باقی تھا کسی میں اختیار | مچ گیا اک غل تھا ہر اک زار زار
تب اتر منبر سے وہ سالار ناس | آمین بلائی اس ستون کو اپنے پاس | وہ تڑپتا اور زمین کو چیرتا | جلد آیا نزد شاہ انبیا
شاہ اپنا ہاتھ رکھے لطف سے | اور گلے اپنے لگائی میں اسے | دب گیا جوش و خروش اسکا تھا جو | مثل بچے کے سسکنے کو لگا
پھر کہے چاہی اگر تو ای ستون | تو جہاں تھا پھر اسی جا پیر دون | تا تو پھر سرسبز ہووے آشکار | پھول پھل دیوے تجھے پروردگار
گر تو چاہے فضل سے اللہ کے | جنت ماویٰ میں ہی بیرون تجھے | چشمے نہریں جو ہیں جنت میں رواں | انکا پانی تجھ کو پہنچے گا وہاں

صورت منبر شریف

ستون حنانہ

انبیا اور اولیا سب کیمقام / آویں سایہ میں ترے با احترام
وہ ستون بریاں ابھی تھا آپکے / گوش پاک اپنا طرف اسکی رکھے
یعنی ہاں اب میں نے ایسا ہی کیا / لیجئے میں جنت میں تجھکو بو دیا
شک نہیں کچھ اس میں جو پوچھا یہاں / کیا تو دنیا چاہے یا باغ جنان
ایک روایت ہے کہ از حکم نبی / اس ہی جا مدفون کی اسکو تبھی
ایک روضہ ہے ریاض خلد سے / خلد سے دنیا میں لائے ہیں اُسے
حشر کے دن جتنی چیزیں ہیں تمام / داخل جنت ہی ہو ویں لاکلام
اور ستون کی باب میں وہ شاہ دین / ہیں کئے ارشاد یوں برہان مبین
اور یہ منبر کی حدیث ای با ادب / وہ حسن بصری بیان کرتا تھا جب
جبکہ روئے اسطرح ہو کر حزین / تم احق ہیں ای گروہ مومنین
اور وہ منبر مسجد نبوی کا جان / اصل غابہ سے بنا ای بیان
دو گز شرعی تھا اس منبر کا طول / اور چوڑائی تھی ایک گز کی نبود
اور غلاف جامہ قبطی اُسے / پہلے پہناتے ہیں عثمان جانیئے
تب وہ منبر کے تئیں جنبش ہوئی / ایک ظلمت ایسی پیدا ہو گئی
پس معاویہ نے اس سے باز آ / ہو پشیماں یوں صحابہ نے کہا

تنبیہ

سن تو اس خدشے کا ہے لکھوں جواب / ایسے از تفسیر عزیزی با صواب
پر ہیں حیوانات کے روحیں تمام / تن کے تدبیر و تصرف میں مدام
دوسری چیزوں کے روحیں ایسے ہیں / جبکہ تدبیر و تصرف میں نہیں
ان کی روحوں کا تعلق اسلئے / عامیوں کے دید سے پنہاں رہے
خاص پر تو جبکہ ان پر ہو ویگا / انبیا یا اولیا کے روح کا
اثر بالقوہ جو ہی ہیں نہاں / ہو ویگا بالفعل تب اس سے عیاں
جو بسا اوقات میں سنگ و شجر / بات حضرت سے کئے ہیں سربسر

اور ستناول دگریں میوہ ترا / سرفشاں ایسی تجھے دیوے خدا
ہی روایت شاہ فرمائے نعیم / قد فعلتہ وقد فعلتہ از کرم
پوچھتے تب اصحاب ای خیر البشر / کیا یہ کہنا تھا ہمیں دیجے خبر
اسنے چاہا باغ جنت کی زمین / میں کہا ہاں ہے دیا تجھکو وہیں
اور حقیقت میں معظم وہ مکان / پھر او منبر جو ہے درمیان
حجرا سو جو کہ جنت سے ہیں آئے / اور آج دیوار حجرہ میں لگائے
اور فرمائے ہیں یوں خیر البشر / کہ مرا منبر ہے میرے حوض پر
گر نہ دیتا اس کو میں چین و سکون / حشر تک ایسا ہی روتا یہ ستون
آپ رونا اور کہتا بابا / ہجر پیغمبر میں لکڑی زار زار
کہ ہو مشتاق لقائے مصطفےٰ / آپکے روویں جدائی میں سدا
اور ہی غابہ ایک جنگل کا شجر / کہ مدینے سے ہے دو نو میل پر
اور چوڑائی ہے اک بیچے کی ہی / تھی مہر جانے ایک شبر کی
اور معاویہ وہ منبر ایکبار / شام کو لیجانا چاہا جب ایک بار
کہ زمانی شہر کو گھیری ہی زود / اور ستاری ہو گئی دن کو نمود
ریشہ دیکھنا چاہتا ہوں میں / کہ کہیں کھائی ہو مٹی اسکے تئیں
فلہ نبی گر شبہ ہو آدمی تجھے / کہ ستون بیجان سخن کیونکر کرے
کہ ہیں مخلوقات جتنے ایسیاں / ان کو ہر اک چیز کو ہی روح جان
اسلئے حرکات و سکنات ایسے / ان کے سب لوگوں کو آتے ہیں نظر
اور حس و اختیاری حرکتیں / دائمی ان کے نہیں ہے ذات میں
باوجود اس بات کا ہو گاہ گاہ / ان کی روحوں کا اثر ہے اشتباہ
ان کے اعجاز و کرامت سے اگر / ہووے گویا بالیقین سنگ و شجر
از احادیث صحیح ای زکی / بالتواتر بات یہ ثابت ہوئی
چل کے آئے آپ کو سجدہ کئے / اور گواہی بھی رسالت پر دیئے

اور جبل وسے جبل سی جو کہا ذاکر حق تجھ پہ کوئی گزرا ہی کیا
اور حنانہ جو وہ نعرہ کیا ہی اسی عالم سے یہ سب آفتا

روح ہی ہر چیز کو عوائی خبیر سورۂ یسین کے آیا ہی اخیر
روح کی تعبیر کی ملکوت سے حق نے قرآن میں صریحا دیکھیے

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
پاک ہی رب ہاتھ میں جس کے سدا ہی لقین ملکوت ہر اک چیز کا

سورۂ اسرا میں ہی ای باادب کرتی ہی ہر چیز بھی تسبیح رب
لیک تسبیحات پر ان کی لقین آگہی تم کو نہیں تم کو نہیں

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ — سورۂ بنی اسرائیل

اور تسبیح [illegible] ہی میان جب کری جوت آسمان از جہات
جس زمین اوپر وہ پڑتا تھا نماز وہ زمین روتی ہی یا سوز و گداز

اور [illegible] آواز و ان ہون گواہ سنگ و شجر [illegible]
ہر مؤذن اس کی ذاتی فرحمند بابانگ میں آواز کو اپنی بلند

اور جلال الدین پیر معنوی جو لکھا ہی در کتاب مثنوی
ترجمہ اب اس کے چند ابیات کا دیکھ لکھتا ہوں یہاں ای باصفا

کہ کی ہستی ہی مخفی عقل سے عقل کیوں ہستی سمجھ پا سکے
گر نہ ہوتی چشم بینش با دین فرق کیوں کرتا وہ قوم عاد میں

یعنے مومن کو [illegible] قسر کرتا تھا کفار کو زیر و زبر
آتش نمرود گر بے چشم تھی پھر خلیل اللہ پر کیوں رحم کی

گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی چھوڑ کر مومن کو کیوں کافر کو لی
گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو تابع داود کیوں ہر بار ہو

اس زمین کو گر نہ ہوتی چشم جان کھینچ لی قارون کو کیونکر ناگہان
یہ زمین در حشر پر نیک و بد ہووینگی دیکھی گواہ کیوں بے سند

گر وہ حنانہ کو چشم دل نہ ہو ہجر پیغمبر میں کیوں نالہ کہو
اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام رحمۃ اللہ علیہ بالدوام

الغرض ہر شی کو ہی اک روح ہاں اسپہ حکما ہی نہیں لیکے ہیں جان
جب ہو نور نبوت سے وہ دور چشم دل ہی کور ان کے بالضرور

نور تبعیت سے نبیوں کے مگر ایسے مخفیات آتے ہیں نظر
روح وحی انبیاء فرخ نہاد جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے نہاد

نہیں پڑی ہی اسپہ حکما کی نظر اسلئے منکر ہوے بدگہر
چند لوگ اس عصر کے بھی جاننے ہیں جو انگریزی کتابیں ہی پڑے

فلسفی باتوں پہ ہی حیران ہیں اور دینیات سے انجان ہیں
نہیں عقائد حقہ سے رکھتے خبر اور نہ قرآن و احادیث و سیر

فلسفہ پر اسلئے ان کے تئین آدمی دل پر خطرہ صدق و یقین
انبیاء کے وحی سی حالانکہ جو صحت و تحقیق سے ثابت نہ ہو

وہ نہیں ہے قابل صدق و یقین گو نہ ہووے عقل بھی اسکے تئین
وحی سے جو بات ثابت ہو چکی پس حقیقت میں وہی ہی واقعی

گر نہ آوے عقل کے ادراک میں قاصر اپنے عقل کو ہی جان لیں
عقل سے انکار دینیات کا گمرہی اور کفر ہی بے انتہا

حق یہ ہے ہر مسلمان کے تئین کہ ہو تابع عقل کی کھووے نہ دین
اور اسی سال میں از نبی وفد اک آئی ہے عبد القیس کی

وہ گروہ آنے کے آگے ایک وفد یہ خبر حضرت نے دی ہی دلفروز
چند سواران شرق جانب سی نکل آئیں گے ایمان لانے کو ہی کل

وی سواران یوں ہی آ حاضر ہوے اور ایمان سی مشرف ہو گئے
نقل ہی وی بیس تھے اسوار سب اپنے گھوڑوں سی وے آ اترے نبی ہیں جب

قدم بوسی کا جواز

دست و پا کو شاہ کے بوسہ دیئے — اشتیاق و آرزو ظاہر کئے
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا — پائے بوسی ہے بزرگوں کی روا

ہجرت سے نویں سال کا احوال

ہے تبوک اک جائے ای فرخندہ پے — درمیان شام اور مدینے کے جو ہے
کرتا ہے لشکر کشی ہرقل [illegible] — [illegible]
ان کے لشکر کے ہراول کے سوار — پہنچے ہیں بلقا تلک یہ آشکار
[illegible] ثابت کا موسم تھا وہ جان — [illegible] کی گرانی بیکران
حضرتِ فاروقؓ دیتے ہیں خبر — کہ کیا ہے حکم جب پیغامبر
آج ہی البتہ ہو [illegible] قال — کہ زیادہ اس سے میں رکھتا ہوں مال
ای عمر از بہر اطفال و عیال — کس قدر چھوڑا ہے تو نے مال
بعد ازاں لائے ہیں صدیقؓ امام — مال وہ جتنا کہ رکھتے تھے تمام
وہ کہے اُن کے لئے رکھا ہوں آن — حق کو اور حق کے نبی کو بیگمان
مرتبے میں بھی تمہاری بیگمات — اسقدر ہی فرق ہے سرو عیان
ایک روایت عائشہؓ آتی ہے — کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
پوچھی میں ہے کوئی ایسا نیک کار — نیکیاں جس کی ہوں تاروں کی شمار
میں نے کی تب عرض ای سلطانِ دین — پھر کہاں حسنات صدیقؓ گزین
اور فرمائے ہیں وہ سالارِ دین — فضل جو پایا ہے بوبکر گزین
یعنی اخلاص و صدق و معرفت — ہے کہ پایا اس سے وہ یہ مرتبت
وہ جو خرچے راہِ حق میں مال و زر — دینِ پیغمبر کی ہے تائید پر
از شروعِ بعثتِ خیر الورا — تا وفاتِ آن امام الانبیا
کام آیا کس کا ایسا مال و زر — کون ہے امت میں ایسا ذوالوقر
اور وہی ایمان لانے کے سبب — رنج دیتے تھے انہیں کفار جب
اس میں اُن کا سیم و زر مال خطیر — ہو چکا مصرف بر برنا و پیر

صدیق اکبرؓ کا اپنا سارا مال جنگ کے لئے دے دینا

شارح مشکوٰۃ شیخ دہلوی — یوں یہاں لکھتا ہے بروجہ قوی
یہ خبر مشکوٰۃ میں موجود ہے — اسکا راوی حسن ابوداود ہے
اور نویں سال ہجرت سن لیجئے — شاہِ دین جنگِ تبوک اوپر گئے
شاہ کے خدمت میں پہونچی یہ خبر — روم سے ہے ہرقل وہاں آ کر
اور قبیلے چند عرب بھی نکل — جا ملے ہیں اُن سے از بہرِ جدل
یہ خبر جب سرورِ عالم سنے — جلد تر لشکر کی تیاری کئے
بہر امدادِ مساکین مصطفےؐ — حکم تب فرمائے ہیں با رغبتا
یوں کہا میں دل میں اپنے سر بسر — گر فضیلت ہو مجھے صدیقؓ پر
پس میں آدھا مال لا حاضر کیا — دیکھ وہ پوچھے مجھے شاہِ ہدا
[illegible] کیا تب عرض ای [illegible] — آل کی خاطر بھی رکھا ہے قدر
انکو بھی پوچھے رسول دو جہا — کس قدر چھوڑا تو از بہرِ عیال
بولے حضرت فرق ہے اب بقدر — تم دونو کی بات میں ہے سر بسر
میں پشیمان ہو کہا صدیقؓ سے — تم پہ نہ ہو گی کبھو سبقت مجھے
چاندنی اک شب میں سالارِ بشر — لیٹے میری گود میں رکھ اپنا سر
شاہ بولے ہاں عمر کے نیکیاں — ہیں بمقدارِ نجوم آسمان
تب کہی فاروق کی سب نیکیاں — مثل یک صدیق کے نیکی کی جان
نیں سبب ہے جو صلوٰۃ و صوم سے — بلکہ انکے دل کی ہے اک چیز سے
الغرض ان کے فضائل میں صریح — ہیں بہت ایسے احادیث صحیح
کون ایسا دین میں خرچہ ہو مال — اور ایسا کون پایا ہو کمال
مال اُن کا دین میں آیا ہے کام — دینِ حق اس سے ہوا جو انتظام
بعضے ضعفائے صحابہ نیکنام — آہ وہی جو کافروں کے تھے غلام
مول لے اُن کو کئی دلشاد وہ — کر دیئے للہ انہیں آزاد وہ
اور بعد از اسکے درہم چل ہزار — جو کہ سرمایہ تھا اُن کا آشکار

عرصہ تیرہ برس مین وہ سبھی
یعنی ہجرت کے سفر مین بالیقین
خالصاً للہ صدقہ اس کا سب
اور کئے ارشاد یون خیر البشر
الغرض صدیق اپنا مال سب
اور وہ جانب کو وہ کمبل کے ملا
اور کئے یہ عرض ای شاہ خیار
شاہ کہے للہ مال اپنا تمام
اور فرماتا ہے یون صدیق کو
سنتے ہی صدیق یہ پیغام رب
مین ہمیشہ رب سی ہون راضی بالدوام
الغرض سب مال صدیق ہمام
ایک روایت ہی کہ وہ بھی در شمار
قافلہ یک حضرتِ عثمان کا
بوتنا ہی یون قتادہ باوقار
اور وہ دینار لائے یکہزار
عبدِ رحمان ابن عوفِ نامدار
نصف چھوڑا اسمین از بہر عیال
تو جو رکھا اور یہ لایا جو مال
یونہی اکثر اغنیاے نامور
اور عاصم بن عدی ای باشعور
پانی کھینچا میں نے لوگون کیلیے
اس سی وہ یک صاع خرما کو قبول

خرچ کر ڈالے ہین بر حکم نبی
مسجد نبوی کی بھی لینے زمین
ہو چکا مقبول در درگاہ رب
کہ مجھے بوبکر کا جون مال و زر
خرچ کر ڈالے خدا کی رہ مین جب
کانٹا یک دو نوکنا ہو نہیں جب
تھا بڑا صدیق اکبر مالدار
حاجتوں میں سب کی خرچا تمام
کیا یہ ایسی فقر کی حالت مین تو
عشق ایک پیدا ہوا انکو عجب
مین ہمیشہ رب سے ہوا راضی صبح و شام
دینِ حق مین ای بہت پایا ہی کام
ہوگئی پوری درم چالیس ہزار
شام کے جانے لئے تیار تھا
اونٹ تھے اس قافلے مین یکہزار
شاد و خرم ہوگئے شاہ خیار
بھی درہم حاضر کیا چالیس ہزار
نصف یہ بہرِ رضاے ذوالجلال
دیو دونوں میں برکت ذوالجلال
آپ کی خدمت مین لائے مال و زر
سو وثق حاضر کیا لاکر کھجور
مزدوری و صاع یہ خرما دیے
رکھی سب صدقات کی اوپر رسول

چھ ہزار اس کے سوا درہم جو تھے
اور سوا اس کے جو آئے نیک کام
سورۂ واللیل میں اللہ نے
بے تردد فائدہ جب دیا
ہوئی ایک کمبل کا ٹکڑا بی ملا
آئے ہین در مجلس سالارِ دین
کیا ہوا اس کا وہ سب حال خطیر
یوں کہی جبریل ای شاہِ انام
مجھ سے اب راضی ہے یا خاطر ملول
صاحبان حال سا بیخود ہوئے
میں ہمیشہ رب سے خوش حال ہوں
کہتے ہیں صدیق در جنگ تبوک
اور صحابہ دوسرے بھی جلد تر
کر اُسے موقوف وہ بحر سخا
اور یہ اونٹوں کے سوا ای نیکنام
ای خدا راضی تو رہ عثمان سے
اور کیا یہ عرض با صد انکسار
خدمت عالی میں اب حاضر کیا
اس دعا کے یمن و برکت سی خدا
اور بعضی بی بیان با کمال
بو عقیل یک صاع لا خرما کہا
میں رکھا یک صاع از بہر عیال
نقل ہی حیدر کو شاہِ بحر و بر

بارہا خرچ اس کو بھی کرنے لگے
خرچ کرتے ہی رہی اس مین مدام
دی شہادت آپ نے اپنی فضل سے
تین کسی کا مال یون نافع ہوا
ایک دن آخر گلے میں اپنے ڈال
لیس وہ مین نازل ہوئی روح الامین
کہ جو یوں بیٹھا ہی بانند فقیر
حق کہا صدیق اکبر کو سلام
اُن کو یہ پیغام پہنچائے رسول
بار بار اس طرح تب کہنے لگے
فقر میں وسعت میں ہر احوال میں
جو کئی سب مال سے اپنے سلوک
حسب طاقت اپنے لائے مال و زر
شاہ کی خدمت میں لا حاضر کیا
اُسمین تھے ہفتاد اسپ تیز گام
میں بھی خوش ہوں اس سے ای جانِ پدر
کہ درم رکھتا تھا میں آٹھ ہزار
شاہ بہت خوش ہو کئے یون دعا
مال بخشا عبد رحمان کو دیا
بھیجے تین سی اپنے سب یونہی کمال
شام سے تا صبح ای شاہِ ہدا
اور یہان یک صاع لایا ہی ملال
کر خلیفہ اپنے اہلِ بیت پر

حضرت صدیق اپنا سارا مال راہِ خدا میں پیش کیے جب پیغمبر صلعم نے پوچھا اور حق تعالیٰ ان کو سلام کہلا بھیجا

صحابہ نے بھی حسب مقدور اپنا اپنا مال لایا

ان سبھوں کی ہی حفاظت کیلئے
حکم فرمای مدینے مین رہے

یا رسول اللہ با طفال و زنان
کیا مجھی اب چھوڑ جاتی ہو یہاں

کہ تری نسبت ہو ایسی میرے ساتھ
نسبت ہارون جون موسیٰ کے ساتھ

یعنی جبکہ طور پر موسیٰ گئے
تب خلیفہ اپنا ہارون کو کئی

تب مدینے میں منافق یوں کہے
کہ پیمبر تھے خفا کرار سے

جرف میں جا کر ملے شہ سی شتاب
اور کئی احوال سب عرض جناب

وہاں سی جب ثنیہ میں آ منزل کیے
شاہ موجودات لشکر کے لئے

اونٹ اس لشکر میں تھی بارہ ہزار
اور گھوڑی دس ہزار ای باوقار

ہاتھ میں صدیق کے جھنڈا بڑا
لطف سی سرور نے فرمایا عطا

اور در دست زبیر ابن العوام
اور ایسا ہی قبایل میں تمام

اور ہراول پہ تھا خالد بن ولید
بس ہوئے آگے روان شاہ وحید

دھوپ مین وہ ایکروز آیا ہی گھر
اس کی تھین وہی بیابان نیکو سیر

کر خنک پانی پکا بہتر طعام
فرش بچھوا منتظر تھے ای ہمام

دھوپ بار میں چلے شاہ ہدا
ناز و نعمت یہ مجھے کب ہی روا

کر تبھی تیار اسباب سفر
رہ میں جا شہ ہی بلا ہی جلد تر

تھہر پائے تھے وہاں قوم ثمود
اس لئے فرمائی بول یارونکو زود

اور اب تک انکی ارواح پلید
سب عذاب آیا یہ پانی ہین شدید

اور یہ ویرانے میں کھانا مت پکاؤ
مت پیو پانی یہاں کھانا نہ کھاؤ

مت گھسو انہیں نہ ہون تا مبتلا
تم بھی در آسیب آفات و بلا

آپ بھی چادر کو منہ پر اوڑھ کر
اونٹ کو ہانکے وہاں سی جلد تر

کہ رہیں سب اسکی شب ہوشیار
کوئی نا نکلے اکیلا زینہار

یعنی تب اس کا گلا گھونٹا گیا
شاہ پڑھ کچھ دم کئے پایا شفا

اس کو تب بارا اڑا کرلے گیا
وہ نبی طی کے پہاڑوں میں گرا

تب علیؓ نے عرض کی اے شاہ دین
کوئی غزوے میں مجھے چھوڑے نہین

ان کو تب فرمائے شاہ مرسلین
کیا تو اب اس بات پر راضی نہیں

فرق اتنا ہی کہ ہارون تھی نبیؐ
ہاں مگر بعد از نہیں دوسرا نبیؐ

الغرض لشکر ہوا تیار جب
کوچ فرمای رسول اللہ تب

اسلئے چھوڑی یہان انکو رسول
مرتضیٰ سنکر ہوئے از بس ملول

شہ کہی ہے جھوٹ انکا قیل و قال
مین نے چھوڑا تھا تجھے بہر عیال

غازیان تھی فوج کے ستر ہزار
قول دوسرا لاکھ تھا ان کا شمار

بیرقان تقسیم فرمائے وہین
سب قبایل میں امام المرسلین

اور نشان انصار کا ای پاک ذات
شہ دئیے ہین زید بن ثابت کی ہاتھ

رکھے طلحہ کو بہ سمت میمنہ
عبد رحمان کو رکھے بر میسرہ

ہے روایت بو خثیمہ جنگ کو
مین گیا اور تھا مدینے میں ہی او

باغ اندر اپنے مندوے ڈال دو
آب پاشی کرکے وی پاکیزہ خو

بو خثیمہ آکے یہ دیکھا ہی جب
اشک ریزان ہو لگا کہنے کو تب

میں تو اس مندوے پہ بیٹھا جاؤں کبھی
جب تلک دیکھوں نہ اقدام نبیؐ

الغرض مل بن میں پہنچے مصطفےٰ
اور گزر شہر حجر پر جب ہوا

کہ جو تھی قوم ثمود ای مومنو
قہر اترا تھا یہاں ان پر جو

جبکہ اترا تھا یہاں حق کا غضب
کوئی مت اترو رکھو پس خوف رب

اور ان سب ظالمونکی میں یہ گھر
تمکو ویرانے جو آتے میں نظر

اور گزرو جلد تر ہو زار زار
کرکے استغفار سب با انکسار

جا کی منزل میں پہنچے جب نزول
حکم یہ فرمائی ہیں سب کو رسولؐ

ناگہان یک شخص جا نکلا وہاں
پائخانے کے لئے پایا زیان

نکلا اک دوسرا بھی اس شب جانے
اونٹ اپنے ڈھونڈنے کے واسطے

ملے کے لوگ اسکو اٹھا کر لای ہین
شہ کے لشکر میں اسے پہنچائے ہیں

اور اک دن راہ میں پانی نہ تھا
اور وہاں پر خشک چشمہ ایک تھا
ایک بگا اس سے نکلا ہے تبھی
کہ بلا شک اس سے پانی ہے یقین
اس سفر میں معجزے ایسے وفور
رعب سے اس شاہ کے ترسان ہوے
تھا بڑا ذی قوت و ذی اقتدار
عرض کی خالد نے ای شاہِ امم
چاندنی شب تھی وہ خالد با صفا
ناگہاں اک گائے جنگلی آن کر
وہ گئے شخصوں کو لے بہرِ شکار
مار ڈالا اس کو خالد بے گمان
بولا خالد نے اکیدر کو وہاں
تھا اکیدر کا برادر اک مصاد
آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹاں دو ہزار
ہمرہ خالد اکیدر اور مصاد
تھوڑے عرصے میں اکیدر اور مصاد
تھا حمص میں تب اُسے شاہِ امم
دیکھ وہ فرمائے سن لا رعب
باب میں اس جنگ کے جب ہی امین
عرض تب فاروق نے کی یا نبی
دبدبہ اور عز و شوکت با شرف
جب عمر کی رائے تھی محض صواب

شہ دعا مانگے تو مینہ برسا پڑا
کہتے ہیں تھا اس میں یاریک اک چھرا
فوج وہ سیراب اس سے ہوی
دور تک سرسبز ہو گئی زمین
پائی ہیں سالارِ عالم سے ظہور
صلح ہی آکر کئے ہیں آپ سے
بھیجے ہیں خالد کو اُس پر شہریار
سخت دشمن ہے وہ اور یہ فوج کم
دومۃ الجندل پہ پہنچا جلد جا
سرگھسی قلعے کے ہی دیوار پر
آیا باہر اسپ پر ہو کر سوار
اور بھاگے اسکے یکسر ہمرہان
گر تو چاہے تجکو میں دیجیا مان
تھا نگہبان قلعے کا ای ذی ارشاد
آٹھ سو باندی غلاماں آنکر
آئے پس در خدمتِ شاہ عباد
منصبِ ایماں سے پائے ہیں مراد
دعوتِ اسلام فرمائی رستم
جھوٹھ بولا وہ عدو اللہ آپ
وحی حق سے آپ پر آئی نہین
بالیقین بے عیب ہے ذات آپ کی
آپکی پائی ہے شہرت چوطرف
ہو گئی حضرت کے مقبول جناب

جب کہ پہنچے پر تبوک آکر نبی
دستِ پاک اپنا رکھا اس پر مصطفیٰ
اور فرمائے تمہاری سے اگر
مخبرِ صادق دئیے تھے جو خبر
بیس دن تک تھے پیمبر در تبوک
دومۃ الجندل کا حاکم ایمن
چار سو اور بیس سوار ای امین
شہ کہے اُس کو بمیدان شکار
ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر
زن اکیدر کی جھاڑی پر چڑھی
اس جا خالد نے پکڑا بے درنگ
حکم خالد کو کئے تھے شاہِ ناس
شہ کی خدمت میں لیجاتا ہوں بلا
پہلے قلعہ کھولنے راضی نہ تھا
چار سو بکتر بھی نیزے چار سے
کر مقرر اُس پہ جزیہ اس زمان
جب تبوک اوپر اقامت شہ نے کی
تب لکھا وہ شاہِ عالم کو جواب
اور کرتے تھے پیمبر انتظار
جنگ کی سبقت میں تب اصحاب سے
پاکے ہرقل ہے بہت حیران ہوا
ہی بھلا اس سال واپس جائیں ہم
پھر مدینے کے طرف رجعت کئے

اس جگہ پانی کی تنگی تھی بڑی
اور وضو فرما کے مانگے ہیں دعا
کوئی ہے زندہ تو دیکھے بے خطر
یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر
سنکے اطراف و جوانب کے ملوک
تھا اکیدر ایک نصرانی وہاں
ساتھ خالد کے دئیے سلطانِ دین
تو پکڑ لیویگا اس کو آشکار
بیٹھ کر اس وقت پیتا تھا خمر
اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی
بھائی تب اسکا لگا کرنے کو جنگ
لا اکیدر کو تو زندہ میرے پاس
کر میرے تحویل قلعے کو کھلا
کھولا عاجز ہو کے بھائی با صفا
صلح کی ہے اس سے تب خالد نے لے
شاہِ عالم لکھ دیئے اسکو اماں
سنکے ہرقل کو بڑی ہیبت ہوئی
کہ میں ایماں سے بہا ہوں بہرہ یاب
پر نہ آئے رومیاں پر کار زار
مشورت حضرت کئی اصحاب سے
کام سے اپنے پشیمان ہو گیا
بارِ دیگر قصد اس کا لائیں ہم
پھر مدینے کو نبی عزت دیے

ایک عاشق رسول الثقلین عبداللہ ذوالبجادین نوجوانی میں محض اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کی اور ایمان لاکے سفرِ تبوک میں حضرت کے ہمرکاب ہوئے اور تبوک میں رحلت کیے حضرت آپ قبر میں اُتر کے دستِ مبارک سے دفن کیے

وہ جو عبداللہ تھا مقبولِ رب
تھا وہ عبداللہ بیکس اور یتیم
چند بکرے اونٹ اور باندی غلام
دل ہی راغب تھا بہت اسلام پر
تب چچا سے جا کہا وہ باوقار
اب نکو سکتا ہوں پھر بھی انتظار
بات یہ سنکر کہا اُس کا چچا
بولا عبداللہ یہ مال و منال
پس وہ جا کر اپنی مادر سے رلا
لنگ یک ٹکڑے کو کر باندھی وہ
ذوالبجادین یعنی اہلِ دو گلیم
اور پس صبح آ پہنچا ہے وہ
وہ کیا تب عرض ای شاہِ بشیر
کب حضوری کی سعادت پاویں
عبد عزی ہے گا اس عاصی کا نام
پس وہ عبداللہ از بہرِ خدا
اہلِ صفہ تھے فقیران مقلان
چھوڑ کر گھر بار اور اپنا وطن
رات دن مشغول تھے طاعا میں
اور تھے سارے وے مہمان رسول

ذوالبجادین اسکا ہے زیبا لقب
تھا نواحی مدینے میں مقیم
ہی چچا سے اپنے پایا لا کلام
لیک تھا اسکو چچا کا اسکے ڈر
ای چچا مجھ کو یہی تھا انتظار
اور نہیں رکھتا ہوں کچھ صبر و قرار
کہ اگر تو جا مسلمان ہوویگا
چھوڑ کر جانے کا ہی بقیل و قال
اور اپنا ماجرا ظاہر کیا
کرکے چادر دوسرا اوڑا ہی وہ
ہے بجاد از کسرہ با ای فہیم
مسجد نبوی میں جا بیٹھا ہی وہ
یک مسافر ہیں من بیکس و فقیر
ہاتھ کب ایمان کی دولت لاؤں یہ
اسکو فرمائے میں تب شاہِ انام
صدق ہی کلمہ شہادت کا پڑھا
بے زر و بی مال تھی اور بیکسان
کھینچکر آفات اور رنج و محن
ذکر و فکر و شغل تسبیحات میں
اور دل و جان سے تھے قربان رسول

وہ تبوک اور ہی پایا ہی وفات
پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا
پس محبت دولت ایمان کی
اس تمنا میں ہی کتنے دن کٹے
کر شرف ایمان کا تو پا دیگا
اور پھر وہ بھی نہیں اس عمر کا
تجکو کوئی شئے نہ ہرگز دیووں گا
لیجئے سب لے لیا اُس کا چچا
اس کی مادر ایک کنبل اسکو دی
ذوالبجادین اس لئی پایا لقب
پس اسی حالت سی وہ نیکو نصاب
جب نبی آئے نماز صبح کو
ایک مدت سی تھا مشتاقِ لقا
شکر للہ آج میں دیکھا قدم
نام عبداللہ جان تیرا ہے اب
سرورِ عالم بہت ہی خوش ہوئے
اور نہیں رکھتے تھے وے اہل و عیال
کرکے ہجرت آئے تھے وہ باشرف
توڑ کر ہر خواہشِ نفسِ خبیث
الغرض ایسا ہی عبداللہ بھی

اسکا قصہ ہے عجب اے نیکذات
فضلِ حق سی نوجوان جب ہوا
دل میں اس کی یک بیک پیدا ہوئی
تا کہ مکہ فتح کر حضرت پھرے
میں بھی تیری ساتھ ایمان لاؤںگا
اذن دے پس تا میں ایمان لائیگا
بلکہ جو بخشا ہوں واپس لیووںگا
چادر و لنگی تلک بھی لے چکا
اسکے دو ٹکڑے کیا ہی وہ تب ہی
کہتے کنبل کو بجاد ای باادب
ہے مدینہ کی طرف نکلا شتاب
دیکھکر پوچھے انہی ہے کون تو
تھا ہی ہر آن غلبہ شوق کا
دفع مدت کا ہوا درد و الم
ذوالبجادین ہی سجہ تیرا لقب
اہلِ صفہ میں اُسے داخل کئے
اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال
حق کے اور حق کے پیمبر کے طرف
سیکھتے حضرت سے قرآن و حدیث
سیکھنے قرآن لگا ہی از نبی

ایکدن از بس کمالِ شوق سے — بیٹھ مسجد میں نہایت ذوق سے
لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ — کہ تبوک اوپر چلیں سب بے درنگ
دیکھئے قرآن بلند پڑھتا ہی اب — ہو نمازوں میں خلل جسکے سبب
کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہی قبول — اب یقین سے سو خدا کے سو رسول
ترکِ اولیٰ اور ادب کا بھی خلاف — حال کی غلطی میں ہی انسے معاف
عرض عبد اللہ حضرت سے کیا — یا رسول اللہ اب کیجئے دعا
پوست کوئی جھاڑ کا لے آ تو اب — شجر سمرہ کی وہ لایا چھال تب
کہ کیا ہوں اے خداوندا انام — خون اس کا کافروں پر ہے حرام
شہ کہے از بہر خوشنودی رب — جنگ کی نیت سے تو نکلا ہی جب
پس خدا کے راہ میں ہے ای سعید — جانئے بیشک ہوا ہی تو شہید
جب تبوک اوپر کیا لشکر نزول — اسکو تپ آئی کہے تھی جوں رسول
حارثِ مزنی کا بیٹا جو بلال — ہی کیا یوں نقل وہ فرخندہ فال
کہ موذن تھا جو حضرت کا بلال — وہ لیا تھا جب چراغ ای باکمال
قبر میں دیتے تھے اسکے تب اوتار — آنکو فرماتے تھے یوں شاہِ خیار
تین شخصی نے لحد میں اس کو رکھا — اور اینٹیں رکھکے کی ہی یہ دعا
یوں کہا ہی ابن مسعود گزین — کاش اسکی جا پہ رہتا میں یقین

مصحفِ اشرف بآوازِ بلند — پڑھ رہا تھا خوب تر وہ ارجمند
کی عمر نے عرض از شاہِ جہان — یا رسول اللہ یہ اعرابی یہان
تب کہی ارشاد یوں خیر البشر — کہ تو اس کو چھوڑ دی اب اے عمر
اس سے اب ظاہر ہوا بے قیل و قال — کہ یقین معذور ہیں سب اہلِ حال
الغرض لشکر کو لے خیر البشر — جب چلے سوے تبوک ای نامور
تا خدا کی راہ میں ہووے شہید — اس کو فرمایا نبی نے ای سعید
باندھی ہیں بازو پہ اسکی مصطفے — اور کہی اس طرح تب حق سے دعا
عرض پھر اسنے کیا اسطرح تب — کہ شہادت ہے مرا مقصود اب
تجکو تپ و بجی اس تپ سے ہی جان — دارِ دنیا سے تو ہو وے گا روان
اس سفر میں پس وہ مقبولِ خدا — تھا ملازم شاہِ عالم کا سدا
پس اسی تپ میں وہ پایا ہی وفات — کیا سعادت اور شہادت آئی ہات
دفن جب اسکو کئے ہیں وقتِ شب — میں بھی حاضر تھا وہاں دیکھا ہوں تب
قبر میں اترے تھے خود خیر البشر — اور جنازہ اسکا بوبکر و عمر
کہ تمہارے بھائی کو ای باشرف — تم دونو پہنچاؤ اب میرے طرف
کہ نہیں خوشنود اس سے یا خدا — تو بھی رہ خوشنود بس اس سے سدا
تھا زہی میری سعادت کا سبب — دائما راضی رہی ہیں اس سے رب

تین صحابی بلا عذرِ صحیح غزوہ تبوک میں حضرت کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اس لئے وے معرضِ عتاب میں آنا پھر وے بڑے نفس کشی میں پڑنا اور توبہ نصوح کرنا اور اُن کا توبہ قبول ہونا۔

اور سفرِ تبوک میں ای باصواب — تین ہو وے جو شہ کی ہمراہ رکاب
رکھتے تھے عذر صحیح اُن سے کئے — اور بلا عذرِ صحیح تھے دوسرے
ایک ابوذر ابو خیثمہ دوسرا — کعب بن مالک ہی انسے تیسرا
گرچہ بوذر رہ گیا تھا ای میان — لیک شرمندہ ہو نکلا بعد از آن
شاہ پہنچے تھے تبوک اوپر مگر — تب ابوذر دور سے آیا نظر

ان سے تھے اکثر منافق گمرہان — آہ تھی بعضے مسلمانان بھی جان
اُن سے بے عذر صحیح جو رہ گئے — جانئے وے پانچ یہ اصحاب تھے
اور مرارہ بن ربیع ہی چاروان — اور ہلال بن امیہ پانچوان
اونٹ اسکا راہ میں جب تھک گیا — تب وہ سامان دوش پر لیکر چلا
لوگ بولے یا نبی آتا ہی اب — کوئی تنہا اور پیادہ نیک نسب

وہ ابوذر ہی کہے شاہِ ہدا
آیا آپ تنہا تو اور تنہا مرے
شاہ فرمائے میرے لوگون سے سب
ہر قدم کے واسطے ہے اشتباہ
اور ہی باقی تین یارونکا جو حال
تھا وہ ستر با صفا انصار سے

قصۂ کعب بن مالک

الغرض وہ کعب مالک کا پسر
عذر کچھ ایسا نہیں تھا ہے یہ مین
مین کبھی ویسا نہیں تھا مالدار
اس سفر کے واسطے لیکن ای یار
اور لوگ اس وقت سایہ چھوڑ کے
بولتا تھا نکلیں جس دن غازیان
بس گئی ہین تین دن یونہی گزر
بولتا تھا آہ مین یہ کیا ہوا
ہاتھ بس افسوس کے ملتا تھا مین
جن کو جھوٹا اور سچا عذر تھا
اور اس غزوہ مین وہ سالارِ دین
پر دو کپڑے بھی اور ان پر نظر
یا رسول اللہ کسی وقت ہم یقین
الغرض وہ لشکرِ خیر الورے
لائی جب تشریف شاہِ کائنات
میری خاطر میں کئی بات آئی تب
آئے ہین جسدن مدینے مین نبی

پس وہ جب نزدیک تر پہنچا ہے آ
اور تمہارا روزِ محشر میں الٰہی
دوست تر ہی تو ہی میرا ہی اب
بخشندہ ہوگا ترا حق یک گناہ
یعنی وہی کعب و مرارہ اور بلال
عقبۂ ثانی مین جو حاضر ہوئے
حال سے اپنے دیا ہی یون خبر
جس سے رہ جاؤن مدینے ہی مین مین
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار
مین خریدا تھا دو اشتر راہوار
دھوپ مین زنہار آ سکتے تھے
مین بھی نکلونگا بلا شبہ و گمان
لشکرِ اسلام گزرا دور تر
کیسی دولت آہ اب مین کھو دیا
آگ میں حسرت کے بس جلتا تھا مین
سب گئے وے بھی منافق کے سوا
مجھکو گاہی یاد فرمائی نہین
اس کو اس غزوی سے پھیرا ہے مگر
اس سے نیکی کے سوا دیکھے نہین
جب مدینے کے طرف رجعت کیا
بسکہ حیرانی یہ وہی ہی مجکو بات
اور مرے خویشان بھی کچھ سکھلائی
عذر جھوٹے وہ گئی میرے کبھی

مرحبا فرمائی حضرت اور اٹھی
بعد اس کا حال پوچھی مصطفےٰ
اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
اور ہی دوسرا تو خیشمہ ای لبیب
کعب بن مالک کا قصہ مختصر
اور مشرف شرف ایمان سے ہوئے
کہ تبوک اوپر نہیں جو مین گیا
اور مہیا تھا بھی اسباب سفر
کوئی غزوہ میں کبھی یون لیجیے
پر ہوا جب گرم چلتی تھی و فور
میری گھر موجود تھی ہر چیز جب
لوگ جب نکلے ہین تب مین نے کہا
ہا نہ سی جب کام یون جاتا رہا
گھر سے باہر اتنے میں آتا تھا جب
اور قبای ایت حیاتِ مستعار
تھا بھی مجکو نہایت پیچ و تاب
پر تبوک اوپر گیا دو بار جب
تب معاذ ابن جبل اس کو کہا
جب سنے یہ بات سالارِ عرب
جب خبر میں اس کی آنیکی سنا
آپ کی خدمت مین کیونکر جاؤن میں
مصطفےٰ آ نکلے آگے ہی و لے
مین نے تب بولا کہ اب میری نجات

اور کہی حق رحم بوذر پر کرے
اونٹ کا قصہ وہ سب ظاہر کیا
تا ملے آ کر ہمارے سے بہم
آگے گزرا حال اسکا عنقریب
پہلے لکھتا ہوں یہ سن ای ذوالوقار
اور رسول اللہ سے بیعت کیے
آہ وہ ایک مبتلائے مرض تھا
مرکبان بہتر تھے حاضر میرے گھر
دو شتر میرے سے نہیں ہمراہ تھے
اور مدینے میں تھا ہنگام کھجور
کچھ میں تیاری نہیں کرتا تھا تب
آج کے دن کام یہ کل جاؤنگا
غم کا ایک صدمہ بڑا مجھپر ہوا
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار
کیونکہ مین شہ کے ہوا ہمراہ رکاب
کہدیا اپنا یہی اس طرح تب
ہی قسم حق کی سخن تو بد کہا
کچھ نہ فرمائے رہی خاموش تب
اور میرا درد و غم زاید ہوا
آہ اب کیا عذر یارب لاؤن میں
تھے وہی تدبیرات خاطر میں میرے
صدق و سچائی سوا آوے نہ بات

جو منافق لوگ تھے کہا کر قسم — جبکہ جھوٹے عذر لاتے تھے بہم
پس گیا در خدمتِ شاہِ انام — اور ادب سے مین بجالایا سلام
دیکھ مین وہ حال بیخود ہو گیا — مجکو تب پوچھے وہ شاہِ انبیا
مین کیا تب عرض ای شاہِ انام — ہان مہیا مجکو سامان تھا تمام
بے نصیبی اس لئی مجکو ہوئی — اور یہ دولت ہاتھ سی میرے گئی
خویش میرے جبکہ یہ فرمان سنے — وی ملامت سب مجھے کرنے لگے
مین کہا اس بات کا ہی مجکو ڈر — وحی نازل ہو وے میرے جھوٹ پر
جو کہ جھوٹا بول دیتا پر یہان — صدق و سچائی سوا چارہ کہان
بولے ہے دو شخص کا ایسا ہی حال — کہ مرارہ اور دوسرا ہے بلال
اور کئے تھے منع سالارِ انام — کہ نہوں اصحاب ہمسی ہمکلام
گزری مین اسطرح سی پنجاہ روز — تنگ ہے آ جان سی ہم بادرد و سوز
ضعفِ پیری سی بھی تھی وے ناتوان — لیک مین تھا جب قوی اور تھا جوان
غایتِ الطاف سے خیر البشر — کرتے تھے میری طرف کوری نظر
اور کسی حاجت کی خاطر جا نیو — گھر سے باہر اپنے مین آتا کبھو
بو قتادہ ابنِ عم تھا جو میرا — وہ یقین میرا بڑا ہی دوست تھا
ایک دن مین باغ کو اس کی گیا — اور محبت سے سلام اس کو کیا
مین کہا ای بو قتادہ پاک خو — جانتا ہے خوب تو اس بات کو
اور نفاق و شرک کو سر و جہار — دل مین میرے جا نہین ہی زینہار
مین کہا اسنے بارا ایسا ہی ملول — وہ کہا اللہ جانے اور رسول
پس مدینے کی طرف آیا ہو مین — ایک نصرانی کو تب پایا ہون مین
ہاتھ میری اس نے نامہ وہ دیا — تھا یہی مضمون بدسمین لکھا
اور کئے ہین دور اپنے سے بہم — ان کے یار انجیہ کرتے ہین ستم
تو ہمارے پاس آ آب جلد تر — دیکھ ہو کیسی تری عز و وقر

عذر ظاہر ان کا کرتے تھے قبول — چھوڑتے باطن خدا پر وہ رسول
مسکرائے دیکھ مجکو مصطفےٰ — مسکراتا پر وہ خشم آمیز تھا
تو بہ غزوہ میں نہ آیا کیا سبب — کیا نہ سامان تھا مہیا تجکو سب
نفس پن غافل کیا مجکو یقین — راہ مارا میری شیطان لعین
شاہ فرمائی کہ اٹھ اور جا تو اب — آوی تا حق مین تری کچھ حکمِ رب
کہ تو جا مانند اوروں لے یقین — عذر جھوٹا کس لئی لایا نہین
جانیو تم کوئی دنیادار ہے — کام ایسا گر پڑا ہوتا مجھے
بعد از آن لوگوں سی مین پوچھا نہان — واقعہ ایسا کسیکو ہے پڑا
تب کہے اک مجکو ہو ایسی قرار — کہ تھی وی دو مومنِ پرہیزگار
وے کئے تھے ہم سی دوری اختیار — درد تھا ہم کو بڑا لیل و نہار
اور اس مدت مین وے ہر دو کہین — گھر سے باہر اپنے آتے ہی نہین
جاتا تھا مسجد کو از بہرِ نماز — بیٹھتا کونے مین لرزان بانیاز
اور جب مین دیکھتا شہ کیطرف — پھیر لیتے مجھ سے روے باشرف
کوئی مومن مجکو نین کرتا سلام — اور نہین کرتا تھا میرے سے کلام
باغ یک باہر مدینے کے جو تھا — یک مکان تھا امین رہتا وہ سدا
وہ نہین مجکو دیا اس کا جواب — اور منہ پھیرے لیے میرے سے شتاب
کہ خدا کو اور نبی کو اس کی ہان — دوست تر رکھتا ہون مین تو عیان
کس لئی کرتا نہیں مجھ سی کلام — نین جواب اس کا دیا وہ نیکنام
تب مجھی رقت ہوئی بے اختیار — رو دیا اس وقت مین پس زار زار
حاکمِ غسان میرے نام سے — نامہ لکھ بھیجا تھا اسکو شام سے
کہ سنے ہین ہم محمد مصطفےٰ — ہین بہت ہی کعب تیرے پر خفا
شخص تو دیکھا نہیں بقا و قیل — کہ کرین اس طرح سی تجکو ذلیل
جب وہ نامہ مین نے دیکھا تب کہا — آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پر بلا

صداقت کعب و مرارہ و ہلال کا توبہ قبول ہونا

ابتلا کیا سخت تر اس سے رہے
کر تو کالا اپنا منہ اب سوئے شام
بعد ازان میں اپنے گھر آیا ہون جب
بولے مین دینا طلاق اسکے تئین
اور وے دو صحاب پر بھی بیگمان
کہ مرا خاوند بوڈھا ہے یقین
شاہ فرمای کہ خدمت کیجیے
قصہ کوتہ کعب کہتا ہے بسوز
ایک ٹیلے پر کسی نے آ کھڑا
ایک روایت ہے بکوہ سلع آ
شکریہ سجدہ بجا لایا ہون مین
تہنیت میری مہاجر سب کیے
غایت فرحت سے رو ی شاہ دین
جب سے تو پیدا ہوا مان سے یقین
مین کہا کیا شکریہ مین اس کا اب
شاہ فرمائے نہین مین نے کہا
اور ہلال از غایت درد و ملال

تعریف توبۂ نصوح

وہ وہین سجدے مین سر اپنا رکھا
کہتے ہین وہ اندنون مین لا کلام
شیخ دین بوبکر وراق امیان
کیا نشان ہی اس کی دیجئی خبر
اور اس کا نفس بھی ہوجاے تنگ
لیئے نام اُن کا مرارہ اور ہلال

کفر پر کافر مجھے دعوت کری
اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
مصطفی کا حکم یہ آیا ہی تب
بلکہ صحبت اس سے نارکھنا یقین
حکم سے پہنچے مین وہی شاہ جہان
کوئی خدمتگار بھی اس کا نہین
ہان مگر قربت سے دوری لیجیے
گزری پوری ہمیہ جب پنجاہ روز
اور کی اس طرح سی مجکو ندا
حضرت صدیق نے کی ہی ندا
او حضور مصطفی آیا ہون مین
لیک وے انصار سب خاموش تھے
بدر کی مانند رخشان تھا یقین
اس سے بہتر تجھپہ دن آیا نہین
صدقہ دون مٹا اپنا مال سب
یا نبی آب دیوُن ثلث مال کیا
ہو گیا تھا ضعف سے مثل ہلال
اور یہا تک گریہ وزاری کیا
کر دیا تھا کم بہت آب طعام
جو بڑا تھا پیشوای عارفان
تب کہا یون اُن کو شیخ ذوالکرم
لیتے جینے سے بھی جی آدمی تنگ
ہووے راضی اُنسے ہر دم ذوالجلال

مین جلا ڈالا وہ نامہ آگ پر
ناخوشی بہتر نبی کی ہی مجھے
بیوُن تا بی بی سے اپنے مین فراق
مین نے تب بی بی کو اپنے حکم پر
ہی روایت جبکہ بوڈھا تھا ہلال
کیا مجھے ہے اذن ای شاہ ہدا
بولی ضعف و درد و غم سے اب یقین
ایک شب اپنی جھاڑی کے اُپر
لیے خوشی ای کعب ہمت اب ملول
پس مرے یاران پیاسے آئے میا
تب مہاجر اور انصار کرام
مین کیا سالار عالم کو سلام
مجکو فرمائی کہ تجکو ہو خوشی
کہ کمال لطف سے رب الورا
شاہ عالم نے کہا ایسا نہ کر
نہ کہے ہان ثلث دینا ہی بھلا
بولتا ہی یون سعید باصفا
سر اٹھانیکا نہ تھا مجکو گمان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صوم وصال
اس سے پوچھے ایکدن آ یا فتوح
باوجود ایسی فراخی کے زمین
جسطرح سے کعب نے تو یہ کیا
جب ہوا تو یہ وے تینون کا قبول

اور قاصد کو کہا اے بدگہر
بالیقین لاکھون عنایت ہے ترے
مین نے پوچھا کیا اسے دیوں طلاق
باپ کے گھر اس کے بھیجا جلد تر
اس کی زن حضرت سے کی آ عرض حال
کہ مین خدمت اس کی لاؤن بجا
ہلنے چلنے کی اسے طاقت نہین
مین پڑا تھا تنگ دل افسردہ تر
کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
اور بشارت یہ مجھے پہنچائی مین
بیٹھے تھے در خدمت شاہ انام
تھے بہت اسوقت پروہ شادکام
تجھپہ ایسا دن نہ آیا ہو کبھی
ہی کیا مقبول توبہ اب ترا
مین کہا کیا نصف دیوُں مال و زر
اور بہت ہی ثلث پس مین نے دیا
جب بشارت اس کو مین جا کر دیا
کہ نکل جاویگی تن سے اُسکی جان
اور بہت روتا تھا ہر دم پر ملال
کہ وہ توبہ جس کو کہتے ہین نصوح
تنگ اس تایب پہ ہو جاوے یقین
اور اس کے وہ دو یار باصفا
تب یہ آیت پائی ہی شرف نزول

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ۔ ترجمہ۔ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر۔

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ

ترجمہ۔ اور اُن تین شخص پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اُن پر زمین باوجود اس کے کہ کشادہ ہی اور تنگ ہوئی اُن پر اپنی جان

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ ترجمہ۔ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو

ساتھ سچوں کے **ف** یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے (سورۂ توبہ)

ابو لبابہ رضی سے بسبب اقتضائے بشریت کے خدا و رسول کی ایک خیانت سرزد ہونا اس لئے وہ آپ کو مسجد کی ستون سے پندرہ روز تک باندہ لینا اور بغایت پشیمانی سے توبہ کرنا اُن کا توبہ قبول ہونا

بولبابہ پانزدہ دن آپ کو ۔۔۔ کھام سے مسجد کی باندھا تھا جو
یعنے ابنای قریضہ پر یقین ۔۔۔ جب محاصر ہوگئے تھے شاہ دین
بولبابہ کو روانہ تا کریں ۔۔۔ مشورہ اس سے کریں اصحاب میں
پس اُسی بھیجے ہیں شاہ نے آسیا ۔۔۔ بولبابہ ان کی قلعے میں گیا
اور زن و اطفال سب رونے لگے ۔۔۔ اپنی سختی اس سے سب ظاہر کئے
بولبابہ کو تب ان کے حال پر ۔۔۔ رحم آیا اُن کا رونا دیکھ کر
وہ کہا ہاں آؤ قلعے سے اُتر ۔۔۔ اور پھیرا ہاتھ اپنا حلق پر
بولبابہ گرچہ ایسا کہہ دیا ۔۔۔ اور تبھی دل سے پشیمان ہو گیا
بس پشیمان اور شرمندہ ہوا ۔۔۔ جلد استرجاع کی آیت پڑھا
نا تو حضرت سے نہ یاروں سے ملا ۔۔۔ بلکہ سوی مسجد نبوی گیا
اور بولا کوئی نا کھولے مجھے ۔۔۔ جبتلک اللہ نا بخشے مجھے
کہ اگر ہوتا وہ حاضر میرے پاس ۔۔۔ اسکی بخشش مانگتا میں حق کے پاس
جب تلک اس کو نہ بخشیگا وہ رب ۔۔۔ آہ اس کو کس طرح کھولوں میں اب
دانۂ خرما کھلاتی تھی اُسے ۔۔۔ اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے
یونہی پندرہ ۱۵ دن ہوئے ہیں منقضی ۔۔۔ اور سماعت اُسکی تب جاتی رہی
وحی اُس کی باب میں نازل ہوئی ۔۔۔ مومنوں کو سب خوشی حاصل ہوئی

وہ بھی اس غزوے کی بعد ازیں پہچان ۔۔۔ مختصر اس کا یہی قصہ ہی جان
تنگ آ اُس قوم والوں نے تمام ۔۔۔ شاہ کی خدمت میں یہ بھیجا پیام
کیونکہ ہم سوگند انکا تھا وہ جب ۔۔۔ اس لئے اُس کو کیے ہیں ہم طلب
اسکے استقبال تب آئے ہیں زود ۔۔۔ مرد و زن پیر و جوان سارے یہود
جب سے اس قلعے میں ہیں محصور ہم ۔۔۔ ہیں بہت پر درد اور رنجور ہم
پوچھی کہہ کیا مصلحت ہے ہمیں اب ۔۔۔ نیچے اس قلعے کے اب ہم آئیں سب
یعنے زیر قلعہ جب آؤگے تم ۔۔۔ ذبح بکھر جا تو ہو جاؤگے تم
جب خدا کی اور رسول اللہ کی ۔۔۔ یہ خیانت آہ اس سے ہو گئی
پس کیا رجعت وہیں روتا ہوا ۔۔۔ اپنے منہ کو اشک سے دھوتا ہوا
سخت ایک زنجیر سے اپنے تئین ۔۔۔ کھام سے مسجد کے باندھا ہے وہیں
یہ خبر جب سرورِ عالم سُنے ۔۔۔ لطف سے اسطرح فرمانے لگے
کیا کروں کر عہد وہ حق سے تئین ۔۔۔ یوں لیا ہی باندھ جب اپنے تئین
کہتے ہیں لڑکی جو اسکی ایک تھی ۔۔۔ باپ کے پاس اپنے آتی تھی وہی
کھولتی تھی اُسکو بر وقتِ نماز ۔۔۔ اور برائے حاجت بول و براز
اور بصارت کا بھی جانا تھا قریب ۔۔۔ تب کیا توبہ قبول اسکا مجیب
اُم سلمہ کے تھے گھر شاہ جہان ۔۔۔ یکبیک خندان ہوا اور شادمان

بی بی کہتی ہی کہی مین شاہ سے
کہ ہمیشہ آپکو حق خوش رکھے

بولبابہ کا گنہ بخشا گیا
کہ کیا تو بہ قبول اس کا خدا

در پہ حجرے کے کھڑی رہکر تبھی
ام سلمہ نے بشارت اس کو دی

کھولنے اسکو وہین دوڑے ہین سب
بولبابہ نے کہا یون انکو تب

تشنہ نماز صبح کو آے ہین جب
اس کو دست پاک سے کھولی ہین تب

فَاعْتَرَفُوا بِذَنۢبِهِمْ سورۂ ملک

اسلیئے باندھا گیا تھا اور وہ کھام
ہی ابھی در مسجد شاہ انام

معنی ایلا قسم ہے جانئے
کہ نہ زن سی مرد نزدیکی کرے

کہ وہ ایسا چاہتے نفقہ لباس
کہ میسر تب نتھا ای حق شناس

یاک مہینا نہ کرے ان سی ملاپ
تا سزا اسکی انھین پہنچی شتاب

اور تب جو آپکا تھا یک غلام
کہ رباح اسکا جو تھا مشہور نام

اور شہرت یون مدینے مین ہوئی
کہ طلاق ازواج کو حضرت نے دی

بولتے ہین اس طرح حضرت عمرؓ
کہ میں مسجد کو گیا سن یہ خبر

اس غلام باصفا سے مین کہا
اذن لے میرے لیئے اب جلد جا

چند بار ایسا ہی مین بہیجا اسے
اذن نین حاصل ہوا لیکن مجھے

اسلیئے حق کی قسم کہا مین کہا
حکم گر ہووی رسول اللہ کا

پھر گیا میں جبکہ کر ایسا کلام
آگے ایسے میں پکارا وہ غلام

کیا دیئی ہو اب طلاق ای شاہ دین
بی بیونکو اپنے فرمائے نہین

پھر عمرؓ ایسا کئے بہتر کلام
کہ ہوے مسرور سالار انام

ایسے میں صدیقؓ بھی حاضر ہوے
اذن چاہی اذن تب انکو دیئے

دیکھتے کیا ہین کہ وہ حق کی رسول
ہین بہت محزون و دلگیر و ملول

یہ وہ نفقہ مجھسے کرتی ہین طلب
کہ نہین میں اس قدر رکھتا ہوں اب

یونہی چاہی مجھ سے نفقہ بیشتر
مین نے مارا اسکی گردن کی اوپر

اس خوشی کا کیا ہی فرماؤ سبب
شاہ عالم نے کیا ارشاد تب

پوچھی پھر مین کیا بشارت دون اسے
بولے گر چاہے بشارت دیجئے

جب سنی بی بی سی اصحاب رسول
بولبابہ کا ہوا تو بہ قبول

تم نہ کھلواوی تا شاہ امم
آپ ہی کھولے بالطاف و کرم

اور مجاہد نے کہا قرآن مین
آئی یہ آیت اسی کی شان مین

بعضے بولی بولبابہ کرکے چوک
بھی نہیں حاضر ہوا تھا بر تبوک

اس برس میں ہی رسول اللہ نے
اپنے سب ازواج سے ایلا کیئے

بی بیان یکبار سب حضرت کی مل
آہ حضرت کو گئے ہین تنگ دل

پس یہی تھا باعث رنجیدگی
اسلیئے ایلا کیئے ان سی نبیؐ

پس رسول اللہ کنارہ انسی لے
جاکے تشریف ایک حجرے مین رکھے

در پہ حجرے کے ہیں بٹھلای اسے
تا کسے بے اذن وہ آنے نہ دے

جو کوئی یاروں سے سنتا یہ خبر
وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر

یک صحابہ کی جماعت دلفگار
بیٹھی دروازے پہ تھی تب زار زار

اسنے جاکر پھر کے بولا اشتاب
اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب

میری بیٹی کی سفارش کیلیئے
میں آیا ہوں گمان شاید کئے

کہ مین ماروں اسکی گردن پر و ماں
حکم حضرت سے تجاوز نہ کروں

گر تم آو حکم آنے کا ہوا
میں گیا اور عرض خدمت میں کیا

کھولا مین اللہ اکبر سی زبان
اور کہا تھا جھوٹھ لوگونکا گمان

اور کہا جابر کہ یکدن اور بھی
جمع آئے در پہ اصحاب نبیؐ

بعد اذان آ اذن چاہی مین عمرؓ
اذن ان کو بھی دیئے خیر البشر

اور بیٹھے تھے وہان سب بی بیان
ان کو بتلا کر کہے شاہ جہان

یون کہا فاروق اعظم نے اسے
میری صورت جو ہی نبت خارجہ

پس یہ سنتے ہی ہنسے خیر البشر
تب اٹھے مین جلد بوبکر و عمر

حضرتؐ کا ازواج مطہرات سے ایلا فرمانا

عایشہ کو مارے صدیق گزیں / اور عمر بھی مارے حفصہ کو وہیں
مسکرائے دیکھ یہ خیر البشر / عرض یوں کرنے لگے ہیں تب عمر
ہم تھے جب تک مکے میں اے شاہ امم / عورتوں پر اپنے سب غالب تھے ہم
پر مدینے کے نسا بر شوہراں / ہیں گے غالب دیکھتے ہیں ہم یہاں
سیکھ گئیں ان کو ہماری عورتیں / سیکھی ان کی جرائتیں اور خصلتیں
الغرض ایسا ہی تھا وہ شاہ ہدا / یک مہینا بی بیوں سے تھے جدا
پورا انتیسا ہوا وہ ماہ بھی / پہلے آئے عایشہ کے گھر نبی
عایشہ نے عرض کی اے شاہ دیں / کر قسم تھی یک مہینے کی یقیں
ہو گئی ہے آج دن انتیسواں / شہ کہے یہ ماہ انتیسا ہی جاں
پس ہوئے در باب ازواج رسول / آیت تخییر یہ پائی نزول

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ
وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ
لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا

یعنے حق کہتا ہے اے میرے نبی / بی بیوں سے اپنے تو کہہ دے ابھی
تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی / یعنے دنیا میں کشایش رزق کی
اور اس دنیا کی زینت کا اساس / یعنے عمدہ زیور و بہتر لباس
پس تم آؤ تا کہ میں دوں تمہیں / اور اچھی طرح سے چھوڑ دوں تمہیں
یعنے اپنی دل کی رغبت سے یقیں / چھوڑ دوں تم کو کراہت سے نہیں
اور اگر اللہ کی چاہیں خوشی / اور خوشی اسکے رسول پاک کی
اور دار آخرت کی نعمتیں / نعمتیں اور راحتیں اور لذتیں
پس مہیا حق رکھا ہے لطف سے / تم سے اچھی عورتوں کے واسطے
دار عقبیٰ کا یقین اجر عظیم / یعنے مزدوری بڑی ہے اور نعیم
نعمتیں دنیا کی جس کے روبرو / کچھ نہیں رکھتے ہیں قدر و آبرو
جیسے آیت پائی ہے شرف نزول / عایشہ کو پہلے سنوائے رسول
اور فرمائے کہ دینے میں جواب / تو نکر فی الحال جلدی اور شتاب
مشورت ماں باپ سے کر لیجو آپ / بعد اسکے دیجیے اسکا جواب
عرض کی بی بی نے اے سالار دیں / مشورت کرنے کی کچھ حاجت نہیں
کہ یہ دنیا کی کشایش بالیقین / میں کبھی چہتی نہیں بلکہ چہتی نہیں
بلکہ حق اور اسکے پیغمبر کی میں / جان و دل سے خواستار آپ کی ہوں میں
بعد ازاں یونہی تمامی بی بیاں / عرض حضرت سے کیے سر و عیاں
چھوڑ دنیا کو گئیں سب ایکبار / حق کو اور حق کے نبی کو اختیار
زہد و ایثار و سخا میں بالدوام / درجہ غایت کو پہنچیں ہیں تمام
خاص بی بی عایشہ تھی بے عدیل / انکو تھی اس باب میں شان جلیل
سرور عالم کے بعد از ای خبیر / جب لگے آنے فتوحات کثیر
جب عراق و روم شام ای نیک ذات / فضل حق سے سو نکلے آئے ہات
تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوئی / اور بڑی اسلام کو شوکت ہوئی
تب خلیفے اور امرا اغنیا / جو تھے از اصحاب شاہ انبیا
بھیجتے تھے مال و زر از بس وفور / ہدیہ ازواج پیمبر کے حضور
بی بیاں خیرات کر دیتے تمام / آپ تھے زہد میں ہی بس مدام
ہے روایت یوں عروہ بن عمیر / کہ میں دیکھا چشم سے اپنے بخیر
کہ جناب عایشہ نے ایک بار / کر دئے صدقہ درم ستر ہزار
پیرہن اک تب انکے تن پہ تھا / دیکھا میں پیوند تھا اس کو لگا
اور عبد اللہ زبیر حق شناس / بھیجا یکدن لاکھ درم انکے پاس
کی اسیدن صدقہ وہ سب آشکار / اور تھی اس دن وہ بی بی روزہ دار

آیت تخییر

ازواج مطہرات کا دنیا پر آخرت کو اختیار کرنا

حضرت کا بیبیوں کو قناعت اور زہد و ورع کی ترغیب

ایک حبہ بھی نہ سالن کو رکھی / پس نمک اور نان سے افطار کی
انکی باندی نے کہا ای محترم / گر نہ ہوتے گوشت کے یکدم

اسکا میں سالن پکاتی تھی شتاب / عایشہ اسکا کہیں یوں جواب
کہ نہ مجکو یاد آئی تب یہ بات / ورنہ دیتی ایکدم تیرے ہات

اور خزیمہ کی بھی بیٹی ای امیں / جو تھی زینب زوجہ سالار دیں
استفدہ دیتی مساکین کو طعام / کہ ہوا ام المساکین اسکا نام

اور زینب جو تھی بی بی دوسری / کہ وہ بیٹی تھی مقر جحش کی
والدہ اسکی تھی حضرت کی پھپی / تھا امیمہ نام اسکا ای اخی

ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا / صدقہ دیتی تھی وہ در راہ خدا
قصہ وہ خیرا ہیں ای نیکذات / تھا بہت لمبا اسی بی بی کا ہات

بی بیوں سے بولے تھے خیرالوریٰ / تم سے جسکا ہاتھ لمبا ہوویگا
وہ ملیگی مجھ سے آکر جلد تر / پس ہوی جب رحلت خیرالبشر

ماپنے میں ہاتھونکو اپنے بی بیاں / بی بی سودہ کا تھا لمبا ہاتھ جاں
ایک پہلے بی بیوں سے وہ سبھی / حضرت زینب ہے جب نقل کی

سمجھے لینے ہاتھ سے تھی یہ مراد / ہاتھ لمبا ہو سخاوت میں زیاد
الغرض وہ آیت تخییر جب / آئی ہے سب بی بیاں حضرت کی تب

خواہش دنیا سے ہو کر دور تر / زہد اور ایثار میں ماند ہے کم
انکی طاعت اور تقوی کا بیاں / پس ازاں چاہتا ہے ایماں

ذکر میں اس کے اگر چاہے خدا / یک سالہ ہی لکھونگا میں صدا
اور سوا ان بی بیونکے ای کی / بھی تھی یک عورت رسول اللہ کی

آیت تخییر جب آئی اسے یار / آہ وہ دنیا ہی کی ہی اختیار
پس بحکم حق ای باوفا / دیکھے اسکو مہر دو تاکہ طلاق

شاہ عالم نے اسے رخصت کیا / حال اس عورت کا آخر یہ ہوا
خستہ خوار وہ رہ سے جو نکر / رات دن وہ ایسا کرتی تھی گزر

دیکھو لوگو نے کیا اس سے سوال / کون ہے تو بول کیا تیرا ہے حال
بولی وہ بدبخت ہوں میں زینت کا / کہ جو کی میں آہ دنیا اختیار

پس جو عقبی چھوڑ دنیا لیویگا / حال آخر اس کا ایسا ہوویگا
حب دنیا سے سدا شام ونگاہ / حق تعالی دیوے مومن کو بنا

حضرت کا زہد اختیاری

اور ان ایام میں لے باصفا / جب تھی تنگی بر جناب مصطفیٰ
بولتے ہیں اس طرح حضرت عمر / کہ گیا میں یکدن حضرت کے گھر

اوسکے اذن جب اندر گیا / دیکھتا کیا ہوں کہ شاہ انبیا
تنہ تنہا ہی لیٹے بر حصیر / اس سے ہے پہلوی حضرت نقش گیر

زیر سر بالیں ہے یک ایسا دھرا / بار سے بیکا ہی اس میں بھرا
اور دیکھا آہ تب برگ شلم / ہیں بچھا نہ آپکے زیر قدم

صاع یک جو اور کوزہ آب کا / اور کچھ گھر میں نہ تھا اسکے سوا
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے / گھر کے تھے دیوار سے لٹکے ہوئے

میں نظر اس حالت اور جب کیا / سینہ بھر آیا سو میں رونے لگا
پوچھے حضرت کیوں تو روتا ہے ملول / میں کہا کیونکر نہ روؤں یا رسول

آپکو جب دیکھوں اس حالت میں / آہ ایسی تنگی و شدت میں میاں
قیصر و کسری جو ہیں کفار میں / کیسی راحت میں سدا سرشار ہیں

آپ بیشک ہیں رسول اللہ کے / درگہ حق میں دعا اب کیجے
نافراخی دے کرم سے اپنے رب / آپکے اور آپ کی امت پہ سب

بات یہ سنتے ہی پس حضرت اٹھے / اور سیدھا بیٹھ فرمانے لگے
ای ابن الخطاب کیا جانا ہے تو / کیا نہیں یہ بات بیجا ناہی تو

کافروں کو عیش اس دنیا میں ہے / اور ہے ہمارے واسطے عقبی امیں
یہ جو فرمائے وہ سالار انام / محض تھا وہ از پی تفہیم عام

ورنہ وہ انوار و اسرار شریف — اور شہود و ذوق و لذات لطیف
راوی کہتا ہی سنا میں جب یہ بات — تب کیا اقرار صدق لکے ساتھ

اور وہ حظ نعمت دارین ال — پاتے ہیں دنیا میں ہی پیغمبر آل

دینا وبمحمد رسولا — یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام

کرا امیر حاج با عز و شرف — جلد تر بھیجے ہیں مکے کی طرف
اونٹ پر اپنے بٹھا عزت کے ساتھ — بھیجے مکے منادی نا برات
شرط وعادت تھی عرب بیچ قدیم — اسلئے بھیجے علی کو ای سلیم
کہ امیر حج کے آئے آپ کیا — یا ہو تابع تب کہے یوں مرتضی
پہنچے ہیں مکے کو جا دو دو ہو جب — مومنوں کو ساتہ لے صدیق تب
اور طریقے پر ہی اپنے کافر ال — حج بجا اس سال لائے کیگیاں
کوی مشرک سال آیندہ میں آ — حج بیت اللہ نا لاوے بجا
مشرکان پھی دو سر در چار ماہ — جس جگہ پہنچی ہیں جالیویں پناہ
اس میں ہی بہت آئے وفود — للہ ہیں یہاں اس سورہ پہ زود
طور پر فہرست کے بھی ایمان — نام ہی انکے لکھوں گا کہ یہ سال

اور اسی سال نو القعدہ بیچ حال — حضرت صدیق کو شاہ جہان
صبح ان تک جبکہ وہ پہنچے ہیں آ — تب علی مرتضی کو مصطفے
جسکے جانے سے ستا تا ہو برات — اسکو رہنا ہی قرابت اسکے ساتھ
مرتضی جا کر ملے ہیں انسے جب — پوچھے ہیں صدیق اکبر انسے تب
آپکا تابع ہوں میں ہی پا کذات — محض آیا میں سنا دینے برات
حج بیت اللہ کو قایم کیے — شاہ عالم کے مطابق شرع کے
نحر کے دن پاس جمرہ کے علی — سب کو سنوائے ہیں با شان جلی
صلح تھا جن مشرکوں سی بیں — صلح کے ایام تک ہی وہ رہیں
پس ابو بکر و علی مرتضی — آکے پہنچے در جناب مصطفی
وفد کی معنی جماعت ہی یقیں — جمع ہو اسکا وفود ای اہل دین
وہ کئے اوراق ہو وینگے یقین — اسکی اس نسخے میں گنجایش نہیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

اور دسویں سال لکھے شاہ دیں — نامہ نجران کے نصارا کے تئیں
ساتھ اسوار انسے نکلے جلد تر — پہنچے جب نزد مدینہ آن کر
کھینچے دامان زین پر اپنے تب — مسجد نبوی طرف آئے ہیں سب
جبکہ پہنچی انکا وقت نماز — رو بمشرق وے کھڑے ای بانیاز
جبکہ وے فارغ ہوئیں از نماز — بات کرنا چاہے ساریا نیاز
وے نکل مسجد سے باہر تنگدل — بولے ابن عوف اور عثمان سے ل
وہ کہے پوشاک یہ ہر آتشین — سب کہاں ہیں اور سینے کے نگیں
یونہی اکڑے کیے ہیں جب سلام — تب جواب انکو دئے شاہ انام
دعوت اسلام کی حضرت نے جب — بہرہ ایمان ش دیا ہیں تب

دعوت اسلام تھی اسمیں رقم — پس وے سارے مشورت کرکے بہم
ریشمی کپڑے گراں سب پہنکر — اور پہنے کی انگوٹھی ہر نفر
اور کئے ہیں شاہ عالم کو سلام — انسے پھیرے منہ کو سالار انام
منع کیا چاہے ہیں اصحاب جب — شہ کہے چھوڑو کہ پڑ لیں نہی سب
اپنہ فرمائے نہ حضرت التفات — اونہیں ہرگز کئے ہیں انسے بات
آکے پوچھے وے دو نوا مرتضی — آپکی اسباب ہیں ہے رای کیا
راہ ہو نکا پہنکر سارے لباس — جاویں لیکے خدمت سالار زیاں
اور کہے حق کی قسم ہی بایقین — پہلے ساتھ انکے تھا شیطان لعین
اور کہے وے عرض ای شاہ ہدا — باب میں عیسی کے فرماتے ہو کیا

مصطفےٰ فرماتے ہیں اس کا جواب وحی کا تھا آپ کو انتظار	آ چکے دن ہی نہ میں لگا تا تا یہ آیت آئی ہے از کردگار	دل ناصبی تم کرو اس تنہرنا کہ جواب اسباب یوں نہیں إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ

مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ فَمَنْ حَاجَّكَ

فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ

وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۔ یہ آیت سورہ آل عمران میں آئی ہے اسکو آیہ مباہلہ کہتے ہیں اسکے نازل ہونیکا سبب یہ ہو کہ نجران کے نصاریٰ نے حضرت کے جناب میں حاضر ہوکے کہا کہ کسلیے آپ ان کو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا العیاذ باللہ عیسیٰ کو عبد اللہ کہا گالی نہیں حقیقت میں بندہ اللہ کا ہے اور اسکا کلمہ جو ڈالا گیا طرف مریم کے ۔ انھوں نے یہ سنکے غصہ ہوے اور کہا کہ کون بندہ ہی جو بغیر باپکے پیدا ہوا تب یہ آیت شریف نازل ہوئی إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ یعنے بے شک مثال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی ہی اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے ہو پس جو کوئی بغیر باپکے ماں کے شکم سے پیدا ہوا اس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو پیغمبروں کی روحکی پاکی اصلاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں اُن ہر دو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت سے ہی پس آدم کی پیدائش کا بیان کرتا ہی خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اس کے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهُ یعنے پس کہا اس قالب کو كُن یعنے روح کیساتھ زندہ ہو فَيَكُونُ پس ہو گیا ۔ یعنے ہم خاک کو کہے کہ آدم ہوا اور ہوا کو کہے کہ عیسیٰ ہو الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنے عیسیٰ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی بات ہی فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ پس مت رہ شک لانے والوں سے ۔ اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف ہی لاکن اس سے آپکی امت مراد ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے سے عیسیٰ کے باب میں مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجہ کو علم یعنے وہ دلیل جو عیسیٰ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ تو کہہ اے میرے رسول آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ اور اپنی جان اور تمھاری جان ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر مبالغے سے دعا کریں فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر ۔ بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنیکا جو حکم آیا اسکا سبب کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہوے کیونکہ آدمی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہی جب مباہلے میں انکو شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر ۔ اور نبتہل کا مصدر ابتہال ہے ۔ یہاں ابتہال کے معنے مبالغے سے دعا کرنا ہے كَذَا فِي تفسیر حسینی و فیض الکریم

ان کو یہ آیت سنا کے شاہ دیں
وے کہے سب آج مہلت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سر بسر
گر نہ جیتے ہو تو چھوڑیں پیا دیں
آکے باہر ان کو فرمائے سنو
وہ کہا ای قوم ہو و ہشیار
مت کرو زنہار انسے ابتہال
پس نہیں آئے ہیں ویرا ابتہال
گر کئے ہوتے وہ مجھ سے ابتہال
اہل نجراں خوار ہوتے سب ضرور
آپ سے کرتے نہیں ہم ابتہال
بولے ہم کو جنگ کی طاقت نہیں
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سو دمت کھاؤ نخس ہے اور بد
یک صحابہ کی جماعت ای امیں
یارسول اللہ یک مرد امیں
شاہ فرمائے امین با صفا
ملک میں وے اپنے جا پہنچے ہیں تب
انکی تبعیت سے بے ریب و گماں
مملکت کو اس کے وہ خیر البشر
اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
بعد ازاں خالد کو بھیجے باشتاب
بعد ازاں در شہر رمضان با وقار

تب بھی کچھ بحثی کو وہ چھوڑے نہیں
مشورت ہم کرکے بعد کل آئینگے
کہ محمد حق کے ہیں پیغامبر
صلح تم انسے کرو بے نقص و کیں
بد دعا کرنا ہے ان تم آئیں کہو
پنجتن یہ آئے ہیں جو با وقار
ہو وینگے تم سب ہلاک و پائمال
اور فرمائے رسول ذو الجلال
مسخ کردیتا ادھوں کو ذو الجلال
بلکہ سر پر جو اڑیں ان کے طیور
شہ کہے ایمان سے پاؤ کمال
آپ سے ہم صلح کرتے ہیں یقیں
ان کو فرمائے ہیں تب خیر البشر
سود سے بھی مت کرو دادو ستد
شاہدی او پر لکھی اپنی وہیں
بھیجئے ہمرہ ہمارے پیش میں
لاوے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہے تھوڑے ہی دن گزرے ہیں جب
یک جماعت لائی ایماں بعد ازاں
چار شخصوں کو دئے تقسیم کر
ایک حصہ پر دئے ہیں مرتضیٰ
سوی نجراں اک قبیلے کی طرف
مرتضیٰ کے ساتھ دے سہ صد سوار

پس بفرمانِ خدای ذو الجلال
تھا نہیں ان کا جو عاقب ہوشیار
ابتہال انسے کرو مت زینہار
دوسرے دن وہ رسول کائنات
اور بلائے ان کو بہر ابتہال
ہیں یہ ایسے جا ہینگے حق اگر
اور نصرانی بھی کوئی بر زمیں
ہے قسم پروردگار پاک کی
بندر و خنزیر ہوکے سب کے سب
آگے ہی یک سال کے مرتے تمام
بولے ایماں بھی نہیں لاتے ہیں ہم
دیوینگے ہر سال حلے دو ہزار
گر پڑیگا کچھ مسلمانوں کو کام
پس ہوئے صلح ان با تونپہ جب
صلح نامہ اہل نجراں کو دئے
گر ہمارے میں کچھ آوے اختلاف
بو عبیدہ ہے امین پاک ذات
جلد سید اور عاقب آئے ہیں
اور راہی ہی ہیں سال باذان نیک ذات
ایک حصہ اس کے بیٹے کو دئے
اور معاذ ابن جبل کو ایک پہ
ان کو وہ دعوت کیا ہی جا کے جب
مصطفےٰ بھیجے سوی ملک یمن

شہ بلائے ان کو بہر ابتہال
مشورت اس سے کئے سب ایکبار
دو جہاں میں ہو وینگے تم خوار و زار
حیدر و حسنین زہرا کو لے سات
انمیں بوالحارث جو تھا اک باکمال
حق دکھلا دیوے ہمارا ان سر بسر
نا رہیگا جانیو باقی کہیں
دست قدرت میں ہے جسکے جان میری
اپنے آتش میں ٹیڑی وادی یہ سب
پس کئے یوں عرض ای شاہ انام
شہ کہے پس جنگ پر آو بہم
تیس اونٹاں تیس گھوڑے با سوار
دو امانت تیس یہ چیزیں تمام
اور لکھے ہیں صلح نامہ ایک تب
اہل نجراں عرض یوں شہ سے کئے
تا کرے وہ راستی سے حکم صاف
پس گئے انکو روانہ انکے سات
سرورِ عالم پہ ایماں لائے ہیں
حاکم ملک یمن پایا وفات
اور بیٹے کو عطا دربار کے
ایک حصے سے کئے ہیں مفتخر
ہو گئے وہ بہرہ ور ایماں سے سب
اور دئے ان کو علم شاہ زمن

علی و فاطمہ و حسنین کو لیکر حضرت کا مباہلہ کیلئے نکلنا

حاکم یمن کی وفات اور اسکے ملک کو چار حصوں پر تقسیم کرنا

حضرت علی کو عہدۂ قضا حاصل ہونا

اور سر پر ان کے دستار ہمام / باندھے ست خاص سے شاہ انام
اور فرمائے کہ اب تو جلد جا / جنگ میں لیکن نہ کر تو ابتدا
گر قبولیں کیجیے حکم صلوٰۃ / جب مطیع ہوں کیجیے حکم زکوٰۃ
گر قبولیں تجھ سے ان احکام کو / کوئی سب سے ان کا متعرض نہ ہو
بھیجتے ہو مجھ کو برای کتاب / یا رسول اللہ مرے پر ہے شباب
ہاتھ اپنا رکھ کے میرے صدر پر / تب کئے ہیں یہ دعا خیر البشر
یمن سے اسکے جناب مرتضیٰ / پہنچے اس درجے کو در علم قضا
اور مروی ہے کہ سالار عرب / یوں کہے کرار کو ارشاد تب
وہ یقیں دنیا و مافیہا سے جان / خیر ہے بہتر ہے در سر و عیاں
اور قدم اپنا بمیدان جہاد / بھی رکھے ثابت وہ ای نیکو نہاد
خاص ہمدان کا قبیلہ لا کلام / لایا ہے اکبار ہی ایمان تمام
شکر کا سجدہ کئے خیر الانام / اور کہے ہمدان پر ہو وسلام

حج وداع

ابن مسعود مکرم ذو الوقار / دیکھے اس طرح دیتا ہے خبر
جمع آنکے لوگ بیحد و حساب / تا چلیں حضرت کے ہمراہ رکاب
اہل بیت پاک اور ازواج سب / بھی تھے ہمراہ رسول اللہ تب
لیکے ہمراہ ان رفیقوں کو تمام / عازم مکہ ہوئے شاہ انام
کیونکہ سمجھے تھے یہی دنیا کمال / کہ چلے اب شاہ با اہل و عیال
دے انہیں تسکین بالطاف و کرم / یوں کئے ارشاد سالار امم
مت جدائی سے کرو تم حزن ہیں / میں ہونگا آکے تم میں ہی یقیں
قصر دو رکعت ادا کر عصر کے / باندھ کر احرام پھر آگے چلے
صبح ذیحجہ کی تھی جب چار دیں / وارد مکہ ہوئے سالار دیں
آپ نے ارکان حج سب کر ادا / بطن وادی میں ہے اک خطبہ پڑھا
اور قواعد ملت اسلام کے / اسمیں تھے سب شرع کے احکام کے

اور کہے میں بھیجتا ہوں اب تجھے / لیک ہو اے غمگین جدائی سے ترے
اور لا اس قوم کو سب سر بسر / کر تو دعوت کلمۂ توحید پر
مال ان کے مالداروں کا مگر / ابکے فقرا پر ہی یکسر صرف کر
ہے روایت مرتضیٰ سے ایمیاں / میں کیا تب عرض از شاہ جہاں
اور ہیں چندان مجھے علم قضا / میں سرانجام انکا کیونکر دونگا

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ وَاھْدِ قَلْبَہٗ

کہ کہا سرور نے اقضاکم علیؓ / یہ علی کو حق دیا شان جلی
کہ خدا اک دن کو بھی سر بسر / گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر
پس علی اسجای پر جا پہنچکے / جلد دعوت کا علم بر پا کیے
فضل سے مولا کے فرصت ایسی / تب ہدایت پائی اک جمع کثیر
مرتضیٰ جب یہ خبر شہ کو لکھے / سرور عالم بہت شاداں ہوئے
اور رہی سال شاہ انبیا / جا کئے حج وداع ای باصفا
شہر ذیقعدہ میں سالار عرب / چو طرف اعلام کروائے ہیں جب
ہے یہ برقول صحیح ان کا شمار / کہ تھے سب یک لاکھ پر چوبیس ہزار
شہر ذیقعدہ کی تھی پچیسویں / تھا مبارک پیر کا روز ای امیں
تب مدینے میں جو تھے خرد و کلاں / سب لگے رونے کو با درد و فغاں
مکہ و طائف بھی آتا آئے ہیں جب / پس وہیں شاید رہینگے جا کے اب
حج بیت اللہ میں کر کے ادا / پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا
پڑھ نماز ظہر نکلے تھے رسول / ذو الحلیفہ میں گئے ہیں جب نزول
لبیک کہنے لگے ہیں پھر پکار / اور یونہی سب اصحاب کبار
اور یمن سے بھی علی مرتضیٰ / آملے مکے میں با خیر الوریٰ
دو بلاغت سے نہایت پر تھا / اور فصاحت سے بہت پر نور تھا
اور کہے بر پا ہدایت کا علم / کر دئے پایہ ضلالت کا ہدم

مضمون خطبہ عرفات آنحضرت

ہر طرح کے شرک کو بفضل ودقال
پھینک ڈالے بیخ اور بن سے نکال
اور فرمائے تمھارا خون و مال
مثل ماہ و روز و ایں حال و سال

جانیو تا حشر ہے یہ پر حرام
کوی نا مانے کسی کو لا کلام
اور خون جاہلیت چھوڑ دیں
اب کسی سے کوی وہ بدلہ نہیں

اور رسوم جاہلیت یک قلم
کردیا ہیں آج سب زیر قدم
جاہلیت کا ربوا باطل ہوا
چھوڑ دو داد و ستد اسکا سدا

اور حقوق مرد و عورت کا بیاں
مرد کی آسان الفت کا بیاں
بھی کئے اس طرح سے ای مومنو
عورتوں کے باب میں رب سے ڈرو

رکھے ہیں وہ باندیاں در کل حال
حکم سے اسکے ہوئیں تم پر حلال
حق تمھارا ہی یہی ان پر بخیر
کہ تمھارے فرش تک آوے غیر

یعنے مرد و غیر سے بالضرور
روز و شب رکھیں بچا اپنے کو وہ
گر قصور اس کام میں ان سے ہوا
ان کو بے سختی کے مارو دو سزا

انکا حق یہ ہے ہی حق تناس
کہ انھیں پہنچاؤ نفقہ اور لباس
بعد فرمائے سنوائے یا ادب
چیز یک میں چھوڑتا ہوں تم میں اب

اس کو گر مضبوط پکڑو گے تم
بالیقیں گمراہ نا ہووگے تم
یعنے وہ ہی پیر قرآن کریم
ہے کتاب اللہ فرقان عظیم

وصیت و نصیحت آنحضرت

بعد خطبہ اور وصیت ای ہمام
شاہ یوں پوچھے اصحاب کرام
جبکہ تم مسئول ہو روز حساب
باب میں میرے تو کیا دو گے جواب

وے کہے ہم حق سے پونچینگے تمام
آپ پہنچائے ہمیں حق کا پیام
اور دکھلائے ہیں راہ ہدا
اور حقوق اپنے کئے سارے ادا

جو امانت پاس تھی اسکے یقین
کردئے وہ سب ادا ای شاہ دیں
اور کئے ہم کو نصیحت صبح و شام
اور کئے ہیں خلق کو دعوت تمام

اور کئے ہیں راہ مولا میں جہاد
سن کے ان باتوں کو وہ شاہ عباد
اپنی انگشت شہادت اٹھان
تب اٹھا کر جلد سوئے آسمان

بولے یا اللہ اس پر ہو گواہ
بولے دو بار اسطرح وہ دیں پناہ
پس کہے اے مومنان باتمیز
پاک کرتے ہیں وہ انکو تین چیز

ایک اخلاص عمل ہے سر بسر
خیر خواہی ہے بھائی مومن کی دگر
مومنو تم بھی جماعت کا لزوم
دفع اس سے ہووے ظلمت کا ہجوم

پھر کئے ارشاد یوں بالا ردیں
اپنے ہیں جو مرے حاضر یہاں
غائبوں کو اپنے پہنچا دیں ضرور
اسکے پہنچانے میں نا لاویں قصور

اونٹ سے اترے ہیں پس وہ جلال
اور اذاں دے لاہے تب آکر بلال
یک اذان اور دو اقامت سے وہ قصر
شہ پڑھے ہیں جمع کر تب ظہر و عصر

پھر چلے عرفات پر ہو کے سوار
کوہ رحمت پر ہیں پہنچے باوقار
رو بقبلہ رہ کھڑا وہ پاک ذات
اور سینے تک وہ اٹھا کر اپنی ہات

عجز و زاری سے کئے ہیں واں دعا
ہو گئی مقبول درگاہ خدا
جو دعا عرفے کے دن ماثور ہیں
وہ مواہب میں کئے مذکور ہیں

اور سعادت ابدیکے درمیاں
ایسے ہیں کتنے دعا لایا ہوں جاں
شاہ فرمائے کہ فاضل تر دعا
میں بھی اور اگلے سب انبیا

آچکے دن جو کہے ہیں بالیقیں
ہے یہی تم جانیو ای مسلمیں

دعائی ماثورہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

شام تک سنتے ہیں یہاں رسول
پائی یہ آیت اسی جا پہ نزول

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا — سورہ مائدہ

اس مبارک دین کی تکمیل سے
پوچھے یاران آپ سے رونیکا سبب
آپ کو عقبی کا اب پہنچا سفر
مصطفےٰ نے تب اونہیں تسکین دی
پر سنائے اس برس دو بار ہیں
پس اتر عرفات سے ای باصفا
بعد مرکب پر سوار اپنے ہوے
اور شب عرفہ وہ سالار عرب
اوسکو مگر دون واسطے مظلوم کے
بخشنے ظالم کو بفضل بیحساب
درگہہ مولا سے تب آیا جواب
آپ پر قربان ہمارے باپ اں
کہ ہوی مقبول یہ میری دعا
اس لعین کا دیکھہ یہ درد وفغان
پس منا میں آکے بروقت ضحیٰ
کر نصیحت چند فرمائے ہیں تب
کروہ اع انکو وہاں خیر البشر
عمر اشرف کے برس ترسٹھ ہی تھے
تاکہ تب اپنی تیس کرکے قبول
گوشت ہے ہر اک سی تھوڑا اور پکا
چھلنے والو کو دئے نیں کوئی چیز
ہی روایت عائشہ سے بھی دگر
اور یہ اعلام کرد اُسکے لقین

سب صحابہ یہ بس خوشی کرنے لگے
یون کہے صدیق اکبر ان کو تب
یہ جہان ہو وے گی ویران جلد تر
اور طلب کی مغفرت انکی سبھی
ہاں یہ میری موت کے آثار ہیں
کی ہی شب باشی وہ مزدلفہ میں آ
قبلہ رو ہو آکے مشعر میں کھڑے
مغفرت امت کی چاہتے تھے زرب
عرض کی ہے آپنے پھر عجز سے
اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب
کہ دعا تیری کیا ہی مستجاب
کیا سبب ہنسنے کا فرمادیہاں
اور مری امت کتیں بخشا خدا
یون ہنسی آئی ہے مجکو ناگہاں
سرور عالم نے یک خطبہ پڑھا
غائبین کو حاضرین پہنچاؤ تب
آن کر منحر کو پہنچے جلد تر
اونٹ اتنے ہی نبی قربان کئے
جلد تر قرباں کرے حق کے رسول
نوش فرمائے نبی اور مرتضےٰ
انکو مزدوری دی ہے ہیں ای عزیز
گاؤ یک قربان کئے خیر البشر
کر ہے منحر اس منا کی شب مین

پر بہت صدیق تب رونے لگے
آہ جب کامل ہوا دین متین
جب سنے یہ مژدہ اصحاب کرام
اور کہا ہر سال سوح رازدا
سال آئندہ تلک ای مومنان
خواب فرمائے ہیں پڑہ مغرب عشا
کھولے لب تسبیح اور تہلیل سے
حق کہا تب انکو بخشتا ہوں میں
آپ تو قادر ہی ای رب متین
جب گئی ہیں صبح مزدلفہ میں آ
یک بیک خندان ہو خیر البشر
تب کئے ارشاد یوں سالار دین
ڈال مٹی اپنے سر رونے لگا
اور مراد امت سے ابن جگہہ کہے
آپکے اعجاز سے ای باشعور
سیکھو یہ حج کے مناسک سربسر
سو شتر تھے اپنے دست پاک سے
کرتے تھے اوسوقت اونٹان دہام
سات اونٹان شاہ مرداں کو دے
پوست ان اونٹوں کے اور بھی انکے جھول
اور طرف سے اپنی سب ازواج کے
اور روایت آئی ہے ای ہوشمند
پس بلا حلاق کو بیٹھا منبر

منہ کو اپنے اشک سے دہونے لگے
کہلئے پھر یہاں میں لا ردین
درد ورقت سے لگے رونے تمام
مجکو سنواتے تھے قرآن ایکبار
نیں رہونگا میں تمھارے درمیان
اور نماز فجر بھی وہاں کر ادا
اور تضرع سے دعا حق سے کئے
پر نہ بخشونگا کبھی ظالم کتیں
چاہ دئے مظلوم کو جلد بریں
شاہ عالم پھر رہی مانگے دعا
تب کئے ہیں عرض بوبکر و عمر رض
جب کیا معلوم ابلیس لعین
غایت حسرت سے واویلا کیا
ہیں ہی عرفات میں جو تجھے کھڑے
خلق سب اسکو سنے نزدیک و دور
پھر نہ شاید پاؤں میں حج دگر
ان سے تب ترسٹھ شتر قربان کئے
اک کے آگے ایک ہوکر تیز گام
انکو سب حضرت علی قربان کئے
سارے سب کو دلوائے رسول
ہے روایت گاؤ یک قربان کئے
ذبح اسدن تھے کئے دو گوسفند
بیٹھے منڈوا بید ہی جانب اپنا سر

حاضر وہ نبی ہوئی اشرف وہ سبھی ۔ سید ہوجاتے کیے ہیں کچھ موی شریف
نکتہ یہ سفر السعادت میں لکھا ۔ انمیں تا برکات یہ باقی رہیں
اور تھا اسمیں اشارہ اہمیاں ۔ کہ وہ برکات وجود شاہ دیں
عروہ بن مسعود بولا ای ہمام ۔ اژدہام ہوتا تھا یوں بیل قال وقیل
دوڑ کر لیتے صحابہ جلد تر ۔ اور تبرک جان کر با احترام
تب صحابہ آکے کرتے تھے ہجوم ۔ ہاتھ میں لیتے تھے اپنے آکے تب
سرکو منڈوا اپنے موئی پرضیا ۔ جبکہ بعد رحلت خیر البشر
کہتے ہیں حضرت کے وہ موے شریف ۔ اور کیے بعضے وصیت اہمیاں
اور بعضے جو حفاظت سے رکھے ۔ تا کرے انکار اور ترکِ ادب
پاس مولا کے وہی مقہور ہو ۔ موی جعلی کو بہت شہرت دیے
بے ادب تنہا نہ خود رداشت بد ۔ شیخ سندی رحمۃ اللہ اہمیاں
منتسب حضرت سے جو آثار ہیں ۔ کہتے ہیں تقسیم کروائے نبی
پایا تھا آگے بھی اسدان وو عفیف ۔ کہ امام تورپشتی نے کہا
ختم برکت کے ادھوں سا قی رہیں ۔ قربِ رحلت سے پیمبر کے جہاں
آج تک امت میں باقی ہیں یقیں ۔ جب وضو کرتے تھے سالارِ انام
تھا قریب انمیں ہو جنگ و جدال ۔ ملتے اپنے منہ اور اپنے جسم پر
اسکو رکھتے تھے نگاہ و صبح و شام ۔ انکی کثرت سے بہت ہوتا تھا دھوم
اور نگاہ رکھتے تھے اسکو باادب ۔ جھاڑ پر کا موٹے اک ڈبوا دیا
گر کوئی بیمار آتا میرے گھر ۔ کھلائے بعضے صحابہ ای عفیف
کو رکھیں اپنے کفن کے درمیان ۔ منتقل ملکوں میں وے مو ہو گئے
حسنِ ظن بہتر ہی اس سے روز و شب ۔ اور جو رکھا حسنِ ظن اجور ہو
شاہِ عالم کے مبارک نام سے ۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
سنکِ متوسط اندر اپنے جان ۔ جو مساجد اور جو آثار ہیں
اور منڈوا جانب چپ بعد ازیں ۔ شاہ نے ناخن کی جب تقلیم کی
قسمتِ موئی مبارک کا سبب ۔ از وجود مصطفٰے شاہِ خیال
شیخ عبدالحق محدث نے بیاں ۔ اور مدارج میں بھی در بابِ نہا
آپ پر گرتے تھے اصحاب کبار ۔ تھوکتے تھے وہ شہِ لولاک جب
موئی اشرف اپسے گرتے تھے جب ۔ اور انس سے ہے روایت مشتہر
وے نہیں پاتی تھے ہر گز ای ادب ۔ اور عمارہ سے یہی مروی سن تو اب
چن لیے اس کو صحابہ باصفا ۔ ڈال پانی میں وہ موئی باصفا
تا یہ یمنِ جزو سالارِ انام ۔ تا یہ یمنِ جزوِ سالارِ جہاں
اسکی صحت خلق میں با افتخار ۔ اور صحیح وہ اصل میں نا ہو اگر
گرچہ بعضے کا زبانِ نابکار ۔ بے ادب ہیں بے ادب ہیں بے ادب
جعل انکا جبکہ ثابت ہوویگا ۔ اور اسکی شرح میں ملا علی
ہی زیارت انکی بیشک مستحب ۔ خاص بو طلحہ کو بخشے شاہِ دیں
اس کو بھی حصہ پر تقسیم کی ۔ تھا یہی اصحاب میں آیا ادب
تا جہاں میں ہو ہمیشہ یادگار ۔ شرح میں مشکوٰۃ کے لکھا ہے جان
جلد اول میں ہے لکھا جانو تم ۔ یک بہ یک تقدیم کرتے آشکار
اور چھنکتے تھے مبارک ناک جب ۔ وے اٹھاتے آکے اس کو با ادب
کہ پیمبر جبکہ منڈواتے تھے سر ۔ کہ گرے موی مبارک بر زمیں
کہ حدیبیہ میں پیغمبر نے جب ۔ میں بھی اک موی شریف انسے لیا
اسکو بلوا آتا وہ پاتا تھا شفا ۔ اپنے آتش ہووے دوزخ کی حرام
قبر کی تعذیب سے ہوئے اماں ۔ گر ہوی ہو گی بوجہ اشتہار
جو کیا کذاب اس کو مشتہر ۔ مال و زر کی طمع سے بے ننگ و عار
اپنے حق کا اور نبی کا ہو غضب ۔ تب سے وجاوینگے وے بیشک سزا
اس طرح لکھتے ہیں بروجہ جلی ۔ انکا لازم ہے سدا حفظِ ادب

عین آثار اسکے یا اسکا طرف
اور لکھا قاضی عیاض باصفا
منزل و مسکن کا یونہی احترام
عین اس سالار کی تعظیم ہے
ہے برابر کچھ نہیں اس میں کلام
آٹھ سو نود کے اوپر سا توان
تب زیارت اسکی میں جا کر کیا
دیکھ اصل قسمت موی نبی
آثار ثان قسطلانی در عرب
ہاں اگر موی معین پر یقین
کیونکر رکھتا باحفاظت الکلام
جونکہ گانا اور بجانا ہے حرام
آگے اسکے پھر بجالانا سجود
خود رسول اللہ نہیں سجدہ لیے
گرچہ بروجہ تحیت ہووے گا
آگے پھر لکھے ہیں پیش زوال
یں وداع انسے ہوئے خیر الورا
اور وداع اپنی کئے امت کو سب
لائے اس تودیع پر رقت تمام
صبحدم پھر کوچ کر اسجا ئی سے
کیا نہیں تم جانتے ہو سربسر

ہیں یقین ہر دو برابر در شرف
رحمۃ اللہ علیہ در شفا
اور کئے ہیں مس جسے شاہ انام
فی الحقیقت آپکی تکریم ہے
ہو گیا حاصل شفا کا اب تمام
سال تھا ہجرت سے نہ کے ایماں
اور امام قرشی بیر کے ساتھ تھا
نقل سے جب شرع میں ثابت ہوی
تھی زیارت اسکی جاری باادب
حکم صدق و کذب ہو سکتا نہیں
ہیگا ثابت بعض اصحاب کرام
بازی آتش کرانا ہے حرام
کرنا منت اسمیں بہر نفع و سود
کب روا ہو آپکے آثار سے
دیکھ ایسا ہی سفینے میں لکھا
کر زیارت کا طواف با کمال
کہ نہ آتے سال بھر میں آونگا
اور وصایا بھی کئے ہیں انکو تب
اسلئے حج وداع اسکا ہی نام
جب غدیر خم پہ پہنچے ان کے
مومنونکے پاس ہو ہیں دوستر

چار و مذہب کے بلا شک عالماں
کہ یقین تعظیم اجزای رسول
اور لگا جس شی کو حضرت کا قدم
اسکی صحت نقل سے ثابت رہے
اور مواہب کا مصنف یوں لکھا
شیخ بوحامد مرشد کے پاس
محض شہرت پر ہی اسکے ای امیں
اس کا ممکن ہے وجود محترم
اور ملکوں میں اس کا انتقال
پر ہو شہرت جیسے یہ موی رسول
موی اشرف کی زیارت میں وے
اونٹ پڑے اس کو پھرنا جابجا
فعل ایسے ناروا ہیں ناروا
خاص ہی سجدہ خدا ہی کو تو جاں
الغرض جب ختم ہوی ہمام
اور ادا حج کے مناسک کر تمام
اور کئے طوف وداع آخریں
تب وہاں تھے جمع جتنے خاص علم
کوچ کر مکے سے پھر حق رسول
تب مخاطب کیے ہو یاروں سے کہے
انکے جانونسے بھی ای اہل ہدا
یک روایت ہے کہ وہ شاہ خیار
اس سے یہ مطلب ہے جانو با یقیں

اسکی تصحیح کر دئے ہیں بیگماں
حرمت اجزا و اشیای رسول
دست و پہلو کوی عضو محترم
یا نہو منقول پر شہرت رہے
مکہ اشرف کو نہ تھا ہیں جب گیا
مشتہر تھا ایک موی شاہ تا ہیں
ہوتے تھے ایسے ائمہ زائریں
خواہ در ملک عرب ہو یا عجم
محتمل ہے یہ نہیں ہی کچھ محال
حسن ظن سے اسکو کر یوں قبول
کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے
کوچہ و بازار میں شہرت مچا
اس سے راضی نہیں خدا اور مصطفےٰ
غیر حق کو کفر لکھے عالماں
کر دئے تقسیم سالار انام
دیکھے جبا جدا دکھے اپنی مقام
کہ نہ آتے سال پھر اون یقیں
اور پہر ندے اور مقامات کرام
ذوالحلیفہ میں کئے آکر نزول
جان نثار وہ سنداروں سے کہے
جونکہ اس آیت میں فرمایا خدا
انکو فرمائے ہیں ایسا تین بار
مومنوں کو حکم میں کرتا نہیں

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حجۃ الوداع

غدیر خم نواحی جحفہ سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے

خبر دنیا خیر عقبیٰ کے سوا ۔ جس سے ہووے دین و دنیا کا بھلا
برخلاف نفس انکے رب ۔ حکم وہ کرتا ہے انکے جرم پر

یک روایت ہی کہے وہ باشرف ۔ ہی بلاوا مجکو اس عالم طرف
ہیں کیا اس کے بلاوے کو قبول ۔ خوش ہوں جانے پر نہیں ہرگز ملول

اب بتائے دنیا بھاری دو چیز ہیں ۔ چھوڑ کر جاتا ہوں اے اہل تمیز
ایک ہر دوسرے سے بہتر باکمال ۔ یعنے وہ قرآن ہے اور میری آل

ہاں دیکھوں بعد میرے کر نہ چوک ۔ کرتے ہیں دونوں سے تم کیسا سلوک
اور حقوق ہر دو کے از خوف خدا ۔ کس طرح کرتے ہیں تم دیکھوں ادا

بعد میرے وے دونوں ای باصفا ۔ ایک دوسرے سے نہووینگے جدا
تا مرے سے ملینگے وے یقین ۔ حوض کوثر کے اوپر در یوم دین

بعد فرمائے مرا مولا ہی رب ۔ اور ہوں میں مولا مسلمانوں کا سب
پس پکڑ دست علی مرتضیٰ ۔ یوں لگے کرنے کو حق سے التجا

کہ میں جسکا ہوں مولا ای خدا ۔ اسکا مولا ہی علی مرتضیٰ ہے
یا الٰہی دوست اس کو جو رکھے ۔ دوست اس کو رکھ تو اپنے لطف سے

اور اس سے جو رکھیگا دشمنی ۔ دشمنی رکھ اس سے ای رب غنی
جو کریگا اس کی یاری اور مدد ۔ کر مدد اس کی تو ای رب صمد

چھوڑ دیوے اسکو جو یاری مدد ۔ یا الٰہی چھوڑ دے تو بھی اسے
اور گردان حق کو تو جیدھر کے ساتھ ۔ جس طرف کو ہووے وہ نیکو صفات

بعد اس ارشاد کے فاروق آ ۔ مرتضیٰ سے تہنیت لائے بجا
اور کہے تم خوش رہو سرو جہار ۔ تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار

مرد و زن سب کے ہوں ای علی ۔ آپ اب مولا ہو باشان جلی
اس خبر کو نقل احمد سے کیا ۔ ابن عازب نے بن ارقم جو تھا

پس غدیر خم سے حضرت کوچ کر ۔ جب مدینے سے ہوئے نزدیکتر
دیکھ آثار مدینہ آشکار ۔ فرح سے تکبیر بولے تین بار

دین کی تکمیل اور تتمیم پر ۔ نعمتوں کے بھی ادا ای شکر کر
یہ دعا باصفا پڑھتے ہوئے ۔ داخل شہر مدینہ ہوگئے

حضرت کا دو بھاری چیز چھوڑ جانا

حضرت علی کو مولا کا خطاب

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ

ترجمہ نہیں کوئی معبود بندگی کے لایق مگر اللہ وہ ایک ہی نہیں کوئی شریک اسکا اسکے لئے بادشاہت ہے اور اسکے لئے سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھیرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں چلنے والے ہیں یعنے جہاد کے واسطے اپنے پروردگار کیلئے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کو یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے اور غالب کیا اس کے لشکر کو نہیں کوی بعد اس کے

ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال

گیارہواں جب سال تھا آغاز جان ۔ مچ گئی شور قیامت در جہان
یعنے پیغمبر کی رحلت ہوگئی ۔ سارے عالم پر قیامت ہوگئی

ہی روایت وہ رسول اللہ سے ۔ حکم یوں شہر مدینہ میں دئے
رومیوں سے جاکے اب کرنیکو جنگ ۔ غازیان سب جمع ہوویں بے درنگ

حکم یہ سنتے ہی پس بیخوف و بیم ۔ جمع آئی جلد یک فوج عظیم
اور اسامہ زید کا تھا جو پسر ۔ اس کو سرداری دئے اس فوج پر

جان یہ قصہ ہی اس کا مختصر — زید تھا جو یہ اسامہ کا پدر
جب سفر کی آئی ہی چھبیسویں — پیر کے دن پیشوای مرسلیں
کہ تو جا اپنی طرف اب جلد تر — پدر کے قاتل کو تیرے قتل کر
تب اسامہ کی تھی عمر باکمال — بس اٹھارہ سال یا انیس سال
کہ بقیع پاک میں جا مصطفےٰ — مردگوں کے حق میں سب مانگے دعا
اور اٹھا سہ بار دست التجا — مغفرت چاہے انھوں کی از خدا
اور بروز چارشنبہ ای امیں — کہ صفر کی تھی جو اٹھائیسویں
یک صحابی کے جنازے کی نماز — پڑھکے آئے گھر کو شاہ سرفراز
دست اطہر سے بنا اپنے نشاں — دے اسامہ کو یہ فرمائے ہیں جہاں
تب اسامہ مبارک وہ لوا — ہاتھ میں اس کو بریدہ کے دیا
عمدۂ ذیشاں اصحاب کرام — از مہاجر اور ز انصار ہمام
حسب فرمان رسول انس و جان — تھے اسامہ کے تمامی تابعاں
اور بیماری یہاں اس شاہ کی — آہ ہر دن دمبدم بڑھنے لگی
یک بیماری ہوی جب سخت تر — پھر گئی وہ فوج آخر ای پسر
روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر — حق اسامہ کو دیا فتح و ظفر
ذکر اس لشکر کا گر چاہے خدا — میں حدیقہ میں مفصل لاؤں گا[1]
گرچہ وہ لکھتے مجھے یارا نہیں — پر لکھے بن مختصر چارا نہیں
غم کہاں ایسا جو امت پر ہوا — حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
غم ہوا اس خاک کے تلے عرش تک — اور عرش پاک سے تا فرش خاک
یہ بیان غم سنو ای مومنو — اپنے دل کو غم کی آتش میں بھنو
ہی روایت جبکہ با خلق کثیر — سرور عالم کئے حج اخیر
سورۂ نصر اسکو کہتے اس سبب — ذکر نصرت کا کیا ہی اس میں رب
یعنے اس سورہ کا مضموں کر بسر — رحلت سرور سے دیتا ہی خبر

جنگ موتہ میں ہوا تھا وہ شہید — روم کے سرحد اندر ای رشید
کرکے لشکر کا اسامہ کو امیر — یوں کئے تاکید اس کو ای خبیر
اور جلا دے واں کے تو گھر بار کو — اسکے بھر باغات اور اشجار کو
چارشنبے کی جب آئی آہ شب — آیا یہ دو پہر شب کو حکم رب
پس رسول اللہ وہ قبرستان پر — لیگئے تشریف اس فرمان پر
دیر تک اس مقبرے میں ٹھیرکے — جا بقیع و پھر مراجعت کئے
آہ تب آئی ہی حضرت کے تئیں — اور ہوا آغاز درد سر وہیں
اور پنجشنبہ کے دن خیر البشر — باوجود آں بخار و درد سر

أُغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

پس اسامہ فوج کا سردار تھا — اور یہ اس کا علم بردار تھا
مثل صدیق و عمر عثمان نفیس — اور سعد و بو عبیدہ ای امیں
پس اسامہ نے بفرمان رسول — جرف میں جا کر کیا اس دن نزول
لوگ حضرت پاس تب آنے لگے — لیکے رخصت جرف کو جانے لگے
اور بعد رحلت سالار دیں — جب خلافت کے پا صدیق گزیں
تھی یہی فوج اخیر شاہ دیں — اور پہلی فوج صدیق گزیں
اب بیان میں لکھوں گرو وفات — سرور کونین کا رفت کی سات
ہی مصیبت کونسی اس سے بڑی — انفس و آفاق پر جو ہی کھڑی
غم سے یہ حیران ہوا ارض و فلک — غم سے یہ حیران ہوے جن و ملک
اس الم اس رنج سے روح الامیں — آہ روئے ہو بہت اندوہگیں
اس الم سے گریہ و زاری کرو — ندیاں دو چشم کی جاری کرو
تھے منا میں جبکہ وہ رونق فزا — حق نے سورہ نصر کا نازل کیا
سورۂ تودیع بھی ہے اسکا نام — کہ یہی مضمون وداع اس میں تمام
رخصت اس ست کو کرنیکا بیاں — بھی بیقین آیا ہی اس سورہ میں جہاں

آغاز ذکر وفات

[1] بجا پر حدیقہ اما جاب میں اس کا ذکر آچکا ہے ۱۲

ہے یہی اس کا خلاصہ ای فہیم ۔ کہ یہ دنیا میں خداوند کریم
بس جو کام انسے ہو وابستہ ترا ۔ جبکہ پورا انتظام اسکا ہوا
ان کا گھر اعلائی علیین ہے ۔ انکی روحونکو وہیں تسکین ہے
جو کہ ارواح مقدس ہیں یقین ۔ بس یہ جگہ انکے رہنے کی نہیں
جب ضرورت سے فراغت ہو انہیں ۔ پھر اسی عالم میں رجعت ہو انہیں
کہ وہ جن کاموں کے خاطر آئے ہیں ۔ خلق پہ پیغام حق جو لائے ہیں
ان کو مولا نصرت و فتح مبین ۔ دشمنان دین پہ دیتا ہے یقین
نفس و شیطان کی بدی اور سحر سے ۔ دفع کردینے کے خاطر خلق سے
اور در ارسال خاتم الانبیا ۔ دفع چاروں چیز کا منظور تھا
اور تنبیہ باغیوں کی بالدوام ۔ مفسدوں اور سرکشوں کی بھی تمام
صورت شرع امام المرسلین ۔ اسلئے لی صورت شاہی یقین
دے ترقی بایقین پہنچا دئے ۔ غایت کبری خلافت تک اسے
اور اس دور کے بعد از تیس سال ۔ انکے ایام خلافت تھے بحال
واسطے پچھلوں کے اپنے بے خلل ۔ گر دئے یکبارگی دستور العمل
تھوڑے عرصے میں جو حضرت کو دیا ۔ اور مسخر چاروں دشمن کو کیا
اور اس دین کی ترقی اور نوید ۔ اپنے پیغمبر کو دے رب مجید
بخشش امت پہ چھننے کے لئے ۔ حکم فرماتا ہے اس میں دیکھئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا جاء نصر اللہ

ای محمد تیر اور تلوار سے ۔ اپنے ہم غالب کئے بیشک تجھے
ذکر سے بھی نفس بے ایمان پر ۔ دائمی تعویذ سے بھی شیطان پر

والفتح

اور نتجا نے بہت سے لاکلام ۔ جابجا پائے شکست و انہدام
کافروں پر یادیں نصرت جب بجنگ ۔ فتح تب شہروں پہ ہووے بیدرنگ

انبیا کو اس لئے بھیجا تمام ۔ تا امور دین کا دیوے انتظام
تب رجوع انکو الی اللہ ہو ضرور ۔ انکا ملجا ہے خدا کا ہی حضور
کیونکہ یہ دنیا تو ہے دار فنا ۔ دار نقصان دار غم دار عنا
پھر تدبیر مہمات عظام ۔ اس جہاں میں تے تھی انکو تمام
اور اس دنیا میں خلاق صمد ۔ انکی ان کاموں میں کرتا ہے مدد
ان کو اور اتباع کو انکے تمام ۔ لطف سے امداد کرتا ہی مدام
دشمن دین چار ہیں بالاتفاق ۔ نفس و شیطان کفر و اہل نفاق
ہوتے تھے مبعوث اگلے انبیا ۔ کو رشیدیں اسمیں ہوتے تھے بجا
اسلئے ہی جنگ اور لشکر کشی ۔ ملک گیری اور حکومت پروری
اور تعزیر و حدود و قصاص ۔ اصل دین میں آپکے داخل ہیں جب
اور از آغاز بعثت شاہ دین ۔ دس برس اپنی نبوت کے تئیں
جب ہوئی اس سے فراغت بالضرور ۔ آپ کو بلوایا رب اپنے حضور
افضل امت خلیفے تھے جو چار ۔ دے قوانین خلافت کو بہار
پیش نصرت اور فتح آشکار ۔ غایت الطاف سے پروردگار
حق یہ سورہ میں اسی کا کر بیان ۔ کر بیان اپنی مدد اور امتنان
اپنی درگہ میں انہیں کر لو طلب ۔ اسمیں کرتا ہی اشارہ یک عجب
اب مع تفسیر با ایجاز نیک ۔ پاک سورہ یہاں لکھتا ہوں ایک
یعنے جب آئی مدد اللہ سے ۔ جنگ میں کفار ناہنجار کے
اور اہل بدعت و طغیان کے ساتھ ۔ ہم تجھے غالب کئے برہان کے ساتھ
ہم کئے تیری مدد جوں چاہئے ۔ انکو سب تیرے مسخر کر دئے
اور بیشک فتح مکے کی ہوئی ۔ اور دوسرے کافروں کے ملک کی
باطنی حالات و علمی مشکلات ۔ کھل گئے اللہ کی نصرت کے ساتھ
یا دین نصرت جب اہل بدع پر ۔ علم سے شبہوں کو انکے دفع کر

ارسال رسل سے مقصود

حضرت کی بعثت سے غرض

فتح ہوتے ہیں علوم اس وقت پر
یعنی کھلتے ہیں علوم پاک تر

اکثر احوال سنیہ تب کھلیں
اور مقامات علیہ تب کھلیں

الغرض یہ نصرت و فتح عجیب
جب دئیے ہم تجکو ای میرے حبیب

ہم ہمارے دین کو قوت دئیے
اور اب اس دین کو کامل کیے

وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ

یعنی ہی جس دین سی کفر و شرک دور
اور نفاق و بدعت و فسق و فجور

اَفْوَاجًا

فوج فوج ہوویگا با نشان و شکوہ
قوم قوم آویں قبیلے اور گروہ

تیغ سے اور حجت و برہان سے
دفع کر نفس او شیطان سے

ہے یقین سچا خدا سچا رسول
جون خبر دی حق نی اور اسکا رسول

نوین دسویں سال ہجری میں یقین
فوج فوج آئیں دین دین متین

سال میں کتنے وفود آئے ہیں جہاں
ذکر کی گنجایش انکی نیں یہاں

کر نخے بعضے کافروں کے جنگ پر
نفس او شیطان کے یعنی جنگ پر

طی راہ حق میں تھے شہ کے رفیق
بحر مرضیات حق میں تھی غریق

وضع و آئین سی رسول اللہ کے
خوب واقف اور بہت آگاہ تھی

ہوسکیں جب نائب و قائم مقام
دے سکیں دین متین کو انتظام

عالم دنیا کا یہ ناقص مقام
بھی نہیں تھا لایق شاہ انام

جب ہوے نزدیک حضرت کی اجل
حکم فرمایا ہے یہ عزوجل

پس تو پاکی اپنے رب کی بولئے
ساتھ اسکی حمد کے لب کھولئے

اور گنہ بندوں کا اس سے بخشوا
انکی بخشش کیلئے کیجے دعا

یہ اشارہ اسمیں ہے بعقل و قال
کہ مکمل ناقصوں کو دے کمال

اور انکی عفو و بخشش کی طلب
بھی کرے وہ درگہ مولا سے اب

جذبۂ اسکے ہوں کمال اندر تمام
لیوے یکرنگ کمال ای نیکنام

ذکر و تقوی کرکے لازم روز و شب
نفس او شیطان پہ نصرت پاوے جب

فتح ان چاروں میں بھی ہیں مختتم
حق نے دی حضرت کو برجہ اتم

نشر کرنا تھا یقین جس دین کو تو
اب بڑا قوت ہوا اس دین کو

جانے حقانیت کا اس کے نور
اب کریگا سارے عالم میں ظہور

اور تو دیکھے ای پیمبر لوگ کو
دین میں اللہ کے آتے ہیں جو

بلکہ حق سے سوی باطل بایقین
مطلقاً جس دین میں رغبت بھی نہیں

ایسے دین حق میں لوگونکا دخول
دین میں ان دیکھو ای میرے رسول

اور تیرے بعد تیرے تابعان
حشر تک ای خاتم پیغمبران

دین میں داخل کرینگے صبح و شام
فوج فوج ایمان لاویگی مدام

فوج فوج ایمان لائی بیگمان
آگے بھی گزرا ہی کچھ اس کا بیان

پی یہ پی قوم و قبیلے آئے ہیں
صدق سی سرور پہ ایمان لائے ہیں

فیض صحبت سے رسول اللہ سے
ظاہر و باطن میں کامل ہوگئے

خاص اسکے چار یاران باصفا
نیں ہوے ہرگز کبھو اس سے جدا

اور ہر ایک مشورت میں تھے شریک
اور مددگار میں تھے حضرت کے ٹھیک

اور نیابت کی لیاقت کا کمال
جلوہ گر تھا ان میں بے تفصیل و قال

پس بقائے دین کے وجود پاک کی
دار دنیا میں نہیں حاجت رہی

حکمت حق یہ تقاضا کی ہی تب
اپنی درگہ میں کرے تنہ کو طلب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

شغل کر تسبیح اور تحمید کا
خلق سے تجرید اور تفرید کا

وَاسْتَغْفِرْهُ

بہر تکمیل جمیع ناقصاں
التجا حق سی کرے سرور عیاں

تا اسی کی پیروی کے یمن سے
نقص استعداد جو انکا رہے

یہ شفاعت کی حقیقت ہے یہی
فہم کیجے یہ دقیقہ اے ذکی

إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

بس کی اتباع کو بھی ای رسول
ہیں وہ حرمت سی ہی تیری کر قبول

ہی یہ سورہ سب سوروں کی اخیر
پھر نہ آیا کوئی سورہ ای خبیر

پوچھے کیوں روتے ہو بولے آہ بھر
اسمیں ہے حضرت کی رحلت کی خبر

سن کہے جبریل سے خیر البشر
گویا آتے دیں ہیں مجھکو یوں خبر

فکر مت کیجو کہ قرآن میں خدا
دیکھئے کیا آپکے حق میں کہا

پس یہ امر آخرت شاہ بشیر
جہد اور کوشش لگے کرنے کثیر

اور روتے تھے بہت از خوف رب
یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب

إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

انکو فرمائے سنو اب میرے تیں
دار باقی کے طرف بلوائے ہیں

پوچھے کیوں روتے ہو حالانکہ خدا
آپکے حق میں بشارت یہ دیا

یعنے تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب
مغفرت فرمایا علام الغیوب

پھر جو ذکر مغفرت مولا نے کی
ہی وہ تشریف اور تکریم نبی

کہ بلفظ مغفرت قرآن میں اور
ایسے ہی آئے کنایے کر تو غور

الغرض کی عرض اصحابوں نے جب
باوجود مژدہ غفران رب

آہ فرمانے لگے ہیں تب نبی
ہول اور دہشت کہاں سکرات کی

جانو یہ تنبیہ امت ہے یقین
ورنہ ہیں معصوم وہ سلطان دیں

ہوگئے بیمار سالار عباد
دن بدن ہوتی تھی بیماری زیاد

ایکدن پوچھے وہ شاہ دو جہاں
کر رہینگے بولیو ہم کل کہاں

عرض خدمت یوں کیے سب بی بیاں
ای امام خاتم پیغمبراں

شہ کہے کیا دل سے راضی ہو تمام
سب کہے ہاں ای شہ عالی مقام

عائشہ کے آئے حجرے کی طرف
انکے حجرے کو دیے عز و شرف

بی بیوں سے شاہ نے یکدن کہا
غسل دیجو آج تم مجھکو اٹھا

ہے مقرر بخشنے والا وہی
دیو ناقص کو وہی تکمیل بھی

انکو سب کامل بنا دینا یقین
دور یہ کچھ حق کی رحمت سے نہیں

نقل ہے عباس جب اس کو سنے
درد و رقت سی بہت رونے لگے

نقل ہے یہ سورہ پیش شاہ دیں
جب تلاوت کی ہی جبریل امین

کہ ہے عقبیٰ کا سفر اب عنقریب
تب کہے جبریل ای حق کے حبیب

سورہ ضحیٰ

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

ذکر اور تسبیح و استغفار میں
تھے بہت مشغول اسی کار میں

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

پوچھا یا ربیع کہ ای شاہ امم
کیوں یہ پڑھتے اور بہت کرتے ہو غم

حکم بھی تسبیح و استغفار کا
مجکو فرمایا ہی وہ رب الورا

سورہ فتح

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

ای برادر شاہ تو معصوم ہے
جرم کوئی صادر ہوا نہیں آپ سے

اور بعضوں نے کہا عصمت سے ہاں
ہر کنایہ مغفرت جانو یہاں

چونکہ در نسخ قیام شب تو جاں
نسخ میں تقدیم صدقے کی بھی جاں

کس لئے پھر آپ روتے زار ہو
آپ معصوموں کے سب سردار ہو

قبر کی تنگی و تاریکی کہاں
ہول اور ہیبت قیامت کی کہاں

ہی روایت آخر ماہ صفر
گھر میں میمونہ کے ای نیکو سیر

باوجود اسکے وہ باری رکھ نظر
رہتے تھے ہر روز اک بی بی کے گھر

بی بیاں سمجھے ہیں سب سنکر یہ بات
عائشہ کے گھر طرف ہی التفات

عائشہ کے گھر رکھو تشریف اب
بہر خدمت ہم وہیں آتے ہیں سب

فضل بن عباس و حیدر کو بلا
ہاتھ رکھ کاندھوں پہ انکے مصطفےٰ

ایسی تھی بیطاقتی بر شاہ دین
کھینچتے تھے پا اشرف بر زمین

گھر میں حفصہ کے لگن تھا ایک بڑا
اسمیں بٹھلا شاہ کو ای باصفا

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے / منبع میں ایکے اشارہ سب گئے
آکے مسجد کو بصد عز و وقار / خاص منبر پہ ہوا اپنے سوار
پھر کہے بندیکو یک پروردگار / دنیا و عقبیٰ میں بخشا اختیار
کوئی حضرت کا نہ سمجھا یہ سخن / پر سمجھ کر اسکو صدیق گزین
شہ کہے خاموش رہو ای باخبر / پس نصایح چند سب یاروں کو کر

روایت

یکے مہینے کے ہی آگے از وفات / عائشہ کے گھر میں آئے نکو صفات
غایت اشفاق سے رونے لگے / اور دعا تب حق میں ان سب کے کئے
تب الحیٰن فرمائے وہ حق کے حبیب / تم سے ہوتا ہوں جدا میں عنقریب
میں قبولا ہوں لقای کردگار / شوق اسکا ہی مجھے سرو جہار
دفن کرنا کون اور پڑہنا نماز / دیں کفن کیسا ای شاہ سرفراز
اور کفن جیسا میسر تم کو ہو / ای مرے یارو مجھے پہنائیو
مجھ پہ تب بھیجیگا رحمت کردگار / اور آوینگے ملایک بیشمار
اور جو میرے اہل بیت پاک ہیں / دفن کرنا قبر میں میرے تئیں
امتی میرے جو غائب ہیں تمام / ان کو سب پہنچاؤ تم میرا سلام
پہنچیگا ان سبکو بھی میرا سلام / یا یقیں وہ دوست ہیں میرے تمام
انکو تب فرمائے از لطف و کرم / صبر کیجو مت کرو درد و الم
حوض کوثر پر ملاویگا خدا / تم کو پھر مجھ سے نہووینگے جدا
نقل ہے یکروز جبریل امیں / آ وہ بیماری میں نزد شاہ دیں
چاہے گر جینا ابھی ای مصطفےٰ / با یقیں دیتا ہوں میں تجھکو شفا
آپ یہ سنکر کہے ای جبریلؑ / ہیں معو دل سے تابع رب الجلیل

روایت

آہ روتے تلملاتے زار زار / پھرتے تھے اطراف مسجد بیقرار
بعد کپڑے پہنکر خیر البشر / اور مبارک سر پہ پٹی باندھکر
حق میں شہدای احد کے از خدا / عجز و زاری سے بہت مانگے دعا
پس وہ بندے نے قبولا سر بسر / پاس جانا حق کے دنیا چھوڑکر
بولے رو رو کر فدا ہو آپ پر / پدر اور مادر ہمارے سر بسر
لیگئے تشریف گھر میں بعد ازیں / پھر وہ بیماری لگی بڑھنے وہیں
ابن مسعود مکرم باصفا / نقل کرتا ہی کہ شاہ انبیاؑ
خاص یاروں کو کئے اپنے طلب / اور نظر انپر پڑی حضرت کی جب
اور جدائی کے لگے کرنے کلام / تب لگے رونے کو یاران بھی تمام
اب کیا مختار مجکو میرا رب / کہ میں لوں دنیا کو یا عقبیٰ کو اب
عرض یوں یاروں نے کی تب شاہ سے / کون دیتا غسل اب فرمائیے
بولے میرے اہل بیت طاہریں / غسل دینا چاہیے میرے تئیں
پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا / جلد تم سب اس سے ہوجاؤ جدا
وی پڑہیں میرے جنازے پر نماز / بعد ازاں تم سب پڑہو ای با نیاز
اور ملایک بھی ہینگے انکے سات / دفن میں انکے سعادت پا کے ذات
بلکہ روز حشر تک جو مومناں / پیروی میری کرینگے جاودان
جب سنے یہ بات اصحاب کبار / سب لگے رونے وہیں ہو بیقرار
زہد و تقویٰ میں سدا ثابت ہو / اور امید مغفرت حق سے رکھو

روایت

یوں کہتے ہیں عرض از خیر الانام / حق تعالیٰ نے کہا بعد سلام
ورنہ دنیا سے یہاں تشریف لا / منتظر تیرے ہیں سب اہل سما
ہو وہی جس امر میں حق کی رضا / ہی اسی میں سر بسر میری رضا
بھی روایت ہی کہ انصار کرام / شہ کے نا ملنے سے مضطر ہو تمام
مرتضیٰ یہ حال ان کا دیکھ کے / عرض جا کر شاہ عالم سے کئے

حضرت کا صحابہ کو وصیت کرنا اور ساری امت کو سلام فرمانا

إنك ميت وانهم ميتون ۱۲

الائمة من قريش ۲

حضرت کی آخر وصیت

خطبۂ بلیغ و وعظ و ارشاد آنحضرتؐ

یہ خبر سنکر اٹھے خیرالبشر
لائے پس مسجد کو تشریف اس زمان
بعد فرمانے لگے اے مومنو
کیا نہیں تم کو دئے ہیں یہ خبر
تم بھی سب حق کے طرف ہی آؤگے
پس کرینگے نیکیاں تم سے بھی او
بولے حضرت ہان وصیت انکی ہین
اور کہے تب از بلال با صفا
جو کہ کہتے میں سنیں اسکو ضرور
سنتے ہی اہل مدینہ یہ کلام
جای مسجد مین نہتی باقی کہیں
شرع کے احکام کا کرکے بیان
کہیں اب جاتا ہوں نزدیک خدا
بخشے یا لیوے مرے سے لا کلام
کوی نہ حضرت کا دیا ہی تب جواب
آپ یک مسکین کو دلوائے تھے
اور فرمائے کسی کا حق اگر
تب کہا ایک شخص ہم نے تین
فضل کو اسطرح فرمائے رسولؐ
کہ کسی میں گر بری ہو کوی خو
ہوگئی مقبول حضرت کی دعا
ہی طمانیت مجھے اسباب ہیں
واسطے دنیا کے ہی یہ قتل وقتال

زرد ٹپکا ایک سر پر باندھکر
گرچہ چلنے کا نتھا تاب وتوان
خوب یہ باتیں بگوش دل سنو
مین بھی اور تم بھی یقین جاوینگے مر
دار دنیا میں بقا نا پاؤگے
کار بستہ ہیں نہ تم جلدی کرو
سنلو اب کہ امر کی کرتا ہون میں
کوچہ و بازار میں اب جلد جا
جلد آوین پیمبر کے حضور
دوڑتے آئے وہیں روتے تمام
تب چڑھے بالائے منبر شاہ دین
وعظ اور ارشاد میں کھولے زبان
گر کسی کا مین کیا ہون حق ادا
مین خوشی سے بولتا ہون یہ تمام
پھر کیے تکرار وہ عالی جناب
فضل بن عباس کو تب یہ کہے
بھی کسی کے ہووے ذمہ کے اگر
لوٹ کے زر سے جرایا تھا یقین
تین درہم اس سے ایک کے وصول
مین دعای دفع کرتا ہون کہو
نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
تم نہ شرک و کفر میں جا گرینگے
تم کرینگے آہ آپس میں قتال

ہاتھ سید ہار کھہ بدوش مرتضیٰ
اور ہوکر خاص منبر پر سوار
آج تک کوئی نبی اللہ کا
دائمی مجکو یہ دنیا میں نہیں
تم کرو آپس میں نیکی صبح وشام
عرض تب عباس حضرت سے کیے
یعنی وہ امر خلافت ہی ہمیش
یون ندا کرتے تو ہر پیر و فقیر
تب ندا جا کر کیا سب کو بلال
مرد وزن پیر وجوان ولڑکیان
کرادا تحمید خلاق جلیل
جو مناسب وقت کے تھا بول تب
یا دیا ہون میں کسی کو بھی ضرر
بلکہ ہی وہ دوست میرا بیگمان
تب کہا ایک شخص ای شاہ امم
کہ تو اسکو لاکے دے وہ سہ درم
روبرو میرے کرین اس کو ادا
پوچھے سرور کیون کیا ایسا تو کام
جلد بیت المال مین داخل تو کر
اپنی نیت خو کی بعضوں نے کہا
پھر مخاطب ہو صحابہ کی طرف
پر میں ڈرتا ہوں تمہارے بابین
اس نصیحت سی نبیؐ فارغ ہوے

فضل بن عباس کا بھی دوسرا
کرادا حمد وثنائے کردگار
اپنی امت میں نہ دنیا میں با
اپنے رب کے پاس جاتا ہی یقین
اور کرو نیکی مہاجر سے مدام
کچھ قریشو نکو بھی اب فرمائے
کہ ائمہ ہووین از قوم قریش
کہ وصیت اب نبی کی ہے اخیر
اسکے تھا آواز میں درد و ملال
جمع اس کثرت سے آئے ہیں وہان
یک پڑھے خطبہ بلیغ اور طویل
بعد فرمانے لگے لوگون کو سب
یا کسی کا گر ہے مجہ پر مال وزر
تا کہ فارغ ہو میں جاؤن از جہان
آپ پر ہے قرض میرے سہ درم
فضل نے لا کر دیا اس کو ہم
تا نہ رسوا ہوین در روز جزا
بولا تھا محتاج تب میں اے ہمام
بعد فرمائے وہ شاہ بحر و بر
انکے حق میں آپ فرمائے دعا
لوگ لگے کہنے رسول باشرف
کہ طرف دنیا کے تم رغبت کرین
گھر طرف تشریف اشرف لیگئے

اور نصیحت یون کئے ازواج کو | کہ سدا گوشے میں ہی تم سب رہو

نقل ہی یون جبکہ بیمار ہیں آ | آپ سے بولا بلال باصفا

شہ کہے بیناہیں ہیں لا کلام | تم کرو صدیق کو اپنا امام

خالی جب دیکھے گا محراب سجود | آپکا تب ہوویگا مغموم زود

الغرض سن حکم حضرت کا بلال | ور دیئے رونے لگا ہی پر ملال

اور یون کہتا تھا با آہ و فغان | کاش میں پیدا نہوتا در جہان

جا کہا صدیق سے شہ کا پیام | وہ بھی گریان ہوگئے سن یہ کلام

درد و رقت سے بہت پرجوش ہو | ہاین زمین پر گر پڑے وہ نیکخو

اور بوقت ظہر مسجد میں پڑا | شور و غل ایسا ہی وسردن پڑا

روئے حضرت کی جدائی سے تمام | آہ یون روتے ہیں اصحاب کرام

اپنے تکیہ کرکے از راہ شرف | لے گئے تشریف مسجد کی طرف

حق کی تودیع دینے میں تم تمام | حفظ و یاری میں ہو اسکے مدام

پس جدا ہوتا ہوں میں دنیا سے اب | اور جاتا ہوں طرف عقبیٰ کے اب

اور ایکدن حال بیماری میں ہی | لے گئے تشریف مسجد کو نبیؐ

پیچھے آنا چاہے پر شاہ عرب | منع فرمائے اشارہ سے ہیں تب

روایت

مومنو آگے رہو اسبات سے | لوگ جو آگے تمہارے ہوگئے

یعنے سجدہ کرتے تھے پیش قبور | تم بھی ایسا مت کرو ای باشعور

انبیا کے اپنے قبرون کے تئین | سجدہ گہ اپنا یقین ٹہرائے ہین

سخت ہوا اس قوم پر حق کا غضب | کہ قبور انبیا کو اپنے سب

جانو ہیں تم کو یہ سب پہنچا دیا | تو گواہ رہ تو گواہ رہ اے خدا

ہی روایت سہل سے ال وثور | آیا تھا یکروز حضرت کے حضور

اتنے لیکن ساتھ ہی دینار زر | عائشہ کے پاس باقی تھے مگر

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى

سورۂ احزاب ۱۲

کہ جماعت اب عشا کی بانبیؐ | منتظر مسجد میں ہیں آپ کی

عائشہ کی عرض ای خیر البشر | ہی بہت ہی نرم دل میرا پدر

اور کسی کو کیجئے یہ حکم اب | عرض یہ مقبول فرمائے نہ تب

ہاتھ رکھکر سر پہ اپنے بیقرار | چلدیا روتا ہوا بے اختیار

آگیا اس کے ہی مرجاتا اگر | آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر

آئے ہیں مسجد کو محزون و ملول | دیکھ خالی آہ محراب رسولؐ

سب صحابہ رو دیئے بے اختیار | تھے در و دیوار بلکہ زار زار

فاطمہ زہرا سے تب وہ شاہ کل | پوچھے یہ کیا ہو رہا ہی شور و غل

بات یہ سن کر امام الانبیا | آہ تب عباس و حیدر کو بلا

آکے مسجد میں گزاری ہیں نماز | اور کہے ای مومنان بانیاز

ہی خلیفہ تم پہ سب میرا خدا | طاعت و تقوی میں تم رہنا سدا

روایت

پڑھتے تھے صدیق اکبر ہو امام | سن کے وہ آواز سالار انام

کہ تو قائم رہ اب اپنے حال پر | اقتدا ان کا کئے خیر البشر

ہی روایت پانچ دن قبل وفات | یون کہے ارشاد شاہ کائنات

انبیا صلحا کے قبرون کو تمام | نے بنائے تھی مساجد صبح و شام

اور فرمائے کرے لعنت خدا | سب یہودان اور نصارا پر سدا

اور کہے بعد از مرے اے ربنا | قبر کو میرے نہ ہرگز بت بنا

سجدگاہ اپنا بنائے بے ادب | منع اس سے تم کو میں کرتا ہون اب

روایت

جلد مسکینو پہ یہ سالار انام | مال وہ تقسیم کروائے تمام

اور جب بیمار حضرت ہوگئے | عائشہ کو حکم قسمت کا کئے

حضرت صدیق اکبر کا امر بامامت ہونا

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۱۲

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا ۱۲

انبیا و صلحا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

اس ہی بیماری میں یکدن شہ کا سر
عائشہ کے گود میں تھا ای پسر

ہوگئے بیہوش پھر یہ شاہ دین
فرصت تقسیم وہ پائی نہیں

وہ کہی فرصت ہوی مجکو نہیں
فکر بیماری میں تھی اندوہگین

روز یکشنبہ کا تھا وہ ای ہمام
دن وہ گزرا اور جب آئی شام

اور کہلا اس کو بھیجی یہ پیام
کہ ہیں حال نزع میں شاہ انام

سات دینار ہیں وہ شاہ مرسلین
کر دیے خیرات ہی دن یقین

روایت

یک وصیت شاہ مردان کو کئے
سن علی اسکو وہیں رونے لگے

بولے حضرت ہاں میں دنیای دون
اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں

اور لگے کہنے کہ ای روح الامین
کرو وفا اب میرے وعدے کے تئیں

عرق آیا شہ کی پیشانی اوپر
مرتضی کے آئے ہیں اشک بھر

آپکی بیٹی پہ پھر کون اے پدر
آہ فرمادیگا شفقت کی نظر

آپکے وہ پاک تر شیریں کلام
میں سنونگی پھر کہاں اب صبح و شام

کھول آنکھیں کیجیے مجھ پر نظر
جان و دل میرا فدا ہو آپ پر

اور کہے یون حق سے ای رب الجلیل
فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل

اور سرہانے بیٹھ کر شہزادگان
ہیں لگے کرنے بہت آہ و فغان

در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے
دیکھ یہ بے صبر بے طاقت ہوے

آہ بعد از آپکے کیا جانیں ہم
مبتلا ہوں کس مصیبت میں ہم

دیکھیں تا روی انور ایکبار
ہم پہ اب کیجے نظر ای شہریار

ہے روایت یون انس سے ای پسر
کہ یہ فرمانے لگے خیر البشر

گرچہ یہ امت مری نیکو سیر
بعد ہے سب امتوں کے سربسر

جانیو قرآن کو تم اپنا امام
اور کرو دین شریعت پر قیام

جو چڑھا اسمیں سو وہ پایا نجات
جو نہیں اسمیں چڑھا پایا وہ گھات

حکم فرماتے ہیں اس بی بی کو تب
کہ اسے تقسیم کر دے جلد اب

بعد اسکے ہوش میں آئے ہیں جب
پوچھے کیا تقسیم کی تو اس کو اب

پس وہ دیناروں کو منگوائے تبھی
آپ ہی فقرا کو دلوائے تبھی

ایک زن انصاریہ کے آہ گھر
عائشہ بھیجی چراغ ای باخبر

تیل تیرے گھر میں کچھ ہووا گر
بھیج تھوڑا جلد اس میں ڈال کر

تیل کے خاطر نہ رکھے یک درم
آپ کا اس قدر تھا جود و کرم

اور روایت ہے کہ شاہ انس و جن
اسی بیماری میں اپنے ایک دن

اور کہتے ہیں عرض ای شاہ بشیر
یہ وصیت ہی نظر آتی اخیر

کہتے کہتے یہ سخن شاہ جہان
آنکھ موندے آہ اپنی ناگہان

تھا علی کے گود میں سر آپکا
اور مبارک رنگ متغیر ہوا

فاطمہ کہنے لگی رو رو یہ بات
ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہات

آہ ان بچوں پہ اے بابا مرے
رحم لاوے کون بعد از آپکے

پھر کہاں دیدار دالا پاونگی
یہ سعادت ہاتھ کب میں لاونگی

در خاتون دیکھ یہ خیر البشر
دست پاک اپنا رکھے خاتون پر

اور کہے ای فاطمہ تو صبر کر
موت کے پیچھے ملے ہے تیرا پدر

ہوگئے سب بی بیاں بھی زار زار
اور علی مرتضی تھے اشکبار

رونے روتے آپکے اندر وہیں
اور یون کہنے لگے ای شاہ دین

آپ ہیں جب رحمۃ للعالمین
ذات والا سے امن تھا در زمین

تب نبی یاروں کو اپنے دیکھ کے
ہیں تسلی اس طرح دینے لگے

صبر کیجو مت کرو یون درد و غم
میری امت ہی یقین خیر الامم

لیک فردای قیامت بالیقین
پہلے سب پاینگے خلد بریں

اور میری آل کو در کل حال
نوح کی کشتی کے تم جانو مثال

ہیں مرے اصحاب تاروں سے تمام
پیروی انکی کرو تم صبح و شام

شفاعت امت

جون مسافر کو ہین مارے رہنما   ہین سر یاران تمہارے رہنما
ام سلمہ بولی ای شاہ امم   آپ ہین معصوم کیون کرتے ہو غم
بعد میرے انکا کیا ہوویگا حال   بس یہی تکا ہے اب مجکو خیال
فاطمہ کرنے لگے عرض جناب   یا رسول اللہ در روز حساب
کہ لوا ای حمد کے نیچے ز رب   بخشش امت رہون کرتا طلب
اپنی امت کے پیاسونکو تمام   بالیقین دیتا رہون کوثر کا جام
التجا کرتا رہون گا بہ ز رب   تا کرے سنگین عمل امت کے سب
فاطمہ نے عرض کی تب ای پدر   پاس پل کے بھی نپاؤن میں اگر
چاہتا حق سے رہونگا سر بسر   تا ہو آسانی سے امت کا گزر
تا نہ کچھ صدمہ ہو انکو نار سے   اور تسلی ہو مری دیدار سے
بولی ہو صد شکر رب العلمین   سب مواقف میں قیامت کے یقین

روایت

یون کئے ہیں عرض ای شاہ انام   حق نے فرمایا تحیات و سلام
آپ فرمائے بہت ناساز ہی   حق تعالی محرم این راز ہے

روایت

عزرائیل کا آنا

کہ وہ کہتا ہی ستو یا درد و سوز   آہ عزرائیل آیا ایک روز
کر سلام اس شاہ دین پر با ادب   اذن چاہا آنے حجرہ میں وہ تب
آہ ملنے کی نہیں فرصت ہے اب   اذن آنیکا کیا وہ پھر طلب
گھبرا رہے سب ہوگئے سن وہ ندا   ہوش میں آکر کہے شاہ ہدا
آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں   ہے یہ عزرائیل ای بیٹی یقین
فاطمہ سنتے ہی یہ بے اختیار   درد و غم سے ہوگئی ہیں زار زار
لوگ سب سمجھے کہ پائے ہیں وفات   فاطمہ رونے لگیں رقت کے ساتھ
کچھ نہیں حضرت دئے ان کو جواب   پھر لگی کرنے کو یون عرض جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہریار   آہ خود رونے لگے بے اختیار
بولے امت کے لئے روتا ہون میں   فکر سے انکے حزین ہوتا ہون میں

روایت

آپکو فرماؤ مین پاؤن کہان   تب کئے ارشاد سالار جہان
پوچھی خاتون میں پاؤن گر وہان   حوض کوثر پر کہے شاہ جہان
پوچھی کوثر پر بھی گر مین نا ملون   بولے حضرت پاس میزان کے رہون
بولی گر نا ہو وہان آ شاہ ناس   آپ فرمائے رہونگا پل کے پاس
شاہ فرمائے نہ گر پل پر ملون   وار دوزخ کے کنارے پر رہون
دوزخ و امت کے آکر درمیان   ہوونگا حائل ہوتا انکو امان
جب سنی بی بی یہ حضرت سے کلام   یہ شفاعت کی بشارات عظام
باپ میرا ہی اس امت کا شفیع   ہی شفاعت میں سے اشان رفیع
بھی روایت ہی کہ جبریل امین   ایکدن آکر یہ نزد شاہ دین
اور یہ پوچھا ہی کہ اسلوب مزاج   ای مرے محبوب ہے کس طرح آج
یون عیادت شہ کی از رب الجلیل   تین دن آکر کئے ہیں جبرئیل
نقل ابن عم خیر الناس سے   آئی عبداللہ بن عباس سے
سانت تھے اس کے ملا یک یک ہزار   آ کھڑا بر حجرہ شاہ خیار
اس کو اعرابی سمجھ زہرا بتول   بولے بی بی تا دیتے ان ہی یا رسول
حضرت زہرا نے دی یونہی جواب   وہ کیا پھر سخت آواز یک شتاب
کسکی یہ آواز ہے ای فاطمہ   ماجرا وہ سب کہی ہی فاطمہ
پدر سے کرتا ہے بچون کو یتیم   زن کو بیوہ مرد سے بے خوف و بیم
اپنے رکھ سینہ پہ تب دست بتول   اپنے چشم پاک کو موندے رسول
اور لگی کہنے کہ ای میرے پدر   کھول آنکھیں کیجئے یک مجھ پر نظر
ای رسول اللہ ای بابا مرے   فاطمہ قربان قدم پر آپ کے

کھول آنکھیں یک نظر فرمائیے / آخری اک بات مجھ سے کیجیے
کھول آنکھیں تب کہے خیر البشر / اسقدر مت رو تو ای لخت جگر

حاملان عرش تیرا دیکھ غم / آه اب روتے ہیں با درد و الم
اپنے دست پاک سے شاه عرب / فاطمه کے اشک کو پونچھیں تب

اور کہے پڑھ جبکہ میں رحلت کروں / آیۂ انا الیه راجعون
بعد فرمانے لگے ہیں العرض / یک جزا ہی ہر مصیبت کے عوض

اور روی ہے کہ زہرائی بتول / جب بہت رونے لگی ہیں ہو ملول
مصطفے نزدیک اپنے تب بلا / ان سے کچھ مخفی کہے ای باصفا

فاطمه وه راز سن خندان ہوئیں / اور بہت خوشحال و شادان ہوئیں
عائشه کہتی ہیں میں اسکا سبب / پوچھی اسدن فاطمه سے جب

یوں کہے میرے پیئے زہرائے بتول / اب کہہ سکتی ہوں یہ راز رسول
جبتلک زنده تھے سالار جہان / وه نہیں ظاہر کیے راز نہان

جب کہے ہیں سرور عالم رضا / پھر سبب پوچھی ہوئے کیا ہے وه بات
تب کہے فرمائے مجکو شاه دین / کہ سب اہلبیت سے میرے یقین

تو ملیگی پہلے آ میرے سے جان / حشر میں تو ہوگی خاتون جنان
پہلے ملنے کی بشارت سنکے میں / کی میں خوشحال اپنے جان و دل سے تین

بھی روایت ہے کہ شاه دین تب / یوں دعا مانگے ہیں از درگاه رب
یا الہی اب جدائی پر مرے / فاطمه خیر النسا کو صبر دے

اشک آنکھوں سے تھے جاری آپ کے / یوں لگے ہیں پوچھنے تب درد سے
بولیو اب میرے دلبندان کہان / نور چشمان میرے فرزندان کہان

میرے ابنین مکرم ہیں کہان / یعنے حسنین معظم ہیں کہان
فاطمه حاضر کیے حسنین کو / مصطفے اکے قرة العینین کو

آه صاحبزادگان سرور کو دیکھ / ایسی حالت میں وه پیغمبر کو دیکھ
اس طرح رونے لگے بے اختیار / دیکھ کر ان کو ہوے سب زار زار

آپ کے سینے پہ آ ہر دو گرے / اور منہ سے منہ لگا انکو لگے
سرور کونین انکو سونگھ کے / انکی پیشانی پہ تب بوسے دیے

اور کہے تاکید سب اصحاب کو / بلکه سب امت کے شیخ و شاب کو
که یه ہر دو سے رکھو الفت تمام / اور بجا لاؤ انکا احترام

پھر وه دونو کو لگا اپنے گلے / انکو سمجھا ہے بہت الطاف سے
کر وداع انکو کہے اسطرح تب / آه میرے بعد اتم ہو واجب

آه شہزادے ہوتے تھے جدا / اور نه دامن چھوڑتے تھے اپکا
اشک آنکھوں سے بہاتے تھے بہت / شور یک غم کا مچاتے تھے بہت

نزع کا جبکہ حال تھا اس شاه پر / سرور کونین عالی جاه پر
فاطمه زہرا تب آخر ناگزیر / ان کو سمجھا از وجاہت کثیر

شاه عالم سے کہے ہیں تب جدا / شور غم کا آه محفل میں پڑا
آه آکر عائشه نے بعد ازان / عرض کی یوں از شه ہر دو جہان

یا نبی اب کھول آنکھیں دیکھیے / یک وصیت اب مجھے فرمائیے
ان کو فرمائے که نزدیک آمرے / آئیں جب نزدیک تب ایسا کہے

کہ وصیت جو کیا ہوں تجکو کل / یاد رکھ اس کو اسی پر کر عمل
عرض پھر حفصه نے کی آکر یہی / شاه فرمائے ہیں انکو بھی وہی

اور سب ازواج کو شاه عرب / کر وصیت اسطرح پوچھے ہیں تب
کہ علی میرا کدہے کہان / مرتضی شیر غضنفر ہے کہان

جلد حاضر ہو علی نامدار / بیٹھ حضرت کے سرہانے اشکبار
اپنے زانو پر رکھے سر شاه کا / ان کو فرمائے نبی ای مرتضی

که بیوی سے فلان زر اسقدر / یاد رکھو میں لیا ہوں قرض کر
جو اسامه کا ہی لشکر ای امین / اس کی تیاری میں خرچ اوده یقین

خاتون جنت کو بشارت
حسنین کے لیے اصحاب کو وصیت
علی مرتضی کو وصیت

عزرائیل کا حاضر ہونا

قرض وہ ذمے ہیں میرے بالضرور ۔۔۔ جلد تر کر دے ادا تو بے قصور
اور ہیں کے بعد ای بھائی مرے ۔۔۔ آہ کرو تا بہ ہیں چین گے تجھے
اور جب دیکھیگا تو ای باوفا ۔۔۔ کہ کئی ہین لوگ دنیا اختیار
اور اک آئی روایت ای خبیر ۔۔۔ کہ وصیت یہ نبی کی تھی اخیر
حق بجا لائیں انکے جاودان ۔۔۔ تم ڈرو حق سے سدا سر و عیان

روایت

جب دئے ہین اذن سالار انام ۔۔۔ باادب آکر کیا ہی وہ سلام
حکم گر ہو تو کرونگا قبض جان ۔۔۔ ورنہ خالی ہاتھ جاؤن بیگمان
چرخ اول پر ملایک سب کے سب ۔۔۔ پوچھتے تھے آپکا احوال اب
شہ کہے ای دوست میرے باوفا ۔۔۔ مجھ سے اصحاب میں تو کیون ہی جدا
مالک دوزخ کو وہ پروردگار ۔۔۔ اب کیا ہے حکم ایسا آشکار
آگ دوزخ کی بجھاو جلد تر ۔۔۔ اور کیا یہ حکم حور العین پر
کہ کھڑے ہو باندھکر تم صف بصف ۔۔۔ آتی ہی روح رسول با شرف
جب تلک تو اور تری امت سبھی ۔۔۔ داخل جنت ہونگے ای نبی
حوض کوثر اور محمود المقام ۔۔۔ دیویگا تجھکو خداوند انام
کہ تو دل سے اپنے راضی ہوویگا ۔۔۔ فرح و بہجت اس سے بیحد لیویگا
ملا اعلی میں ہے تیرا انتظار ۔۔۔ بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار
پر مجھے ہے فکر امت کی بڑی ۔۔۔ درد امت کا ہی مجھکو ہر گھڑی
حق نے فرمایا کہ کہہ بعد سلام ۔۔۔ تیری امت کے گنہگاران تمام
جب کہے حضرت سے یہ روح الامین ۔۔۔ سن کے فرمائے ہیں انکو شاہ دین
تا کرے تو یہ تو کیا ہو اسکا حال ۔۔۔ یاد کے کیسا آہ وہ رنج و ملال
گر ہو تائب اسکو بخشون ای نبی ۔۔۔ بولے حضرت ہی زیادہ اسکو بھی
شہ کہے ہفتہ بھی یہ ایذا ہی ہنوز ۔۔۔ حق کہا مرنے کے آگے ایک روز

اور کہے تو سب سے پہلے مجھ سے آ ۔۔۔ حوض کوثر پر ملے روز جزا
تو ہو دل تنگ ان صدمات پر ۔۔۔ صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
چھوڑ تو دنیا کو عقبی کر قبول ۔۔۔ یہ وصیت یاد رکھ ہرگز نہ بھول
کہ نگاہ رکھو نماز و نکو مدام ۔۔۔ خوش رکھو باندی غلاموں کو مدام
پیٹ بھر انکو کھلاؤ اور پیناؤ ۔۔۔ بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ
الغرض کہتے ہیں عزرائیل نے ۔۔۔ اذن چاہا گھر میں آنے کیلئے
اور کہا یہ ہی مجھے حکم خدا ۔۔۔ تابع فرمان ہوں میں آپکا
مصطفے پوچھے کہاں روح الامین ۔۔۔ بولا عزرائیل تب ای شاہ دین
آئے ہیں ایسے میں روتے جبرئیل ۔۔۔ اشک سے منہ کو بھگوتے جبرئیل
عرض کی جبرئیل اے شاہ کریم ۔۔۔ میں یہ آیا ہوں بشارات عظیم
کہ مقدس تیرے پیغمبر کا روح ۔۔۔ آج آتا ہی سما پر با فتوح
کہ سنوارو آپ کو تم سب شتاب ۔۔۔ اور فرشتوں کو یہ فرمایا خطاب
مجھ کو بولا جا زمین پر جلد تر ۔۔۔ اور دے میرے نبی کو یہ خبر
سب رسل اور انکے امت پر تمام ۔۔۔ داخل جنات ہونا ہی حرام
اور قیامت میں شفاعت سے ترے ۔۔۔ چھوٹے اتنے لوگ امت سے ترے
اور بہت ایسے ہی درجات علا ۔۔۔ دیوے حق تجھکو مقامات علا
شاہ فرمائے یہ سن ای جبرئیل ۔۔۔ کہ ہیں بہتر یہ بشارات جلیل
پھر گئے جبریل پاس اللہ کے ۔۔۔ آکے پھر بولے عرض حضرت سے کئے
تو یہ اپنی موت آگے ایکسال ۔۔۔ گر کریں بخشوں انھیں بیقیل و قال
موت سے اپنے کسی کو نیں خبر ۔۔۔ شاید آگے یک مہینے کے کوئی بشر
حکم حق آیا ہی دوسری بار بھی ۔۔۔ یک مہینے کے بھی آگے ہاں کوئی
بار سیوم حکم آیا جانئے ۔۔۔ آگے یک ہفتہ کے جو توبہ کرے
شہ کہے یکدن بھی طول طویل ۔۔۔ بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

حضرت کا عزرائیل کو اذن جان دینا

حضرت کا امت کے واسطے توبہ کی مدت کی کمی کروانا

موت آگے بھی اک ساعت اگر — ہووے تائب اسکو بخشوں سربسر
کہ کسی بندے کے تئیں اے دادگر — تب بھی تو یہ نامیسر ہو اگر
اپنے عصیاں سے اگر ہو شرمسار — بخشدوں اسکو جنت میں قرار
شرط ہے ایمان رہے باقی مگر — شرک سے سر عصیان ہو دور تر
اس طرح کہنے لگے جبریل سے — تین مقصد اور باقی ہیں مرے
دوسرا امت کے جو ہیں مذنبین — شامت عصیاں سے انکے کہیں
جسطرح اگلے امم کی صورتیں — مسخ عصیاں کے ہی شامت سے ہوتیں
میری امت کے جو کچھ اعمال ہیں — مطلع کردیوی اپیر میرے تئیں
سنکے یہ باتیں نبی سے جبرئیل — جا کہے نزد خداوند جلیل
یعنے روز حشر باشان رفیع — آپ ہی سب امتوں کے ہوں شفیع
اور فرشتے حق کے ہفتے میں دو بار — پیر اور جمعے کی شب میں باوقار
سنکے حضرت بہت خوش ہو گئے — اذن عزرائیل کو ہیں تب دئیے
کیا لکھوں اب ذکر ہی سکرات کا — نزع جان شاہ موجودات کا
تم سنو یہ ذکر غم پر اضطراب — چشم سے جاری کرو دو جوئے آب

روایت

قبض روح پاک پر شاغل ہوا — حکم پر حضرت کے وہ عامل ہوا
تھا مرے سینے پہ ایسی میں وہاں — عبد رحمان آیا میرا بھائی جان
دیکھنے لگے اسکو سمجھی میں تب — کہ ہے شاید خواہش مسواک اب
تب کئے سر سے اشارہ شاہ دین — پس میں اس مسواک کو لیکر وہیں
بس کئے مسواک اچھی طرح سے — اور کئے بعد از عنایت وہ مجھے
آہ تھی سکرات ایسی سخت تر — کہ مبارک رنگ شہ کا سربسر
آب تھا تب اک پیالے میں دھرا — دست اشرف اسمیں رکھتے تھے اورا
تو مرا یاور ہوا اے رب صمد — سختی سکرات میں کیجے مدد

تب رسول اللہ نے با انکسار — عرض کی یوں اے خدا آمرزگار
تب کہا یوں حق نے اے میرے حبیب — کہ وہ بندہ اپنے مرنیکے قریب
اتنی فرصت بھی نہ گر اسکو ملے — بخشونگا تیری شفاعت سے اسے
شاہ یہ سنکر بہت شادان ہوے — جان و دل سے شاکر یزدان ہوے
پہلا امت کے گنہگاروں کا سب — حشر میں ہوؤں شفیع میں اے رب
اپنے دنیا میں نہو قہر و عذاب — اور مسخ و فسخ سے ناہوں خراب
تیسرا یہ ہے کہ ہفتے میں دو بار — اپنے الطاف و کرم سے کردگار
بخشش انکے جرم کی تا مانگ لوں — نیکیوں پر انکے شکر حق کروں
پھر گئے آ عرض لے حق کے رسول — حق کیا یہ عرض تینوں بھی قبول
کوئی مقرب بھی بغیر از آپکے — فتح آن باب شفاعت نا کرے
جو عمل امت کے ہووین خیر و شر — آکے اس سے آپکو دینگے خبر
ذکر غم آگے کروں اب کیا رقم — طاق ہے طاقت قلم کی یک قلم
گرچہ لکھ سکتا نہیں اے مومنو — مختصر لکھتا ہوں تھوڑا تم سنو
بلکہ کیا ہی آپ جائے آپ پر — تم بہاؤ چشم سے خون جگر
آہ پایا حکم عزرائیل جب — بیٹھ خدمت میں نبی کے باادب
عائشہ اسطرح دیتی ہیں خبر — حالت سکرات میں حضرت کا سر
ہاتھ میں تھی اسکے اک مسواک تر — مصطفیٰ کرنے لگے اوسپر نظر
عرض کی تب مینے اے حق کے نبی — آپکو خواہش ہے کیا مسواک کی
جا بکر دانتوں سے اپنے نرم کر — ہاتھ میں حضرت کے دی ہوں جلد تر
ہاتھ سے مسواک ایسی میں گری — یا گرا خود ضعف سے دست نبی
سرخ ہوتا زرد بھی ہوتا کبھی — اور پیشانی پہ آیا عرق بھی
ملتے تھے چہرہ پہ اپنے بار بار — اور یہ کرتے تھے دعا با انکسار
بولے عزرائیل سے پھر شاہ دین — ہے بڑی سکرات کی سختی یقین

حضرت نے امت کے واسطے عفو و جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا

حضرت عزرائیل کا قبض روح کی اجازت لینا اور حضرت کا سکرات

میری امت پہ بھی کیا ای نیکنام
ایسی ہی سختی کریگا تو مدام

قبض جان آسان کیسا بیقین
آجتک ایسا کیا ہرگز نہین

ناتوان امت ہے میری سربسر
اہ ان پر اس قدر سختی نکر

سختیان انکے ہین مجھکو قبول
تو نکر انکو غرض ہرگز ملول

آپکی امت پہ از حسن طریق
انکے ہون ناچ بنا ہے زاید شفیق

اپنی امت کی سفارش میں ہی جان
تر زبان تھے تر زبان تھے تر زبان

پھر کئے عرض ای امام الانبیا
پھر نہ دنیا مین کبھو مین آونگا

دیجئے رخصت مجھے ای شہریار
یون یون روئے لگے ہین زار زار

آہ تب اس سید عالم کا سر
گود مین تھا عائشہ کے ای پسر

تب کیا پرواز روح باشرف
اس جہان سے عالم باقی طرف

ہی روایت عائشہ سے ای خبیر
تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر

تھی یہ مولد کی ربیع بارہوین
پیر کا تھا روز اقدس بالیقین

آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوی
سارے عالم مین بڑی ظلمت ہوی

یہہ ندا کرتے تھے بالای فلک
دور ہوئے اس شاہ کے حق کئے ملک

بوی خوش ایسی جھکنے کو لگی
کہ نہیں سونگھی تھی مین ایسی کبھی

اور روایت دوسری آئی ہی یک
چادر جنت اڑائے لا ملک

چند جمعہ گزرے مجہ پر لا کلام
ہاتھ مین ہوتی ہوئی کھاتی ہون طعام

ہی روایت جبکے رحلت رسول
ندبہ یون کرتی تھین رو کر بتول

آہ ای بابا یہ دنیا سے گئے
جنت فردوس کو رونق دئیے

آپ کے بعد از ای ختم انبیا
کب نازل ہویگی وحی خدا

یا الٰہی اب تو یہ روح بتول
جلد تر پہنچا دے با روح رسول

روایت

کہ فراغت چھوڑ دی بیل و نہار
فقر و فاقہ ہی کئے تھے اختیار

وہ کیا بعرض ای شاہ انبیا
قبض جان کرتا ہون جسطرح آپ کا

تب رہ شفقت سی شاہ مرسلین
یون کئے ارشاد اسکو ای امین

بلکہ سب امت کی بہری سختیان
روح پر کرے تو میرے بیگمان

وہ کیا ہی عرض ای مقبول رب
خاطر اشرف کو رکھئے جمع اب

یونہی عزرائیل سے شاہ انام
نزع کی حالت مین کئے تھے کلام

آئے ہین ایسے مین جبریل ہمام
اور کئے سالار عالم کو سلام

آپکے خاطر مین آنا تھا یہان
آپ سے آنا تھا خوش بس یہ مکان

انکو تب رخصت دئے شاہ جہان
وہ گئے روتے ہوئے بر آسمان

اور ہی دسری روایت یہ جلی
تھا مبارک سر یہ آغوش علی

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلٰى

اور ترسٹھ سال کی عمر شریف
تھی رسول اللہ کی تب ای عفیف

مرتضٰی بولے ندای درد و آہ
آسمان سے ہین سنا وا احمداہ

عائشہ کہتی ہین روح مصطفٰی
جبکہ ہی ہی جسم اشرف سے جدا

گرد حجرہ مین اڑائی شاہ پر
ہور دے اچاندنی جون ماہ پر

ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
مین کبھی اس شاہ کے سینے پہ ہات

اور وضو کرتی ہون روز و شب یقین
ہات سے وہ بوی خوش جاتی نہین

آہ ای بابا ہوے ہمسے جدا
کر قبول اب دعوت رب العلا

خبر رحلت آپ کی بابا مرے
کون اب کہدیویگا جبریل سے

آہ ای بابا ز بالای سما
ہمپہ پھر روح الامین کب آویگا

کر مجھے دیدار سے انکے قریب
حشر مین انکی شفاعت کر نصیب

عائشہ کہتی تھی یون رو رو کے تب
کہ وہ پیغمبر سے ہے افسوس اب

آہ ہی اسی شرع و دین پر سے حیف
انبیا کے سرور و افسر سے حیف

عرض عزرائیل کا سختی امت پر آنحضرت کی جان

وفات حضرت آیات

عذر فاطمہ و جنت [illegible]

غم سے امت کے گنا ہوگئے یقین
رنج و ایذا سے بہت کفار کے
اور نفیروں پر نہ باندھے کبھی دم
نوک یک ٹوٹی زسنگ دشمنان
بالتواتر اور توالی صبح و شام
یونہی اہل بیت سب روتے رہے
السلام ای اہلبیت مصطفےٰ
بعد بولا شربت جام ممات
ہر مصیبت کیلئے نزد خدا
اب رضای حق کے جانب تم پھرو
ہوای اہل بیت اب تم پر سلام
مجلس اصحاب میں بھرا آشکار
آہ کیا یوں صحابہ کا الم
تلبیہ کہتے ہیں جیسا حاجیان
اور علی با این شجاعت ای امین
عائشہ حجرے کے اندر بیٹھ کر
سرور عالم کے رحلت پر یقین
اور رہتے تھے کہیگا جو یہ بات
بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشر
جو منافق ہیں انھوں کے دست و پا
اسلئے تلوار اپنی کر علم
پشت اطہر پر نبی کے رکھے ہات
کہ یقین مہر نبوت گم ہوی

ایک شب ساری کبھی سوتا نہیں
اور ظلم و جور سے اشرار کے
وہ کبھو ابواب احسان و کرم
فی الحقیقت تھا وہ محک امتحان
وہ کبھو ہرگز نہیں کھائے طعام
اس الم سے ہوش سب کھاتے رہے
السلام اے مردم درد و عزا
چکھنے والا ہی یقین ہر ذیحیات
ہی مقرر یک تسلی یک جزا
جزع و بے صبری نہ ہرگز تم کرو
اور رہو وے رحمت رب انام
خضر نے بھی آکے تب زار و زار
جیسکے ہی لکھنے میں بے لرزان قلم
یوں مچائے تھے وے سب شور و فغان
پست ہو کر جا لگے تھے از زمین
آہ و زاری ہی میں تھے شام و سحر
حضرت فاروق کو آیا نہیں
کہ رسول اللہ پائے ہیں وفات
جوں کہ تھی موسیٰ کو کوہ طور پر
شاہ کٹوا دونگے دیگر سرا
اسطرح کہنے لگے ہیں وہ بہم
جلد تر دیکھی ہے اسما بالذات
اب بلا تمک شاہ ونے ہے نقل کی

رہ مقام صبر میں ثابت قدم
گاہے مندہ و ملالت کی عیار
راہ حق میں تیکے دندان مثال
کہ یہ محک امتحان کردگار
جو کی روٹی پیٹ بھر کھائے نہیں
غیب سے آئی ندا یہ سر بسر
رحمت و برکات خلاق انام
اور تمھارے کام کا اجر و ثواب
اور ہی ہر غایت کے آخر یک خلف
ہی مصیبت یافتہ بس شخص او
تھا یہ آواز ملک اے باصفا
یونہی کی ہی تعزیت شہ کی ادا
ایسے حیران او پریشان ہو گئے
آہ عثمان اس الم سے ہوئے بسر
اور عبد اللہ امین با صفا
باوجود ایسی صلابت کے عمر
کھینچکر تلوار اپنی پر غضب
قتل میں کرڈالونگا بیشک اسے
بلکہ ہے یہ مجکو امید قوی
بوے تھے بعضے منافق بد صفات
جب عمر اس طرح سے کہنے لگے
غیب تھی مہر نبوت کی نشان
پہنچی ہے صدیق کو جب یہ خبر

نفس سے حق جنگ کرتے دمبدم
تن کے دامن تک پہنچی زینہار
جنگ میں جان سے تھی خونی لال
اس کا ظاہر ہو گیا کامل عیار
راحت دنیا کبھی پائے نہیں
پر سنا دی ہم کو نہیں آیا نظر
تم پہ ہو ہر آن ہر دم بالدوام
تم کو پورا دیونگے روز حساب
پس رہو واثق بحق ای باشرف
فی الحقیقت اجر سے جو دور ہو
تعزیت کرتے تھے وے آکر ادا
بوے بوبکر و علی یہ خضر تھا
سر بسر بے عقل بیجان ہو گئے
ہو گئے مبہوت و گونگے سر بسر
آہ رو رو اس الم سے مر گیا
ہو گئے تھے جو اس آیا خبر
در پہ مسجد کے کھڑے تھے آکے تب
سرور عالم نہیں رحلت کئے
اس قدر زندہ رہیں حق کہے گئے
گر نبی ہوتے نپاتے وہ وفات
باب میں حلت کے شک میں پڑے
تب لگی کہنے وہ یا آہ و فغان
آئے ہیں گریان و نالان جلد تر

مذہب عائشہ صدیقہ رضی

فرشتے اہلبیت سے تعزیت ادا کرنا

حضرت کی رحلت پر صحابہ کا درد و غم

اور جبین پر شاہ کے بوسے دیے
سر اٹھا اپنا بہت زاری کیے

دیکھے بوسے پھر انھوں نے یوں کہا
آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا

پاک طیب آپ تھے حین حیات
پاک طیب ہی ہو بعد از وفات

آپکی ہے ذات برتر بالیقین
آپ پر رونے سرہانے سے کہین

گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار
جان اپنی ہم کیے ہوتے نثار

اور نکرتے منع رونے سے اگر
چشم سے چشمے بہاتے سربسر

ہم سے پہنچا ای خداوند انام
اپنے پیغمبر پہ صلوٰۃ و سلام

یا محمد یا حبیب رب ناس
یاد کیجے ہمکو اپنے رب کے پاس

بعد ازاں وہ آئے ہیں نزد عمر
جوش حدت پر کیے انکے نظر

انکو بولے بیٹھ جا ای باوقار
وہ نہ بیٹھے گرچہ بولے چند بار

بعد ازاں انکو کہے وہ باصفا
اب یقین رحلت کیے ہیں مصطفیٰ

کیا نہیں تمنے سنا ای باصواب
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ [۱] [۲]

بعد ازاں صدیق منبر پر چڑھے
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے

بعد تحمید الٰہی اور درود
یہ پڑھی ہیں آیتیں قرآن کے زود

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ [۳]
وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ سورہ آل عمران

جب پڑھی یہ آیتیں وہ باخبر
سست و حیران ہو وہیں بیٹھے عمر

دست و پا انکے کٹے گویا ای یار
ہو گئے مدہوش اور نقش جدار

ہو گئے مبہوت بھی سب حاضرین
گویا یوں سمجھے ہیں سب ای اہل دین

کہ یہ آیات آج ہی نازل ہوے
اسکے ہی پڑھنے میں سب شاغل ہوے

کوچہ و بازار میں پڑھتے تھے سب
گویا انکو آج ہی بھیجا ہے رب

بعد ازاں فاروق بھی خطبہ پڑھے
اور یوں لوگوں سے تین کہنے لگے

کہ کہا تھا میں جو اول آشکار
کہ نہیں رحلت کیے شاہ خیار

بات وہ پایا نہیں میں در کتاب
اور نہ در عہد نبی عالی جناب

زیست کا میں انکے تھا امیدوار
تا ہمارے کر کے سب تدبیر کار

بعد دنیا سے کریں وہ انتقال
لبیک حبیبا یا بلا یا ذوالجلال

یہ کتاب حق تعالیٰ ہے بجا
کہ کیے جس سے ہدایت مصطفیٰ

لیجیو بس تم اسکو ای اہل دین
اس سے راہ راست پاؤ گے یقین

نقل ہے فاروق سے ای محترم
کہ کہے وہ حق تعالیٰ کی قسم

آیتیں قرآن کی وہ باصفا
جانیو گویا سنا ہی میں نہ تھا

آہ جب صدیق اکبر سے سنا
جلد لرزاں ہو زمین پر گر پڑا

اور کہے اسطرح سے ابن عمر
گویا پردہ تھا ہماری منہ اپر

خطبۂ صدیق سے وہ اٹھ گیا
سمجھے سب رحلت کیے خیر الوریٰ

آہ و استرجاع سب کرنے لگے
یعنی انا للہ سب پڑھنے لگے

بعد اہل بیت سے تجہیز میت
کر ادا صدیق عالی مرتبت

غسل اور تجہیز اور تکفین کے کام
ہوئے متعلق یہ ہیں تم سے تمام

آ گئے ہیں سقیفے کی طرف
جمع انصار و مہاجر باشرف

تھے وہاں تکرار تھی یہ انمین سب
بولتے تھے اسطرح انصار سب

کہ ہو تمسے ایک اب بیشک امیر
اور ہمارے سے بھی ہوے ایک امیر

تب کہے صدیق انکے آگے پیش
ہے امامت از خبر حق قریش

سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
کوئی نہیں اس سے کیا ہرگز عدول

زید بن ثابت کہا سالار دین
تھے قریشی اور مہاجر بالیقین

[۱] یعنے تو بھی مرتا ہے اور بیشک وے بھی مرتے ہیں ۱۲

[۲] اور نہیں دیا ہمنے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر کیا اگر تو مر گیا تو وے رہجاوینگے یعنے کافر کہتے تھے اس شخص تک [illegible] جہاں یہ مر گیا پھر نہیں انکے رد میں یہ آیت آئی ۱۲

[۳] یعنے محمد تو ایک رسول تھے ہو چکے اسکے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا پھر جاوگے الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والوں کو

پس خلیفہ بھی تمہارے سے رہے
وہ قریشون کے اکابر سے رہے

پس کہے بوبکر با صحب کرام
تم مقرر جس کو کرتے ہو امام

اس سے بولے بو عبیدہ اور عمر
اپنے جیتے وقت پر خیر البشر

اور نزد آن امام بحر و بر
تم ہی تھی ہم سب پہ بیشک دو سر

بعد ان دونوں کے اصحاب کرام
ہاتھ پر بیعت کئے انکے تمام

اور عباسؓ و علیؓ مشغول تھے
کام میں تجہیز اور تکفین کے

پڑھ کے خطبہ یون کہے پس پھر علیؓ
انکو ہے ہر امر مین شان جلی

ہاتھ میں انکے ہے انکا اجتبا
اور ہے تمکو بھی تمھارا اقتدا

تب کہے ان کو علی مرتضیٰ
کہ نبی تم کو کئے تھے پیشوا

پس علی اور دوسرے یاران سبھی
ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تبھی

پس خلافت حضرت صدیق کی
بالیقین اجماع سے ثابت ہوئی

روایت

غسل پیغمبر کی تیاری کئے
یک ندا ناگاہ ایسے میں سنے

کون ہے تا کل نہ پہچانے مگر
تب کہا عباس نے ای باخبر

پھر ہوئی آواز دوسری جلد تب
بے تردد غسل دو حضرت کو اب

پھر صحابہ میں خلاف آیا وہیں
غسل کپڑون پر ہی دینا یا نہیں

کہ برہنہ شاہ دین کو مت کرو
پیرہن پر ہی نبی کو غسل دو

غسل دے مجکو سو ویسا ہی علی
غسل حضرت کو دیئے ہیں آپ ہی

بولتے تھے اس سبب سے ہی خدا
مجھکو علم و حفظ زاید ہے دیا

لاش اشرف کو نہ لائے بر سریر
اور پہنائے کفن بھی ای خبیر

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

ہی روایت آگے مرض موت کے
جب خبر دی شہ نے اپنی فوت سے

پوچھی کیا دین کفن فرمائے تب
جیسے یہ کپڑے کہ پہنا ہون میں اب

جون تھے ہم انصار سالار امم
یون خلیفے کے بھی ہیں شہا ہم

ہاتھ پر بیعت کرو تم انکے سب
میں بھی بیعت انسے ہان کرتا ہون اب

سر بسر حکم امامت بر نماز
وہ تمھیں سب کو کئے ہیں سرفراز

پس خلافت کے بھی تم ہو سزاوا
اور دئی بیعت دی سردار آنکا

حضرت عباسؓ حیدر اور زبیر
طلحہ و مقداد بھی ای اہل خیر

بعد ازان صدیق اکبرؓ باصفا
انکو اور سارے صحابہ کو بلا

انکو میں کرتا نہیں ہوں کلام
اپنی بیعت کیلئے اب التزام

بلکہ تم جانوگے اولی جسکے تئین
پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہون مین

کون سکتا ہی تمھیں پیچھے کرے
میں بدل خوش ہون خلافت پہ تیرے

جو کئے ہیں انسے بیعت آنکا
جملۂ اصحاب میں تینتیس ہزار

نص قطعی ہے یہ اجماعی دلیل
اس خلافت پر یقین بے قال و قیل

جبکہ عباس و علی مرتضیٰ
اور رجال اہلبیت باصفا

پاک ہے یہ شبہ ختم المرسلین
غسل دینے کی انھیں حاجت نہین

کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا
ترک سنت کیون کرین ایسے بھلا

جو کیا تھا منع ہے ابلیس دون
اور یقین مین خضر ہون بن خضر ہون

نیند یک بھیجا صحابہ پر خدا
گھر کے کونے سے ہوئی تب اک ندا

حکم حیدر کو کئے تھے مصطفےٰ
کہ کنوئیں سے ہفت مشک آب لا

ناف اور زیر پلک میں جو کہ آب
جمع تھا اسکو پیے حیدر شتاب

پس مفاصل میں لگا خوشبو تمام
اور بخور ۳ بار دے ای نیکنام

اجلے کپڑے تھی یمن کے تین وو
غیر دستار و قمیص ای نیکخو

اور حضرت کے جنازے کی نماز
جو ہوئی کن نے پڑھا با سوز و گداز

پوچھی ہو دین کون غاسل آپکے
بولے اہل بیت کے مردان ہے

یا ہو مصری یا یمانی جو ملے
دو کفن لیکن کفن اجلا ہے

اجماع سے صدیق اکبر کی خلافت کا ثبوت

حضرت کا غسل و تکفین

بعد پوچھے ہین جنازے پر نماز
اور فرمائے نہ غم سے روؤ تم
اور جزائی خیر خلاق ورا
میرے مرقد کے کنارے رکھکے تب
بعد میکائیل و اسرافیل ہی
لیک عبد الحق محدث باصفا
جاؤ تم سب رکھ مرے مرقد پہ لا
بعد انکے آکے اصحاب کرام
چرخ سے فوج ملک آنے لگے
پس جماعات صحابہ باینیاز
دفن میں اس سید عالم کے تب
دفن حضرت کو کئے ای سینہ صاف
حضرت صدیق نے دی ہے خبر
اور علی بولے کہ بہ روی زمین
عائشہ کے حجرہ اقدس میں ہی
حضرت عباس اور فضل و قثم
آہ وہ اس طرح دیتا ہے خبر
غایت الطاف اور رحمت ہی سے
آپکی امت میں کرے جان تمنا
ای خداوند جمیع کائنات
قبر اشرف کی بلندی جائیے
حضرت زہرا کا کیا لکھون الم
پیچھے جیتے یونہی دنیا میں جئے

وقت دفن جسم مبارک کے امتی امتی کا صدا ظاہر ہونا

کون پڑہنا ای شہ عالم نواز
دائما صبر و شکیبی لیو تم
میری جانب سی کرے تم کو عطا
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب
اور انکے بعد عزرائیل ہی
یہ روایت بھی مدارج میں لکھا
بھیجیگا مجھ پر صلواۃ اول خدا
سب ادا کرلین نماز اپنی تمام
کر نماز اس شاہ پر جانے لگے
منفرد پڑہتے تھے حضرت پر نماز
ڈیل اتنی ردوکی اس ہی سبب
اور مدفون میں بھی آیا اختلاف
کہ سنا ہون مین ز سالار بشر
نزد حق کوئی اس سے جا افضل نہیں
کھودا قبر لحد بوطلحہ تبھی
اور علی مرتضیٰ پر درد و غم
چہرہ سرور پہ کی ہیتے نظر
امتی کہتے تھے رب امتی
آپ کے پیرو رکھے سر و جہار
کر اس امت مین مری ہو وجہات
ہی روایت چار انگل کی رکھے
کیا بیان ہے آہ بے طاقت قلم
سیوم رمضان کو رحلت کئے

پوچھ یہ رونے لگے یاران تمام
حق تعالیٰ تم پہ سب رحمت کرے
غسل دیکر اور کفن پہنا مجھے
جو پڑہیگا پہلے میرے پر نماز
ساتھ نے فوجین ملک آوینگے
کہ کئے ارشاد یون خیر البشر
پھر جو اہل بیت ہین بی بیان
پس بحسب حکم سالار خیار
پس رجال اہلبیت باصفا
جب تھے سب عالم کے وہ بے امام
پیر کے دن کی ہی حضرت نے وفات
کوی گھر میں کوئی مسجد میں کہا
ہر نبی جس جائے پر رحلت کیا
کہ جہان پر قبض ہو روح رسول
وقت سحر و چارشنبہ کی تھی تب
قبر میں تہ کو اتارے ای خبیر
لب ہلاتے تھے رسول انس و جان
آپ پر امت کو حق کردے فدا
اور شفاعت سی نبی کے کارساز
اور اس امت میں میرا حشر کر
الغرض جب دفن سے فارغ ہوے
آہ زہرا شاہ کے بعد وفات
ہوے واس خاتون پر حق سی سلام

روتے ہیں آپ بھی شاہ انام
اور گناہان سب تمھارے بخشدے
پس اٹھا کر تم جنازے کو مرے
دوست میرا جبرئیل پاکباز
پڑہ نماز ین کو مرے پر جاوینگے
کر جنازے کو مرے تیار کر
دے نماز آکر گزارین بعد ازان
لا جنازے کو رکھے نزد مزار
اور اہلبیت کے بعد از نساء
آپ کے کیون ہو جنازے پر امام
چارشنبہ کی یقین جب کی رات
اور کہا کوی در بقیع باصفا
بالیقین اسہی جگہ مدفون ہوا
سب صحابہ نے کیا اس کو قبول
دفن سرور کو کئے ای باادب
باہر آیا ہے قثم سب سے اخیر
ہیں سنا نزدیک لیجا اپنے کان
اور نہ حضرت سے ہو یہ امت جدا
اپنی رحمت سے کرے بس سرفراز
کر شفاعت سے نبی کے بہرہ ور
تعزیت سب آکے زہرا سے کئے
نہیں ہنسی اور نہین کئی زنہار بات
اور ان کے پدر امجد پر مدام

عائشہ بھی بند کر حجرہ کا در
درد میں حضرت کے تھیں شام و سحر

یونہی سب اصحاب بھی اور بی بیاں
تھے اسی ماتم میں بہ آہ و فغاں

اور اس غم سے کئے صحبت کنار
مر گئے بیمار ہو کر آشکار

اور کئے مانگے دعا ای ربنا
آہ ہم کو جلد اب اندھے بنا

کر سوا تیرے نبی کے غیر پر
ہم نہ کر سکتے ہیں اب ہرگز نظر

حق نے کی انکی دعائیں سب قبول
ہو گئے اندھے وہ محزون و ملول

ذکر کیا انسان کا بلکہ بر فلک
کہتے تھے وا احمدا اور ور ملک

اور تھا یہ درد و غم حیات پر
جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر

اونٹنی شہ کی سواری کی جو تھی
یعنے قصوا چارہ پانی سے بچی

اشک تھی بس اسکی آنکھوں سے رواں
وہ چلی اس رہ میں ہی اپنی جاں

اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا
اس الم سے روز و شب رنجور تھا

دوڑتا تھا ہر طرف اندوہگیں
اور اپنا سر ٹپکتا بر زمیں

اک کنوئیں میں جا گرا اور جاں دیا
کیا سعادت دو جہاں کی وہ لیا

آہ اب طاقت نہیں ہی در قلم
کہ لکھا جائے یہ حال درد و غم

بر کلام فاطمہ ای نیک نام
اب کروں میں اس بیاں کو اختتام

ہی روایت حضرت زہرا بتول
آ کے بعد دفن بر قبر رسول

اور مبارک قبر سے لے خاک پاک
اپنی آنکھوں پر رکھے وہ دردناک

آہ وہ نالاں و گریاں بے قرار
شعر یہ پڑھنے لگے ہیں دلفگار

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

نَفْسِی عَلٰی زَفَرَاتِهَا مَحْبُوسَةٌ
یَا لَیْتَهَا خَرَجَتْ مَعَ الزَّفَرَاتِ

لَا خَیْرَ بَعْدَکَ فِی الْحَیٰوةِ وَ اِنَّمَا
اَبْکِی مَخَافَةَ اَنْ تَطُوْلَ حَیَاتِیْ

آہ اب لکھتا ہوں اس کا ترجمہ
یعنے فرماتی ہیں ایسا فاطمہ

کیا نہیں اس شخص کو پہنچی یہ بات
سونگھے جو قبر رسول کائنات

پھر نہ سونگھے وہ کوئی خوشبو کبھی
ایسی خوشبو اور کسی میں ہو گی

آہ از رحیل شاہ انبیا
جو کہ پڑے میں سختیاں اب مجھ پہ آ

وہ مصائب آئیں گر ایام پر
روز روشن ہوویں راتیں سر بسر

اسکے ہی آزار غم میں میری جاں
آہ قیدی ہو گئی ہے بیگماں

کاش اس درد و الم کے درمیاں
ہی بھلا میری نکل جاوے تو جاں

بابی اب آپکے بعد از یقیں
بہتری کچھ میرے جینے میں نہیں

میری طول زندگی کے خوف سے
روتی ہوں غم سے یا حق ہی مجھے

قبر شریف میں حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

ای مسلمانو یہ الفاظ وفات
اور کفن و دفن اور غسل و ممات

جو ہوئے مذکور سرور کی طرف
ہی مجازاً وہ پیمبر کے طرف

دل کو اسکے ذکر کا یارا نہیں
پر سوا اطلاق کے چارا نہیں

غیر ازیں اطلاق و الفاظ گراں
ہے محال و غیر ممکن یہ بیاں

جبکہ ہی اس سرور عالم کی ذات
مبدء کل حیات کائنات

فی الحقیقت آپ با جسم شریف
ہیں حقیقی زندہ در قبر منیف

جسطرح زندہ ہیں عیسیٰ بر فلک
یونہی زندہ ہیں شہ جن و ملک

اور نہیں ہرگز گلا ہی جسم پاک
اس شہ ارض و سما کا زیر خاک

اور تری و تازگی ای با کمال
ہی حواس خون و غیرہ سب بحال

بیٹھنا اٹھنا بھی جانو روز و شب
باقی ہیں حرکات اور سکنات سب

پڑھتے ہیں قبر مبارک میں نماز
اور دیتے ہیں اذان ای با نیاز

اور قرآں کی تلاوت صبح و شام
بالیقیں کرتے ہیں وہ شاہ انام

حیات النبی

موت یک ساعت کی ہی وہ بکر حمد   دفن کرنے بعد پھر زندہ کیا
اور نہیں تقسیم پایا ہر سریر   ترکہ شہ کا شاہ کی اولاد پر
اور معارف ہی وہان جنت کی غذا   جون ملک کو ہی غذا یاد خدا
اور سبکی اپنی تصنیفات مین   یونہی اثبات حیات ثقات مین
شیخ ابو یعلی نے از نقل ثقات   یہ روایت کی انس سے بالذات
اور حق کے خاصگان پاکباز   مرقدون مین اپنے پڑھتے ہین نماز
مصطفی فرمائے بھیجیگا درود   نزد قبر آکر مرے جو باسعود
اور جو بھیجین غائبین مجھپر درود   لا ملایک مجکو پہنچاتے ہین زود
اور حدیث آئی ہی ایسی حق شناس   کہ موکل یک ملک ہی قبر پاس
گرچہ سنتے ہین وہ خود خیر البشر   واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر

حدیث

جو تمھارے ہین عمل لے باصفا   دی ملایک مجکو پہنچاتے ہین لا
بیہقی بولا احادیث کثیر   بر حیات انبیا آئے بشیر
قبر مین پڑھتے تھے وہ اپنے نماز   اور سب دیگر رسل بھی پاکباز
اور فرمائے بہت بھیجو صلوٰۃ   جمعہ کے دن مجھپر تم ای نیک ذات
عرض یون یارون نے کی تب شہ سے زود   آپ پر معروض ہو کیونکر درود
انبیا کے جو ہین اجساد کرام   حق کیا کھانا زمین پر ہی حرام
ہوگئی ثابت کہ حسی دنیوی   ہی بلاشک وہ نہین ہی معنوی
کہ مجرد انکو ہی ابقای روح   اور جسد باقی نہین ای با فتوح
ترکشی کہتا ہی شہ پائے وفات   کیا عجب ہی حق دیا ہو پھر حیات
عادیہ اسباب سے ہر اغذیات   ایسے ہی مشروط دنیا کی حیات
یون کہ در حالات حزن و ابتہاج   بعض بر دم کو غذا کی احتیاج
انبیا کو جو ہی برزخ مین حیات   احتیاج ان کو نہین با اغذیات بہشت

ہی سوا آپکے ای اہل دین   عدت آہی واسطے آئی نہین
ایسے زندہ ہین حقیقی جانئے   دور اپنے اہل سے گویا ہوئے
سب یہ ہی مذکور در نور عظیم   اور مواہب مین بھی بیشک ای فہیم
اور حیات انبیا ہین بس صحیح   شہ سے وارد ہین احادیث صحیح
کہ کئے ارشاد یون خیر الوریٰ   اپنی قبرون مین ہین زندہ انبیا

حدیث

گوش سے سن اسکو مین اپنے شتاب   قبر مین دیتا ہون پھر اس کا جواب

حدیث

حاضرین جب کے کرتے ہین سلام   عرض سرور ہے وہ کرتا ہی مدام
بادشاہون اور امیران کے حضور   جو نقیبان ہین کھڑے ای باشعور
اور فرمائے ہین شاہ مرسلین   کہ ملک سیاح ہین جو بر زمین
شکر مین کرتا ہون نیک اعمال پر   اور استغفار بر اعمال شر
بعد اسکے وہ وہی لایا خبر   قبر موسی پہ گئے جو شہ گزر

حدیث

کہ تمھارے سے درود ان لا کلام   ہوتے ہین معروض پر سید تمام
تن تو بوسیدہ ہوا ہوگا جناب   تب کئے ارشاد وہ محبوب رب
بولتا ہی یون مدارج مین بیان   کہ حیات اقدس پیغمبران
معنوی ہی ہان شہیدون کی حیات   مت سمجھ ویسی ہی نبیون کی حیات
اور شہیدون کے ہی روحون کو غفور   کرتا ہی داخل باجواف طیور
اور اس دنیا مین جو ہین زندگان   انکو حاجت ہی غذا کی جاودان
باوجود اسکے بھی قادر ہی خدا   کہ رکھے زندہ مقرر بے غذا
دیکھ یک مدت تلک ہوتی نہین   باوجود اسکے رہے جیتے ہین یقین
دہلوی لکھتا یہان آیا کمال   کہ حدیث آئی ہی در صوم وصال

کر اثبت عندر بی مصطفے
بس ہے کافی یہ حدیث مصطفے
یا ہو حاصل حالت ذوق حضور
فارسی عربی اسی مین اہل حب
لیک ہندی مین نہین آیا نظر
شیخ غزالی منقذ سے یقین
چونکہ قطب الوقت شیخ شازلی
بلکہ یون کہتا ہی شیخ شازلی
اور کہتا ہی اسی مین آخیر
اپنی بیداری مین وہ صاحب کمال
یو لکہ اس طرح ہوتا ہی حبیب
جس طرح دیتا خبر وہ سینہ صاف
بلکہ از ارواح بعض کاملین
ذکر اسکا در کتاب مثنوی
گفت من ہم نیز خوابش دیدہ ام
تا مثال شیخ پیشش آمدے
تو ئی بر نور رہنما ہمچو علم
ہین بیا این سو برآ و ازم مثا
تھا مری مرشد کا جد با کمال
ذوق کے دریا کا در شاہوار
شعر مین ثانی جامی تھا یقین
عالم طفلی سے از فضل غفور
عمر اسکی جب تھی تتا ئیس سال

اور تطعمنی و یسقینی کہا
در ثبوت این مراد و مدعا
بس ہی ہے ہو و غذا ای باشعور
عالمون نے مستقل لکھے کتب
ہین وہ لکھو نگا خدا چاہے اگر
نقل فرماتا ہی یون ای پیش بین
اور ابو العباس باشان جلی
یک پلک مارے تلک بھی مین کبھی
پیر میرا اور مرے والد کا پیر
اور اگر اس سے کوئی کرتا سوال
پس وہ یون دیتا خبر بے شک و ریب
پھر نہین ہوتا کبھو اس کا خلاف
فیض پائے طالبان حق یقین
اس طرح لایا ہے پیر معنوی
ور روان شیخ این بشنیدہ ام
تا کہ ای گفتے مشکلش حل شدے
قبہ قبہ دید جانش شد بعم
عالم از برقست روانیست منا
صاحب کشف و شہود و وجد حال
تھا تخلص اسکو ذوقی سازوار
عصر کا اپنے نظامی تھا یقین
اس سے تھا شان ولایت کا ظہور
نوش فرمایا ہے تب جام وصال

یعنے رکھے پاس میتا ہو یہ شب
عالم برزخ مین لیس آب و طعام
اس بحث کے ہین دلایل بیحساب
خاص شیخ دہلوی لکھا ہے خوب
حافظ و علامہ شیخ ابن حجر
کہ یہ بیداری بہت سے اولیا
نوم و بیداری مین اپنے با نیاز
گر نہ دیکھون شاہ عالم کا جناب
شیخ شمس الدین محمد با صفا
شیخ تب یون بولتا ای باشعور
کہ یقین ایاب ہین وہ شاہ عرب
کیجئے انکار سے اس کے حذر
چونکہ از قبر جناب بایزید
کہ حسن باشد مریدے زا تتم
ہر صباحی رو نہادی سوی گور
تا یکے روزے بیامد بو سعود
یا نگش آمد ز حظیرہ شیخ حی
حال او ز آثار شد خوب پدید
یعنے شیخ محی دین عبد اللطیف
حال و قال جذب مین تھا بیگمان
اس سخن مین کچھ نہین ہے اشتباہ
نوجوان تھا جبکہ وہ بدر کمال
اس قلیل عمر مین وہ ای فہیم

یہی کہلاتا ہے ... مجذوب
بھیجے جنت سے خدا نہ انام
گر لکھون ہو و سطون الکتاب
یہ بیان پاک رہنے ب الخطاب
شرح ہمزیہ مین اپنے سراج
پاتے ہین دیدار شاہ انبیا
رویت نبوی سے تھی بس سرفراز
مین اپنے تین بخانوان باصواب
دیکھتا اکثر جمال مصطفے
عرض کرتا ہون بہ پیر کے حضور
اسطرح ارشاد فرماتے ہین اب
نہر ہے انکار اس کا سر بسر
شیخ خرقان بو الحسن تھا مستفید
درس گیرد ہر صباح از تتم
ایستادی تا ضحی اندر حضور
گور یا از رف تو بو شیدہ بود
با انا دعوک فی تسعی الی
آن عجائب کہ اول می شنید
قطب دوران ذو النعما تعیف شریف
بایزید وقت شبلی زمان
اسکی تصنیفات مین او پیر گواہ
تھا درختستان اسی تو جذب و حال
لکھا ہر اک فن مین تصنیف ضخیم

ابیات مثنوی شریف

فارسی تازی ہیں وہ عرفان کے گنج
بر بحیب ہو تا بھی فرماتا تھا تب
سر بحیب اس وقت ہو فرماتا تھا
اور سید بو الحسن اس کا خلف
تھی قناعت مین جسے شان جلیل
طفلگی مین ہو گیا تھا جب یتیم
عالم رویا میں اپنے بار ہا
منکشف ہوتے تھے اوسپر باب صواب
خواب میں یکشب علی مرتضیٰ
اور فرد العصر قطب الواصلین
تیرہوین صد کا مجدد اور امام
وہ دیا اس طرح سنت کا رواج
یہ مقدس بھی تر ارواح کرام
اور زبان پاک میں کر اپنے تر
اور اس رویای حق کا وہ اثر
ایکشب بعد اس کے وہ عالیجناب
یک لباس فاخرہ اسکے تئیں
خواب سے یہ جب ہوا وہ کامیاب
اور روح نقشبند محترم
اور گیا تھا ایک دن وہ نامدار
روح پاک اسکا ملاقی ہو تبھی
سب طرق میں صوفیہ کے ذو الجلال
اور محقق اس کا شیخ معنوی

ہیں گے نظم و نثر مین تا شصت و پنج
غوث اعظم یوں کیا ارشاد آ
کہ مصنف اسکا معنی یون کہا
یادگار پیشوایان سلف
اور توکل زہد مین تھا بیعدیل
جد امجد سے لیا فیض عظیم
فیض اسکے روح اقدس سے لیا
فیض روحانی سے ہی اسکے بخواب
غسل سے اس کو معزز کر دیا
سید احمد امام العارفین
رکن شرع و ملت خیر الانام
کہ ہوا تاراج بس بدعت کا لیج
فیض پایا ہی بہت ای نیکنام
ایک اک اس کو کھلائے برسر
نفس پاک اپنے میں پایا جلد تر
حیدر و زہرا کو بھی دیکھا بخواب
حضرت خیر النسا پہنائے ہیں
اور بھی ایسے ہوے ہیں فتح باب
ایکدن اک پہر تک ہا سر و بہم
بر مزار قطب دین بختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سے اپنے اسے بخشا کمال
ہی بیقین عبد العزیز دہلوی

جب حقایق میں کوئی کرتا سوال
اور ربابیات کتاب مثنوی
پس وہی کہتا تھا معنی بے نظیر
محو عرفان پاک دم صاحب قدم
باوجود فقر باشان علا
یعنے روح حضرت غوث الانام
اور تصوف کے لطائف اور نکات
اور علی کی روح سے بھی ای رشید
جب ہوا بیدار وہ شیخ زمن
صاحب سیر و سلوک جذب و حال
جسکے ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سے جسکے جہان پرنور ہے
عالم رویا میں اسکے مصطفےٰ
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
منکشف اس پر علوم قدسیہ
ہو گیا اس خواب میں وہ طفل سا
قد پاک اسکا تبھی ای ارجمند
اور مقدس روح محبوب خدا
ہو کے ظاہر ایک تاثیر عظیم
اور اس کے مرقد اطہر پہ جا
یونہی ارواح بزرگوں سے کثیر
نقشبند یہ طریقہ میں بجا
روح پر رحمت کرے اسکے خدا

اس محقق سے تو وہ باحال و قال
پوچھے جاتا گر وہ شیخ معنوی
جون ستارون میں دکھے بدر منیر
عارف کامل ولی محترم
تھا یقین بحر سخا ابر عطا
تربیت پر اس کے راغب تھا مدام
او حقائق کے دقائق مشکلات
حق کیا رویا میں اس کو مستفید
تر بتر تھا اس کے کپڑے اور بدن
وارث علم لدن بے قیل و قال
ایک عالم کو دیا راہ ہدیٰ
یہ عرب سے ہند تک مشہور ہے
ایکشب تا نے کھجورین تین لا
دانت میں خر بیکے ریزی تھے لگے
ہو گئے مدرک رموز آنسہ
تب دیا ہی غسل اس کو مرتضیٰ
ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
غوث اعظم بادشاہ اولیا
اسپہ فرمائی توجہ بس فخیم
کہتے ہیں یکدن مراقب وہ ہوا
مستفیض اسکو کیا رب قدیر
شیخ ہی وہ میر شیخ الشیخ کا
اور سب اشیاخ پران کے سدا

یہ بیان ہو طول میں بروجہ نیک
فیض روحانی میں بھی پایا ہوں نیک

مختصر کرتا ہوں نہیں اب کچھ بیاں
معجزات قبر سرور کا بیاں

آپ کی قبر مبارک سے یقیں
معجزے ظاہر ہوئے ایسے بیش ہیں

جبکہ گزرے ہیں مقرر تین روز
آن کر اعرابی یک باد رو و سوز

اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں
اور یوں کہنے لگا اے شاہ دیں

جو کیا ہے آپ نے مولا سے یاد
وہ کیا ہے آپ سے بس ہم نے یاد

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اپنی قبر پاک میں خیر الانام
جب ہیں زندہ تا قیامت لاکلام

ہے روایت از جناب مرتضیٰ
کہ پس از دفن امام الانبیا

روضہ اطہر پہ سرور کے گرا
سر پہ ڈالا خاک پاک اسکی اٹھا

آپ نے جو حق تعالیٰ سے سنا
یا نبی وہ آپ سے ہم نے سنا

آپ پہ جو حق سے پایا ہے نزول
ہے از انجملہ یہ آیت اے رسول

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا[۱]

پڑھ کے یہ آیت کہا باچشم تر
میں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
چاہیں بخشش آپ میری از خدا

قبر اشرف سے ہوئی تب یہ ندا
غفر اللہ لک اے باصفا

کی روایت ابن شیبہ باوقار
کہ زمانہ میں عمر کے ایک بار

یوں کیا ہے عرض اے شاہ ہدا
مانگئے بارش بہ درگاہ خدا

خواب میں آئے تب اسکے شاہ دیں
اور کیے ارشاد یوں اسکے تئیں

چونکہ فرمائے ہیں شاہ انبیاء
حق تبھی برسات برسایا بڑا

روایت

قحط آیا اک بڑا عالم پہ جب
شخص اک آ روضۂ اشرف پہ تب

واسطے امت کے انکی لاکلام
ورنہ پاتے ہیں ہلاکت اب تمام

کر بشارت اب عمر کو دے تو جا
بالیقیں برسات بھیجیگا خدا

معجزے ایسے بہت آئے ہیں یاں
نہیں لکھا خوف طوالت سے بیاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیاں

اور زیارت شہ کے مرقد کی یقیں
مسجد پر نور امجد کی یقیں

بعضے بولے اہل وسعت پر تمام
ہے زیارت شہ کی واجب لاکلام

درجۂ واجب میں ہے جب وہ بجا
اس لیے واجب ہے بعضوں نے کہا

میرے مرقد کی زیارت جو کرے
ہے شفاعت میری جب واجب اسے

وہ کیا ہے ظلم مجھ پر بے گماں
یوں ہوا ہے ثبت یہ لکھا ہے بیاں

کیونکہ ہے اس میں اذیت اور جفا
بر جناب مصطفیٰ اے باصفا

پس ازالہ اس جفا اور ظلم کا
از زیارت بالیقیں واجب ہوا

کہ جو ہو زائر مرا بعد ممات
گویا وہ دیکھا مجھے حین حیات

کونسی ایسی سعادت ہوویگی
کونسی ایسی کرامت ہوویگی

اعظم قربات اور حسنات ہے
اور بیشک اکرم درجات ہے

لیک کہتے ہیں یہ واجب سے مراد
ہے یقیں سنت مؤکد رکھ تو یاد

یوں روایت آئی از ابن عمرؓ
کہ کیے ارشاد یوں خیر البشر

اور فرمائے جو وسعت پائیگا
وہ نہیں میری طرف گر آئیگا

پس ہوا اب اس سے ظاہر لاکلام
کہ یقیں ترک زیارت ہے حرام

ظلم و ایذا بر شہنشاہ انام
ہے یقیں بے شبہ اجماعی حرام

بھی روایت ہے اسی راوی سے یہاں
کہ کیے ارشاد شاہ دو جہاں

ہیں بہت ایسے احادیث صحیح
آپ کی فضل زیارت میں صریح

کہ ملے جس سے شرف دیدار کا
رویت آں سید ابرار کا

[۱] اور ان لوگوں نے جسوقت برا کیا تھا اگر تیرے پاس آتے پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان ۱۲

روبرو قبر مبارک کے ہوں جب ... دست بستہ تب کھڑے ہوں باادب
اور سمجھیں قبر میں خیر البشر ... اب ہیں زندہ مجھ پہ کرتے ہیں نظر
اے خداوند کریم کارساز ... اس سعادت سے مجھے کر سرفراز
روضۂ نبوی کے لیس و دیدار سے ... چشم نگراں کو منور کر مرے
خاک اطہر اس زمیں کی جلد تر ... فضل سے کر دے مرے کحل البصر
اور وہیں کر دے مری موت و حیات ... بعث میرا کر وہیں سرور کے ساتھ

باحضور و باخضوع و بانیاز ... موبچیں آنکھیں عجز کا لے برگ و ساز
اور بجا لاوے تحیات و سلام ... بعد ازاں شیخین پر اے نیکنام
ہند سے لیجا مدینہ تک مجھے ... بحر مقصد کے سفینہ تک مجھے
اور مدینہ میں جہاں تیرا حبیب ... ہے پھرا اے حضرت رب مجید
آرزو دارم کہ خاک آں قدم ... طوطیائے چشم سازم دمبدم
تحفۂ گلہائے صلوات و سلام ... اسکو پہونچا مجھ سے یارب صبح و شام

تحفۂ صلوات و سلام کے بعد عرض احوال جناب میں سید انام کے علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سرور کل سروراں ... السلام اے خاتم پیغمبراں
السلام اے مطلع انوار حق ... السلام اے منبع اسرار حق
سرور اندر گاہ خلاق صمد ... روح پر تیرے ازل سے تا ابد
فیض ہستی سے ترے رب ودود ... کل موجودات کو بخشا وجود
کل اسمائے الٰہی کا ظہور ... ذات اقدس میں ہے تیری مقصور
باغ وحدت کا شجر تو ہے یقیں ... شاخ وحدت کا ثمر تو ہے یقیں
خاص ہے تیرا ہی او ادنیٰ مقام ... کوئی نہیں پایا ہے وہ اعلیٰ مقام
عرش تیرا فرش ہے سر و عیاں ... صدر خلوت گاہ تیرا لامکاں
لی مع اللہ کا جو ہے سر عجیب ... وہ نہیں تیرے سوا کسکے نصیب
دیکھ کر یہ قرب کا تیرے مقام ... چاہیے تیرے امتی ہو دیں تمام
حق ہی جانے ہے تری شان علا ... کوئی نہ بوجھے تجھے حق کے سوا
لاؤ کیوں اسکو کوئی تحریر میں ... کیوں دکھاویں مرات تقریر میں
ہیں فصیحان بشر عاجز بیاں ... کر سنوارے اسکو از شرح و بیاں
دو لکھے کس طرح یہ ذکر شریف ... سمجھ میرے کس طرح ہو یہ ضعیف
واقعی یہ نظم میرا بے نظام ... بے فصاحت بے بضاعت بے کلام
گرچہ نازیبا ہے لفظوں کا لباس ... پر ہوا اس ذکر اشرف سے ہے راس

السلام اے عذر خواہ مذنبیں ... السلام اے رحمۃ للعالمیں
یارسول اللہ صلوات و سلام ... بے عدد اور بے نہایت صبح و شام
علت غائی ہے دو عالم کا تو ... باعث ایجاد ہے آدم کا تو
حق کا بیشک مظہر جامع ہے تو ... سر ازلی کا مہ لامع ہے تو
تو مہ تاباں ہے انجم سب رسل ... سب ہیں تیرے فرع تو ہے اصل کل
واحدیت پر ہمیشہ کا عروج ... اوج وحدت منتہی تیرا عروج
شخص تو ہی سب کے تیرے ظلال ... اور تو ہی ظل شخص ذوالجلال
ختمیت کی تیرے سر پہ تاج ہے ... کہ کسی کو وہ نہ تیرے باج ہے
جو ملک اور انبیا ذیشان ہیں ... دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں
محرم اسرار قرب کردگار ... جب کہ یہ خواہش کیسے سر و جہار
جبکہ ہے تیری شان عالی بیعدیل ... وہ ان کہے احوال تیرا ہیں جلیل
چاہیے اسکو زبان جبرئیل ... وہ بھی قاصر کیوں نہ ہو بقال و قیل
خاص یہ نادان بے علم و ہنر ... بے فصاحت بے بضاعت بے خبر
منفعل ہوں اس خجالت سے بہت ... نکل گیا ہوں اس ندامت سے بہت
تیرے ہدیہ کے نہیں لائق رہا ... لو ہوں کس منہ سے یہ ہدیہ ترا
غایت منت ہو اے حق کے رسول ... یہ مرے چار دن چمن کرنا قبول

یا س تھکے ہے تجھے شان رفیع
تو ہے در ہر حال امت کا شفیع

میں بھی ادنیٰ امتی ہوں اک ترا
ہوں ترے امت کا ادنیٰ خاک پا

یا نبی کرتا ہوں اپنا عرض حال
کر سفارش میری نزد ذوالجلال

دست و پا میری بھی چشم و گوش و لب
مبتلا ہیں معصیت میں آہ سب

جب شفیع تو ہووے میرا اے رسول
ہووے البتہ دعا میری قبول

اور میری عمر کے سب ماہ و سال
آہ غفلت میں ہوئے ہیں پائمال

کچھ ادا تیرے سنن کی پیروی
آہ میرے سے نہیں ہرگز ہوئی

خوف سے حق کے کبھو رویا نہیں
اشک سے نا سینہ دھویا نہیں

اور مرے سے طاعت و ذکر خدا
با خشوع اتنک ہوئی نیں کچھ ادا

میرے رب کی نعمتیں پایا بہت
راحتیں اس عمر میں پایا بہت

کوئی دم اس کا نہیں شاکر ہوا
شکر میں اس کے نہیں ذاکر ہوا

اور ریاضت یا قناعت یا سخا
کچھ نہ میرے سے ہوئی ہرگز ادا

کیا بتاؤں حشر میں منہ حق کو میں
اور کیونکر دوں حساب عمر میں

یا نبی تیرے محبت کے بغیر
کچھ نہیں میری میں ہے اعمال خیر

عرض کر تو حق سے تا بخشے مجھے
نیک ہی توفیق تا دیوے مجھے

آہ امت میں تری فتنہ پڑا
یا نبی اس عصر میں اکثر پڑا

اہل سنت میں ہوئے کتنے فریق
ایک سرے کے مکفر بد طریق

دشمناں اہل ہدایت کے ہوئے
رہروان راہ ضلالت کے ہوئے

بدعت و الحاد میں رکھے قدم
یا بہ سنت لگے کرنے ہدم

بر ملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
اور بجھا دیتے ہیں سنت کا چراغ

باعقیدہ کہ بد عمل پائے ظہور
اور بہت انواع کے فسق و فجور

عرض کر حق سے اٹھاوے یہ خلاف
متفق تا ہوویں دیں میں سینہ صاف

ایسے فتنہ میں بچاوے حق مجھے
حق کو حق ہی کر بتاوے حق مجھے

شہر سنت میں کرے تیرے مقیم
رکھے ثابت بر صراط مستقیم

اور کرے علم و عمل میرا زیاد
فضل سے اپنے سدا رب العباد

اور کسی کا نا کرے محتاج وہ
مجھ کو استغنا کا بخشے تاج وہ

اور نہ لیجاوے کسی در کے اُپر
اپنے در ہی پر رکھے شام و سحر

اور کسی کا نا کرے ممنون مجھے
اپنی منت کا رکھے مرہون مجھے

اہل دنیا سے رکھے بس مجکو دور
دل رکھے میرا توکل سے ہی پور

اور کرے مجکو عطا رزق حلال
اور وسعت ہمیں دیوے کل حال

جسم و جاں کی تندرستی دے سدا
دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا

حالت سکرات کو آساں کر
خاتمہ میرا کرے ایمان پر

مجھ کو قبر و حشر میں لیوے اماں
سختی و تعذیب سے تہ و عیاں

سب مواقف ہیں مجھے عرصات کے
اپنے داماں شفاعت بیچ لے

کر عنایت مجھ کو اک کوثر کا جام
تا رہوں سیراب اس سے بالدوام

عرض کر تو حق سے اے حق کے حبیب
نا کرے تا مجکو دوزخ کے قریب

پل ہیں اک پل سے نبھے دیوے گزر
داخل جنت کرے پھر جلد تر

دولت دیدار سے اپنے مدام
حق کرے مجھ کو مشرف صبح و شام

اور حق بخشے مرے ماں باپ کو
اور مسلمانان شیخ و شاب کو

اہل اور اولاد کو میرے خدا
شرع پر تیرے رکھے قائم سدا

عمر اور روزی کرے انکی زیاد
اور کرے علم و عمل سے سرفراز

جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن
انکو بدعت سے بچاوے ذوالمنن

اور جو میرے ہیں دینی اوستاد
دیوے نیک ان کو جزا رب العباد

سب مسلمانوں کو بھی رب کریم
شرع حق پر ہی رکھے بس مستقیم

حق انہیں غالب رکھے کفار پر
اور انہیں بخشے سدا فتح و ظفر

مسجدیں آباد کر دے جا بجا
سارے بتخانہ کرے ویراں خدا

اور اس امت میں جو ہیں عورتیں — فضل سے حق کے وہ با عفت رہیں
اور شفاعت سے تری روز حساب — حق کرے بس ہم سبھونکو کامیاب

اور ان چاروں چمن پر اے خدا — بلبلوں سے مومنوں کو کر فدا
انکی خوش بولی میں خوش الحان رکھے — عشق میں اس کے ہی بس پہچان رکھے

یا نبی یہ عرض اب کروا قبول — بہر حسنین و کریمین و بتول

تمت

شکر اللہ یہ مرے چاروں چمن — سیر کے یہ چار خیابات عدن
فضل سے پروردگار پاک کے — باغبانِ ارض اور افلاک کے

ہوگئے ریان یہ ایام ربیع — تازہ و خنداں یہ ہنگام ربیع
لیتے پائے ہیں بہار اختتام — در ربیع الاول اے عالیمقام

بیتیں اس چوتھے چمن کے بیشمار[1] — ہینگے تخمینا قریب شش ہزار
جب ہزار و دو صد و پنجہ تھا سن — تب تر و تازہ ہوا دوسرا چمن

یعنے گلزار نبوت اے ہمام — پایا آگے دس برس کے اختتام
اب ہیں بارہ سو پہ جو ہفتاد و پنج — ہیں ہوا پھر سہ چمن کا نظم سنج

پس مرتب ہوگئی پوری کتاب — یعنے یہ چاروں چمن ای کامیاب
شاہ کے احوال میں ای نیک فن — دفتر اول ہے یہ چاروں چمن

دفتر ثانی میں گر چاہے خدا — کچھ فضایل مصطفے کے لاؤنگا
حرمت نبوی سے خلاق عباد — جلد تر برلاوے یہ میری مراد

فضل سے اپنے اب اے رب انام — حاجتیں میری روا کر دے تمام
جب تلک باقی رہیں ارض و فلک — یہ مرے چاروں چمن شاداب رکھ

توڑ کر میری خودی کا تو حجاب — تیری ہستی میں مجھے کیجیے فنا
دے فنا فی اللہ کا مجھ کو عروج — اور بقا باللہ کی دی یوں سوج

روز و شب رکھ مجھکو اس ہی سیر میں — اور نہ کر مشغول ہرگز غیر میں
رکھ مراقب مجھکو اپنی ذات کا — روح سے ناظر تجلیات کا

نفی اور اثبات کا دے اشتغال — کر عنایت مجھکو یارب ذوالجلال
کلمۂ توحید پہ ہی اے خدا — روح میرا تن سے میرے کر جدا

از برائے مصطفے سالار دیں — بہر کل انبیا و مرسلیں
آل و صحب با صفا کے واسطے — تیرے یکسر اولیا کے واسطے

تیرے محبوب مکرم کے لیے — محی دیں غوث معظم کے لیے
نام پر تیرے نبی کے بالصواب — ختم اب کرتا ہوں یارب یہ کتاب

یا الٰہی فضل سے اپنے شتاب — یہ دعا احقر کی فرما مستجاب
نام پر اس کے مجھے قربان کر — نام وہ میرا تو حرز جان کر

دے تو برکت مجھکو اس کے نام کی — پیروی دے اس کے ہر اک کام کی
نام اشرف کے ہیں اسکے حرف چار — یہ بھی ہیں اس کے سیر کے ظرف چار

یمن سے اس چار کے ای ذوالمنن — کیجیے مقبول یہ چاروں چمن
بھیج تسلیمات و صلوات ای خدا — ہم سے بیحد بر محمد مصطفے۔

تمت

تاریخ تکمیل تصنیف از حضرت مصنف سقی اللہ ثراہ

رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيقِكَ — كَمَّلَ تَصْنِيفُ جِنَانِ السِّيَرِ
فِيهِ تَفَاصِيلُ أُمُورِ السِّيَرِ — فِيهِ أَعَاجِيبُ بَيَانِ السِّيَرِ
أَلْهَمَنِي لِهَاتِفٍ تَارِيخُهُ — هٰذَا التَّتْمِيمُ جِنَانِ السِّيَرِ

[1] چاروں رسالوں کے ابیات مع فہرست و دیباچہ و آیات و عربی و حواشی تخمینا بارہ ہزار ہیں۔ ۱۲

اطوار نبوت

حمد کے لائق ہے خلاق کریم — کہ دیا احمد کو اخلاق عظیم
یہ سبق کا بس معلم ہے وہی — خلق اعظم کا متمم ہے وہی
گلشن اخلاق سے اسکے ہی گل — حسب استعداد چونے سب رسل
جامعیت ہمیں ہر دو نور کی — کی ظہور اس بدر کی اور ہور کی
ہے وہ سب عالم میں فرد بے عدیل — خلق میں اسکا نہیں ہے کوئی مثیل
چونکہ حمد حق کو غایت ہی نہیں — نعت احمد کو نہایت ہی نہیں
یا الٰہی جوں کیا تو سرفراز — ایسی نعت سے ہمیں با امتیاز
طاعت و اخلاق اور افعال میں — عادت و اقوال اور احوال میں
صد ہزاراں بھیجے صلوٰۃ و سلام — دمبدم پہونچا تو اسپر بالدوام

تھا تخلق اسکو با اخلاق حق — ما سوا پر اس میں تھا اسکو سبق
ہے ادیب اوستاد اسکا خدا — اس کے ہیں شاگرد یکسر انبیا
کوئی ہوا ہے مطلع مہر جلال — اور کوئی مظہر ماہ جلال
ہے ظہور کل اسما با کمال — اس کی ذات پاک میں با اعتدال
ہے نبوت کا اسی پر اختتام — ہے اسی کا خاص یہ عالیمقام
شکر اس نعمت کا کیونکر ہو ادا — امتی ایسے کے حق ہم کو کیا
یوں ہی ہم سب کو بر وجہ قوی — کر عنایت بس اسی کی پیروی
نور اخلاق نبی سے ابتدا — رکھ منور دل ہمارے تو سدا
اور اس کی آل اور اصحاب پر — جن میں تھے اخلاق نبوی جلوہ گر

پیدا کرنے والا

مقدمہ

شاہ کے اخلاق اے فرخندہ پے — جب اتم و اعظم اخلاق ہے
اور سر چشمہ ہے اسکے تو ہی جان — نہریں علم و معرفت کی ہو رواں
اور اس کا علم باشان علا — اعظم و اکمل علوم انبیاء
کو سوا اس شاہ عالم کے یقیں — کوئی اس رتبہ کو پہونچا ہی نہیں

اور منشا اسکا بیشک عقل ہے — عقل ہی اخلاق کا سب اصل ہے
پس عقول خلق میں عقل رسول — کیوں نہ ہووے اعظم کل عقول
شان علم و عقل میں ہو با کمال — اسکے تئیں بخشا تھا ایسا ذو الجلال
دیکھے اس کے جو کوئی احوال پاک — اس کے کچھ اقوال اور افعال پاک

اگنے کی جگہ

اس کے کچھ حسن شمایل اور سیر
ہوویں گے جس شخص کے پیش نظر

اور سیاست اسکی عالم پر عیاں
اور کیا وہ جو شرایع کا بیاں

اور آداب جلیلہ کی بناء
اور قوانین جمیلہ کی بناء

جو کیا مضبوط و محکم بالیقیں (استوار ۲)
احسن ترتیب سے وہ شاہ دیں

اور جتنے آسمانی ہیں کتاب
جو تھا ان کے علم سے اسکو نصاب (حصہ)

ماضیہ ایام کا احوال سب
اور اگلے امتوں کا حال سب

اور اس سے حسن تدبیر عرب
جو ہوئی ظاہر یہ ترتیب عجب

تھے عرب جاہل نکہ بس وحشی خصال
جہل اور ظلم و جفا میں بے مثال

وہ کیا صبر و تحمل کس قدر
ان کے جور و ظلم پر شام و سحر

پس وہی لوگ علم اور اعمال میں
نیک اخلاق اور نیک افعال میں

فیض سے اس کے بہ ایام قلیل
پائے ہیں شان جلیل بے عدیل

پس محبت نبیج اسکے آشکار
مال و جاں اپنا کئے کیسا نثار

اور اس کے عشق میں چھوڑے وطن
ہاتھ لائے ملک جنات عدن

ایسے باتوں سے جو ہوگا باخبر
دیکھ سرور کے احادیث و سیر

جانیگا بے شبہہ و بیشک وہ فہیم
عقل اور اخلاق تھے اسکے عظیم

اور یہ سرور کے اخلاق عظیم
اور یہ حکمت اور یہ عقل سلیم

بے تعلم اوستادوں کے یقیں
بے مطالعہ بھی کتابوں کے بغیر

اور اسے صحبت نہ تھی حکما کیسا
یا کتابیں بھی علما کے ساتھ

پس حقیقی اس کا حق استاد تھا
باطنی ہر دم اسے ارشاد تھا

سور و مَا لَمْ یَکُنْ تَعْلَمْ تھا وہ
عقل و علم و خلق میں اعظم تھا وہ

تھا وہ سب جو از کبار تابعیں
اور علامہ بڑا تھا وہ امیں

تھا سماویہ کتب میں بھی خبیر
اسطرح کہتا ہے وہ فرد شہیر

کہ کتب قدما کی تا بصد و یک
میں نے دیکھے ہیں یقیں بے شبہہ و شک

سب کتابوں میں یہی پایا بجا
کہ تمام عالم کو خلاق ورا

جو ز آغاز جہاں تا انتہا
عقل و دانش اور فراست ہے دیا

سب وہ بیش عقل ختم المرسلیں
نسبت ایسی رکھے ہے اے پیش بیں

جیسا اک بالو کا ذرہ ہو عیاں
بیش ریگستان صحراے جہاں

اور شیخ سہروردی باصفا
نقل عرفا سے عوارف میں کیا

عقل کے مولا نے سو حصے کیے
شاہ کو نو و نود ہیں سو دیے

ایک حصہ ہی مسلمانوں کو سب
مرد و عورت اہل ایمانوں کو سب

کافروں ہیں جو کہ ہیں اہل کتاب
شاہ کے دشمن ہیں گرچہ بد نصاب

باوجود اس دشمنی کے وہ تمام
قایل اسکی عقل کے ہیں لاکلام

اس لیے کہتا ہے پیر شام و روم
مثنوی میں قیصر روم و علوم

عقل احمد از کسے پنہاں نشد
روح وحی مدرک ہر جاں نشد

اور اخلاق عظیم اس شاہ کے
دیکھ کر کفار بھی حیران تھے

بعضے کافر خلق وہ دیکھے ہیں جب
لائے ایمان معجزہ تا کر طلب

ذکر یاک بعض اخلاق شریف
دیکھ میں لکھتا ہوں بوجہ لطیف

اولاً معنی اخلاق عظیم
کیا ہے اس سے ہو تو آگہ اے فہیم

معنے خلق عظیم کی

عایشہ سے کوئی پوچھا ایں بیاں
کیا تھا خلق مصطفے کیجو بیاں

وہ کہے اس شاہ کا خلق عظیم
تھا سراسر صاف قرآن کریم

یعنے قرآن میں خدا اے ارجمند
جانیے چیزیں جو فرمایا پسند

بالطبع وہ شہ ہی پاتے تھے ظہور
ناپسند چیزوں سے تھا اسکو نفور

اور یوں لائے ہیں بعضے عالمان
ہیں یہی خلق عظیم اسکے عیاں

کہ جو اس آیت میں خلاق عزیز
حکم فرمایا نبی کو تین چیز

قولہ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝

یعنے کر تقصیر بندونکی معاف ‌ ‌ نیکیونکا حکم کر عالم کو صاف
جاہلوں سے روز و شب اعراض کر ‌ ‌ انکی گستاخی سے بس اغماض کر

جو کرے دعوت الی اللہ بصیر ‌ ‌ ہاں یہ باتیں ایسے ہونگی سخت تر
بس ہے لازم واغلظ انکو بالضرور ‌ ‌ تا یہ خلق احمدی سے لیوے نور

اور بعضوں نے کہا ہے اے سلیم ‌ ‌ کہ تھے یہ اس شہ کے یہ اخلاق عظیم
خلق سے ظاہر میں رکھتا اختلاط ‌ ‌ جس سے تھا باطن کو اس کے ارتباط

عذب تھا ہردم اسے سر و علن ‌ ‌ تھی اسے خلوت یقیں در انجمن
حال و قال ایسا نہیں آسان ہے ‌ ‌ ہاں بلاشک یہ اسیکی شان ہے

اور فرمایا ہے شاہ دوسرا ‌ ‌ ہیں اسی کے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاق ہمہ پیغمبراں ‌ ‌ میں کروں اتمام در ستر و عیاں

جو صفوت ہے صفی اللہ کی ‌ ‌ فہم ادریس ہے یحییٰ زکی
جود و بخشش ہود کی اور شکر نوح ‌ ‌ طاعت صالح نبی ای با فتوح

خلت ابراہیم کی عزم کلیم ‌ ‌ زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم
یونہی اخلاق جمیع انبیا ‌ ‌ جمع تھے اس شاہ میں ای با صفا

بس اسیکے واسطے رب کریم ‌ ‌ وصف کی ہے اس کی بخلق عظیم
کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جاں ‌ ‌ مجمع اخلاق کل پیغمبراں

اور حدیث آئی ہے دوسری ای اخی ‌ ‌ آیت مذکور جب نازل ہوئی
اس کی تفسیر مبارک آئے میں ‌ ‌ پوچھا جبریل اس سے شاہ دیں

وہ کہا یہ آیت اے شاہ کریم ‌ ‌ تجھ کو سکھلاتی ہے اخلاق عظیم
بس ازانجملہ یہ ہیں گے تین بات ‌ ‌ تجھ سے جو توڑے تو جوڑے اسکے ساتھ

جو کرے محروم تجھ کو اے رسول ‌ ‌ تو کرے اس کو عطا نہ ہو ملول
جو کوئی تم پر کرے ظلم و جفا ‌ ‌ عفو تو اس سے کرے ای مصطفیٰ

پس وہ سرور اس مراتب کو بجا ‌ ‌ درجہ غایت کو یوں پہونچا دیا
کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر ‌ ‌ ہے گواہ قصہ احد کا اس اوپر

آہ اس کا عم بزرگوار جب ‌ ‌ یعنے حمزہ سید اخیار جب
اور ستر اس کے اصحاب کرام ‌ ‌ پائے ہیں اس دن شہادت کا مقام

اس شہید راہ مولا کا جگر ‌ ‌ یعنے حمزہ شاہ شہدا کا جگر
کاٹ کر چابے ہیں کفار لعین ‌ ‌ بھی ہوا زخمی امام المرسلین

بھی مبارک دانت اسکا اے رشید ‌ ‌ ہو گیا ہے جب یہ غزوے میں شہید
بھی مبارک خون اسکا اے میاں ‌ ‌ منہ سے اور سر سے ہوا اسکے رواں

دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو ‌ ‌ اس جفا اس ظلم اس جنجال کو
تب کیے سب عرض اے شاہ ہدا ‌ ‌ حق میں ان کفار کے کر بد دعا

شاہ نے فرمایا رب العالمیں ‌ ‌ بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہیں
وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلیے ‌ ‌ وہ تجھے بھیجا ہدایت کیلیے

یوں دعا کرنے لگا پس با نیاز ‌ ‌ اے خداوند کریم کارساز
بخش میری قوم کے جرم و خطا ‌ ‌ اور انکے تئیں ہدایت کر عطا

وہ کہے ہیں کام یہ ناجان کر ‌ ‌ قہر و آفت بھیج مت انکے اوپر
آپ جن اخلاق سے تھے بہرہ مند ‌ ‌ دوسروں کو بھی وہی کرتے تھے پسند

اخلاق نیک کی وصیت جو آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ اپنے صحابہ کرام کو فرمائے

بولتا ہے یوں انس اے با شرف ‌ ‌ کہ ہر اک اچھی نصیحت کیطرف
سرور عالم ہمیں دعوت کیا ‌ ‌ اور ہر بد کام سے نفرت دیا

جس کا سب مطلب خداوند جہاں ‌ ‌ دیکھ اس آیت میں فرمایا بیاں
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ

مراد اخلاق ثلاث از آیت بحکم — صل من قطعک وتعطی من حرمک وتعفو عمن ظلمک

الله حکم کرتا ہے انصاف کو اور بھلائی کو اور منع کرتا ہے بے حیائی کو اور نامعقول کام کو اور سرکشی کو ۱۲

ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

اورکہتا ہے معاذ با صفا
کہ کیا مجھ کو وصیت مصطفےٰ

کیجے لازم آپ پر تقویٰ کو تو
راست گوئی اور وفائے عہد کو

اور ادا کیجے امانت صبح و شام
اور کر ترک خیانت بالدوام

اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر
اور ترحم کر یتیموں کے اوپر

بھی کلام نرم اور حسنِ عمل
اور قطع رشتۂ طول امل

اور ثابت رہ سدا ایمان پر
اور رہ واقف معنئ قرآن پر

آخرت سے دل لگا صبح و مسا
اور حساب آخرت سے ڈر سدا

عاجزی اور حلم دایم کیجیے
اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دے

اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھو
مت مچا فتنہ کبھی دنیا میں تو

اور نہ ظالم کی اطاعت کیجیے
اور نہ عادل سے بغاوت کیجیے

اور کرتا ہوں وصیت تجکو اب
ڈھیلے پتھر پاس بھی رکھ خوف رب

یعنے انکے پاس بھی مت کر گنہ
تا نہ ہو تیرے گناہوں پر گواہ

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور
بخش دیوے تا گنہ تیرا غفور

گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہاں
گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیاں

سرورِ دیں حسن اخلاق و ادب
یونہی سکھلاتا تھا جان بندونکو سب

بندہ سے اس کے ہوا جو مستفید
صبر و حلم اندر ہوا فرد وحید

حضرت رسول رب الجلیل کے صبر جمیل اور حلم بے عدیل کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی
اور طبرانی وغیرہ اے تقی

اس طرح لائے روایت معتبر
زید بن ثعنہ سے اے نیکو سیر

وہ یہودوں میں تھا عالم نامور
یوں روایت ہے وہ دیتا ہے خبر

کہ ہو جو پیغمبر آخر زماں
اسکے سب اوصاف و آثار نشاں

میں نے جو دیکھا کتابوں میں تمام
مصطفےٰ میں سب پایا لا کلام

دو صفت لیکن نہیں پایا تھا میں
یعنے وے دو تو صفت یہ ہیں یقیں

حلم اس کا اسکے غصہ کے اوپر
ہووے غالب صفا دل ہی پسر

اور دوسرا اس سے کوئی سخت بات
گر کریں تو وہ کرے نرمی کیساتھ

چاہتا تھا تا کروں میں امتحاں
یہ دو صفتاں در شہ پیغمبراں

منتظر قابو کا تھا میں باوفاق
ناگہاں ایسا ہوا اک اتفاق

ایک دن وہ بادشاہ انبیا
قرض میرے سے بہت خرما لیا

اس کی قیمت مجکو پہنچانے کہتیں
وعدہ کئی دن کا کیا وہ شاہ دیں

آگئے اس وعدہ کے دو یا تین روز
جا کے سرور پاس میں اے دلفروز

جب تقاضہ آپ سے کرنے لگا
پر نہیں غصہ میں آیا وہ ذرا

بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا نبی
کہ نہیں وعدہ ہوا آخر ابھی

دیکھ کر یہ حلم قصداً اے امیں
درشت گوئی میں لگا کرنے وہیں

شاہ کی مجلس میں اصحاب کرام
تھے بہت بیٹھے ہوئے ذوالاحترام

پھر لگا کرنے کو میں سختی سے بات
اس تصور سے کہ شاہ کائنات

غیرت مجلس سے کچھ غصہ میں آ
تا کہے کچھ حرف مجھ کو ناسزا

لیک وہ دریائے حلم و افتخار
تب نہیں غصہ میں آیا زینہار

پھر یہاں تک میں کہا سختی سے یہ
خانداں کا ہی ترے شاید یہ ڈھب

کہ ادا دے قرض جلدی نا کریں
قرض خواہوں کو بہت تکلیف دیں

حرف یہ سنتے ہی میرے سے عمرؓ
سخت برہم ہو گیا ہے جلد تر

میں نے اٹھ تب شاہ کے نزدیک جا
چادر اشرف پکڑ کر یوں کہا

قرض میرا سب ادا کر دے ابھی
سن اٹھا یہ سرور عالم تبھی

دیکھ یہ حالت عمر عالی وقار
ہو گیا بے تاب طاقت ایک بار

کھینچ کر تلوار میرے سر پر آ
تجھ کو غصہ سے بہت کہنے لگا
اے عدو اللہ جا در چھوڑ دے
ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں ترے

تب لگے بس مسکرانے شاہ دیں
اور فرمایا عمر سے یوں وہیں
یہ نہ تھی امید تجھ کو اے عمر
کہ تو یوں سختی کرے اسکے اپر

بلکہ لازم تھا تجھے مجکو کہے
با مدارا قرض اس کا دیجیے
اور کرے اسکو نصیحت یوں مگر
قرض خواہی میں تو یوں سختی نہ کر

تب کہا فاروق اے سالار دیں
زاید اس سے صبر کی طاقت نہیں
حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض
شاہ نے فرمایا اس کی سن کے عرض

جا ادا کر اس کا حق اے باصواب
بیس صاع خرما دے زاید از حساب
تو جو سختی سے کیا ہے اس سے بات
تا یہ بدلہ اس کا ہو اے نیک ذات

جب سنا یہ شاہ سے اس بات کو
دین باطل سے اٹھایا ہاتھ کو
شاہ پر ایماں تبھی لایا وہیں
دولت دارین کو پایا ہوں میں

روایت

بولتا ہے بو ہریرہ باصفا
ہم تھے اک دن ہمرہ شاہ ہدیٰ

راہ میں آ ایک جنگلی بے تمیز
شاہ کی چادر کو کھینچا اے عزیز
گردن اشرف ہوئی سرور کی لال
تب کہا اس کو رسول ذو الجلال

کیا غرض رکھتا ہے کہہ تو اے جواں
وہ کیا عرض اے امام انس و جاں
دونوں ان اونٹوں پہ میرے کچھ اناج
بھر کے دلوا لاو کر ہے احتیاج

کیونکہ جو ہے مال اے شاہ ہدیٰ
پاس تیرے ہے وہ سب مال خدا
وہ نہیں کچھ مال تیرا مجکو دے
مسکراتے شاہ یوں بولے اسے

سچ کہا تو یہ نہیں میرا ہے مال
بالیقیں یہ سب ہے مال ذو الجلال
پر جو کھینچا تو مجھے حق ہی مرا
اس کا بدلہ میں ترے سے لونگا

وہ لگا اس طرح سے کہنے کہ تیں
اس کا بدلہ بھی نہ اب لونگا میں
شاہ ہنستے تھے بہت فرحت سے تب
گزری یک ساعت اسی حالت میں تب

بس بلا ایک شخص کو بولا ضرور
یک شتر پر جو بھری دوسرے پر کھجور
بوجھ پورا بھر کے دی اسکے تیں
لے گیا خوش ہو کے وہ صحرا نشیں

بھائیو سالار دیں کا صبر و حلم
رحمۃ للعالمیں کا صبر و حلم
دیکھو کس درجہ کو پہونچا تھا یقیں
کہ زیادہ اس سے مقدور نہیں

تم بھی تا مقدور اے مومنو
پیروی کے گل یہ گلشن سے چنو
حلم کا ضد خشم ہے بے ارتیاب
تم کرو اس سے نہایت اجتناب

حضرت رسول کریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تواضع کا بیان

یوں روایت آئی ہے فرخندہ پے
کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہے
اک سفر میں بولا یاروں سے نبی
ذبح کر بکری کو اک بھونو ابھی

عرض یاروں نے کیے سرور سے تب
کہ ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب
اک صحابی نے کہا اے نیک نام
ذبح کرنا اسکو اب میرا ہے کام

دوسرا بولا کہ میں چھیلتا ہوں پوست
تیسرا بولا کاٹتا ہوں اس کا گوشت
اور پکاتا ہوں کہا چوتھا اسے
یونہیں سارے نے حد تیں قصد کیے

کام میں اصحاب تھے با اک دگر
اٹھ وہاں سے چلے یہ خیر البشر
جمع کر کچھ لکڑیاں لائے ہیں تب
دیکھ یاروں نے کیے ہیں عرض سب

ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہ کام
کیوں کیا تکلیف اے شاہ انام
یوں جواب انکو دیے شاہ ہدیٰ
اپنے بندوں سے رکھے مکروہ خدا

بیٹھنے سے ممتاز ہو یاروں میں او
تا شریک ہوئے کچھ کاموں میں

روایت

عائشہ کہتی ہے اے نیکو نہاد
کوئی نہ تھا خوش خلق سرور سے زیاد
تازہ رو خوش خلق تھا اور نرم گو
اور سختی کی نہیں تھی انکی خو

اور غیبت و فحش گوئی تو کبھی
ہوئی نہ اس سے قصد یا بے قصد بھی
اور کسی خادم کو جھڑکاتا نہ تھا
اور نہ کہتا کیوں کیا یہ یا نہیں کیا
خبر دیتا ہے روایت سے انس
میں کیا خدمت نبی کی دس برس

روایت

ہاں ہوا جب حکم خلاق عباد
وہ گیا ہے راہ مولا میں جہاد
اس کے اہل بیت یا اصحاب سے
گر اسے کوئی یا رسول اللہ کہے
اور تالیف انکی کرتا تھا سدا
اور نہ نفرت انکی رکھتا تھا روا
اور صحابہ اس سے جب ملتے تھے آ
آپ ہی کرتا مصافحہ اولا
اور تفقد کرتا تھا اصحاب پر
سارے خاص و عام شیخ و شاب پر
اور سمجھتا تھا یہی ہر ہمنشیں
کوئی عزیز اس پاس میرے سا نہیں
تا کرے وہ جب تلک قطع کلام
قطع کرتا ہی نہ تھا شاہ انام
سر نہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی
جب تلک پھیرے نہ سر وہ آپ ہی
خود بخود وہ چھوڑتا تھا ہاتھ جب
چھوڑتا تھا شاہ اپنا ہاتھ تب
آ بجد سے اپنی چادر کو بچھا
اسپہ بٹھلاتا تھا اسکو مصطفےٰ
تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسولؐ
پر بجد ہو ملکہ کرواتا قبول
اس کی حاجت سے فراغت ہووے جب
پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب
جا ہے مجلس میں رہی خالی جب ملے
بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہاں
ایک دن یاراں کیے ہیں التماس
کہ تو بیٹھے اسطرح ای شاہ ناس
تب صحابہ نے بنایا جلد تر
ایک مٹی کا چبوترہ اے بسیر
اور مساکین کی عیادت کے بدل
شاہ جاتا تھا کرم سے اپنے چل
کہ چلا سکیں نجھے سکین مار
اور مساکیں میں اٹھاے کردگار
بادشاہوں سے نہ رکھتا تھا ہراس
انکی دولت کے سبب شاہ ناس
اور اہل علم و اہل فضل کی بھو
وا ایستا تکریم کرتا تھا نبی

جوں مہر باپ تھا وہ اہل و عیال
کوئی عالم میں نہ تھا اسکے مثال

روایت

بس کبھو مجھ کو نہ پوچھا شاہ دیں
کام تو کیوں یہ کیا کیوں یہ نہیں
اور وہ کہتی ہے شاہ مرسلیں
ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہیں
اور نہ کرتا تھا وہ شاہ سرفراز
پاے اشرف اپنی مجلس میں دراز
تو اسے لبیک سے دیتا جواب
ملتفت اسکے طرف ہوتا شتاب
اور اول حضرت خیر الانام
آپ ہی ہر اک کو کرتا تھا سلام
اور کریم قوم کو خیر البشر
سروری دیتا تھا اسکی قوم پر
اور اپنے ہم نشینوں کو تمام
حصہ دیتا تھا بالطاف تمام
اور آ سرور سے جو کرتا تھا بات
وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفات
اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر
شاہ سنتا بات اسکی کان دھر
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ
کھینچتا اسکو نہ تھا وہ پاک ذات
نقل ہے آتا تھا اسکے جو حضور
اس کا وہ اکرام کرتا تھا ضرور
گرچہ نا ہوں اسکے بیچ یا شاہ دیں
رشتہ خویشی یا رضاعت کا یقیں
اور کبھی تخفیف کرتا در نماز
آنے والے کیلیے وہ سرفراز
بیٹھتا یوں یار سیں مل شاہ ہدا
اجنبی پہچان ہی سکتا نہ تھا
کبھی نہ تھی قالین و بالین اسکو خاص
صدر و مسند سے نہیں تھا اختصاص
کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی
پس ہوئی یہ عرض مقبول نبی
بیٹھتا تھا اسپہ وہ بدر ہدا
گرد سب یاراں نجوم اہتدی
اور مساکیں میں ہی رہتا تھا سدا
اور مولا سے یہ کرتا تھا دعا
اور نہ کوئی مسکیں کو گنتا تھا حقیر
اس کی غربت کے سبب ای خبیر
شاہ و مفلس کو بلاتا تھا عیاں
حق تعالیٰ کی طرف وہ ایکساں
حق خویشاں یوں ادا کرتا تھا وہ
کہ زیادہ ادنی کو اعلی پر نہ ہو

عذرخواہ کی معذرت کرتا قبول   پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول
اور کرتا تھا قبول اے نیکنام   دعوت آزاد باندی و غلام

روایت

کہ کبھو مجھکو نہ دیکھا شاہ دیں   مسکرایا ہے مگر وہ تب یقیں
اور تواضع سے وہ کرتا تھا ردیف   دوسرے کو بر سواری شریف
بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا   جایا جب جانا سوی دولتسرا
اور سوار اس شہ کو کر دیا شتاب   بولا مجھ کو جا تو ہمراہ رکاب
پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو   بلکہ آگے میری بنشتک بیٹھیو

روایت

اور دیکھا راہ میں حضرت کو جب   جلد مرکب سے اترا وہ با ادب

روایت

آہ یک رسی کی تھی اسکو لگام   پوست سی خرمی کے زین اسکا تمام
اونٹ پر پالان کہنہ تھا کسا   ہو کے راکب وہ اسی پر حج کیا
آہ قیمت اسکی تھی درہم چہار   تھا اسے حالانکہ پورا اقتدار
اور سو اشتر کیا قربان وہ   فتح مکہ جب کیا باشان وہ
با تواضع بہر شکر کردگار   خم یہاں تک سر کیا با انکسار
بر خلاف عادت متکبراں   خسرواں سرکش و جاہ پروراں

روایت

زہر بکرے کے بھرے اندر بلا   شاہ کے نزدیک لائی کر دغا
جب نبی پوچھا بلا اسکا سبب   اسنے کی ہے عرض اے شاہ عرب
رب مرا مجھ پر نہ سونپے گا تجھے   شہ سی یاراں عرض یوں کرنے لگے
میں کیا تقصیر کو اس کے معاف   تم بھی اس کو چھوڑ دو اے سینہ صاف
اور اک ملعون یہودی بھیجیا   سحر اس سالار عالم پر کیا

اپنی باندی اور غلام اور پر نبی   کھانے کپڑے میں نہ تھا فائق کبھی
اور ہدیہ ان کا کرتا تھا قبول   اور کرتا بدلہ بہتر رسولؐ
اور عبداللہ کا بیٹا جریر   بولتا ہے اسطرح سے اے خبیر

روایت

قیس کرتا ہے روایت ایک روز   شہ ہمارے گھر ہوا رونق فروز
پدر میر اسعد نے تب جلد جا   ایک مرکب حاضر خدمت کیا
شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار   پس کیا حفظ ادب سے اعتذار
صاحب مرکب ہے اولی ای امیر   آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اخیر
اور ہے منقول یونہی ایک بار   اک صحابی جبکہ آتا تھا سوار
ہو گیا اسوار اس پر شاہ دیں   اپنے آگے اس کو بٹھلایا وہیں
اور جب قوم قریظہ پر گیا   ایک مرکب کے اوپر اسوار تھا۔

روایت

ایک قطیفہ کہنہ اوڑھا تھا عیاں   یعنے اک چادر پرانی اے میاں
ہاتھ آئے تھے بہت امصار تب   باوجود اس کے تواضع تھا یہ سب
اور اس دن وہ با فوج عظیم   جب ہوا مکہ میں داخل اے فہیم
کہ سر اشرف تھا پہنچا اسکا آ   اونٹ کے پالان تلک ہے با صفا
کہ بوقت فتح کبر و افتخار   سربلندی اپنی کرتے آشکار
بولتا ہے یوں انس ہی اہل جود   ایک عورت زشت از قوم یہود
حق دیا شہ کو خبر اسباب سے   پس صحابہ واں پکڑ لائے اسے
مارنا چاہی تھی میں تیرے تئیں   تب کیا ارشاد اسکو شاہ دیں
حکم کیجئے ہم کو اس کے قتل کا   یوں کہا تب انکے تئیں ذرہ العطا

روایت

تب ہو بیمار کئی دن شاہ دیں   پس دیا آ خبر جبریل امیں

یوں روایت لائے ہیں اے نیک خو   ریش اطہر کا نبی کے لے کے مو
آہ تب وہ بادشاہ انبیاء   کہتے ہیں بیمار چھ مہ تک رہا
جا کے لا فا دوتی نے اس چاہ سے   بال وہ نزدیک رکھا شاہ کے
صحت کامل ہوئی اس شہ کو تب   عائشہ لائی ہیں یہاں تک سن تو اب
کیوں ہوا شہ پر اثر دیکھے جواب   سن یہ خدشے کا جواب با صواب
سید عالم کو کفار عرب   بولتے تھے آہ جادوگر ہے سب
کر اثر جادو کا ہو شہ پر عیاں   تا کہ نادم ہوویں یکسر کافراں
شاہ جادوگر کبھو ہوتا اگر   ان پہ جادو کا نہیں ہوتا اثر

روایت

آئی وہ خدمت میں اک دن شاہ کے   اور کہی حاجت ہے تیرے سے مجھے
بالیقیں بیٹھونگا تیرے ساتھ میں   اور قضا تیری کروں حاجت کنیز
اپنی حاجت سے وہ فارغ ہو کے جب   ہوئی رواں سرور اٹھائے وانسے تب
ہے بخاری کی روایت میں تو جان   کہ مدینہ کی بھی آتی باندیاں
یہ تواضع شاہ کا اے اہل دیں   دیکھ کس درجہ کو پہنچا تھا یقیں

روایت

سر براہی انکی دینے اک انیس   تب کھڑا وہ شاہ بالنفس نفیس
بولا جب یاراں مرے ہجرت کیے   اور حبش میں جا کے جب داخل ہوئے
درست پس کہتا ہوں نہیں اے اہل دیں   اسکا بدلہ کر دنیں ہی یقیں
بھی روایت ہے وہ سالار جہاں   اپنا کپڑا آپ سیتا تھا یہاں
اور اپنے گوسفندوں سے بجا   دودھ لیتا تھا بجھوڑا ہے باصفا
اور شریک ہو لطف سے خادم کبھی   آپ آٹا گوندھتے وہ پاک ذات
بر مواہب میں کہا ہے گاہ گاہ   کام شاید یہ کیا وہ دیں پناہ
گاہ کرتا تھا وہ بالنفس نفیس   اور کبھی کرتا شراکت وہ رئیس

دی گرہ جادو کے گیارہ اسکے تئیں   چہ میں یک رکھے یہود ان لعیں
پس خبر اس سے دیا سرور کو حق   اور بھیجا سورۂ ناس و فلق
پڑھ کے دی سورتوں کی گیارہ آیتاں   کھولے دی گیارہ گرہ اچھا بحال
شاہ کی امت سے جو ہیں اولیا   نہیں اثر ہوتا ہے ان پر سحر کا
قاعدہ یہ ہے مقرر اے بسیر   کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر
اس لیے ہے حکمت رب العلا   اس طرح اہل امر میں کی اقتضا
کیونکہ ان کے قاعدے سے ہے یقیں   سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں
جب سنیں گے ہم سے یہ نغز جواب   ہوویں گے بے دست و پا اہل کتاب
نقل ہے عورت تھی اک بے با شعور   عقل میں تھا اس کے نقصان و قصور
لطف سے شہ اسکو فرمایا ہے تب   بیٹھ جس گلی میں تو چاہتی ہے اب
پس وہ زن بیٹھی تلک بھی اسکے ساتھ   آپ بھی بیٹھا ہے شاہ کائنات

روایت

اور مکرر ہیں وہ سالار بشر   پس رواں ہوتا لجاتیں تھیں جدھر
اور منقول ہیں اسیر زیاد   ہیں بہت ایسی روایات اے رشاد
اور نجاشی کی طرف سے ایکبار   آئے تھے کئی ایلچی اے ہوشیار
عرض خدمت یوں صحابہ نے کیے   ہم کریں گے انکی خدمت حکم دے
خدمت و تکریم ان کی آپ کا   یہ بجا لائے بہت سر و جہار

روایت

ٹوٹے گر نعلین کی اپنے دوال   آپ ہی کرتا درست وہ باکمال
باندھتے تھے خود ہی اشتر کو بھی   اور چارہ ڈالتے تھے آپ ہی
اور مدد کرتے تھے وہ خدام کی   تا ہو آسانی انھوں کے کام کی
کیونکہ متعین تھے اسکو بس غلام   گاہ فرماتا تھا وہ انکو ہے کام
چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا   وہ اٹھانے غیر کو دیتا نہ تھا

روایت

پس سر اول اک خرید اشاہ دیں
اور اٹھایا آپ ہی وہ ای امیں

کہ اٹھانے اپنی چیز اے ہوشیار
اس کا مالک ہی بہت ہی سزاوار

بیچھنے میں اس کے ہی ہیں اختلاف
پر کہا ابن قیم جوزی یہ صاف

حضرت عثماں ہوا جب ان شہید
پہنا تھا شلوار اس دن وہ رشید

اور حاجات اس کے کرتا تھا قضا
اپنے وعدہ کو وہ کرتا تھا وفا

قبل بعثت میں خریدا ایک چیز
مول کچھ باقی تھا اس کا ای عزیز

کرکے یہ اقرار آیا جب کہ گھر
آیا یہ وعدہ کو بھولا بے خطر

دیکھتا کیا ہوں کہ وہ سالار دیں
منتظر تشریف رکھا ہے وہیں

تین دن سے تھا ترا ہی انتظار
میں کیا اب شہ سے عجز و انکسار

اور اسمٰعیل پیغمبر سے بھی
آئی ہے ایسی حکایت ای اخی

سنت نبوی کے بعضے تابعاں
بھی وہ ایسے ہو گئے ذی عز و شاں

جیسے سید عبد قادر باصفا
غوث اعظم پیشوائے اولیا

بو ہریرہ نے کہا اے نیک ذات
آیا میں بازار کو سرور کے ساتھ

آگئے میں آیا اٹھاؤں تا اسے
وہ شہ کونین فرمایا مجھے

مول لینا شاہ دیں شلوار کا
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا

کہ ہے ظاہر یہ سخن کرنا خرید
واسطے ہی پھیرنے کے ای سعید

میوہ یا سکیں کے جانے ساتھ ہی
ننگ کچھ رکھتا نہ تھا حق کا نبی

اس طرح مروی ہے عبداللہ سے
کہ شہ عالم رسول اللہ سے

پس کیا میں عرض اے شاہ عرب
ٹھہریے اس جا ہی لاتا ہوں اب

تین دن کے بعد آیا یاد جب
پس وہیں دوڑا نہ کر کچھ دیر تب

دیکھ کر مجھکو یہ فرمایا ہے بس
کہ مجھے تو رنج میں ڈالا ہے بس

ہے تواضع کا یہ بیشک منتہی
اور صبر و صدق و وعدہ کا وفا

حق نے فرمایا ہے جس کی شان میں
صادق الوعد بیقیں قرآن میں

انسے بھی آئے ہیں اکثر در وجود
بالیقیں ایسے ہی ایفائے عہود

خضر کے وعدہ پہ اے فرخندہ فال
منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرت کی ایفائے وعدہ کا بیان

حضرت کی خوش طبعی کا بیان

اور خوش طبعی بھی سالار انام
گاہ گہہ کرتا تھا با صحب کرام

اصل میں مقصود دلجوئی کا تھا
مدعا یاروں سے خوش خوئی کا تھا

کہ سطل ہیں سے ہوں دینی امور
آوے حق کے ذکر و طاعت میں فتور (سستی)

اور اگر مقصود ہوتا یمن خوب
اہل دیں کی فرح تالیف قلوب

فی الحقیقت وہ شہ عالی صفات
گر نہ رہتا اس طرح لوگوں کے ساتھ

کس بشر کو تھی یہ طاقت یہ مجال
کہ کرے اس شاہ سے قال و مقال

خواب میں رہتیں بھی بی بی اگر
لیٹتے تھے تھوڑا اپنے فرش پر

گر نہ رہتے اس طرح شاہ ہدا
کوئی اسکو دیکھ ہی سکتا تھا۔

اور وہ سرور مناجات و دعا
جو کلام حق کو سنتا تھا بجا

ہیں وہ خوش طبعی بھی ایسی ای امیں
جس میں تھا مضمون سچا بالیقیں

جو حدیثیں منع میں منقول ہیں
کثرت و افراط پر محمول ہیں۔

ایسے باتوں سے جو سالم ہو مزاح
ہے شریعت میں وہ جائز اور مباح

جیسے تھا شغل رسول انس و جاں
مستحب ہو جاویگا تب بیگماں

یہ تواضع اور دلجوئی مدام
گر نہ کرتا خلق سے وہ صبح و شام

فجر کی سنت کے بعد از وہ مدام
عائشہ کے ساتھ کرتا تھا کلام

باہر آتے بعد وہ شاہ ہدا
پھر نماز فرض وہ کرتے ادا

جو ہمیشہ شب کو کرتے تھے قیام
اور تلاوت ذکر اخلاق انام

اس لیے نور وجاہت از جلال
اس سے یک ہوتا تھا ظاہر کمال

پس نہ کوئی رکھتا تھا امکاں بے ہمام
کہ کرے اس سے ملاقات و کلام

تعلقات ارضی و سفلی سے اسے
انس تا حاصل ہو اصلی سے اسے

بعد جو آتا تھا باہر ایسا حال
یہ تھا رفق و مہربانی کا نشاں

شیخ ابن الحاج سے اے باصفا
نقل یہ نکتہ مواہب میں لکھا

نقل ہے ایک بار زینب سے اس
ام سلمہ کی جو بیٹی تھی یقین

غسل جب کرتے تھے وہ عالیجناب
منہ پہ زینب کے وہیں پھینکا ہے آب

پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی اے باوقار

اور صحابی صغیر ابن ربیع
نام ہے محمود جسکا اے رفیع

تھا کنواں ایک اسکے گھر اے باصواب
تھا وہاں اک ڈول کچھ تھا اسمیں آب

وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب
چہرۂ محمود پر ملا ہے سب

حافظہ کا اسکے شہرہ تھا بڑا
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا

اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے

یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات
ویسی حالت بیچ صدلقہ کے سات

او تنزل از علو آں مقام
اس کے تئیں ناسوت میں آلو و سلام

وہ گروہ مومنیں پر تھا رحیم
کہ گواہ ہے اسپہ قرآن کریم

اور رکھا تھا خداوند قدیر
اس کی خوش ٹہی میں برکات کثیر

وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی
خدمت عالی میں اس کے آئی تھی

سن سے اسکے تھی اے باصفا
چہرۂ پاک اس کا نورانی ہوا

تھی جوانی کی وہی رونق بحال
کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال

پنجسالہ تھی سیانا [illegible]
[illegible] سکے گئے [illegible] ایک دن

شاہ عالم اس سے کچھ پانی [illegible]
اور پانی منہ میں جو باقی رہا

پس برکت سے اسی کی بالیقیں
حافظہ اسکو ہوا حاصل وہیں

اس سبب سے ہیں گنے اسکے تئیں
طبقہ اصحاب میں اہل الیقیں

جو بخاری میں لقیتیں مذکور ہے

حضرت جناب رسالت علیہ و آلہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے جود و سخاوت کا بیان

کیا لکھوں جود و سخائے احمدی
بخشش بے انتہائے احمدی

جو وہ کہتے ہیں اسی کو اے فتا
بے غرض اور بےعوض ہو جو عطا

نعمتیں ظاہر و باطن کی تمام
حسی و عقلی کمالات تمام

بعد حق کے حق تعالیٰ کا رسول
اجود ابنائے آدم ہے نہ بھول

کہ وے نشر علم کرتے ہیں سدا
بےعوض اور بےغرض بہر خدا

جود و بخشش کا مقید [illegible]
ذات میں جس کے کیا تھا بس ظہور

یہ صفت تو حق تعالیٰ کی ہے ذاکر
ذات سے اس کے ہے رکھا اختصاص

بے غرض و بےعوض عالم کے تئیں
تھا عوض وہ بخشتا بنی آدم کے تئیں

اور بعد آں امام المرسلیں
اس کی امت کے ہیں سب علمائے دیں

یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح
پس یہی اسکا ہے مضمون صریح

اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا بَنِیْ آدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ اَلْحَدِیْث

ہاں غرض دنیا کی جو رکھے لقیں
دین کے علما میں وہ داخل نہیں

کہ در و مرجاں سے اسکے اے حبیب
کوئی نہیں ہرگز ہوا ہے بے نصیب

جو کہ مانگا سو دیا ہے بے ملال
بلکہ بخشا ہے زیادہ از سوال

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ کَانَتْ لَاءَهٗ نَعَمُ

بحر فیض جود سالار جہاں
موجزن ایسی تھی ہر آن و زماں

اور جواب نہ کسی سائل کے جاں
لا نہیں لایا وہ ہرگز بر زباں

نعت میں اس شاہ کے اے باصفا
یہ فرزدق نے کیا بہتر کہا

نہ رفت لا بزبان مبارکش ہرگز
مگر بہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

لا نہ گز نا شہ کے ہر گز لب اپر ایک شہادت کے سوا کلمہ میں مگر
گر نہ حاضر ہو وے کچھ فرضا کوئی چیز شاہ تب خاموش رہتا اے عزیز
میں صریح اسکو نہ کہتا شاہ دیں کہ نہیں کچھ پاس یا دیتا نہیں
گر کبھو سو بقصد اعتذار [illegible] زباں پر [illegible]
وہ کہا اب مرکباں حاضر نہیں [illegible] پر روں تم کو یقیں
اور نا ورجا میں ایسا ہی کلام جو موافق ہے رسالہ انام
نفی لا کی خبر کی تعمیم سے بعض جا آتی ہی مستثنیٰ رہے
لا نفرمانے سے مطلب ہے یہی جود و بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی
بخل جس دربار سے بس دور تھا گنج اس کا جود سے معمور تھا
جیسے بعض اشخاص بقال و بقال جب کیے آپ سے حکومت کا سوال
تا مسلمانو نکے کاموں نہیں سمجھی اور بھلا [illegible] حال میں سایل کے بھی

روایت

شاہ فرمایا اسے تو ہے ضعیف آرزو مت کر عمل کی اے عفیف
تازیانہ بھی گرے گر بر زمیں مانگ مت وہ بھی کسی سے اے امیں
دہ زکوٰۃ مال بھی مال اہتمام اسکے نزدیک ہیچ رکھتا ہی حرام
ہے روایت اک جماعت کے تئیں کچھ عطا کرتا تھا شاہ مرسلیں
یا نبی یہ شخص مومن ہے بجا جانتا ہوں اسکے تئیں میں بے مرا
بار سیوم بھی جب ایسا ہی کہا تب عمر سے شاہ نے فرما دیا
اور ویسے لوگ کو دیتا نہیں کہ اسی میں ہے صلاح انکی یقیں
کہ سکھے جب بندگو نکو دوست اور نہ دنیا دلوے انکو بر طلب
کوئی سایل کو غرض اے باخرد سرور عالم نہیں کرتا تھا رد
قرض کر جب مجھ کو دلوے گا خدا قرض وہ تیرا کرونگا میں ادا
ترمذی لایا روایت ایک بار آئے تھے درہم یقیں نو ہزار

گر نہ ہوتی یہ شہادت آئیں لا وہ سرور کا نعم ہوتا یقیں
اور دل جوئی وہ سایل کی تمام عذر سے کرتا تھا از شیریں کلام
لا نہیں کہتا تھا کہتے سے مگر یہ نہیں آتا ہے لازم اے پسر
جب کہ اغزوے کو جاتے اہل ایماں شخص بعضی اس کے مانگے مرکباں
تب یہ کہنا ہی تھا سرور کو ضرور حق میں انکے حکم یہ پایا صدور
اختصاص اس جا کا بے ارتیاب بالیقیں جیسا تھا ایسا ہی جواب
کہ امام قسطلانی با صفا دیکھ ایسا ہی مواہب میں لکھا
جو بخیلاں بخل سے کہتے ہیں لا وہ کبھی ہرگز نہیں ایسا کہا
ہاں اگر سایل نہ رکھتا اہلیت اور نہ دینے میں بھی رہتی مصلحت
یعنی استعداد اس کی بالیقیں جب نہ پائی شاہ نے بخشی نہیں
اس حکومت سے بنا دی کچھ خلل اسلیے بخشا نہیں انکو عمل
ہے روایت آ ابوذر اکیبار اس سے مانگی ہے حکومت آشکار
اور کوئی چیز کا بھی بے ملال تو کسی سے بھی نہ کر ہرگز سوال
اے برادر یہ ابوذر با صفا زاہدوں سے تھا صحابہ کے بڑا

روایت

مستحق یک شخص کے تئیں جانکر یوں کیا اسکی سفارش آ عمر
جب کہا دو بار یوں وہ [illegible] شہ بھی فرمایا کہ ہاں میں بھی او
کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہیں دوست رکھتا ہوں مقرر انکو میں
گر نہ یوں بعضوں کو فرماوے عطا یہ تخلق ہے باخلاق خدا
اور کسی کو دوست نا رکھے گر دلوے اسکو مال دنیا بیشتر
گر نہ رہتی پاس اسکے کوئی چیز حکم یوں کرتا تھا اسکو اے عزیز

روایت

شاہ وے سینو نکو رکھ کر حصیر کر دیا تقسیم آغاز اے خبیر

ایک درہم بھی نہیں باقی رہا / آکے ایسے میں کوئی سائل ہوا
اسکو فرمانے لگے خیر البشر / ہو گیا اب صرف سارا مال و زر
گر ضرورت ہووے گر لاحق تجھے / جا کے تو بازار میں اب قرض لے
جب مجھے کچھ بھیج دیویگا خدا / قرض تیرا اس سے ادا کر دیونگا
عرض کی فاروق نے اے شاہ دیں / دیچکا کئی بار تو اسکو یقیں
اب نہیں جو چیز قدرت میں ترے / حق نہیں تکلیف دی اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہ آئی پسند / تب کہا انصار سے اک ارجمند
یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر / اور کمی کا کچھ نہ کر خوف و خطر
عرش کا مالک جو ہے پروردگار / مال و زر دیویگا تجھ کو بیشمار
جب سنا اس بات کو شاہ جہاں / مسکرانے کو لگا ہو شادماں
اس کے چہرے سے علامات سرور / ہو گئے ظاہر کرامات سرور
پس یہ فرمایا وہ انصاری کتیں / کہ اسی کا ہوں یقیں مامور میں

روایت

اور جو تھی بیٹی معوذ کی یقیں / یوں روایت لائی ہے ای شین میں
کہ رسول رب عالم کے حضور / لیگئی میں اک طبق تازہ کھجور
اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیا / زیور و سونا تبھی مجھ کو دیا
بولتا ہے یوں انس ای باصفا / خبر یہ جب کہ آیا تھا بحرین کا
حکم فرمایا رسول اللہ تب / گوشۂ مسجد میں ڈالو اس کو اب
کہتے ہیں آتا کبھی مال وفور / شاہ عالم کے نہ آیا تھا حضور
لایا جب تشریف از بہر نماز / اس کو دیکھا ہی نہیں وہ سرفراز
جب نماز وقت سے فارغ ہوا / مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
حضرت عباس اس سرور کا عم / یوں کیا ہی عرض از شاہ امم
بدر کے غزوہ میں ای شاہ جلیل / میں بھی اور میرا بھتیجا اک عقیل
ہو گئے ہیں ہم یے دونو جب اسیر / فدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر
پس بہت پیسہ مجھے کیجے عطا / اس کو فرمایا ہے تب خیر الورا
جتنی طاقت ہو اٹھا سکے تجھے / اس قدر اس مال سے اب لیجئے
پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر / اس میں باندھا ہی بہت سا مال زر
جب سے چاہا اٹھانے نہیں سکا / عرض پھر یوں شاہ عالم سے کیا
یا نبی اس کو اٹھانے کے لیے / اور کسیکو حکم اب فرمائیے
شاہ فرمایا نہیں تو ہی اٹھا / اسکی قطع طمع خاطر یوں کہا
تب وہ بستہ کھولکر کچھ کرکے کم / لیگیا کندھے پہ پھر آیا بہم
عرض کر ویسا ہی دوسرے بار بھی / لیگیا ہے بلکہ تیسرے بار بھی
اور دو سرور کو بھی سالار بشر / مال و زر بخشا ہی اسدن اس قدر
مجلس اشرف سے جب اپنے اٹھا / ایک درہم بھی نہیں باقی رہا
ہے روایت لاکھ درہم تھے وہ سب / صرف اسدن ہی کیا شاہ عرب
الغرض سرور کی وہ جود و سخا / جان اس درجہ کو پہونچی تھی بجا
منع فرمایا بہت دینے سے حق / دے اسے اوسط کے درجیکا سبق

روایت

ہے روایت ایکدن سرور کے پاس / ایک لڑکے نے کیا آ التماس
ماں مری کی عرض اے شاہ زمن / پہننے مجھ کو نہیں ہے پیرہن
بھیجئے اک پیرہن مجھ کو عطا / شاہ بولا تو بعد اک ساعت کے آ
پس گیا اور جلد آیا ہے تبھی / پھر کہا ہاں عرض کرتی ہے ابھی
پیرہن جو ہے تن اطہر اپر / دیجئے مجھ کو وہی اے نامور
حجرۂ اشرف میں جاکر بے ملال / پیرہن اپنا دیا اس کو نکال
تن برہنہ گھر میں ہی بیٹھا رسول / تھے صحابہ منتظر باہر ملول
تنگدل ہو کر گئے آخر وہ سب / آیتہ اشرف ہوئی نازل یہ تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

یعنے فرمایا ہے حق اے مصطفےٰ ۔ اس قدر مت کر فراخی با صفا

جس سے بیٹھے گھر میں تو ہو کر ملال ۔ اور صحابہ جاویں تیرے ہو اداس

استفادہ دین کا ان سے کہیں ۔ سو تری خدمت سے ہو قوت انہیں

روایت

ہے بخاری میں روایت اے اخی ۔ کہ کوئی بی بی یہ بولی گا و نبی

ایک چادر سی کے بہتر ای ہمام ۔ کی روانہ اور یہ بھیجی پیام

یا رسول اللہ یہ چادر میں نے سی ۔ ہے خوشی میری کہ اوڑھیں آپ ہی

عرض کو اسکے قبولا شاہ دیں ۔ حاجت چادر بھی تھی انکے تئیں

اوڑھ کر بیٹھا تھا سر پر وہ ردا ۔ کوئی آ کر عرض ایسے میں کیا

چادر اشرف یہ کیا بہتر ہے اب ۔ حاشیہ اسپر یہ کیا خوشتر ہے اب

یا نبی چادر یہ مجکو دیجیے ۔ شہ بہت خوش ہو کے دے ڈالا اسے

جب اٹھا مجلس سے سالار انام ۔ تب ہی سائل کو اصحاب کرام

یوں لگے کرنے ملامت پر ملال ۔ کہ بہت بیجا کیا تو یہ سوال

کہ شہ والا بہ شوق و احتیاج ۔ چادر اقدس کو یہ اوڑھا تھا آج

مانگنا تیرا ہوا بس نا صواب ۔ اس طرح سائل دیا ان کو جواب

اوڑھنے نہیں نہ مانگا اسکے تئیں ۔ بلکہ میرے کفن کو مانگا ہوں میں

کہ یہ چادر اس کی جب محبوب ہے ۔ کفن کے خاطر مرے بس خوب ہے

تا کہ اس کے تن سے ہو ارتیاب ۔ حق تعالیٰ مجکو نا دیوے عذاب

یا الٰہی ہم کو توفیق سخا ۔ کر عنایت اور بخالت سے بچا

حضرت سید انس و جاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیان

جوں سخاوت میں تھا شہ بے مثال ۔ تھا شجاعت میں اسے پورا کمال

کوئی شجاعت میں نہ اسکا مثل تھا ۔ تھا یقیں وہ اشجع خلق خدا

سخت جنگوں میں دلیران کبار ۔ جبکہ پاتے تھے نہایت اضطرار

شاہ دیں رہتا تھا ثابت قدم ۔ بلکہ خود ہی پیش ہوتے دمبدم

چو طرف سے مشرکاں پر شور و شین ۔ تیر باراں جب ہوئی روز حنین

ہو گئے میں منتشر سب غازیاں ۔ فوج میں آیا تزلزل بیکراں

سرور عالم نہ جاگہہ سے ہلا ۔ یک قدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا

تھے ملازم تھوڑے ہی صحب کبار ۔ شاہ تھا تب ایک خچر پر سوار

حضرت عباس پکڑا تھا رکاب ۔ اور ابوسفیان لگام ای با صواب

یہ ابوسفیاں تھا اسکا ابن عم ۔ یعنے حارث کا پسر عالی ہمم

شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہیں ۔ تا کرے حملہ پہ کفار لعیں

پر ابوسفیان حارث نیکنام ۔ چھوڑتا ہرگز نہ تھا اسکی لگام

شاہ کہتا تھا نبی ہوں لا کذب ۔ اور میں ہوں ابن عبد المطلب

اور وہ تب لیکے یکمشت کنکر ۔ پھینک ڈالا لشکر کفار پر

کوئی نہ تھا کفار میں ایسا بشر ۔ آنکھ میں جس کے پڑی ہوں نا کنکر

فتح و نصرت چاہا از پروردگار ۔ ہو گئے کفار تب یکسر فرار

ذکر با تفصیل اس غزوے کا سب ۔ کر تو اخبار نبوتؐ سے طلب

حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیان

کیا لکھوں اسکی شفقت کا بیاں ۔ رافت و الطاف و رحمت کا بیاں

حق کیا ہے جس کو قرآں میں خطاب ۔ رحمۃ للعالمیں بے ارتیاب

سورۂ توبہ کے آخر اے فہیم ۔ جس کو فرمایا رؤف و ہم رحیم

ہے یقیں دریاے رحمت اسکی عام ۔ خلق اور عالم کو گھیری ہے تمام

اس کی مقدم کی برکت سے خدا ۔ دور دنیا سے کیا قہر و بلا
شرع کے احکام کی تخفیف جو ۔ اپنی سب امت پہ کروایا ہے وہ
چھوڑتا تھا اور کئے افعال وہ ۔ تا کہیں امت پہ نا فرض ہو
ترک تاخیر عشا بے قیل و قال ۔ اور یونہی نہی از صوم وصال
رونا کوئی بچہ کا وہ سنتا تھا جب ۔ اور نہ پڑھتا تھا نماز وہ شاہ تب
تو سبک کرتا نماز وہ شاہ دیں ۔ کہ شفقت اسکے بچہ پہ یقیں
کافراں تکذیب جب اسکی کیے ۔ اور اسکو رنج اور ایذا دیے
اک فرشتہ کے تئیں اسشاہ دیں ۔ جو موکل ہے پہاڑوں پر یقیں
یا رسول اللہ جو کچھ حکم ہو ۔ جان و دل سے میں بجا لاؤنگا وہ
میں دے لادوں تو نکو ٹکڑا دونگا اب ۔ کافراں مکہ کے مرجاینگے سب
بلکہ یہ امید ہے حق سے مجھے ۔ کہ خدا اولاد انکو ایسی دے

روایت

یہ جبال و بزمین و آسماں ۔ تا کریں تیری اطاعت بیگماں
شاہ فرمایا یہ سنکر اسکے تئیں ۔ دوست رکھتا ہوں کروں تا صبر میں
ابن مسعود سے منقول ہے یوں کہا ۔ گاہ گاہ ہم پر امام الانبیاء
تا نہ آوے ہم پہ تنگی اور ملال

مومنوں کو خاص ہو سر وعیاں ۔ اس کے ہیں مسنون سب خرد وکلاں
تھا یہ امت پر تشفقت کا سبب ۔ غایت الطاف و رحمت کا سبب
حکم جوں مسواک کا اے با نیاز ۔ وہ نہ فرمایا برائے ہر نماز
اور بہت افعال ایسے ہیں یقیں ۔ طول ہے تفصیل جنکی اسلئے میں
اور کسی بچے کی ماں آئے با نیاز ۔ تب جماعت ساتھ رہتی در نماز

روایت

عرض خدمت یوں کیا آ جبرئیل ۔ یہ کیا ہے حکم یوں رب جلیل
تو جو فرماوے سو وہ لاؤں بجا ۔ وہ فرشتہ عرض آ کر یوں کیا
دو طرف مکہ کے ہیں جو اخشبیں ۔ دو پہاڑاں ہیں وے بڑے بے بیڑ ہیں
تب کہا یوں رحمۃ للعالمیں ۔ کہ ہلاکت انکی میں چہتا نہیں
وے بجا لاویں عبادت حق کی ٹھیک ۔ اور کسی کو نا کرے اس کا شریک
اور کہا اک بار آ روح الامیں ۔ کہ کیا ہے حکم رب العالمیں
تو جو فرماوے بجا لاؤں ابھی ۔ مار ڈالیں تیرے اعدا کو سبھی
اور کرو تا خیر امت سے عذاب ۔ ہووں وے توبہ سے شاید کامیاب
وعظ اور ارشاد کرتا لا کلام ۔ پر نہ فرماتا تھا ہر دن صبح و شام
اس کو تھا ایسا شفقت میں کمال

حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان

شاہ کی صدق و عدالت کا بیاں ۔ اور عفت اور امانت کا بیاں
اعدل و اصدق تھا شاہ انبیا ۔ اور سب میں وہ عفیف الناس تھا
شاہ کے قبل نبوت بالیقیں ۔ سب کے سب کہتے تھے اسکے تئیں امیں
حکم فرماتا تھا جو انکو رسول ۔ جان و دل سے اسکو کرتے تھے قبول
بولتا ہے یوں علی مرتضے ۔ کہ ابو جہل لعیں شہ سے کہا
یہ جو لایا ہے نیا تو ایک دیں ۔ ہاں قبول اسکے تئیں کرتے نہیں

ہے فزوں تر قدرت تحریر سے ۔ اور باہر طاقت تقریر سے
اسکے صدق و عدل عفت کے مدام ۔ معترف تھے اس کے اعدا بھی تمام
اور قضایا میں قریش اے محترم ۔ سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم (حکم کرنے والا)
کھا قسم حقکی کہا ہے وہ عیاں ۔ ہیں امیں ہو تو زمین و آسماں
ہم نہیں تکذیب کرتے ہیں تری ۔ جانتے کاذب نہیں تجھ کو کبھی
وائے کیا بیہودہ لایا یہ کلام ۔ لعنۃ اللہ علیہ بالدوام

اسکے کہنے میں تناقض ہے صریح
کیا ہے نامعقول یہ قول قبیح

جب کہ جانیں اسکو صادق بالیقیں
جو کہے تصدیق اسکی ہے ضرور

اس لعیں کی پھر یہ کیسی احمقی
تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی

پس یہ آیت پائی ہے شرف نزول
اس نے نامو رے سچے رسول

سہ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝

سہ سو وے تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ناانصاف اللہ کے حکموں سے منکر ہو جاتے ہیں ۱۲

یوں لکھے تفسیر اسکی عالماں
کہ یہ فرمایا ہے خلاق جہاں

اے محمد یہ گروہ ظالمیں
فی الحقیقت تجھکو جھٹلاتے نہیں

بلکہ وے انکار آیات خدا
گمرہی سے اپنی کرتے ہیں سدا

یہ تو فارغ اور انکا کھا نہ غم
بالیقیں انکی سزا دیویں گے ہم

بدر کے دن از ابوجہل لعیں
پوچھا اخنس ابن شریق ایسا شریر

کہ یہاں اب تیرے اور میرے سوا
شخص کوئی حاضر نہیں ہے تیسرا

اب تو سچائی سے اس عقدہ کو کھول
مصطفے صادق ہے یا کاذب بول

بولا وہ واللہ سچا ہے نبی
جھوٹ ہرگز وہ نہیں بولا کبھی

پوچھا ہرقل جب ابوسفیان سے
بعض اوصاف اس شہ اکوان کے

یہ بھی پوچھا آگے بعثت کے کبھی
کیا کہا تھا جھوٹ وہ سالار دیں

تب ابوسفیان کھا حق کی قسم
بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم

بولا ہرقل تحقیق ہے جب یہ کہے
بات جھوٹی وہ خدا پر کیوں کہے

اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش
جو تھا مکہ میں رؤسائے قریش

بارہا قرآن کو سنتا تھا وہ
اور روتا تھا کبھی یوں کہتا تھا وہ

کہ بلاشک جانتا ہوں میں یقیں
یہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں

یہ کلام پاک ہے جیسا لذیذ
کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذیذ

اور حارث ابن عامر اے میاں
روبرو لوگونکے جھٹلاتا تھا واں

کرتا خلوت اپنی جب لوگونکے ساتھ
کھا قسم وہ چھکی یہ کہتا تھا بات

کہ محمد کذب گویوں سے نہیں
وہ بہت سچا ہے بیشک و دریں

اور ابوجہل لعیں یک دن آ
شاہ عالم سے مصافحہ ہے کیا

مشرکاں پوچھیں ہیں اس گمراہ سے
کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہ سے

یوں دیا بوجہل نے انکا جواب
کہ یقیں میں جانتا ہوں با صواب

ہے محمد حق کا پیغمبر یقیں
لیک تابع اسکا میں ہوتا نہیں

تھا یہ حال مشرکاں بے ارتیاب
اور سمجھتے یوں ہی سب اہل کتاب

بلکہ انسے جلتے تھے وہ زیادہ
پر نہ ایماں لائے از رہ عناد

اور دیا توفیق حق کے تئیں خدا
پائے وہ عز و شرف ایمان کا

اسکی عفت کا بیان محترم
کیوں لکھوں لرزاں و ترساں ہے قلم

اپنے ازواج و کنیزاں کے سوا
کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھوا

بیعت عورات وہ لیتا تھا جب
ہاتھ میں ہاتھ انکے نہیں دیتا تھا تب

عہد لیتا تھا فقط عورات سے
اور حیا رکھتا تھا مکروہات سے

عائشہ کہتی ہے مولا کی قسم
اجنبی زن کو نہ چھیڑا کوئی دم

اور حیا رکھتا تھا ایسی شاہ دیں
منہ کسی کا گھور کر دیکھا نہیں

غیر عورت کو نہ چھوتا ہے میاں
عرف میں ہے اک عفت کا نشاں

عرف و عادت کے مطابق یہ مثال
اس کی عفت میں لکھی ہے قیل و قال

ورنہ عفت شہ کی ہے مثل جان
مثل اس کا ہو نہ سکتا ہے بیاں

کیا لکھوں اسکی عدالت کا بیاں
عقل سب عقلا کی حیران ہے یہاں

مال وہ کرتا تھا قسمت ایکجا
اک تمیمی شخص یوں بولا بکا

یا رسول اللہ اس میں عدل کر
اسکو فرمایا ہے شاہ بحر و بر

وے تجھے بینا کریں گر عدل میں
پھر کریگا عدل کون اب کہہ لعیں

شاہ کی صدق و امانت کے بدل
اور اسکی عدل و عفت کے بدل

ہم کو ان اوصاف میں رب سے خدا
اپنے پیغمبر کی دے تجھے اقتدا
کذب و غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ
اپنے مرضیات سے محفوظ رکھ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے

مصطفے فرما دیا اے یار خاق
جھوٹ ہے بے شبہ یک باب نفاق
اور کیا ارشاد وہ خیر البشر
کہ بہت افسوس ہے اس شخص پر

روایت

میں بلایا کچھ تجھے دونگا آ
تھارے گھر میں ہو پوچھا مصطفے
گر نہ دیتا کچھ اسے تو جب بلا
جھوٹ کی تجھ پر ملک لکھتے بلا
اور فرمایا ہے شاہ کائنات
کوئی بندہ جھوٹ جب کہتا ہے بات
اور کہا کوئی کسی کے جھوٹ کا
سو ہو راوی تو بھی اک جھوٹا ہوا
اور لا اپنا ارادہ جنگ میں
اپنے دشمن سے نا ظاہر کریں
تو کہے بے شبہہ وہ اچھی ہے بات
گرچہ بولا ہو وہ اے نیک ذات
اور لکھا غزالی والا احباب
کیمیا احیا میں یوں ہے با صواب
بلکہ ایسے ہی مقام اندر یقیں
جھوٹ کا کہنا ہے جائز اے امیں

اور کہا ہے جھوٹ کہنے کی یقیں
رزق بھی ہوتا ہے کم اے اہل دیں
کہ وہ لوگوں کے ہنسانے کے لیے
آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے
ابن عامر نے کہا اے باصفا
ایک لڑکا کھیلنے جاتا اٹھا
کیا تو دیگا اس کو میں بولا کھجور
تب کہا وہ شافع روز نشور

حدیث

اس کی بدبو سے فرشتہ اڑا میل
کوس تک یک بھاگتا ہے با یقیں
ہاں روایت ہے کہ شاہ انبیا
جھوٹ کی رخصت دیا ہے تین جا
صلح دو شخصوں میں جب سر اکرے
بات ہر اک کی طرف سے جو کہے
اور کسی کو عورتیں گر ہو وے دو
تو بہت پیاری کہے ہر اک کو وہ
گر کسی ظالم سے مومن ہو فرار
اس کا پتہ بولنا ہیں سازوار
اور کسی کا بھید کوئی پوچھے اگر
ہے روا اس کا چھپانا اے بسر

یا الٰہی جھوٹ سے رکھ ہمکو دور
اور غیبت سے بھی یا رب الغفور

غیبت کی برائی

سرور عالم دیا ہے یوں خبر
کہ شب معراج میں میرا گزر
ناخنوں سے اپنے ہی وہ آہ تب
گوشت منہ کا توڑتے تھے اپنے
بے خبر غیبت سے کیجو اجتناب
کیونکہ غیبت ہے زنا سے بھی خراب
کہ وہ ہے ہووے بے شک دستگیر
تب کیا ارشاد سالار بشیر
گر تو کوزے میں سکے با صواب
ڈالے اپنے ڈول سے تھوڑا بھی آب
اور ترے نزدیک ہو وے جاں جب
اُنکی غیبت میں نہ ہر گز کھول لب
وحی یوں موسیٰ اوپر بھیجا خدا
کہ جو توبہ کرکے غیبت سے سوا

روایت

آہ ایسی اک جماعت پر ہوا
میں تامل سے نظر ان پر کیا۔
پوچھا میں جبریل سے یہ کون ہیں
بولا ہے غیبت گراں بے عون ہیں
ابن جابر عرض کی یوں شاہ سے
چیز ایسی پانی سکھلائیے
کہ تو کار خیر کو مت ترک کر
گرچہ وہ تھوڑا بھی ہووے اے اسعد
اور مسلمان بھائیوں سے بالدوام
رہ تو پیشانی کشادہ والسلام

روایت

سب سے اول اس کو جنت ہے مقر
سب کے اول غیر تائب کو سقر
بولتا تھا یوں قتادہ با صواب
قبر کے سب تین حصہ میں عذاب

روایت

ایک غیبت کے سبب سے اے پسر
اور غمازی کے باعث ہو دگر
(چغلی)
تیسرا یا کی نہ ہو پیشاب کی
لینے نہ لینے سے ڈھیلا اور ذکی

غیبت کا معنے

کس کو غیبت بولتے ہیں جانئے
جھوٹ گر بولا تو وہ بہتان ہے جان
ور لباس و جانور یا در نسب
شاہ فرمایا کہ تو غیبت رکھی

کہ کسی کا ذکر تو ایسا کرے
الاماں غیبت سے یا رب الاماں
تو کبھو غیبت نہ کرائے با ادب
تھوک دی ملبہ کی تو میں تھوکی تجھ
مومنو توبہ کرو توبہ کرو

وہ سنا تو ہووے گا تجھ سے خفا
پس کسی کے جسم یا اقوال میں
عائشہ کہتی ہے اک عورت کہ تھیں
آئی جب تھوکی یہ حکم مصطفےٰ
تم نے کی غیبت ہے اور حق سے دور

گرچہ سچ ہو بات وہ اے باصفا
خلق یا اعمال یا افعال میں
پست قد ہے کر کے بولی آہ میں
لکڑا تب گرا منہ سے لہو کا اک گرا

غیبت کا علاج علمی

دو ہیں غیبت کے علاج اے باخبر
ان میں بس غور و تامل کیجیے
تجھ کو غیبت اس طرح کر دے ہلاک
تو یہ غیبت سے سقر میں جاؤنگا

ایک علمی اور عملی ہے دگر
خوف حق کا دل میں ہر دم کیجیے
جس طرح آتش کرے لکڑی کو راکھ
جاؤنگا بیچ عذاب پاؤنگا

ہے یہ علمی جو حدیثیں آئی ہیں
جس کی تو غیبت کریگا اے میاں
بوجھ اپنی نیکیاں سب جائنگے
یہ تصور کر کے غیبت چھوڑ دے

آئے غیبت کی برائی میں یقیں
اسکے تئیں جاویں گی تیری نیکیاں
ور عوض اس کے گنہ سر آوینگے
ایسی بدکاری کا شیشہ پھوڑ دے

غیبت کا علاج عملی

دوسرا ہیگا یہی عملی علاج
پاک ہو سکتا نہیں ہیں جس طرح

دیکھ اپنا عیب تو اے خوش مزاج
وہ بھی ہے معذور بیشک اس طرح

اور سمجھ میں عیب سے جوں نہیں بچا
فی الحقیقت تو اگر معیوب ہے

وہ بھی ہے معیوب ایسا ہی بجا
عیب پھر غیبت کا لینا خوب ہے

فائدہ

تین شخصوں کی شکایات یقیں
یوں لکھا غزالی نے الا کہ گر
بدعتی یا چور یا سرزوری ہو
اس غلام دوران میں جو غیبت نہیں

شاہ فرمایا کہ ہاں غیبت نہیں
شر سے جب اشرار کے جا ہے حذر
بول دیں تا لوگ اس سے دور ہو
بول دیں انکے طلبگاروں کے تئیں

بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ
عیب انکا خلق سے کہنا ضرور
یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو
گر طلبگار رسنے نا بولے یہ بات

اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ
خلق انسے تا بچیں اے باشعور
یا خریدار غلام زشت خو
ہو دغابازی مسلمانوں کے سات

غیبت کا کفارہ

اور غیبت کا کفارہ ہے یہی
اور کیا ہو جس کی غیبت سر بسر

اولاً کھینچے پشیمانی بڑی
چاہیے جا اس سے معافی جلد تر

رو کے بخشاوے بہت حقتے ڈرے
اور بولے میں نے کی تیری خطا

جان و دل سے جلد تر توبہ کرے
جھوٹ بولا بخش دے میری خطا

گر نہ بخشے عاجزی درکار ہے / تب بھی نا بخشے تو وہ مختار ہے
عفو کرنا عفو کا چھنا مگر / اس جہاں میں ہی بہت ہی نیک تر
آبرو یا مال میں اس کے اگر / تو معافی اس سے چاہے جلد تر
پر وہاں ظالم کی جو ہیں نیکیاں / دیویں گے مظلوم کو ای بھائیجاں
ہے روایت عائشہ ای سرفراز / بولی اک عورت کو ہی سہ کی دراز
اور فرمایا ہے یوں خیر الورا / کہ کسی کی کوئی گر غیبت کیا
مغفرت چاہیں اگر جیتا نہ ہو / ورنہ چھنا عفو لازم جانیو

پر مدارا عاجزی یہ حسن ہیں / در عوض گر چاہے مولا اسکو دیں
یوں کیا ارشاد سالار امم / کہ کسی پر کوئی کیا ہووے ستم
آگے ایسے روز کے ای محترم / جس میں نا دینار ہووے نا درم
نیکیاں ظالم کو کرنا ہووے آہ / اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کری / تو معافی کر طلب اس سے ابھی
تو یہ غیبت کے عوض ای نیک ڈھب / مغفرت اسکی کرے حق سے طلب
اے خدا غیبت سے ہم کو پاک کر / زہد اور ایثار میں چالاک کر

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

زہد سرور کا کروں میں کیا رقم / عجز کا سر اب جھکاتا ہے قلم
پے بہ پے ہونے لگے فتح بلاد / اور غنائم ساتھ آتے تھے زیاد
زہد و ایثار کی بحر عظیم / اسکی ایسی موجزن تھی ای فہیم
اس کا بکتر اک یہودی کے یہاں / تا وفات اسکے تھا گروی بیاں

باوجود آں کہ خلاق قدیر / وسعت کلی اسے بخشا اخیر
تھا وہ مائل چہ صباح و چہ مسا / زہد اور ایثار کا کشور کشا
لاکھ ہا درہم کیا خیرات وہ / اور فاقوں ہی میں تھا دن رات وہ

یوں روایت عائشہ سے آئی ہے / کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
آہ سیری سے کبھی کھائی نہیں / اس قدر روٹی کبھی پائی نہیں
ایک دن میں کوئی غذا دو طرح کی / بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی

روایت

جب تلک جیتا تھا شاہ انس و جن / بالتواتر نان گندم تین دن
اور وہی بی بی یہ دیتی ہے خبر / کہ جئے تک اپنے شاہ بحر و بر
کھاوے گر خرما تو نان جو نہیں / نان جو ہی تو نہ تھا خرما یقیں
اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر / ایک اک مہینہ تلک شام و سحر

روایت

ہا بیقیں چولہا سلگتا ہی نہ تھا / آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا
بولتا ہے یوں انس اے باخبر / کہ کیا ارشاد سالار بشر
نا ڈرایا جائے گا کوئی اس قدر / اس قدر نا پائیگا خوف و خطر
تھا مرے ہمرہ بلال نیک ڈھب / ایسی سختی وہ دیئے ہی مجھ پہ تب
اسقدر کھانا نہ ملتا تھا کبھو / کہ وہ بس آدمی کسی جاندار کو

روایت

دین حق کرنیں ظاہر بے گماں / جس قدر مجھ کو ڈرانے کا فراں
دین میں پایا ہوں نہیں جسطرح رنج / کوئی نبی پایا نہیں اسطرح رنج
ہم پہ گزری ۳۰ دن اور ۳۰ رات / آہ اس تنگی کے اس سختی کی تھا
ہاں کبھی اتنا ملا ہم کو اقل / کہ بلال اسکو چھپاوے در بغل
ایک لوٹے دار کپڑا شاہ پاس (تھوڑا) / ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
دو بھیجئے اسکو ہدیت بو جسیم / تجھ کو لا دیجو فلاں اس کی گلیم

روایت

پھر کہا اس کو نکالا ہے تجھی / اور فرمایا کہ لے جا کہ ابھی

کیونکہ اس کپڑے کے بوٹے جا بجا
اپنے جانب میری سب مائل کیے

نقل ہے تازی روالی ایکبار
ڈالے ور نعلیں سالار خیار

کہ نظر میری بہ اثنائے نماز
آہ اس پر پڑ گئی اے بانیاز

روایت

کیونکہ ناگہ پڑ گئی اس پر نظر
بس لگا ارشاد کرنے جلد تر

اور اس سرور کے خاطر ارشید
لائے تھے یک بار نعلین جدید

پہلے جو آیا تسمہ اسکو نظر
اسکو ردی ڈالا وہ نعلین ای کبیر

اس لیے میں عجب کا سجدہ کیا
شکر حق اب مستحق اسکا لیا

کہ اگر جیتی ہے تو فردائے حشر
پہلے آ مجھ سے ملے اٹھ کر ز قبر

اور اپنے پیرہن کو کر نہ دور
جب تلک پیوند نا لاگے ضرور

شاہ فرمانے لگا پیچھے اسکے آہ
کہ مری جب اس پہ پڑتی تھی نگاہ

جب سنے یہ بات ام المومنین
بھیجی اس کے پاس وہ پردہ دین

سعد جو ابن ابی وقاص تھا
لجہ تسلیم کا غواص تھا

حضرت رب الورا کی ہے قسم
خالق ارض و سما کی ہے قسم

وہ جماعت تھی صحابہ کی تمام
تب ہمارا حال یہ تھا ای ہمام

اور کانٹے دار جھاڑ و نخل ثمر
تھی یہی ہمکو غذا شام و سحر

مینگنی سا اونٹ اور بکری کے سب
ہم سے ہوتا تھا براز ای باادب

یوں خبر دیتا ہے نوفل اہل دل
عبدرحمان اور ہم اکروز مل

غسل کر وہ اپنے گھر میں جلد تر
اک رکابی گوشت روٹی اسمیں بھر

یک بیک ہے درد سے رونے لگا
منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگا

وہ کہا جب تک امام المرسلیں
آہ اس دنیا میں زندہ تھا یقیں

جب ہمیں ایسی بیاں وسعت ملی
یہ فراغت اور یہ راحت ملی

کیونکہ خوبی اسمیں گر ہوتی بحق
تو رسول اللہ تھا اس مستحق

روایت

شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال
لا دی ڈالو پرانی ہے وہ ڈال

اس لیے میں اس سے دل افگار ہوں
اس سے اب بیزار ہوں بیزار ہوں

بر سر منبر حبیب ذوالجلال
پہنی ایک دن ڈالا نکال

اک نظر اس پر نظر دوسری یقیں
تم یہ اے یارو کبھو لائق نہیں

درگہ حق میں بجا لایا سجود کہ
آیا باہر سن کر وہ بحر جود

بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب
میں ڈرا نا خوش کہیں ہووے نہ رب

اور جناب عائشہ کو شاہ دیں
یوں کیا ارشاد اک دن آئیں

تو یہ دنیا سے توزاد راہ پر
کر قناعت کر قناعت سر بسر

اور کہتے ہیں کہ اس بی بی کے گھر
پردہ اک باندھے تھی اکدن جو تر

مجھ کو دنیا یاد آتی ہے جبھی
یہ فلاں درویش کو بھیجو ابھی

روایت

بولا میں کفار پر بہر خدا
سب سے اول تیر اندازی کیا

کافروں سے میں کیا کرتا جہاد
ساتھ لے یک زمرہ نیکو نہاد

آہ کچھ ملتی نہ تھی ہم کو غذا
جھاڑ کے پتوں کے یک لقمے سوا

جس کے کھانے سے گلے زخمی ہوئے
جاتے جب ہم پائخانے کیلئے

روایت

آئے اسکے گھر کے تئیں ای باصفا
عبدرحمٰن اپنے تب گھر میں گیا

آیا ہے باہر وہ اپنے ہاتھ لے
اور ہمارے پاس تو کھانے اسے

میں کہا اے بو محمد کس لئے
اس قدر روتا ہے اب فرمائیے

وہ نہیں آرام پایا کوئی دم
پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی دم

بس مقرر جانتے ہیں ہم یقیں
اس میں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں

جب کہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا
یہ فراغت اس کے تئیں نہ دیا خدا

روایت

حق تعالی نے مجھے بولا اسلام ۔ اور فرمایا یقیں ایسا پیام
اور رہیگا تو جہاں ای نیک ذات ۔ وی پہاڑاں بھی رہیں تیری ساتھ
کہ یہ دنیا گھر اسی کا ہے یقیں ۔ فی الحقیقت جسکے تئیں گھر ہی نہیں
جمع کرتا ہے وہی اس کے تئیں ۔ کہ نہیں ہے عقل کچھ اسکو یقیں

ایکدن حاضر ہو جبریل امیں ۔ یوں کہا ہے عرض اے سالار دیں
کیا تو اس کو دوست رکھتا ہے بھلا ۔ یہ پہاڑوں کو بناویں طلا
ایک ساعت سر جھکایا شاہ دیں ۔ یوں کہا بعد اس کے ای روح الامیں
اور یہ دنیا ہے بے شک اس کا مال ۔ کہ نہیں جسکے تئیں مال و منال
پس کہا جبریل ای سرور تجھے ۔ قول ثابت پر خدا ثابت رکھے

روایت

بھوکے ہی رہتے تھے کئی شب ایکدم ۔ آہ پاتے ہی تھے شب کا طعام
اور شکایت بھی کسی سے نیں کیا ۔ اسکو فاقہ ہی غذا سے دوست تھا
باوجود اس شب کے فاقہ کے نبی ۔ ترک روزہ بھی نکرتا تھا کبھی
جو خزانے ہیں یقیں زیر زمیں ۔ اور میوہ یہ زمیں کے بھی یقیں
دیکھ ہیں احوال اس کا بار بار ۔ مہر سے روتی تھی ہیں زار زار
یا رسول اللہ تیرے پر خدا ۔ آہ میری روح کو دیوی فدا
کہتا تھا کیا ہے مجھے دنیا کا کام ۔ کیا کروں دنیا کو میں اے نیکنام
جو تھے اس سے بھی مصایب سخت تر ۔ صبر اس پر کر گئے شام و سحر
حق معظم انکی رجعت کو کیا ۔ اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا
اور ان سب سے میں ہو جاوں جدا ۔ ورو ہے اس بات کا مجھ کو سدا
عائشہ کہتی ہے بعد ایں کلام ۔ اک مہینہ ہے جیا شاہ انام

ابن عباس یوں کہا ای با ادب ۔ شاہ دیں اور اس کے اہلبیت سب
عائشہ کہتی ہیں وہ سالار دیں ۔ پیٹ بھر ہرگز کبھی کھایا نہیں
بھوک کی شدت سے وہ شاہ انام ۔ پیٹ اپنا باندھتا تھا شب تمام
اور وہ جیتا گر زدرگاہ خدا ۔ حق تعالی اس کے تئیں کرتا عطا
اور فراخ زندگانی سے سدا ۔ شاد و خرم اس کے تئیں رکھتا خدا
اور مبارک پیٹ پر رکھ اسکے ہاتھ ۔ کہتی تھی اس طرح سے رقت کیسا تھ
کاش یہ دنیا سے لیتا تو اگر ۔ قوت کے مقدار ہی تھا خوبتر
تجھ سے پہلے بھائی جو اولاقتدار ۔ از اولو العزم و رسل عالی وقار
سب کے سب گئے رہی میں اس دنیا سے وے ۔ اور ملے ہیں اپنے جا مولا سے وے
شرم ہے اس بات سے بس میرے تئیں ۔ کہ تن آسانی کروں دنیا میں میں
دوست تر مجھ پاس اس سے کچھ نہیں ۔ کہ ملوں جا اپنے بھائیوں سے یقیں
اک مہینہ بعد پائی ہے وفات ۔ اس پہ حق سے ہو تحیات و صلوۃ

آنحضرت کی خوف و خشیت اور سختی طاعت اور شدت عبادت کا بیان

خوف و خشیت سختیاں طاعات میں ۔ تھے نہایت مصطفی کی ذات میں
علم اور عرفاں ہو زاید جس قدر ۔ خوف و خشیت بھی ہو زاید اس قدر
فی الحقیقت خوف و خشیت کا مدار ۔ ہیگا علم و معرفت پر ہے بچار
بات یہ ثابت ہے بس قرآن سے ۔ دیکھیے یہ آیت فرقان سے

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

بحر علم سرور عالی وقار ۔ کہ تامل ہووے کیسی بے کنار
یوں دیا ہے بوہریرہ نے خبر ۔ کہ یہ فرماتا تھا سالار بشر
خوف و خشیت لیں وہ سرور کے یقیں ۔ ہووے ویسی ہی زیادہ اسلئے میں
میں جو جانتا ہوں اگر جانو گے تم ۔ کم ہنسو گے اور بہت رو دو گے تم

ہے روایت دوسری اے محترم / کہ کہا سرور خدا کی ہے قسم
تم ہنسو گے اور بہت تم روؤ گے / اور نہ لذت عورتوں سے لیؤ گے
نالہ و فریاد کرتے جاؤ گے / اور رجوع تم حق کی جانب لاؤ گے

روایت

دوست میں رکھتا ہوں نا ہوتا شجر / کاٹے جاتا اور نہ رہتا کچھ خطر
اک روایت آئی ہے اے باصواب / کہ صحابہ نے کئے عرض جناب
سرور عالم نے فرمایا کہ میں / دیکھتا ہوں جنت و دوزخ کتیں

روایت

ویسی طاقت کون رکھے تم سوا اب / جیسے طاقت اسکے تئیں بخشا تھا رب
عرض حال امت کا ہی مقصود تھا

تم اگر وہ چیز جانو گے یقیں / جانتا ہوں جس کو میں اے مومنیں
اور کریں گے وحشت و ہائیں گر / اور چڑھو گے تم پہاڑوں کے اوپر
اور بلند آواز سے نزد خدا / تم کرو گے عجز و زاری سے دعا
بولتا ہے بو ہریرہ با صفا / جو ہے راوی اس حدیث پاک کا

روایت

یا رسول اللہ ہمیں آگاہ کر / کیا نظر کرتا ہے تو شام و سحر
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہ دیں / جامع علم الیقیں عین الیقیں
عائشہ سے ہے روایت اے ہمام / جو عمل اس شاہ کا تھا بالدوام
اس ہی اک آیت پہ سالار انام / گاہے کرتا تھا تمامی شب قیام
مغفرت خواہی بھی تھی از خدا

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اور یوں شب خیر کہتا ہے یقیں / آیا میں اک روز نزد شاہ دیں
دیگ کو جس طرح سے آتا ہے جوش / سینۂ اشرف سے تھا دیتا خروش
ابن مسعود معظم نے کہا / ایک دن مجھ کو کہا خیر الوریٰ
میں کیا تب عرض اے حق کے رسول / حق کیا قرآں ترے ہی پر نزول
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے / کہ میں چاہتا ہوں سنوں اب غیر سے

آپ تھے اس وقت مشغول نماز / اس قدر گریاں تھے با سوز و گداز

روایت

پڑھے کچھ آیات قرآنی ضرور / کہ مجھے شوق سماعت ہے وفور
آیا میں تجھ پر پڑھوں قرآں اب / رو برو تیری سو کیوں امکان اب
پس کیا آغاز میں سورۂ نسا / پہونچا اس آیت پہ جب اے باصفا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ○

آہ یہ سنتے ہی شاہ باوقار / سو گیا ہے خوف حق سے زار زار
اور کہا ابن عمر عالی وقار / کہ گہن سورج کو لاگا ایکبار
لوگ سمجھے نا کریگا اب رکوع / اور رکوع ایسا کیا ہی باخشوع
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز / بھی لگا رونے کو با سوز و گداز

اس قدر رویا ہے از خوف خدا / کہہ نہ کچھ تاب تواں باقی رہا
شاہ دیکھا اسکو لگا پڑھنے نماز / اور قیام ایسا کیا اس میں دراز
کہ نہ تھا لوگوں کو قومے کا گمان / اور نہ تھا قومے میں سجدے کا گمان
اسکو ہی پڑھنے لگے تب بار بار / کرتے تھے تکرار اس کی زار زار

رب الم تعدنی ان لا تعذبھم وانا فیھم وھم یستغفرون ونحن نستغفرک

اے پروردگار میرے کیا تو نے نہیں وعدہ کیا تھا میرے سے کہ نہ عذاب کرے گا انکو جس وقت کہ میں ان میں رہوں اور وے مغفرت مانگیں اور میں بھی مغفرت مانگوں تیرے سے

ترجمہ: اگر تو ان کو عذاب کرے تو وے بندے تیرے ہیں تو اگر معاف ان کو کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا

۱۴

یا الٰہی از طفیل آل رسولؐ
التجا احقر کی یہ کیجے قبول
دے اسے اپنے عذابوں سے پناہ
اس کے کر مغفور سب جرم و گناہ
خوف و خشیت اپنی دے اسکو سدا
اس کو دے خلق نبی کی اقتدا

خاتمہ

صد ہزاراں شکر خلاق انام
یہ رسالہ پایا حسن اختتام
خلق مصطفوی کا یہ گلزار ہے
باغ اطوار شہ ابرار ہے
یا الٰہی ہیں اخلاق رسولؐ
کیجے اس گلزار کو رنگ قبول
اس گلستاں کے نسایم سے مدام
کر معطر اہل ایماں کے مشام
اور توفیق عمل تے کیجے عطا
اس رسالہ پر انہیں صبح و مسا
اور اس کو اے کریم کارساز
کیجے ان چار صفت سی سرفراز
صدق و عدل و حلم و علم منجلی
بہر صدیق و عمر عثمان علی
شب تھی ستائیسویں رمضان کی
قدر کی حرمت کی عز و شان کی
اس کے سب ابیات اے عالیمقام
ہیں ہزار و شش صد و گیارا تمام
تا قیامت اس کے تیئں شاداب رکھ
اسکو مقبول اولو الالباب رکھ
انکو اس گلزار کے سیار کر
اس کی بس نکہے خنک انظار کر
عفو کر احقر کے رب جرم و گناہ
دے اسے تعذیب دوزخ سے پناہ

تمت

لمصنفہ

اے مطلع جریدۂ دیوان انبیا
تجھ ذات پر ہی ختم ہے ازمان انبیا
مقدم کی تیرے نور بشارت سے روز و شب
انہار بحر علم دبستان انبیا
سرچشمہ فیوض سے ہیں تیرے رشحہ ایک
لبریز ہو گئے سبھی داماں انبیا
باران قدس فیض توسل سے ہی ترے
مشتاق و مضطرب تھے دل و جان انبیا
کرنے قبول دل سے یہ دین متین کے
روز الست حق نے لیا پیمان انبیا

اے مقطع قصیدۂ برہان انبیا
اس واسطے تو آیا پس فوج انبیا
تھے نور بار صفحہ تبیان انبیاء
گوہر ہے ایک مخزن عرفان سے ترے
سر و عیاں روان نم فیضان انبیا
فردائے حشر تیری گواہی اے شاہ دیں
سرسبز تھا مدام گلستان انبیاء
تیری کتاب پاک ہوئی ناسخ کتب
صادر ہوا انسخ کو بھی فرمان انبیا
اوراک فضل ہیں ترے عاجز ہیں بالیقیں

تیری ہی ذات سے ہے نبوت کا فتح باب
وے نایاب ہیں تیرے تو سلطان انبیا
اک قطرہ تیرے علم کے دریا سے ہے یقیں
گنجینۂ جواہر عرفان انبیا
اور بحر واسطہ کہ جواہر سے ہی ترے
ہے حق کے پاس حجت و برہان انبیا
اور آرزو میں تیرے لقائے شریف کے
ہے دین تیرا ناسخ ادیان انبیا
ایمان و اتباع و اعانت اپر ترے
آدم سے تا مسیح سب ازمان انبیا

بس رتبہ نعت حق دیکھ کر ترا
احقر کو نعت پاک کا تیرے ہو کیوں مجال
حیراں ہیں آئینہ سے سب اذہان انبیا
قاصر حباں ہے خامۂ امکان انبیاء

تمام شد

یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا
فی فضائل سید البشر
معجزات محمدی

بشارات احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھتا ہوں ز بعد حمد و صلوات ۔ حضرت کے ظہور کے بشارات

اسمیں ذکر محمدی ہے ۔ تبشیر قدوم احمدی ہے

علما اہل کتاب جو تھے ۔ بے شبہ وہ معترف تھے اسکے

جتنے ہیں کتاب آسمانی ۔ اور حق کے صحیفے اے گیانی

نہیں کوئی کتاب اس سے خالی ۔ دیکھ اے بھائی وہ ذکر عالی

اس امر کی یہ دلیل باہر ۔ قرآن کریم سے ہے ظاہر

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوریة والانجیل یامرہم بالمعروف وینہہم عن المنکر

سورہ اعراف

حضرت کا ہمارے ذکر پر نور ۔ تورات انجیل میں ہے مذکور

قرآں کے درمیاں خدا نے ۔ ظاہر کیا شاہ انبیا سے

علما پہ ولے نہیں ہے مستور ۔ جو اگلے کتب میں ہو وہ مذکور

عبداللہ بن سلام یکتا ۔ عالم جو بڑا یہود میں تھا

تھی اسکی مدینہ میں اقامت ۔ کرتے تھے یہود اسکی عزت

جویا تھا آپ کا وہ تب سے ۔ تھا آپ کا عشق دل میں اسکے

یہ بات ہوئی جہاں میں مشہور ۔ ہر جا میں تھا اسیکا مذکور

اوصاف و شمائل پیمبر ۔ اعجاز و فضائل پیمبر

کر مکۂ باصفا سے ہجرت ۔ آئے بہ مدینہ جبکہ حضرت

کیا ابن سلام تو ہے کہہ اب ۔ عالم جو ہے در نواح یثرب

اب جانیں عوام لوگ اتنا ۔ کہ ذکر وہ اگلے انبیا کا

ہیں ذکر وہ شاہ انبیا کا ۔ کیونکر نہ کرے انھوں سے مولا

اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات ۔ سن اسکو تو اعتقاد کے سات

یوسف جو خدا کے تھے پیمبر ۔ اولاد سے انکے تھا وہ اشہر

حضرت کا ہمارے ذکر والا ۔ وہ اگلی کتابوں میں تھا دیکھا

اور مکۂ باصفا میں حضرت ۔ جب پائے ہیں خلعت نبوت

جب ابن سلام نے سنا ہے ۔ مشتاق لقا بہت ہوا ہے

جب روز بروز تھا وہ سنتا ۔ اور بڑھتا تھا اعتقاد اسکا

تب ابن سلام جلد آیا ۔ دیکھ اسکو کہے وہ شاہ والا

وہ عرض کیا ہے ان نے سرور ۔ میں ابن سلام ہوں مقرر

فرمائے نبی تب اے خردمند — دیتا ہوں تجھے میں آگہی چند
بھیجا موسیٰ پہ جو کہ تورات — تو سچ مرے سے بول یہ بات

کیا حق کی کتاب میں مقرر — ہے وصف مری تو اب بیاں کر
کی عرض اسنے کہ آپ پہلے — کچھ وصف خدا بیان کیجے

جبریل آئے وہیں بہ سرعت — حضرت سے کئے ہیں عرض خدمت
اے سرور انبیاء کے والا — یہ کیجے وصف حق تعالیٰ

اللہ وہ ایک ہے احد ہے — بے عجز و نیاز ہے صمد ہے
اس کو نہیں مادر نہ پدر ہے — اور اس کو نہ دختر و پسر ہے

وہ اک ہی کسیکو نہیں جنا ہے — اور وہ خود نہیں جنا گیا ہے
کوئی نہیں اس کے جوڑ کا ہے — سب خلق کا ایک وہ خدا ہے

جب ابن سلام نے اک کہانی — توحید سنی خدا کی ایسی
بولا میں گواہی دیوں ویسے — بس آپ نبی خدا کے سچے

غلبہ و لیوے گا آپ کو رب — اور آپکے دیں کو دینوں پر سب
اور آپ کے وصف میں یہ سرور — دیکھا ہوں کتاب حق کے اندر

کہ آپ کو حق خطاب کر کے — ارشاد کیا ہے اس طرح سے

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (سورہ احزاب)

یعنے اے مرے نبی والا — ہم نے تجھے گواہ ٹھہرا
پس حشر میں اے حبیب میرے — امت پہ گواہ تو اپنے ہووے

اور بھیجے تجھے بشیر کر کے — سب خلق طرف نذیر کر کے
تا نیکوں کو خوش خبر سناوے — بدکاروں کو آگ سے ڈراوے

وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ

اور امیوں کا پناہ ہووے — مقصود عرب کے امیوں سے

کہ لوگ جزیرۂ عرب کے — لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
تا انکو دین حق سکھاوے — اور پشت و پناہ انکا ہووے

اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ

اور بندۂ خاص تو مرا ہے — اور میرا رسول باصفا ہے
اور میں اے میرے حبیب والا — رکھا متوکل اسم تیرا

لَسْتَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ

ہرگز تو درشت خو نہیں ہے — اور تو نہیں سخت دل یقیں ہے
اور تو نہ پکارنے ہے والا — بازاروں کے درمیان حاشا

کہ بات وقار سے ہے یہ دور — ہے جہل و سفلگی کا دستور

وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ

بدلہ بدی کا لے بدی سے — پر عفو کرے و بخش دیوے

وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اس کو نہ جہاں سے حق اٹھاوے — تیری ملت کو جب تلک اس سے
سیدھی کرے حق ہو دین کامل — توحید کے لوگ ہوویں قائل

فَیَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

حق میں نہ رہینگے جنکی آنکھیں — اور گوش نہ حق نیوش ہوویں

دل پر بھی غلاف انکے ہووے — پس چشم و دل اور گوش انکے
کھل جائینگے اس سے یعنے اسکی — ہووےگی ہدایت ایسی جاری

ایسا ہی وہ شہ کا ذکر والا — توریت میں اور ہے کئی جا
پس ابن سلام نیک انجام — لایا تبھی صدق دل سے اسلام

ایمان لانے کا حال اس کے / اور تین ادق سوال اس کے
اور تین جواب مصطفیٰ کے / ممکن جو نہیں سوا نبی کے

تفصیل سے لایا ہیں بیاں ار / اخبار نبوت اندرے یار
اور دارمی اور ابن عساکر / اور سعد کا ابن ذوالمفاخر

یوں نقل کیے ز کعب احبار / کہ یوں وہ خبر دیا ہے اے یار
توریت کے بیچ ہے محمد / ابن عبداللہ اے ممجد

مکہ میں وہ پاوے گا ولادت / طیبہ کی طرف کریگا ہجرت
اور مملکت اسکی ہووے در شام / اور وہ ورے نہ فحش دشنام

بازار میں کبھی نہ وہ پکارے / بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
ساتھ اس کے جو کوئی شر کریگا / سو اس سے وہ درگزر کرے گا

امت اس کی بہ سرو ظاہر / شادی و غمی میں ہووے شاکر
اونچائی پہ جبکہ وے چڑھینگے / حق کی تکبیر تب کہیں گے۔

اور مہر کی وے کریں رعایت / از بہر نماز با سعادت
اور وقت نماز جبکہ پہنچے / تو وقت پہ وہ ادا کریں گے

آدھی پنڈری تلک چھپاویں / از بہر ستر وے لنگ باندھیں
اور پانی سے جو کہ پاک ہووے / تو ذرات وضو کیا کریں گے

اونچائی پہ چڑھ موذن انکا / لے نام خدا ندا کرے گا۔
طاعت میں صفیں ہوں انکے ایسے / کہ جنگ و قتال میں ہو جیسے

ہو زمزمہ شب میں انکا ایسا / زنبور کا زمزمہ ہو جیسا
اور مروی ہے از ابوہریرہ / حضرت کہے ایک دن اک آگہ

توریت آئی ہے جب بہ موسیٰ / موسیٰ نے ہے صاف اسمیں دیکھا
اس امت باصفا کا مذکور / توریت کے درمیاں تھا مسطور

کہ ہووے گی اک اخیر امت / ہے سارے امم پہ اسکو سبقت
یعنے وہ وجود میں ہے آخر / ہر فضل میں سابق اور فاخر

کیجاوی شفاعت انکی خاطر / بارش ہو دعا سے انکے ظاہر
سینوں میں ہو انکے انکی انجیل / یعنے قرآن ہو یاد بتفصیل

قرآن کریں حفظ سے تلاوت / انکو نہ پڑے نظر کی حاجت
کھاویں گے غنایم اور صدقات / تھی اگلے نہ امتوں میں یہ بات

آسانی کے واسطے ہے خوشتر / یہ بات ہوئی حلال انپر
گر قصد گنہ کا کوئی لاوے / گر نا ہو عمل لکھا نہ جاوے

لاوے وہ گنہ کو گر عمل میں / تو ہیں یہ گناہ ایک لکھیں
اک نیکی کا قصد گر دھریگا / اور دس یہ عمل اگر کرے گا

دس نیکیاں لکھیں اسکی خاطر / اور ہووے اگر عمل میں قاصر
نیکی کی کیا وہ جب کہ نیت / اک اجر کریں اسے عنایت

علم اول اور علم آخر / دیویگا انہیں خدائے قادر
دجال لعیں کا قتل آخر / بھی ہاتھ سے ہو انہیں کے ظاہر

اور بعضے روایتوں میں آیا / توراۃ کے درمیان موسیٰ
اس امت باصفا کے اوصاف / ستر کے قریب پاے ہیں صاف

تب عرض کیے اے رب عزت / امت مری کیجیے یہ امت
حکم آیا ز درگہ الٰہی / امت تری کس طرح یہ ہوگی

احمد کی یہ آخر امم ہے / یہ خیر امم ہے محترم ہے
موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو / کر امت احمدی سے مجھ کو

موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے / قرآن میں یہ خبر دیا ہے
إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَ

بِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ
فرمان خدا سے یہ ہوا جب / موسیٰ کہے راضی ہیں ہوا اب

موسیٰ علیہ السلام کی تمنا امت محمدی میں ہونے کی

مروی ہے ز سعد ابن آگہ　ناقل ہے وہ از ابو ہریرہ
فرمائے کہ درمیاں تمہارے　عالم جو بڑا ہے اب وہ آئے
عالم وہ جو ابن صوریا تھا　سب اس کے طرف گئے اشتاب
دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی　اس مالک ملک دوسرا کی
کیا حق کا رسول اب مرے تئیں　تو بول کہ جانتا ہے یا نہیں
اوصاف جو آپکے ہیں پر نور　توراۃ کے درمیاں ہیں مسطور
پوچھے ہیں اسے وہ شاہ اکوان　لاتا نہیں کس لئے تو ایماں
شاید ایمان لاویں وہ سب　میں بھی ایمان لاؤنگا تب
ابن سعد و امام احمد　یوں لائے روایت ای ممجد
اک لڑکا یہود کا تب ای یار　آیا ہے نظر سے سخت بیمار
فرمائے اسے رسول عربی　سوگند ہے تجھ کو اس خدا کی
کیا میری نبوت اور صفت کا　توراۃ میں ذکر ہے نہ آیا
لڑکا وہ تھا جو سخت بیمار　یوں کہنے لگا ز شاہ ابرار
کہ آپ کا ذکر وصف اطہر　بعثت کا بھی وقت ای پیمبرؐ
میں دیتا ہوں شاہا یہ تحقیق　اور کرتا ہوں اپنے دلسے تصدیق
یاروں کو کہے وہ شاہ دیں تب　اس لڑکے کو اس یہود سے تب
اس لڑکے نے کی جہانسے رحلت　ہوا اسپہ سدا خدا کی رحمت

روایت

پوچھا لوگوں نے اس سے یکبار　در عہد شریف شاہ ابرار
فاروق کے وقت پر جو لائے　کیا اس کا سبب بیان کیجے
موسیٰ پہ ہوا تھا جو کہ نازل　واقف تھا وہ خوب اس کا کامل
بولا پتا تھا علم مجھ کو　تعلیم کیا ہیں اس کی تجھ کو
نزدیک ہی عصر اس نبی کا　خوشحال ہے جسنے اسکو دیکھا

تھا مدرسہ اک یہودیوں کا　حضرت گئے اک روز اس جا
تا اس سے کریں سوال یارب　اس حکم کو سن یہودیاں تب
حضرت نے کنارے اسکو بلوا　فرمائے ہیں از زبان والا
بھیجا تمہیں جسنے من و سلوا　اور سایۂ ابر وہ بہ صحرا
وہ بولا کہ میں بھی قوم میری　جانے ہیں تمہیں رسول باری
لیکن ز حسد یہود نادال　لاتے نہیں آپ پر ہیں ایماں
وہ بولا خلاف قوم اپنا　ای شاہ بھلا نہیں سمجھتا

روایت

کہ سرور انبیا نے اک روز　اک رہ سوئے ہیں جلوہ افروز
اس لڑکے کے پاس باپ اسکا　توریت کو دیکھے پڑھ رہا تھا
جسنے موسیٰ پہ لطف کے ساتھ　نازل کی آسماں سے توراۃ
وہ سر سے کیا ہے تب اشارہ　کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا
اس رب کی قسم جو لطف کیتا　بھیجا موسیٰ پہ ہے یہ تورات
توریت میں دیکھتا ہوں یہاں　کرتا ہے وہ یہ حسد سے پنہاں
معبود نہیں سوائے حق کے　اور تم ہو رسول اسکے سچے
تم دور کرو گئے بہ سرعت　گزری نہ ابھی تھی ایک ساعت
حضرت نے پڑھی نماز اس پہ　یاروں کو لئے اپنے اے برادر
اسطرح ابو نعیم اے یار　ہے نقل کیا ز کعب احبار
بو بکر کے عہد کے بھی درمیاں　کس واسطے تم نہ لائے ایماں
کعب الاحبار ان سے بولا　عالم تھا بڑا ہی پدر میرا
مجھ کو بھی پڑھا دیا تھا وہ سب　موت اسکی ہوئی قریب ہی جب
ہاں دو ورق انسے نہیں دکھایا　احوال ہیں جن میں اک نبیؐ کا
کر مہر وہ ورق کو اے جان　رکھا سو غلاف جگہ میں پنہاں

وہ کھول نہ دیکھ اے پسر تو
کس واسطے یہ خطر ہے مجھ کو
جھوٹا نکلے کوئی مبادا
دعوا وہ کرے پیمبری کا

تابع کہیں اسکا ہو ویگا تو
مانع ہوں اسی لئے میں تجھ کو
پس پدر مرا ہے مرگیا جب
خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب

وہ ہر دو ورق کو کھول دیکھوں
کیا اس میں لکھا ہوا ہے مضموں
پس کھولے انکو میں نے دیکھا
مضمون یہی لکھا ہوا تھا

ہے مرسل کبریا محمد ﷺ
ہے خاتم انبیاء محمد
ہے مولد پاک اس کا مکہ
ہجرت کا مکاں ہی اسکا طیبہ

بد خلق نہیں ہے وہ پیمبر ﷺ
اور سخت نہیں وہ نیک محضر
بھی وہ نہ پکارنے ہے والا
بازار کے درمیان اصلا

بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
وہ عفو کرے بھی بخشدیوے
امت اس کی مدام ہر آں
اللہ کی ہو ویگی ثنا خواں

اور انکی زباں پھرا کرے گی
تکبیر میں حق کے رات دن بھی
اور اپنے رسول کی وہ تائید
اعدا پہ کرے گی اس کی جاوید

اور اپنی وہ شرمگاہ دھوویں
اور اپنی کمر پہ لنگ باندھیں
سینوں میں ہوا نکے انکی انجیل
قرآں ہے مراد اس سے بتفصیل

اک دوسرے کے دوست ہوویں ایسے
کہ بھائی حقیقی ہووین جیسے
امت وہی پاوے در قیامت
سب سے اول دخول جنت

اوصاف یہ جبکہ میں نے دیکھا
مشتاق ہوا ہوں اس نبی کا
ایسے میں سنا کہ وہ پیمبر
مبعوث ہوئے عرب کے اندر

گذری نہیں آہ تھوڑی مدت
بس آپکی میں سنا ہوں رحلت
حسرت کا بڑا ہیں داغ کھایا
کہ آپکے میں قدم نہ دیکھا

پھر تھوڑے دنوں میں اہل اسلام
جو فتح کئے ہیں آن کر شام
جانب سے عمر کے چند عامل
جب شام میں آہوئے ہیں نازل

حقانیت انکی میں نے دیکھا
افزود ہوا یقین میرا
امت یہ ہے اس نبی کی فاخر
اوصاف وہی ہیں ان میں ظاہر

تھا اپنی چہاڑی پہ میں اکدن
آیت یہ پڑھا ہے کوئی مومن

ے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ سورۃ نساء

ے اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جسے نازل کیا ہم نے سچا بتاتا تمہارے پاس والے کو پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں کتنے منہ پھر الٹ دیں ان کو پیٹھ طرف یا ان کو لعنت کریں جیسی لعنت کی ہفتے والوں کو اور اللہ نے حکم کیا سو ہوا

آیت میں یہ فکر میں کیا جب
یہ خوف مجھے بڑا ہوا تب
ایمان لائے میں میرے بتعجیل
اب تھوڑی بھی گر ہوے ہو ڈھیل

تو جانب پشت منہ یہ میرا
پھر جاوے کہیں بخوف مولا
بے خواب تھا مضطرب تھا اس شب
کس وقت میں صبح ہووے یارب

جب صبح ہوئی بغیر وسواس
میں جلد گیا ہوں مومنان پاس
احوال کہا سب اپنا ظاہر
ایماں لایا بہ خط وافر

باوجود تحریف و تصحیف یہود و نصارا کے آج بھی ذکر محمدی توریت میں موجود ہے

توراۃ میں وہ یہود اے یار
تحریف کئے اگرچہ بسیار
تبدیل کئے ہیں اور تغییر
اور اس میں کئے خیانت ای میر

باایں ذکر محمدی نیک
توریت میں ہے ہنوز نزدیک
حجت یہ خدا کی ہے ای دمساز
اور سرور انبیا کا اعجاز

جیسا توراۃ میں ہے آیا
فرمایا ہے خالق برایا
کہ حق نے تجلی کی ز سینا
ساعیر سے بعد ازاں وہ چمکا

فاران سے ہوا ہے آشکارا
اب جان یہ رمز اس اشارا

طور سینا و طور سینیں
کہتے ہیں اسے ای نیک آئیں

حال اسکا لکھا ہو نہیں بیاں وار
تفسیر جو اہر اندر اے یار

طور سینا سے پس وہ مولا
فرمایا تجلی ہے یہ موسے

ساعیر ہے ایک کوہ دیگر
عیسی سے کیا ہے بات اسپر

عبرانی سمجھ ہے لفظ فاراں
کہتے ہیں کئے پہاڑ کو جاں

کہ کوہ حرا ہے ایک ان سے
اب اسکو ہیں جبل نور کہتے

اول وہیں وحی کی ہے تنزیل
حضرت یہ وہیں ہیں آئے جبریل

سب اہل کتاب و اہل اسلام
ہیں متفق اس پہ اے نکونام

از روے تعصب اے سخنداں
گر بولے کوئی ضلیل ناداں

دیکھو توریت میں ہے ترقیم
کہ شام کے ملک سے براہیم

ان دونوں کو لا رکھے جو جگہ
ظاہر ہے بغیر شبہہ مکہ

جرہم کا قبیلہ واں بسا آ
آباد ہوا ہے ان سے مکہ

کہ ہاجرہ و اسمعیل ہر دو
کس جا یہ ہوے مقیم کہہ دو

آئی ہے کہاں کتاب اس پر
ہیں اس کا کہاں ہوا ہے اظہر

اسکا نہ جواب بن سکے گا
دیوے توفیق انہوں کو مولا

کہتے ہیں یہود اس کا معنے
تورات کا ہے نزول پانا

ساعیر سے نور وہ جو چمکا
ساعیر تو ہے مقام عیسے

پس ہم بھی کہیں نہ ذکر فاراں
مطلب ہی یقیں نزول قرآں

یا اگلے وہ بات کا کرا اقرار
تسری کا کریں جو لوگ انکار

از راہ تعصب اے برادر
انصاف سے دور ہیں سراسر

پس جانو بغیر شبہہ یہ بات
تورات سے پائی وجہ اثبات

نور توحید رب علام
احکام شریف دین اسلام

سینا ہے وہ اک پہاڑ کا نام
مشہور پہاڑ ہے وہ در شام

اور سورۂ تین میں وہ وارد
لایا ہے قسم اسی جبل پر

دیکھ اسمیں اگر ہے تجھ کو مطلوب
ظاہر ہو فضیلت اسکی تا خوب

اور ان سے خدا نے کیا بات
نازل بھی وہاں کیا ہے تورات

اور پایا نبوت اسنے تکمیل
انجیل وہیں ہے پائی تنزیل

مکہ میں ہیں وے جبال اے جاں
کہتے ہیں انہیں ہاشمی پہاڑاں

اس کوہ کے غار ہی میں حضرت
خلوت کرتے تھے قبل بعثت

خلعت بھی وہیں پیمبری کی
اللہ نے آپ کو عطا کی

کہ مکہ کا ہی ہے نام فاراں
کچھ اس میں نہیں کلام اے جاں

کہ مکہ کا نام ہیں ہے فاراں
ہم دیویں جواب اسکو یہ جاں

ہیں ہاجرہ و اسمعیل کو لا
فاراں میں رکھے بہ حکم مولا

چشمہ زمزم کا حق تعالی
مکہ میں ہے دیکھو ان کو بخشا

فاران اگر یہ مکہ نا ہو
ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ

اور کون نبی ز بعد عیسے
فاران کی ہے جگہ سے نکلا

یہ سن کے یہود اور نصاری
کیا دیویں گے اب جواب اسکا

توریت میں وہ جو بات آئی
حق نے سینا سے کی تجلی

قایل بھی اسی کے ہیں نصارا
اور کہتے ہیں یوں وہ آشکارا

پس اس سے مراد ہے یہ تمثیل
عیسی پہ نزول کی ہے انجیل

پہلے اک بات کے مقر ہو
منکر نہ پچھلے وہ بات کے جو

یعنے وہ یہود اور نصارا
یہ ہر دو گروہ آشکارا

وہ کرتے ہیں جو کہ قیل و قال
سب جہل و مکابرہ ہے بدحال

کہ مکہ کا ہی ہے نام فاراں
پہلے ہے وہیں نزول قرآں

حضرت کی زبان حق بیاں نے
مشہور ہوئی جہاں میں پہنچے

فاران سے مراد مکہ معظمہ

اور پانچویں سفر میں ز توراۃ
بھیجونگا ترے سا ایک پیمبر
اور حکم کروں گا اس کو میں جو
ڈالے جاوے گا وہ رسالت
کہ ترے برادروں سے بولا
حضرت تھے ہمارے اے سخنداں
اولاد سے اسمٰعیل کے ہاں
کہتے ہیں یہود گمرہی سے
کیونکہ یوشع نبی تھے ہرچند
اتری ہے کہاں کتاب ان پر
پس ایسا رسول اے برادر
در دعوت و معجزات ملزم
ہیں اور بہت دلیل موجود
اولاد جو اسمٰعیل کے ہیں
اور اپنا کلام منہ میں اس کے
اے بھائی مراد اس نبی سے
اولاد سے اسمٰعیل کے دیک
اور وہ جو خدا کلام اپنا
بات اس سے کرے بہ خیر و اصلاح
سو اس سے مراد اے نکوکار
اور عیسویاں یہ ساری باتیں
اولاد سے اسمٰعیل کے تو
منعقد نہیں ہوا جو ان کا

یہود کا عذر اور اس کا رد

یعنے ہمارے حضرت اور یوشع علیہما السلام[ف]

نصاریٰ کا عذر اور اس کا رد

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تا ہو مرے بندگوں کا رہبر
پہونچاویگا وہ رسول سبکو
پاوے گا سزا وہ بے سعادت
موسیٰ سے خطاب حق تعالیٰ
اولاد سے اسمٰعیل کے جاں
حضرت ہی ہوے ہیں اک نبی جاں
یوشع ہیں مراد اس نبی سے
موسیٰ کے نہیں تھے لیک مانند
کب شرع جدید ہوئی مقرر
حضرت کے سوا نہیں ہے دیگر
در شرع جدید نسخ احکام
حضرت ہیں وہی نبی موعود
سو جانیئے ان کے واسطے ہیں
میں ڈالونگا لطف اور کرم سے
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
از بیت حرم عرب میں اک نیک
میں ڈالونگا اسکے منہ میں بولا
بھیجوں نہ صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ و پیکار
لیتے ہیں مسیح کے جو حق میں
پیدا نہ ہوے مسیح سمجھو
نہیں حکم جہاد اسپہ آیا

موسیٰ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلام فیض عنواں
پہونچاوے گا حکم وہ مرا جو
تم جانو مراد اس نبی سے
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
پس ہر دو برادراں ہیں باہم[ف]
اولاد سے انکے کوئی پیمبر
یہ زعم یہود کا ہے باطل
موسیٰ کے تھے خادم معزز
حکم دعوت ہوا کب ان کو
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ مماثل
اور اس کے سوا ہیں بہت نیز یہ
توریت میں بلکہ دوسری جا
گھر سے مرے اک نبی کو آخر
فرماوں گا حکم اسکو میں جو
کہ آپ کو ہی خدا اکرم سے
حضرت کے سوا رسول دیگر
یہ اس سے مراد ہے مقرر
اور بولا سنے نہ اسکی جو بات
حضرت کے سوا حرم سے اصلا
بن سکتی نہیں ہے بات اصلا
مبعوث نہیں ہوے حرم سے
اور حق نے کہا ہے جو توراۃ

اے موسیٰ ترے برادروں سے
میں ڈالونگا اس کے منہ کے درمیاں
اسمیں جو مطیع اس کا نا ہو
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
اولاد سے اسرائیل کے تھے
ہیں ایک کے ایک وہ بنی العم
حضرت کے سوا ہوا نہ دیگر
اس کو نہ قبول کوئی عاقل
اور جائی شرع ان کے بعد از
موسیٰ کے وہ مثل کس طرح ہو
بعد موسیٰ بہ وجہ کامل
موسیٰ کے ہیں کفو مثل ایں
موسیٰ سے کہا ہے دیکھ مولا
قایم میں کروں بلطف وافر
پہونچاویگا وہ رسول ان کو
مبعوث کیا یقیں حرم سے
مبعوث نہیں ہوا مقرر
میں وحی کرونگا اس کے دلپر
ہوویگا ہلاک وہ بہ آفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصداق نہیں ہی اسکے عیسیٰ
مکہ کے مقام محترم سے
کہ اس کی نہیں قبولے جو بات

دنیا میں ہلاک ہووے وہ شوم
دعوت تو مسیح کی اے بھائی
پس اس سے مراد کیوں ہو عیسیٰ
انچاسواں باب جو ہے اس کا
یعقوب نبی کا اک پسر تھا
جاویگی چھڑی نہ مملکت کی
جبتک شیلوہ آوے جگ میں
ایسا وہ کرے جہاد سنئے
ایسے ہوں سفید دانت اسکے
یعقوب کا وہ جو اک پسر تھا
شیلوہ جہاں میں آوے جبتک
اولاد جو اسرائیل کے تھے
اولاد سے اسرائیل کے بھی
کہ شیلو سے ہے مراد عیسیٰ
آنے سے مسیح کے اے مؤدب
یعنے عیسیٰ بھی تھے اے ذیشاں
ظاہر نہ ہوا جہاد انسے
دانت انکے سفید شیر سے تھے
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
ظلمت کئی کفر و شرک کی دور
شیلو سے ہے بس مراد حضرت
تینتیسواں باب جو ہے اسکا
ساعیر سے وہ طلوع ہو کر

سو اس کے سوا ہوئی یہ بات معلوم
خاص ایک ہی قوم کی طرف تھی
باطل ہے یہ دعوے نصاریٰ
اس باب میں ہے یہ قول آیا
نام اسکا تھا جانئے یہودا
یعنے لیکن اسکی سلطنت کی
اور جمع ہوا سکے پاس قومیں
کپڑے ہو لہو میں لال اس کے
کہ دودھ سے ہوں زیادہ اجلے
کہ نام تھا اسکا جو یہودا
شاہی تری رہیگی تب تک
دولت ہی گئی انہیں کی تب سے
ہے بند ہوئی پیمبری ہی
ہم کہتے ہیں زعم ہے یہ انکا
اولاد سے اسرائیل کے کب
اولاد سے اسرائیل کے جان
اور چشم نہیں تھے سرخ انکے
اور آنکھیں بھی سرخ تر تھی انکے
اسلام کی وہ کئے ہیں تائید
توحید کا جلوہ گر کئے نور
کہ ہیں وہی خاتم الرسالت
اس باب میں اس طرح ہے لکھا
فاران سے پھر چمک کے انہر

دعوت وہ نبی کی عام ہوگی
وہ قوم تمام اسے سنیں ہاں
توریت میں اور اے خوش آئیں
اس قول کا اب غلط ہے کیک
ارشاد کیا ہے حق تعالیٰ
اور ایسا ہی نسل سے بھی اسکے
اور شان ریاست اسکی بیشک
اور سرخ ہو آنکھ اسکی ایسی
توریت کے قول کا یہ معنا
یعقوب نے اسکو دی بشارت
شیلو سے مراد ہیں محمدؐ
جب آئے ہیں سرور دو عالم
اے بھائی عجب ہے از نصاریٰ
بن سکتی نہیں یہ بات اصلا
ہوئی نہ نبوت اے برادر
عیسیٰ کے بھی پاس جو طرف سے
ہاں بلکہ یہ سب صفات آخر
اقوام بھی آکے جو طرف سے
اور جنگ و جہاد کا فروں سے
اور دین ہیں وہ شاہ دیں کا
توریت میں دیکھ دوسری جا
موسیٰ نے خبر دیا کہ یہوا
ہے ساتھ مقدسوں کے آیا

نیں خاص ہے ایک قوم پر ہی
اولاد بھی اسرائیل کی جاں
جو آیت ہے اک سفر تکوین
کرتا ہوں بیاں میں نقل تو دیکھ
بے شبہ و گمان از یہودا
پیغامبراں نہ بند ہونگے
جا پہونچیگی آخر زمیں تک
کہ سرخ ہوں سرخ تر خمر سے
کرتا ہوں بیان اب اے دانا
کہ تجھ سے نہ جائے گی ریاست
اوصاف نہیں کے ہیں یہ امجد
وہ سارے پیمبروں کے خاتم
کہ کرتے ہیں اس طرح وہ دعوا
شیلو سے نہیں مراد عیسیٰ
عیسیٰ تو نہیں سے تھے مقرر
قومیں نہ ہوئی ہیں جمع آکے
تھے ذاتِ محمدی میں ظاہر
بس جمع ہوئے تھے پاس انکے
حضرت کئے حکم سے خدا کے
بس شرق سے غرب تک ہی پہونچا
استثنا کا جو سفر ہے گا
سینا سے بغیر شبہہ آیا
تعداد الوف ہووے جنکا

زبور ۹ فرقان سے جہاد کی ترغیب و ثبوت حضرت

اور داہنے ہاتھ اس کے بیشک ہووے گی شریعت آتشی اک
ذکر سینا و ذکر ساعیر گزرا اوپر قریب آئے میر
جو ذکر مقدسوں کا آیا حضرت کے مراد ہیں صحابہ
شمشیر کے زور سے وہ حسن تو سیدھی کئے ٹیڑھی ملتوں کو
مذکور زبور میں سنو تم چالیس یہ جو کہ ہے چہارم
فائض ہوئے تیرے ہر دو لب سے نعمت دنیا و آخرت کے
پس تیری شریعتیں و احکام باہم پیوستہ ہیں یہ اکرام
یعنے سر عجز ہیں جھکاتے آگے ترے اتقیا ولاتے
دو لب سے جو ٹپکے یہ عالم فائض ہوئی نعمت مکرم
اور وہ جو کیا ہے حکم دادار کہ کیجے حمایل اپنی تلوار
کہ صاحب سیف ہیں وہ سالار للہ کئے جہاد کفار
جو معجزے دیکھ کے بھی ایماں لائے ہیں نہیں جان و دل سے ایماں
مانے نہ پیمبروں کے احکام جو لائے تھے حق طرف سے پیغام
تا ان سے جہاں یہ پاک ہووے ناپاک وہ زیر خاک ہووے
رکھتا نہیں اس شجر کو مالی چاہے ہے کہ ہو باغ اس سے خالی
معلوم ہوئی مثال یہ جب اس رمز کو جان لیجئے اب
اللہ کی طاعت و عبادت تا ہو سکے اسکی بے پہچانت
پیدا کیا جس لئے انہیں رب سو فوت ہو وہ اصل مطلب
ایسا ہی وجود کافروں کا بے نفع ہے جب سے منکروں کا
پس حکم کیا جہاد کا رب جنگ انسے وہ شاہ دیں کئے تب
کہتے ہیں کہ کس لئے کئے جنگ کچھ سمجھے نہیں وہ جنگ کا رنگ
اور دوسرے انبیاء بھی اکبار ایسا ہی کئے جہاد کفار
اور دوسرے یوں ہی انبیاء بھی پس یونہی جناب مصطفے بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے نجات اخلاص سے بس رکھے محبت
فاران کے جبال کا بھی مذکور اور یہ ہوا ہے صاف مسطور
بے شبہ وہ آتشی شریعت حضرت کی ہی ہے ای با قوت
اور شرع محمدی میں سنئے انداز ہے آتش سقر سے
سو اسمیں خطاب حق تعالیٰ حضرت کی طرف کیا ہے ایسا
اب کیجے حمایل اپنی تلوار اے میرے نبی بلند مقدار
تیریں تری تیز ہیں ای اکرم گرتے نیچے ترے ہیں عالم
اے بھائی جو آئی یہ بشارت ہے اس سے یقیں مراد حضرت
قرآن وہ کلام ہے خدا کا جو شرف نزول اس پہ پایا
یہ ہیگی مراد اس سے اظہر عربی وہ رسول ہیں مقرر
تلوار کا باندھنا بکثرت ظاہر ہے سدا عرب کی عادت
اللہ کو ایک ہی نہ جانے معبود بحق اسے نہ مانے
سو ایسے خدا کے منکروں سے وہ جنگ کیا ہے کافروں سے
بے نفع جو باغ میں شجر ہو بے برگ ہو اور بلا ثمر ہو
پس قابل قطع وہ اسے جان کرواتا ہے قطع اس کو جولان
پیدا کیا خلق کو خدا نے طاعت کے لئے ہی محض اپنے
طاعت سے بھی معرفت ہو اسکے کفار جب اپنے سر کو پھیرے
جیسا کہ وہ جھاڑ بے ثمر ہو لائق ہے کہ کاٹ دیویں اسکو
ہے لائق ضرب و قتل ٹھہرا معدوم ہو تا وجود ان کا
اس رمز کو نا سمجھ نصارا غفلت میں پڑے ہیں آشکارا
بے شبہ وہ جنگ ہے عبادت ہے جس میں رضائے رب عزت
موسیٰ داؤد اور ابراہیم یوشع بھی کئے ہیں جنگ بے بیم
ہاں جنگ نہیں کئے ہیں عیسیٰ کہ انکو نہیں تھا حکم حق کا

نصرانی جو لوگ ہیں اے ماہر / جب اصل جہاد کے ہیں منکر
جو ہووے گا اک نبی کا منکر / منکر سب کا ہوا وہ کافر

بشارت

کہ ویسے کو بھیج یا الٰہی / ظاہر جو کرے سنن کماہی
سو اس سے مراد ہیں محمدؐ / آئے جو پس از مسیح امجد
داؤد نبی کو حق تعالیٰ / بے شبہ و گماں خبر دیا تھا
داؤد کو ہوتے ہی یہ معلوم / لرزاں ترساں ہوئے ہیں مغموم
تا رد کرے ان کا زعم باطل / بندہ کو خدا کہیں جو جاہل
اور آیا ہے یہ بھی ذکر مسعود / اس طرح خبر دئے ہیں داؤد
کہ راستی و درستی وہ رب / بخشا ہے قول و فعل میں سب
اور اس کو خدا نے دی ہے نصرت / امت کو بھی اسکے دی کرامت
آواز بلند سے وہ تکبیر / بولیں ہو ہاتھ ان کے شمشیر
اور دیونکے بادشاہ جو ہوویں / انکو بھی پکڑ کے قید کر دیں
اک تاج مرصع و مکرم ؏ / محمود مکرم و معظم
اور تاج سے بوجھ با کرامت / مطلب ہے ریاست و امامت
محمود بھی اے مبارک انجام / اس سید مرسلیں کا ہے نام
اور بخشش و جود وہ کریگا / دریا سے جہاں میں تا بہ دریا
اور اہل جزائر اس کے آگے / بیٹھیں گے دو زانو اپنے آگے
منقاد ہو آویں بادشاہاں / اور ان کے خواص ہمجلیساں
فرماں پذیر اس کے ہو کر / گردن کو جھکادیں اپنے یکسر
پس ویسے ضعیف کو قوی سے / چھڑوائیگا ظالم غوی سے
تسکین ضعیف مرداں پر / وہ ہووے گا مہرباں مقرر
اور ذکر یقیں جہاں میں اسکا / جاوید ابد تلک رہے گا۔

منکر ہو جناب مصطفیٰ کے / منکر ہوئے سارے انبیا کے
مارا شیطان اسکی ہے راہ / گمرہ ہے وہ العیاذ باللہ
اور یہ بھی زبور میں ہے سمجھو / داؤد کہے خدا سے رو رو
تا جان لیں لوگ یہ یقیں ہے / بندہ ہے مسیح خدا نہیں ہے
آگے ہی مسیح و مصطفیٰ کے / حالت سے یہ ہر دو پیشوا کے
جب لوگ مسیح کو اٹھے بھائی / لاویں گے بدرجۂ خدائی
اور حق سے دعا ہیں کئے تب / کہ بھیج تو مصطفیٰ کو یا رب
ظاہر کرے خلق میں یقیں وہ / عیسیٰ ہے بشر خدا نہیں وہ
کہ اپنے کرم سے حق تعالیٰ / احمد کو کیا ہے برگزیدہ
امت کو بھی آپ کے وہ مولا / رحمت سے کیا ہے برگزیدہ
تسبیح خدائے پاک کی دے / کرتے ہیں خوابگہ میں اپنے
تا بہر خدا لیں ان سے بدلہ / طاعت نہ کریں جو اسکی اصلا
اور قول زبور یہ بھی پر نور / مزمور میں دوسرے ہے مذکور
صیہوں سے کیا خدا نے ظاہر / صیہون مکہ ہے سن اے ماہر
محمود سے جان اسے ممجّد / بے شبہ مراد ہے محمدؐ
مزمور میں دوسرے ہے لکھا / مالک ہووے گا وہ معلّا
اور آخر ارض تک بلاشک / یعنے یہ زمیں کے انتہا تک
اور ہوویں گے دشمنان جو اسکے / چاٹیں گے وہ خاک اپنی منھ سے
سر اپنا زمیں پہ رکھیں گے / پاس اس کے فروتنی کریں گے
اور ہوویگا جو کہ شخص مغموم / ظالم کی جفا سے سخت مظلوم
اور ہوویگا جو ضعیف بے یار / یاری اسے دیوے ہو مددگار
اور بھیجیں درود لوگ اس پر / ہر وقت دعائے نیک محضر
ابن سعد و ابن عساکر / یوں نقل کئے ز سعد فاخر

کہ ہم بہ زمان جاہلیت — نصرانی ہوئے تھے با ضلالت
کہ ایک ورق کو دوسرے سے — جوڑا ہے کوئی سرش لگا کے
کوتاہ بہت نہ قد ہے اس کا — اور یوں ہی بہت نہیں ہے لمبا
اور مہر نبوت منور — منقوش ہو اس کے پشت اوپر
اشتر بھی دراز گوش اوپر — ہوویگا سوار وہ پیمبر
پیوند کا پیرہن پہنا — پہنا بھی کرے گا وہ یگانہ
اولاد سے اسمعیل کے وہ — ہووے نسب جلیل سے وہ
اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا — ایسے میں مرا چچا ہے آیا
میں بولا یہ وصف احمدی ہے — ان مدتوں میں خوب تر لکھی ہے

روایت

جارود ہے جو بن معلا — عالم تھا بڑا وہ در نصارا
حضرت سے ہی اس نے عرض کی — سوگند ہے مجھ کو اس خدا کی
کہ آپ کی وصف پاک بے مثیل — میں دیکھا ہوں جا بجا بہ انجیل

بشارت

مشہور ہے یوحنا کی انجیل — انجیل میں اس نے اپنی بے مثیل
کہ جا ہونگا باپ سے میں اپنے — یعنے جاوں گا اپنے رب سے
وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو — بے شبہہ وہ روح حق ہے سمجھو
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق — عیسیٰ جو کئے بذات خلاق
کہ خالق و اوستاد کو تب — بس کہتے تھے باپ جانئے سب
اس معنے سے ہی جناب عیسیٰ — اطلاق کئے خدا پہ اس کا
بن باپ کے جب ہوئے وہ پیدا — ٹھہرائے ہیں خدا کا بیٹا
سو اس سے بھی اور مسیح سے بھی — بس انکو ابد ملامت و دوری
اور نام فارقلیط کا بھی معنا — لکھے اہل لغات اے دانا

میں پڑھتا تھا ایک روز انجیل — دیکھا ناگاہ اس میں بے مثیل
میں کھول کے اس کو جا بجا دیکھا — اس میں یہ ذکر احمدی تھا
اور رنگ مبارک اس نبی کا — نورانی بہت رہے گا گورا
نہ بیٹھے گا پلنگ باندھ کر او — صدقہ نہیں لیویگا وہ سمجھو
بکری کا بھی اپنے دودھ دوہے — وہ ہاتھ سے اپنے ہی پیوڑے
ایسے اوصاف جو رکھے گا — وہ کبر سے دور تر رہے گا
اور جانیو اس کا نام نامی — ہووے گا احمد گرامی
اور مار کے مجھ کو اس نے بولا — تو دیکھتا اس ورق میں ہے کیا
بولا احمد ابھی نہ آئے — بولا یہ چچا مرا احمد سے
اور بیہقی جو ہے پاک انفاس — یوں نقل کیا ز ابن عباس
حضرت کے جناب پاک میں آ — ایمان ہی شرف ہے جبکہ پایا
کہ جس نے پسند آپ کو کر — اس عصر کا ہے کیا پیمبر
ایسا ہی بشارت آپکی بھی — لوگوں کو یقین مسیح نے دی
عیسیٰ کے حواریوں سوائے نیک — مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک
عیسیٰ سے روایت یوں کیا ہے — عیسیٰ ہمکو خبر دیا ہے
کہ فارقلیط کو وہ بھیجے — الطاف ہی واسطے تمہارے
بس جبکہ وہ اس جہاں میں آوے — ہر چیز یقین تمہیں سکھاوے
اس وقت میں اور اس زبانیں — تعظیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں
جو پانے والا آپ کا ہو — سب کہتے تھے باپ اسکو سمجھو
پیران کے وہی تابعان ای دانا — اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا
ٹھہرائے ہیں اس کو اول اولاد — تثلیث کی راہ لئے وہ ناشاد
اور انکو عذاب در جہنم — ہوتا ہے ابد زیادہ ہر دم
بیشک ہے وہ چھڑانے والا — حامد بھی ہے معنے معلا

ہر اک نبی چھڑانے والا　اتباع کو کفر و شر سے ہیگا
آیا ہوں چھڑانے میں اے لوگو　یعنے زگناہ و کفر سو چو
یا احمد و یا محمد ایسا　نیں لفظ قریب کوئی دوسرا
معنا سو ثابت اس کا اظہر　کہ فارقلیط ہے پیمبر
زندہ اسرار وہ کرے گا　ہر چیز کو وہ بدل بھی دیگا
خاطر میں تمہارے چند تمثیل　لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل
کہ ہیں جو مبارک اس کے آیات　تاویل کے رکھیں احتمالات
اور بولے مسیح اس طرح سے　کہ آویگا وہ جو بعد میرے
گر کرتے ہو تم قبول مجکو　اور رکھتے ہو دوست مجکو لوگو
کہ بھیجے تمہاری خاطر اس کو　اور ساتھ تمہارے وہ سدا ہو
اور بولے مسیح یوں بانجیل　کہ جاوں نہ جب تلک میں بے قیل
اور خلق ہوں جب خطا کے مصدر　وہ زجر کرے گا سخت اسپر
اور خلق کو وہ بہ حق سیاست　فرماوے بہ عون رب عزت
اور بولے مسیح وہ ذوالکرامات　اپنے نہ کریگا نفس سے بات
یعنے جو ہو وحی حق سے اسپر　بندوں سے وحی کہے وہ سرور

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

اب دیکھئے یہ صفات والا　کہ جس کا بیاں کئے ہیں عیسی
یہ بات بھی اور جان لیویں　کہ اگلے سماویہ کتب میں
توریت میں ہے احید کر کے　یوں ہی کئے نام اور آئے

اس معنے سے ہی مسیح بے قیل　تصریح کئے ہیں یوں بانجیل
حامد بھی ہے دوسرا جو معنا　حضرت کا ہے نام وہ اے دانا
اور وہ جو کہے جناب عیسی　کہ خلق کو میں چھڑانے آیا
اور بولے مسیح جاوینں اب　بھیجیگا نبی کو دوسرے رب
اور میرے لئے گواہی دیگا　جس طرح گواہ میں ہوں اسکا
تاویل سے یہ مراد ایجان　قرآن کریم ہے تو پہچان
رکھتے ہیں بہت سے کوی معانی　یوں دوسرے کتب آسمانی
گر مارنا چاہیں خلق بسیار　نا مار سکیں گے اس کو زنہار
تو میری نگہ رکھو وصیت　میں جاہونگا جا ز رب عزت
باقی یہ جہاں رہیگی جبتک　یعنے ہو رسالت اسکی تب تک
وہ فارقلیط حق طرف سے　تم جانو نہ اس جہاں میں آوے
مسموع کلام جو ہو اس سے　فرماوے نہ وہ طرف سے اپنے
اور حادثے جو جہاں میں ہووے　دیویگا یقیں خبر وہ اس سے
وہ بلکہ خدا سے جو سنے گا　بندوں سے یقیں وہی کہے گا
جیسا کہ کہا ہے رب رحماں　اس شاہ کی شان میں یہ قرآں
اور بولے ہیں اسطرح سے عیسی　وہ فضل مرا بیاں کرے گا
تھے ذات محمدی میں اظہر　کوئی ویسا سوا نہ فرد دیگر
حضرت کا ہمارے اسم والا　جوں فارقلیط و شیلو آیا

جیسے ماذ ماذ حمطایا اور بزبان سریانی مشفح منحمنا
علیہ ١٢ خاص الحرم ١٢

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصارا قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہ بھی ہے سب پہ آشکارا　علمائے یہود اور نصارا
معمول ہے اب بھی در نصاری　کہ پادریاں کران کے شوری
معمول یہ ہے قدیم ان کا　ایسا ہی چلا ہے ان میں آیا
تحریف کتب میں کر چکے ہیں　اب تک بھی وہ بلکہ کر رہے ہیں
ہیں یکیں گھٹاتے اور بڑھاتے　اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے
چھاپے کا ہوا رواج جب سے　اور ایک کھلا شگوفہ تب سے

کہ انمیں بڑھاکے اور گھٹاکے   چھپواتے کئی ہزار نسخے
پھر اسمیں بڑھا گھٹاکے اکثر بار   چھپواتے ہیں اسکو دوسری بار
اوراق سے اس کے بافراغت   ہیں پھینکتے یوں جو کر نجاست
پس انکے کتب میں خوب دیکھو   اگلے پچھلے چھپے ہیں وے جو
باایں وہ محمدی بشارات   ہیں اس سے بھی پای وجہ اثبات
اب ان کی کتابیں اور صحیفے   اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

بشارت

اس چودھویں باب میں مقرر   فقرہ ہے جو سولھواں محرر
کہ عرض میں باپ سے کرونگا   کہ فارقلیط تمہیں دوسرا
اور فقرہ ہے جو کہ بست و پنجم   اس میں لکھا ہے یہ سنو تم
بر فارقلیط کے تئیں رب   بھیجے یہاں میرے نام سے جب
جو کچھ میں کہا ہوں تم سے لوگو   سب یاد دلاویگا وہ تم کو
کہ جانیو واسطے تمہارے   جانے ہی میں فایدہ ہی میرے
لیکن میں اگر یہاں سے جاؤں   اس کو میں تمہاری پاس بھیجوں
بھی جانیو راستی سے اس دم   اور حکم سے بھی کرے گا ملزم
کہ لوگ نہ مجھپہ لاوی ایماں   سر پر یہ اٹھاے بار عصیاں
کہ جاتا ہوں باپ پاس اپنے   یعنے جاتا ہوں پاس رب کے
اور حکم سے اس لئے سراسر   الزام وہ دیوے گا مقرر
باتیں تو بہت سی اور بھی ہیں   کہ تم سے بیاں وہ کرونہیں
سچائی کی راہ سب نکوتر   وہ تم کو دکھاوے گا مقرر
آیندہ کے دیویگا وہ اخبار   اور میری ثنا کرے گا اظہار
جو وصف وہ بولے ای موذب   تھے ذلت محمدی ہیں وہ سب
اور کون نبی ہوا ہے دوسرا   کہ جسمیں تھے یہ صفات اعلا

پھر جاوے گزر جب ایک مدت   دوسرے شورے کی ہووے نوبت
پھر اگلے چھپے ہوے کتابیں   بیکار جب انکے پاس ٹھریں
یہ اپنے کتب کی قدر ہے آہ   صد آہ ستد نعوذ باللہ
آے کیسے ہیں اختلافات   بدلائے ہیں کس طرح وہ فقرات
یہ حجت ایزدی ہے جانو   اعجاز محمدی ہے مانو
موجود ہیں جابجا وہ نسخے   میں نقل کروں یہاں کچھ اس سے
انجیل میں یوحنا کے در باب   مرقوم ہے جو کہ چودھواں باب
اس فقرہ میں اس طرح لکھا ہی   اس طرح مسیح نے کہا ہے
وہ فارقلیط بھیجدے گا   تم ساتھ وہ تا ابد رہے گا
ہوتے ہوے ساتھ میں تمہارے   باتیں یہ کہاں ہوں جانو تم سے
اس کو روح القدس ہی سمجھیں   سکھلاویگا تم کو ساری چیزیں
اور سولھویں باب میں لکھا ہی   اس طرح مسیح نے کہا ہے
کہ میں نہیں جاوں گر یہاں سے   تو فارقلیط یاں نہ آوے
تشریف وہ جب یہاں میں لاوے   تو جانو جہاں کو وہ گنہ سے
الزام گنہ سے دیوے گا جو   سو اسکا یہی سبب ہے سمجھو
ملزم جو کرے گا راستی سے   اس کا یہ سبب ہے جان تجھے
جاتا ہوں جہاں سے میں آمردم   دیکھو گے نہ پھر مجھے یہاں تم
کہ حکم کیا گیا ہے لوگو   سردار یہ اس جہاں کے سمجھو
لیک اس کو نہ تم اٹھا سکو گے   پر جب کہ وہ روح صدق آدے
کچھ اپنے طرف سے وہ نہ بولے   جو حق سے سنے وہی سنادے
اب دیکھو مسیح ذوالکرامات   کیسے دئے آپ کے بشارات
اب پوچھتے ہیں ہم از نصارا   کہ تم ہی کہو زبعد عیسیٰ
اور عزت و شان مسیح کی بھی   ہے کس نے کیا بیان ایسی

تم دیکھو یہود ہو کے ہنکر
جب سید مرسلین آئے
ثابت بھی کئے نبوت انکی
اور حق میں انکو لکھے جو نصارا
اور دور انکو لنسے کریہ تہمت
جو ہر دو گروہ میں منصفان تھے
پر جن کو رہے تعصب ائے یار
تحریف جو کرتے ہیں نصاریٰ
احمد جو ہوا عراق والا
عربی میں ہوے ہیں ترجمے جو
سو اس میں ہی نبی کا نام والا
جو ہو گئے اشعیا پیمبر
عربی میں جو ترجمہ ہے اسکا
ہیں اپنا کلام پاک بے ریب
اور انکو وصیتیں بھی اکثر
اندھو نکے تئیں کرے گا بینا
اور میں جو کرم سے انکو دونگا
اور آوے گا از زمین بہتر
اور دیکھنگے وہ جہان بلندی
مغلوب ضعیف وہ نہ ہوگا۔
بلکہ جو لوگ ہوویں سمجھے
بے شبہ وہ نور ہے خدا کا
مضمون کتاب اشعیا کا

تکذیب کئے تھے انکی ظاہر
اور حق سے کتاب ایک لائے
مثل موسیٰ فضیلت انکی
مریم کے بھی حق میں آشکارا
ظاہر ان کی کئے طہارت
تصدیق ہے آپکی کئے وے
کسطرح سے وہ کرینگے اقرار
بیشی کمی ان کی آشکارا
سہ صد برس آگے اک رسالہ
ہے نقل کیا وہ ان سے سمجھو
تصریح کے ساتھ صاف آیا
سو انکا ہے اک صحیفہ اطہر
چالیس یہ جو ہے باب دوسرا
ڈالونگا منھ میں سکے از غیب
بے شبہ کرے وہ نیک محضر
بہرو نکے تئیں کرے گا شنوا
وہ دوسروں سے وہی کہیگا
یعنے مکہ ہے وہ معتبر
توحید کریں وہاں خدا کی
مائل شہوات پر نہ حاشا
اور ہوویں تواضع کرنے والے
روشن ہی رہے ہنیں بجھیگا
اب جانئے انتہا کو پہنچا

اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا
رد کر کے یہود کا بہ تحقیق
الزام دئے یہودیوں کو
جو بولتے ہیں نعوذ باللہ
عقلی نقلی دلیل و برہاں
ایمان وہ صدق دل سے لاکے
حق دور کرے تعصب انسے
آگے پیچھے کتب چھپے جو
تالیف کیا ہے جو اے کامل
منقول ہیں انسے جو عبارات
بعد انکے جو ترجمے کئے ہیں
ہے چہل و دوم جو باب اسکا
اس باب میں اسطرح ہے لکھا
وہ عدل مرا سنو مقرر
باتیں نہ پکار کر کرے گا
اور مردہ دلاں بھی ہو وینگے جو
احمد ہووے گا نام اسکا
اور ہووینگے خوش بیابان ہر سے
ہر ٹیلہ پہ چڑھو ے نیک کردار
اور پتلی چھڑی ہے وہ معلا
وہ انکے تئیں قوی کرے گا
شاہی کی نشان پاک اسکی
قسطیس تھا ایک ارمنی جو

دار ان کو چڑھائے آشکارا
عیسیٰ کی کئے ہیں آپ تصدیق
اور کر دئے لاجواب انھونکو
انکا بھی کئے ہیں رد اے آگہ
ثابت بھی وہ اسپہ کر دئے ہاں
قرآں کے ہوئے ہیں تابع انسے
توفیق بھی نیک انکو دیوے
تغییر اب انکی دیکھ لیجوئے
ہے انمیں کئے کتب سے ناقل
ہیں انمیں محمدی بشارات
نام اس سے نکال ہی دئے ہیں
نام انمیں یقیں ہے صاف آیا
بندہ مرا جسکو خوش کریگا
اظہار کرے سب امتوں پر
اور جانیو تم وہ نا ہنسے گا۔
وہ زندہ کرے گا ان کو سمجھو
وہ حق کی ثنا ئی کرے گا
خوش ہووینگے لوگ بھی وہاں کے
تعظیم کرینگے اس کی اظہار
نیکوں کو ذلیل نا کرے گا
تائید و مدد بھی ان کو دیگا
نشانہ اوپر ہی اس کے ہوگی
نام اس کا تھا او سکان سمجھو

باطن سے وہ عارمنی زباں میں
اس سنہ ہی میں ترجمہ کیا وہ
چھاپہ خانہ میں انتونی کے
اور اس کی نشان سلطنت کی
اور ارمنی لوگ پاس مشہور
سنہ اک ہزار و ایک صد اوپر
سو دیکھئے اس میں تم نصارا
یعقوب جو ہیگا بندہ میرا
جی اس کو کیا پسند میرا ئہ
ہرگز نہ کبھی پکارے گا وہ
میں ایسے ہی اور صفات دوسرے
اوصاف وے پھیرتے ہیں یکسیر
سنہ جبکہ ہزار و ہشت صد پر
بدلانے کے باوجود اسے نیک
کہ میں نے قبول اسے کیا ہے
اور واسطے سارے امتوں کے
آواز سنے نہ جاوے اس کا
ناخوش نہیں ہوویگا کبھی وہ
اور شرع شریف کے ہے اسکی
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
قیوم زمین کا بھی ہے سب
اور جو کہ ہیں اسپہ رہنے والے
اور ہاتھ کو تیرے میں نے پکڑا

بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لیں
بعد اس کے کتاب وہ چھپی جو
مطبوع ہوئی ہے دیکھ لیجے
بر پشت مبارک اس کے ہوگی
موجود ہے وہ کتاب مذکور
تھا جب کہ اٹھارواں مقرر
تحریف کئے ہیں آشکارا
میں اس کی یقیں مدد کرونگا
اور روح میرا میں اسکو دونگا
بھی وہ نہ چڑیگا تم یہ سمجھو
پیغمبر آخر الزماں کے
یعقوب کے جانب اے برادر
بائیسواں عیسوی تھا اشہر
ثابت ہے وہ ذکر احمدی ٹیک
وہ میرا پسند کیا گیا ہے
تم جانیو حکم وہ نکالے
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
ہرگز نہیں ہوویگا ترش رو
کرتے ہیں جزیرے انتظاری
ہے خالق و باسط سموات
شاخوں کا بھی اسکے ہے وہی رب
ان سبکو وہی ہے روح بخشے
اور میں نے تجھے نگاہ رکھا

جب ایکہزار و شش صد اوپر
سنہ ایک ہزار سات سو پر
ہے اسمیں کرو خدا کی تسبیح
احمد ہے اس کا نام فاخر
لیکن وہ کتاب دوسرے بار
اس عیسوی سنہ میں جانیو تم
یعنے جو کئے ہیں اسمیں تبدیل
اور جانیو تم یقیں سرائیل
تا واسطے امتوں کے یکسر
باہر آوے نہ صوت اس کا
نصرانیاں اس کو اے مکمل
کچھ خوف خدا یہ اہل باطل
پھر چھاپے جو اس کو تیسرے بار
یعنے لکھا ہے اسمیں ایسا
مسرور ہوا دل اس سے میرا
آواز بلند نا کرے وہ
بتی نہ دھویں کی وہ بجھاوے
تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر
ایسا ہی کہا ہے حق تعالیٰ
اور ساری زمین کو وہ دا اور
اور ہینگے جو اس زمیں کے سکان
اور جانیو میں خدا ہوں سب کا
اور میں نے جماعتوں کے خاطر

چھ سٹھ سنہ عیسوی تھا اشہر
تینتیس تھا عیسوی مقرر
تسبیح نئی ہے یہ بہ تصریح
مضمون ہوا یہ اس کا آخر
چھاپی جو گئی ہے انے لکو کا
چھاپی جو گئی ہے بار دوم
اسطرح لکھے ہیں اسمیں بے قیل
ہیگا مرا برگزیدہ بے قیل
احکام نکالے وہ پیمبر
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
یعقوب کا نام لکھ کے اول
رکھتے نہیں آہ اپنے در دل
بدلائے ہیں پھر بھی انمیں اے یار
کہ جانیو ہے وہ بندہ میرا
اور اس کو دیا میں روح اپنا
اور پاس کسی کا نا دھرے وہ
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب روئے زمین پر مقرر
موجود ہے وہ سب جہاں کا
اور اس کے نبات کو بھی یکسر
انکو وہی دینے والا ہے جاں
انصاف سے میں تجھے بلایا
گروانا ہوں عہد تجھ کو ظاہر

نزمروں کے بھی واسطے ای سرور
بے شبہ وے قیدیاں ہیں ایسے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دوں
آئندہ بھی ہو وینگے جو چیزیں
تعریف بھی اس کی سب کرینگے
اور وے بحار کے جزیرہ
تر ریگا گھروں میں وہ نکو کار
اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیں
اور حمد و ثنا سے اس کے ظاہر
اور لاویگا اضطراب اندر
غالب ہوگا وہ ذو المفاخر
نام اسمیں تھا صاف احمد ایجان
اس حملۂ پاک کو نکالے
ثابت ہی ابھی اسی سے ای نیک
بے شبہ کوئی رسول دوسرا
اور مکہ کا سر حد معلا
اور جنگ و قتال میں اے دانا
حضرت کا تو ہے جہانمیں مشہور
سو لوگ وہاں کے منتظر تر
فرزند تھے اسمٰعیل کے ایک
اور مکہ کے جو کہ ہیں پہاڑاں
مکہ کی زمین باصفا بھی
اور صاحب جنگ سا سمجھ لے

گروانا ہو میں تجھے یقین لو
ظلمت کے درمیاں ہیں بیٹھے
اپنی نہ ستایتوں کو دیوں
دوں ہو نیکے آگے انکی خبریں
تم جانیو آخر زمیں سے
اور اس کے تمام رہنے والو
ہے نام یقین جس کا قیذار
آواز بلند سے پکاریں
دیویں گے خبر وہ در جزایر
غیرت کو وہ یعنے وہ پیمبر
مضموں وہ بیاں ہوا ہی آخر
پھر دوسرے ترجمہ کے درمیان
اور کم و زیاد کر ہی ڈالے
یہ معجزۂ محمدی ہی دیک
میں حکم زمین پر نکالا
جو ہے یہ زمیں کا ایک کونا
کفار اس سے شکست پانا
یہ بات نہیں کسی سے مستور
تھے آپکی شرع کے مقرر
قیذار تھا انکا نام اے نیک
تسبیح نئی خدا کی اے جان
تو دیکھ کہ ہے نشیب میں ہی
دنیا میں بعد اشعیا کے

تا اندھوں کے آنکھ کو تو کھولے
میں رب ہوں یہی ہے نام میرا
جو کچھ کہ ہو ہونہار وہ سب
تسبیح نئی کرو خدا کی لوگو
اے بحر سوار ہونے والو
وہ ہو ویگا نامور بیاباں
اور اے وہ گروں کے رہنے والو
مولا کی بزرگی وے کریں گے
اور صاحب جنگ سا وہ اپنے
اور جانیو اپنے دشمنوں پر
ہے یہ جو صحیفہ اشعیا کا
بدلائے وہ نام کو نصارا
وی گرچہ کئے کم و زیادت
کہ واسطے امتوں کے یکسر
ظاہر ہے وہ خاتم الرسالت
نکلے ہیں وہاں سے وہ پیمبر
غیرت سے بھی حملہ انپو کرنا
اور ملک عرب ہے اک جزیرہ
اور عہد تمام طائفوں کا
اولاد سے انکی ہی محمد
حضرت کی ہی امت ای برادر
چڑھ اسکے پہاڑ پر ہی لوگاں
حضرت کے سوائے ای برادر

اور قیدی کو قید سے نکالے
میں پانے والا ہوں جہانکا
بے شبہ تمام ہو چکا اب
تسبیح نئی وہ رب کی سمجھو
اور اسکے تئیں پھرانے والو
اور شہر بھی اسکے لیوینگے شاں
تسبیح مبارک اس کی کیجو
یعنے تکبیر دے کہیں گے
اک مرد جلیل قدر نکلے
آواز کرے گا وہ مقرر
وہ ترجمہ اس کا تھا جو پہلا
پھر ترجمہ جب کئے ہیں تیسرا
پایا ہیں وہ رسول کی بشارت
حضرت کے سوائے اے برادر
عالم میں یقیں کئے ریاست
پائے رتبہ بلند و برتر
کثرت کا نہ پڑا انکے دھرنا
اک پاک جزیرہ شہیر
گروانا تھا آپ کو ہی مولا
ہیں خاتم انبیا محمد
کرتی ہی تو دیکھ ان کے اوپر
اللہ کو ہیں پکارتے جاں
نکلا ہی نہیں کوئی پیمبر

درشان مسیح یہ بشارات
پاتے نہیں زینہار اثبات

کہ واسطے ساری امتونکے
عیسیٰ نہیں حکم کچھ نکالے

اور وہ نہ کئے ریاست اکیار
اور جنگ وجہاد بھی ز کفار

غیرت سے کبھی وہ دلیر ہو کر
حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر

قیذار کی نسل سے بھی ایجان
پیدا نہ ہوئے مسیح ذیشان

نکلے نہیں مثل مرد جنگی
غالب نہ ہوئے یہ دشمناں کی

اور آئے سوا انکے بر پہاڑاں
تسبیح نبی ہوئی نہ بیجاں

انجیل میں ملکہ یہ لکھا ہے
کہ صاف مسیح نے کہا ہے

اولاد جو اسرائیل کے ہیں
آیا ہوں نہیں کے واسطے میں

مشہور جو ہے متی کی انجیل
ہے باب دہم میں اسکے تفصیل

کہ اپنے حواریوں کو عیسیٰ
اس طرح سے حکم کر کے بھیجا

کہ جو ہیں عوام لوگ سمجھو
تم ان کے طرف کبھی نہ جاؤ

ہیں سامری لوگ کے جو انصار
داخل ان میں نہ ہوؤ زنہار

ہاں گھر سے ہی اسرائیل کے جو
گم ہو گئے بکریاں اے لوگو

تم جاو نہیں طرف مقرر
اور آیا پندرہویں باب اندر

کے گھر سے جو اسرائیل کے ہاں
گم ہو گئے ہیں جو گوسپنداں

سو انکے سوائے دوسروں پر
بھیجا نہ گیا ہوں میں مقرر

اور جو ہے متی کا باب پندرا
سو اس کے ہی درمیان لکھا

یحییٰ جو تھے در زمان عیسیٰ
لوگوں کو خبر دئے ہیں ایسا

کہ بعد مرے سنو مقرر
آویگا خدا کا اک پیمبر

عیسیٰ نہ مراد اس سے ہوئے
کہ دونو بھی ایک عصر میں تھے

یحییٰ تو کہے کہ بعد میرے
جانو وہ رسول حق کا آوے

حضرت کے سوائے بعد یحییٰ
دوسرا نہ کوئی رسول آیا

پس اس سے مراد مصطفےٰ ہیں
بیشک وہی ختم انبیا ہیں

شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک
حضرت کا یہ ذکر اسمیں ہے ایک

امت کو خبر دئے ہیں شعیا
کہ مجھ کو کیا یہ حکم مولا

کر اب تو نظر میاں سی اٹھ کے
جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے

پس جائیو جلد تر اٹھا میں
اور جلد وہیں نظر کیا میں

اس وقت میں دو سوار دیکھا
اک خر کا تھا دوسرا شتر کا

وہ ایک کہا ہے دوسرے سے
بابل کے بتاں گرے ہیں سارے

شیخ ابن قتیبہ اے برادر
علامہ جو اک ہوا ہے اشہر

جو جو کہ کتب ہیں آسمانی
خود انکو وہ جانتا تھا گیانی

کہتا ہے کہ وہ سوار خر کا
بیشک ہے سمجھ جناب عیسیٰ

ہیں متفق اسپہ آشکارا
اہل اسلام اور نصارے

پس اونٹ کا وہ سوار احمد
ہے سرور انبیا محمدؐ

بابل جو تھا اک شہر ایجاں
رہتے تھے ملام اس میں شاہاں

جاری وقت خلیل سے بھی
بابل میں بڑی تھی بت پرستی

حضرت کے ہی ہاتھ سے مقرر
ٹوٹے ہیں بتاں وہاں کے یکسر

عیسیٰ کے نہ ہاتھ سے اے ماہر
سب لوگ کو ہے یہ بات ظاہر

شعیا کے صحیفہ میں ہے اے یار
یہ بھی ہے لکھا کہ آل قیذار

شہروں کو بھی جنگلوں کو رکھ یاد
کر دیں گے عمارتوں سے آباد

تسبیح خدا سدا کریں گے
بالائے جبل ندا کریں گے

تسبیح کو اس کے وے مقرر
پھیلائینگے بحر و بر میں اشہر

بے شبہ وہ جلد آویں آویں
پاؤنکو زمیں پہ اپنے ماریں

جیسا کیچڑ کھندلنے والے
ماریں کیچڑ میں پاؤں اپنے

ان باتونکی اب مراد اے یار
لکھتا ہوں تو اس سے ہو خبردار

فرزند جو اسمٰعیل کے تھے ۔ قیدار ہی نام انکا سنئے
اولاد انہیں کے رب ہیں ۔ قابل اس کے ہی لوگ رب ہیں

اور مکہ کا جو کہ تھا بیاباں ۔ آباد ہوا انہیں سے پہچاں
اور ملک عرب تمام اے یار ۔ اور اس کے سوا بہت ہی امصار

آباد ہوئی انہیں سی ہے جاں ۔ وہی فتح کئے بہت سی ملکاں
اور امت احمدی ہی اے نیک ۔ تسبیح کرتی ہے ہر جگہ دیکھ

جلدا آنا بھی مارنا قدم کا ۔ ہے حج میں انھوں کا آشکارا
جب ہوتے ہیں تلبیہ ہی دمسا ۔ کرتے ہیں بلند اپنا آواز

مکہ کے وے حیرہ پہاڑوں پر ۔ تکبیر ہیں بولتے مقرر
مروہ صفا کوہ دو جو ہینگے ۔ ہیں دوڑتے درمیان انکے

آہستہ کہیں چلیں اے بھائی ۔ اور دوڑتے ہیں کہیں تو جلدی
ماریں بھی کہیں قدم کو اپنے ۔ اور رمل و طواف بھی ہیں کرتے

اور جانو خبر دئے ہیں شعیا ۔ اس طرح کہا ہے حق تعالیٰ
صیہون کے درمیاں گھر اپنا ۔ تم جانیو میں بنا کروں گا

جو اس کا ہو گوشۂ مجدّد ۔ سو اس میں لگا ہو حجر اسود
بوسہ اس کو دیا کریں گے ۔ اکرام اس کا کیا کریں گے

صیہون یقیں اے نیک انجام ۔ جان مکہ معظمہ کا ہے نام
مکہ کے تئیں خطاب کر کے ۔ مولا نے کہا ہے اس طرح سے

کھائی ہے بڑی قسم یہ میں نے ۔ بس ذات مقدسہ پہ اپنے
جیسا کہ زمان نوح اندر ۔ سوگند کھایا تھا میں مقرر

کر وے نہ زمیں پہ لوگ جو ہیں ۔ طوفاں میں انہیں تباہی دوں میں
اور تیرے لئے قسم یہ کھایا ۔ تجھ سے ناراض میں نہ ہوں گا

ناخوش نہ تر لیسے ہوں زنہار ۔ اور تجکو نہ چھوڑ ڈالوں زنہار
سب وہ جگہ سے اپنی جاویں ۔ خلقہ بھی تمام پست ہوویں

نعمت ہی مری جو بسکہ فاضل ۔ تیرے سے کبھی نہ ہووے زایل
آگاہ اس امر سے بھی ہو تو ۔ کہیں جو بنا کروں گا تجھ کو

بے شبہ ز جص و سنگ فاخر ۔ اور تجکو سنواروں از جواہر
موتی سے ترا ہو سقف امجد ۔ دروازہ بھی تیرے از زبرجد

اور ظلم و جفا سے تو بچے گا ۔ اور ضعف سے خوف کر نہ اصلا
ہتھیار بنی ہوئی کسی کی ۔ تجھ پر کبھی کارگر نہ ہوگی

روشن ہو کہ نور پاک تیرا ۔ بے شبہ قریب تر سے ہو پہنچا
تیرے تئیں اب ہو یہ بشارت ۔ کہ ہووے جو خاتم الرسالت

نور اس کے ظہور کا تعلّا ۔ رخشاں ہو ترے میں اور مجلّا
ایسے ہی محمدی بشارات ۔ پائے ہیں بہت کتب سی اثبات

وے اگلے کتب سی اور صحف سے ۔ یہ نقل کئے گئے ہیں تھوڑے
اب لکھتا ہوں وہ بیان سارا ۔ علمائے یہود و نصارا

وے دیکھ بشارتیں معظم ۔ اور آپ کے معجزات اکرم
ہیں صدق دل سے لائے ایماں ۔ حضرت پہ فدا کئے دل و جاں

عبداللہ بن سلام اے یار ۔ اور دوسرا جو ہے کعب احبار
علمائے یہود میں اے عاقل ۔ تھے جو کہ مشہور اور فاضل

دو نو بھی جو دل سے لائے ایماں ۔ رغبت سے ہی ہو ہو گئے مسلماں
اور دوسرے یہودیاں بھی سمجھا ۔ قایل حضرت کے ہو گئے جو

تفصیل سے حال دیکھ انکا ۔ اس نسخہ کے ابتدا میں آیا
اور ان کے سوائے کچھ باجمال ۔ اب لکھتا ہوں دوسروں کا احوال

۵ لبیک لا شریک لک لبیک کہنا

یہود و نصارا کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کے بشارات کے اظہار کرنیکا بیان

مروی ہے ز ابن سعد ذیشان
کہ زید جو وہ بن عمر تھا
حق بات کا وہ سدا تھا گویا
اس واسطے ہے قریش بحسر
جب کہ وہ حرا طرف چلا تھا
میرے تئیں اپنی قوم کے ساتھ
ہوں منتظر اک نبی کا اب ہاں
احمد ہے اُس کا نام والا
لایا ہوں وہ لے میں اس پہ ایماں
پس جب وہ نبی سے تو ملے گا
کہ اس کا نہ قد بہت ہو اونچا
اور آنکھوں میں ہووے اسکے سرخی
احمد ہے نام پاک اُس کا
مکہ سے نکل کے وہ یگانہ
اور جاہلیت کے بیچ پہچان
حضرت نے اس لئے با سلام
ہیں اس کے سوائے اور بھی نام
وہ جو اگلے کئے بزرگاں
اور گزرے ہیں جبکہ وہ بزرگاں
کہتا ہے غرض خباب عامر
مت چھوڑ تو اس نبی کو گاہے
علمائے یہود اور نصارا
نکلا ہے تلاش میں تو جس کے

اور شیخ ابو نعیم سے جان
وہ ابن نفیل ذو الوقر تھا
دن رات تھا دین حق کا جویا
دشمن اسکے ہوئے تھے اشہر
تب رہ میں مرے سے مل کے بولا
دھویا خویشی سے ان کے میں ہاتھ
اولاد سے اسمٰعیل کے جاں
جب بھیجیگا اس کو حق تعالیٰ
تصدیق کیا ہوں زدل و جاں
پہونچا اس کو سلام میرا
کوتاہ بہت بھی نا رہے گا
سرخی وہ کبھی جدا نہ ہوگی
مکہ میں ہی ہوویگا وہ پیدا
یثرب کے طرف ہو تب روانہ
تھا نام مدینہ یثرب ایجان
فرمایا ہے منع وہ برا نام
لکھے ہیں کتب میں اپنے اعلام
اشعار میں اپنے ای سخنداں
رکھا انسے یہ ظن خیر مرآں
پھر مجھ سے کہا ہے زید فاخر
ہو اس کا مطیع جان و دل سے
اور جو تجھے مجوس کے بھی فضلا
وہ دین لعین ہے تیری پیچھے

کہ ہم کو خبر دیا ہے عامر
تھا جاہلیت کا جو زمانہ
اور چھوڑ دیا تھا بت پرستی
پس زید بن العمرائے بھائی
کہتا ہوں تجھے میں سن اے عامر
اور ہیگی جو ملت براہیم
وہ نسل سے عبد مطلب کے
شاید وہ زماں نہ پاونگا میں
جب عمر تری دراز ہووے
اور اس کے جو ہیں صفات فاخر
اور ہوئے شریف اسکے سر کے
دو شانوں کے درمیان آئے ماہر
قوم اس سے کریگی پس عداوت
یثرب میں ترقی اسکو ہووے
یثرب بہ حقیقت اے برادر
اور طیبہ و طیبہ مکرم
وہ جذب قلوب میں ہیں مذکور
یثرب ہی لکھے ہیں نام اسکا
کہ منع کی وہ حدیث نبوی
لوگو نکی کہیں تو بات سن کے
ہیں دین خلیل کا ہو جویا
پوچھا میں انہو نسے کر ملاقات
اوصاف بھی اس نبی کے فاخر

جو ابن ربیعہ ہے وہ فاخر
اس وقت کے لوگ میں تھا دانا
چھپا تھا ملک میں چھوڑ بستی
مکہ سے نکل کے اس لئے ہی
کہ آئی مخالفت ہے ظاہر
میں اسکو لیا بہ عز و تکریم
ظاہر دنیا میں جلد ہووے
دولت یہ نہ ہاتھ لاونگا میں
اس عصر سے سرفراز ہووے
کرتا ہوں بیان سن ای عامر
نا ہووے بہت نہ ہووے تھوڑے
سو مہر نبوت اس کے ظاہر
مکہ سے کریگا تب وہ ہجرت
دیں اسکا جہاں میں انسے پھیلے
اک بت کا تھا نام زشت اشہر
نام اس کا رکھے شہ دو عالم
ہیں دوسرے بھی کتب میں مذکور
یہ اس کی سند نہ کر تو اصلا
شاید کہ نہیں ہے انکو پہونچی
ہشیار کہیں دغا نہ کھاوے
ملکو میں بہت پھرا ہوں ڈھونڈتا
کہنے لگے سب کے سب یہی بات
میں تجھ سے کہا ہوں جمع اے عامر

زمان جاہلیت میں مدینے کا نام یثرب تھا

اوصاف وہی بیان کئے وہ
اسطرح مجھے نشان دیئے وہ

اور اسکے سوا سمجھ لے دانا
باقی نہیں کوئی نبی کا آنا

مبعوث ہوئے ہیں مصطفےٰ جب
میں جاکے جناب پاکیں تب

حضرت ہوے سنکے شاد و خرم
اور اسکے اوپر کئے ترحم

کہ کھینچتا کھینچتا اپنا دامن
گلزار جناں میں تھا خراماں

توحید کی رہ لیا تھا اے جاں
اور لایا تھا مصطفےٰ پہ ایماں

ورقہ کتیں بھی یونہی حضرت
دیکھے ہیں یہ سیر باغ جنت

زید ابن عمرو کا جو پسر تھا
کہ ہیگا سعید نام جس کا

موصل کے تئیں وہ جب گیا ہے
راہب اُسے یک وہاں ملا ہے

پوچھا اُسسے چاہتا ہی تو کیا
بولا طالب ہوں دین حق کا

نزدیک ہی چاہتا ہے تو جو
اپنی ہی زمین میں پائے اسکو

کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ
کہ مصر میں جاکے جب میں پہنچا

میں اس سے ملا تو اس نے پوچھا
تم پہنچے یہاں تک کے کیسا

میں بولا کہ ہاں یہ بات کا ڈر
ہمکو بھی یقیں تھا جبکہ اکثر

بولا کہ محمد اب اے لوگو
دعوت کرتا ہے دین کی جو

دعوت کو نہ اسکی ہم نے مانا
کیا اسکا سبب اس نے پوچھا

آبا کا ہمارے دین نہیں وہ
حاکم کا بھی دین نہیں یقیں وہ

پوچھا وہ تمہاری قوم سے ہاں
کوئی لائے بھلا ہیں اسپہ ایماں

عمدہ جو کہ لوگ ہیں عرب کے
وہ جنگ و جدل کئے ہیں اس سے

وہ پوچھا کہ دعوت اسکی کیا ہی
میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہے

کہ ایک ہی جانو حق تعالےٰ
اور کوئی نہیں شریک اُسکا

گمراہ تمہارے باپ دادا
کرتے تھے بتوں کی جو کہ پوجا

قایم کرو تم نماز لوگو
اور مال کا تم زکوٰة دیجو

کہ عصر اخیر کا ہے پیمبر
بیشک ہے وہی نبی مقرر

راوی نے کہا یہ جب سنا میں
دل میں اپنے یقیں کیا میں

زید بن عمر کا حال سارا
اور عرض کیا پیام اس کا

فرمائے کہ در بہشت والا
میں زید کو اس طرح پہ دیکھا

کہ جاہلیت میں وہ سراسر
ظلمت سے وہ شرک کے نکلکر

سو واسطے اسکو حق تعالےٰ
حضرت کو بہشت میں دکھایا

بشارت

دیتا ہے خبر کہ پدر میرا
جب دین کے ہی طلب میں نکلا

پوچھا اُسے تو کہاں سے آیا
بولا کہ ز مکۂ معلا

راہب نے کہا یہاں سے پھر جا
جا اب تو وہاں جہاں سے آیا

اک بھائی ہے واقدی سے مروی
اور شیخ ابو نعیم سے بھی

حاکم تھا وہاں کا اک نصارا
نام اس کا مقوقس آشکارا

کہ بیچ تمہارے اور ہمارے
حائل ہیں وے لوگ مصطفےٰ کے

ہم ساحل بحر پر سے ہوکے
ہیں جلد یہاں تک کے پہنچے

کیا تم بھی قبول یا نہ بولو
تب میں نے دیا جواب اسکو

بولا لایا ہے اک نیا دین
کرتا ہے اسی کی سب کو تلقین

آبا کا جو دین ہے ہمارے
مضبوط ہیں ہم اسی پہ سارے

میں بولا کہ اسپہ لائے ایماں
کم عمر جو لوگ ہیں اے سلطاں

پوچھا غلبہ ہوا ہے کس کو
بولا کبھی انکو گاہے ان کو

کہ ایک ہے جانو رب عزت
اور لاؤ بجا اسکی طاعت

پس لاؤ بجا اسکی طاعت
اور اسکی روا رکھو نہ شرکت

وہ کفر ہے اسکو چھوڑ دیجو
وہ شرک کا تار توڑ دیجو

وہ پوچھا کہ اسکو وقت مقصد
ٹھہرایا ہے کیا کہاں میں آیا

کہ پانچ نماز ہینگے دن رات
رکعات مقرری ہیں اوقات

کرتا ہے ادا زکوۃ اس کا
کرتا ہی وہ سب کو حکم ایسا

بولا کہ زکوۃ مال ان کا
کرتا تقسیم ہے یہ فقرا

اور منع زنا شراب اے یار
اور کرتا ہے منع سود بسیار

کھاتا وہ نہیں ہے گوشت اسکا
اور کھانے سے اسکے منع کرتا

بے شبہ محمد اے برادر
اللہ کا ہی یقین پیمبر

گر قبط میں یا کہ روم اندر
ہوتا مبعوث وہ پیمبر

ایسا ہی خبر دیئے ہیں عیسی
آگاہ نہیں کئے ہیں عیسی

دینوری بھی اور ابن عساکر
یہ دو نو بھی راویاں فاخر

کہ جاہلیت کے جب تھے ایام
کی میں نے سفر بجانب شام

پھر کام ہے ایک پیش آیا
اس شہر میں تب گیا میں تنہا

کھینچا مجھے میں چھڑانے لاگا
غالب آیا مجھے نہ چھوڑا

بولا ہے مجھے اٹھا یہ مٹی
یوں بولکے وہ گیا ای بھائی

دو پہر کو آکے اس نے دیکھا
غصے سے ہے میرے سر پہ مارا

وہ مر گیا سر ہے اس کا پھوٹا
اور میں بھی وہاں سے بھاگ نکلا

اور آیا ہے جبکہ روز دوسرا
ایک دیر کے پاس آکے پہنچا

راہب تھا ایک اسمیں آکے پوچھا
تو کون ہے کیوں یہاں ہے بیٹھا

اور دور پڑا ہوں قافلے سے
بیٹھا ہوں یہاں اسی سبب سے

پھر غور سے دیکھنے لگا وہ
میرے تئیں اسطرح کہا وہ

میرے سے زیادہ کوئی دوسرا
واقف نہیں ان کتب سے ہوگا

اور کرنیسے اب نظر میں تجھ پر
ظاہر ہوتا ہے یوں مقرر

غالب اس ملک پر جو ہوگا
اور ہمکو سبھی نکال دیگا

پوچھا اس نے ہے کیا ترا نام
میں بولا کہ ہے عمر مرا نام

اور مال ہو جبکہ بیس مثقال
اور پانچ شتر تو بعد یکساں

وہ پوچھا ہے تب زکواۃ لیکر
کیا کرتا ہے بول اے برادر

اور کہتا ہے صلہ رحم کیجو
اور وعدہ وفا کرو اے لوگو

اور غیر خدا کے نام اوپر
ہو ذبح جو جانور مقرر

یہ جبکہ سنا متوقش ایجان
بس کہنے لگا ہے ہوکے حیراں

اور ساری جہاں طرف بھی مطلق
مبعوث ہے وہ رسول برحق

تو لوگ تمام جان دل سے
بے شبہ مطیع اس کے ہوتے

بشارت

لائے ہیں روایت یوں عمر کی
کہ اس نے خبر یہ دی ہے سنئے

میں کام سے اپنے پا فراغت
مکے کی طرف کیا ہوں رجعت

بازار میں ایک دن کھڑا تھا
ناگاہ بطریق ایک آیا

ایک گر جے بیچ مجکو لا وہ
ایک ٹوکری پھاوڑا دیا وہ

تجویز میں یوں ہی تھا میں بیٹھا
مٹی ہر گز نہیں اٹھایا

تب میں نے وہ پھاوڑا اٹھا کر
ایسا مارا ہوں اسکے سر پر

جب وہ سے نہیں تھا آشنا میں
ایک روز بھی ایک شب چلا میں

چلنے سے میں جبکہ تھک گیا تھا
اس دیر کے پاس جاکے بیٹھا

تب میں نے کہا کہ ہوں مسافر
اور راہ سے میں نہیں ہوں ماہر

تب آب و طعام اس نے لایا
اور بیٹھ مرے تئیں کھلایا

کہ جو کہ کتب منزلہ ہیں
واقف وے کتب سے خوب ہو نہیں

سب اہل کتاب غیر انکار
اسباب کو جانتے ہیں اے یار

کہ شکل تری یہ اے خردمند
اس شخص کے شکل کے ہی مانند

یہ باتیں میں سنکے اس سے بولا
یہ کیا ہی خیال و وہم تیرا

یہ سنکے کہا قسم وہ کھاکر
واللہ وہی ہے تو مقرر

روایت از عمر رضی اللہ عنہ

کہتا ہوں یہی میں اب تر سے
اک خط امان مجکو لکھدے
وہ شخص اگر نہو وے گا تو
نقصان نہیں کچھ اس سے تجکو
کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے
ایام خلافت اندر اپنے
وہ رہتا تھا دیر قدس میں جو
اس رہ میں ہی تھی وہ دیر مجھو
وہ خط اماں تھا جو عمرؓ کا
تب اُسنے عمر کو لا دکھایا
اس خط کو ملاحظہ کئے جب
بولے حیراں ہو یوں عمر تب

آئندہ اگر وہی تو ہوگا
حاصل مقصود ہو ہمارا
پس خطِ امان لکھدیا میں
مہر اپنی بھی اسپہ تب کیا میں
جب قصد کیا ہے شام جانب
ہی راہ میں آملا وہ راہب
اس دیر میں راہبان تھی جتنے
بیشک تھا بڑا وہ ان سبھوں سے
بولا وہ جو شرط لکھدیئے تب
از راہِ کرم ادا کرو اب
کہ اسمیں نہ دخل ہے عمرؓ کو
اور دخل نہ اسکے ہے پسر کو

بشارت

کہ اس نے خبر یہ دی ہی اے یار
بصرے کو گیا تھا میں جو یکبار
تب وہ نکلا وہ صومعے سے اپنی
دریافت وہیں لگا ہے کرنے
کیا پایا پیمبری ہے احمدؐ
میں پوچھا کہ کون ہی وہ امجد
عبداللہ کا جو ہے پدر ذیشان
بے ریب ہی عبدمطلب جان
ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے
یک خرمے کے بن طرف سمجھلے
ہی خاتم انبیا وہی اجان
تم اسکے ہوتا بعدار جو لال
نکے کو وہاں سے جلد آیا
احوال یہاں کا جبکہ پوچھا
بو بکر بن ابی قحافہ
تابع بھی یہاں ہوا ہے انکا
پس خدمت مصطفےٰ میں آیا
ایمان میں صدق سے لایا

ابن سعد اور بیہقی ہال
طلحہ سے کئے روایت ایجان
بازار میں اسکے تھا میں یکروز
راہب جو وہاں تھا ایک ہی فیروز
کیا کوئی یہاں حرم سے آیا
میں بولا کہ ہاں ہو نہیں وہ پوچھا
وہ بولا کہ اس کے پدر کا نام
عبداللہ یقین ہی نیک انجام
احمد اسی ماہ میں مقرر
پاویگا نبوت اے برادر
دو حروں کے درمیاں ہی بھائی
اور چھوڑ کی وہ زمین ہوگی
طلحہ نے کہا یہ اسکی تقریر
بس جا نہیں میری کی ہی تاثیر
لوگوں نے کہا محمد اس جا
کرتے ہیں پیمبری کا دعویٰ
بو بکر کے پاس تب گیا میں
راہب کی انہیں خبر دیا میں

بشارت

مروی ہے ز ابن سعد والا
زامل سے ہے اس نے نقل لایا
قیصر کے طرف سے وہ ای سالم
عمان کے ملک کا تھا حاکم
قیصر کو کوئی یہ جا سنایا
فروہ کو وہ جلد تر بلایا
قیصر نے کہا کہ باز آتو
معزول کرونگا ورنہ تجکو
عیسیٰ نے ہے دیکھا بشارت
بیشک یہ نبی کی با کرامت
پر دین محمدی سے لے یار
میں باز کبھی نہ آؤں زنہار
پھر قتل کیا اُسے بسرعت
پایا ہے وہ درجۂ شہادت

زامل ہے بن عمر جذامی
فروہ ہی برادر اس کا نامی
حضرت پہ وہ دل سے لاکے ایماں
بھیجا ہی عریضہ ایک جولاں
پوچھا تو اسے وہ صاف بولا
میں دین محمدیؐ قبولا
فروہ نے یہ سن اُسے کہا ہے
کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے
شاہی جانے کے خوف سے ہاں
پاتا نہیں تو شرف ز ایماں
پس قید کیا ہے اسکو قیصر
تب بھی نہ پھرا ہی وہ معتبر

بشارت

تمیم داری کی خبر دینا

از فاطمہ بنت قیس اے جان / مسلم نے کئی ہے نقل یہ جان
کہ آن کے جب تمیم داری / ایمان لایا بفضل باری

تب وہ یہ خبر دیا ہی اے یار / کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار
طوفان میں جہاز وہ ہمارا / جا ایک جزیرے بیچ پہنچا

پانی کی طلب میں ہم سب اترے / اطراف میں اسکے ڈھونڈتے تھے
عورت ناگاہ ایک ایسی / یک جا ہی نظر پڑی ہم کو آئی

بال اسکے تھے سر کے اتنے لمبے / کہ تا بزمیں پہونچتے تھے
ہم پوچھے تو کون کیا ترا نام / بولی جساسہ ہے مرا نام

ہم اس سے کہے ہی کیا ترا حال / کر صاف بیاں ہمسے اے لال
یہ سنکے جواب ہمکو یوں دی / احوال میں اپنا نا کہونگی

تم جاؤ فلاں مقام پر اب / معلوم وہ تم کو ہوویگا سب
تب ہم اسی جا گئے ہیں جلدی / یک شخص یقیں وہاں تھا قیدی

پوچھا ہمیں کون ہیں وہ اسدم / ہم اسکو کہے کہ ہیں عرب ہم
پوچھا تم سے نبی جو نکلا / بولو احوال کیا ہی اس کا

تب ہمنے کہا کہ لوگ اکثر / تصدیق اسکی کئے ہیں اشہر
ہیں دیسے مطیع اسکے یکسر / بولا یہ ہے انکے حق میں بہتر

پھر بار دگر وہ ہم سے پوچھا / کیا حال ہے چشمۂ زغر کا
کیا اسمیں ہے پانی بولو پانی / بولے پانی ہے اس میں باقی

پوچھا حرمے کا بن اے لوگو / بیساں کے درمیان ہے جو
پھل دیتا ہی یا نہ بولو کیا ہے / بولے پھل ابھی وہ دے رہا ہے

وہ بولا کہ چند دن گئے پر / پھل وہ نہیں دیویگا مقرر
پھر ہمسے کہا ہی وہ رانحال / کہ میں ہوں یقین مسیح دجال

جب مجکو نکلنے حکم ہوگا / میں ساری جہاں تب پھرونگا
پر مکہ و طیبہ درمیانے / طاقت نرہیگی مجکو آنے

احوال یہ اس سے جب سنے ہم / واپس اسجائے سے ہوئے ہم
جب لایہ سب تمیم داری / فرمائے رسول رب باری

دجال وہی ہے بد قرینہ / طیبہ ہی یقیں یہی مدینہ

بشارات

دیتا ہی خبر یہ سن اے سالم / اس طرح جبیر ابن مطعم
مبعوث ہوئے کے بعد سالار / میں شام طرف گیا تھا یکبار

بصرے کو میں جاکے جبکہ پہنچا / میرے سے ملے کئی نصارا
اور کہنے لگے تو بول ہم سے / آیا ہے تو کیا یہاں حرم سے

میں انکو دیا جواب ایسا / ہاں مکے کے میں حرم سے آیا
پوچھے وہاں کوئی آشکارا / دعویٰ جو کرے پیمبری کا

صورت کی پچھانت اسکی ایجان / کیا تجکو ہے میںنے تب کہا ہاں
یک دیر میں تب مجھے دے لائے / تصویریں بہت وہ دیر میں تھے

اور بولے کہ انمیں دیکھ بھائی / کیا انمیں ہی صورت اس نبی کی
میں دیکھ کہا انہیں بسرعت / انمیں نہیں اس نبی کی صورت

تھی دوسری دیر جو کلاں تر / دے لائے ہیں مجکو اسکے اندر
تصویریں جو پہلے دیر میں تھیں / سو اس سے بھی تھی زیادہ اسمیں

دکھلاکے کہے میرے سے ایسا / دیکھ انمیں کہ صورت اسکی ہی کیا
میں دیکھا تو انمیں بے تا خیر / حضرت کی نظر پڑی ہی تصویر

بوبکر کی بھی تھی شکل جانو / پکڑا اتھا وہ مصطفے کے زانو
وہ پوچھا کہ کیا تو اسکو جانا / تصویر یہ کسکی ہی پچھانا

میں بولا کہ ہاں ہوی پچھانت / بے ریب یہ ہی اسیکی صورت
اور اسکے سوا صفات والا / حضرت کے نہیں کچھ اسنے بولا

تا انکی زبانسے سنوں اب
کیا وصف بھلا دے جانتے ہیں

میں بولا کہ دیتا ہوں گواہی
اوصاف یہ اسکے ہیں کماہی

میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں
اسکو بھی یقیں پہچانتا ہوں

ہی میں حیات یار اس کا
بعد اسکے خلیفہ اس کا ہوگا

اور کہنے لگے قسم ہی حق کی
نہ مار سکینگے اس کو کوئی

بے شبہ کرم سے اپنے داور
غالب اس کو کریگا سب پر

احبار یہود سے یہ تحقیق
عالم جو بڑا تھا ایک مخریق

بولا ہے یہود سے کہ واللہ
اس بات سے تم ہو خوب آگاہ

پس تم یہ سعادت آج پاؤ
یہ دولت دین ہاتھ لاؤ

حضرت کے جناب میں ہے آیا
ایمان کا شرف ہی جلد پایا

اور آگے کیا تھا یہ وصیت
جب مجکو نصیب ہو شہادت

مختار ہے وہ کرے جو چاہے
مختار ہے دیوے جس کو چاہے

اس مال کو خرچتے تھے ذرات
صدقات میں وہ شبہ بر یات

بشارات

کہ بعثت مصطفےٰ کے آگے
کی مینے سفر طرف یمن کے

سن اسکی تھی تین سو کے اوپر
ہشتاد برس کی ای برادر

میں اس سے ملا وہ مجھکو پوچھا
کہ لوگ سے تم حرم کے ہیں کیا

میں بولا کہ ہاں کہا وہ آگہ
کیا تو ہی بنی تمیم سے کہہ

میں بولا کہ کیا سبب ہے اسکا
اسطرح مریسے تب وہ بولا

کہ ایک نبی حق تعالےٰ
مبعوث یقیں حرم میں ہوگا

اُن دونوں سے یک کہل رہیگا
اور ہوئے یقین جوان دوسرا

اور ہوویگا دفع کرنے والا
ہر آئینہ سخت مشکلوں کا

اور اس کا بدن رہے گا لاغر
یک خال بھی اسکے ہو شکم پر

پس مجھ سے صفات احمدی تب
بے شبہ وہی بیان کئے سب

پھر پوچھے اسنے پہچانے تو کیا
یہ زانو کو اسکے ہے جو پکڑا

تب کہنے لگے مریسے وے سب
ہم دیتے ہیں اسکی شاہدی اب

میں بولا کہ ڈر ہے مجکو دل میں
کہ اسکو نہ تب یہ مار ڈالیں

واللہ وہ رسول بے گماں ہے
پیغمبر آخر زماں ہے

بشارت

اور تھا وہ بڑا ہی صاحب مال
در روز احد وہ نیک منوال

کہ نصرت دیاری پیمبر
حق ہے لازم ہی تم سبھوں پر

اسطرح سے بول وہ نکو کار
نکلا وہیں اپنی لیکے ہتھیار

اور جنگ کیا وہ باشجاعت
اور پایا ہے رتبۂ شہادت

جتنا کہ مال و زر رہا ہے
سب نذر جناب مصطفےٰ ہی

پس مال و منال جو تھا اس کا
حضرت کے حضور میں ہی پہنچا

کیا نیک تھا حال و مآل اس کا
راضی رہے اس سے حقتعالےٰ

روایت صدیق اکبر

شیخ ابن عساکر ای سخنداں
صدیق سے نقل یوں کیا جان

تھا ازد کا جو وہاں قبیلہ
عالم تھا بڑا ایک اُن سے آگہ

جتنے کہ کتب ہیں آسمانی
تھا انکو پڑا ہوا وہ گیانی

میں بولا کہ ہاں نہ ہ اور پوچھا
کہ بول تو ہے فرش سے کیا

میں بولا کہ ہاں کہا وہ مجھکو
بتلا تیرا اشکم مجھے تو

کہ اس کا ہی سبب ہے سن لے
پایا ہوں یہ بات میں کتب سے

وہ شخص بھی اس نبی کے ای یار
ہو وینگے یقیں سدا مددگار

اب جانئے جو جوان ہوگا
وہ ہستے والا ہو سختیوں کا

اور جانئے جو کہل رہیگا
رنگ اسکا یقیں رہے گا گورا

اور اسکے بائیں ران اوپر
یک ہوئے نشان بھی مقرر

وے سارے علامتیں برابر
پایا ہوں ترے میں سب سراسر

یہ بات وہ جب مجھے سنایا
میں اپنے شکم کو تب دکھایا

واللہ نشان وہ یہی ہے
وہ مرد کہل یقیں تو ہی ہے

مروی ہی خرائطی سے پہچان
تھا اوس جو ابن حارث ایجان

جب وقت ممات اس کا آیا
وہ اپنے پسر کو تب بلایا

کہ مکے میں ہوویگا مقرر
اولاد ہوا سے یک پیمبر

نصرت میں نہ اسکے ہو وقاصر
تائید کرو بسر و ظاہر

بشارت

احوال ہمارا کچھ اے ذیشان
کیا دیکھا ہی تو کتب کے درمیاں

اسطرح کہا ہے تب وہ اسکو
کہ قلعہ آہنی میں ہے تو

تکبیر کہے عمر یہ سن کر
پھر پوچھے ہیں اسکو ای برادر

تب بولا ہی نیک باصفا وہ
خویشوں کے تئیں بڑہا دیگا وہ

پھر پوچھے جو اسکے بعد ہوگا
کہہ دیجئے وہ رہے گا کیسا

افسوس کئے یہ سن وہ ای یار
تب انکو کہا ہی کعب احبار

پر اسکی خلافت ای سخنداں
ان روزوں میں ہوویگی یقین جاں

ہیں وہ حضرت علیؑ والا
جو ایسے ہی وقت ہوئے خلیفہ

علمائے یہود اور نصارا
لائے ایماں جو آشکارا

بے شہ وگمان جو کئے ہیں
حضرت کی خبر جو دئیے ہیں

در عہد خلافت عمر جان
اکثر ہیں انہوں سے لائے ایماں

ایماں سے بہرہ یاب ہوکے
جو جنگ کئے منحا انوں سے

سو اسکا بیان بشرح وتفصیل
لایا ہوں حدیقے بیچ بقیل

کر اس کا مطالعہ تو خوشحال
معلوم ہو خوب انکا احوال

میں صاف وسلیس وہ بیان بھی
لایا بہ فوائد عزیزی

پر ہوئے شکم پہ جو نشانی
میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھی

جب خال سیاہ اس نے دیکھا
تب کہنے لگا ہی وہ قسم کھا

بشارت

اشہر ہی جو اوس کا قبیلہ
دادا ہے وہی وہ اوسیوں کا

مالک اس کا تھا نام سمجھو
کی یونہی نصیحت اس نے اسکو

سو اسکی متابعت کرو تم
نصرت میں بھی اسکے دل ہر دم

کہ اسمیں تمہاری ہے سعادت
یہ بول کہ وہ کیا ہے رحلت

اور بولا ابن عساکر اے یار
پوچھے ہیں عمر نہ کعب احبار

بولا کہ ہے ہاں کتب میں مسطور
پوچھے مری وصف کیا ہی مذکور

یعنے کا موئیں دین کے ہر دم
ہوویگا بہت ہی سخت محکم

کہ بعد مرے جو ہو خلیفہ
کیسا ہوویگا وہ اے آگہ

یہ سنکے کہا عمر نے اس آن
کہ رحم کرے خدا یہ عثمان

تب اس نے کہا کہ وہ معلا
لوہے میں مرا ہوا رہے گا

جلدی نہ کرا ہی امر امت
وہ نیک ہی مرد با شجاعت

کہ لوگوں میں جب چلیگی تلوار
بیٹے جاویں بھی خون بسیار

باسمجھ روایتیں اے مقبول
اسباب میں ہیں بہت سے منقول

اور بعثت احمدی کا اقرار
حضرت کے حضور وغائب اے یار

سو انکی روایتیں ہیں بسیار
مجمل بھی لکھوں تو ہووے طومار

رومی شامی بہت نصارا
رہبان و سلاطین آشکارا

ملک انکا بفضل حق تعالے
اسلام کے ہاتھ میں ہی آیا

مبسوط و مطول اور منشور
وہ صاف تخمیس نہ ہے پرنور

جنات بھی جو دیئے بشارات
ایمان بھی جو لائے صدق کیساتھ

مشہور ہے وہ بھی نسخہ خوب
دیکھ اسکو اگر ہی تجھکو مطلوب

روایت کعب احبار

ف
بصریوں کی دہرا
لی فوج مدینے کو کے
حضرت عثمان کو شہید
کی اور ادہر سے
شامیوں کی فوج
جنگ پر اٹھی ۱۲

فضائل اسمائے محمدیؐ

اسمای رسولِ ربِّ دوراں | ثابت جو ہیں ز حدیث و قرآں
مخصوص جو ہیں وہ نام امجد | یعنے احمدؐ ہے اور محمدؐ
کچھ اُن کے فضائل و مراتب | کچھ اُن کے عجائب و غرائب
علوی سفلی میں حق تعالے | ظاہر جو کیا بشان والا
مروی ہے صحیح خبر سے | اور نقل ثقات معتبر سے
ایجاز سے اب دریں رسالہ | لکھتا ہوں بفضل حق تعالے

اللہ تعالے نے حضرت کا نام ازل میں ہی محمدؐ مقرر فرمایا اور دنیا میں وہی نام رکھنے کے لئے آپ کے جدِ امجد اور والدۂ ماجدہ کے دل میں الہام کیا

مولا نے زبانِ انبیا سے | الطاف و کرم سے اور عطا سے
اکثر حضرت کے نام فاخر | بے شبہ کیا کتب میں ظاہر
اگلے جو کتب ہیں آسمانی | مذکور ہیں انمیں سب اے گیانی
قرآن کریم کے بھی زیباں | اسمای کثیر آئے ہیں جان
کثرت اسماء کی اے برادر | ہی دال فضیلت و شرف پر
کس واسطے از صفات و افعال | مشتق اسماء ہیں نیک منوال
ہر فعل سے اور ہر صفت سے | ایک ایک اسم شریف نکلے
افعال و صفات کی وہ کثرت | ہی دال بکثرت فضیلت
اسماء حضرت کے جو ہیں اکثر | انمیں یقیں اعظم اور اشہر
بے ریب ہے جانئے محمدؐ | مشہور و معظم و ممجد
اسم ذاتی حق اے آگہ | جیسا کہ ہی ایک اسم اللہ
ایسا ہی محمدؐ اسم ذاتی | ہیں دوسرے نام سب صفاتی
مولا نے ازل میں ہی باکرام | حضرت کا یقیں یہ رکھا نام
بر جنت و ساق عرش اعظم | ہر قوم ہوا وہ نام اکرم
دنیا میں رکھا گیا جو وہ نام | تھا حق کی طرف سے ہی وہ الہام
کہ آپکے جو تھے جد و مادر | ڈالا ہے اونہوں کے دلیں اوپر
جب عبد مطلب ای برادر | حضرت کا رکھا یہ نام انور
لوگوں نے ادا کی تہنیت کر | پوچھے اُسے ای عرب کے بہتر
آبا میں ترے تو یہ نتھا نام | پس کسلئے اسکا یہ رکھا نام
بولا رکھا ہوں میں یہ امید | کہ خلق کریں سب اسکی تحمید
اور نقل ہے عبد مطلب نے | یوں دیکھا ہے خواب بیچ اپنے
کہ پشت سے اسکے ایک نکلی | زنجیر عجیب ہے ز پیری
ہی جس سرے پہ ایک اسکا ایک جا | دوسرا ہی بمشرق اور مغرب
زنجیر وہ اسکے بعد ای یار | ایک جھاڑ سے ہوگئی نمودار
اور برگ جو اس شجر کے ہیں نیک | ہر برگ پہ اسکے نور ہی ایک
اور لوگ جو شرق و غرب کے ہیں | زنجیر کو وہ پکڑ رہے ہیں
اسوقت کے جو تھے اہل تعبیر | تعبیر کہے یہ اسکی ای میر
کہ صلب سے تیری ای سخنداں | لڑکا پیدا ہو ایک ذیشاں
لوگ اسکی متابعت کرینگے | جو شرق سے غرب تک بسینگے
اور لوگ زمیں و آسمانکے | سب حمد کرینگے اسکی سنئے
جب عبد مطلب ان سے ایسا | مذکور یہ حمد کا سنا تھا
اسواسطے ہی وہ نام امجد | حضرت کا یقیں رکھا محمدؐ

روایت

اور دوسری آئی ہے روایت | کہ جبکہ تھا حمل پاک حضرت

تب خواب میں بی بی آمنہ کے / اسطرح کہا ہی کوئی آکے
اب اس کی ہوئی ہے حاملہ تو / رکھ یاد تو خوب اس سخن کو
اور جانئے از زبان آدم / تا قرب ظہور عہد خاتم
محفوظ رکھا تھا اسکو رحمان / عالم سے رکھا تھا اسکو پنہاں
پر قرب ظہور کا زمانہ / نزدیک ہوا ہے جب ای دانا
کہ ہوویگا عنقریب پیدا / اس عصر کا جو رسول ہوگا
اپنے بچوں کا بھی وہی نام / رکھے امید سے باکرام

روایت

فرمائے رسول رب علام / کہ پانچ ہیں جانئے مرے نام
میرے سے کرے ہے محو بے دین / کفار سے کفر و شرک کا شین
حق دور کیا ہے بت پرستی / باقی نہ رہیگی وہ کہیں بھی
پیچیدہ زمیں کو کراے ماہر / حضرت پہ کیا ہے اسکو ظاہر
سو کفر وہاں تلک یہ سرور / بس محو کیا ہے رب داور
سو عصر میں یوں کسی نبی کے / نہیں کفر اٹھا ہے ان جہاں سے
کہ کوئی بتوں کو پوجتے تھے / اور یونہی ستارگون کو بعضے
اور کوئی تھے صابئین ای یار / اور کوئی تھے دہریہ تبہ کار
مبدا و معاد کو بھی اے یار / وے لوگ نجانتے تھے زنہار
جو دین ہے پاک انبیا کا / نہیں معتقد اسکے تھے وے اصلا
غالب کیا دین وہ شاہ دیں کا / دینوں پہ دیا سب اسکو غلبہ
اور پرتو آفتاب مانند / پہنچا وہ جہانمیں سب ای دلبند
پر دین کے قاعدے کماہی / اور اسکے اوامر و نواہی
اصحاب کرام کے زماں میں / اکثر ہوئے منتشر جہاں میں
مخصوص عمر کے وقت ای یار / ہاتھ آئے ہیں کتنے ملک و امصار

اس امت باصفا کا اشہر / سردار جو ہوویگا مقرر
پیدا جب ہووے وہ محجب / نام اس کا ضرور رکھ محمد
یہ نام نتھا کسیکو معلوم / اس سے نہوا ہے کوئی موسوم
شرکت نہو اس میں تا ای دمساز / حضرت یحییٰ نام سے ہو ممتاز
تھے اہل کتاب سے جو علما / دینے لگے یہ خبر بہر جا
اور نام محمد اسکا ہووے / اس بات کو بعضے لوگ سنکے
پر حق نے ازل میں جسکو چاہا / یہ رتبۂ پاک اسی کو بخشا
راوی ہیں بخاری اور مسلم / بیشک ز جبیر ابن مطعم
کہ میں ہوں محمد اور احمد / اور ماحی ہوں کہ رب واحد
یعنی مکے سے جان لیجے / اور سارے جزیرۂ عرب سے
یا وہ جو حدیث میں ہے آیا / کہ حضرت خالق البرایا
اور وعدہ کیا کہ ملک امت / پہنچیگا یہاں تلک بہ نصرت
خود وقت میں شاہ انس و جاں کے / جون کفر یقیں اٹھا جہاں سے
مبعوث ہوئے ہیں جب وہ سالار / سارے اہل زمیں تھے کفار
اور آگ کو پوجتے تھے کوئی / اور پوجتے کوئی آب کو بھی
اللہ کو نہیں وے جانتے تھے / ہرگز نہ اسے پہچانتے تھے
اور جانئے جو فلاسفہ تھے / قائل وے نہیں تھے انبیا کے
بس کفر کو ان سبھوں کے مولا / حضرت کے ہی ہاتھ سے مٹایا
وہاں تک پہنچا یہ دین فیروز / کہ ہوئے جہاں تلک شب و روز
در عین حیات شاہ والا / گرچہ نہیں سب جہانمیں پہنچا
اور فرع و اصول ای برادر / حضرت جو گئے تھے بس مقرر
یہ دین متین بہ عہد خلفا / بس دور و دراز تک ہی پہنچا
کیا فتح و ظفر دیا ہے مولا / یہ دین کہاں تلک ہی پہنچا

ـه ان لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب متفق علیہ ١٢ امر

شوکت کیسی دیا ہے داور
دیہات و دیار و دشت و امصار
خواہاں تو اگر ہے اسکا ای نیک
علماء فضلا ائمہ دیں
اور رکھتے ہیں محو کا بھی معنا
برہان و دلیل سے اے بھائی
کہ شرق سے غرب تک بہر جا
نائب سے جو کام ہوئے ذیشان
ہیں ماحی کفر وہ پیمبر
تخصیص اس اسم کی بسر در
حضرت کے ہی ہاتھ سے وہ ہوا
حاشر میرا ہے نام مشہور
اور آپ کے بعد سب اٹھیں گے
اور معنی حاشر اے برادر
آویگا یقین روز محشر
یعنے رہیں آپ ہی مقدم
معنا عاقب کا کیا ہی پہچان
فرمائے جو وہ حبیب علام
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور

پایا نہیں جسکو تین سکندر
آباد ہوئے ہیں کیسے ای یار
لایا ہوں حدیث یہ تو دیک
امرا حکام اور سلاطین
غلبہ و ظہور رہے ای دانا
اور جنگ و جہاد و تیغ سے بھی
دین اسلام ہی رہے گا
واقع میں غیب سے ہے وہ جان
روشن ہے یہ بات اور اظہر
غلبہ کے سبب سے ہے مقرر
بے شبہ جہاں سے اٹھا یا
ہوں میرے قدم پہ لوگ محشور
پیچھے حضرت کے ہی رہیں گے
اسطرح بھی لکھتے ہیں معتبر
کوی بعد مرے نہیں پیمبر
پیچھے رہیں آپ کے سب عالم
آنیوالا ہی پیچھے اے جان
کہ پانچ ہیں جانیو مرے نام
اور اہل کتاب میں ہیں مشہور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نام اظہر
اور مدثر و مزمل اے یار
مذکور ہوے جو پانچ آگے
قرآن کریم میں معتبر
جو یاد کیا ہے رب دادار
اور انکے سوا یہ پانچ ہیں گے

عثمان کے وقت بھی بنصرت
تاریخ کے فن سے جو ہیں ماہر
اصحاب کے بعد بھی اے سامع
پہنچائے جہاں میں سب اے بھائی
اس دین کو دیکھ رب اکبر
پورا غلبہ یہ دین کا آخر
نائب حضرت کے ہیں وہ مہدی
اور محو کے گر یہ لیوے معنے
اور قاضی عیاض اے سخنداں
یعنے کفر و گناہ بسیار
فرمائے ہیں اور نبی فاخر
یعنے حضرت ہی سب کے آگے
اور سارے بدرگہ الٰہی
کہ میرے زمان سروری ہیں
پس عہد میں میرے لوگ یکسر
فرمائے ہیں اور شاہ والا
یعنے خاتم ہے اے برادر
یہ اس سے مراد ہی سمجھ لیں
اور بعضے روایتوں میں ای جان
نقاش سے آئی ہے روایت
یعنے ہے محمد اور احمد
اور بعضے حدیثوں میں سمجھ لے
پہلا ہی سمجھ رسول راحت

کیسی ہوی لشکروں کی کثرت
یہ بات ہے خوب نہ ظاہر
اس سروری کے تو ابع
ہے آجتک بھی در ترقی
سب ملکوں پہ کر دیا ہے غالب
ہوگا مہدی کے وقت ظاہر
سب خلق خدا کے ہیں وہ ہادی
کہ دل سے تمام مومنوں کے
اس اسم کی شرح میں لکھا جان
ہر وجہ خاتم و اکمل اے یار
کہ جانیو تم کہ پس ہوں حاشر
پس قبر شریف سے اٹھیں گے
لاوینگے وسیلہ آپ کا ہی
میرے عصر پیمبری ہیں
محشور ہوں سب مرے قدم پر
عاقب پنجم ہے نام میرا
کہ خاتم انبیا ہیں سرور
اے رب سما و یہ کتب ہیں
خاتم آیا ہے نام چھٹواں
فرماتے ہیں خاتم الرسالت
طٰہٰ یٰسٓ اے محمد
دس نام ہیں آئے مصطفیٰ کی
دوسرا ہے سمجھ رسول رحمت

تیسرا ہے مُلاحِسم معلاَّ　یعنے ہے جہاد کرنے والا
پنجم قیثم ہے سن اے عاقل　معنا جامع ہے اور کامل
واؤد کہے اے رب اکبر　مبعوث ہمارے واسطے کر
اسمائے شریف اور القاب　قرآن میں بہت ہیں آئے در یاب
حق و برہان شہید و شاہد　اور حق مبین امین ای ماجد
اور آیا عزیز نام اطہر　اور آیا حریص اے برادر
اور نام ہے قدم صدق بھی جان　اور رحمت عالمیں اے ذیشان
اور آیا کریم نام نامی　اور آیا یقین نبی اُمّی
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لیں　اسواسطے ہی ادا یتو نہیں

روایت

احمد و محمد کے معنے اور آنحضرت کے یہ دونام ہونے کا سبب

اسمائے شریف شاہ ابرار　قرآن مجید میں ہیں بسیار
یوں لکھتا ہے شیخ ابن وحیہ　مستوفی ہیں اپنے ای حق آگہ
قرآن و حدیث میں بھی یکسر　دھونڈیں تو نبی کے نام اطہر
جیسا کئے صوفیہ نے لکھے　کہ نام ہزار ہیں خدا کے
اوصاف وے آپکے ہیں الحق　ہر وصف سے نام یک ہو مشتق
تم جانیو وے صفات ماجد　ہو وینگے ہزار سے بھی زاید
بے شبہ چہار سو سے اکثر　لایا ہے یقیں مواہب اندر
وے ہر دو بجای اسم ذاتی　ہیں دوسرے اسم سب صفاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہی معنا　ہیگا یہ مبالغہ اے دانا
اور معنیٔ اقدس محمدؐ　بھی حمد کیا گیا ہی بیحد
اور حشر میں آپ کو ہی مولا　بے شبہ بولاے حمد دیگا
وہ سرور دیں بھی بہ دنیا　گا ہے نہ کئے تھے حمد ویسا
از راہ کمال لطف و احساں　فرماویگا تب وہ رب حماں
چوتھا ہے مقفا نام والا　ہے لطف و کرم کا اسمیں معنا
معنا قیثم کا اور دوسرا　سنت قایم ہے کرنے والا
اسکو جیسے نام ہو محمدؐ　سنت قائم کرے وہ امجد
ہے ان سے بشیر اور مبشر　اور نور و نذیر اور منذر
اور آیا ہے خاتم النبیین　نجم ثاقب ای نیک آئیں
اور آیا رؤف نام والا　ایسا ہی رحیم بھی ہی آیا
اور آیا ہے نام نعمت اللہ　اور عروۂ وثقی بھی ای آگاہ
اور لکھتے ہیں مصطفےٰ الیقیں سب　نامونسے جو یہ خبر دیا سب
اسمای شریف کا وہ تعداد　آیا ہے کم و زیاد رکھ یاد
علامۂ وقت قسطلانی　لایا یہ مواہب اللدنی
تا نو دو نہ لکھے ہیں بعضے　جون نود و نو ہیں نام حق کے
کہ جتنے کتب ہیں آسمانی　ڈھونڈیں اگر انمیں سب اے گیانی
تشخیص ہوئے حساب اُن کا　بعض انسے بھی ہیں لکھے زیادہ
اسمائے شریف شاہ ابرار　ایسا ہی ہیں یکہزار اے یار
ہر وصف سے شاہ دو جہاں کے　جب نام ہیں تمام ایک نکلے
علامۂ قسطلانی اے یار　اسمائے رسول رب دادار
بس اشہر و اعظم اور امجد　ان سب سے ہی احمد و محمدؐ
ہیں اصل میں ایک ہر دو الحق　کہ دونو بھی حمد سے ہیں مشتق
احمد کی تو معنی معلا　ہے حمد زیاد کرنے والا
دنیا میں بھی آخرت کے دوبیاں　تعریف کئے گئے ہیں وہ جان
سکھلادیگا تب وہ حمد ایسا　سکھلایا نہیں کسیکو ویسا
کر الیسی ادای حمد اعظم　سر سجدہ میں رکھے اپنا اکرم
اے میرے حبیب میرے محبوب　کیا ہی سو تو بول اپنا مطلوب

جو چھتا ہے چاہ پاس میرے
بر لاؤنگا مقصداں میں تیرے

یہ کیسی خدا کی ہے عنایت
کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت

مختار ہے اپنی مملکت کا
صاحب ہے یقیں بڑی سکت کا

خالق ہے وہ سب اسی کے مخلوق
رازق ہے وہ سب اسی کے مرزوق

غالب ہے وہ سب اسی کے مغلوب
ہیں خوف سے سب اسی کے مرہوب

درگاہ میں اپنے باکرامت
دیتا ہے کرم سے اپنی عزت

اور منزلت و فضیلت و جاہ
عرفان و شہود و قرب درگاہ

حتی کہ خوشی بھی اپنی داور
حضرت کی رکھا خوشی میں مضمر

اور اپنی محبت معلا
حضرت کی ہی پیروی میں رکھا

وہ پیروی جو کہ چھوڑ ڈالا
ہی دوستی حق کی توڑ ڈالا

حضرت کو غرض خطاب معبود
جب ہوئے گا در مقام محمود

تب چاہینگے خلق کی وہ راحت
کھولینگے وہاں در شفاعت

اس روز یہ رتبۂ معلا
حضرت کے سوا نپائے دوسرا

جب عالم اولیں یکسر
اور عالم آخریں یکسر

نام اس لئے آپکے مجدد
ہیں جانئے احمد و محمد

حضرت کلیم او رعیسی
احمد ہی لئے ہیں نام والا

لیکن یہی قول حق ہے سمجھو
بیشک ہیں قدیم نام ہردو

تفضیل کا ہی وہ جان صیغہ
اس رمز سے ہو تو خوب آگہ

اور آئی روایت ای مودب
کہ نام رکھا یہ آپ کا رب

اور ابن عساکر خبردار
یوں نقل کیا زکعب احبار

ای میرے پسر تو میرے بعد از
میرا ہے خلیفۂ معزز

تو یاد کریگا حق کو جدم
لے نام محمد معظم

حالانکہ میں روح و طین میں تھا
اسوقت نہیں ہوا تھا پیدا

اور چاہتے ہیں خوشی مری سب
چاہتا ہوں میں خوشی تری اب

حالانکہ وہ بے نیاز ہے گا
کچھ اسکو نہیں کسی سے پروا

ذات اسکی حمید اور غنی ہے
لایق اسے کبر اور منی ہے

حاکم ہے وہ سب اسی کے محکوم
عالم ہے وہ سب اسی کے معلوم

پاایں وہ خواص نائبوں کو
وہ اپنے لئے مقربوں کو

لیکن جو مراتب معظم
درجات رفیع و شان اعظم

بخشا شہ مرسلیں کو جیسی
بخشا نہ کسی نبی کو ویسی

اور اپنی اطاعت مطہر
حضرت کی رکھا اطاعت اندر

پیرو جو ہے آپکی سنن کا
ہی دوست خدائے ذوالمنن کا

اللہ نرکھے دوست جسکو
حضرت بھی نرکھے دوست اسکو

جو چھتا ہی چاہ ای پیمبر
کرتا ہوں عطا تجھے معتبر

تب آپکی عرض ہوئے مقبول
بر آویگا آپ کا یہ مامول

اقدام اسمیں نہ کوئی کریگا
نا مرسل و نا فرشتہ حاشا

یہ دیکھیں گے رتبۂ گرامی
حضرت کو سراہینگے تمامی

بعضے لکھے ہیں ای مکرم
احمد سے ہے تسمیہ مقدم

اگلے کتب سماویہ میں
مذکور یہی ہے نام سمجھیں

تعظیم کثیر پر نظر کر
احمد کہے اسکو وہ پیمبر

روایت

خلقت کے ہزار سال آگے
تخلیق جہاں ہے بعد اسکے

کہ شیث نبی کو باصفوت
آدم نے کئی ہے یہ وصیت

تقوی پہ تو کر ہمیشگی بھی
لے ہاتھ میں استواری سی

دیکھا ہوں میں نام پاک اسکا
کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا

بعد اسکے کیا ہوں میں خوشی سات
جسوقت طواف این سموات

حضرت کے اسماے عالی کے [illegible] کا بیان

دیکھا نہیں کوئی جائے گہ ہے — لکھا نہ محمدؐ اس میں ہووے
جب میرے تئیں وہ رب عزت — بخشا ہے بہشت میں سکونت

کوئی قصر کوئی در و دریچہ — میں نے نہ بہشت میں کہ دیکھا
پر نام مبارک محمدؐ — مرقوم تھا اسپہ ای مؤید

حور و ملکی جبیں پہ ای مؤدب — طوبیٰ کے شجر کے برگ پہ سب
اور سدرہ کے ہر ورق کے اوپر — اور پردوں کے حاشیوں پہ یکسر

آنکھوں میں فرشتگاں کے زیبا — وہ نام شریف ہی لکھا تھا
پس ذکر مبارک محمدؐ — ای میرے پسر تو کریئے ازید[عہ]

روایت

کہتا ہے ابوہریرہ اے یار — ارشاد کئے رسول مختار

معراج کی رات بیچ خوش ڈھب — افلاک پہ لیگئے مجھے جب
میں کوئی نہ آسماں پہ گزرا — پر اسپہ میں اپنا نام دیکھا

از کلمۂ طیبہ ای گیانی — مرقوم تھا اسپہ جزو ثانی
بوبکر کا نام بھی تو دیکھا — پیچھے مرے نام کے لکھا تھا

اور آئی ہے دوسری روایت — آدم کہتے تھے در مصیبت
یارب ز برکت محمدؐ — از عزت و حرمت محمدؐ

اب میری خطا کو بخشدیجے — توبہ بھی مرا قبول کیجے
اسطرح کہا ہے حق نے اُن کو — پہچانا کہاں سے ہے اُسے تو

آدم نے کہا ہے تب خدایا — ہر جائے بہشت میں میں دیکھا
کہ کلمۂ طیبہ مطہر — لکھا تھا وہاں بخط انور

آئی ہے روایت اور دیگر — عبدی و رسولی تھا محرر
سمجھا اس سے میں غیر وسواس — وہ اکرم خلق ہے ترے پاس

توبہ کیتیں پس انکے مولا — حضرت کے ہی یمن سے قبولا
اس آیت باصفا کی تاویل — بعضوں نے کہی یہی ہے تفصیل

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ — سورۂ بقرہ

اور قاضی عیاضؒ و المناصب — لایا ہے شفا کئے عجائب

کہ اس سے ثبوت کو یہ پہنچا — بے شبہ زمیں پہ بھی کئے جا
وہ نام معظم و مطہر — پائے ہیں لکھا ہوا مقرر

ایک سنگ قدیم ایک جا تھا — یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا
مُحَمَّدٌ تَقِيٌّ مُصْلِحٌ اَمِيْنٌ

اور پائے ہیں ایک سنگ دیگر — عبرانی لکھا تھا خط یہ اوپر
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جَاءَ الْحَقُّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ۔ یعنے نام سے تیرے ای پروردگار آیا حق تیرے رب کے طرفسے زبان عربی روشن سے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت لینے کے مگر اللہ محمدؐ رسول ہیں اللہ کے لکھا اسکو موسیٰ ابن عمران نے

اور شہر ہے ایک در خراساں — پایا تھا تولد یک پسر وہاں
ایک پہلو پہ اسکے اے برادر — تھا کلمۂ طیبہ محرر

ہے ہند میں پھول اک عجب تر — دیکھے ہیں اسے ثقات اکثر
کہ کلمۂ طیبہ ہے مسطور — از خط سفید اسپہ پر نور

علامۂ دین ایک معظم — مرزوق کا جو پسر ہے اکرم
یوں نقل کیا ز ابن صوحان — دیتا ہے خبر وہ اسطرح جان

ہم ہند کے بحر میں تھے یکبار — سیار جہاز ہو کے اسوار
بہنے لگا ایک تند بارا — ہوتا تھا جہاز زیر و بالا

پہنچے وہیں اک جزیرے اندر — کشتی کو دیئے ہیں جلد لنگر
ایک سرخ وہاں نظر پڑا گل — خوشبوئی تھی اسکی تیز بالکل

[عہ] یعنی بہت زیادہ ۱۲

مرقوم سفید خط سے خوشتر | تھا کلمۂ طیبہ ہی اوس پر | اور دیکھے ہیں ایک پھول دوسرا | رنگ اس کا سفید خوشنما تھا

اور اوسپہ بخط زرد بے ریب | مرقوم بھی یہ عبارت ازغیب

بَرَاءَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ۔

اور ابن عزیم کی معتبر ہے | تاریخ ہے ایک اے برادر | اور اس میں علی ہاشمی سے | منقول ہے نقل یہ سمجھ لے

کہ ہند میں ہیں جو بعضے قریئے | ایک پھول بڑا اہم انمیں دیکھے | خوشبو تھا سیاہ رنگ اس کا | تھا اسپہ سفید خط سے لکھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ اَبُوبَكْرِ الصِّدِّيقُ عُمَرُ الْفَارُوقُ

کسب

راوی کہتا ہے جب میں دیکھا | خاطر میں مرے یہ شبہ آیا | شاید کہ لکھا ہی کوئی اسپر | اب دیکھوں بھلا میں پھول دیگر

اس قسم کے پھول کی ہے کلی | یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی | اسپر بھی وہی لکھا ہوا تھا | تب دور ہوا وہ شبہ میرا

ایسے ہی وہاں بہت عجائب | دیکھا ہوں نوادر و غرائب | اس قریئے کے لوگ سب تھے گمراہ | پتھر ہی کو پوجتے تھے وے آہ

نا انکو تھی معرفت خدا کی | نا معرفت اسکے انبیا کی | کرتا ہے حکایت ابن مالک | عرفان کے راستے کا سالک

آیا تھا بلاد ہند میں جب | کرتا تھا میں سیر اسکا خوش تب | یک شہر کا نام ہی منیلہ | یا کہتے ہیں اسکے تئیں تمیلہ

درخت

اس شہر میں میں نے جاکے دیکھا | کہ یک شجر وہاں بڑا اچھا | میوہ اس کا اے نیک انجام | چھلکے کے تھا ساتھ مثل بادام

اس میوے کو شق کیا تو نکلا | یک ورقہ سبز تھا لپیٹا | سرخی سے لکھا ہی اسکے اوپر | سب کلمۂ طیبہ منور

اور ہند کے لوگ باعقیدت | اس جھاڑ سے ڈھونڈتے ہیں برکت | برسات کی جب کشش ہو بسیار | اور قحط میں جبکہ ہوں گرفتار

تو مین سے اس درخت کے تب | برسات وے مانگتے ہیں از رب | منک میں بوالبقا کے بھی یک | مذکور ہی یہ حکایت اے نیک

علامۂ یافعی حق بین | ایسا ہی بروضة الریاحین | کر نقل یہ بعض عالموں سے | اسطرح لکھا ہے بعد اسکے

ماہی

تھا ایک شکاری گرامی | یعقوب تھا اس کا نام نامی | میں اسکو حکایت یہ سنایا | وہ بھی لگا کہنے مجھسے ایسا

کہ نہر پہ ایک جاکے میں بھی | پکڑا تھا عجیب ایک مچھلی | کلمے کے یقین دو جزء انور | دو پہلو پہ اس کے تھے محرر

میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب | وہ کلمۂ طیبہ پڑھا سب | پانی میں ہی پس اسے بتکریم | میں دفن کیا زبہر تعظیم

ماہی

بردہ کا جو ہے قصیدۂ نیک | لکھتا ہی اسکی شرح میں یک | مرزوق کا تھا جو ابن والا | اسطرح کہا کہ میں نے دیکھا

یک ماہی کو لائے تھے پکڑ کے | دو زمرہ گوش پر تھے اسکے | وہ کلمۂ طیبہ کے اکرم | دو جزء شریف بس مرقم

خربزہ

کی نقل ہے اور اک جماعت | سب اہل دیانت و صداقت | یک خربزۂ عجب و نادر | یکبار ہیں دیکھے سب بے فاخر

تھا رنگ وہ خربزیکا پیلا | اجلے تھے خطوط اوسپہ زیبا | اور اسکے خطوط سب منور | مارے ہوئے حلقہ تھے مدوّر

اور سارے خطوط سے نمایاں — یک پہلو پہ اسکے ای سخنداں
پہلوی دگر بخط روشن — احمد کے تھا نام سے مزین
اور نقل ہے جبکہ ای نکوفال — ہجرت سے تھے آٹھ سو پہ نو سال
اک بیل پہ ہوگیا نمودار — نظارگیاں تھے اسکے بسیار
اور جو ہی کتاب لطبن مفہوم — یہ نقل ہے دیکھ اس میں مرقوم
خوشبوی تھی اس سے اک مہکتی — سبزی تھی وہ برگ سے ٹپکتی

اللہ کا نام تھا بخوبی — منقوش یقیں بخط عربی
ہو وے جسے حرف کی پہچانت — پڑھتا تھا وہ خط باکرامت
انگور کا اک عجیب دانہ — از قدرت قادر یگانہ
از خط سیاہ اے مجید — تھا اسپہ لکھا ہوا محمد
دیکھے ہیں کہ جھاڑ اک بڑا تھا — اک برگ بڑا اسے لگا تھا
اور اسمیں لسرخی و سفیدی — ظاہر تھے یہ تین سطر عربی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان الدین عند اللہ الاسلام

معلوم ہوا ازیں روایات — مفہوم ہوا ازیں حکایات
اللہ کے نام سے قرین ہے — اور اس سے جدا کہیں نہیں ہے
حیوان و نبات اور حجر پر — برگ و گل و غنچہ و ثمر پر
آثار یہ سارے فی الحقیقت — ہیں اسکے دلائل نبوت
اسپر بھی جو کوئی ضلیل و احمق — سمجھے نہ اسے رسول برحق
دوزخ سے نہ رستگار ہی وہ — دو جگ میں ذلیل و خوار ہی وہ
پاوے دو جہاں کی وہ سعادت — ہی اسپہ سدا خدا کی رحمت
ہی نقل امام شافعی سے — اللہ کی رحمت اسپہ ہووے
اسقف لوگ اسکو بولتے تھے — لیتے تھا الیقین وہ عالموں سے
نصرانیت اپنی کیوں تو چھوڑا — کہہ دیجئے کیا سبب ہے اسکا
دریا کے جو درمیاں پہنچا — ناگاہ جہاز میرا ٹوٹا
پایا ہوں جزیرہ ایک اے یار — پھل دار وہاں بہت تھی اشجار
اک نہر رواں تھی بس مصفا — پانی تھا بہت ہی اسکا میٹھا
تا مجھکو دکھاوے راہ داور — بس آئی ہے رات دن گزر کر
یک اسکی پکڑ کے شاخ کئی تیں — رکھ اسپہ سر اپنا سو رہا ہیں
کہتا تھا فصیح جانور تب — یہ کلمہ طیبہ ای خوش مذہب

کہ نام امام مرسلیں کا — بے شبہ نشان شاہ دیں کا
نام اسکا یہ علوی و سفلی — ہی عرش سے لیکے فرش تک بھی
ہے قدرت کاملہ سے پیدا — ذو العقل نہ اسپہ کیوں ہو شیدا
اور اسکے سوا دلیل روشن — اس شہ کے ہیں معجزات بین
ہی اسکی شقاوت و ضلالت — یا اس کا تعصب و عداوت
اور لاوے جو کوئی اسپہ ایماں — تابع رہے اسکا از دل و جاں
یہ کلمۂ طیبہ کے برکات — کہیں نگے دوام اوسکو درجات
کہ میں مکہ کو جب گیا تھا — نصرانی کو اک وہاں میں دیکھا
کعبے کا طواف کر رہا تھا — دیکھ اسکو میں اسطرح سے پوچھا
بولا کہ جہاز پر ہوا سوار — دریا میں چلا تھا میں جو یکبار
تختے پہ رہا میں اک سلامت — موجیں لگی مارنے بشدت
پھل اسکے تھے شہد سی بھی میٹھے — مسکے سے بھی نرم وہ بہت تھے
خوش اسکو ہوا میں دیکھکر تب — کہ کھاؤں نگا یہو نگا ہیں یہ سب
ہوی مجکو درندگو کی وحشت — یک جھاڑ پہ چڑھ گیا بسرعت
جب گزری ہے نیم شب مقرر — اک جانور آیا آب اوپر

لا الٰہ الا اللہ الغفار محمد رسول اللہ المختار

خشکی پر ہے وہ جبکہ آیا / میں غور سے خوب اسکو دیکھا
تھے اونٹ کے چار پاؤں اسکے / مچھلی کی تھی دم بھی اسکو پیچھے
مضطر ہوا بھاگنے کو لاگا / تب مجکو وہ جانور پکارا
یہ سنکے وہیں کھڑا رہا میں / آگے نہیں یک قدم بڑھا میں
نصرانیت اپنی اس سے بولا / وہ زجر میں یوں زبان کھولا
جنات میں مومناں جو ہینگے / سرحد یہ انہیں کا ہے سمجھ لے
میں پھر کے وہ جانور سے پوچھا / اسلام وہ کیا ہے مجھکو فرما

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

چہتا ہی تو کیا یہاں کا رہنا / یا اہل و عیال پاس جانا
بولا کہ تو ٹہر کچھ یہاں اب / تا لاؤں ترے لئے میں مرکب
اور مجکو کیا ہے یہ اشارا / کہ اسمیں تو اب سوار ہوجا
یہ قصہ کہا میں انسے ایجان / وے سنکے ہوئے ہیں سب مسلماں
کہ ہند میں بر مزار آدم / ہی ایک عجب درخت اعظم
ہر گل کو ہیں اسکے سات پتے / ہر پتے پہ قدرت خدا سے
اس شہر کا حاکم اے برادر / رکھا ہی موکلونکو اوس پر
وہ دیوے خزینہ دار کے ہاتھ / کہ اسکو جتن رکھے وہ دن رات
تب اپنے کرم سے رب عزت / کرتا ہے شفا اسے عنایت
اس شخص کے جاوے چشم سے عیب / بینا وہ یقیں تبھی ہووے بے ریب
جس پتے پہ لکھا ہووے کلمہ / جب اسمیں ہیگا یہ کرشمہ
اللہ و رسول کی محبت / اس قلب میں کی ہے اقامت
نین دو ز فضل ایزدی ہے / یہ برکت نام احمدی ہے
ہوجاتا ہے غیب بالیقیں وہ / آتا نہیں پھر نظر کہیں وہ
طاقت کوئی جانور نپاوے / کہ برگ شریف کو وہ کھاوے

سر اسکا تھا جانور کے سر سا / اور منہ تھا تمام آدمی کا
تب اپنے میں جانکے خطر سے / اس جھاڑ سے جلد تر اترکے
کہ ٹہر نہ دوڑ آگے ایسا / ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا
پوچھا مجھے پھر وہ نیک آئین / کہ بول ترا ہی کونسا دین
غفلت میں نہ عمر کھوای ناداں / ہو جلد محمدی مسلماں
ایمان اگر نہ لائیگا تو / انسے نہ اماں پائیگا تو
وہ مجکو کہا کہ بول اسدم / یہ کلمۂ طیبہ معظم
یہ کلمہ پاک میں پڑھا تب / پوچھا مجھے کیا ترا ہے مطلب
میں اس سے کہا کہ چاہتا ہوں / کہ اپنے عیال پاس جاؤں
یہ بول کے بحر میں وہ ڈوبا / کشتی ہی وہ ایک جلد لایا
بس میں بھی چڑھ گیا ہوں اوپر / بارا تھے نصارا اسکے اندر
لایا یہ معارج النبوہ / یہ نقل عجیب لے حق آگہ
ایک سال کے درمیاں دو بار / لایا کرتا ہے وہ شجر بار
سب کلمہ طیبہ ہے مرقوم / وہ ہوتا ہے خوب صاف معلوم
جو گرتے ہیں پھول اس شجر سے / چن لیوے وہ وقت نظر سے
جب ہوتا ہے کوئی شخص بیمار / کرتے ہیں دوا اسی سے لے یار
اور برگ کو اسکے جبکہ گرچن / تا بینا کے چشم میں لگاویں
اللہ نے یہ رکھی ہے برکت / اس نام شریف میں برحمت
از خامۂ قدرت الہی / جس دل میں لکھا ہو وہ کما ہی
اس دیدۂ دلکو دیوے وہ اور / گر نور بصیرت لے برادر
اور اس سے بھی جان یہ ہی عجب تر / پتا گرے اس سے جو زمیں پر
یا ہوتا ہی گم زمیں کے اندر / لیجاتے ہیں یا ملک سما پر
اس برگ شریف کو بھی لیجا / آتش بھی جلا سکے نہ زنہار

جس دل میں یہ نام جا کیا ہو
جس دل میں لائے مصطفے ہو
اس شخص کا بلکہ نور ایماں
جب ہووے صراط پر درخشاں

جُز یا مؤمن فانّ نورک اطفیٰ لہبی

تو جلد گزر کہ نور تیرا
دیتا ہے بجھا یہ شعلہ میرا
در باغ دل وزمیں جاہا
جز مہر محمدی نکشتم
با نور محمدی شکے نیست
کز اہل سعادت و بہشتم
میں لایا ہوں در ریاض اظہر
صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ
اور شہر رجب کی جانیو تم
کر میری روا ہر ایک حاجت
اب ختم بفضل حقتعالے
وہ شب تھی بزرگ بست و ہفتم
کر خاتمہ میرا بر شہادت

امید ہی آتش سقر بھی
اسپر نہیں کچھ اثر کرے گی
فریاد کرے گی نار اس سے
ہو مضطر و بے قرار اس سے
یعنے وہ کہیگی تب اے مومن
ای بندۂ نیک و پاک باطن
کیا نام نبی کی ہے فضیلت
کیا رکھی ہے اسمیں حقنے برکت
اسرار محبت محمد
بر صفحہ جان و دل نوشتم
کچھ نام نبی کے خیر و برکات
کچھ اور فضائل و کرامات
گر چاہے تو دیکھ لے برادر
لو دیہ تھا ایک جب مقرر
اسمائے نبی کے یمن سے اب
پہنچا برسول و آل و یاراں

خاتمہ

سن ایکہزار و دو صد او پر
اس نسخے کو کر قبول یارب
صلوات و سلام ہمیشہ ہر آں

تتمہ

فضیلت اسم محمد و احمد سے نام رکھنے کی حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے ریاض الازہر میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میدان محشر میں دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وے عرض کرینگے الٰہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئے کہ جنت میں جاویں ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہونکہ جس کا نام محمد یا احمد رہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا تم ہر دو کا نام محمد و احمد ہے پس جنت میں جاؤ۔ روایت ہی کہ حقتعالے نے فرمایا ای میرے حبیب جو شخص تیرے نام سے موسوم ہوگا اسکو عذاب ندونگا۔ روایت ہے کہ جس کا نام محمد ہو آنحضرت اسکی شفاعت کرکے داخل جنت کریں گے اور جس کا نام محمد ہو اسکے گھر میں برکت رہیگی **حکایت** حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نہایت نفرت رکھتے تھے جب وہ مرگیا بنی اسرائیل اسکو لایق کفن و دفن نجان کے اسکے پاؤں رسی باندھکے کھینچتے ہوئے لیجاکے سنڈاس میں ڈال دیئے حضرت موسیٰ کو وحی آئی کہ اسکو وہاں سے نکال کے غسل و کفن دیجئے موسیٰ علیہ السلام عرض کئے الٰہی وہ تو بڑا بدکار تھا پھر اس کے لئے یہ حکم کیا حقتعالے فرمایا کہ سچ ہے کہ وہ ایسا ہی بدکار تھا لیکن یکبار وہ توریت پڑھتا تھا اسمیں میرے حبیب کریم کا نام محمد کو دیکھا بہت شوق و تمنا سے اس مبارک نام کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا تمامی عمر میں یہ ایک ہی نیک کام اس کا ہمکو پسند آیا پس اسکی برکت سے ہم اسکے سب گناہونکو بخشدیئے ایسے اور بھی فضائل اس نام مبارک کے آئے ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں۔ ع اس مبارک نام پر کیوں کر فدا ہوویں نہ ہم ٭ وباللہ التوفیق۔

شمائل محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خداوند تعالیٰ / بھی نعت مصطفےٰ سا نادر والا

کچھ اک حضرت کے اوصاف و شمائل / [?]ب کرتا ہون تا ہون آشنا دل

مسلمانونکو سب لازم ہے واللہ / کہ حضرت کے شمائل سے ہون آگاہ

لکھا ابن حجر فخر افاضل / تو دیکھو اسطرح در شرح شمائل

شمائل اور اوصاف پیمبر / تواتر سے ہون ثابت جسطرح پر

خلاف اسکے کرے گر کوی خاطر / تو ہوگا وہ یقین بے شبہ کافر

چنانچہ مصطفےٰ کا رنگ والا / جو گورا تھا کہے کوی اسکو کالا

دیا بولے نہین قرشی تھی حضرت / دیا از رہ بے ریشی میں [?]

پس اس سرور کے اوصاف شمائل / تواتر سے جو ثابت ہووے قائل

بیا تنک اسکو جانے یا ضرورت / مسلمانو نسے ہر اک مرد و عورت

کہ جسدم ذکر آن خیر البشر ہو / تو صورت آپکی پیش نظر ہو

حضور مصطفےٰ مین رات اور دن / رہی حاضر سدا از راہ باطن

ملے ہمکو کہان ویسی زبان ہو / کہ جس سے اس شمائل کا بیان ہو

کہان اک خادمہ تیان کو طاقت / کہ لکھے مصطفےٰ کی حسن سیرت

زبان جبریل کی قاصر جہان ہو / تو پھر انسان کو امکان کہان ہو

مصور سے ہی ہووے وصف تصویر / نہین زیبا بیان اور ونکی تقریر

یقین جو حسن صورت حسن سیرت / خدا نے آپ کو کی تھی عنایت

کمال اعتدال ان کو جو بخشا / کسی کو نہین دیا [?]

کوی اس شان کا مخلوق والا / نہین پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا

وہی سب خلق مین ہی فرد یکتا / نہین کوی نظیر و مثل اونکا

بہ تعریف جمال شاہ ابرار / صحیح آئے بہت اخبار و آثار

کرون گر شرح انکی ہو مطول / بیان کرتا ہون کچھ تھوڑا مجمل

وے حدیثین جو حضرت کے صورت مبارک کے بیان مین آئے ہین

کہا ہے ابن عازب نے بڑا کر / تھے خوش خو خوبرو بیشک پیمبر

کہا ہے بو ہریرہ نے کوی تھی / نہ [?] بہتر آپ سے دیکھا نہین ہے

کہا ہی کعب بن مالک نے سنئے / جبین مین جب شکن حضرت کے پڑتے

جبین ہوتی تھی روشن اسطرح سے / کہ ٹکڑا چاند کا جسطرح چمکے

ابی اسحٰق سے آئی روایت
کہی وہ چہرہ سا لالہ دوران
کہا ابن ابی ہالہ نے اکرم
بھی رہتے تھے دونوں پر نہایت
کہ جب ہوتے رسول اللہ شاداں
تعالی اللہ یہ حسن خداداد
روایت ہے علی سے شہ کی آنکھیں
بھی از خود سرمگیں تھیں چشم والا
کہ حضرت دیکھتے تھے ای برادر
لکھا قاضی عیاض با صفا نے
نظر اس بادشاہ انبیا کی
کبھی سوئے سما کرتے نظر ہاں
نماز اس کے جو پڑھتے تھے پیچھے
رکوع و سجدہ تم کرتے ہو جو ہاں
کہ جیسا آپ کا سب کہتے احوال
کہ رویت رویت بصری رہا او
اگر وہ روایت بصری رہیگی
دیا کچھ دیکھنے حضرت ای ذیشان
اگر وہ رویت قلبی ہے سمجھو
احاطہ درک محسوسات میں بھی
نماز و نہیں ہو یا بروقت دیگر
خدای غیب دان بالذات آخر
بھی مژگان شریف شاہ ابرار

کہ تھی ہمراہ اک نیک عورت
تھا با تحقیق مثل بدر تاباں
رسول اللہ تھے ختم و مفخم
جلیل المرتبت باعز و حرمت
تو ہوتا چہرہ آئینہ سا تاباں
تھا کہ سدرہ پہ دیکھا ای نیک نہاد
نہایت خوبصورت اور بڑی تھیں
لگا ہی ہوتی ان کو سرمہ گویا
اندھیری رات اور دن برابر
یقین اپنی شفا کے درمیانے
سمجھ اکثر زمین کے ہی طرف تھی
وہ وجہ انتظار وحی تھا جان
سو فرماتے تھے ان کو اسطرح سے
ہے ظاہر وہ نہیں ہے گر چہ پنہان
نہ جانے کوئی غیر رب متعال
رہی یا رویت قلبی وہ سمجھو
تو ظاہر ہے کہ یہی آنکھوں سے ہیگی
نہ لازم تھا جہت آگے کا ہی جان
تو بیشک وحی اور الہام سے ہو
جو اس پاک کو بخشا تھا یونہی
جو جب چاہی یقین خلاق انس و جان
رسل اور اولیا کو اپنے ایجان
تھے پیوستہ دراز اور تھی گھاندار

وہ کی ہے حج بھی سیر ساتھ اکر
میں آگے آپ کے اور بعد اسلا
کہ یعنی ابن جمیل و خوبصورت
مواہب میں امام قسطلانی
بھی اسمیں عکس پڑتا تھا دیکھا
کہاں یوسف نبی میں حسن ایسا
سفیدی میں تھیں باریک خط لال
امام دین بخاری پاک انفاس
بھی شیخ بیہقی فیاض یکتا
ثریا میں جو ہیں گیارہ ستارے
حضور غایت شرم و حیا کا
بھی آگے اور پیچھے پیدا ای جان
کہ سجدے اور رکوع اندر ای ہمدم
نہ وہ رویت کی حقیقت ای برادر
یہ آوے عقل بشر میں جو تقبیل
نماز دین ہی ہوے خاص یہ بات
تو پھر جز و تن میں شک کے مولا
کہ حضرت کو خداوند سبب ساز
بدرک علم معقولات جیسا
یہ نسبت اس امام انبیا کے
کرے مکشوف حضرت پر ای گیانی
کرے مکشوف جب چاہے جو حالت
مبارک کان تھے دو کان ایمان

میں پوچھا اس سے کچھ وصف پیمبر
نہیں دیکھی ہوں ہر گز مثل انکا
نظر آتے تھے سب کو انکو حضرت
نہایہ سے کیا ہے نقل رافعی
در و دیوار ہوتے تھے نمودار
کرشمہ تھا یہ حسن احمدی کا
کمال حسن پر یہ آیت دال
روایت یوں کیا از ابن عباس
ہے بی بی عائشہ سے یونہی لایا
رسول اللہ انکو دیکھتے تھے
بلا شک جانئے اس کا سبب تھا
برابر تھی نظر حضرت کی یکساں
کبھی پیمبر سے جلدی مت کرو تم
خدا ہی خوب جانے ہے مقرر
یہی ہر جانئے اب اسکی تفصیل
دیا ہے عام سب اوقات دن رات
ہے قادر قوت بصری دیا تھا
دیا تھا اپنی رحمت سے یہ اعجاز
احاطہ ذات نبوی کو دیا تھا
بلا شک شش جہت بھی ایکہی تھے
نہیں بالذات ہے غیب دانی
یہی ہے اعتقاد اہل سنت
سماعت میں بھی تھی اک شان اعجاز

حالت انتظار وحی میں آنحضرت چشم مبارک

بصارت شریف

مژگان شریف

یہ بیداری و خواب دونوں نزدیک — سنا کرتے تھے یکساں وہ نہ تھا شک
بھی فرماتے تھے تم سنتے نہیں جو — بلاشک میں سے آشنا ہوں سمجھو

اطیطہ آسمان سے میں ہوں ہمراز — سنا کرتا ہوں یعنی اسکا آواز
کہیں اک شبر کی نہین اسمیں جگہ — وہاں پر یک ملک ہی سربسجدہ

کشادہ بھی تھی پیشانی فاخر — بھی اک نورانیت تھی اس سے ظاہر
کہے ہیں اثر طالع ای سخندان — پیشانی سے ہی ہوتا ہے تمایان

لکھیں تقدیر جو در شکم مادر — ہی پیشانی پہ ہی وہ بھی مقرر
بلند اس شہ کی تھی بینی والا — تھا تابان اس سے اک نور مجلّا

عجب اس نور کی ہے اک بلندی — تھی رخشاں آپکے بالائی بینی
نظر آتا تھا یون وہ نور اطہر — کہ گویا سر بسر چڑھتا ہے اوپر

بھی شفتین مبارک یعنے دو لب — تھے الطف او احسن اور خوشتر از سب
تھے دندان مبارک مصطفیٰ کے — عجب روشن زیادہ موتیون سے

علی کہتے ہیں دو آگے کے دندان — تھے بالتحقیق روشن اور تابان
یہ آیا در حدیث ابن عباس — کشادہ لب تھے اجمل سید الناس

بھی باہم تھے کشادہ سے اسخندان — جواز بس خوشنما آگے کے دندان
کرین جب بات یون ہوتا تھا منظور — کہ گویا ہی نکلتا اس سے یک نور

لعاب پاک میں حضرت کے ای میر — شفای مرض مہلک کی تھی تاثیر
علی کے جب کیے آشوب آنکھیں — لعاب اپنا نبی ڈالے ہیں اسمین

شفا بخشا اسی ساعت میں داور — اسیدن جاگئے وہ فتح خیبر
بھی پس خوردہ نبی کا آپ یکبار — جب یک کنوین میں لا ڈالے ہیں ای یار

وہ کنوین سے تھی بے شبہ سمجھو — جھلکتے کو لگی ہے مشک کی بو
انس کے چاہ میں بھی آمودب — لعاب پاک حضرت کا پڑا جب

وہ آب شور شیرین ہو گیا ہے — مدینے میں وہی خالق رہا ہے
ہنسا حضرت کا تھا اکثر تبسم — یقین تھا ضحک کمتر جانیو تم

وے ہنستے میں اس سرور کے ای یار — کبھی قہقہہ نہ تھا زنہار زنہار
تبسم مسکرانا ہی تو پہچان — ضحک ہی جس سے دندان ہوں نمایان

وہ قہقہہ ہی بلند ہو جس سے آواز — وقار اس سے یقین جانو ای دیندار
بھی دل ہوتا ہی مردہ جان اس سے — تو دوری بے صدا ہر آن اس سے

ہی آئی بو ہریرہ سے روایت — کہ کرتے تھے کبھی گر ضحک حضرت
تو دیوارین سپید ہوتی تھے رخشان — ہوں رخشان جون زنور مہر تابان

تھا مثل ضحک رونے کا بھی انداز — کہ رونے میں تھا حضرت کے آواز
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزان — بھی ہوتا جوش سینہ دیگ سا جان

تہجد اور تلاوت اور دعا جب — کرین روتے تھے اکثر مصطفیٰ تب
وہ رونا تھا برائی فکر امت — دیا تھا باعث رقت بمیت

تجلی جلال رب متعال — بھی جیسے تی تو روتی تھے در انحال
بیان سن اب تو اعضای نبی کا — مبارک آپکے بے سر سے تا پا

بزرگ و خوشنما حضرت کا تھا سر — نشان ہی یہ کمال عقل اوپر
قتادہ نے کہا پوچھا انس سے — کہ فرمایا تھے حضرت کے گیسے

کہا موئی مبارک مصطفیٰ کے — نہ آویزان کشیدہ بھی نہیں تھے
بیاتے ہین تھا دو تو ہمرای بھائی — بڑی ظاہر تھی اس سے خوشنمائی

پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک — ہی دوسرا قول تا دوش مبارک
روایت ایک آئی ہے ای باہوش — درازی انکی تھی تا نرمہ گوش

یہ وجہ اختلاف و انکی تطبیق — لکھے ہیں اس طرح ارباب تحقیق
لگاتے تیل اور شانہ کرتے — نظر آتے مبارک بال لیکن

وگرنہ کم نظر آتی درازی — تھے موی پاک وہ یکحال بر ہی
بھی آئی یک روایت ای حق آگاہ — کہ کترانے سے وہ ہوتے تھے کوتاہ

یہ کترانا مانند موئے سر کا
نہ گاہے حج و عمرہ کے سوا تھا

لگاتا تیل اور کنگھی بھی کرتا
کبھی دھونا اہتمام انکا یہ ہوتا

کبھی وہ بیٹھنے گر راستے پر
بہت مکروہ کہتے تھے پیمبر

جیسے اکثر بشغل علم و طاعت
کبھی اکثر عقل کی پڑتی ہو حاجت

منڈا دینا ہے سر کا انکو اولیٰ
یہی اکثر عمل ہے سالکوں کا

سنا ہے جب از شاہ رسالت
کہ ہر بال کی بن میں ہے جنابت

مبارک ریش اس سالار دین کی
گھنی بہت اور بہت ہی خوشنما تھی

گر بعضے لکھے اسکی درازی
کہ ریش میں چار انگل کی ہی تھی

کہ بیش و طول داڑھی کو اپنی
مبارک بال آنحضرت کو لیتے

کہ موچھیں اپنی کتراتے ہو تم
خلاف اسکے جو سونگا کرو تم

یہی اولیٰ ہے اسکا جان مقدار
کہ ظاہر ہو کتابوں سے لکھے ای یار

منڈانے میں بھی موئے زیر لب کے
معتبر اختلاف آیا ہے سمجھے

اور اندازہ میں داڑھی کے بھی اب ان
اگرچہ اختلاف آیا ہے پہچان

کہ بعضے چار انگل سے ہو کم
چلے آئے روا یا اے مکرم

مشائخ اور اہل علم کے تئیں
زیادہ بھی روا اس سے لکھے ہیں

تھے کتراتے جو اس سے زیادہ
ہوئے تھا عمل در حج و عمرہ

کہ موچھیں اپنی زاید کتر داو
یہ داڑھی اپنی دونہی چھوڑ دیجے

مبارک عنفقۂ اعظم کی یعنی داڑھی
تھی بیشک نہیں چھوڑی اور یہی

مبارک سر میں بھی ایسا ہی سنئے
کہ تھوڑے ہی سے تھے بال اُجلے

کیے اکثر خضاب ریش اکرم
نہیں گاہے کیے سالار عالم

روایت ہے بروز جمعہ سرور
کبھی پنجشنبہ کے دن از قول دیگر

کبھی ناخن تراشی کا تھا یہ طور
سوا اسکے نہ کچھ ثابت ہوا اور

بتاتے شبہ کرتے تھے اسی سے
انگوٹھے پر اسکے ختم کرتے

تو رکھنا بال کا پس ہے سنت
سدا گر ہو سکے انکی حفاظت

نہ چھوڑیں اسطرح کر اہتر و خوار
کہ بیٹھے جاکے ہو جاویں گرہ دار

یہی وہ مکروہ ایسا جانتے تھے
زیادہ شغل میں رہنا اسیکے

بشغل علم و طاعت ای مودب
خلل ہو اہتمام بال سے جب

علی کہتے ہیں میں نے تب سے ان تو
بہت رکھتا ہوں دشمن جی سی سر کو

ریش مبارک

درازی میں اگر کچھ اسکا مقدار
نہیں مذکور در اخبار آثار

مخالف ہو اگرچہ بات اسکی
حدیث ترمذی میں جو ہی آئی

کبھی موچھیں بہت کتراتے تھے اظہر
ابیکا حکم بھی کرتے تھے اکثر

خلاف آیا اماموں کا ہی اسمیں
کہ کترانا ہی کس مقدار ہو چھیں

منڈانا اپنی موچھوں کا ہے بدعت
مگر ہے قول سے بعضوں کے سنت

ہے افضل نا منڈانا نزد سو اس
منڈانا دو طرف کا اسکے لا باس

ولیکن حنفیہ کے پاس آ یار
چہار انگل ہے داڑھی کا مقدار

اگر اس مقدار سے زاید ہی پاوان
تو واجب قطع کرنا اسکا ہے جان

روایت ہے کہ جو ابن عمر تھے
وہ مٹھی بھر پکڑ داڑھی کو اپنے

کبھی ہے ابن عمر سے ہی روایت
کہ فرماتے ہیں یوں شاہ رسالت

عمر عثمان علی کی ریش والا
مقرر ڈھانپتے تھے سینہ انکا

نبی کی ریش میں اے اہل تقدیس
اٹھارہ بال اجلے یا تھے انیس

خضاب ریش میں حضرت کے اے جان
خلاف آیا ہے اہل علم میں ہاں

کہ پیری آپکی پہنچی تھی جان
بسر حد خضاب ہی تک عنوان

مبارک لب لیا کرتے تھے پہچان
تھے کرواتے قلم ناخن بھی ای جان

کہ یہ ہی ہاتھ کی ای با سعادت
جو تھی حضرت کی انگشت شہادت

روایت ہے کبھی مسواک شانہ
جدا کرتے نہ اپنے سے ای دانا

مبارک ریش کو بھی شانہ کرتے
بھی آئینہ میں چہرہ دیکھتے تھے

ہے اسکی دید آئینے میں شایان
کہ سر قدرت حق تھا نمایان

خدا کے سانچہ قدرت میں بے مین
وہ تھی ڈہالی گئی با زینت و زین

تھی سیم خام میں آیا فتوت
کہان ویسی صفائی اور صفوت

بھی بعضون نے لکھا ہے اے خردمند
کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند

کسی شی سے بھی تشبیہ انکو کار
نہیں ہے جانیو اسکو سزاوار

شکم اور سینہ ہر دو بھی تھے ہموار
نہ تھی پہ سینے بلندی اینین زنہار

کہ کاغذ ایک پر ایک تہ کئے ہیں
کہ دیکھا ہون یقین اسطرح سے مین

سوا اسکے شکم سینہ پہ ای یار
نہیں تھی بال دُسری جا نمودار

مبارک تھی بغل براق و اجلے
بھی ہرگز بال کچھ اینین نہیں تھے

کہا ہے قرطبی اور شیخ طبری
کہ حضرت کے خصایص سے ہے یہ بھی

بھی سرق بغل سے حضرت کے سمجھو
صحابہ مشک کی سونگھے مین خوشبو

کہ ہے ڈہالی ہوی اک لوح سیمین
نہ لوح سیم بھی ایسی خوش آئین

دو دو شانونکے درمیان باکرامت
عجب منقوش تھا مہر نبوت

بھی لکھا اسین تھا کلمہ شہادت
کہ کہتے ہیں اسے مہر نبوت

اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرًا

وہ نقش خاتم پر نور و تابان
وہ ختم المرسلین کو خاص حق جان

مگر اس کی نبوت کی علامت
تھے سیدھے ہاتھ اسکے باصداقت

کہا کیا خوب مولانائے جامی
رکھے حق پاک اسکا سر سامی

دو بازوے مبارک اور زراعین
زمرفق تا سر انگشت بے مین

دو بند و دست میں کچھ تھی درازی
نشان تھی یہ بڑی جود و سخا کی

انس بولا حریر نرم و دیبا
نہیں دست نبی سے نرم تر تھا

کہا ہے سعد وہ سالار ابرار
عیادت کو مرے آئے تھے اکبار

گردن شریف و شکم کا بیان

جمال باصفا اس کا الحق
تھا جب اک مطلع انوار مطلق

مبارک تھی جو گردن مصطفیٰ کی
نہایت باصفا اور خوشنما تھی

بیان کیا اسکی ہو حسن و صفائی
بھی وہ نورانیت اور خوشنمائی

دئیے تشبیہ اس کو گرچہ بعضے
زبیری گردن اک ڈہالی گئی سے

صفوت اسکے سمجھانے کے خاطر
دئیے ہیں ایسی تشبیہات آخر

بھی تھا سینہ کشادہ آپکا جان
مسافت تھی دو شانونکے درمیان

کہا ہے ابن ہالی شکم والا
یقین کاغذ کے جیسا تھا مصفا

مبارک آپکے سینہ سے تا ناف
لکیر اک بال کی باریک تھی صاف

دو نو بازو دو کہندہئے اوپر
بہت ہی خوشنما تھے موی انور

مبارک بغل و پشت

جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا
مبارک رنگ بغلونکا وہی تھا

کہ یک ہی رنگ تھا بغل و بدن کا
نہیں اورونکو ہے یہ بات حاشا

مبارک پشت تھی ہموار ایسی
نہایت صاف پر انوار ایسی

ملایم سیم ایسا کب ہو ای یار
نگر دی جاوے یہ تشبیہ ناچار

مہر نبوت

کہ تھوڑا گوشت کچھ ابکا ہوا تھا
نہایت تھا منور اور مصفا

لکھا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ
یہ فقرہ اسمین تھا مرقوم خوشذات

از آیات الٰہی اے مکرم
وہ اک آیت تھی اور اک سر اعظم

وہب ابن منبہ نے کہا ہے
کہ مرسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے

مبارک بازو اور ہاتھ

یہ حضرت کی نبوت کی ای فاخر
نشان پشت مبارک پر تھی ظاہر

نبوت را تو لی آن نامہ در مشت
کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت

تھے پر لحم و سطبر و خوب خوشتر
بھی کچھ لمبے تھے انگشتان اطہر

بھی تھے پر گوشت کفین مبارک
بھی ریشم سے زیادہ نرم بیشک

وہ دست احمدی کے خیر و برکات
بہت مروی ہیں اعجاز و کرامات

بھی پیشانی پہ میرے ہاتھ رکھکے
شکم اور سینہ اور چہرہ پہ پھیرے

وہ دست پاک کی خنکی بلا شک
مین اپنے ہاتہ کو بعد از جو سونگھا

قامت مبارک

بھی ہر دو ساق اس کے رای یا آ
زمین پر جبکہ چلتے تھے پیمبر
کہون کیا قامت زیبا کی تعریف
نہ کوتہ نہ دراز ای صاحب دل

رنگ مبارک

بھی تن کو آپکے سایہ نہیں تھا
بھی گوری پن میں تھی پوری ملاحت

خوشبوی تن مبارک

بھی خوشبو آپکے تھی ایسی تن میں
کہا سونگھا نہیں ہیں کوئی خوشبو
روایت ہے تن عتبہ سے ایکبار
سبب پوچھے کہا وہ نیک محضر
کہ کپڑے تو اتار اپنے بدن سے
ہوی پیدا یہ بو خوش ہے تب سے
مدینہ کے در و دیوار سے ہان
کہ در خاک مدینہ خوب سونچھو
بلکہ فضلات نبوی میں بھی پہچان

فضلات شریف

زمین ہوتی تھی شق تب جانو تم
مبارک تن سے نکلے جو کہ فضلہ
سو از بہر قضای حاجت اک جا
نشان بول و براز با صفا کا
تو خوشبو اسے آتی تھی خوشتر
چنانچہ ام ایمن سے ہے مروی

جگر میں پیتے پایا ہون اب تک
تو بہتر مشک سے خوشبوئی پایا
تھے باریک و ضخیم و صاف و ہموار
تو لگتے تھے قدم پورے زمین پر
کہ خاصہ میں نہیں امکان توصیف
درازی کے تھا لیکن ساتہ مائل
کہ تن سب نور کا تھا یہ یقین تھا
نمک تھا اس سفیدی میں نہایت
کہ ویسی تو تھی مشک ختن مین
زیادہ آپکی خوشبو سے سمجھو
مہکتی تھی سدا خوشبوی بسیار
ہوے تھے آبلے میرے بدن پر
اتارا میں نے کپڑے اپنے تن سے
نہیں ہے تی ہے حکم میرے تھا کہ ہے
ابھی پائے ہیں وہ خوشبو محبان
معطر خاص اک ایسی ہے خوشبو
تھی خوشبو کہ مہکتی ای سخندان
براز و بول ہوتا اسمین تب گم
نہیں ہوتا تھا اسے کوی آگہ
ہوے یکدن نبی تشریف فرما
نظر آیا نہیں کچھ مجھکو اعلا
ہوا ہے مغز بس میرا معطر
جو اس سالار دین کی خادمہ تھی

تھی وایل بن حجر بولا ای آگہ
تھی خوشبو یونہی سب حضرت کی تن مین
بھی تھے پر گوشت ایسے ہر دو تلوے
بھی ہر دو ایڑیاں کم گوشت تھی جان
کہ سرو بوستان انس تھا وہ
مگر جب ساتہ وہ لوگون کے چلتے
مبارک آپکا تھا رنگ گورا
سفیدی ساتہ سرخی کے تھی مائل
انس جو خاص تھا حضرت کا خادم
تھی وہ بو خوش در مشک و عنبر
نہیں حالانکہ عتبہ کوی خوشبو
کہا میں جا کے حضرت سے یہ حالت
مبارک ہاتہ پر تب اپنے کر دم
کسی رہ سے گزرتے گر پیمبر
نشیلی تھا جو ارباب وجدان
کہ کوی مشک و عنبر میں بھی آیا
کہ جب بہر قضای حاجت ایکبار
بھی یک خوشبوئی پاتے تھے وہان سے
کہ ہے منقول از بعضے صحابہ
فراغت پا کے جب تشریف لاے
مگر اس جا پڑے تھے تین ڈھیلے
مگر حضرت کا پیشاب مطہر
کہ حضرت کے پلنگ کے نیچے ہر شب

کہ حضرت سے کیا میں نے مصافحہ
کہ بو ویسی نہیں مشک ختن مین
کہ آپ اس سے روان ہو جلد گزرے
لطیف و خوشنما ای نیک عنوان
نہال گلستان قدس تھا وہ
نظر آتے تھے سب گوئیں اونچے
جمال و حسن بھی تھا اسمین پورا
انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل
کہ تھا دس سال حضرت کا ملازم
نہیں تھی اور کوی خوشبوی دیگر
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو
مجھے یون حکم تب فرمائے حضرت
پھرائے تن پہ میرے دست اکرم
وہ رہ ہوتی تھی خوشبو سے معطر
خبر اس طرح سے دیتا ہے وہ جان
سمجھ ویسی نہیں خوشبوئی زنہار
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
مہکتی تھی یقین جو اس مکان سے
کہ تھا میں یک سفر میں شہ کے ہمراہ
وہان ناگاہ دیکھا میں نے جا کے
میں تکتا ہون وہ ڈھیلو نکو اٹھا کے
ہیں دیکھے اور ہوئے بعضے معزز
تھے رکھتے قدح یک ہم اموز ب

کہ نکلے بول یکشب اس ہی سرور
کبھی ہی باہر میں تشنہ تھی میں
ولیکن پی گئے یہ شکم اسکو
تھی برکہ نامیہ اک او رعورت
کہ تجکو صحت دائم ملے گی
بھی اک آئی روایت ای برادر
بھی یوں تھی خون اطہر کو نبی کے
بھی باہر لے گیا اور پی گیا وہ
ولیکن آپ کا خون مطہر
یہ سن فرمائے ہیں تب اسکو حضرت
اُحد میں جب ہوے زخمی پیمبر
رسول اللہ کا خون مطہر
بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے
کہے حضرت نہ تجکو چھوویگی نار
کہ سارے خلق کو لاونگا پل پر
کہ خون و بول تھا حضرت کا طاہر
کہا ابن حجر نے اس طرح سے

گئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
جو کچھ اس قدح میں تھا پی گئی میں
ای ام ایمن اپنے منہ کو دھو تو
کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
کبھی ہرگز نہیں بیمار ہو گی
پیا تھا شخص یک بول پیمبر
صحابہ بس تبرک جانتے تھے
جب آیا پوچھے حضرت کیا کیا وہ
نہیں چاہا کہ میں ڈالوں زمیں پر
کیا تو نفس کی اپنی حفاظت
تو آ مالک نے چوسا خون اطہر
نہ میں واللہ ڈالونگا زمیں پر
تو وہ اس مرد کو بے شبہ دیکھے
مگر از بہر آن سوگند جبار
گزر سب کا ہوا پس روز محشر
بھی ایسا ہی سبھی فضلات فاخر
کہ پاکی پر وہ فضلات نبی کے
بیان صورت کا حضرت کے مقرر

کہ باہر پھینک دے اس کو لیجا
تبسم تب کیے سالار والا
طہارت پر و فضلات نبی کے
کی نوش یکبار وہ بھی بول اطہر
نہیں بیمار وہ ہرگز ہوی ہے
سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تن سے
لگا کر سنگھیاں حضرت کو یکروز
کہا باہر اسے میں لیگیا ہاں
لہذا پی لیا میں اسکو جولاں
کہ یعنے تو ز امراض و بلایا
کہے تو ڈال دے اسکو زمیں پر
یہ کہکر پی گیا وہ خون اکرم
بھی عبد اللہ زبیر ایسا ہی اکیا
کہ یعنے حق تعالی نے بقرآن
ہیں ایسی اور بھی آئے روایات
کہا یعنی امام بو حنیفہ
دلیلیں بیحساب آئی ہیں ای یار
یہاں آخر ہوا ہے مختصر تر

پیا تھا اس قدح میں تب کچھ نہیں تھا
کہے درد شکم تجکو نہ ہوگا
گئے ہیں علما اس ہی سبب سے
اسے ارشاد فرمائے پیمبر
مگر اس مرض سے ہی جو موی ہے
بھی اسکی نسل میں تا چند پشتین
نکالا خون یک حجام فیروز
کہ تا کر دوں زمیں نیچے پنہان
کیا اپنے شکم میں اسکو پنہان
مقرر ذات کو اپنے بچایا
لگا کہنے قسم وہ حق کی کھاکر
کئے ارشاد تب سالار عالم
پیا ہے جسکے خون شاہ ابرار
قسم اسبات کی کھایا ہے تو جان
سمجھ ہوتی ہے ثابت اسسے یہ بات
بغیر شبہ قائل ہے اسی کا
خصائص سے گنے ہیں انکو اخیار

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہے

بیان صورت نبوی یہاں سے
ہدایت اسکی ہوتی ہر بلا میں
ہیں مذکور اس حدیث پاک میں جب
حسن ماموں کہے ہیں ہند کو جو

میں لکھتا ہوں تو سن اے گوش جان سے
مسلسل منتہی آخر بحسنین
یہاں لکھتا ہوں اسکا ترجمہ اب
سبب اسکا یہی ہے خوب سمجھو

ائمہ جو ہیں آل مصطفے کے
بیان حلیہ خیر البریات
حسن بولے کہ ماموں سے پوچھا
مقرر در زمان جاہلیت

مطول اک حدیث آئی ہے اسمے
بھی بعضی سیرت و اوصاف و عادات
ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا
کہ یعنے مصطفے کے قبل بعثت

نکاح حضرت بی بی خدیجہ
پیمبر سے پہلا ہالہ جب آ ذیشان
ہوی ہے اس سے لڑکی ایک پیدا
غرض وہ ہند ابی ہالہ کا بیٹا
ربیب مصطفے تھا جب وہ ذیشان
پیمبر کے شمایل اور اوصاف
بھی وہ حضرت کے پاک اوصاف کے تھے
بصورت اور سیرت باکرامت
تو اسکو پوچھتے تھے اہل تعبیر
تو اسکو بولتے تعبیر گو یان
نبی کی صورت و سیرت کا بیان
بیان سیرت والا کیا جو
کہ یعنے کر بیان اس شاہ دین کی
کہ یعنے وجہ اندوہ کا یہ حضرت
خموشی تھی دراز اس شہ کی اکثر
کہ یعنے لفظ کامل اور پورا
ملایم طبع اور خوش خو تھے سالار
مذمت بھی نکرتے کوئی شی کی
تجاوز جو کرے حق خدا سے
پہ حق نفس خاطر اپنے سرور
اشارہ مین فقط انگلی سے کرتے
کف چپ پر تھی اپنی مارتے ہان
مگر ہوویگا اس عادت مین کچھ سر

ابی ہالہ کے ساتہ اول ہوا تھا
ابی ہالہ ہے اسکی کنیت جان
مقرر ہند ہی تھا نام اس کا
خدیجہ کے شکم سے ہی ہوا تھا
حسن ماموں ہیں اسلئے جان
کہ تھا وہ علیہ اقدس کا وصاف
کروں میں تا کہ دستاویز ذرا
پڑی حاصل تھی حضرت سے شباہت
کہ کس کی شکل پر دیکھا یہ توقیر
حقیقت پر یہی تو دیکھا ہی پہچان
کیا تفصیل سے ای نیک عنوان
میں اسکا ترجمہ لکھتا ہوں دیکھو
خموشی اور گویائی تھی کیسی
خدا کا خوف تھا اور فکر اسمت
کہ رہتے تھے خموش اکثر پیمبر
مبارک لب سے حضرت کے نکلتا
نہ سخت و تند خو با تو نہین نہا
نہ کھانے کی بہت کرتے ثنا بھی
تو حضرت تب بہت غصے میں آتے
نہیں لیتے تھے بدلہ ای برادر
تعجب کے وقت اپنا کف پھراتے
یہ عادت آپکی تھی ای سخندان
کہ پائی مین ہے اسکے عقل تمام

ہوے تھے اس سے دو فرزند پیدا
ابی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہے
ہوا ہے جب عتیق ای نیک عنوان
مسلمان ہوگیا وہ باسعادت
غرض حضرت حسن کہتے ہیں ایسا
میں یہ امید رکھتا تھا کہ انسے
امام دین حسن خود ای برادر
بیان تک خواہش کوئی باسعادت
اگر وہ بولتا شکل حسن پر
غرض ابن ابی ہالہ ای خوش نہاد سب
بذکر صورت شاہ بریات
حسن راوی ہے پھر پوچھے مقرر
تو راوی نے کیا حضرت کا یوں ذکر
نہیں تھی آپکو آرام و راحت
سخن کا ابتدا اور انتہا ہان
بھی رہتے مختصر الفاظ ای یار
بھی کرتے تھے سدا نعمت کا اکرام
کرین جسطرح سے اہل تنعم
نہ لا سکتا تھا کوی تاب اس کا
اگر کوی شی طرف کرتے اشارا
بھی کرتے تھے سخن و شاہ دین جب
سمجہ حضرت کے سب عادات والا
بھی جب حضرت کبھی غصے میں آتے

تھا ہالہ ایک اور تھا ہند دوسرا
عتیق اس سے نکاح اپنا کیا ہے
نکاح مصطفے میں آئی وہ جان
حدیثوں کی بھی کرتا تھا روایت
کہ میں اس ہند ماموں سے ہوں پوچھا
صفت کوی کہ مرے میں پائی جائے
تھے اشبہ یا رسول رب اکبر
اگر پاتا رسول اللہ کی رویت
ہوی ہے رویت نبوی میسر
امام دین حسن سے یہ سنا جب
گئے آگے تو گزرے ہیں روایات
سکوت و نطق حضرت کا بیان کر
کہ تھے اندوہناک و دایم الفکر
نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت
تھا پورا اور کامل آپکا جان
معانی رہتی ان لفظوں میں بسیار
اگرچہ کم ہو نعمت ای نکو نام
رہیں لذت پسندین ہی ہر دم
لیا جاتا نہ جب تک اسکا بدلہ
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا
انگوٹھا اپنی سیدھی ہاتہ کا تب
تھے محبوب خداوند تعالا
تو پہلو اور منہ کو پھیرتے تھے

کبھی لذت پاتے گر وہ کوئی شئی سے
صنوت اور لطافت آب و تاب
کئے روز دن تلک اسکو چھپایا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
نہین چھوڑا تھا ان سے وہ کوئی شئی
کہ یعنے گھر میں جب تشریف لاتے
تھا حصہ ایک از بہر عبادت
کہ اللہ ہی کا حق باد کرو طاعت
کہ یعنے اختلاط ان سات کرتے
کہ پاتے اسمین کچھ آرام و راحت
اسی حصے مین اپنی سن کے بھائی
مناسب حال و استعداد ان کے
مبارک اپنی مجلس بیچ آتے
جو دینی مرتبے میں فوق رہتے
بھی ایسے شغل میں لوگونکو رہتے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہین حاضر
کہ حاجت اپنی جو بے شبہ وسواس
قیامت مین خداوند تعالی
کہ ہووے احتیاج انکا مقرر
کبھی بے نفع کوئی بات زنہار
تو حصہ اپنا اک پاتے تھے وافر
حسین ایسا کہکے پھر پوچھا
کہو کیا کام تب کرتے تھے حضرت

بھی خوش ہوتے تو آنکھین بند کرتے
بہت ہوتا تھا ظاہر اس سے دریاب
حسین اپنے برادر سے یہ بولا
تھا پوچھا حیدر کرار سے وہ
بیان اسطرح پس کرنے لگا ہی
رسول اللہؐ کن کاموں میں رہتے
بجا لاتے تھے اسمین حق کی طاعت
بجا لاتے تھے اس حصے میں حضرت
رعایت ان کی دلجوئی کی دہرتے
بھی کرتے اسمین خواب استراحت
تھے کرتے خلق کی حاجت روائی
جو فرماتا ہی فرماتے کرم سے
انھونکو خاص کرتے اذن دیتے
تو شفقت سے زیادہ انکو چاہتے
صلاح حال انکا جس میں ہووے
وہی باتونکو کرین غایت سے ظاہر
نہیں پہنچا سکے سلطان کے پاس
یقین ثابت قدم اسکو رکھیگا
امور دین یا دنیا کے اندر
نیاتی ذکر تر د شارہ ایرا
جب آتے مجلس والا سے باہر
مری واللہ سے مخرج مصطفے کا
تو فرمانے لگے شاہ ولایت

تبسم کرتے اکثر جب ہو خندان
امام دین حسین کہتے ہیں ایسا
میں جب ظاہر کیا تو اسکو پایا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ مین پوچھا مرے والد سے اول
علیؑ فرمائے گھر میں جب وہ آتے
کہ اپنے نفس و اہل و خلق کا حق
ادا کرتے تھے حق اہل و اولاد
بھی کرتے تیسرے حصے مین صرف
وہ حصے مین نبیؐ بروجہ ایثار
نصیحت خیر خواہی خلق سے ہان
بھی تھی یہ سیرت سالار والا
جو رہتے دین میں مخصوص و ممتاز
کمال مہر اور الطاف کے ساتھ
بھی دیتے تھے اجازت لوگ کے تئین
بھی کہتے حاجتین پہنچاؤ اسکے
تو سلطان پاس جا کے کسی کی حاجت
نہیں ہوتا تھا حاضر پاس بندکو
بھی جس سے ہو سکے اصلاح حاجات
جو علم و خیر و برکت کے ہین طالب
تو ہو علم و ادب بین بس مہذب
کہ یعنے گھر سے باہر جبکہ آتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے وہان کو

نظر آتے تھے مثل ژالہ دندان
سنا جب یہ حدیث از ابن ہالہ
کہ آگے ہی مرے اسنے سنا تھا
مبارک مجلس و شکل مطہر
رسول اللہ کا بے شبہ مدخل
تو کرتے وقت کے وہ تین حصے
نہین رکھتا تھا اسمین دخل مطلق
وہ حضرت دوسرے حصے میں کہہ یاد
ادای حق نفس اپنا مقرر
تھے داخل و مرونکو کرتے ای یار
نکرتے تھے ذخیرہ شاہ اکوان
کہ جو ہو اہل علم و فضل و تقوی
عنایت سے انھین کرتے سرافراز
روا کرتے سدا لوگونکے حاجات
بھی پوچھے آپ سے جو چاہتے ہین
جو کہہ سکتے نہیں حاجات اپنے
اگر پہنچا دے کوئی کر اعانت
وہ چیز و نکا مگر ای نیک دستور
درستی حاجتونکی جس سے ہو بات
جب آتے پاس حضرت ہو کے راغب
وہ آثار ہنما ہو خلق کا تب
بھی ساتھ اصحاب کے تشریف رکھتے
نگاہ رکھتے تھے لیں اپنی زبانکو

در مکان شریف

مبارک گھر مین وقت کو تین حصے فرمانا

بیرون تشریف

نہ ہرگز کھولتے تھے وہ زبانکو
مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو

مبارک دل کا وہ گنج معلا
حقایق اور معارف سے بھرا تھا

وگرنہ بند رکھتے اسکو حضرت
زبان کی تھی بہت کرتے حفاظت

دلوںمیں خلق کے وہ ربِّ عزت
نہایت آپکی ڈالا تھا الفت

هُوَ الَّذِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

بڑا اک قوم کا جو شخص ہوتا
وہ کرتے عزت و اکرام اسکا

نگہبان آپکا تھا ربِّ عالم
کہا ہی جونکہ در قرآن اکرم

کبھی جو نیکوئی سے پیش آتے تھی اکثر
کبھی فرماتے تھے لطف مہر انگیز

کبھی تحسین نیک کی کرتے تصریح
کبھی کرتے تھی بدی کی یونہی تقبیح

کبھی جو تھے آپکے افعال و اطوار
کمال اعتدال انمیں تھا ای یار

کبھی از تعلیم اور تادیب امت
نہ غافل رہتے از تہذیب امت

کہیں تا لوگ ہوجاویں نہ غافل
کبھی اپنے کلام سے نا ہوویں عاطل

کبھی سب کاموں میں حضرت کے ای بھائی
درستی بہت ہی آمادگی تھی

کہ صادر جا بنو جو کام ہوتا
درستی اسکی رکھتے تھے مہیا

مقرب آپکی درگہ کے ای یار
تھے بیشک سب کے سب اعیان و ابرار

کبھی کہتے ہیں حسین باکرامت
میں پوچھا پدر سے پھر باعقیدت

تو بولے بیٹھتے اٹھتے نہیں تھے
رسول اللہ سواذکر خدا کے

نہیں چنتے تھے وہ بالا نشینی
نکرتے خاص کوئی جائے اپنی

طرف سب اہلِ مجلس کے کرم سے
توجہ التفات اسطرح کرتے

کبھی ہر اک کی جو رہتی قابلیت
وہ کرتے اسقدر اسپر عنایت

کبھی کرتا ہمنشینی جو بحضرت
کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت

کبھی سائل کو نہ رد کرتے تھی حضرت
روا البتہ کرتے اسکی حاجت

تھے خوشخو خیر خواہ خلق ایسے
کہ سب کو وہ بجا پدر کے تھے

تھی گنج دل پہ یک کیلی کے مانند
زبان حضرت کی یعنی ای خرد مند

وہ گنج دل کو مفتاح زبان سے
ہو جسمیں نفع امت کھولتے تھے

تھی وے سب آپکی الفت میں بہار
کبھی کرتے لوگ کی تالیف بسیار

کہ فرمایا ہی وہ خلّاق اکوان
چنانچہ آئی یہ آیت بقرآن

بہت تالیف کرتے انکی سالار
ضعیف ایمان جو ہوتے تھے ای یار

یہ تھا محض از پئی تعلیم امت
عدو سے بھی کرتے تھی حفاظت

کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے
اور اپنے دشمنوں سے بھی کرم سے

کبھی فرماتے تھی شفقت اپنے ہر حال
کبھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال

ہو کیسا ہی نہ پروا اسکا دھرتے
بدی جس سے ہو اسکو خوار کرتے

تھا مرعی آپکے کاموں میں اوسط
نہیں تھا انمیں تفریط اور افراط

تھے کرتے انکے کاموں میں ہمیشہ
سیاست اور تدبیر ای برادر

کہیں تا فرض نا ہووے یا سنت
نکرتے التزام سخت طاعت

درست انکو ہی کرکے رکھتے ای یار
کہ جیسے جنگ کے جو ہوویں ہتھیار

کبھی قایم اور ثابت اسکو کرتے
تجاوز بھی نفرماتے تھی حق سے

مقرب آپ کا رہتا بڑا وہ
جو ناصح خلق کا اور خیر خواہ ہو

کہ ہوتے ہمنشین کیسا باصحاب
رسول اللہ کی مجلس کے آداب

جہاں جگہہ ملے واں بیٹھ جاتے
کبھی جب مجلس میں وہ تشریف لاتے

کبھی کرتے منع وہ بالا روی سے
کبھی امت کو اسی کا حکم کرتے

کہ میری پر ہی شفقت ہی زیادہ
کہ ہر ہر فرد بھی ایسا سمجھتا

بہت ہوتا تھا خوشنود اور راضی
کہ اسنے دیکھ اپنی سرفرازی

نہ اٹھتے مصطفےٰ اقدام کرکے
وہ جبتک نا اٹھے اپنی خوشی سے

تو دلجوئی سے کرتے بات میٹھی
اگر بالفرض نا ہو چیز کوئی

تھی مجلس علم اور حلم و حیا کی
کبھی مجلس اس امام انبیا کی

بھی تھی وہ مجلس صبر و امانت　ادب والی تھی وہ مجلس بغایت
نہیں شائع کئے جاتے تھے زلات　وہ مجلس میں بجہ فرضی ہی یہ بات
وہ مجلس والے سب باایکدیگر　محب تھے اور موافق اور برابر
زیادہ جو رہے تقوی میں کامل　زیادہ جانتے اسکو ہی فاضل
بھی کرتے تھے بڑونکی ای عزت　بھی چھوٹوں پر سدا رحم اور شفقت
تعالی اللہ یہ کیا اوصاف آداب　وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
فضائل انکے کیا لکھنے میں آوے　مناقب انکے کیا کہنے میں آوے
یہانتک ای مسلمانو سنے جب　کچھ انکی پیروی حاصل کرو اب
بھی جو ہو پیرو اصحاب حضرت　وہ پاوے بایقین نور ہدایت
سو انسے پیروی جنکی کروگے　ہدایت پاؤگے تم فضل حق سے
شمائل کی حدیث اوپر جو گزری　علی مرتضیٰ سے جو ہی مروی
یہ اسکا ترجمہ ہی جو لکھا ہیں　اسی پر اکتفا اب یہاں کیا ہیں
چنانچہ زہد و ایثار و قناعت　بھی علم و حلم اور جود و سخاوت
فصاحت کچھ یہاں حضرت کی لکھکر　یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
کسی انسان کو بھی رب یزدان　فصاحت میں نہیں ایسی دیا شان
حدیثیں آپکی اسپر گواہ ہیں　سو تھوڑا انسے لکھتا ہو یہاں میں
یہاں کرتا ہوں چالیس انسے مرقوم　بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منظوم
ثواب و صحت اعمال ای عاقل　یقین موقوف ہے بر نیت دل

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے　کہ نفع آخرت جس میں نہووے
مسلمان ہی وہی پاکیزہ عنوان　کہ اسکے بھائیان دیگر مسلمان
زبان دشنام و غیبت سے بچاوے　کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مارے
نہیں ایمان تم سے کوئی لایا　نہ جبتک ہووے اسکا حال ایسا

بلند اس بزم میں ہوتا نہ آواز　کوئی بدبات سے ہوتا نہ دمساز
کسی سے یعنے زلت گر ہو صادر　نہیں کرتا تھا دوسرا اسکو ظاہر
مخالف ایک دوسرے کے نہیں تھے　عزیزان بھائیان سب بایقین تھے
بھی وے اخیار سب یکدوسرے سات　تواضع سے ہی پیش آتے تھی دن رات
بھی محتاجونپہ وے کرتے تھے ایثار　غریبونکی رعایت ای نکوکار
جب انکی شان اقدس میں تو تم　کہا اللہ رضی اللہ عنہم
غرض کچھ سیرت سالار عالم　بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم
جو پیرو ہوئی کا باسعادت　رفاقت پاوے حضرت کی بجنت
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے　ستاروں کی یقین مانند ہیں گے
حدیث اقتدیتم اہتدیتم　سو تم پیروی انکی کرو تم
مبارک سیرتیں حضرت کی پرنور　ہیں مجمل اسمیں حسب مقدار مذکور
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم　رسول اللہ کے اخلاق اعظم
ریاض از ہر اندازی برادر　میں لایا ہوں تو گر چاہے نظر کر
کوئی کیا لکھ سکے ذکر فصاحت　یہاں ہی طاق ہر انسان کی طاقت
بڑی تھی آپ میں شیرین بیانی　تھے تھوڑے لفظ اور بیحد معانی
معانی میں ہی وسعت انکی بسیار　کریں گر شرح انکی ہو وے طومار

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اگر للہ نیت نا رکھے گا　ثواب اسکے عمل کا نا ملے گا
مسلمانی وہی بہتر ہی پہچان　سدا ہر حال میں مرد مسلمان

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ

زبان ہاتھ سے اسکے سلامت　رہیں اس سے پناہ میں کوئی آفت

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

کہ وہ جو چیز چاہے اپنی خاطر　وہی چاہی ہر اک مومن کے خاطر

رکھی جس چیز کو اپنے لئے دوست　　وہی بھائی کو اپنے رکھو دوست
مقرر دین نصیحت ہی ای بھائی　　نصیحت کی ہی معنی خیر خواہی
موکل ہے بلا گفتار کیا تھ　　ہین باتوں مین ہی آفات وبلیات

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ

اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا اَكْثَرُ النَّاسِ

فریب ابنین ہی کھاتی لوگ اکثر　　غنیمت یعنی انکے تئین سمجھ کر

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

مسلمانکو نہیں ہرگز سزاوار　　فریب و مکر کرتا ای انکو کار
دکھانیوالا نیکی کا ای دلپسند　　سمجھ تو اسکے فاعل کے ہے مانند
کسی شی کو تو رکھتا دوست اکثر　　کری ہے کور و کر تجھکو مقرر

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهُ

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ

سدا بی بی کا اپنی درد کھاوے　　سدا نیکی سے اس سے پیش آوے

مَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

اَلْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

خموشی ہی بھلی پس تہ نکھوے　　سوا اچھی سخن کے کچھ نبوے
مقرر مجلسین ہین با امانت　　کرین مجلس کے باتونکی حفاظت
مقرر مشورت کرتے ہین جس سے　　ہی لازم وہ امانتدار ہووے
بدی سے باز آیا تو ہی سمجھین　　کہ صدقہ راہ مین اللہ کے دین
یقین شرم حیا ای نیک عنوان　　مقرر ہے سب سے خیر ہی جان
فضیلت علم کی جو ہے مقرر　　فضیلت سے عباد کے ہی بہتر
سمجھ لے تو صحت اور فراغت　　یقین بندے کے حقمین ہین دو نعمت
بجا لاتے نہین ہین نیک اعمال　　فراغت اور صحت بیچ خوشحال
دغا ہم سے کسیکو جو کہ دیوے　　نہین ہی شخص ویسا جانو ہم سے

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

نہ آویگا نظر اس چیز کا عیب　　سنے نا جاویگا وہ عیب لے ریب
ہی ہر اک شخص بیٹا ساتھ اسکے　　مقرر جس کو دلسے دوست رکھے
اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو　　ہمیشہ رکھا دبیب خوب انکو
وہی ہی نیک تر تمسے سمجھ لو　　کہ اپنے اہل سے نیکی کرے جو
مگر اس سے با احکام شریعت　　ہو ستی نا کرے اسکی رعایت
عمل میں سست ہووے جو بد انجام　　نسب اسکو نہ اسکا آویگا کام
کرا کر دن آڑ لوگونکی زیارت　　زیادہ اس سے ہووےگی محبت
بری خصلت عمل کو خوب ایسا　　کری سرکہ شہد کو خوار جیسا
اگے ہی سبزہ گھرین پر جو سبزی　　تم اس سے بالضرورت لیجو دوری
وہی ہی شخص زیرک اور ہشیار　　کہ جسنے نفس کو اپنے کیا خوار

عمل ایسے کیا وہ نیک انجام | کہ آوے موت کے بعد اسکے کام
یقین وہ شخص عاجز ہی ای سامع | کہ اپنے نفس کا ہی ہو کے تابع

وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهُ وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى

اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ

وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ

لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

اَلرَّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ

وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ

مَا جُمِعَ شَيْءٌ اِلٰى شَيْءٍ اَحْسَنَ مِنْ حِلْمٍ اِلٰى عِلْمٍ

اَلْعَفْوُ لَا يَزِيْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا

وَالتَّوَاضُعُ لَا يَزِيْدُ اِلَّا رِفْعَةً

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

عمل ہرگز بجا لائے نہ اچھا | کرے پر حق سے بخشش کی تمنا
قناعت ایک ایسا ہی خزانہ | کہ وہ فانی نہیں ہوتا ای دانا
میانہ پن سمجھ نفقے میں خوشتر | یقین آدھی معیشت ہی مقرر
بھی کرنا دوستی لوگوں سے ای یار | ہی آدھی عقل جان بے ریب و تکرار
سوال اچھا کیا کرتا ای ذیشان | بغیر شبہ آدھا علم ہے جان
نہیں ہی عقل جان تدبیر کی سی | نہیں ہی ورع بھی مثل خموشی
حسب بھی نا ہو نیک اخلاق مانند | تو نیک اخلاق سے ہو فائدہ مند
سو تم دودھ کے پینے کی تاثیر | طبیعت میں یقین لاتی ہی تغیر
نہیں ایمان اسے ای باصداقت | نہیں کرتا ہی جو حفظ امانت
نہیں ہی دین بھی اسکو ای بھائی | نہیں کرتا ہی جو وعدہ وفائی
نہیں ہی جہل سے افلاس میں تر | نہ بہتر عقل سے ہی مال اور زر
ز جمع حلم با علم ای برادر | نہیں ہی جمع کوی دو شی کا بہتر
خطا کو عفو کرنا بیکسی کی | بڑہاوی عزت و شان آدمی کی
تواضع نا بڑہاوی پر بلندی | تواضع سے ملے بیشک بزرگی
نہ نقصان مال کا صدقات سے ہو | بڑہاوی صدقہ بلکہ مال و زر کو
تو رہ دنیا میں گویا اک مسافر | یا مثل رہگذر ہر دم ای فاخر
بھی از اہل قبور اپنے کو پہچان | کہ گویا جسم سے اپنے گیا جان
حدیثوں کے کتب دیکھیگا تو جب | تری پر رمز یہ مکشوف ہو تب
بھی ایسے ہی حدیثیں بیحد ہیں | کیا چالیس پر اب اکتفا میں
کہ حضرت کی فصاحت اور بلاغت | نہیں رکھتی تھی کچھ حد و نہایت

خاتمہ

بحمد اللہ اب نسخہ پاک | ہوا آخر بجاہ شاہ لولاک
تھی اٹھائیسویں از شہر شعبان | سفر میں قلت فرصت کا ساماں
کرے مقبول اسکو حق تعالی | طفیل مصطفے سالار والا
ہزاروں ہم سے تسلیم و تحیات | سدا بھیجے بسالار بریات
تھی ہجرت سے گزرے اسکو فال | ہزار و دو صد و نود و یک سال
بطرز عائت اجمال و ایجاز | لیا رنگ بہار ختم کا ساز
خدا ہر مومن عاشق کو اس سے | جمال احمدی کی دید بخشے
یہ اہلبیت و اصحاب محمد | بھی بر اتباع و احباب محمد

کرادا حمد و نعت سے عنوان
از پے قرب بارگاہِ کریم
اور جو اسلام سے عبادت ہے
بلکہ ہر شی ہی اسکی طاعت مین
دیکھ لو ہیں قیام مین اشجار
گر نہ طاعت ادا ہوا انسان سے
بسکہ انوار قدس عالمِ غیب
جسکو دنیا حقیر آوے نظر
اسکے جانے سے کچھ نہ وحشت ہو
رنج و غم تب وہ دور ہووے گا
اور کہا دوسری جا ہیں ادمساز
کہ ترا حال جانتے ہیں ہم
پس تو تسبیح کر ترے رب کی
آیت پاک میں یہ آدا نا

کرون طاعات مصطفیٰ کا بیان
اسکی طاعت ہے نزد بان عظیم
حقکی طاعت ہی حقکی طاعت ہے
ذکر و تسبیح ربِ عزت مین
اور بہائم رکوع میں ای یار
تو وہ بدتر ہے سنگ و حیوان سے
اسپہ مکشوف ہوین تب لا ریب
ہووے آسان اور سبک و سیر
اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو
اس کے بدلے سرور لیویگا
استعانت کرو بہ صبر و نماز[3]
با الیقین ای پیمبر اکرم[4]
اور ہو ساجدین سے بنی
موت ہی ہی یقین کا معنے

جانیو تم بطاعت مولا
نور ایمان کا عبادت ہی
اور تخلیق جن و انسان کی[1]
از جماد و نبات اور حیوان
اور پرندے سجود میں مین تمام
قلب و قالب سے اپنی جب انسان
عالم غیب جب کھلے اسپر
جانا دنیای دون کا اور آنا
اور بندے پہ رنج آوے جب
دیکھ قرآن مین خدا ے کریم
اور قرآن پاک میں مولا
کہتی ہیں تیرے حق مین جو اعلا
اور عبادت تو کر ترے رب کی[5]
یونہی لکھے مفسران شہیر

ہووی بندون کو قربت مولا
روح عرفان کا عبادت ہی
محض طاعت کے ہی لئی ہیگی
ہینگے ظاہر نماز کے ارکان
اور پتھر قعود میں ہیں تمام
ہووے مشغول طاعتِ رحمان
اس کو دنیا حقیر آوے نظر
ہووے ہر دو برابر اے دانا
تب وہ شاغل ہو گر بطاعتِ رب
کہا فاعبدہ واصطبر ای فہیم[2]
سرور انبیا کو فرمایا
تنگ ہوتا ہی اس سے سینہ ترا
موت آنی تک یقین تیری
گر تو چہتا ہی دیکھ ہر تفسیر

[1] وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۱۲
[2] فاعبدہ واصطبر لعبادتہ ۱۲
[3] واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ ۱۲
[4] ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فسبح [illegible]
[5] واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ۱۲

موت اک امر جب یقینی ہے — پس یقین جان اسکی معنی ہی
بوتے ہیں یقین آوے جب — طاعت حق ہو اس سے ساقط تب
کیونکہ بندہ بہر زمان ہر آن — درگہ حق کا ہی مسافر جان
توشہ رہ کی اسکو تیاری — چاہئی ہے وہ طاعت باری
شخص یک مجلس جنید میں آ — یک سقوط عمل کی بات کہا
الغرض انبیای عالی جاہ — جو بڑے ہیں مقرب درگاہ
اور عین الیقین کا درجہ — اور حق الیقین کا رتبہ
دیکھو یا این وے خاصگان خدا — نہین طاعت سے ایکدم تھے جدا
کہ تہجد میں جب ہو طول قیام — ورم کرتے تھے پائی شاہ انام
کچھ بیان آپکی عبادت کا — اور لکھتا ہون کچھ طہارت کا
اصل مصدر ہی جان لفظ وضو — کہتے ہیں خوبی طہارت کو

وضو کی معنی اور فضیلت کا بیان

اور فضیلت میں اس وضو کی صریح — ہین بہت سے حدیث آئی صحیح
کہ مسلمان جب کریگا وضو — دہوے جسوقت اپنے وہ منہ کو
بالیقین اس وضو کے پانی سے — دہو جاتے ہیں وے گنہ اسکے
اور پاؤن کو اپنے دہوے جب — دہو جاوے گناہ پاؤنکے تب
یون روایت کیا ہی ابن عمر — کہ کہے یون خدا کے پیغمبر
اور سلمان نے یون دیا ہی خبر — کہ کہے ہیں رسول جن و بشر
آئے اکثر حدیث ایسی ہی جان — اب وضوئی نبی کا سن یہ بیان
اور بقول صحیح اصحاب — ہوا کئے ہیں ہی وضو واجب
اور کبھی ایک وضو سے ای دمساز — بھی وہ پڑھتے تھے چند فرض نماز
کر وضو ہر نماز کے خاطر — کیا کرتے تھے سرور فاخر
بلکہ ہی یک روایت ای دمساز — کہ پڑھا یک وضو سے پانچ نماز

جو ہیں بے شرع ملحد و زندیق — اس کے معنے کو نا سمجھ تحقیق
رفع تکلیف اس سے ہووے سدا — یہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا
منقطع نا ہو سکا یہ سیر و سفر — رہے زندہ وہ جبتک ای پسر
قرب خاصون کو جسقدر ہو زیاد — بندگی اسقدر ہو ان کو زیاد
شیخ اسکو کہا یہ بات تری — ہی زنا و شراب سے بھی بری
انکا صدق و یقین ہی کامل تر — اور ہی ایمان ان کا فاضلتر
اسکو حاصل تھا اسطرح ای جان — مرتبہ ویسا دوسرے کو کہان
خاص سالار انبیای نیک — طاعت حق میں کسقدر تھی دیک
افضل الانبیا ہی جب وہ ذات — انکی طاعت ہی افضل الطاعات
پہلے لکھتا ہون کچھ وضو کا بیان — بعد غسل و تیمم اے ذیشان
جب وہ کرتا ہی پاک اعضا کو — نام رکھا گیا ہے اس کا وضو
اور وضو کا بڑا ہی اجر و ثواب — ہی وہ کفارہ گنہ دریاب
یون روایت ہی بو ہریرہ کیا — کہ رسول خدا نے فرمایا
منہ سے اسکے ہوی جو جرم خطا — چشم سے جو گنہ طرف دیکھا
دہوئے جب ہاتھ ہاتھ کے بھی خطا — دہوئے جاتے ہیں تب بفضل خدا
یعنے ہر عضو جسکا دہوتا ہے — جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے
کہ وضو پر وضو کرے گا جو — لکھے دس نیکیان خدا اسکو
یون وضو سے گناہ گر جاوے — جسطرح برگ اس شجر سے گرے

حضرت کے وضو کا بیان

ہے روایت کہ ہر نماز لئے — سرور انبیا وضو کرتے
دیکھ مسلم نے یون روایت کی — از بریدہ صحابی نبوی
فتح مکے کے دن یہ ای دلبند — یک وضو سے پڑھی نماز چند
تب عمر رضی نے کہا ای حقکے نبی — آپ ایسا نہیں کئے تھے کبھی

کہے عبداللہ نے کام کیا   سب پہ ظاہر ہوا جو از اسکا
پوچھے تم کس طرح سے کرتے تھی   تب انس نے کہا ہی یوں انسے
اسلئے ہی لکھے ہیں ای ماہر   کہ وضو ہر نماز کے خاطر
پسر حنظلہ بھی عبداللہ   یون روایت کیا ہی ای آگاہ
امر لیکن گران ہوا یہ جب   حکم مسواک آیا آپ پہ تب
اور مسواک کی فضیلت میں   اسکے اجر و شرف کی کثرت میں
گر نہ ہوتی مشقت اکثر   کرتا واجب میں اپنی امت پہ
اور فرمائے سید لولاک   منہ کی پاکی کا ہی سبب مسواک
بیہقی اور شیخ طبرانی   لائے ہیں عائشہ سے ای گیانی
اور امت پہ سنت آئے تمام   وتر مسواک اور شب کا قیام
پس کہ مسواک ہر وضو میں کرے   کہ وضو ہووے جو نماز لئے
کہ صحیحین میں حدیث صحیح   ہی حذیفہ سے ایک لائی صحیح
حنفیہ کہتے ہیں وہ بیداری   ہاں تہجد کے واسطے ہوگی
اور مسواک جاگتے ہی ز خواب   ایک سنت جدا ہی وہ دریاب
اور دولت سرا میں جب آتے   تب بھی مسواک آپ کرتے تھی
اور مسواک مستحب ہیں تھے   کہ وہ پیلو کے جھاڑ کی ہووے
اور کافی ہو وہ اگر تر ہے   موٹے کپڑے سے یا کہ انگلی سے
اور یکصاع آب سے دریاب   غسل کرتے تھے وہ رفیع جناب
اور لکھتے ہیں یہ بھی تو رکھو یاد   کہ یہ تعیین ہی نہیں ہی مراد
اصل یہ ہی کہ بھیگے سب اعضا   اور نہ اسراف آب ہو اصلا
ایک پانی کا جب ہو شغل کثیر   اسمیں اسراف کم ہی ای پیر
یعنی اعضا وضو کے اپنی ای یار   دھوتے بسیار ہی شاہ خیار
فرض ہے ایکبار کا دھوتا   نہ وضو ہو جو اس کے سوا

یون انس نے کہا نبی حق کے   وضو کرتے تھے ہر نماز لئے
ہم نکرتے تھے ہر نماز لئے   بلکہ کرتے تھی جب وضو ٹوٹے
جو تھا واجب پہ سرور کونین   وہ خصیصہ ہی آپ کا بے مین
کہ وضو کرتا ہر نماز لئے   پہلے واجب نبی پہ تھا سنئے
یعنے باقی اگر وضو ہووے   کرے مسواک ہر نماز لئے
پس احادیث آئی ہیں بسیار   ہی از انجملہ یہ حدیث ای یار
کہ سدا ہر نماز کے خاطر   کرے مسواک مومن ظاہر
اور ہے موجب رضای خدا   یعنے خوشبو دہان سے ہو مولا
کہ رسول خدا نے فرمایا   فرض حق مجھ پہ تین چیز کیا
اور بالاتفاق بر امت   ہی بلاشک موکدہ سنت
اور نزدیک شافعی دریاب   کرے مسواک جب اٹھے از خواب
ہوتی جب شب میں خواب سے بیدار   کرتے مسواک سید ابرار
پس وہ مسواک کرتا ای ماہر   ہی وضو ہی نماز کے خاطر
اور سونے کے وقت شاہ جہان   اور کریں جب تلاوت قرآن
لیک ظاہر ہے اس سے ای دمساز   تب بھی کرتے تھے شہ وضوی نماز
وہی مسواک کرتے سرور دین   حکم کرتے اسیکا سب کے تئیں

آب وضو کا مقدار

اور وضو رطل سے کرتے تھے   منع اسراف سے بھی فرماتے
اس سے کم اور زیادہ سے بھی ہاں   گر ہو غسل و وضو روا ہی جہان
اور ہووے اگر آب روان   گرچہ اسراف آب میں ہو وہاں
کرنا ضایع وہ شغل میں اوقات   ہی خطا اس سے پس اٹھا دی بات
تا کہ امت پہ نار سے مخفی   دھونا ہی ایکبار بھی کافی
دھو کے اعضا وضو میں یکبار   ایسا فرماتے احمد مختار

مسواک کا بیان

یہ وضو ہے کہ جانو اسکے سوا
نہ قبولے نماز کو مولا

نور پر نور ہے وضو ایسا
اور اس میں ثواب ہے دونا

یہ نہایت ہے درجۂ تطہیر
اور حدیثیں اسی میں آئیں کثیر

دیکھو عثمان یوں دیئے ہیں خبر
میں نے دیکھا وضو کئے سرور

کہ یہ میرا وضو ہے جانو آب
اور بھی اگلے انبیا کا سب

کبھی اک آب سے شہ آفاق
کرتے تھے مضمضہ و استنشاق

کبھی وہ دونوں فصل کرتے تھے
یعنے پانی جدا جدا لیتے

لیک ہر دو میں وصل کا دستور
مذہب شافعی میں ہے مشہور

یعنے پانی دہان و بینی میں
تین باری جدا جدا لیویں

پانی ہر ہر میں پس جدا جدا لیویں
چونکہ ہر عضو کو جدا دھوویں

یعنے مطلب حدیث کا ہے جو
تا موافق قیاس کے بھی ہو

اور نص کے مقابل میں آئے یار
وجہ تعلیل یہ نہیں زنہار

برخلاف اور مقابل اسکے قیاس
نہ کئے حنفیہ اے رمز شناس

مذہب باب حنفیہ کی دلیل
یہ حدیث صحیح ہے بے قیل

طلحہ ابن مصرف اے خوشخو
تابعین کے ثقات سے ہیں جو

کہ کئے مصطفے وضو اے یار
مضمضہ اس میں ہیں کئے سہ بار

اور ہر ایک بار آب جدا
میں نے دیکھا ہے رسول خدا

جد طلحہ کو صحبت نبوی
نہیں حد ثبوت کو پہونچی

اور یہ طبقات ابن سعد جو تھا
جد طلحہ سے اک خبر لایا

یونہی لایا ہے شیخ ابن ہمام
جو محقق بڑا تھا اور امام

بو حنیفہ کے پاس اے دانا
پس وہ دونوں میں وصل بھی ہے جواز

بلکہ بولا ہے شافعی اشہر
وصل جائز ہے فصل ہے بہتر

در وضو مضمضہ و استنشاق
نزد ہر سہ ائمہ آفاق

اور دھوتے تھے کبھی دو دو بار
اور فرماتے اس طرح سالار

اور دھوتے کبھی شہ ابرار
اپنے اعضا وضو کے سہ سہ بار

اور باکثر عمل اسی پہ تھا
سرور دیں کا اور صحابہ کا

دھوئے اعضا کو اپنے سہ سہ بار
بعد اس طرح سے کئے اظہار

اک روایت ہے وہ رسول کریم
کہے یہ ہے وضوئے ابراہیم

وصل کہتے ہیں اسکو اے بھائی
کرتے تھے تین بار ایسا ہی

اور احادیث مختلف ایسیاں
دونوں جانب ہیں آئی ہیں پہچان

مذہب حنفیہ میں اک نشاں
فصل دونوں کے درمیاں ہے جان

کیونکہ منہ ناک اور دو عضو
اصل میں جب جدا جدا ہینگے

فصل میں آئی جو حدیث صحیح
اس کو دیتے ہیں اس طرح ترجیح

چونکہ یہ قاعدہ اے فرخ پے
پس مقرر اصول فقہ میں ہے

یعنے دونوں کے وصل میں ہیں نقل
گزری آگے حدیث کی جو دلیل

بلکہ وجہ قیاس سے بھی ہاں
دے ترجیح حدیث فصل کو جان

ابو داؤد و اور طبرانی
جس کو لائے ہیں اور لکھا شمنی

وہ لقیط اپنے باپ دادا سے
یوں روایت کیا ہے اب سنئیے

بعد ازاں تین بار اے گیانی
وہ لئے اپنی ناک میں پانی

شافعیہ یہ بولتے ہیں لیک
اس خبر کی سند میں ضعف ہے اک

لیک ثابت ہے بیہقی نے کیا
اس کی صحبت یہ سرور والا

اس خبر سے ثبوت ہوتا ہے
کہ پیمبر کو اس نے دیکھا ہے

اور فتاویٰ جو ہے ظہیریہ
شیخ شمنی نے اس سے نقل کیا

شافعی کے بھی پاس اے بھائی
فصل دونوں میں ہے روا یونہی

پس حقیقت میں کچھ خلاف نہیں
ہر دو ثابت حدیث سے ہے یقین

فعل سنت ہے جو نہ ہو سو ہیں
فرض ہے پر امام احمد پاس

مسح سر میں چاروں اماموں کا مذہب

اور پانی لیا ہے حضرتؐ نے
مسح کرتے تھے سر کا پر ایسا یاں
کہہ سکیں جس کو مسح ای خوشحال
اور امام ابوحنیفہ پاس
او سنت ہے مسح سر کا تمام
تین پانی سے تین بار ایجاں
اور اک آب سے لبہ کر سنت
آئے اس بات پر بھی ہاں اے دلبر
ہے یہ معمول بعد مسح سر
پاؤں دھونیں آئے جو اخبار
اور ہی تین بار بھی مروی
صورتیں سب ہو سکے تحقیق
کو وضو کرتے جب کہ پیغمبرؐ
اور فرماتے مجھ کو رب میرا
بوحنیفہ و شافعی کے پاس
نیک واجب کیے اسے اے ہمام
اور محمد کے پاس اے ہشیار
ابوداؤد نے ز ابن عمر
انگلیاں زیر ریش اپنے لا
بوحنیفہ و شافعی کے یہاں
ہاتھ کی انگلیوں کے باب میں حال
اور مالک کے پاس ہے خوشحال
کہ کہے ہیں خدا کے پیغمبرؐ

تا آگے ہیں دست سارے اپنے
قدر واجب میں اختلاف ہے جاں
گرچہ یکساں ہو ویسے پاس ابل
پاؤں سر کا ہے فرض ہو سو اس
کر کرے اکبار ہی اے ہمام
مسح بدعت ہے یہ ہمارے یہاں
بوحنیفہ کے پاس ہے سنت
بس احادیث اکثر و اشہر
نہ تراوت رہی ہو ہاتھ اندر
ان میں ذکر عدد نہیں اے یار
اک روایت بھی آئی ہے یہی
ایک یک وقت میں ہو ایک طریق
ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
ہے بلا شبہ اس کا حکم کیا
ہے یہ سنت خلال ہے سو اس
مذہب حنبلی کے بعض امام
وہ مخیر ہے لینے سے مختار
اس طرح کی روایت اے دلبر
بعد کرتے خلال ڈاڑھی کا
ہے گا سنت خلال انگشتاں
آئے ہیں دو روایتیں ایجاں
خاص ہے پا کے انگلیوں کا خلال
مسح گردن کرے جو ہمرہ سر

اور حضرتؐ کیے تھے مسح جب تا
شافعی نے کہا ہے کہ مقدار
اور مالک کے پاس سر کا تمام
اور دلائل یہ تینوں ہیں سر کے
دونو ہاتھوں سے سر کے آگے لے
او سنت شافعی کے یہاں
اور کانوں کا مسح کرتے تھے
اک روایت ہے مسح گوش لئے
اہل تحقیق اس طرح توفیق
اک روایت ہے سید ابرار
وضو میں سیدؐ پاؤں کو سہ بار
درمیان خلال ریش نبیؐ
زیر ریش شریف اپنے جھکا
انگلیاں اپنے زیر ریش سے ہاں
او سنت ہے نیز بر دستور
ریش کا یہ خلال ہو فرخ پے
منہ کو دھونیکے وقت پر وہ خلال
جب رسول خدا وضو کرتے
دست اور پا کے انگلیوں کا خلال
نزد احمد خلال ہے فرخ پے
اک روایت سے ہے یقین سنت
مسح گردن کے پاس ہے نیز
طوق گردن میں اسکے روز جزا

ہے یہ سنت بغیر شبہ و گمان
قدر واجب یہی ہے سن اے یار
مسح واجب ہے اگر اُنکو انجام
بیچ میں معتبر کتب میں لکھے
پیچھے لیجاوے آگے پھر لاوے
مسح اس طرح ساری سر کا ہاں
اس ہی پانی سے مسح کیے سر کے
لے کے آب جدید مسح کیے
ہوئے ہر دو حدیث میں تطبیق
دھوئے پاؤں کو اپنے دو دو بار
بعد سہ بار پاے جب کو ای یار
ہے انس سے حدیث اک آئی
بعد کرتے خلال ڈاڑھی کا
او داؤد پر ہی خلال ہے جاں
نزد احمد یہ مذہب مشہور
منہ کو دھونے کے وقت پر ہی ہے
پاکے وقت مسح سر خوشحال
ہر دو رخسار اپنے ملتے تھے
کرتے تھے گاہ گاہ اے فرخ خال
پاؤں کے انگلیوں کا سنت ہے
دوسرے قول سے نہیں سنت
اک حدیث آئی ہے ز ابن عمر
نہ پڑیگی سمجھ بہ فضل خدا

خلال ریش میں مذہب

داڑھی کے خلال کا بیان

مسح گردن

نیک کہتے ہیں اس طرح جو شریف
ہے سند اس حدیث کی بھی ضعیف

اور بالاتفاق غیر گماں
مسح حلقوم کا ہے بدعت جاں

اور بعضوں نے ہے نکو سیرت
مسح گردن کو بھی لکھا بدعت

شیخ ابن ہمام پاک نصاب
اس کا ثابت کیا ہے استحباب

اس کے ہونے پہ مستحب اے ذکی
تو نبی کی حدیث یہ لائی

دلیل ابن حجر کہا اے یار
کہ کئے مسح سر نبی سہ بار

مسح دو کان پہ کیے سہ بار
کئے گردن پہ مسح پھر سالار

ابو داؤد کی حدیث دگر
پھر وہ لایا ز کعب ابن عمر

کہتے ہیں وہ شاہ موجودات
مسح گردن بھی مسح سر کے سات

اور گردن کا مسح ہے سو اس
مستحب ہیگا حنفیہ کے پاس

شافعیہ سے بھی ہے یہ بعضے
ہیں اسی کو ہیں اختیار کئے

کبھی سفر و حضر میں شخص اگر
ڈالتا پانی دست حضرت پر

[illegible]
ہے روا اس دلیل سے اک سیر

پاؤں دھوتے تھے سنت پر بعضے
دھوتے برتن تو آپ ہی لیتے

کچھ نہیں اصل اس کو اکثر
ہے روایت ابو کی پیش نظر

غیر کے ہاتھ سے کبھی پانی
نہ زیادہ ہو خرچ بے گیانی

اور بعد وضو رسول خدا
نہیں کپڑے سے پونچھتے اعضا

بعضے اصحاب تابعین ذیشاں
دی ہے رخصت بھی پونچھنے کی جاں

بعضے مکروہ کہتے اور کہے
چھوڑ دے وہ بھی تا کہ خشک ہو وے

وجہ نورانیت ہو تا اے جاں
اور ہو میزان عمل کا اس سے گراں

بعضے مشکوٰۃ کے شرح میں دیکھ
[illegible] ازار سے کئے ہے نیک

چھوڑنا وہ بھی مستحب ہی پچھان
نہیں مکروہ ہی پونچھنا بھی جان

اور اذکار ہیں وضو کے اے یار
جو کہ وارد حدیث اور آثار

سب یہ موضوع ہیں صحیح نہیں
یوں ہی لکھا محدثوں نے یقیں

ہاں شروع وضو میں بسم اللہ
بولتے تھے یقیں حبیب اللہ

اور ہر عضو دھوتے وقت بھی ہاں
مستحب ہی شہادتین بھی جاں

اور ہر عضو پہ دعا پڑھنا
مستحب بعضے عالموں نے لکھا

اور شروع وضو میں ہے یوں ہاں
ہیگا واجب امام احمد پاس

کہنا بسم اللہ [illegible]
پر نہ ہرگز وہ صحیح نہیں

اور بعض کلمہ شہادت بھی
پڑھتے تھے آخر وضو میں نبی

ہے حدیث اصح آئی سنو
پڑھے بعد وضو شہادت جو

آٹھ جنت کے اس پہ دروازے
کھولیں گے اور اس کو بولینگے

کہ تو جس در سے چاہے جا جنت
اب ہوئے بے شبہ داخل جنت

بعد اس کلمہ شہادت کے
یہ بھی ماثور دو دعائیں پڑھے

پہلی دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ دوسری دعا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

ایک کاغذ میں اسکو لکھتے ہیں
بعد ازاں اس پہ مہر کرتے ہیں

ہے حدیث شریف میں آیا
کہ پڑھی جاوے جب یہ دوسری دعا

سورۂ قدر کا بھی ذکر کیا
ایک اثر ضعیف میں آیا

کھولے جاوے کچھ نہ وہ اصلا
اس کو کھولیں گے ہاں بروز جزا

وضو کے آداب

اور ہدایہ کی شرح میں درباب
لایا ابن ہمام یہ آداب

پہلے اسراف آب میں نہ کرے
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے

اور وضو میں کبھی نہ بات کرے
اور ہمیشہ مدد نہ غیر سے لے

اور کپڑے سے جانے استنجا
پونچھنا اور خشک کر دینا

بہ ضرورت زہے استنجا
وہ انگوٹھی بجائے استنجا
اور نہیت وضو کا اے دمساز
اور بدل نیت وضو کرنا نیز
اور انگوٹھی کے نیچے اُسے لانا
اور وضو کے سب اعضا پہ
اور اعضا کو ہاتھ سے ملنا
دھوئے جانے پہ انکے اے عاقل
ہے دعا جو حدیث سے ماثور
اور پینا ہے بیٹھ کر بھی جواز
اور پانی کے قطرے گر نیسے
اور بالعکس اس کے سر دو بات
جو ہے آداب اور سنن کا خلاف

ستر عورت بھی جلد تر کرنا
اپنی انگشت سے جدا کرنا
کرنا ابتدا بیٹھ وقت نماز
کرنا قبلہ طرف بھی منہ اپنا
ہو خبردار آب [illegible] ہو نچانا
[illegible]
خاص [illegible] ہو مسح کرنا
تاکہ پورا یقین ہو حاصل
یعنے آگے ہوئی ہے جو مذکور
پھر دو رکعت ادا کرے بھی نماز
اپنے کپڑے کو سب نگاہ رکھے
ہر طرح شبہہ و شک ز مکروہات
ہے وہ مکروہ ای نکو اوصاف

نام حق پاک نام پیغمبر
کرنا مٹی کے ظرف سے بھی وضو
اور ہر عضو دھوئے جب اپنا
اور بلکہ نہیں پانی ہو بچے سا
اور پانی کو اپنے منہ پہ اے یار
اور دھوئیں اپنے اعضا کے
ہاتھ منہ اور پاؤں وضو کے
اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا
اور جو آب وضو بچا ہووے
پانی ظرف وضو میں ڈالکے پھر
ناک میں پانی سیدھے ہاتھ سے لے
اور ہے مکروہ زیادہ از سہ بار

ہووے منقوش جس انگوٹھی پر
رکھنا بائیں طرف سمجھ اس کو
کلمہ پڑھنا تب شہادت کا
کرے بے شبہہ احتیاط بڑا
سخت نادان نا کبھی زنہار
طور آہستگی ہی ادا لیوے
جو ہیں حدیں وہ خوب تر ہووے
پڑھے کلمہ شہادت اور دعا
رو بہ قبلہ کھڑا ہو پی لیوے
رکھے دوسری نماز کے خاطر
اور اسے بائیں ہاتھ سے چھڑکے
دھونا اعضا کو اپنے اے شیدا

مسح خفین

اور سفر حضر میں پیغمبر
متعدد طرق سے اے بھائی
خاص عشرہ مبشرہ اے عاقل
مالک باصفا کے پاس مگر
لیک فتوی امام مالک کا
اس سے ظاہر سمجھ یہی ہے مراد
یعنے بے شبہہ جو عمل ہو گراں
اس لیے اسپہ تھا عمل اس کا
اس بیاں میں حدیث اور آثار
اور بولا امام دین احمد

مسح کرتے تھے اپنی موزوں پر
وہ خبر ہے صحاح میں آئی
بس نہیں اور نہیں ہی [illegible] دخل
مسح یہ خاص ہے مسافر پہ
دیکھ اس کے جواز پر ہے ہوا
کہ اقامت پہ اپنے وہ امجاد
وہی کرتے تھے اختیار وہ جا
پر تھا اس کے جواز پر فتوی
روشنی سے بھی روز کے بسیار
کہ یقیں از صحابۂ امجد

مسح خف کی حدیث سے انکار
اور ہیں اسکے راویاں بسیار
سلف صالحین عالیشان
نہ برے مقیم اے اکمل
ابو ایوب تھا صحابی جو
مسح کرتے نہ تھے ای نیک انجام
مسح موزہ تو ہے یقیں آسان
اور امام ابوحنیفہ کہا
میں نے لوگوں کو تب تلک جانا
شخص چالیس مسح موزے کی

ہے تواتر سے ثابت اے ہشیار
کہ ہیں ہشتاد سے زیادہ اے یار
سارے قائل ہیں مسح کے ہیں جناب
یعنے مالک کا خاص تھا وہ عمل
یوں ہی منقول اس سے ہی سمجھو
کہ تھا اخذ عزیمت انکا کام
اور دھونا ہے پاؤں سے کی گلاں
کہ نہیں میں نے جبتلک دیکھا
مسح خفین کا نہ حکم کیا
بس روایت کئے بہ وجہ قوی

اور کہتا ہے یوں حسن بصری
شخص ستر صحابۂ نبوی

مسح خفین کی نحو آئین
ہیں روایت کئے مرسے یقین

اور ہدایہ میں یوں لکھا ائے یار
مسح خفین کے ہیں جو اخبار

کسکے ہیں مستفیض اور مشہور
چاہیئے اس کا اعتقاد ضرور

نہ کیا جس نے اعتقاد اسکا
وہ بلاشبہ بدعتی ہوگا

نقل مسلم نے مرتضی سے کیا
کہ رسول خدا نے ٹھیرایا

مسح موزہ مقیم کے خاطر
ایک دن ایک رات ای فاخر

اور مسافر کے واسطے ایجان
تین دن تین رات غیر گمان

بوحنیفہ کے پاس اے دلبر
مسح موزیکا فرض ہے اوپر

اور مذہب امام احمد کا
جانیو تم یقین بھی ہے گا

مالک و شافعی کے پاس ائے یار
مسح اوپر ہے فرض بے انکار

اور سنت ہے پاؤں کے نیچے
اور ہے اختلاف اسمیں ولے

کیا ہے افضل یہ مسح موزیکا
یا کہ افضل ہے پاؤنکا دھونا

اس طرح بعضے عالموں نے کہا
دھونا افضل ہے اپنے پاؤنکا

کیونکہ دھونا یقیں عزیمت ہے
مسح موزی یہ کرنا رخصت ہے

اور کہی اک جماعت اکمل
مسح خفین کا ہی ہے افضل

کیونکہ اظہار اسمیں سنت کا
اور یقیں رد ہے اہل بدعت کا

رافضی اور خارجی بدکار
مسح موزیکا کرتے ہیں انکار

اہل تحقیق نے کہا ایسا
مسح موزہ پہ پاؤنکا دھونا

دونوں مشروع اور برابر ہیں
نہیں ترجیح ہے کسی کے تئیں

اور تھی یہ عادت پیمبر رب
کہ کریں قصد خود وضو کا جب

گر نہ پہنے ہوئے رہیں موزے
تو بلاشبہ پاؤں دھوتے تھے

اور اگر پاؤں ہووے در خفین
مسح کرتے تھے اسپہ ہی بے بین

بس ہے بہتر عمل اب ایسا ہی
تاکہ ہو شامل عادت نبوی

تیمم کا بیان

اور تیمم کتاب و سنت سے
اور اجماع خیر امت سے

دیکھ بیشک ثبوت کو پہونچا
ہے خصوصیہ یہ عام امت کا

درمیان اک سفر کے جانو تم
جب ہوئی مالا عائشہ کی گم

ڈھونڈھنے میں تھی لوگ ای ومنا
پہونچا ایسے میں آکے وقت نماز

اور پانی نہیں تھا منزل میں
تا وضو کرکے سب نماز پڑھیں

اور ابوبکر ہو کے تب مضطر
غصہ کرنے لگے وہ بی بی پر

کہ پیمبر کو اور صحابہ کو
رنج و تکلیف آہ دی ہے تو

بند کردی انہیں دریں صحرا
اور وقت نماز آ پہونچا

نہیں پانی ہے تا نماز پڑھیں
نہیں پاتو میں تھے کہ ایسے میں

بس تیمم کی آیت مقبول
کی رسول خدا پہ شہرت نزول

تب کہا ہے اسید ابن حضیر
کیا مبارک ہے اور عجب ہے خیر

اے ابوبکر با صفا کی آل
تم پہ رحمت خدا کی ہو ہر حال

اور کہا عائشہ سے یوں فرحال
کہ اے بی بی ای مومنوں کی ماں

کہ ہو تیرے سے امر اک صادر
رکھیں ناگر وہ جس کو ہو ظاہر

مگر اس امر میں خدا نے ایک
مومنوں کو دیا کشائش نیک

ایک ساعت کے بعد وہ مالا
ایک بار شتر کے نیچے ملا

حکمت حق کا اسمیں تھا ساماں
کہ نبی سے بھی اسکو رکھا نہاں

بس تجھی سے تیمم ائے خوشخو
ہوا مشروع جب کہ حاجت ہو

ہو روا اس جگہ نماز عیاں
اس پہ کرتے نبی تیمم جان

خواہ وہ ہووے خاک یا پتھر
خواہ بالو رہے ای نیک سیر

مذہب شافعی میں خاک سوا
نہ تیمم ہے دوسری شئے پہ روا

پر لکھا عالموں نے اے دانا
یہاں تمہید مختصر تھا یہ بنا

کبھی اک غسل سے ہی آنحضرت
کرتے تھے جیسا ہے بخلوت

اور جس وقت پر جنب رہتے
اور نہ اگر وہ تب چہتے

پس کوئی حالت جنابت میں
خواب چاہیں تو تب وضو کرلیں

اور روایت کئی میں ایک خبر
حضرت عائشہ سے دیکھ ابن حجر

کروں آغاز فصل حق سے یہاں
کچھ عباداتِ مصطفیٰ کا بیاں

کتاب الصلوٰۃ

جانیو تم تمام اور کامل
پس یہی مجھ کو نماز میں حاصل

اور ذوق و شہود کی حالت
اور مازاغ کی بھی اک لذت

کر اشارہ وہ ذوق حالت سے
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہے

سرورِ دیں کو جو دیا تھا رب
پاتے تھے ہر نماز میں وہ جب

اور مومن سے اس خبر میں مراد
ذاتِ اقدس نبی کی ہر رکھ یاد

رکھے ہر مومن انکو عنوان
حصہ اک اس مقام پاک سے جان

اور آئی حدیث پیغمبر
کہ ملک ہیں جو آسمانوں پر

اور کوئی رکوع میں ہے جھکے
اور کوئی سجود میں ہیں گے

پس جو ہے طاعات سب فرشتوں کے
ایک رکعت میں ہے ہمارے لئے

اور یہ قبلہ سکوت و تکبیرات
اور تسبیح اور تحیات

کہ بدون نماز کوئی طاعت
نہیں رکھتی ہے ایسی جمعیت

جامعیت میں جانو یوہی نماز
سب عبادات میں ہوئی ممتاز

اور اس میں حواس اور اعضا
جب ہوں متوجہ ساری سوئے خدا

اور نمازونکی جان فضیلت میں
سستی کرنیکے بھی عقوبت میں

ان سے جو دیوں دیا ہے خبر
کہ ہیں سائل سوا نہ پیغمبر

کہے حضرت نماز بہر خدا
وقت پہ جان اس کے کر ادا

یعنے دھلیوے شرمگاہ اپنی
ہے وضو سے یہاں مراد یہی

غسل کرتے جدا جدا گاہے
اس میں پاکی بہت ہے خوبی لئے

آپ وضو کرتے تھے وضوئے نماز
خواب فرماتے تھے پھر اگر منشا

اور وضو کی جگہ یہ ہے بھائی
بعضے رکھے روایتیں بھی

تھا یہاں تک بیان طہارت کا
حق کی تائید سے تمام ہوا

ان عبادات سے لکھوں دل
اب کتاب الصلوٰۃ کچھ مجمل

یوں کہے ہیں شفیع روز نشور
ٹھنڈکی چشم اور فرح و سرور

یعنے تنویر اس تجلیات
اور قرۃ رہ سکون و ثبات

جب کہ ہر اک نماز میں کامل
سو انبیا کو تھی حاصل

شب معراج میں یہ شان علا
قاب قوسین اور مقام دنا

کئے ارشاد پس نبی یہ راز
کہ ہے معراج مومنوں کی نماز

ہاں رسول خدا کی حرمت سے
آپ کی پیروی کی برکت سے

اس لئے ہی کہے نبی یہ نماز
ہے بنی معراج مومن اے دمساز

جب ہی پیدا کیا ہے انکو خدا
کوئی جماعت قیام میں ہے سدا

اور بیٹھے قعود میں کوئی
پس ابد تک رہیں گے سب یوہی

اور سب عبادتیں ایسا
جمع ہیں اس نماز کے درمیاں

اور قیام اور قرأت اور رکوع
سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع

جوں کمالات انبیائے کرام
جمع ہیں ذات احمدی میں تمام

کل سر سبط عشق انکی ہو سب
جامعیت رکھے وہ ایسی جب

خاتم المرسلین اس ہی لئے
قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کہے

بس احادیث آئے ہیں بسیار
یہاں لکھتا ہوں ایک دو اے یار

یا رسول خدا ہے کونسا کام
دوست تر نزد حق علیہ السلام

میں کہا اور کونسا ہے عمل
کئے ارشاد احمد مرسل

[۱] ما زاغ البصر وما طغیٰ
[۲] حدیث قرۃ عینی فی الصلوٰۃ سمنے ۱۲
[۳] الصلوٰۃ معراج المومنین کی توجیہ ۱۲

فضیلت نماز

اگر نانیکی ہی والدین کے ساتھ
مجہ کو اس طرح تب کیئے ارشاد
اور زیادہ اگر میں حضرت سے
کہ یہ پانچوں نماز کو مولا
اور بجا لا کرے گا انکا رکوع
نہ کرے جو کوئی اہتمام ایسا
شب معراج میں جب آئے دمساز
حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا
وہ خیابان السیر میں دیکھو تم
کہ ہوا ہے بیان زبن اسحاق
ظہر کے وقت آئے ہیں جبرئیل
تب ندا شاہ دین کروائے
یعنے خود ہی امام ہو جبرئیل
آپ ہی ہوا امام روح امیں
بعد ازاں جب شفق غروب ہوا
دوسرے دن بھی جبرئیل آئے
یعنے جب غیر سایۂ اصلی
اور غروب آفتاب جبکہ ہوا
ثلث یا نصف شب ہی گذری جب
وقت ممتد ہوا ہے فجر کا تب
بعد جبرئیل نے نبی سے کہا
پھر تعلیم آکے روح امیں ہو

اسمیں حاصل ہی خیر اور برکات
کہ کرے راہ میں خدا کے جہاد
عرض کرتا تجھے خبر دیتے
ہے بلا شبہہ تم پہ فرض کیا
اور بجا لاونگا بھی اسمیں خشوع
حق تعالیٰ پہ عہد نا ہوگا
فرض پہلے ہوییں پچاس نماز
اجر پنجاہ کا جو اس میں رکھا
ہے مقرر رسالۂ سیّم
یہ روایت ہے ائے نکو اخلاق
اور حضرت سی یوں کہے ہیں عقیل
سارے اصحاب آکے جمع ہوئے
اوّل وقت میں پڑھے ہیں عقیل
پڑھے ہیں عصر کی نماز یقیں
کئے یونہی ادا نماز عشاء
ظہر اس وقت پر بجالائے
ہو چکا پورا ایک سایہ ہی
کئے مغرب کی تب نماز ادا
وہ نماز عشا پڑھے ہیں تب
ہیں پڑھے صبح کی نماز وہ جب
کہ ہی یہ وقت اگلے نبیوں کا
کئے دو دن امامت آپ یقیں

ہیں کیا عرض یا رسول اللہ
کہا راوی نے مجہ کو پیغمبر
اور عبادہ ابن صامت نے
جو کوئی انکا وضو کرے بہتر
حق تعالیٰ پہ عہد ہے یہ سنو
بلکہ چاہا تو اُس کو بخشیگا
پھر تخفیف بعد ازاں کئے بار
ہیں نے اسکا بیان اے نیک مزاج
پنجگانہ نماز کے اوقات
کہ وہ معراج کی شب فیروز
کہ کہی جائے اب ندائے نماز
جب کہ پایا ہے آفتاب زوال
بعد ازاں غیر سایۂ اصلی
اور ہوا جب کہ آفتاب غروب
بعد ازاں جب کہ شق فجر ہوا
کہ ہر اک چیز کا جو ہے سایہ
بعد ازاں جب ہوی ہیں دو سائے
جانیو یہ نماز مغرب کی
ثلث یا نصف کا جو نقطہ آیا
اک روایت ہی فجر کی وہ نماز
یہ دونوں وقت کے جو ہیں مابین
اور وقتونکا اول و آخر
نزد ہر شہ ایمۂ امجد

اور بھی کیا ہے یہ کیجئے آگاہ
اتنے پاتو سنے تب دیے ہیں خبر
یوں روایت کیا ہے حضرت سے
اور پڑھے انکو انکے وقتوں پر
کہ وہ رحمت سی بخش دی اسکو
گر نہ چاہے عذاب دیوی گا
جب کئی عرض احمد مختار
لایا ہوں در رسالۂ معراج
اب میں لکھتا ہوں اختصار کیسا
بالیقیں جب گذر کے آیا روز
جمع تا ہوویں سب برائے نماز
تب پڑھے ظہر اے نکو منوال
جب ہوا ایک سایہ اے بھائی
پڑھے مغرب بھی بہ ہمیں اسلوب
کئے یونہی نماز صبح ادا
جب برابر ہو وہ چیز کے آیا
عصر کی تب ادا نماز کئے
پڑھے دو دن بھی انکو وقتہ ہی
جانیو تم یہ شک ہے راوی کا
وقت اسفار میں پڑھے بہ نیاز
وہی وقت نماز ہے بے بین
کئے دو وقت پڑھ کے وہ ظاہر
شافعی اور مالک و احمد

اوقات نماز پنجگانہ

وقت ظہر کا اختلاف

اور نیز وہاں تاتہ اشتہر — ابو یوسف محمد اور زفر
اک روایت سے بوحنیفہ پاس — وقت آخر وہی ہے ہو سو پاس
ہیر دو سایہ تلک بھی ہے مسطور — بوحنیفہ کا مذہب مشہور
جو ہے مروی ابو ہریرہ سے — کہ رسول کریم فرماتے
اور روایت سے صاف آگے مری — کہ اسی ظہر سے کرو ٹھنڈی
ہے ہدایہ میں اس طرح مذکور — سخت گرمی وہ ملک میں مشہور
کہ کریں وقت ظہر میں وہ دلیل — ویسے موسم میں نا کریں تعجیل
اور ائمہ میں اختلاف آیا — ہر کوئی اک حدیث سے پایا
بلکہ بے شبہہ مذہب مختار — علما کا یہی ہے بے انکار
کریں دو سایہ میں عصر ادا — تاکہ بالاتفاق ہو وے روا
کہ نہ ہو آفتاب متغیر — ساتھ زردی کے اُسکو مت کر
بلکہ خورشید خوب تاباں ہو — اور بلند و سفید رخشاں ہو
کہ خبر اسنے دی رسول خدا — کرتے تھے عصر کی نماز ادا
ابن مسعود کا سمجھ مقصود — اس سے تاخیر عصر کی ہے نمود
کہے بعضے کہ جب ہو مہر بلند — اک دو نیزے برابر اے دلبند
اور بلا شبہہ حنیفہ کے یہاں — آخر وقت عصر غیر گماں
اور اس بات کی دلیل صریح — ہے صحیحین کی حدیث صحیح
جو کہ جانو غروب کے آگے — ایک رکعت بھی عصر کی پاوے
چاہئے باقی رکعتیں بھی پڑھے — بس نماز اپنی وہ تمام کرے
کیونکہ دونوں بھی جبرئیل امیں — ایک ہی وقت پر پڑھی ہیں کہیں
اور جب تک شفق رہے یہ سما — رہے بے شبہہ وقت مغرب کا
اور نماز عشا کا وقت اخیر — فجر کے ہی طلوع تک اے خبیر
لیک اکثر عمل پیغمبر کا — جانئے ثلث شب تلک ہی تھا

جانئے وقت ظہر کا آخر — ایک سائے تلک ہے اُسے فاخر (وقت ظہر)
اور بعضوں نے اس طرح لکھا — کہ اسی قول پہ ہے جان قوی
بوحنیفہ کے اس سخن پہ دلیل — جانئے یہ حدیث ہے بے قیل
کہ یقیں سخت تر ہو گرمی جب — اسکو ٹھنڈی کرو نماز سے تب
یعنے پڑھنے میں ظہر کے اے خبیر — اول وقت سے کرو تاخیر
رہتی ہے ایک سایہ سے بھی زیاد — ٹھنڈی کرنے سے یہی ہے مراد
الغرض ظہر بوحنیفہ پاس — جب ہے دو سایہ تلک نہ اساس
بس لکھے احتیاط سے اس میں — کہ نمازیں نہ وقت شک میں پڑھیں
کہ کریں تب نماز ظہر ادا — نہ ہو جب تک تمام اک سایہ
افضل وقت عصر ہو وے پاس — تب تلک ہے ابو حنیفہ پاس (وقت عصر)
آخر وقت عصر ہی تب تک — نہ غروب آفتاب ہو جب تک
ابن مسعود کی حدیث جلیل — ہے بلا شک و شبہہ اسپہ دلیل
رہتا حالانکہ آفتاب سفید — نہیں ہوتا تغیر خورشید
جب تلک نا ہو مہر متغیر — یعنے اس پہ ٹھہر سکے نہ نظر
تب تلک وہ نہیں ہے متغیر — اور ہوتی ہے خیرہ اس کی نظر
رہے باقی یقیں سمجھ تب تک — نہ غروب آفتاب ہو جب تک
بوہریرہ نے جو دیا ہے خبر — کہ یہ فرمایا حق کے پیغمبر (وقت مغرب)
بس بلاشک وہ عصر کو پایا — یعنے اس کی ہوئی نماز ادا
اور مغرب کا وقت تو اے نیک — دیکھ بالاتفاق ہو گا ایک
جانئے جب غروب ہو خورشید — وقت اسکا شروع ہوا ہے سعید
جب کہ غائب شفق کہا سے ہوا — ہوا تب سے شروع وقت عشا (وقت عشا)
لیک تا ثلث شب سے افضل جان — اک روایت میں آدھی شب سے بیان
کہ صحیحین بیچ اے بھائی — عائشہ کی حدیث یہ آئی

کہ رسول خدا نماز عشا
ابو برزہ نے دی خبر اے خبیر
اور نماز عشا کے آگے خواب
ہاں اگر دفع ماندگی کیلئے
پر یہی تھا رسول کا دستور
بعد دولت سرا طرف آتے
حال دریافت انکا فرماتے
اسمیں اک پہر شب گزر جاتی
پھر نہ باتیں زبان پر لاتے
اور تسبیح حمد و تکبیرات
لیک اس ملک کے مساجد میں
گرچہ باتونکی پڑتی ہی حاجت
اور جابر کی ہے حدیث میں جان
اور اگر لوگ کم ہیں اے خلیل
گر کریں پہلے وقت سی تاخیر
کہ کریں پہلے وقت سی تاخیر
ہیں عوارض ہوا ایسے جب جاجب
کہ کرو اس نماز میں تاخیر
کوئی امت جو تم سے آگے تھی
اور وقت نماز صبح عیاں
لیک افضل یقیں ہماری یہاں
راویاں جسکے تین ہیں مسعود
یعنے تم صبح کی نماز تجلیل

پڑھتے تھے اور صحابہ والا
کہ عشا کی نماز کی تاخیر
رکھتے مکروہ وہ رفیع جناب
کبھی سوئے بھی اٹھ نماز پڑھی
ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور
ما حضر جو ہے نوش فرماتے
بے زباں تاکہ نارہے بھوکے
آتے ایسے میں سب صحابہ بھی
وہیں دولت سرا طرف جاتے
پڑھکے سوتے تھے وہ جلیل لذات
یہی معمول ہے معابد میں
پر کرے احتیاط بے غایت
کہ صحیحین کے جو ہی دربیان
کرتے کچھ انکے انتظار میں سیل
ہے روا بلکہ مستحب اے امیر
تا جماعت کے لوگ ہوویں کثیر
جانو تاخیر ہووے گی وجیب
یعنے ہے وہ عشا ای باتوقیر
نہ نماز عشا پڑھی ہے گی
صبح صادق سی ہو شروع پچھان
وقت اسفار فجر ہے پہچان
دارمی۔ ترمذی۔ ابوداؤد
روشنی میں ادا کرو بے قیل

خیر سے گم ہوئی کے بعد شفق
وہ سے ... رکھتے تھے ... ور عالم
اور مکروہ رکھتے خیر ورا
اور باتیں بھی نیک بعد عشا
فرض و سنت کے بعد مغرب کے
جانور جو کہ رہتے اے اکرم
ایسے کاموں سے گھر کے فارغ ہو
پس جماعت کو اپنے ہمرہ لے
سورۂ ملک و سورۂ سجدہ
پس ہی سنت یہی کہ بعد عشا
اول وقت پڑھ عشا ای کام
کہ کریں نا کلام لا یعنی
لوگ حاضر ہیں زیادہ جب
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
پس امام اور تابعان اسکے
ورنہ بیشک جو وقت ہے اول
اور حدیث معاذ میں آیا
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام
یہ حدیث شریف بھی ہی دلیل
اور بلا شبہ اس کا وقت اخیر
اور اس بات کی دلیل قوی
کہ کہے اس طرح شہ ابرار
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے

بالیقیں ثلث رات تک الحق
یعنے تا ثلث لیل اے اکرم
کرنا باتیں پس از نماز عشا
گر کرے جانئے ہے یہ بھی روا
نفل چھ رکعتیں بھی پڑھتے تھے
ناقۂ خاص اور اسپ و غنم
بعد تشریف لاتے مسجد کو
وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
اور زمر اور مسبحات اسرا
نہ کریں بات غیر ذکر خدا
کرتے ہیں اسکے بعد اکل طعام
کریں باتیں ضروری و دینی
کرتے حضرت عشا میں جلدی تب
کہ جماعت کثیر کے خاطر
آئے اس بات پر ہیں اس ہی لئے
ہے یقیں اپنی ذات میں افضل
کہ رسول خدا نے فرمایا
امتوں پر وہ گئے ہو تمام
کہ عشا ڈھیل سی پڑھے بیقیل
ہے یقیں تا طلوع فجر منیر
ہے مقرر حدیث رافع کی
تم کرو ساتھ فجر کے اسفار
آخری رات سے معظم ہے

ایک تہائی شب کے گزرنے بعد
چھے رکعت صلوٰۃ الاوابین کے
جن سورتوں کے شروع میں سبح یا یسبح رہے ۱۲

یعنے اس میں بڑا ہے اجر و ثواب
کہتے ہیں اس ہی وقت کو اسفار
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز
یعنے چالیس آیتیں اسکے یار
گر ادا ہو وضو وہ غیر جواز
مذہب شافعی میں و تغلیس
اس اندھیری کا نام ہے تغلیس
کہ نماز [illegible]
یعنے کرتے شروع اندھیری سے
عورتیں [illegible]
ابو برزہ نے جو کہا ہے مگر
معرفت عام معرفت ہر دو
الغرض یہ دو نو حدیث جلیل
وہ اندھیرا تھا کیوقت ادا و ثنا
دیکھو حضرت نے جب یہ فرمایا
اور ہے قول مصطفے اسفار
اور طحاوی نے یوں کہا کہ نماز
تا ہو ہر دو حدیث میں توفیق
ابتدا اور انتہا کرے نماز
اور بزودیکہ شافعی بے قیل
بو حنیفہ کے پاس صبح کی ڈھیل
اور نماز عشا کے اند ڈھیل
اور جلدی نماز مغرب کی

نہیں اسکے ثواب کو ہی حساب
شرح مشکوٰۃ میں ہے [illegible]
وقت اسفار میں کرے آغاز
یا پڑھے شصت یا کہ صد آیات
پھر وضو کر دوبارہ اسکے وہ نماز
آگے اسفار کے پڑھے اے نہیں
پڑھتے آپ میں نماز با تعدیل
فارغ اسوقت ہوتے شافعی [illegible]
روشنی میں تمام کرتے تھے
[illegible]
[illegible]
ہو سکے وجہ قرب و بعد کا ہو
مذہب شافعی کے بیچ دلیل
صبح کی جو ادا کئے ہیں تمام
تب کئے صبح کی نماز ادا
قول راجح ہے فضل سے ای یار
اس اندھیرے میں ہی کرے آغاز
بس یہ تاویل نیک ہی تحقیق
ہووے اسفار میں ہی ادا و ثنا
سب نماز و نکو چاہئے تعجیل
روشنی نشر ہاتے تک بے قیل
ثلث شب تک ہی مستحب بقیل
ہے باجماع مستحب اے ذکی

صبح کی روشنی جو خوب کھلے
اور اسی شرح میں ہے یوں مرقوم
ہمہ اسفار کن یہ لکھتا ہوں
اور یہ ترتیل سے پڑھا جاوے
اور یہ عرصہ کے درمیان بیقین
روشنی پھیلنے کے جو آگے
شافعیہ کی ہے دلیل یہی
آدمی اپنے ہمنشیں کے تئیں
یہ حدیث عائشہ سے ہی منقول
جانیو صبح کی اندھیری میں
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
پس یہ ہر دو حدیث کی تطبیق
اور دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
کہ کہے لوگ آج حضرت نے
فعل ہے جو روایتیں آئیں
اور اسفار میں اتمام کرے
لیک یہ شبہہ ظاہر مذہب
ہاں مگر اس قدر نہ ہو تاخیر
اور بلا فرق موسم اے اکمل
اور گرمی میں ظہر کی تاخیر
اور ہے تاخیر عصر کی افضل
اور مقرر یہ موسم گرما

منتشر ہووے چو طرف پھیلے
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
پڑھ سکے جس میں قرأت مسنون
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
نہ طلوع آفتاب ہووے کہیں
ایک تاریکی اور اندھیری رہے
ابو برزہ نے جو روایت کی
روشنی میں پچھانتا تھا یقیں
صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
ہووے نہ ہرگز پچھانی جاتی تھیں
کہ پچھانی نہ جاتی تھیں عورات
اس طرح یہ ہے جانیو تحقیق
کہ وہ ہے بیشبہہ رفیع جناب
کوئی ضرورت کیواسطے ای ہمام
وقت معمول سے پڑھے آگے
کہ پڑھے وہ صبح اندھیرے میں
خوب تر قرأت دراز پڑھے
حنفیہ کا ہے یہ سن نواب
کہ طلوع آفتاب ہوا ہے پھر
وقت اول ہے مطلقاً افضل
دھوپ ٹھنڈی ہو آئی تلک تاخیر
تا نہ ہو آفتاب متبدل
مذہب مالکی کے بعض علما

وقت نماز صبح میں حنفیہ اور شافعیہ کا اختلاف

ظہر کی ڈھیل بسفر کے تئیں
دیکھ افضل ہی جانتے ہیں یقیں

اور مذہب میں سکے ای اکمل
لیک تقدیم عصر ہے افضل

اور تاخیر میں بھی باک نہیں
جمع آنے کو لوگ گر ہو یقیں

عصر کی ڈھیل آمیں یو سو اس
سبگی افضل امام احمد پاس

اور اسفار اک روایت سے
جان افضل لکھے ہیں پاس اسکے

انسے لکھتا ہوں میں یہاں بعضے
دیکھ اس شرح میں جو ہیں بڑے

ان بیاں میں یہاں بقدر ضرور
موجز و مختصر ہوئے مذکور

وہ جو کہتے ہیں بعضے جہلا آب
ہے خلاف حدیث یہ مذہب

انکو اور ہم کو سب کرم سے رب
دیوے انصاف اور علم و ادب

ان سو وہ اک حدیث ای اکرم
دیکھ کرتا ہوں آ بیاں یہ رقم

اول وقت کے نماز میں ہی
جانیو ہے خدا کی خوشنودی

شرح میں اس حدیث کے سن بات
لکھا اس طرح شارح مشکوٰت

چونکہ آیا ہے فجر کا اسفار
اور تبرید ظہر کی اے یار

اور روی بی بی عائشہ نے خبر
کہ مقدس جناب پیغمبر

بعضے جا کسی نے ہو حاضر
جانتے تا وقت اول و آخر

وقت اول پڑھے ہیں پہلے روز
وقت آخر پڑھے ہیں اسکے روز

خارج بحث ہے وہ بات ای یار
اک روایت میں آیا ہے دوبار

اور انس نے کہا کہ شاہ انام
سخت گرمی کے ہوتی جب ایام

یہ حدیث شریف نسائی نے
دیکھ لایا کتاب میں اپنے

اب میں لکھتا ہوں کچھ اذانکا بیاں
جو ہے ثابت حدیث سے ایجاں

تب مدینہ میں انے کو عنواں
ہوئی مشروع جماعت اور اذاں

وقت پر لوگ جمع ہونے لئے
کیا کریں کام تب کہے بعضے

کہے بعضے بجاویں قرن یقیں
مثل قرن یہود بد آئیں

لیک مالک کا مذہب مختار
ہے جماعت کو مستحب اے یار

اور جلدی عشا کی اے اجمل
پاس مالک کے ہے سمجھ افضل

اور جو موسم کے درمیاں ای آیں
نہ نمودار ہووے ابر یقیں

اور تقدیم صبح اس کے یہاں
اک روایت سے سبگی افضل جان

اور دلایل یہ سب کے غیر قصور
شرح مشکوٰۃ بیچ ہیں مذکور

اور دلایل ہمارے مذہب کے
جو ہیں ثابت صحیح حدیثوں سے

اور ابواب یونہی سب برے
ہیں مدلل کتاب و سنت سے

انکی یہ جرأت و جسارت ہے
اور جہالت ہی اور غباوت ہے

اور فضیلت میں پہلے وقت کے ہاں
جو حدیثیں صحیح آئے یہاں

یوں روایت کیا ہی ابن عمر
کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر

آخر وقت میں ہے عفو خدا
یعنی بخشیگا اور نہ پکڑے گا

حق نماز و نیچے درمیاں ای پیر
مستحب آئی ہے بعض تاخیر

ایسی تاخیر جب کہ ہی محمود
وہ نہیں ہے مخالف مقصود

کوئی نماز وقت آخری نہ پڑھا
نہ پڑھے اپنی موت تک دوبار

اسکو بتلانے یا جو وقت اوہیں
پڑھے وہ دو دن نماز شروع میں

ساتھ جبریل کے جو وقت اخیر
پڑھے اکدن نماز جو ای میر

اس خبر کی روایت ای بھائی
دیکھیے شیخ ترمذی نے کی

کرتے تھے تب نماز ظہر میں پہلا
اور دوسری میں کرتے تھے تعجیل

اذان کا بیان

جب کہ ہجرت سی سال تھا پہلا
اک روایت ہے سال تھا دوسرا

یہ سبب اسکا لکھتے ہیں سنئے
کہ صحابہ یہ مشورت میں کئے

باجیں ناقوس ہم برائے نماز
جو نصارا بجاویں بر انداز

کہے بعضے بلند جسگہ میں
آگ سلگھاویں تا آگ سلگھاویں

پھر یہ چیز نکو ناپسند کئے
ایک ناقوس اس کے ہاتھ میں تھا
کہا لوگوں کو واز برائے نماز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات
اس نے حضرت کے پاس ہو حاضر
جا کے اب تو بلال کو سکھلا
عمر فاروق جب سنے یہ اذاں
میں بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا
یعنے دو خواب یک ہوئے بے ریب
اور لایا امام غزالی
کہے اصحاب چار وہ بعضے
جب کہ پہونچے بہ درگہ مولا
کہے سوگند ہے وہ مولا کی
اس فرشتہ نے تب ہاں دوبار
میرے بندہ نے سچ کہا یہ اب
شب معراج شہ شاہ جہاں
جب تلک مکہ شریف میں تھے
وحی بھی تب خدا کی آئی جان
کبھی حضرت کہے ہیں یا نہ اذان
دیکھا وقت زوال پہنچا جب
کبھی نعماں بھی ہوتا تھا اذان
کہ جو بہتر ہیں سنے دلوی اذان
کلمات اذان بھی ادائے انا

کیا کریں کام اس ہی فکر میں تھے
اس کو عبداللہ اس طرح پوچھا
میں بلا دل گا اس کا کر آواز
اور اذاں کے کہا ہے سب کلمات
خواب بیان وہ سب کیا ظاہر
تا اذاں وہ کہا کرے ایسا
دوڑتے آئے اس طرح جو لاں
دیکھا عبداللہ خواب میں جیسا
تو ہے بے شبہ حق سے ملہم غیب
در کتاب وسیط متعالی
سات انصار تھے یقیں لیسے
اک فرشتہ وہاں سے تب نکلا
آپ کو جس نے ہے رسالت دی
کہا اللہ اکبر ہے ہشیار
کہ بلاشبہ میں بڑا ہوں رب
جانئے گرچہ یہ سنے تھے اذاں
بے اذاں ہی نماز پڑھتے تھے
کہ سنے تھے جو آسمانیہ اذاں
اختلاف اس میں عالموں کا ہی جان
کہے حضرت اذان قامت تب
ابو یوسف کو مقتدا گرداں
اور قاری کرے امامت لاں
کہ جدا ٹھہر ٹھہر کے کہنا۔

دیکھا عبداللہ ابن زید نے خواب
کیا یہ ناقوس بیچتا ہے تو
کہا اس شخص نے تجھے ای عزیز
اور بولا اقامت ایسا ہی
سن کے فرمائے سرور والا
اس کی آواز ہے بلند اکثر
آتی چادر کھینچتے تھے تب
کہے گر تو بھی یونہی دیکھا ہے
کہے بعضے کہ حضرت صدیق
کہ رسول خدا کے وہ اصحاب
اور خبر مرتضے علی نے دی
پوچھے جبرئیل سے شہ عالم
میں مقرب ہوں گرچہ درگہ کا
از پس پردہ جلال وہیں
پھر جو باقی اذاں کے تھے کلمات
پر نہ آیا تھا حکم لئے دمساز
پس مدینہ کو آئے پر اصحاب
اس کو جاری کرے زمیں پہ بھی
پر روایت کیا ہے یوں عقبہ
اور کئے ظہر کی نماز ادا
پس فضیلت اذاں کی ہے بڑی
اور موذن اذاں کہیگا جب
اور بالعکس اس کے ای بھائی

آیا اک شخص آسماں سے شتاب
وہ کہا کیا کرے گا تو اس کو
میں سکھاتا ہوں اس سے بہتر چیز
الغرض جب کہ تب صبح ہوئی
خواب سچا ہے گر یہ چاہے خدا
نرم تر اور بہت ہی شیریں تر
اور کئے عرض مصطفے سے تب
تہا ہو لا ہے حمد مولا ہے
خواب ایسا ہی دیکھے ہیں تحقیق
دیکھے ایسا ہی خواب صدق نصاب
شب معراج میں جناب نبی
کون ہے یہ فرشتۂ اکرم
نہ کبھی اس ملک کو میں دیکھا
یہ ندائے بزرگ آئی یقیں
وہ کہا ہے تمامی پاک صفات
کہ اذاں بولے از برائے نماز
جب کئی مشورت وہ دیکھے خواب
تب سے سنت ہی یہ شروع ہوئی
اک سفر میں ہی تھے تھا ہمرہ
ہے نہایہ میں دیکھ یونہی لکھا
دیکھئے یہ حدیث مصطفوی
رکھے کانوں میں انگلیو نکو تب
کرنا قامت کے درمیاں جلدی

صاحب سفر السعادت
امام فیروز آبادی نے
لکھا ہے کہ حضرت

پڑھنا بسم اللہ ائے نکو سیرت
بوحنیفہ و ثوری احمد
عمر فاروق و حیدر کرار
اور ہے مروی انس سے ای دمشار
جہر بسم اللہ کسی سے بھی
اور یہ سفر سعادت ائے اکرم
اپنے کتب میں یوں لکھے
شہادہ تعلیم کے لئے یہاں
اور اپنی کتاب میں بصواب
کہ عمل اہل علم کا اکثر
تابعین کرام سے سفیاں
سب یہ کہتے ہیں جہر بسم اللہ
اس میں لایا ہے یہ حدیث نبی
ترمذی نے مگر کہا رکھ یاد
اور ابن عمر ابن زبیر
آئے مینگے ثبوت جہر میں جو
کہ بلا شبہہ شعبی و نخعی
اعمش و بوعبید و بس یہ سب
مگر اسکی سند میں اے خوشحال
جہر میں تسمیہ کے اے بھائی
ہیں کثیر و صحیح و ارجح سب
کہتے ہیں کے اخیر میں آمیں
اور احادیث آئی ہیں ای نیک

جان بالاتفاق ہے سنت
بس یہ تینوں ہیں اے امجد
ابن مسعود اور ہے [illegible]
کہ پڑھنا [illegible]
[illegible]
دیکھئے اس طرح کیا ہے [illegible]
شارحان حدیث کے [illegible]
چونکہ گاہی نماز ظہر میں جان
ترمذی نے کیا ہی عقد و باب
تھا یہی از صحابہ سرور
جو ہے ثوری سے شہر بجہال
نہ کہیں بلکہ پڑہ لیں آہستہ
ابن عباس نے روایت کی
نہیں قوی اس حدیث کے اسناد
اور کئے تابعین ہیں بالخیر
کہا حاکم صحیح میں ہر دو
اور قتادہ و شیخ اوزاعی
رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب
کے اہل حدیث قال و مقال
نہ حدیث صحیح کوئی آئی
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
جہر میں جہر سر میں سر ائے ہیں
جہر آمین بولنے میں دیکھ

لیک پڑھنے میں جہر اور اخفا
پنج اصحاب سے سن اے بھائی
اور ابن زبیر عالی شان
[illegible] بکر و عمر کے ساتھ
[illegible] حدیث کے راوی
[illegible] جہر اور کبھی اخفاء
کہ جو مروی ہی وہ حبیب اللہ
جہر قرات پڑھے شہ امت
ایک ور ترک جہر بسم اللہ
ابوبکر و عمر علی عثمان
اور ابن مبارک و احمد
اور لکھا ہے دوسرا جو باب
کہ نماز و نیز وہ رسول اللہ
لیک تعلیل ہیں سکے چند اصحاب
ابن عباس کی حدیث مگر
اور ابن الہمام نے اظہر
عمر عبد العزیز نیک نہاد
بعضے حفاظ نے کہا اے فصیح
ابن تیمیہ و دارقطنی سے
اور لکھے ترک جہر میں اے یار
اور حضرت نے جہر بسم اللہ
قوم بھی کر موافقت یکبار
یہی مذہب امام احمد کا

ہے اماموں میں اختلاف آیا
وے روایت کئے ہیں اخفا کی
یہی پانچوں علیہم الرضوان
اور عثمان ذی النورین کے ساتھ
دار قطنی و احمد و نسائی
پڑھتے تھے تسمیہ رسول خدا
کبھی پڑھتے تھی جہر بسم اللہ
جال لیں تا پڑھیں فلاں سورۃ
اور لکھا ہے اس میں اے آگہ
اور دو ہے صحابہ ذی شان
اور اسحٰق بھی ہے اے امجد
ہے وہ اثبات جہر میں در باب
پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ
بوہریرہ نہیں ہے ہی در باب
بوہریرہ کی بھی حدیث دگر
لایا ہے یوں زابن عبد البر
اور زہری مجاہد و حماد
کوئی خبر جہر میں نہ آئی صحیح
نقل لایا ہے اس طرح سنئے
آئے ہیں جو حدیث اور آثار
پڑھتے تھے فاتحہ ای حق آگہ
کہتے آمین جہر سے بیکار
اور ہے شافعی امجد کا

شرح سفر السعادۃ میں لایا ہے کہ بسم اللہ کا پڑھنا شروع نماز میں ترجیح علیہ ہے یہی مذہب امام حنیفہ کا ہے دوسری روایت میں صاحبین کے قول سے ہر رکعت کے ابتدا میں بھی آیا ہے کیونکہ بسم اللہ ابتدائی قرأت کے لئے ہے اور ہر رکعت قرأت میں اصل متفق ہے ۱۲

جو ہے مذہب امام مالک کا
اسمیں سبات کا خلاف آیا
ترمذی کی حدیث سے بھائی
جہر و سر ہر دو باب میں آئی
کہا اصحاب و تابعیں کا عمل
ہوگا اکثر اسی پہ اے اکمل
کہ امام نماز جو ہوگا ہو
وہ کہے چار چیز آہستہ
ابن مسعود بھی اسے ذیشاں
ایسی ہی آئی ہے روایت عالی
ابی وایل سے اسمیں او بھائی
یہ روایت صحیح ہے آئی
جہر کرتے نہ تھے کبھی اے یار
یعنی پڑھتے تھے تینوں پکار
دو حدیثیں یہ جہر اور اخفا
ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا
ابن مسعود کی حدیث ہے ہاں
بے تردد اماہی پچھان
جب کہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز
قرأت پاک اسمیں کرتے دراز
سورۂ قاف بھی کبھی پڑھتے
سورۂ روم پڑھتے تھے گاہ
در نماز صباح جمعہ کے روز
پڑھتے تھے یہ دو سورۂ فیروز
شافعیہ کا جاننے یکسر
ہے یہاں تک سدا عمل اسپر
جب بجا ہے یہاں بحمل نبی
ہیں ثابت مداومت اسکی
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام
نقل کرتا ہے اُنکو انجام
جانیں مکروہ اسکے غیر کو بھی
اور اس کے سوا ہے نہ کبھی
تاکہ وہ قرأت رسول کو مان
گر پڑھے صبح میں تبرک جاں
اور وہ قرأت شریف رسول
بے تردد ہے مستحب مقبول
تا نہ سمجھیں عوام یوں اصلا
کہ نہ جائز ہے قرأت اسکے سوا
جمعہ کی شب میں ور نماز عشا
بھی وہی آئی قرأت والا
جب کہ جیتے تھے پڑھتے خیر بشر
یونہی آئی حدیث ابن عمر
پڑھیں اوساط بھی یہ عصر و عشا
پڑھیں مغرب میں سب قصار بجا
کہ مقرر حدیث اور آثار
اندریں باب کے ہیں بسیار

بوحنیفہ کے پاس ہے اخفا
یعنی آمین کہنا آہستہ
اور ترجیح جہر کو دیا
اور بخاری سے یونہی نقل کیا
پہ روایت کیے ہیں اہل صواب
از جناب عمر بن الخطاب
کہ ثنا و تعوذ و بسم اللہ
اور آمین اے خدا آگاہ
اور سیوطی کی اک کتاب بنام
جو ہے جمع الجوامع اس کا نام
کہ عمرؓ اور علیؓ اے نیک ایں
تسمیہ اور تعوذ اور آمیں
اور ابن الہمام عالی شاں
ابن وایل سے اسے نکو عنواں
لیک ایسا کہا ہے اس نے کہ بھول
کہ یہ ہر دو حدیث ہیں معلول
اور پس از فاتحہ وہ شاہ جہاں
کرتے تھے ضم سورۂ قرآں
ساٹھ آیت سے تا بصد آیت
پڑھتے اکثر وہ شاہ امت
کرتے قرأت کی بھی کبھی تخفیف
اور سفر میں معوذتین شریف
سورۂ سجدہ پہلی رکعت میں
سورۂ دہر دوسری رکعت میں
کہ سوا اس کے دوسرے سورے
نہیں پڑھتے ہیں صبح میں گاہے
کسی سورہ کی کوئی وقت تعین
ہیگی مکروہ جانئے تعیین
کہ وہ مکروہ تب ہوا اے سالم
کہ اسی کو سدا کرے لازم
نہیں مکروہ گر نہ ایسا ہو
پڑھے قرآں سے جو میسر ہو
نہیں مکروہ یہ چاہیئے کہ کبھی
پڑھے البتہ اور سورے بھی
لیک ہے شرط اور بھی سورے
بے تعین کبھی کبھی پڑھ لے
اور دو رکعت میں جمعہ کے اے یار
پڑھتے دو سورے سید الابرار
اور سوا اس کے دوسرے سورے
ہیں طویل و قصیر قرآں کے
اور جو ہے فقہ کے کتابوں میں
فجر اور ظہر میں طوال پڑھیں
مصطفےٰ کا یقیں عمل تکبیر
تھا بلاشک و شبہ اس ہی پہ
اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر
آتے حضرت کو سمع میں اکثر

کیا یہ تکبیر ہے بحال قیام
کہ ہدایہ میں دیکھ یونہی لکھا
احمد و شافعی کے پاس ای ہیر
ہر دو جانب حدیث بین بعقیل
اور یہ عادت ہے ترمذی کی سنو
پہلے لکھا ہی باب رفع یدین
پہلی تکبیر بولتے تھے جب
پھر بحال رکوع آتے جب
اکثر اصحاب و تابعین کا عمل
شافعی اور احمد و اسحاق
دوسرا باب اسکے بعد لکھا
ہی روایت کہ علقمہ نے کہا
میں بھی ویسی نماز بابرکات
اور کہا ترمذی نے ایسی ہی
پھر کہا اہل علم سے بسیار
قول سفیان ثوری والا
کی ہے مالک نے نقل از زہری
سنا والد سے اپنے عبداللہ
پر نہ رفع الیدین ہی اے یار
اور عاصم بن کلیب شہیر
کہ نکرتے علی تھے رفع یدین
اپنی آنکھوں سے میں کیا ہوں نظر
اور مجاہد کہا پڑھا میں نماز

یا ہی جھکنے کے وقت پر اے ہمام
نقل از جامع صغیر کیا
ہی یہ رفع یدیں یہ تکبیر
لاتے ہیں جانبین انکو دلیل
کہ یقین اختلاف جس میں ہو
اسمیں لایا ہی یہ خبر بے مین
وہ اٹھاتے تھے ہر دو ہاتھ کو تب
اور اٹھاتے تھے سر رکوع سے تب
تھا مقرر اسی پہ ای اکمل
کہا عامل اسی کے تھے بوفاق
یہ حدیثیں وہ باب میں لایا
ابن مسعود جو صحابی تھا
دیکھو پڑھتا ہوں اب تمہارے ساتھ
ابن عازب کی بھی حدیث آئی
از صحابہ و تابعین کبار
ہے یہی اور اہل کوفہ کا
اور زہری نے ہی روایت کی
کہ کہا اسطرح وہ حق آگاہ
پہلی تکبیر کے سوا ایکبار
پدر جس کا ز تابعین اے میر
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ پڑھے جب نماز ابن عمرؓ
پیچھے ابن عمر کے ای دمساز

قول اکثر کا ہی یہی ای خبیر
اور اٹھاتے تھے جب رکوع سے سر
اور احناف کے یہاں ہے میں
یہ حدیثیں سبھی بغیر قصور
عقد کرتا ہی اسکے وہ دو باب
کہ روایت کیا ہے ابن عمر
تا مبارک وہ ہر دو کھندوں کے
تب بھی حضرت اٹھاتے ہر دو ہاتھ
پھر ہوئے ہیں جو مجتہد آگاہ
پھر برجحان ابن حدیث کے ایک
کہ نکرتے تھے جسمیں رفع یدیں
کہا اسطرح اپنے یاروں کو
پس پڑھا اور کیا نہ رفع یدیں
ابن مسعود کی حدیث وہ پن
ہے تردد اسی کے قائل ہیں
اور امام محمد والا
بے تردد ز سالم ذیشاں
کہ ہی تکبیر سنت اے دلبر
یہی قول امام ہے اشہر
تھا وہ لایا ہی جاننے یہ بات
اور عبدالعزیز ابن حکیم
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

کہ یہ جھکتے ہوئے کہتے تکبیر
کہتے تکبیر تب وہ خیر بشر
نہیں بعد رکوع رفع یدیں
ایسی کتب میں حدیث کی مسطور
یہ ہیں دو باب یاں لکھا بصواب
میں نے حضرت طرف کیا ہوں نظر
ہر دو دست شریف ہوتے تھے
بعد اسکے لکھا ہی وہ یہ بات
مثل اوزاعی اور عبداللہ
ترمذی نے کیا اشارہ ایک
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے
پہلی تکبیر کے سوا بے میں
ہی بلا شبہ و شک حدیث حسن
سینے بیشک اسی کے عامل ہیں
ہے یہ موطا میں اپنے یوں لایا
آیت عبداللہ بن عمر ایجاں
جب جھکے اور جب اٹھاوے سر
اسمیں آثار آئے ہیں اکثر
متعدد روایتوں کے ساتھ
نقل لایا ہے اسطرح اے فہیم
پھر نہیں وہ کئے ہیں رفع یدین
میں نے دیکھا کئے نہ رفع یدین

اسناد رفع یدین قبل و بعد رکوع بمذہب شافعی

اسناد عدم رفع یدین

اور اسود کہا کہ میں دیکھا — کئے حضرت عمرؓ نماز ادا
پہلی تکبیر کے سوا بے مین — نہ کئے ہیں عمر بھی رفع یدین

ابن مسعود اور علی و عمرؓ — مشتہر ہیں بقرب پیغمبر
بعد ابن عمر کو بھی دیکھے — کہ نہ رفع یدین وہ بھی کئے

جب ہو انکے خلاف میں منقول — وہ کیا جائے کسطرح سے قبول
لایا ابن ہمام ای آگاہ — علقمہ نے سنا ز عبداللہ

ہوا عبداللہ یوں سخن پرواز — کہ بلاشبہ میں پڑھا ہوں نماز
حضرت سید البشر کے سات — اور ابوبکر اور عمرؓ کے سات

پہلی تکبیر کے سوا بے میں — نہ کئے ہیں کوئی بھی رفع یدیں
اور نہایہ میں دیکھئے بالخیر — یوں روایت کئے ز ابن زبیر

دیکھا وہ مسجد حرام میں آ — شخص اک اُس نماز پڑھتا تھا
جبکہ جاتا رکوع کے اندر — اور اٹھاتا تھا جب رکوع سے سر

وہ اٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار — کہا ابن زبیر اسے اے یار
کر نہ ایسا نماز میں ای عزیز — کیونکہ ہی یہ بھی ایک ایسی چیز

پہلے آنحضرت آپ کرتے تھے — بعد ازاں اسکو چھوڑ ہی ڈالے
یعنے بیشک یہ حکم اول تھا — اور منسوخ بعد اس کے ہوا

ابن مسعود نے کہا بے مین — کئے جب تک رسول رفع یدین
جانو رفع الیدین ہم بھی کئے — جب وہ چھوڑے ہیں ہم بھی چھوڑ دئے

ابن عباس سے بھی ہی مروی — کہ یقین عشرہ مبشر بھی
پہلی تکبیر کے سوا بے مین — نہیں کرتے تھے گاہے رفع یدین

پس ہوا اس بیان سے اظہر — کہ ہیں طرفین بھی حدیث و اثر
پس کہی جائیگی ہی اب بات — کہ دو باتیں بھی پائے ہیں اثبات

رفع اور عدم رفع ہر دو بھی — کہ کبھی رفع عدم رفع کبھی
یا اوائل میں فعل رفع کا تھا — اور منسوخ اسکے بعد ہوا

کہا ابن الہمام بحر کمال — قول و فعل ایسے در اوائل حال
بے تردد نماز میں تھے مباح — بعد منسوخ ہو گئے بصلاح

پس نہیں دور ہی یہ امر سنو — کہ یہ شئی بھی اسی قبیل سے ہو
اور حضرت رکوع جب کرتے — سخت زانو پہ ہر دو کف دھرتے

یعنے زانو پکڑتے قوت سے — اور رکھتے تھے انگلیاں کھلے
تین حالت ہیں انگلیوں کے جان — کھلے رکھنا رکوع کے درمیاں

اور سجدے میں انکو کرنا ضم — یعنے رکھنا ملے ہوئے باہم
حال احرام اور تشہد میں — حال اصلی یہ انکو رکھیں

اور دو آرنج اپنے پہلو سے — شاہ کونین دور رکھتے تھے
سیدھی رکھتے تھے پشت وہ سرورؐ — رکھتے تھے پشت کے برابر سر

اور تسبیح بولتے ۳ بار — یہ ہی ادنیٰ کمال کا مقدار
اور یہی افضل کہ تین سے ہو زیاد — لیک وہ طاق ہووے در تعداد

یعنے ہو پانچ سات یا نو بار — یعنے دس بار بھی کہے اے یار
بعضے یہ قدر بھی لکھے ای حبیب — کہ وہ قدر قیام کے ہو قریب

لیک یہ سب ہے منفرد کے لئے — اور لازم امام کو ہے دلے
کہ رعایت وہ قوم کی بھی کرے — کہ ضعیف اور ناتواں بھی رہے

عمر عبدالعزیز با تمیز — جب خلیفہ تھا معدلت انگیز
ساتھ اسکے امام دین مالک — مقتدی تھا کہا پس اے سالک

کہ نماز اسکی ہے مشابہ تر — بالیقین با نماز پیغمبرؐ
کہ رکوع و سجود کا مقدار — اسکو رہتا تھا اس قدر اے یار

کہ رکوع و سجود کی تسبیح — پڑھیں دس بار صاف اور صحیح
اور یہی جب سجود کرتے تھے — آگے زانو میں یہ دھرتے تھے

بعد رکھتے وہ دو ہاتھ لے گیانی
اور بعد اسکے رکھتے پیشانی

کہے بعضے کہ قبل پیشانی
رکھے اپنی زمین پر بسینی

اور مذہب ابو حنیفہؓ کا
احمد و شافعیؒ وا لا کا

سن یہی ہی کہ اپنے دو گھٹنے
آگے ہاتھوں ہی کے زمین پہ رکھے

مذہب مالکی اور اوزاعی
پہلے رکھنا ہی دونو ہاتھ کو ہی

اور کرتے تھے سجدہ شاہ انام
ہفت اندام پر ای نیک انجام

یعنے دو دست و پا بھی دو زانو
جبہ و بینی ہے یک عضو جانو

اور سجدے میں گر دو پاؤں اٹھی
تو بلاشک نماز ہی جائے

اور ہی مگر وہ گر اٹھے کا ایک
کہا ابن ہمام یوں ہی دیک

اور سجدے میں شاہ موجودات
رکھتے پہلو سے دور ہر دو ہات

اسطرح پر کہ دو بغل سے بھی
ہوتی ظاہر سپیدی ای بھائی

دونو بازو بھی شکم کو اپنے
اپنے زانو سے دور رکھتے تھے

اور سجدے میں سر کو جب رکھتے
درمیاں ہر دو کف کے رکھتے تھے

اور رکوع و سجود کے مقدار
کرتے قومہ و جلسہ بھی اے یار

کبھی کرتے تھے اس قدر تاخیر
کہ سمجھتے تھے لوگ تب ای پیر

اس نماز شریف کو سرور
اب فراموش کر دیئے ہیں مگر

ای برادر رکوع و سجدے میں
یونہی قومے میں اور جلسے میں

ڈھیل کرنے کے باب میں اشہر
ہاں احادیث آئے ہیں اکثر

حق ادا نے یہ اسکا ہے سن لے
پشت کے ہاڑ خوب ہو سیدھے

اور ارشاد یوں کئے سرور
کہ بعضیں چوریوں میں سب بدتر

جانیو ہے نماز کی چوری
پوچھے چوری نماز کی کیسی

کئے ارشاد وہ رسول انام
کہ رکوع و سجود نا ہو تمام

ہی حذیفہ نے ایک دن دیکھا
شخص کوئی نماز پڑھتا تھا

اور رکوع و سجود کو اصلا
آہ وہ نہیں تمام کرتا تھا

ہوا فارغ نماز سے وہ جب
ہی حذیفہ بلاکے پوچھا تب

کیا کیسی نماز یہ تو ادا
نہ حقیقت میں تو نماز پڑھا

گر مریگا تو اسہی حالت پر
تو موا ہوگا غیر فطرت پر

یعنے دین محمدی کے سوا
دوسرے دین پر موا ہوگا

شافعی اور امام احمد پاس
ابو یوسف کے پاس ہے یوں راس

پس رکوع و سجود میں آرام
اور دونوں کے درمیاں بھی قیام

اور جلسہ بھی دو سجود کے ہیں
فرض ہیں یہ امور سبھی ہیں

بوحنیفہ بھی اور محمد پاس
یہاں دو قول ہیں اے مرشناس

قول کرخی سے واجب اے گیانی
اور سنت بقول جرجانی

قومہ و جلسہ سنت آئے ولے
انکی بھی ای یہ ہیں بعضے

اور ز بعض ائمۂ مذہب
نقل شمنی کیا ہے یوں سن اب

کہ رکوع و سجود کی تعدیل
گر کبھی فوت ہووے گی بے قیل

تو اعادہ نماز ہی کا کرے
یعنے لازم ہے وہ دہرا کے پڑھے

اور ایسا ہی سرخسی بھی کہا
اور ابن ہمام نے لایا

کہ امام محمدؒ اے مقبول
ترک تعدیل سے ہو اسؤل

کہا جو کوئی نماز کے درمیاں
گر کبھی چھوڑ دے گا اطمینان

خوف رکھتا ہوں میں کہ اسکی نماز
ٹوٹ جاویگی اور نہ ہوگی جواز

اور ہے مروی جناب پیغمبر
دوسرے سجدے سے جب اٹھاتے سر

دوسری رکعت کیواسطے اٹھتے
ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے

بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام
جلسۂ استراحت اس کا نام

اسمیں ہے اختلاف فقہا کا
یعنے اس بیٹھنے کا حکم ہے کیا

بعضے سنت کہے ہیں سن جان
جیسے مذہب ہے شافعی کا بیان

تعدیل ارکان

جلسۂ استراحت

کہ روایت کیا ہے ایسا ہی
مالک ابن حویرث ای بھائی

ہیں اسی پر تلمیذ احمد
بوحنیفہ و مالک و احمد

نقل نعمان کیا ہے ای دلبند
ابی عیاش کا جو ہے فرزند

پہلی رکعت میں از سجود دوم
اور یونہی ہر رکعت سوم

ابن مسعود سے بھی لے دلبر
اور علی عمر و ابن عمر

یونہی مروی کیا ہے بالیقیں در باب
ہیں یہ بیشک اکابر اصحاب

جبکہ انکا عمل رہے ایسا
وہی اکثر عمل ہو حضرت کا

اسطرح بولتے ہیں تینوں امام
کہ اسے صحبت رسول انام

اور وہ جلسہ استراحت کا
سرورِ دیں سے اس نے جو دیکھا

اور اٹھنے کے وقت ہر دو ہات
رہے زانو پہ ہی ای نیک صفات

کیوں کہ اس باب میں سن اے بھائی
ابو وائل سے یک حدیث آئی

اور روایت کیا ہے ابن عمر
کہ کئے منع سب کو پیغمبرؐ

یہ حدیثیں سمجھ لے فرخ پے
ابو داؤد کی کتاب میں ہے

لیک ہاتوں کو اپنے رکھ نہ کہیں
اٹھنا جائز ہے اسکے پاس یقیں

تشہد کا بیان

بیٹھتے ور قعود اسپر ہی
اور کھڑا کرتے پاؤں سیدھا بھی

پہلے قعدہ میں شافعی کے پاس
بس یہی طور ہے بلا وسواس

دوسرے قعدے میں افتراش نہیں
پر تورک ہی انکے پاس یقیں

اسطرح پر زمین پر بیٹھے
کہ سرین بہ جانبِ زمیں سے لگے

شافعی پاس جانو یہیں بھی
ہی یہ طور تورک اے بھائی

سنیت ہیگی بوحمید اسکی
اس نے کی ہے روایت ایسی ہی

دوسرے قعدہ میں چارگانہ ست
بھی تورک ہی پاس احمد کے

دو تشہد ہیں جس نماز میں ہاں
دوسرے قعدہ میں ہے تورک جان

بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا
ضعف و پیری کے عذر ہی سے تھا

کیونکہ دوسری حدیث ہے بنقیل
ہے یہ تینوں امام کی بھی دلیل

کہ صحابہ کو میں بہت دیکھا
جبکہ کرتے تھے وے نماز ادا

سر اٹھاتے جو دوسرے سجدے سے
وونہی اٹھتے تھے بیٹھتے نہیں تھے

ابن عباس اور ابن زبیر
جیسے یہ اصحاب پاک سے بالخیر

اور مقرب تھے مصطفےٰ کے سدا
پیروی میں بھی آپ کے یکتا

وہ روایت بن حویرث کی
شافعی کی دلیل جو ہیگی

ہیں وُن سے نہیں زیادہ تھی
پس ہی نعمان کی حدیث قوی

عذر پیری کے ہی سبب ہوگا
یہ نہیں تھا عمل ہمیشہ کا

یہی سنت ہے بوحنیفہ پاس
پاس احمد کے بھی اے نکتہ شناس

کہ میں دیکھا ہوں شاہ موجودات
اٹھتے زانو پہ رکھکے دونو ہات

ہاتھ پر اعتماد کرنے سے
یعنے ہاتوں کو ٹیک نہ اٹھے

اور وہ جلسہ استراحت کا
پاس مالک کے بھی نہیں ہیگا

اور ہمارے یہاں بھی ای دانا
جانئے عذر کے لئے ہے جواز

اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب
بائیں چپ کے تئیں بچھاتے تب

ہر دو قعدہ ونکے درمیان سن اب
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب

پاؤں داہین کو جو بچھاتے ہیں
اسکتیں افتراش کہتے ہیں

اسکو کہتے تورک اے اکرام
سیدھے جانب نکال ہر دو قدم

اور نماز صباح ای فاخر
جبکہ ہے اک ہی قعدۂ آخر

اندریں باب شافعی کی دلیل
ساعدی کی حدیث ہی بنقیل

اور مالک کے پاس ای فرخ پے
ہر دو قعدہ ونمیں بھی تورک ہے

اور محمد کے پاس سن یہ بات
افتراش آیا در ہمہ جلسات

بوحنیفہ کی حجت ای بھائی
ہی بلا شک حدیث مسلم کی

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

اور دوسرے بھی آئے ہیں اخبار
مطلق افتراش ہیں ای یار

قعدہ اول اور آخر کا
قید انہیں تو کچھ نہیں آیا

اور شفقت ہی افتراش میں ہی
پس ہے افضل بغیر شبہ وہی

اور توزک میں آئیں جو اخبار
یہاں حناف کہتے ہیں ای یار

کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
یا دعائیں طویل پڑھنے کا

اور عمل وہ رسول جن و بشر
کبھی اس پر کئے کبھی اس پر

اور تشہد وہ جبکہ پڑھتے تھے
اپنے زانو پہ ہاتھ دھرتے تھے

ہاتھ سیدہے کے انگلیوں سے یقیں
کرتے عقد و اشارہ سرور دیں

کونسے لفظ پر اشارہ کریں
جانئے اختلاف ہے اسمیں

لیک یہ قول ہے یقیں اشہر
اور آئے اسی پہ ہیں اکثر

کہ شہادت میں لا کہے گا جب
انگلی کلمے کی بس اٹھاوے تب

اور جب دم کہے کا الا اللہ
رکھے انگلی کو اپنے اے آگاہ

اکثر اصحاب و تابعین کرام
فقہا اور محدثین عظام

ہیں اشارے و عقد کے قائل
اسکو ثابت کئے ہیں اے عاقل

چار و مذہب میں سنت اسکی
ہیگی ثابت دلیل سے ای زکی

بوحنیفہ و صاحبین کے پاس
بھی ہے ثابت یہ امر بیوسواس

علمائے قدیم از احناف
اسکی تصریح کر دیئے ہیں صاف

گرچہ پچھلوں میں کچھ خلاف آیا
لیک اکثر کئے ثبوت اس کا

اور حدیثیں صحیح تر ہے دلیل
دیکھ اسکے ثبوت پر ہے دلیل

کیفیت حلقہ انگشت

عقد کس طرح کیجئے اس کا
ہے ائمہ میں اختلاف آیا

شیخ شمنی محقق والا
ابویوسف سے ہی یہ نقل کیا

کہ کرے پہلے اے نکو محضر
قبض بے شبہ خنصر و بنصر

بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
بعد اسکے سمجھ تو حلقہ کرے

پھر اشارہ کرے بہ سبابہ
یعنے کلمے کی انگلی کو ہی اٹھا

اور یوہیں کہا ابوجعفر
جو محقق فقیہ ہے اشہر

اور امام محمدؒ فاخر
دیکھئے اسطرح کیا ظاہر

کہ پیمبر اشارہ کرتے تھے
پس کریں ہم بھی جانو ابھی لئے

اور امام ابو حنیفہ کا
بھی یہی قول ہے جو اسنے لکھا

اور کتاب محیط میں لکھا
کہ یقیں بعضے عالموں نے کہا

رفع سبابہ کیں اے یار
ہے تشہد میں سنت سالار

بوحنیفہ امام اعظم پاس
اور محمد کے پاس بے وسواس

ابویوسف سے بھی بغیر گماں
یونہی لائے روایت اے ذیشاں

اور علامہ شیخ نجم الدین
دیکھئے اسطرح کہا ہے یقیں

کہ بلاشک ہمارے مذہب کے
متفق ہیں روایتیں سارے

کہ اشارہ کریں تشہد میں
فعل سنت ہے یہ یقیں سمجھیں

علما کوفے اور مدینے کے
بے تردد تمام یونہی کہے

بہت اخبار اور بہت آثار
اندریں باب آئے ہیں آیار

پس ہے اولیٰ عمل اوسی کے اوپر
ایسے ہی قول آئے ہیں اکثر

اور احادیث کے کتب میں بھی
ہیں روایات آئے ای بھائی

ابو داؤد نسائی و الا
عبدرزاق اور ابویعلی

وائل ابن حجر صحابی سے
متعدد روایتیں لائے

کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے

اور بہت سے ہیں اس بحث کے دلیل
گر لکھوں انکو نسخہ ہووے طویل

اکتفا اب کیا اسی پر میں
یہ بھی کافی ہے طالبوں کے تئیں

اور فارغ ہو جب تشہد سے
سرور دیں درود پڑھتے تھے

دارقطنی نے دیکھ اے بھائی
ابو مسعود سے روایت کی

درود بعد تشہد

کہ یہ فرماتے ہیں رسولِ خدا — جو مسلمان کرے نماز ادا
نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول — یاد رکھ اس حدیث کو مت بھول
شافعی پاس ہے یہ واجب جان — اور سنت ہے حنفیہ کے یہاں
جو ہے اشہر درود ابراہیم — ہی وہ کافی نماز میں ای فہیم
ابن عباس نے کہا ای فہیم — اس دعائے شریف کی تعلیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ

پڑھتے تھے یہ دعا یقیں ای سلیم — درمیاں تشہد و تسلیم

اور نہ بھیجے گا وہ درود اگر — مجھ پہ اور میرے اہلبیت اپر
در قعود اخیر اے صاحب — مصطفے پر درود ہے واجب
اور اکثر درود کے صیغے — ہیں حدیثوں میں مختلف آئے
اور بعد از درود پڑھنے کے — شاہ عالم دعا بھی کرتے تھے
کرتے تھے اسطرح نبیؐ ای جان — چونکہ سکھلاویں سورۂ قرآن
اور یوں مرتضی علی نے کہا — کہ شہ انبیا حبیب خدا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

بیان سلام

اور دوسری حدیث میں آیا — پڑھے ہے بعد از سلام کے یہ دعا
کبھی آگے سلام کے اے ہمام — اور پڑھے ہیں کبھی ز بعد سلام
یا ہی عجز و عبودیت کا شعار — یا ہی تعلیم امت اے ہشیار
چونکہ اسدم سفیدی رخسار — خوب آتی نظر یمین و یسار
دو نو جانب جو پھیرتے تھے سلام — سرور دیں کا یہ عمل تھا مدام
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب — احمد و شافعی کا یہی مذہب
یک حدیث عائشہ کی جو آئی — مستند ہے امام مالک کی
ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام — یہاں کرتے ہیں گفتگو اعلام
بلکہ ساکت ہی ہو سکے یہ بھی — کہ وہ دوسرا سلام حقکے نبیؐ
کہا احمدؒ امام ذوالاکرام — پہر اعلام تھا وہ ایک سلام
اور ایسا کہے ہیں بعض اعلام — کہ کریں منہ کے سامنے جو سلام
کرتے پھر التفات ہر دو طرف — پست آواز کرتے اے اشرف
کہتے ہیں التفات بوجہ اسے — پھیر گردن ادہر ادہر دیکھے
اور مکروہ بھی نہیں وہ نظر — ہے ہدایہ میں یونہی اے دلبر
اپنے وجہ کریم سے وہ رب — ہوئے متوجہ اسکے جانب تب

ہو سکے یہ بھی وہ رسولِ امیں — کہ پڑھے ہوں دو جائے پر بھی یقیں
اور تھے حضرت امام معصومین — چاہے بخشش گنہ کی جو با ایں
اور تشہد کے بعد شاہ انام — سیدہا اور بائیں پھیرتے تھے سلام
اور مخاطب سلام میں سن تو — رکھتے تھے قوم اور فرشتوں کو
شخص بندہ رہ زکمل صحاب — راوی ہیں اس حدیث کے دریاب
اور ہی مالک کے پاس ایک سلام — روبرو اپنے منہ کے ہی ای ہمام
پڑھتے شب میں نماز جب سالار — کرتے اسوقت پر ہیں بیدار
اسمیں ہے ذکر یک سلام یقیں — نفی دوسرے سلام کی تو نہیں
پست کہتے تھے شاید ای مسعود — کہ تھی بیداری اہل کی مقصود
بعد ازاں دوسرا سلام آیار — کہتے آہستہ سید ابرار
وجہ اسکا یہی ہی ای دمساز — کرتے قبلے کے سمت سے آغاز
اور حضرت نماز میں زنہار — نہیں کرتے تھے التفات اے یار
گوشہ چشم کی نظر اے ایں — داخل حکم التفات نہیں
ہے حدیث صحیح اے دمساز — جبکہ مومن کھڑے رہے بہ نماز
جبکہ وہ بندہ التفات کرے — یعنے گر غیر کے طرف دیکھے

حق کہے اسکو اے ابن آدم　کسطرف دیکھتا ہے تو اس دم
کیا ہے میرے سے اور کوئی بہتر　کہ طرف اسکے تو کرے جو نظر
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی بجا　یعنے اب تو مری طرف منہ لا
جب کرے التفات دسری بار　پھیر کہے یونہی اسکو وہ دادار
بار سیوم جب التفات کرے　یعنے جب وہ ادہر ادہر دیکھے
حق تعالے ابھی اپنا وجہ کریم　پھیر لیتا ہے اس سے تب ای فہیم
اور رونے کا طفل کے آواز　جبکہ سنتے تھے مصطفے بہ نماز
کرتے تخفیف تب نماز اندر　طفل کے حال پر شفقت کر
اور نماز اسکی ماں جو پڑھتی ہو　نہ خلل ہو خشوع میں اسکو
اور بچہ کبھی نماز میں آ　متعلق وہ شاہ سے ہوتا
سرور دیں اسے اٹھاتے تھے　دوش اطہر پہ جب بٹھاتے تھے
کبھی آتے حسن ہو یا کہ حسین　پشت اشرف پہ بیٹھتے بے بیں
کرکے انکی یقیں رعایت حال　سجدہ کرتے دراز غیر ملال
ایسے باتیں جو آئے ای عاقل　نہیں عمل کثیر میں داخل
وہی عمل کثیر ہے سمجھو　کام عادتیں جو دو ہاتھ سے ہو
جیسے دستار باندہنا اے یار　پہنا پیرہن ہو یا کہ ازار
یا کرے ایسا کام اے دمساز　سمجھے جائے کہ وہ نہیں بہ نماز
یا پیا پے ہو اس سے تین افعال　ہیں یہ عمل کثیر کے اشغال
اس سے فاسد نماز ہوے قتیل　جو ہی کم اس سے ہی وہ عمل قلیل
اور حال نماز میں اے ہمام　کرنا حضرت کو آکے کوی سلام
ہاتھ یا سر سے یا کہ انگلی سے　اسکا ردّ سلام تب کرتے
پر تھا یہ در اوائل اسلام　بعد منسوخ ہو گیا اے ہمام
اور حضرت نماز میں اے یار　گریہ کرتے تھے درد سے بسیار
آتی سینے سے آپ کے آواز　مثل آواز آسیا بہ نماز
حنفیہ پاس کوئی با آواز　روئے وے بے شبہ اسکی جاوے نماز
اور نہ آواز سے اگر روئے　اس سے نقض نماز نا ہووے
اور زور وہ مصیبت دنیا　رونا آواز سے نہیں ہے روا
خوف عقبےٰ سے رونا با آواز　ہے روا اس سے نا ہو نقض نماز
اور بحاجت نماز کے درمیاں　کبھی حضرت کھنکارتے تھے جان
بولتے ہیں تنحنح اسکو مگر　عذر پر ہے روا نماز اندر
اور بلا عذر وہ نہیں ہے جواز　کہ بلا شبہ اس سے ٹوٹے نماز
ہی یہی جا تو عذر اور حاجت　کہ نہ پہنچے کی اس سے ہو طاقت
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب　چھینک کے حکم میں وہ ہوئے تب
یا ہو آواز صاف کرنے یقیں　تب بھی وہ مفسد نماز نہیں
یا کرے مقتدی کہ تا اس سے　کرے آگاہ امام کو اپنے
یا مصلی وہ اس سبب سے کرے　تا کہ یہ بات جان لیں دوسرے
کہ یہ ہیگا نماز سے ہمراز　انہد وصورت میں بھی نہ ٹوٹے نماز
شیخ شمنی نے یوں ہی ذکر کیا　اور ہدایہ میں اس طرح لایا
کہ تنحنح سمجھ وہی ہے گا　کہ حروف اس سے صاف ہوں پیدا
اور حضرت نماز میں سنئے　نہیں آنکھوں کو بند کرتے تھے
بند کرنے سے چشم کو بھی ہاں　نہ کہیں منع صاف آیا جان
ہے کراہت میں اختلاف اسکے　اور ہی مکروہ ہمارے پاس اے
کہے بعضے کہ حق یہی ہے یقین　بند نکرنے سے گر کسی کے تئیں
تفرقہ ایک ہو ویگا حاصل　اور مشغول اس کا ہو گا دل
تب نہ مکروہ چشم پوشی ہو　بلکہ ہو ویگا مستحب سمجھو
کہ خضوع اور خشوع اور حضور　پاوے اس سے ہی تفرقہ ہو دور

وہ تو مقصود در عبادت ہے	اور وہی جان و روح طاعت ہے	اب میں لکھتا ہوں وہ بیان آیا	کہ ز بعد نماز وہ سالار
جو کہ ذکر و دعا پڑھا کرتے	اور صحابہ کو حکم فرماتے	اور دعائیں بہ مختلف اوقات	جو پڑھے ہیں امام موجودات
انکے بتیان میں کئے اعلام	از گروہ محدثین کرام	مستقل ہیں کتب لکھے اے خبیر	عربی معتبر طویل و قصیر
جیسے حصن حصین جزری کی	اور اذکار شیخ نووی کی	اور ہندی کے رسالے بھی یقیں	لکھا ظفر جلیل قطب الدین
اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی	مختصر تر سعادت ابدی	اسمیں اوقات مختلف کے دعا	دیکھ با ترجمہ کیا املا
وہی لکھتا ہوں اب میں با ایجاز	کہ جو حضرت پڑھے ہیں بعد نماز	آئے ہیں جب دعائیں ای ذیشان	نثر لکھتا ہوں دیکھ صاف یہاں

وے اذکار و دعوات جو حضرت سید کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ہے ان ہر دو حدیث کی مسلم نے۔ اور استغفار تین بار اس لفظ سے آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ترمذی کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے۔ اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمہ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دیئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور امام نووی نے کہا استغفار اذکار پر مقدم ہے اسکے بعد اللھم انت السلام آخر تک اسکے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور مسلم کی حدیث میں لایا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے اور ایک روایت میں معوذتین کا پڑھنا بھی آیا ہے اور قل ہو اللہ اور ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے اور حضرت نے معاذ ابن جبل کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمائے واللہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو اے معاذ بس ترک مت کر پڑھنا اسکا ہر نماز کے بعد اور ورد مشہور نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز سے پھر نکلنے آگے اور زانو بدلنے کے آگے دس بار کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھنا نامۂ اعمال میں نیکیوں کے لکھانے اور گناہوں کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرائض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنے سبحان اللہ تیتیس ۳۳ بار الحمد للہ تیتیس ۳۳ بار اللہ اکبر تیتیس ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار اور ایک روایت میں اللہ اکبر چوتیس بار آیا ہے۔ روایت اسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکوٰۃ میں امام احمد اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں کہ جب صحابہ مامور ہوے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیتیس ۳۳ بار پڑھا کریں ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک مرد نے کہا کہ

آیا تمکو رسول اللہ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس پر تین بار پڑہیں انصاری نے کہا ہاں اس نے کہا اگر ہر ایک پچیس بار پڑہیں اور تہلیل کو بھی اسمیں داخل کریں۔ جب صبح ہوئی وہ انصاری حضور نبوی میں داخل ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو جیسا اس نے کہا پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا۔ اور ایک روایت میں بخاری کی ہر ایک دس بار اور ایک روایت میں مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملہ تیتیس بار ہوتے ہیں اور اس ورد کا حکم سونے کیوقت بھی آیا ہے کہ حضرت نے فاطمہ زہرا و علی مرتضیٰ کو اس کی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑہنا بھی آیا ہے چنانچہ نسائی نے اپنے سنن میں لایا۔ اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد کو بھی زیادہ کیا ہے اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اوسکی صحت پر گئی ہے۔ **تنبیہ** شیخ ابن الہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثوں میں یعنے دعائیں اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہیں۔ انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہیں بلکہ سنت کے بعد بھی انکا پڑہنا کافی ہے لیکن چاہئیے کہ سنت کے بعد ان چیزوں میں جو نماز کے تابع نہیں مشغول نہو۔ اور سنن ابی داؤد میں ابی رمثہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے ساتھ جو تکبیر اولی پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا تا سنت ادا کرے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسکے کندہوں کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھ۔ کیونکہ ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اسواسطے کہ انکی نماز میں فصل نہیں تھا۔ پس حضرت نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پس بعضے مختلف اذکار و ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے اور جو دعائیں اور اذکار کہ دراز ہوں سنت کے بعد پڑہے اور وہ جو آیا ہے مغرب کے سنت کیلئے جلدی کرو یہ بات دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ قدیر تک پڑہنے کے منافی نہیں یعنی اس قدر پڑہنا اس جلدی کے برضد نہیں اور اگر سنت کے بعد پڑہے یہ بھی فرض کے بعد پڑہنے کے منافی نہیں۔ کذا فی المدارج[1]۔

[1] حلوائی نے کہا کہ فرض سنت کے درمیان اوراد اور اذکار کا پڑہنا لا باس ہے۔ خلاصہ میں کہا کہ جب امام ظہر اور مغرب اور عشا کا سلام پھیرے ویسا ہی بیٹھ جانا مکروہ ہے چاہیے کہ تطوع ادا کرنے کیلئے کھڑا ہو لیکن جہاں فرض پڑہا ہو اس جگہ کو چھوڑ دے کچھ سیدھے یا بائیں طرف سرک جاوے یا پیچھے اور یا اپنے منزل میں جاکے ادا کرے یہی افضل ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

سہو ونسیان رسول سے ہرگز ویسے اقوال میں نہیں جائز
یعنے پہچانے نہ حکم خدا اور دینے میں بھی خبر کے بجا
خواہ غیر نماز یا بہ نماز ہی بقول صحیح سہو جواز
دیکھو فرماتے ہیں وہ حقکے نبی دیئے جاتا ہوں نہیں فراموشی
سہو سب عمر میں ہوا ای بار مصطفےٰ سے نماز میں پنج بار
شافعی پاس لے انکو انجام سجدۂ سہو ہیگا پیشِ سلام
وہ حدیث اسکی ہے سند سمجھیں آئی ہے جو صحاح ستہ میں
کہ کئے سجدہ سہو کا ای ہمام سرور انبیا نے بعد سلام
اب میں لکھتا ہوں کچھ بفضل خدا سجدۂ سہو کا بیاں تھوڑا
کہ علاقہ رکھے وہ با اخبار اور ابلاغ سے بھی ای ہشیار
سہو ونسیان ہی نبی سے محال اور ہے اختلاف در افعال
اسمیں ہے حکمت خدا شامل اقتدا نبی ؐ کی ہو حاصل
تا جو مشروع اسکی جبر و جرا ہوئے ٹہرا دن سنت اسکو سدا
کبھی سجدہ سلام کے آگے کبھی بعد از سلام کے بھی کئے
اور بعد سلام بے وسواس ہی مقرر ابو حنیفہ پاس
کہ روایت کیا ہے اے آگاہ ابن مسعود جو ہے عبد اللہ
اور ابن ماجہ اور ابو داؤد عبد رزاق و احمد و مسعود

موجبات سہو

یوں روایت کئے ہیں ثوبان سے ۔ کہ رسول کریم فرمائے
کہ ہر اک سہو کے لئے جانو ۔ ہیں ز بعد سلام سجدے دو
یہ بلاشبہ قول سرور ہے ۔ قول تو فعل سے قوی تر ہے
اور اقوال چند صحابۂ خاص ۔ اولا سعد بن ابی وقاص
ابن مسعود و ابن زبیر ۔ ابن عباس باصفا بالخیر
اور جو یاسر کا ہی پسر عمار ۔ قول ان سب کا ہی یہی اے یار
اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں ۔ پانچ ہیں موجبات سہو کے جان
یعنے واجب کا ترک اور تکرار ۔ اور تکرار رکن بھی اے یار
اور تقدیم رکن کی اے خبیر ۔ اور ایسا ہی رکن کی تاخیر
الغرض جب توجہ اشرف ۔ ہوتی خیر الوریٰ کی ایک طرف
اور بغلبہ و وجہ استغراق ۔ سہو ہوتا تھا برشہ آفاق
لیک شک آپکو نہ ہوتا تھا ۔ کہ میں اب کتنے رکعتیں ہے پڑھا
سہو میں جزم اکطرف ہیگا ۔ جزم یکسو نہ شک میں ہے ایسا
اور فرماتے شک ہی شیطاں سے ۔ چونکہ آئی حدیث یہ سنئے
بوہریرہ سے لائے ہیں شیخین ۔ کہ کہے یوں پیمبر ثقلین
جب تمھارے سے کوئی نماز پڑھا ۔ جانو شیطان اسکے پاس آوے
اور اسے ڈالتا ہے شک ایسا ۔ کہ کیا کتنے رکعتیں وہ ادا
پاک تھے ایسے شک سے وہ سالار ۔ دخل شیطاں وہاں نہ تھا زنہار
یہ خصیصہ ہی انبیا کا یقیں ۔ بات حاصل یہ دوسرونکو ہیں
پس اسی واسطے وہ خیر بشر ۔ حکم فرمائے ہیں یہ امت پر
کہ کسی کو یہ شک پڑے اے یار ۔ کہ پڑھا تیں رکعتیں یا چار
تو بنا چاہیئے یقیں پہ کرے ۔ تین ہی رکعتیں پڑھا سمجھے
کیونکہ سہ رکعتیں پڑھا ہے جو ۔ وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو
گرچہ واقع میں وہ پڑھا ہو چہار ۔ سجدۂ سہو پس کرے ای یار
بوحنیفہ کہا تحری کرے ۔ یعنے وہ خوب فکر کر دیکھے
ظن غالب ہو جس طرف اسکا ۔ پس اسی کے طرف کرے وہ بنا
خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ای یار ۔ یعنے رکعت ہو تین یا ہو چہار
ظن غالب نہ یکطرف ہو اگر ۔ تو بنا وہ کرے یقین اوپر
یعنے کم رکعتونکو دیکھے قرار ۔ جو ہے باقی ادا کرے ناچار
یہ صحیحین کی حدیث جلیل ۔ بوحنیفہ کی ہے سند بقیل
ابن مسعود سے روایت ہی ۔ کہ کہے خاتم الرسالت ہے
جسمیں شک گر کسی کو ہو رہ یاب ۔ تو تحری کرے یقیں بصواب
اور اسپر اُسے تمام کرے ۔ اور روایت یہ آئی نسائی سے
ابن مسعود سے ہی وہ لایا ۔ کہ رسول خدا نے فرمایا
وہم جسکو نماز میں ہووے ۔ تو تحری صواب کی وہ کرے
کرے بعد فراغ دو سجدے ۔ ابھی حالانکہ بیٹھا ہی ہووے
لایا ہی ترمذی نے بعنوان سے ۔ کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے
مذہب بوحنیفہ ہے اے یار ۔ کہ اگر شک وہی ہی پہلے بار
تو اعادہ نماز کا کرلے ۔ ورنہ بے شبہ وہ تحری کرے
اور تحری کے درمیان اسکو ۔ ظن غالب اگر نہو یکسو
تو کمی پر بنا کرے ای ہمام ۔ اور یوں بولتے ہیں تینوں امام
ظن غالب وہ یکطرف ہوئے ۔ یا برابر دو نو طرف بھی ہے
تو بنا وہ یقین پہ ہی کرے ۔ یعنے کم کا ہی وہ حساب رکھے

سجدۂ تلاوت کا بیان

اب بیان سجدۂ تلاوت کا ۔ دیکھ لکھتا ہوں اب بیاں تھوڑا
کہ تلاوت کا سجدہ اے صاحب ۔ مذہب حنفیہ میں ہی واجب

مالک و شافعی کے مذہب میں
سجدہ واجب ہے وہ درون نماز
کہ مذمت میں اسکے ترک کے جو
کہ پڑھا شاہ انبیا کے پاس
سبھی واجب نہیں ہے جب سجدہ
یا کئے اسلئے یقیں تاخیر
اور جو سجدۂ تلاوت ہے
اور سجدے کے قبل و بعد ای پیر
اور کھڑا رہ کے گر کرے سجدہ
گر وہ سجدہ نماز میں ہووے
اور تلاوت کا جو کہ ہے سجدا

فعل سنت ہی وہ یقین جانیں
لیک واجب نہیں برون نماز
اور تاکید میں بھی آئیں سنو
سورہ والنجم کا وہ بیو سواس
بعد اسکے مگر کئے ہوں ادا
تا ہو ظاہر جواز این تاخیر
شرط اسکے لئے طہارت ہی
مستحب ہے یقیں سمجھ تکبیر
ہی بلاشبہ افضل و اولے
خاص مذہب میں بو حنیفہ کے
اسمیں حضرت پڑھی ہیں بعض دعا

فعل اس کا ہے ترک سے افضل
حنفیہ کی دلیل ای ذیشاں
دوسری بھی دلیل اے بھائی
نہیں سجدہ کیا گیا درباب
یا تلاوت سمجھ وہ سورے کی
یا کہ سجدہ کو ہی وہ سورے کے
نہ خلاف اسمیں ہی کسیکے تمین
ابن مسعود سے ہے یہ مروی
اور یہی تسبیح اس سجود بجا
کیونکہ در سجدہ نماز یقیں
یہ حدیثو سمیں بات آئی یقیں

اور نزدیک احمد حنبل رح
ہیں وہ آیات اور حدیثیں جان
ہے خبر زید ابن ثابت کی
اسکا دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب
وقت مکروہ میں ہوئی ہوگی
خاص یہ بات ہے سمجھ لیجے
اور عمل[۱۲] قول شاذ پر تو نہیں
اور مذہب ہے حنفیہ کا یہی
وہی سُبحَانَ رَبِّيَ الاَعلٰے
حنفیہ کے یہاں دعا تو نہیں
ہی از انجملہ یہ دعائیں تین

[۱۲] یعنے ایک قول آیا ہے کہ طہا[رت] شرط نہیں ا[ور یہ] قول شاذ [ہے] بجا ہے ۱۲

سَجَدَ وَجهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَولِهٖ وَقُوَّتِهٖ دوسری دعا اِنِّي ظَلَمتُ نَفسِي فَاغفِرلِي
تیسری دعا سُبحَانَ رَبِّنَا اِن كَانَ وَعدُ رَبِّنَا لَمَفعُولاً

سجدۂ شکر کا بیان

سجدۂ شکر یہ کے باب اندر
خوش خبر کوئی جب نبی سنتے
کہ عریضہ علی کا جب زمین
تب نہایت خوشی سے خبر شر
عبد رحمان عوف کا فرزند
جو کہ یکبار بھیجے تجہ یہ درود
بھی شکر و سپاس این نعمت
روح اقدس شہ سروریں کی
سجدہ کر شکر کا کہے حضرت
اور صحابہ بھی آپ کے گئے جا

آئے اکثر حدیث اور اثر
سجدۂ شکر تب بجا لاتے
پہنچا در خدمت رسول زمن
سجدۂ شکر میں رکھے ہیں سر
یوں روایت کیا ہے اے دلبند
بھیجے دس بار اسپہ رب ودود
ہو بہت خوش دائے حضرت
ہو جدا تن سے آسماں پہ گئی
تا کہ فرعون نہ ہ الامت
سجدۂ شکر یہ کئے ہیں ادا

احمدی و ترمذی ابوداؤد
صحیح اسناد سے ای نیک نہاد
کہ تمامی قبیلۂ ہمداں
بعد دو بار یہ دعا بھی کئے
کہ خدا کے طرف سے اے بھائی
جو کہ یکبار بھیجے تجہ پہ سلام
اور سجدہ کئے دراز ایسا
اور جب جنگ بدر میں شہر
اور روایت میں ایک یوں آیا
اختلاف آیا پرا ماموں میں

ابی بکرہ سے لائے ای مسعود
نقل کی بیہقی نے ہی رکھ یاد
ہوگیا ہے مشرف از ایماں
کہ ہو ہمیاں پر سلام کہے
یہ بشارت نبی کو جب آئی
بھیجے دس بار اسپہ رب انام
کہ یہ لوگوں کو سب گمان ہوا
ابو جہل لعیں کا لائے سر
کہ دو رکعت کئے نماز ادا
سجدہ جو خارج نماز کریں

سجدۂ شکر وہ بلا وسواس جان سنت ہے شافعی کے پاس
ابو یوسف و احمد حنبل بھی اسی پر گئے ہیں وہ اکمل
مالک و بوحنیفہ پاس سنو نہیں سنت ہی بلکہ مکروہ او
کہ وہ کہتے ہیں از حدیث رسول سجدۂ شکریہ جو ہے منقول
شکریہ وہ نماز ہی اے خبیر کئے اسکو سجود سے تعبیر
پر وہ سجدہ کئے جو کہ ہیں قائل اسطرح بولتے ہیں اے عاقل
کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمے سجدۂ شکر جب یہ لاوے بجا
وہ بھی ہووے کبھی کبھی ہیں سمجھیں اور ایسا ہی آیا سنت میں
نہیں ماثور ہے بہر نعمت پس عمل ہو مطابق سنت

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ کا بیان

جمعہ کی کچھ نماز کا بیان دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
اُس دن اُس ہی یوں منقول کہ کہے اس طرح خدا کے رسول
بہتر ایام سے تمہارے سنو جمعہ کا دن ہے اے مسلمانو
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر کہ ہیں ایام اور بھی فاخر
جیسے عاشورہ عرفہ اور عیدین جمعہ بھی اک انہیں سے ہے بے بیں
اسمیں بھی اختلاف اے اکمل جمعہ و عرفہ میں کون ہے افضل
کہے ہفتہ میں جمعہ ہے افضل اور عرفہ ہے سال میں اکمل
لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی آیا ہی اختلاف ایسا ہی

فضیلت روز جمعہ

کہا اسطرح احمد حنبل کہ شب جمعہ ہی یقیں افضل
کیونکہ حمل شریف سرور دیں پایا اس شب میں ہی قرار یقیں
آئی دوسری حدیث شاہ انام جمعہ کا دن ہے سید الایام
جمعہ کے روز ہے بفضل و کرم جا نو پیدا کئے گئے آدم
جمعہ کا روز ہے وہ با حرمت ہوئے بے شبہ داخل جنت
جمعہ کا دن ہی دار جنت سے ہیں وہ روئے زمیں پر اترے
اور دنیا سے روز جمعہ میں ہی وار باقی طرف ہوئے راہی
اور اسی دن قیامت آویگی اور ہو نفخ صور دے بیہوشی
غرض ایسے بہت بزرگ امور جمعہ کے روز میں ہیں پائے ظہور
اور خصائص ہیں جمعہ کے بسیار اور فضائل بہت ہیں اسکے ای یار

فضیلت ساعت جمعہ

ہے از انجملہ اس میں اک ساعت جسمیں پاوے دعا قبولیت
اسمیں بندہ جو حق سے چاہیگا اسکو مولا کرم سے دیوے گا
ساعت با صفا وہ آوے کب اسمیں دو قول آئے ہیں سن اب
بعضے کہتے ہیں روز جمعہ میں ہی اسکو مبہم رکھے ہیں اور مخفی
لیلۃ القدر چونکہ در رمضاں ہی نہاں عشرۂ اخیر میں جاں
اکثر اعلام یوں کہے ہیں پت کہ وہ ساعت ہی جسمیں متعین
اسمیں اقوال آئے متعدد کہ عدو میں ہیں تیس سے زاید
انسے دو قول ہینگے ارجح تر قول پہلا یہی ہے اے دلبر
کہ ہو منبر پہ جب سوار امام تب سے جبتک کہ ہو نماز تمام
وقت جو ان دونوں کے ہے مابین بس وہ ساعت اسی میں ہے بے بیں
قول ثانی سے ہے وہ اے فاخر جمعہ کے دن کی ساعت آخر
اکثر اعلام دین با تصریح ہیں اسی قول کو دیئے ترجیح
اور حدیثیں صحیح با اسناد ہیں مؤید اسی کے رکھئے یاد
نقل ہے اک جماعت اصحاب بحث ان بابیں کئے بصواب
آخر روز اس کے ہونے میں نہ مخالف ہوا کوئی ہے سمجھیں
ہے روایت کہ فاطمہ زہرا آخر وقت روز جمعہ کا
اپنے خادم کو چھوڑتے تھے یقیں اور کرتے تھے حکم اسکے تئیں
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر جب وہ آوے تو آکے دیوے خبر

پس وہ دیتے ہی آخر اسکی
اور خصائص سے جمعہ کے ہو درود
اور اس دن نماز ہی اے ہمام
کہ بلا عذر تین جمعے جو
جمعہ کا غسل بھی ای فرخ پے
اور خوشبو لگانا اور مسواک
اور ہفتے کے درمیاں ای سعید
اور عیدین سے بھی نزد خدا
اجر صوم و صلوٰۃ یک سالہ
اور ارواح مومنونکے ٹھیک
اول روز کی پچھانت ہاں
اور یہی ہیگی عادت حرمین
سو یہ کہنا عوام کا ہے یقیں
کہے اکثر کہ روز جمعہ ہی عید
اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
شب جمعہ بزرگ تر ہیگی
اور چھ لاکھ عاصیوں کے تئیں
خاص خطبے کے درمیاں اے میر
لوگ بہر نماز جو آویں
وے بھی ہوتے ہیں داخل مسجد
جمعہ کے دن دو رکعتیں جو پڑہے
اور ایام کو اٹھاوے رب
روشنی انپہ وہ کریگا تب

ہوتے شاغل جو ہیں وہ بی بی
مصطفے اپر پڑہا کریں افزود
محترم از فرائض اسلام
چھوڑ دیویگا پے بہ پے اسکو
جانئے سنت موکد ہے
پہنا اور فاخرہ پوشاک
جمعہ کا دن ہے مومنونکو عید
پس معظم ہے روز جمعے کا
لطف سے اسکو دیویگا مولے
ہو ویں اسدن قبور کے نزدیک
آخر روز سے زیادہ ہی جان
مستحب تر اسے لکھے ہے میں
ہی ولے غلط اسکو اصل نہیں
روزہ مکروہ ہے عید کا ای سعید
کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی
پر ہے مکروہ خصوصیت اسکی
شب جمعہ میں بخشدیتے ہیں
جانو واجب ہی وعظ اور تذکیر
انکا اجر و ثواب اسمیں لکھیں
اور سنتے ہیں خطبہ ای ماجد
ہی وہ افضل ہزار رکعت سے
حشر میں انکے صورتوں سی جب
روشنی میں چلیں ای کے سب

اور روایت ہی اک ای نیک صفت
جمعہ کے یہ درود با برکت
جانو اسکی بڑی فضیلت ہے
نام اسکا منافقونمیں لکھے
بلکہ جمعے کا غسل بے وسواس
کرنا مسجد کے درمیاں خوشبو
اور آئی حدیث خیر انام
کرنے خاطر نماز جمعہ ادا
اور جمعہ کا دن بفضل خدا
اور پہنچا ہیں زائرونکے تئیں
اسلیے ہی زیارت ای بھائی
پس وہ منع زیارت ای ممتاز
جمعہ کا ایک روزہ رکھنے میں
مالک و بو حنیفہ پاس بجا
پر اشارہ یہ اسمیں ہی کامل
شب جمعہ میں جسکی رحلت ہو
اور جمعہ کا دن لے با اخلاص
اور عمل کے صحف فرشتے لے
اور منبر پہ جب خطیب چڑہے
اور عمل کا ثواب بھی ایجاں
ایک تسبیح اس میں ہی افضل
جمعہ کے دن کو روشن و تاباں
رنگ انکا سفید برف سے ہو

کہ ہی وقت غروب وہ ساعت
پاتے ہیں درجۂ قبولیت
چھوڑنے کی بڑی مذمت ہے
اس سے مومن کو حق پنہ دیوے
جانو واجب ہے یک جماعت پاس
جمعہ کے دن ہے مستحب سمجھو
روز جمعہ ہے سید الایام
جو کہ چلکر پیادہ جاوے گا
ہی مکفر یقیں معاصی کا
دوسرے ایام سے زیاد یقیں
ہی اسیوقت مستحب آئی
جمعہ کے دن کہیں جو قبل نماز
آیا ہے اختلاف یہ سمجھیں
روزہ مکروہ نہیں ہے جمعہ کا
کہ عبادت میں ہو سدا شاغل
نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو
وعظ و تذکیر کیلئے ہے خاص
بیٹھے ابواب پر مساجد کے
تب صحیفے لپیٹتے ہیں وے
جمعہ کا روز ہوئے وہ خنداں
الف تسبیح سے بھی ای اکمل
اہل جمعہ لئے اٹھائے عیاں
مشک سے انکی ہووگی خوشبو

غسل جمعہ

زیارت قبور روز جمعہ

جمعہ کے روز و شب کی فضیلت

آویں کافور کے پہاڑوں پر — جن وانساں کرینگے انپہ نظر
یوں تعجب سے انکو دیکھیں گے — کہ نہ اپنی پلک وہ ماریں گے

پس وے آوینگے سارے جنت میں — ساتھ انکے موذنان بھی رہیں
کہ کہیں ہوں اذاں برائے خدا — کوئی مخالط نہووے انکے سوا

وقت دوپہر کے بھی جمعہ کے روز — نفل مکروہ نہیں ہے اے فیروز
بو قتادہ کہا نماز سبھی — کئے دوپہرون کو منع نبی

لیک جمعہ کے دن دیئے رخصت — اور فرمائے اسطرح حضرت
جانو سلگاتے ہیں وہ وقت سقر — نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر

جب اذاں ہووے جمعہ کی اے ہمام — تب خرید و فروخت ہووے حرام
اور نمازوں میں خاص جمعہ کے روز — یہ ہی مسنون قرارت فیروز

سنت ہے کہ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ الم السجدہ دوسرے میں ہل اتی علے الانسان۔ اور جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسرے میں سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلی اور سورۃ الغاشیہ اور مغرب میں قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور عشا میں سورۂ جمعہ و سورۂ منافقون پڑھے۔ شافعیہ اسی قراءت کو التزام کرتے ہیں ہرگز اس کا خلاف نہیں کرتے۔ اور حنفیہ کسی ایک سورۃ کے تعین کو مکروہ جانتے ہیں لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قراءت کے بابمیں صحیح حدیثیں وارد ہیں کبھی کبھی پڑھا کریں اور مکروہ اس صورت میں ہو کہ اسکے سوائے دوسری قراءت کو ناروا سمجھیں اور اسی پر مداومت کریں اور صاحب مدارج نے لکھا ہے کہ حضرت کا عمل بھی دائمی نہوگا کہ ہرگز اسکا خلاف نکرتے ہوں جیسا کہ آپکی عادت شریف نوافل میں تھی۔ ہاں اکثر عمل اسپر ہوگا پس حنفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ اکثر وہی قرأت پڑھا کریں اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑھیں تا احادیث اور مذہب میں جمع ہو واللہ اعلم اور شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیگا قیامت کے دن اسکے واسطے اک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوویگا اور جو گناہ کہ اس سے دو جمعہ کے درمیان ہوئے ہوں بخشے جاوینگے اس سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر۔ واللہ اعلم۔

خطبۂ جمعہ کا بیان

خطبۂ جمعہ کے لئے سالار — ہوتے منبر پہ آکے جبکہ سوار

روبرو آپکے تب آکے بلال — بولتا تھا اذاں ای فرخ فال
در زمان پیمبر و شیخین — پس یہی ایک تھی اذاں بے بین

عہد عثمان بیچ خلق میں سب — کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب
وہ کئے حکم تاکہ پہلی اذان — کہے مسجد کے باہر ای ذیشان

بعضے کہتے ہیں یہ اذان شہر — ہوئی آغاز در زمان عمر
پر ہی قول صحیح یہ ہے میں — اس اذاں کا ہی بانی ذوالنورین

اور بے لفظ اس اذاں ای ہمام — تھا بوقت عمر فقط اعلام
اس اذاں کو بھی کہتے ہیں ثانی — کیونکہ عثمان اس کے ہیں بانی

پر کہی جاوے جبکہ وہ پہلے — اسکو پہلی اذان کتب میں لکھے
پس یہ اطلاق اول و ثانی — اسکے ہیں دونوں پر بھی ای گیانی

اور بعضے بلاد میں سمجھو — سنت الجمعہ بولتے ہیں جو
یہ نہ حضرت کے وقت میں تھا جان — اور نہ وقت صحابۂ ذیشاں

اور نہ بعد صحابۂ نبوی — اور نہ اکثر دیار میں اب بھی
اور معلوم نہیں ہوا یہ بھی — کون کب سے کیا بنا اسکی

اصل اثبات کو نہیں اصلا — ہر مدار جسے دیکھ یونہی لکھا
اور جب خطبہ مصطفے پڑھتے — اپنے آواز کو بلند کرتے

صلوٰۃ سنۃ الجمعۃ کا پتا نہیں بے اصل ہے

خطبہ میں عصا پر تکیہ کا حکم

اور لیقیں بر کمان یا بہ عصا / کرتے خطبہ میں آپ تھے تکیہ
اور اسطرح سے لکھے بعضے / جنگ میں جبکہ خطبہ پڑھتے تھے
اور یہ بعضے حنفیہ نے لکھا / تکیہ مکروہ ہے بر کمان و عصا
کہے بعضے جو شہر فتح ہوا / غلبہ و جنگ سے ہی ای انا
صلح سے ہاتھ آئی ہو جو جا / وہاں خطبہ کیوقت لیویں عصا
شافعیہ حرم میں ای ہشیار / خطبہ پڑھتے ہیں ہاتھ لے تلوار
فتح مکہ بصلح یا پیکار / مختلف فیہ دونو ہیں ای یار
اور لسبب سعادت ای اکرم / دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی / نہیں محفوظ تکیے سے بھائی
اور سنت سے ہے ثبوت اسکا / چونکہ اوپر یہ قول ہے گزرا
پس دریں اختلاف اسپہ عمل / ہر روا کچھ نہیں ہے اسمیں خلل
اختلاف آئمہ رحمت ہے / اور عامل کو اسمیں وسعت ہی
کیوں کہ خطبہ میں وعظ و پند ہی جان / پند میں ایک حرف بس ہی پہچان
لفظ تھوڑے تھے اور معانی کثیر / اور بھی تاثیر خارج التحریر
یا ہو بر قدر کلمۂ توحید / قدر تسبیح یار ہے ای سعید
کہے الحمد للہ بر منبر / پند ہوئے بس کئی اسی کے اثر
اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار / تب بھی کرتے سلام دوسرے بار
کر پڑھے خطبہ سید الابرار / تھی سیہ سر پہ آپکے دستار
اسلئے روز جمعہ ای آگاہ / مستحب ہیں لکھے لباس سیاہ
اور بعضوں نے یوں لکھا ہے یار / کہ نہ حضرت کی تھی سیہ دستار
جبکہ اکثر تھا اس کا استعمال / ہوگئی تھی سیہ وہ ای خوشحال
اور فرمائے جس نے کی گفتار / وقت خطبے کے ہی وہ مثل حمار
بلکہ فرمایا جو کہ بات کیا / کہا خاموش رہ اسے دوسرا

اور تب دست پاک میں لے یا / آپ لیتے تھے نیزہ اور تلوار
کرتے تیغ و کمان پر تکیہ / اور خطبے میں جمعہ کے یہ عصا
نہیں مکروہ ہے صحیح یہ بات / کیونکہ سنت ہے اسکا ہی ثبات
خطبہ جب اس جگہ پڑھیں آیا / لیویں تب اپنے ہاتھ میں ہتھیار
جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا / اور مدینہ بصلح ہاتھ آیا
اور بلا شک و شبہ حنفیہ / کرتے ہیں بر سر عصا تکیہ
اور وجوہات اختلاف ضرور / ہیں مواضع میں اپنے سب مذکور
کہ عصا و کمان پر تکیہ / جانو بے شبہ قبل منبر تھا
اندریں باب ای نکو افعال / مختلف ایسے آئے ہیں اقوال
اور مدارج میں کر چکا تصریح / کہ بلا شک وہی ہی قول صحیح
مسئلہ اختلاف کے درمیاں / حزم یک ہی طرف نہیں شایاں
اور بہ نسبت نماز کے ای میر / خطبہ پڑھتے تھے شاہ دین قصیر
خاص کر از زبان پیغمبر / وحی و الہام کے جو تھے مظہر
بوحنیفہ کے پاس لے آگاہ / قدر تہلیل فرض ہے خطبہ
بوحنیفہ کی یہ دلیل ہی جان / کہ روایت ہے ایک ز عثمان
اور مسجد میں جب ہی آتے / حاضروں پر سلام کرتے تھے
اور مسلم نے ہے روایت کی / از عمرو بن حویرث ای بھائی
اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے / درمیاں اپنے ہر دو کھندھوں کے
اور احناف پاس سب اوقات / لکھے ہیں مستحب ای نیک صفات
بلکہ رکھتے تھے خود جو سر پر / یعنے لوہے کا ٹوپ جنگ اندر
اور خموشی کا حکم سرور دیں / کرتے خطبہ میں سامعوں کو تئیں
کہ یہ تعریض ہے یہ جو کیسا تھا / وقت خطبے کے کرتے ہیں وہ بات
جو کیا حکم وہ خموشی کا / ہے بلا شبہ وہ بھی لغو کیا

جو کیا لغو اسکو جمعہ نہیں
نہیں جمعے کا اجر اسکے تئیں

ہے یہ واجب خموشی ہو سواس
مستحب پن ہے شافعی کے پاس

اس خموشی کے پن وجوب اوپر
کیا اجماع نقل عبد البر

اور تھا کوئی نماز میں ای ہمام
اور خطبہ کیا شروع امام

ہاں قضائی فوائت ای فی یشاں
وقت خطبے کے بھی روا ہے جان

بھی ہے واجب اسے سکوت ای یار
ہے یہی قول جانیو مختار

مالک و بو حنیفہ پاس بجا
اور نزدیک اکثر علما

اور ہیں احمد کے قول دو اشہر
ایک واجب ہے مستحب دیگر

اور جواب سلام و عطسہ کا
بعض مکروہ بولے بعض روا

چاہیئے قطع تب کرے وہ نماز
پڑھے دو رکعتیں ہی ای دمساز

اور جو شخص جانو دور رہے
کہ نہ خطبہ اسے سنا جاوے

نماز تہجد کا بیان

اب بیان تہجد اے اکرم
دیکھ کرتا ہوں مختصر میں رقم

بعد ازاں نقل کر دیا رحمان
لیک ہے اختلاف اسمیں جان

اور کسی حال میں رسول خدا
نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا

اور کسی رات میں یہ بیماری
گر تہجد وہ فوت ہو جاتی

یہ بھی ظاہر ہیں ای نکو منوال
ہے وجوب تہجد اوپر دال

اور قراءت دراز کرتے تھے
یعنی سورے طویل پڑھتے تھے

اور بھی سورۂ نسا ای ہمام
سورۂ مائدہ بھی یا انعام

اور رکوع و سجود و قومہ بھی
طول کرتے تھے اسموافق ہی

جیسے ایک شب تمام زار و نزار
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

پہلے حضرت پر اور امت پر
فرض تھی یہ نماز اے دلبر

کہ وہ حضرت پہ نیز نقل ہوئی
یا بلا نسخ وہی فرض رہی

کیا حضر کیا سفر میں ای بھائی
بڑی کرتے محافظت اسکی

اسکے بدلے میں ان کو بین زوال
پڑھتے تھے بارہ رکعتیں فی الحال

کرتے تھے اس قدر بھی طول قیام
ورم کرتے تھے آپکے اقدام

جیسے پڑھتے تھے سورہ بقرہ
آل عمران کا بھی وہ سورہ

اور سورے جو دوسرے ہیں طویل
پڑھتے اچھی طرح سے با ترتیل

کبھی تکرار ایک آیت کی
کرتے اتنی کہ شب گزر جاتی

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب
ہوتے استادہ پھر پیمبر جب

یا کبھی پوری رکعت دیگر
بیٹھ کر پڑھتے یا کھڑے رہ کر

میں نہ دیکھی کہ وہ خدا کے نبی
نفل بیٹھے ہوئے پڑھے ہوں کبھی

بوحنیفہ کے پاس نقل لئے
بس تشہد کے طور پر بیٹھے

ابو یوسف سے احتبا[عہ] ایماں
اور محمد سے ہے تربع جان

بیٹھکر پڑھتے جب نماز نبی
کرتے ترتیل ایسی قرآں کی

کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی
سورۂ طول سے بھی بڑھ جاتی

آخر عمر میں رسول خدا
بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا

اور رکوع و سجود کرتے تھی
دوسری رکعت بھی یونہی پڑھتے تھی

نقل حفصہ سے ترمذی نے کی
اسطرح بولتی ہے وہ بی بی

مگر یکساں آگے رحلت کے
ضعف سے بیٹھ نفل پڑھتے تھے

اور روایت میں ایک اے بھائی
احتبا آیا اور تربیع[عہ] بھی

اور نشست تشہد ای اکمل
جان بالاتفاق ہے افضل

عہ زانوؤں کے اطراف ہاتھوں کو حلقہ کرکے بیٹھنا عہ چار زانو بیٹھنا ۱۲

ہوا معلوم اس سے روایت
لاوے اچھی طرح بجا ای ہمام
پنج دوگانہ تہجد ای ذیشان
مذہب شافعی مین ای بھائی
لوگ پوچھے امام احمد سے
مین بلا شبہ اسکا ہون قائل
وی احادیث لکھون ہین بقیل
حضرت عائشہ سے ای بھائی
اور بشرط بخاری و مسلم
اور امام طحاوی والا
ہے وہ مثل نماز شام ای یار
بو حنیفہ نے دی خبر ہم کو
کہ کہا دوست مین رکھتا ہون
ہے ایسوا اسکی سمجھ لے اب
اور موطا مین ہی ای فرخ پی
اور عباس کی روایت بھی
اور اجماع سلف کا ای بھائی
اور لکھے ہین وتر یک رکعت
اور لکھتے ہین وی حدیثین جو
یا ہی نو یا ہی یازدہ تک بھی
کرتے بے فصل و قعود تمام
شرح سفر سعادت اندر دیکھ
وہی ارجح ہین افضل و اکثر

اگر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
تا کہ ہو جبر نقص ترک قیام
وتر کی تین رکعتین پہچان
ایک رکعت ہی وتر کی آئی
وتر کی کیفیت تو فرمائے
پھر کہے اسطرح وہ ای عاقل
بو حنیفہ کے جو ہین صاف دلیل
کہ وہ بی بی نے ہے یہ فرمائی
لایا ہی عائشہ سے بھی حاکم
یون ابوالعالیہ سے نقل کیا
کہ ہی وہ وتر شب یہ وتر نہار
سنا حماد سے وہ ای تو تنجو
وتر کی تین رکعتین چھوڑون
ہین بہت وہ عزیز نزد عرب
ابن مسعود سے روایت ہے
جانو بیشبہ ایسی ہی آئی
وتر کے تین رکعتون پر ہی
ملتفی ہوتی گر ای پاک صفت
شافعی نے کیا سند جنکو
ہان بلا شک یہ بات پہلے تھی
تسری رکعت کے بعد دیتی سلام
یون لکھا شیخ دہلوی ای نیک
اور اللہ ہی جانے ہے بہتر

تو ہی لازم کہ قرات اسکی تب
اور نماز تہجد آن حضرت
وتر کی تین رکعتین ای ہمام
پہلے دو رکعتو نکا پھیر سلام
کہ احادیث اکثر اور قوی
تین رکعت پہ یک سلام پڑھے
کہ کئے نقل نسائی و حاکم
وتر کے پڑہ دو رکعت اولی
کہ یقین وتر تین ہی رکعت
کہ صحابہ ہین کئے تعلیم
اور امام محمد والا
اور نخعی سے وہ سنا یصواب
اور ہون مثل اشتران مجہ یا رب
ورنہ آگے نماز کے ای عزیز
وتر کی تین رکعتین ہین یقین
ابن مسعود نے کہا ای یار
افضل التابعین حسن بصری
تو مقرر نماز فجر کی بھی
کہ نکلتی ہے جن سے جانو یہ بات
وتر کا بعد پایا استقرار
تھا صحابہ مین بھی یہی اشہر
وتر کے تین رکعتون کی دلیل
اور لکھا اسکے بعد وہ ایجان

اور رکوع و سجود و ارکان سب
جان پڑہتے تھے سیزدہ رکعت
ہے ہمارے یہان نہ ایک سلام
ایک رکعت پڑہی ای نیک انجام
آ تین رکعت کے بابمین لکھی
تو بھی امید ہی زیان نکرے
یون بشرط بخاری و مسلم
دیتے نین تھی سلام شاہ ہدی
پڑہتے تھے یک سلام سے حضرت
وتر کی جو نماز ہے ای فہیم
ہے موطا مین اسطرح لایا
اور وہ از عمر بن الخطاب
یہان ذکر شتر ای نکتہ شناس
سیم و زر اور اشتران کیا چیز
جیسے مغرب کے رکعتین ہین تین
ایک رکعت نہ کافی ہے نہار
کی ہی نقل صحیح بوجہ قوی
قصر بیشک سفر مین کی جاتی
ایک رکعت ہی وتر پانچ یا سات
پڑہتے تھے تین رکعتین سالار
بو حنیفہ ہے پس اسکے اپر
جو یہان تک لکھے گئے بہ تقیل
وتر کے وصل و فصل کے درمیان

ف گفتہ اند مراد
بشرط بخاری و مسلم
رجال اسانید ایشانرا
درین دو کتاب بہا نہم
دراشناد حدیثیکہ اورا
بر شرط ایشان میگویند
موجود باشد یعنی این
حدیث اگر برجال
بخاری مسند است
بر شرط بخاری است
و اگر برجال مسلم مروی
است بر شرط مسلم است ۱۲
شرح سفر السعادت
ف کہا امام طحاوی
نے کہ وتر مین تین
رکعت جو ابو حنیفہ کا
مذہب ہے نظر و استدلال
عقل کی راہ سے بھی
قوی ہے کیونکہ وتر
فرض ہو گی یا سنت
اگر فرض ہے پس
فرض دو رکعت ہوتے
ہین یا تین رکعت
یا چار وتر اجماع امت
سے تو چار رکعت
نہین پس تین ہی رکعت
ہے۔ اور اگر سنت ہے
کوئی سنت ایسی نہین
کہ جسکا مثل وہ نفل
نہ ہو گا بلکہ اسی سے
لیا گیا ہے اور کوئی
فرض وتر کے مانند
نہین مگر مغرب کے
تین رکعت ایسا ہی
ذکر کیا ہے شمنی نے
یہ قول امام طحاوی
مجرد قیاس نہین
بلکہ وتر مین تین رکعت کے بارہ مین جو احادیث آئی ہین انپر مبنی قیاس سے بھی ۱۲

ہین احادیث مختلف آئے
تین رکعت ہی پر جواز یقین
لیک لک سے اسکے پڑہنی ہین
یا مدامی ہے واجب مشروع
ابن مسعود کا ہی یہ مذہب
احمد و شافعی کے پاس وُ لے
قولِ مشہورِ احمدِ حنبل
اور مذہب امام مالک کا
اور مالک کے پاس ابھائی
اور دلائل سے بوحنیفہ کے
کہ کہا اسنے وہ شہ اہت
اور ایسا ہی ابن کعب سے بھی
کہ ابو بکر اور عمر عثمان
اور یہ چارون بھی اقتدا کرکے

اور ائمہ بھی اختلاف کیے
اسمین کوئی کیا خلاف نہین
جانئے دو روا ہستین آئین
یا ہی قبل رکوع و بعد رکوع
اور کئی عالمونکا اہی مذہب
ایک روایت سے پاس مالک کے
دائمی ہی قنوت ای اکمل
ایک روایت سے بھی یہی ہیگا
خاص ہے وہ نماز صبح میں ہی
دیکھ لکھتا ہون اب یہان تھوڑے
وتر پڑہتے تھے تین ہی رکعت
لائے ہین ابن ماجہ و نسائی
اور علی سے سنا ہو مین یہ جان
آخر وتر مین ہی پڑہتے تھے

لیک وہ اختلاف جو آیا
اور پڑہتا ہی وتر مین جو قنوت
لیک ہی اختلاف اسمین پہچان
جانو مذہب مین بوحنیفہ کے
جیسے سفیان محقق آفاق
ہی یہ نصف اخیر در رمضان
قبل و بعد رکوع ای دمساز
احمد و بوحنیفہ پاس ای جان
اور بلا شبہ شافعی کے پاس
اپنی اوسط مین شیخ طبرانی
اور اسمین قنوت پڑہتے تھے
اور روایت کیا ہی سن لیجے
کہ کہے پڑہتے تھے وہ ہر دین
بوحنیفہ کے اور بھی ہین دلیل

گفتگو ہے با فضل و اولے
پایا بیشک باتفاق ثبوت
کیا پڑہے اسکو خاص در رمضان
دائمی ہے رکوع کے آگے
اور ابن مبارک و اسحٰق
پڑہنا بعد رکوع ای ذیشان
ہی دو تو وقت بھی قنوت جواز
خاص ہے وتر مین قنوت پہچان
صبح اور وتر مین ہی یہ وسواس
لایا ابن عمر سے ای گیانی
جانو بیشک رکوع کے آگے
دار قطنی سوید غفلہ سے
آخر وتر مین قنوت یقین
ہی کافی ہین بس یہان بقلیل

بیان قنوت

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہی یا کوئی دعا خاص ہے اسمین اختلاف ہی امیر المومنین مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت آخر وتر مین یہ پڑہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔ رواہ اصحاب السنن الاربعة شمنی نے حاکم کی روایت سے شرط شیخین پر لایا ہی کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو تعلیم کیے کہ یہ کلمات اپنے وتر مین پڑہا کرین اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰی عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ امام شافعی اور امام احمد کے پاس قنوت اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ الخ ہی اور امام اعظم اور امام مالک کے پاس اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الخ ہے اور ابی حنیفہ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابو اللیث نے کہا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے اور بعضے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ بھی لائے ہین اور کہے ہین جسکو دعای قنوت یاد نہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا رَبَّنَا اٰتِنَا پر اکتفا درست ہے۔ اور

لفظ و دعای قنوت کا اختلاف

لکھتے ہین کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِینُکَ اگرچہ صحیحین اور سنن معروفہ مین کو نہین لاکن ائمہ حنیفہ اسکو صحیح طریقونسے طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہین اور امام سیوطی نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین رکوع کے بعد ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِینُکَ کچھ الفاظ کے تغیر اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ لایا ہی اور امام محمدؒ سے نقل کئے ہین کہ قنوت مین ایک دعا معین نہین ہے یعنے دعوات مرویہ سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑہے کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے مین حضور اور رقت قلب حاصل نہین۔ الحاصل وتر مین قنوت کا پڑہنا احادیث صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہی۔ ہان قبل رکوع یا بعد رکوع اور دوامی یا مخصوص آخر رمضان وغیرہ مین اختلاف ہی واللہ اعلم اور حضرت نماز وتر کی پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری مین قل یا ایہا الکافرون تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑہتے تھے اسیطرح روایت کیا شیخ ابن ہمام نے اپنی مسند مین امام احمد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر ہین اکثر اہل علم صحابہ سے اور ان کے بعد کے بزرگون سے اور وہ بعضے جو لوگ پہلی رکعت مین سورہ انا انزلنا پڑہتے ہین کسی جگہہ ماثور و مروی نہین۔ ہان کہتے ہین کہ بعضے روایات فقہ مین آیا ہے اور حضرت جب وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسرے بار اس کلمہ کو بہ آواز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رب الملائکۃ والروح کہتے تھے ۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑہتے تھے جانتے حضرت
ہے وہی دو نو کتاب کے درمیان
وہ بجا لیکہ بیٹھے ہی رہتے
اور احمد بھی بو امامہ سے
پہلی رکعت مین سورہ زلزال
کہے حضرت کہ شب کی بیداری
پھر تہجد کو ہی بھلا اگر اوٹھین
اول شب مین جو کہ وتر پڑہے
اور صحابہ کی یک جماعت بھی
ہے معارض بظاہر ای بھائی
کہ تمھاری اخیر شب کی نماز

وتر کے بعد نفل دو رکعت
ام سلمہ کی یہ روایت جان
یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑہتے تھے
بھی روایت کیا ہی یون سنئے
پڑہتے دوسری مین کافرون در حال
خواب سے اٹھنا جیکہ ہی بھاری
ورنہ کافی وہ رکعتین ہووین
تو اسے چاہئے کہ بعد اسکے
یہ دو رکعت کی ہے روایت کی
وہ صحیحین کی خبر سے ہی
بسکہ ٹھہراؤ وتر کو یہ نماز

جو ہی مسند امام احمد کی
کہ ہی بعد وتر آنحضرت
ترمذی مین بھی یہ حدیث شریف
وتر کے بعد وہ شہ امت
اور لکھا ہے صاحب مشکواۃ
جب تمھارے سے کوئی وتر پڑہے
بعضے اصحاب شافعی سے بھی
کہ کے شب کے قیام کی نیت
لیک لکھتے ہین اور بھی یہ بات
کہ روایت کیا ہے ابن عمر
پس دو رکعت یہ گر پڑہین ای بہر

ابن ماجہ کی بھی سنن ای زکی
پڑہتے تھے پس خفیف دو رکعت
آئی ہے پر نہیں ہے ذکر خفیف
پڑہتے تھے بیٹھکر ہی دو رکعت
لایا تو بان کے دارمی یہ بات
اور دو رکعت بھی چاہیے پڑہ لے
جانیو نقل اس طرح آئی
اور پڑہ لیوے نفل دو رکعت
کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ
کئے ارشاد حق کے پیغمبر
شفع ہوتا ہے نماز اخیر

له یعنے صحیحین کی حدیث مین آیا ہی کہ تمھاری شب کی اخیر نماز وتر ہوا چاہئے اگلے حدیثون مین وتر کے بعد دو رکعت کا پڑہنا جو آیا ہے اگر دو رکعت پڑہین شب کی آخر نماز شفع یعنے جفت ہوتی ہے ۱۲

یہان سفر سعادت اندر ویک
اسکا ماتن نے یون لکھا ای نیک

جمع و تطبیق ان حدیثون کی
جب بہت عالمون یہ سخت ہوی

وتر کے بعد وہ دو رکعت کی
جو حدیث شریف ہی مروی

لاجرم اس خلاف سے بچنے
کیا انکار اسکا مالک نے

کیا نہین یہ خبر صحیح ہی سگی
اور کیا شک امام احمد بھی

کہ دو رکعت وہ مین پڑہتا ہون
اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہون

لیک حق بات ہے یہی افصح
کہ یہ ہر دو حدیث بھی ہین صحیح

یک خبر دوسری کی ای ماہر
ہی مخالف اگرچہ در ظاہر

اور جمہور اہل علم و ہُدا
وتر کے بعد وہ رکعی ہین روا

اور کہے ہین وہ نفل دو رکعت
وتر کے بعد جو پڑہی حضرت

وجہ پڑہنے کا اسکے ای فاخر
تھا بیان جواز کے خاطر

تا ہو معلوم یہ کہ نفل نماز
بالیقین بعد وتر کے ہے جواز

خواہ یہ رکعتین ہو الحق
یا نوافل ہو دوسرے مطلق

وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی
کرو آخر نماز تم شب کی

سو وہ محمول ہے یہ استحباب
حکم واجب نہین ہی یہ درباب

ہے بعضے کہ یہ جو آئی خبر
کرین آخر نماز وتر اپر

وہ دو رکعت کے یہ منافی نہیں
کیونکہ تابع وہ وتر کے ہی یقین

خاص واجب ہی وتر جنکے پاس
پاس انکے سمجھ بلا وسواس

یہ دو رکعت ہین مثل سنت کے
فرض کے بعد ہین سنن جیسے

خاص مغرب کی فرض ای ہشیار
تین رکعت جو ہینگے وتر نہار

بعد اس فرض کے بھی دو رکعت
جو کہ آئی نماز ہے سنت

وتر کے بعد یہ بھی دو رکعات
ہین مثال یہ اسکے سات

اور نہ واجب ہین جو وتر کے تئین
بلکہ سنت اسے سمجھتے ہین

جب وہ سنت کی ہی بڑی تاکید
حکم واجب مین ہی وہ ہمی سعید

پس دو رکعت یہ نفل اے سامع
جان اسکے مین ملحق و تابع

اور نہ تشفیع وتر اسکو کہین
بلکہ نیت سے نفل کی پڑہ لین

کیونکہ تشفیع وتر اے دانا
نہیں رکھتا یہ لفظ ہے معنا

شرح سفر السعادۃ ای ذیشان
جو ہی اسمین لکھا ہی ست بیان

نماز اشراق وضحی کا بیان

اب مین لکھتا ہون کچھ کچھ تو یہان
نفل اشراق اور ضحی کا بیان

یک دو نیزے برابر ای دلبند
ہو وے جس وقت آفتاب بلند

وقت اشراق کا ہی ہیگا
پہر یک دن چڑہے تو وقت ضحی

ہے ضحی نام اسکا عربی مین
چاشت اسکو ہی فارسی مین کہین

ہی حدیثون سے ثابت اے دمساز
کہ پڑہی ہین نبی یہ ہر دو نماز

اور امت کو بھی دئی ترغیب
یہ نمازین ہین مستحب ای لبیب

بعضے اشراق کے تئین ای یان
کہتے ہین سنت مؤکد جان

رکعتون کے عدد مین اسکے یک
مختلف آئی ہین حدیث ای نیک

یک روایت مین رکعت آئی دو
یک روایت مین چار ای خوش خو

یک روایت ہے چھے رکعت کی
آٹھ دس آئے بارہ رکعت بھی

اور ہر یک عدد یہ بھی ای نسیم
دیکھ منقول ہے ثواب عظیم

اور مواہب مین یون لکھا ہی یقین
کہ کہا شیخ دین ولی الدین

کہ حدیثین صحیح اور مشہور
ہین نماز ضحی مین آئے نور

بلکہ طبری کہا کہ پہنچے او
درجۂ معنوی تواتر کو

آیا ہے یک حدیث کے درمیان
کہ وہ داؤد کی نماز ہے جان

اور دوسری حدیث ہی آئی
کہ تھی کرتے محافظت اسکی

آدم و نوح اور ابراہیم
اور موسیٰ و عیسیٰ با تکریم

کیونکہ بعضے صحابہ سرور
لوگ پوچھیں تو یوں دیں ہیں خبر

اور مجاہد سے نقل ہے بالخیر
کہ کہا میں بھی عروہ ابن زبیر

لوگ پڑھتے تھے تب نماز ضحیٰ
ہمنے ابن عمر سے تب پوچھا

وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
لیک بے شبہ نیک بدعت ہے

ایسے ہی جو حدیث اور آثار
مختلف اس بیان میں آئی ہیں یار

کہ نماز ضحیٰ یہ حقکے حبیب
گرچہ امت کے تئیں دیے ترغیب

کہیں امت پہ فرض نا ہووے
اسلیے پڑھتے گاہ گاہ اُسے

اسکو حالانکہ دوست رکھتے تھے
تا کہیں ہم پہ فرض نا ہووے

اور بعضے صحابہ حضرت کے
نفی جو اس نماز کی ہیں کیے

اس سے لازم نہ آوے یہ آئین
کہ کبھی نا پڑھے ہوں سرور دین

اور ابن عمر ای باعزت
جو کہا اس نماز کو بدعت

جب پڑھے آشکار بدعت ہو
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو

جب کریں مثل فرض ہے بدعت
کیونکہ اخفائی نفل ہے سنت

لوگ ہو جمع پڑھ رہے تھے ضحیٰ
اپنے انکار کرکے فرمایا

غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
غیر مشروع نہیں نماز ضحیٰ

اور کہے بعضے عالمان تحقیق
سب روایات بیچ دے توفیق

کیونکہ ابن شقیق نے لایا
جو مشاہیر تابعین سے تھا

تب وہ بی بی کہی نہ پڑھتی تھے
مگر اسدن سفر سے جب آتے

کہ نبیؐ اسقدر ضحیٰ پڑھتے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے

اور نوافل کے درمیان اکثر
یہی عادت تھی آپ کی اشہر

اور ہے عکرمہ سے یوں منقول
ابن عباس ابن عمر رسول

اور سفر سعادت اندر یہاں
اسکا ماتن نے یوں کیا ہے بیاں

بعضے مکروہ بھی لکھے ہیں اُسے
اور بدعت اسے لکھے بعضے

کہ یہ پڑھتے ہوئے نماز ضحیٰ
ہمنے حضرت کے تئیں نہیں دیکھا

آئے در مسجد رسول خدا
وہاں ابن عمر بھی بیٹھا تھا

کیا نماز اب یہ قوم کی سنت
ہے بلا شبہ یا کہ ہے بدعت

کوئی بدعت بھی اس سے افضل ہاں
نہیں پیدا کیے مسلمانان

جانئے انکی جمع اور تطبیق
کی ہے یوں عالموں نے یوں تحقیق

اور پڑھتے تھے آپ بھی سنئے
لیک اسپر مداومت نہ کیے

چونکہ تصریح عائشہ نے کی
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبیؐ

پس بلا شک ثبوت کو پہنچا
کہ پڑھے ہیں ضحیٰ رسول خدا

انکی رویت کی ہے وہ نفی کرے
بعضے بولے کہ ہم نہیں دیکھے

یا ہے اس سے مراد نفی دوام
کہ نہ حضرت پڑھے ہیں اسکو مدام

اس سے ہے یہ مراد جانو تم
کہ مساجد میں جمع ہو مردم

ورنہ مشروع ہے نماز ضحیٰ
لیک اظہار اجتماع اس کا

نقل کرتا ہے ابن ابو شیبہ
ابن مسعود ایک دن دیکھا

گر یہ پڑھنا نماز چاہتے ہو
تو انھی گو گھروں میں اپنے پڑھو

اسکا اظہار و اجتماع دوام
ہیگا بدعت نہیں ہے اس میں کلام

مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑھیں
اور بعضے دنوں میں ترک کریں

کہ یقین عائشہ سے میں پوچھا
کیا نبیؐ پڑھتے تھے نماز ضحیٰ

نقل ہے بو سعید خدری سے
کہ خبر اسطرح سے دی اوس نے

اور یہاں تک وہ چھوڑ دیتے بھی
کہتے پھر ہم نہیں پڑھینگے کبھی

اور اصحاب و تابعین کا حال
بھی نوافل میں تھا یہیں منوال

پڑھتا تھا ایکدن نماز ضحیٰ
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا

کہ یہی ہے صواب ای دلبر
مستحب ہے مداومت اوس پر

ابن عمر صحابی تقسیم بدعت کے قائل ہیں ایسا ہی حضرت عمر کا قول نعمۃ البدعۃ ہذہ جماعۃ تراویح کے باب میں مشہور ہے جو علما تقسیم بدعۃ کئے ہیں محل اعتراض نہیں ۱۲

نہ مساجد مین اجتماع ہے بھلا / گھر مین پڑھنا ہی منفرد اولی
اکثر اہل علم و فضل و لے / چار رکعت ہین اختیار کئے
وسر اعداد کے حدیث شریف / رکعتون مین ضحی کے بھی ای عفیف
کہ احادیث اس عدد کے تمام / ہین بلا شک صحیح ای نیک انجام
ہینگے بعضے صحیح بعضے ضعیف / مختلف آئے ہین حدیث شریف

شب برات یعنی شعبان کی پندرہوین رات کی فضیلت اور نماز کا بیان

ہی پندرہوین جو رات شعبان کی / ہوی ثابت فضیلت اسکی بڑی
کہ فضیلت مین اسکی ای ہشیار / دیکھ احادیث آئے ہین بسیار
قدر کی شب کے بعد افضل تر / ہی یہی شب بغیر شبہ و خطر
ہی حدیث صحیح مین آیا / سبکو اس شب مین بخشتا ہی خدا
لیک مشرک کو اور مشاجن کو / عاق کو اور خمر کے مدمن کو
مسبل و اہل حقد کے بھی تئین / جانو اس شب مین بخشتا وہ نہین
ہی مشاجن یقین وہی سمجھو / دشمنی رکھے مومنون سے جو
عاق ماں باپ کا ہی نافرمان / مدمن خمر ہے شرابی جان
ہی وہ مسبل ازار طول رکھے / پاؤن کے ٹخنے جس سے چھپ جاوے
صاحب حقد کینہ ور ہے گا / نہین ان سب کو بخشتا ہے خدا
اور خبر ہے کہ چار شب اندر / جانو رحمت کے کھولتی ہین در
کھلے رہتے ہین در وہ ایسا ہی / جانیو صبح کی اذان تک بھی
شب عرفہ شب برات بجا / اور شب عید فطر و عید اضحی
اور قیام شب برات ایجان / اور صوم پندرہوین شعبان
ہی صحت کو پہنچا مساجد مین / جانو بدعت ہے جمع ناہوین
پڑھنا اس شب نماز وحدہا ہی / کہا مکروہ نہین ہے اوزاعی
حضرت عائشہ سے ہی مروی / کہ مین دیکھی ہون وہ خدا کے نبی
ہوے طول قیام سے ممتاز / اور ایسا کئے ہین سجدہ دراز
مجکو ایسا گمان ہوا ہے تب / کہ ہوی قبض روح اقدس اب
اور شب مین وہ حق کے پیغمبر / تن تنہا بقیع مین جاکر
مردگون کے لئے وہا سے سب / چاہی ہین مغفرت یہ درگہ رب
پس ہے اس شب مین سنت اتنا ہی / کہ جو ثابت ہوا از فعل نبی
یعنے طول سجود و طول قیام / اور زیارت قبور کی ای ہمام
لیک تنہا کرے زیارت جا / اور کرے انکی مغفرت کی دعا
اور سا وراد مین مشائخ کے / جو نمازین وہ شب کے ہین لکھے
رکعتون کا بھی اور سورون کا / ہی تعین جو اس مین ہے آیا
وے حدیثین محدثین کے پاس / نہین صحت کو پہنچے بے وسواس
اور چراغان زیاد سلگھانا / اور بارود سوزی ای دانا
ہی مجوس و ہنود کی رسمین / جو کہ کرتے ہین وے دوانی مین
ہی یقین بدعت و حرام برا / ہی مدار جین دیکھ یونہی لکھا
اب خسوف و کسوف کا بھی بیان / دیکھ لکھتا ہون مختصر مین یہان

نماز خسوف و کسوف کا بیان

چاند کو جو گہن لگے ہی خسوف / اور سورج گہن ہی جانو کسوف
ابن عباس سے ہے یون منقول / کہ یہ فرماتے ہین حضرت رسول
کہ ز آیات خالق اکبر / دو نشان ہین یقین یہ شمس و قمر
انکو دیکھوگے پس اگر ایسا / کہ ہوا سلب نور ہے ان کا
تو کرو ذکر پاک مولی کا / اور دوسری حدیث مین آیا
کہ دعا تب کرو بدرگہ رب / اور تکبیر بھی کہو تم تب

اور اوراد مشائخ مین ہے کہ نماز ضحی کے چار رکعت میں یہ چار سورہ پڑھیں والشمس والليل والضحى الم نشرح اور بعد فراغ کے یہ دعا پڑھے اللّهم اغفر لی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم ۱۲

اور تب تم کرو نماز ادا
اور صدقہ بھی دیو بہر خدا

اور قیام در رکوع اور سجود
قدر عادت سے ہیں کئے افزود

اور رکوع و سجود ای دلبند
بھی کئے طول اسکے ہی مانند

یک روایت میں آ چھ و پنج
بھی رکوع آئے ای سعادت سنج

یوں ہی سے چار تو وہ سالار
اسمیں کرتے رکوع کی تکرار

اور احمد کے پاس ای بھائی
قول مشہور سے ہی ایسا ہی

اور مقرر حدیث ابن عمر رض
حنفیہ کی دلیل ہے اشہر

کہ رکوع ایک ہی کئے ہیں نبی
اور حدیث صحیح بھی گزری

دیکھ اسمیں رکوع کی تکرار
نہیں مذکور ہے ای نیک شعار

پس ہوا شبہ لوگ کو ای یار
کہ ہوئی ہے رکوع کی تکرار

اور وہ بھی خلاف عادت ہی
نہ کیا اس کی کوئی روایت ہی

عائشہ کی حدیث ہی معروف
کہ پڑھے مصطفےٰ نماز کسوف

اور قرات بھی طول وہ سالا
سورۂ بقرہ کے پڑھے مقدار

اور منقول ہے بہر رکعت
کہ کئے دو رکوع آنحضرت

اور رکوع دراز کرتے تھے
سر اٹھایا پھر رکوع میں آتے

شافعی پاس یہ نماز عیان
خطبہ و دو رکوع سے ہے جان

نزد اکثر یقین ہمارے یہاں
ہے بلا خطبہ یک رکوع سے جان

اور حدیثیں صحیح ابن ہمام
لاکے ثابت کیا ای نیک انجام

کہ کہے مصطفےٰ جب ایسا ہو
یعنے لاگے گہن نماز پڑھو

کہے بعضے ضعیف ہیں ہوتے کثیر
کثرت ازدحام سے ای یار

اور بجبار کے سوا وہ بھی
نہیں واقع ہوا یہ عہد نبی ص

لکھوں یا اختصار سے یہاں
طاعت سفر احمدی کا بیان

نماز قصر کا بیان

چہارگانہ نماز کی حضرت
قصر پڑھتے تھے جان دو رکعت

پاس احناف کے سفر میں یقین
چار رکعت کبھی درست نہیں

تو مسافر کی ہو نماز جواز
اور نہ فاسد بھی وہ مشہور جواز

مذہب شافعی میں ہے رخصت
یعنے جائز بھی چار ہی رکعت

حج کے موسم میں ہاں پڑھی عثمان
در اخیر خلافت اپنی ہیان

اور سفر میں وہ سرور دوران
اتفاقاً کرتے فرض پر ہی جان

ظہر کے بعد کے دو سنت بھی
ہی روایت ادا کئے ہیں نبی

اور ابن عمر کے پڑھنے میں
ہیں روایات مختلف اسمیں

لیک سنت اگر کوئی پڑھتا
منع ابن عمر کرتا تھا

بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے
پس اشارے کے ساتھ پڑھتے تھی

اور مرکب کسی طرف بھی چلے
وقت تحریم قبلہ رو ہوئے

اسمیں ہی یک نماز قصر کا باب
باب یہ سرا ہی جمع کا دریاب

ایسے ہی اتفاق امت کا
کوئی اسمیں نہیں خلاف کیا

مہو سے چار رکعتیں ہی پڑھے
پہلے قعدہ میں اس کے گر بیٹھے

اور مذہب امام مالک کا
بولتے ہیں اسیو افق تھا

اور اصحاب مصطفےٰ سے بھی
چار رکعت نہیں پڑھا ہے کوئی

اسکے ہیں توجیہات ای بھائی
اور مذہب ہے عائشہ کا بھی

ہاں نماز صباح کی سنت
اور پڑھتے تھے وتر بھی حضرت

اور اصحاب کی جماعت ایک
پڑھتے تھے سنتیں سفر میں ایک

اس سے معلوم جانیے یہ ہوا
کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا تھا

اور تہجد سفر میں پیغمبر ص
نہیں کرتے تھے ترک ای دلبر

پشت پر جانور کے نفل نماز
یوں اشارے سے جانو ہی جواز

اور حضرت کبھی سفر میں سنو
جمع کرتے تھے دو نماز کو جو

تحقیق جمع تاخیر سفر مین دو نمازون کو جمع تقدیم کرنے کا اختلاف

اسکی صورت یہی تھی ای خوشحال
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
اور گاہے غروب کے آگے
جب اترتے عشا کیو تیمن جا
اور نکلنے کے آگے شاہ ہدا
جانیے آئے ہین حدیث صحیح
بعضے تعجیل سیر مین ہی صاف
بعضے قائل جواز کے در سیر
سیر مین مصطفے کا تھا معمول
کہے بعضے جواز ہی ای سعید
جمع تقدیم مین روا ای زکی
بوحنیفہ کے پاس پری این
اور عدم جواز کا بھی سبب
پس نے دو وقتو نکے آگے یا پیچھے
کہ یہ عہد خلافت اپنے عمر
اور بولا ثقات سے یہ خبر
کہ ہی قطعی[1] تعین اوقات
قصر افطار ہان سفر مین و لے
کہ کہا مین کبھی نہین دیکھا
دو نمازین مگر بہ مزدلفہ
بسبب حج کے تھا مناسک کا
ہان سکے غزوہ تبوک میں ہی

جب نکلتے سفر وہ پیش زوال
یعنے یکوقت دو نو پڑہتے تھے
کرادا مصطفے روان ہوتے
گرشہ انبیا روان ہوتے
جمع کرتے تھے مغرب اور عشا
وقت آتا نماز مغرب کا
جمع مین دو نماز کے ای فصیح
اسلئے عالمو مین آیا خلاف
نہین حال نزول مین یا خبیر
اور وہ مروی نہین بحال نزول
کہ اگر ہو سفر مین عذر شدید
قول مالک بھی ہی ایسا ہی
مطلقاً جمع ہی جواز نہین
یہی لکھا گیا ہے سن تو اب
ہون نماز ین سنو کیا رسے
اپنے احکام کو لکھا کیسر
ہمکو پہنچی بغیر شبہ و خطر
اور بتواترا سے گرامی ذات
ہوی ثابت ہی نص قران سے
سید الانبیا رسول خدا
جمع فرمائے مغرب اور عشا
وہ سب پہنچے نہین سفر کا تھا
نہین ہر روز ہین کئے وہ بھی

ڈہیل کرتے نماز ظہر مین تب
دو نماز اسطرح جو پڑہتے ہین
اسطرح جمع جو کرین ابہام
رہ مین ہوتا تھا وقت گرای سیر
جمع تاخیر یہ بھی ہے سمجھین
پڑہتے مغرب عشا کے ساتھ ای جان
مطلق آئے حدیث بعض اسنے
بعضے مطلق جواز کے قائل
اور کے بولتے ہین ای دمساز
اور یہ تعجیل سیر ای سالک
جمع تاخیر سیر مین بہ نیاز
اور مشہور مذہب احمد
یعنے ایسا کہ کوی وقت نماز
کہ ہین قطعی نماز کے اوقات
کہ امام محمد اس کی دلیل
دو نماز ایک وقت پر نہ پڑہو
ابن حارث سے ہے گا یہ منقول
پس حدیث احاد ای بھائی
اور صحیحین مین حدیث صحیح
کہ کئے ہون ادا نماز کوئی
اور خبر ہے کہ ظہر و عصر یقین
اور یہ جمع ای تکو انجام
ابی داؤد نے ز ابن عمر

اور اترتے تھے وقت عصر مین جب
جمع تاخیر اسکو کہتے ہین
جمع تقدیم ہیگا اس کا نام
کرتے مغرب کے پڑہنے مین تاخیر
عصر کے وقت جو نکہ ظہر پڑہین
جمع تقدیم یہ بھی ہے پہچان
اور چلنے کے قید سے بعضے
شافعی ہے انہین سے ای عاقل
جمع کرتا سفر مین بھی دو نماز
ہیگا مشہور مذہب مالک
پاس احمد کے ہے روا و جواز
مطلقا ہے جواز اے ارشد
قل ہی جا و سوے نہین ہی جواز
اور تواتر سے پائی ہین اثبات
یہ موطا مین ہی لکھا ہے قلیل
بلکہ اسکو کبیرہ ہے سمجھو
کہ کہا مین سنا ہون از کہول
متعارض نہ ہوسکے اس کی
ابن مسعود سے ہے آئی صریح
کہین دو غیر وقت اسکے کبھی
جمع عرفات مین کئے شہ دین
شاہ دین کا نہین تھا فعل دوام
ہے روایت کیا کہ پیغمبر[2]

[1] کیونکہ حقتعالی ہر نماز کے لئے وقت مقرر کر دیا چنانچہ فرمایا ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً ۱۲

نہ کئے جمع مغرب اور عشا
کوئی سفر میں بھی ایکبار سوا
اور نہ ابن عمر بھی کرتا تھا
جمع ہرگز مگر بہ مزدلفہ
جمع تقدیم کے حدیث مگر
آئے ہیں گے صحاح میں کمتر
پس آئمہ اسی لئے اکثر
نہیں قائل ہیں اسکے ای دلبر
جمع تاخیر کی مگر تاویل
حنفیہ اسلئے کئے ہیں قبل
کرے پہلے نماز میں تاخیر
پس یہانتک کہ پہنچے وقت اخیر
جلدی دسری نماز میں کبھی کی
اول وقت میں پڑھی اُس کے
ابو داؤد نے روایت کی
کہ علی نے سفر میں ایسا ہی
ہوتے بعد غروب ہی راہی
ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی
پڑھتے تھے تب اتر نماز شام
کرتے بعد نماز نوش طعام
اور نماز عشا ادا کرتے
بعد ہوتے تھے وہ رواں آگے
اور کہتے کہ سرور کونینؐ
کرتے ایسا ہی جانیے بے مین
اور ابن عمر بھی ای بھائی
کبھی کرتا سفر میں ایسا ہی
اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل
کرتے ایسا ہی مصطفےٰ بے قیل
بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب
جمع میں احتیاط سے اقرب
اور کہے بعضے شافعی اکمل
کہ یقیں ترک جمع ہے افضل
کہا مکروہ مالک ای دمساز
محض فعل نبیؐ تھا ہر جواز
دو نمازونکے جمع کا یہ بیان
تھا مسافر کیواسطے پہچان
اور مقیم مریض کے بھی لئے
کہے جائز ہے تابعین بعضے
یوں کہا ترمذی ای نیک اخلاق
کہ انھیں سے ہیں احمد و اسحٰق
اور قائل ہیں بعض ای دمساز
کہ ہی بارش کے عذر پر بھی جواز
شافعی اور احمد و اسحٰق
ہیں اونھیں سے آئمہ آفاق
ابن عباس سے ہی یوں مروی
کہ کہا اسنے دو نماز کبھی
کہ بلا عذر کوئی جمع کرے
یعنے یکوقت دو نماز پڑھے
تو کبائر کے جو ہیں دروازے
اسنے آیا ہی انکے یک در سے
جمع کرنا بعرفہ اور سفر
پس ہے جمہور کا عمل اسپر
عید کی اب نماز کا بھی بیان
دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں

عیدین کی نماز کا بیان

عید کے دو نماز کے خاطر
جاتے حضرت تھے شہر سے باہر
اور وہ جگہ نہ مسجد نبوی
فاصلے پر ہزار گز کے تھی
عید کی پس نماز ای اکمل
ہیگی صحرا کے درمیان افضل
باوجود اُس شرف کے ای بھائی
جو تھا حاصل بہ مسجد نبوی
جاتے بیرون شہر آنحضرت
پس بلاشبہ ہی یہی سنت
اکثر امصار میں عرب و عجم
پس اسی پر عمل ہے ای اکرم
یعنے پڑھتے ہیں مسجدوں میں جو
ہی بلاشک خلاف سنت او
مینہ کے عذر سے مگر ای یار
پڑھی مسجد میں ہی نبیؐ اکبار
پس مساجد میں عذر سے پڑھنا
کبھی نا ہو خلاف سنت کا
اور عادت ہے مکے والوں کی
کہ پڑھی مسجد الحرام میں ہی
کیونکہ بیت خدا حرم ہی وہ
سب مکانوں سے محترم ہی وہ
اور یوں ہی مدینہ والے بھی
پڑھتے ہیں سب بہ مسجد نبوی
تا ز قرب حضور پیغمبر
پاوے طاعت قبولیت کا ثمر
پس مساجد دو نو حرم کے بجا
سب ہیں اسلئے ہی مستثنیٰ
اور لکھا ہی شیخ ابن ہمام
کہ ہی سنت یہی ای نیک انجام
کہ جو ہیگا امام یعنے امیر
جاوے صحرا طرف لی خلق کثیر
اور کسیکو خلیفہ ٹھہرائے
ناتوانوں کو تا وہ ہمرہ لے
عید کی اپنے شہر میں ہے نماز
با جماعت ادا کرے بہ نیاز

له تا ہر دو نماز اسکے وقت پر ادا ہو کسی نماز کا وقت ل بجائے ۱۲

کیونکہ بالاتفاق در دو جا
اور پوشاک پہنتے احمل
عزت دین کیلئے سب مین
کہین بردیمانی اسکے تئین
اور عید الفطر مین ای دمساز
نوش فرما طعام بھی پہلے
غسل عیدین و غسل عرفے کا
کہ دو نو عیدین بھی ابن عمر
اس سے ہوتا ہی ظاہر ایھائی
روز عید الضحی مین اذیشان
اور حضرت نماز عید لیئے
ہان مگر کوی عذر ہووے جب
اور مصلا مین پہنچتے ہی نماز
اور سہتے تھے کتنے تکبیرین
یہہ پہلی رکعت مین آگے قراۃ کے
حنیفہ کہتی ہین یہ تکبیرات
کہ درون نماز تکبیرات
اور بعد نماز عید اشہر
اور اسی پر تھا مصطفے کا عمل
کہ مدینہ کا جب وہ تھا حاکم
لیک ہر دو کے جا نو نیت مین
خطبہ ثانیہ مین وہ ناکام
اسلئے وہ شقی بد انداز

شہر مین ہے نماز عید روا
عید کے روز احمد مرسل
پہنتے تھے یہ جمعہ و عیدین
ویسی چادر مین ہو تی ہین
سرور مرسلین قبل نماز
بعد اس کے نماز کو جاتے
گرچہ ہی بات حدیث مین آیا
غسل کرتا تھا ای محکو محضر
کہ صحیح وہ حدیث ہو و یگی
حکم یہ متفق علیہ ہے جان
عیدگہ کو پیادہ جاتے تھے
تو ہی جائز سوار ہوتا تب
کرتے سالار انبیا آغاز
ہی ائمہ کا اختلاف اسمین
جانو تکبیر تین بار کہے
مختلف آئے جبکہ روایات
اور ہر بار بھی اوٹھانا ہات
خطبہ پڑہتی تھی کھڑے ہکر
اور شیخین با صفا کا عمل
کیا تقدیم خطبہ وہ ظالم
ہی بڑا فرق وجہ و علت مین
کرتا تھا سب اہلبیت کرام
گالی جا بیجا
خطبہ پڑہتی لگا ہی قبل نماز

اور محمد کے پاس تین جگہ
حلۂ ذاخر تھا او ای یار
اور کبھی اوڑہتے تھے کبھی چادر
عید کے دن تجمل و تزئین
نوش فرماتے چند دم خرما
اور عید الضحی کے دن
پر کہی ہین ضعیف ہی وہ خبر
اتباع سنن مین صبح و مسا
اور ابن عمر سمجہ ای خبر
اور یہ عید الفطر ہماری ہیں
پس یہی مستحب ہی ای اکمل
اور جنازے کے ساتھ بھی زنہار
بے اذان اور بلا اقامت سے
لیک مختار حنفیہ ای پیر
دسری رکعت مین بعد قرات کے
جس روایت مین ہین وہ کم آئے
جبکہ ہیگا خلاف عادت کا
متفق سب اسی پہ ہین اسعید
کیا تقدیم خطبہ جو ایجاد
لیک کہتی ہین بعض ای ذیشان
کیا تقدیم خطبہ جو مروان
اسلئے لوگ خطبہ نا سن کے
اور خلافتین اپنے ذو النورین

ہی روا اگرچہ مین خلیفہ کیا
پہنے کیا حقیقت چادر اور ازار
سبز یا سرخ تھے خطوط اسپر
ہیئت تو مشروع مستحب ہو یقین
طاق رہتا سمجہ ۔۔۔ انکا
کہتے بعد نماز نوش طعام
ہان موطا مین ایک آئی اثر
جبکہ حاصل تھی اسکو شان علا
جہر کہنا تھا راہ مین تکبیر
کہنا آہستہ ای انکو عنوان
۔۔۔ اکثر ۔۔۔ علما انکا عمل
نہین تھے تھی شاہ دین سوا
پڑہتے دو رکعتین جماعت سے
ہر دو رکعت مین ہینگے چھہ تکبیر
تین تکبیر کہہ رکوع کرے
ہم اسیکو ہین اختیار کیے
پس ہی عمل قلیل ہی اوسکے
کہ ہی خطبہ پس از نماز عید
ہی وہ مروان پر جفا کہہ یاد
پہلے تقدیم یہ کیا عثمان
ہی اسکا سبب لکھی ہین جان
پڑہ نماز اسہی دم نکلجاتے
آگے پڑہتی نماز ہی یہ مین

بعد لوگوں میں آئی جب سستی
فرق دونوں میں کسقدر ہے دیکھ
لیک مروان ہوا ہی جب حاکم
مختلف فیہ امر بھی ہیگا
اسنے منبر بنا کیا ہے میں
نقل ہے بوسعید خدری سے
دیکھا مین خشت اور گل سے بنا
مین نے کرنا منع تب سے کھینچا
جا نئے بوسعید ہو کے خفا
خطبہ خوانی کی اسطرح ابہام فہیم
اس لئے بوسعید اسے کھینچا
جب نہ مانا یہ بات وہ بدکار
وای کچھ سوچتے نہیں بھلا
نہ پھرا وہ مگر اسی کے لئے
اور بھی یہ عید گاہ کی دیوار
کہ بلا شبہ وہ بلندی ہی
اور بعد نماز خطبہ پڑھے
اور در انحال شاہ ذو الاجلال
اور یہ سفر سعادت ای اکرم
یا کوئی اور شئی بلند ہے
پس ہی ہی بلندی اصل اسے
وہ تو بدعت نہیں بلا وسواس
اور منکر قیاس کا آخر

دیرسے نے لاگرای بھائی
تحتایت علیتن مین خصوص ایک
کیا اسپر ہوا ثبت ظالم
کہ کیا کس نے پہلے اسکو بنا
کہے بعضے بوقت ذو النورین
عید کے روز ساتھ مروان کے
اسکو ابن الصلت بنایا تھا
وہ نمان اسپہ چڑھکے پڑھنے لگا
تب معلا کی [illegible] سے جو پھرا
کر [illegible]
تا کرے [illegible]
آپ ہی پھر گیا [illegible]
کہ سب کو [illegible] پڑا ہوگا
تا نہ وہ سب اہل بیت سنے
نہیں اسوقت تھی نبی کی بار
جا تو قائم مقام منبر تھی
جبکہ فارغ ہوے نبی خطبہ سے
تکیہ فرمائے تھے بدست بلال
اسکا ماتن نے یون کیا ہی رقم
کہ ہو قائم مقام منبر کے
اور منبر کی پس ہی ہی نظیر
کریں فقہا سجا اسی پہ قیاس
ہی سمجھ شرط دین کا منکر

اسلئے آگے خطبہ پڑھنے لگے
وہ بھی عثمان سے سنیں نادر
اور بعضے شریف پیغمبر
کہے بعضے معاویہ کے زمان
کثیر نے ابن الصلت کیا ہی بنا
مین بھی جب عیدگاہ مین آیا
اور مروان نماز کے آگے
اور بنا بھی پھرا وہان سے تب
وجہ اسکا سمجھ یہی ہے بڑا
دوسرا یہ سبب ہے اسکے اشد
تا کہ فارغ نماز سے ہوکے
زعم کرتے مین بعضی اہل زمان
وہ جو کہتا تھا اہل بیت کو بد
اور اگرچہ بوقت پیغمبر
لیک ثابت ہے یہ کہ وہ سرور
ہی بخاری مین یہ خبر ای سعید
اترے اور لی بیان طرف انہی
اس سے ظاہر ہوا کہ خیر بشر
اترے خطبہ جو پڑھکے شاہ جہان
اور آیا ہی در حدیث دگر
اور جس چیز کی نظیر یقین
مجتہد کا قیاس تو وای اسین
یونہی لکھا مفتی احناف

تا وہی لوگونکو سب نماز سے
ایک دو بار ہی ہوا ظاہر
عید گہ مین بنا نہ تھا منبر
جب امیر مدینہ تھا مروان
اسکا گھر پاس عید گاہ کے تھا
ایک منبر بنا ہوا دیکھا
چاہا ہے اسپہ چڑھکے خطبہ پڑھے
ہی بہ سفر السعادت اندر سب
کہ مخالف وہ ہوکے سنت کا
کہ وہ کہتا ہی اہلبیت کو بد
آپ خطبہ سنے چلا جائے
پھر امنبر نے ہی سبب سے ہاں
کیا ہی منبر کا وجہ اس سے اشد
نہ بنا عید گہ مین تھا منبر
خطبہ پڑھتے کوئی بلندی پر
پہلے حضرت پڑھے نماز عید
اور انھیں وعظ و پند فرمائے
پڑھی خطبہ کسی بلندی پر
سو وہ ٹیلا تھا یا بلند مکان
کہ پڑھی خطبہ اپنے اشتر پر
ہو یہ تصریح سرور دین
اصل رابع ہے از اصول دین
ایک مکتوب مین مجدد صاحب

[1] اتنا بھی کہ پہرے بھی ہوتا ہے چونچہ بخاری مین نزول نبی اسکا آیا ہی ۱۲

[2] یعنے امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی ۱۲

غرض اکثر اکابر فقہا
کر نظر اس نظیر پر ہی بجا

کہ فتاوی میں اپنے قاضی خان
دیکھ اسطرح سے کیا ہی بیان

نہیں مکروہ ہے کہے بعضے
تا نہ یہ احتیاج پیش آوے

بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں ہان
یہ لکھا اختلاف قاضی خان

کہ صحیح ہے یہی ای فرخ پے لئے
منبر عید گہ نہ مکروہ ہے

یہاں لکھتا ہی یوں بطحاوی کا
لفظ یہ ہی امام سے مروی

کہا ابو قتین ہمارے پن
منبر عید گاہ ہے احسن

پس یہ سندوں سے اب ثبوت ہوا
کہ ہے منبر بعید گاہ روا

یہی اسناد اسمین ہیں مذکور
جب ہو مطبوع وہ ہوا مشہور

بلکہ فتوے اپر وہ جرح کئے
قول فقہا نہیں قبول کئے

جبکہ وے تابع امام نہیں
ساتھ انکے ہمیں کلام نہیں

عیدگاہ کے جواز منبر پر
آئے ہیں دیکھ ای انکو محضر

کہ مشایخ ہیں اختلاف کئے
باب میں عیدگہ کے منبر کے

عید کے روز شہر سے منبر
عیدگہ میں رکھے اٹھا لاکر

اور فتاوی جو ہیگا عالمگیر
اسمین اسطرحسے کیا تحریر

ہی غرایب میں یونہی ہو سوا اس
در مختار میں لکھا لا باس

ایک علامہ اشہر و فاخر
جسکو کہتے ہیں زادہ خواہر

اور بولا یہ لفظ ای بھائی
آوی بیشک مباح پر بھی کبھی

اندرین باب ایک استفتا
آیا تھا اسکا میں جواب لکھا

منبر عید گاہ کے مانع
نہ ان اسناد کے ہوئے تابع

خاص وہ قول بوحنیفہ کا
جو ہی اسکا بھی ہیں کئے پروا

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

اب بیان عیادت بیمار
اور بیان جنازہ سن اے یار

عیادت بیمار اور نماز جنازہ کا بیان

از برای عیادت ای فیروز
نہ معین نبی کو تھا کوئی روز

پس کسی روز کی خصوصیت
کرنی تا کرنی ہے یقین بدعت

اور احسان حق میں میت کے
کرتے تھے جانو ایسی چیزونسے

اور اقارب کے ساتھ میت کے
لطف کے رہ سے تعزیت کرتے

اور تجہیز میت اور تکفین
کرتے تھے لطف سے وہ سرور دین

بعد ازان اسکی مغفرت چہتے
بعد اس کی مزار تک جاتے

کہ ثبات اسکو از رہ احسان
دیوے مولا یہ کلمۂ ایمان

اور اسے قبر بیچ راحت دے
رحمت و مغفرت نصیب کرے

اور اصحاب کا عمل بھی ہان
اندرین آیا مختلف تھا پچھان

کرتی جو پڑہے نماز اخیر
اسمین بولے ہیں چار ہی تکبیر

ابن عباس نے روایت کی
جبکہ آدم صفی نے رحلت کی

وہ عیادت کو جاتے سب اوقات
خواہ وہ دن ہو یا کہ ہووے رات

آنکہ کے درد پر بھی پیغمبر
جاتے بہر عیادت اے دلبر

کہ اسے قبر اور قیامت میں
فائدہ دیوین فائدہ بخشین

اور کرتے تفقد احوال
اور اطعام ای انکو افعال

اور جنازے پہ اسکے پڑہتے نماز
مع اصحاب اپنے اے دمساز

قبر کے پاس پھر کھڑا رہ کے
اسکے حق میں دعا یہ کرتے تھے

اور منکر نکیر کا بھی جواب
دیوے وہ قبر میں بوجہ صواب

اور نماز جنازہ بیچ عیان
چار تکبیر بولتے تھے جان

چار تکبیر کے جو ہیں قائل
اسطرح بولتے ہیں اے عاقل

ایسا اکثر حدیث آئے ہیں
پس کئے اختیار اسکے تئیں

آتا ایک پڑہی جو اپنے نماز
چار تکبیر ہی کہے یہ نماز

اور بولے کہ اے نبی آدم
اور کہہ دو سلام ای باہر
اور کہتے تھے یک سلام کبھی
اور وہ شاہ دین بہ ہر تکبیر
یہی مذہب ہی ہر دو امجد کا
ایک تو رفع ہے بہ ہر تکبیر
یہی تسری روایت والا
اور درین باب مختلف اخبار
بعد تکبیر اول ای ذیشان
اور طحاوی کہا کہ بعض اصحاب
کہا تھی ثنا کی نیت سے
مسلم و ترمذی نسائی نے
اور یہ دل مین آرزو مین کیا
یک شب و روز کے ہین بعد پڑہے
اور بعضون نے اسطرح لکھا
اور جنازے کے ساتہ وہ سالار
ہم جنازے کے ساتہ تھے یکبار
کہ خدا کے فرشتگان کبار
لائے مرکب بہ نزد آن سالار
تہ جنازہ اتار نے جب تک
مستحب پاس بوحنیفہ کے
اور بولا ہی توری ذیشان
اسطرح بولتے ہین ای اکمل

یہ تمھاری ہے سنت اکرم
آتے حضرت نماز سے باہر
اور یہی فعل تھا علی کا بھی
کرتے رفع یدین بھی ای پیر
شافعی اور امام احمد کا
دوسری عدم رفع مین آئے ہیر
ہیگا مذہب امام اعظم کا
جو ہین وارد صحیح ای ہشیار
قرأت فاتحہ بھی آئی جان
فاتحہ جو پڑہی بہ نیک نصاب
حنفیہ پاس بھی روا ہووے
لائے ہین عوف ابن مالک سے
کاش ہوتا جنازہ وہ میرا
اور یکبار بعد ۳ دن کے
کہ خصیصہ ہے یہ پیمبر[۲] کا
کبھی ہوتے تھے سوار ای یار
دیکھا بعضون کو شاہ دین نے سوار
اب پیادہ ہون لو رتم اسوار
لیک حضرت ہوتے اپسے سوار
سرور دین نہ بیٹھتے تب تک
ہی جنازے کے سب رہین پیچھے
مستحب ہین دو نو برابر جان
جانا پیش جنازہ ہی افضل

لایا حاکم اسے بہ مستدرک
یہی مذہب امام اعظم کا
ہے یہ مذہب امام احمد کا
عمر فاروق اور ابن عمر
اور مالک سے آئی نکو آئین
تیسری رفع کرنا پہلے بار
بوحنیفہ کی جان لیجے دلیل
یہ سبب ہے کہ فعل حضرت کا
پر صحابہ مین اور آئمہ مین
وجہ قرأت یہ وہ نہ پڑہتا تھا
اور جنازہ کے مشتہر ہین دعا
کہ جنازے پہ یک رسول خدا
فوت ہوتی نماز گر گاہے
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑہے
کہے بعضے نہ گر پڑہی ہون نماز
ابوداؤد و ترمذی ای جان
کیا ارشاد اس طرح اون کو
اور یہ بات آئی ہی سمجھین
دفن ہوتی کو جبکہ کرکے پھرے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے
ہی اسی پر امام اوزاعی
مالک و شافعی دونو امجد
کیونکہ شفعا ہین قوم میت کے

حلیہ مین بونعیم بھی بیشک
اور یہی شافعی اکرم کا
اور یہی مالک ممجد کا
ابن عباس و زید پاک سیر
جانو اسمین روایتین ہین تین
اور باقی مین عدم رفع ای یار
ترمذی کی حدیث ہی بقیل
کبھی ایسا تھا اور کبھی ویسا
مختلف فیہ یہ بات ہی سمجھین
بلکہ تھا از رہ دعاوثنا
یہ دعا[۱] بھی پڑہی ہین خیر دنا
جب پڑہی یہ دعا مین یاد کیا
تو نبی[ص] اس کی قبر پر پڑہتے
علما اس مین اختلاف کیے
تب ہی پڑہنا زبعد دفن جوان
یون روایت کئی ہین از ثوبان
کیا نہ رکھتے ہو شرم ای لوگو
ابوداؤد کی روایت مین
ہان وہ مرکب پہ تب سوار ہوے
جانو چلنے مین اختلاف کیے
ہی تفکر کو دخل اسمین ہی
اور تیسرا امام دین احمد
لیس مقرر شفیع آگے رہے

[۱] اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار

ترمذی کی حدیث آئی سنو
کہ ابوبکر اور عمر ہر دو

اور منقول ہے یہ حیدر سے
کہ جنازے کے پیچھے وہ رہتے

اور پیادہ ہے جانیو مختار
آگے پیچھے ہو یا نہین دلدار

ہاں جنازے پہ نجاشی کے
غائبانہ نبیؐ نماز پڑھے

تب نماز جنازہ اسپہ نبیؐ
غائبانہ پڑھے تبوک مین ہی

طی کرون آپکے لئے مین زمین
پڑھین اسپر نماز آپ یقین

درمیان کے اٹھا دئے پردے
اور پیش نظر جنازہ کئے

اور حضرت کے سامنے رکھے
شاہ دین اسپہ تب نماز پڑھے

پوچھے جبریل سے رسول خدا
پایا وہ کس عمل سے یہ درجہ

اور پڑھتا تھا وہ مدام اسے
آتے اور جاتے بیٹھتے اٹھتے

احمد و شافعی کے پاس اے شاہ
مطلقاً سنت آئی غائب پر

اور نجاشی کے وہ جنازے پر
جو پڑھی ہین نماز پیغمبرؐ

یا ہوا درمیان سے رفع حجاب
یا جنازہ ہی لا رکھی شتاب

قوم تا دیکھے اور دیکھے امام
تو ہی جائز نماز غیر کلام

جب ہوئے ہین شہید وہ سرور
ور مدینہ پڑھے نماز اپر

سنگ اور گچ سے اور اینٹون سے
نہ کسی کی مزار بنواتے

بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے
اور سکو توڑ کے پست کرواتے

کہ کوئی قبر دیکھے گر اونچی
پست کرے اسے نہ چھوڑ کبھی

حکم ہے قبر اسقدر ہو فراز
کہ رہے وہ زمین سے ممتاز

اور قبرونپہ تکیہ کرنے سے
سرور دین منع فرماتے

اسکو فرمائے سید کونین
کہ تو کھینچ اپنے پاؤن سے نعلین

آپ ہاشمی رسول اسپہ کھڑے
اور سنگریزے اسپہ چُن دیتے

اور فرمائے منع سید ناس
کہ لگاوین چراغ قبر کے پاس

رہتے پیش جنازہ ای یوسفی
ہی انس اس حدیث کا راوی

اور ہی دوسری حدیث ای یار
کہ رہین پیچھے جو کہ ہین اسوار

اور نماز جنازہ آن بسرور
نہین پڑھتے ہر ایک غائب پر

اور مدینہ مین معویہ لیثی
جب کیا انتقال اے بھائی

کہا حضرت سے جبرئیل نے آ
دوست رکھتے ہو آپ اسکو کیا

کہے ہاں جبرئیل مارے پر
گر گئے درمیان کے کوہ و شجر

اور پڑھا آپ نے دوسری یہ سیر
کہ اٹھا کر لے آئے اسکا سریر

اور کہا تھے وہ صف اشرف
کہ تھے ستر ہزار وہ ہر صف

کہے وہ سورۂ قل ہو اللہ کا
دوست رکھتا تھا دو رکھتا تھا

اور غائب پہ جو نماز پڑھین
آیا فقہا کا اختلاف اسمین

بو حنیفہ و مالک ذیشان
منع کرتے ہین مطلقاً ایسا

یہ کہتے ہین جنازہ اسکا تب
ہوا مکشوف پر پیمبر رب

دیکھتے تھے اسے وہ خیر بشر
اور نہ آتا تھا دوسرونکو نظر

اور موتہ کے جنگ مین اے یار
زید و عبد اللہ جعفر طیار

اور کسی قبر کو نبیؐ گاہے
نہین ہرگز بلند کرواتے

نہ بناتے عمارت اسکے اپر
ہے یہ مکروہ بدعت ای دلبر

اسطرح مرتضی علی بولے
کہ نبیؐ حکم کر مجھے بھیجے

اور تصویر گر کہین دیکھے
اسکو مت چھوڑ تو مٹا ہی دے

تا نہ انجان ہو کوئی کھندنے
اور کوئی نہ قبر پر بیٹھے

دیکھے یک شخص کو بگورستان
آیا نعلین مین کر ای جان

اور کئے نقل جبکہ ابراہیم
پسر حضرت رسول کریم

اور عثمان ابن مظعون کے
قبر پر پتھر اک بڑا ہین رکھے

اور لگانا چراغ قبر کے پاس
منع ہے شرع مین بلا وسواس

سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر کسی شہر مین کوئی مرا اسپر نماز نہین پڑھی دوسرے شہر مین اسکو لاوین تو اسپر نماز پڑھین اگر نماز پڑھی ہے تو فرض ساقط ہوا پھر دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہین اور بعضی کہتے ہین کہ جس روز موا ہو اسی روز پڑھیا نہ دیگر ایام مین طحطاوی بر مراقی

[illegible] نماز جنازہ [illegible]

ہان مگر اچھی نہین [illegible] تب | زندگی کو تئین روا ہی جب
اور یہی یہ بھی عادت نبوی | کہ زیارت کو جاتے قبر کی
اور فرمائے سرور کونین | جمعہ کے دن زیارت [illegible]
اور لکھا جاوے گا انکو عفو آن | والدین [illegible] بخشان
اور فرمائے ہیں اگر [illegible] قبرستان | تم جو دیکھو تو یہ پڑھو اس آن

اور مکروہ نماز ہے ای زکی | قبر کے آگے مقبرے مین بھی
اور کرتے دعا و استغفار | یعنے پہنچتے تھی بخشش انکی ای یار
یا وہ دونون سے ایک کی جو کرے | بخشے جاوے یقین گنہ اسکے
اور صدقہ وہ مغفرت خواہی | انکے خاطر رکھے یہی حکم ہی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

فاتحہ اور معوذتین ای یار | اور الحمد [illegible] پڑھنا [illegible]
اور معمول تب ہین یہ تھا | قبر کے پاس یا کہ دوسری جا
ایک مخصوص تیسرے دن مین | جمع ہو جو تکلفات کرین
سخت بدعت ہے اور منع حرام | ہی مدارحین یون کیا ارقام
بیٹھ اطراف قبر کے جو پڑھین | ہو وہ مکروہ سر بسر سمجھیں
قبر پر قاریون کو بٹھلانا | اور قرآن انسے پڑھوانا

اور پڑھنا بھی آیۃ الکرسی | اور یٰسین اور تبارک بھی
دیکھو ثابت ہوا ہی از اخبار | اور صحیح اسمین آئے ہین آثار
جمع ہون لوگ او پڑھی قرآن | ہان مگر تعزیت ہے سنت جان
اور بغیر وصیت موتے | خرچنا اسمین حق یتیمون کا
اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس | مختلف فیہ ہے ای رمز شناس
اور ہدیہ کی شرح مین ارقام | کیا اسطرح شیخ ابن ہمام
گرچہ ہے اسمین اختلاف ای یار | نہین مکروہ ہی یہی مختار

سنن رواتب کا بیان

راتبہ ہے رتوب سے نکلا | جسمین معنی دوام کا ہیگا
راتبہ ان کو کہتے ہین سمجھو | ظہر کے آگے دو ہین بعد مین دو
اور روایت سے مرتضی کے ہان | چار آگے ہین وہین بعد پچھان
اور ہوا انکے بعد جو اخیار | تابعین کرام سے اے یار
اور مذہب امام اعظم کا | چار ہو بالیقین یہی ہیگا
ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبی | ہین صحیح یہ دونو روایت بھی
یا کبھی دو کبھی چار پڑھے | ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے
اور رسول کریم بعد زوال | پڑھتے تھے چار رکعتین خوشحال
چھپتا ہو نہین کہ نیک یہ اعمال | آسمان کے اپر چڑھے فی الحال
اور اسکو نماز فی زوال | بولتے ہین بجا ای فرخ فال
اور کہتے یہ رکعتین سنے | ہین برابر وے آٹھ رکعت کے

یعنے غیر فرائض اشہر | کرتے حضرت مواظبت جس پر
یوہی ابن عمر سے ہے مروی | اور مذہب شافعی کا یہی
اکثر اہل علم از اصحاب | جسکے عامل سبھی تھے دریاب
قول ابن مبارک و ثوری | اور یہی اسحٰق کا بھی قول یہی
عائشہ یون خبر دئے ای یار | رکعتین جو ہین قبل ظہر کے چار
پڑھتے مسجد مین رکعتین دو گر | اور گھر مین چار وہ سرور
یعنے صدیقہ اور ابن عمر رض | جو گئے تھے نظر دئے وہ خبر
اور یہ ساعت کے درمیان کہتے | کھلتے ہین آسمان کے دروازے
اور کہتے ہین یہ نماز اکثر | گھر مین پڑھتے تھے اپنے پیغمبر
ابن مسعود پڑھتے بعد زوال | آٹھ رکعات ای خجستہ خصال

ف تعزیت کا حد تین روز تک ہی اور [illegible] کے بعد مکروہ [illegible] بعضے سات [illegible] تک بھی جائز [illegible] ہین اور بعضے [illegible] کہ تعزیت میت [illegible] تین روز تک [illegible] اور غائب کو [illegible] روز اور تعزیت ایکبار سے زیادہ [illegible] مکروہ [illegible] روایت کی گئی امام ابو حنیفہ [illegible]

جو پڑھی جاوین رات کے درمیان ۔ وہ تہجد کی ہی نماز پہچان
جانیو وقت خیر و برکت ہی ۔ سمجھو وقت نزول رحمت ہے
ابن عازب کی ہی روایت سے ۔ کہ رسول کریم فرمائے
اور پڑھا مثل اسکے بعد عشا ۔ تو شب قدر مین پڑھا گویا
آپ سے فوت وہ نہوتے کبھی ۔ نہ حضر اور نہ سفر مین بھی
اور حدیث آئی ہی کہ آنحضرت ۔ پڑہتے تھے بعد عصر دو رکعت
اور آیا ہے دو نماز اشہر ۔ ترک کرتے نتھے بسفر و حضر
دو نمازین یہ کبھی چھوڑے ۔ تا کہ وہ اپنے رب سے جا کے ملے
اور یہی کہ وہ دوسرونکو سبھی ۔ دیکھ آئی حدیث ایسی ہی
تھے دو رکعت یقین پڑہا کرتے ۔ ایک سرونکو منع فرماتے
اور از بعد ظہر ای ذیشان ۔ چار رکعت بھی آئے ہین پہچان
یا نہین آئی ہے حدیث ای امین ۔ ظہر کے آگے اور بعد یقین
اور یہی مروی علی سے آنحضرت ۔ پڑہتے تھے پیش عصر دو رکعت
فصل ان مین سلام سے کرتے ۔ دو دو دوگانے جدا جدا پڑہتے
اور روایت کیا ہے ابن عمر ۔ کہ یہ فرمائے شافع محشر
احمد و ترمذی ابو داود ۔ کئے اس کی روایت ای مسعود
یعنے ہی اختیار ای ہشیار ۔ کہ دو رکعت ادا کرین یا چار
اور مغرب کے بعد دو رکعت ۔ پڑہتے تھے راتبہ سدا حضرت
سورہ کافرون اور اخلاص ۔ پڑہتے اکثر یہ دو نماز مین خاص
یعنے قرات بہت پڑہی ہین نبی ۔ ترمذی اس خبر کا ہی راوی
اور عشا کے بھی راتبہ ایمان ۔ فرض کے بعد ہین دو رکعت جان
پڑہی مثل رکعتین و یا کہ چار ۔ اور دو رکعت بھی آئے ہین ای یار
اہل حرمین بھی نہین پڑہتے ۔ حنفیہ مستحب لکھے ہین اُسے

یعنے وقت زوال یہ در روز ۔ شب مین وقت تہجد ای فیروز
لایا ابن ہمام فتح پیئے ۔ ابن منصور کے سنن سے ہے
چار رکعت جو قبل ظہر پڑہا ۔ پڑہا شب مین تہجد اوگویا
اور ہمیشہ وہ شافع امت ۔ ظہر کے بعد پڑہتے دو رکعت
فوت یکبار ہو گئی تھین وے ۔ تو قضا اسکی بعد عصر کئے
کئے یان تک مداومت او میر ۔ کئے ہین وہ اس جہان سے گزر
وہ دو رکعت ہین آگے صحیح جان ۔ اور دو رکعت ز بعد عصر پہچان
عصر کے بعد وہ دو رکعت ہان ۔ ہین مخصوص سے مصطفےٰ کے جان
ابو داود نے روایت کی ۔ عصر کے بعد وہ خدا کے نبی
جو نکہ رکھتے تھے آپ صوم وصال ۔ کرتے اور رونکو منع ای خوشحال
جو ہی مسند امام احمد کی ۔ اور سنن نسائی ترمذی کی بھی
چار رکعت پڑہے جو نیک انجام ۔ اس کو دوزخ پہ حق کریگا حرام
اور روایت انہین سے ہی ای یار ۔ رکعتین پڑہتے پیش عصر چہار
ہین یہ ہر دو روایتین ای نیک ۔ ابو داود و ترمذی مین ہی یک
اسپہ رحمت خدای پاک کرے ۔ چار رکعت جو قبل عصر پڑہے
آیا جب اختلاف ان مین امیر ۔ مذہب حنفیہ مین ہے تخییر
تا کہ ہر دو حدیث پر ہو عمل ۔ لیک ہمیشہ چار ہے افضل
فجر کے آگے بعد مغرب کے ۔ دو دو رکعت جو پڑہتے تھے
ابن مسعود نے کہا ای یار ۔ کہ نہ سکتا ہون مین ان کا شمار
ابن عباس سے ہی یہ منقول ۔ کبھی قرات کئے ہین ان مین طول
حضرت عائشہ سے ہے وہ بھی ۔ پڑہ عشا آتے جبکہ گھر مین نبی
چار رکعت پڑہتے پیش عشا ۔ نہ احادیث مین نظر آیا
اور سنت پہ صبح کے اشہر ۔ کرتے اتنی محافظت سرور

ف سفر السعادت مین لائے ہین کہ حضرت تمام رواتب اور سنن گھر مین ادا کرتے تھے اور اسکی ترغیب دیتے اور فرماتے کہ نماز مرد کی فرض کے بعد محبوب تر وہ نماز ہے جو گھر مین پڑھے علی الخصوص مغرب کی سنت دو رکعت کہ حضرت گھر مین ہی پڑھتے تھے اور حضرت تاکید اکید فرماتے کے سبب یہ دو رکعت بعض علما کے نزدیک مسجد مین جائز نہین بسبب مخالفت ہونے سنت کے اور امام مروزی نے کہا کہ وہ عاصی ہوتا ہے کیونکہ حدیث مین اسکا امر آیا ہے کہ ادا کرو انہی بیوتکم اور اکثر علما کہتے ہین کہ مسجد مین جائز ہے مگر ترک اولی اور حدیث مین جو امر آیا ہے وہ امر استحباب کا ہے یہ مذہب کا ہے اور دو رکعت ادا کرنے کے لئے جلد اٹھو اور فرماتے ہین کہ تا کہ اسکو طول انکا استلزام کرے ہین اور فرماتے ہین کہ جو شخص مغرب کے بعد بات کرنے سے آگے دو رکعت پڑھیگا اسکی نماز اطلاق کی جاتی ہے علیین مین ۱۲

کہ سفر میں بھی اسکو پڑھتے تھے / ترک ہرگز بھی نکرتے تھے
یک روایت ہی ظہر کی سنت / پڑھتے تھے بھی سفر میں دو رکعت
جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت / بعد اسکے ہی نفل دو رکعت
فرض ظہر و عشا کے بعد و ے / چار رکعت بعد سلام نے
اور پچھے رکعتین رسول خدا / بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا
پس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت / ہو وین چھوڑ بہتر ہی بات
کس میں طاقت ہی وہ لکھے سارا / نہ زبان و قلم کو ہے یارا
بسکہ مصروف تھے نماز میں ہی / اور انواع طاعتو نمیں سبھی
پس ہے لازم کہ ان عبادات میں / مومنان ہیری بھی کیرت
اور نمازوں میں و حضور دل / اور خضوع و خشوع سے کامل
پہ محمد و آلہ الاطہار / پہ محمد و صحبہ الاخیار

زکات کا بیان

کہ کرے جو زکات پاک ایمان / اپنے صاحب کے مال کو پہچان
کہ گواہی بھی دیوی در محشر / صاحب مال کے وہ ایمان پر
جبکہ ہجرت سے سال دوسرا / حقتعالی زکات فرض کیا
جیسے روپیا ہو جب دو سو درم / جیسے تولے ہون باون ای اکرم
نقد سکہ ہویا ہے زیور / یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر
دیوے دو سو درم کو پانچ درم / یہ ہے تخمین بلا زیادت و کم
جو زیادہ ہوا ہے ای اکرم / خواہ چالیس ہووے یا ہو کم
ان اماموں کی ہے دلیل یہی / کہ ہیں فرمائے یوں خدا کے نبی
اور مذہب میں بو حنیفہ کے / وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے
کہ ہے مصطفے معاذ کے سات / کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات
دیجئے کسرات پر زکوۃ نہیں / ہیگا چالیس تک معاف یقین

سنت راتبہ سوا ان کے / نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے
اور بعضوں نے یہ کہے بیشان / سنت فجر ہیگی واجب جان
بعضے پڑھتے ہیں جو کہ اہل ماہر / وجہ اس کا نہیں ہوا ظاہر
ہیں یہ دو نفل اور یہ دو سنت / جو ہوتے ہیں چار یہ رکعت
ایک روایت میں ہے وہ باسنت / ایک روایت میں تو ملا سنت
اور عبادات نافلہ ای یار / سرور انبیا کے ہیں بسیار
ہوئی معلوم اس بیان سے یہ بات / کہ وہ سرور کے اکثر اوقات
یہی طاعت بغیر شبہ و خطر / سات طاعات کی ہی سر دفتر
یا الٰہی نماز میں دن رات / صرف کرو ہمارے سب اوقات
مرے قالب سے جان ہی ای خدا / گر کرم سے نماز میں ہی جدا
ہوا آخر بیان نماز / کرتا ہوں ذکر زکوۃ اب آغاز
تزکیہ سے زکوۃ ہے نکلا / اس کا معنی جو تو پاکی کا
اور گواہی کا بھی لئے معنا / لفظ سے تزکیہ کے ای دانا
صدق ایمان کی جہت اسکی نشان / نہیں صحبتی ہی زکوۃ کو جان
مال ہر قسم پر ای نیک نصاب / ہے بشرع جہاں ایک نصاب
بیس مثقال زر کہ جسکے ہیں / ہو وے ہیں ہفت و نیم تولے جان
جب رہا ایک برس کسیکے پاس / فرض ہوگا زکوۃ دے وسواس
اور دو سو درم سے ہو وے زیاد / دیوین اسکا زکوۃ بھی رکھیو یاد
جان مذہب ہی شافعی کا ہی / یہی مذہب ہی صاحبین کا بھی
کہ جو دو سو سے ہو زیاد نصاب / دیوے اسکا زکات کرکے حساب
نہیں واجب زکات اسکا ہی / یہ دلیل انکی ہے آ فرخ پی
یعنے چالیس تک ہی نیک صفات / جو کہ واقع ہوں بیان کسرات

زکات زیور کا بیان

بیس مثقال زر کا دیوے زکات — نیم مثقال بس خلوص کے سات
اور نہ زیور کا بھی زکات ایجان — یقین واجب ہے حنیفہ کے بیان
ابو داؤد اور نسائی بھی — ہین یقین اس حدیث کے راوی
کہتے ہین ہاتھو نمین وہ دختر کے — تب دو کنگن صحیح تھے زر کے
سو کہی انسے تب نبی ای شاہ — اسکو فرمائے تب رسول اللہ
پس وہ کنگن نکال کر اوسدم — ڈالدی پیش سرور عالم
اور روایت کیا ابو داؤد — کہ بھی ام سلمہ ای مسعود
کیا ہے یہ بھی وہ کنز تجھے بیان — ذکر آیا ہے جسکا در قرآن
اور دیا جائیگا زکات اسکا — تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگا
بیہقی نے کہا کہ اصل نہین — اس خبر کو بھی وہ صحیح نہین
اور آثار دوسرے ای میان — بھی معارض پڑے ہین اسکے اجان
کہ ہر سال مومنہ عورات — دیوین سب اپنے زیورونکا زکات
ابن مسعود سے بھی آئی خبر — کہ یقین ہے زکات زیور پر
اور عبد اللہ جو ہے ابن عمر — بی بی سالم کو یون لکھا اشہر
دار قطنی سرآمد فضلا — جانیو تم روایت اس کی کیا
سنت ایسی ہے پس ہوی اجرا — دیتی جاوین زکات زیور کا
اور جواہر کے تئین زکات نہین — ہان مرصع جو زر سے ہو وہی یقین

زکات بہائم کا بیان

یعنے چالیس گر ہین بکرے — ایک بکرا زکات انکا دے
اور دو سو پہ ایک جب ہووین — جانیو تین بکریان دیوین
گائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس — دی زکات انکا کی نبی انیس
اور چالیس جبکہ ہون پورے — دیوین پاڑا جو دو برس کا ہے
اور ہفتاد جبکہ ہون ای نیک — دیوین یکسالہ یا دو سالہ ایک

سیم و زر سکہ اور زیور سے — حصہ چالیسوان زکات یہ دے
نہین واجب ہے شافعی کے یہان — بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جان
ایکدن آئی نزد پیغمبر — اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
اس سے پوچھے ہین شاہ موجودا — کیا تو دیتی ہے بول اسکا زکات
کہ ہے آسان تجھے پناہ خدا — کنگن آتش کے دو بروز جزا
اور بولی یہ ہے برائے خدا — اور برائے رسول شاہ ہدا
کہ مین اوضاع زر کے پہنی تھی — اور کی عرض ای خدا کے نبی
تب رسول خدا نے فرمایا — کہ جو حد نصاب کو پہنچا
اور جابر سے آئی ہے جو خبر — کہ نہین ہے زکات زیور پر
اور تھوڑے ہے جو آئے ہین آثار — وہ بھی موقوف ہین سمجھ ای یار
جیسے حضرت عمر بن الخطاب — اشعری کو لکھے ہین یون دیا
جانیو تم کہ ابن ابی شیبہ — ہے بلا شک روایت اس کی کیا
بالیقین اس خبر کی ای بھائی — عبد رزاق نے روایت کی
کہ تر سے بیٹیون کے زیور کا — بضرورت کرے زکات ادا
اور روایت کیا ہے شیخ عطا — کہ ہی نخعی نے اس طرح بولا
اور اسکے سوا بھی ای یار — ایسے ہی آئے ہین بہت آثار
کر کے انداز اسکے پہنے کا — کرے اسکا ہی پس زکات ادا
اور زکات بہائم ای بھائی — فرض ہے مالکون پہ ایسا ہی
اور جب ہو دین ایکسو اکیس — دین زکات انکا دو غنم ای انیس
چار سو ہو تو چار بکرے دین — یونہی ہر سو مین اک زیادہ کرین
یعنے یکسال کا جو ہے بچھڑا — دیوین پاڑی رہے ویا پاڑا
اور جب ساٹھ پوری ہو جائے — دیوین اک اک برس کے دو پاڑے
اور ہشتاد کو وہ جب پہنچے — دیوین دو دو برس کے دو پاڑے

اور نو دوی جبکہ ہوں یقین / دیوین تب ایک ایک سال کے تین
ایک اک سال کے ہو دو پاڑے / اور دو سال کا بھی ایک ہے
اکیسو بیس جبکہ ہوں بشمار / پاڑی یک یک برس کے دیوین چہار
پاڑا یکسال کا ہی در ہر تیس / اور دو سال کا یہ ہر چالیس
اور کسی پاس پانچ اونٹ ہین / تو زکات اسکا ایک بکری دین
اور پچیس اونٹ جب ہووے / اونٹنی ایک سال کی دیوے
اور چھتیس اونٹ ہووے جب / اونٹنی دو برس کی دیوے تب
اور اکسٹھ وی اونٹ جب ہووین / اونٹنی چار سال کی دیوین
اور نو دو پہ ایک سے ای بار / اکیسو بیس تک ہو جبکہ شمار
پھر اسیطرح جان ای بھائی / دیوے ہر پانچ پیچ اک بکری
اور ہر سی و شش شتر کو ای نیک / اونٹنی دو برس کی دیوے ایک
اونٹنی تین تین سال کی چار / کرین انکا ادا زکوٰۃ ای یار
جسطرح ڈیڑہ سو عدد کے بعد / دینا مذکور ہو چکا ای سعد
اونٹ اور گائی بھینس اور بکرے / جا تو جنگل مین تم اگر وہ چرے
نر و مادہ ملے ہوئے گھوڑے / یونہی صحرا کے درمیان جو چرے
مذہب بو حنیفہ ہیگا یہی / یہ حدیث انکی ہی دلیل قوی
چرنیوالا جو ہووے ہر گھوڑا / ایک دینار دے زکات اسکا
اور جو گھوڑا جہاد کا ہوگا / نہین واجب زکات ہے اسکا
گر تجارت کے ہو تو دیوی زکات / ہوئی ثابت حدیث سے یہ بات
آب باران سے اور چشمہ سے / ہووے غلات اور جو میوے
پانی جو ہاتہ سے دیا جاوے / بیسوان حصہ دیجئے اس سے
اور یہ تھی عادت رسول خدا / شخص کوئی زکات جب لاتا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

اور پورے ہووے اکیسو ہون جب / تین بچھڑے دو زکات دیوے تب
اور جب ایک سو پر دس ہو / ایک سالہ دین ایک و دو سالہ دو
یا کہ دو دو برس کے دیوے تین / پس بطابقہ ہمہ برین آئین
بے کم و بیش کرتے جاوین زیاد / اور یہ تفصیل خوب رکھین یاد
دس کو دو اور پانزدہ کو تین / جس کو چار بکریان ہین یقین
سال دسرا ہوا ہے آغاز / ہیگا چھتیس تک یہی انداز
اور چھیالیس کو وہ جب پہنچین / اونٹنی تین سال کی ایک دین
اور چہتر عدد کو جب پہنچے / دیوین دو دو برس کے دو ناقے
ناقہ تین تین سالہ دو / دیوین اسکا زکات ای خوش خو
پھر اسیطرح سے بہر پچیس / اونٹنی اک برس کی دیوین انیس
ایک سو نود اور شش سے لے / پورے دو سو تلک سمجھ لیجے
بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سے ہی / کرین آغاز دہی ای بھائی
دیکہ یونہی حدیث مین آیا / یہی مذہب ہے بوحنیفہ کا
تو ہی واجب زکوٰۃ انکا یقین / گھر مین باندہی ہوے رہین تو نہین
تو ہی واجب زکوٰۃ انکا ای یار / ایک گھوڑے کو دیوے یک دینار
کہ روایت کیا ہی یون جابر / کہ کہے یون پیمبر فاخر
یا زکات اسکا دس درم دیوے / نقل کی اسکی دارقطنی نے
نین تجارت کے جو خر و خچر / نہین واجب زکات ہے اوپر

عشر کا بیان

حصہ اس سے دیا کرین دسوان / عشر کہتے ہین اسکو ای ذیشان
پہلے یہ دیکے بعد مزدوری / دیوین وہ کاٹنے وغیرہ کی
تو وہین اسکے حق مین کرتے دعا / چونکہ قرآن مین حکم یہ آیا
اور رہتے جو اونٹ صدقے کے / ہاتہ سے اپنے داغ کرتے تھے

اور نہ ہے یہی ہے توری کا
اور فضیلت مین صوم کے ہے خبر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
نیک روزہ مرے لئے ہیگا
ہو وہ چند نیک نام تعدد
اندر تعقب اسکی کیفیت جلا
کہ بلا واسطہ فرشتون کے
واسطے ہی ابیکے ہر حالت
اور بخاری کے درمیان ادا تفصیح
نیں اسیواسطے وہ رب جواد
اور بعضی محققون نے کہا
اس عمل کی اضافت اشرف
تھا سخا جود مصطفےٰ اکثر
ماہ رمضان کے تمام اوقات
شکر مین اسکے آپ بھی ذرات
عرض قرآن اپنے سب کرتے
اپنی تحصیل صحبت مسلما
اور قرآن پاک کی ترتیل
لوح محفوظ سے وہان کامل
اور رمضان کی پہلی شب ہی فہیم
تیرہوین شب مین جانئے انجیل
اور تھی عادت رسول کی تعجیل
اور کرتے تھے سحر مین تاخیر

ٹوٹے غیبت سے بالیقین روزہ
ہین حدیث صحیح آئے بخبر
اور دیتا ہون مین ہی اسکی جزا
ہین جزا اسکی آپ کو ہونگا
لکرانکا جو صوم ہے اتحد
ہو وہی آزی جانتا تم پیر سوا
[illegible]
پھر جو روزہ کی ہی خصوصیت
آئی ہی دیکھو یہ حدیث صحیح
صوم کے باب مین کیا ارشاد
کھانے پینے سے اصل استغنا
حقتعالیٰ کیا ہی اپنے طرف
خاص رمضان مین تھا زیادہ تر
رکھتے معمور جاگنیون رات
کرتے انواع ذکر اور طاعات
یعنے قرآن انہین سناتے تھے
کسب خیرات بھی ہی بس اولے
شہر رمضان مین ہوئی تنزیل
ہوا قرآن یا صحفا نازل
ہوئی نازل صحف براہیم
پائی عیسیٰ مسیح پر تنزیل
کرتے افطار صوم مین تعجیل
اور یہی حکم کرتے سب کو ای میر

بعض روزے ہی صوم مین باہو فساد
ہے بخاری مین یہ صحیح خبر
اور کہے حق کہا عمل جو کرے
ور مین یہ حدیث آئی
مخصوص بر ذاتی واسطے ہیگا
یا کسی کو بغیر شبہ و نظر
اور مولانے وہ جو فرمایا
محض تکریم صوم کے خاطر
کہ مرا بندہ چھوڑ آیا طعام
کہ ہی روزہ مرے لئے ہی بجا
ہی صفت حقکی اسے جب بندہ
الغرض صوم ہی عظیم الشان
اور ذکر تلاوت قرآن
خیر و برکات طرح طرح کے جب
اور ہر شب مین ماہ رمضان کے
ایمن تنبیہ ہی یہ ای فیروز
دوسرا سال جب تھا ہجرت سے
یعنے جو آسمان ہے پہلا
پھر بتدریج حسب حاجت ہان
اور رمضانکی ہی چھٹوین رات
رات جو بیسوین تھی رمضانکی
یعنے جسدم یقین ہو کے خوب
کرتے تھے چند چھوہرے افطار

فضیلت روزۂ رمضان

نیک اسکا ثواب ہو برباد
کہے حضرت کہ یون کہا داور
ابن آدم جو ہے اسی کے لئے
کہ ہر اک نیکی ابن آدم کی
دونگا مین یقین اسکی جزا
ہمین کرتا ہون [illegible] اسپر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
آئی ہے اس طرح یہ ای فاخر
واسطے میرے شہوت اپنی تمام
مین ہی دونگا یقین اسکی جزا
ڈھونڈو اس کی تقریب دگر
خاصکر فرض روزہ رمضان
اعتکاف و نماز بھی ایجان
ان مہینے مین بھیجے لطف سے رب
جبرئیل امین سے ملتے تھے
کہ مبارک جب آوی شب یا روز
حق کیا فرض روزے رمضان کے
بیت عزت ہی ایمن جو کہا
اترا دنیا مین جان سب قرآن
اتری موسیٰ کلیم پر تورات
ہوئی تنزیل پاک قرآن کی
کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب
پاکے گھونٹ آب سے سالار

رمضان [illegible] صحف [illegible] و قرآن [illegible] نزول

وقت افطار کرتے تھے یہ دعا
مستحب ہے دعا وہ وقت بجا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

فحش غیبت سے اور لڑائی سے
روزہ دارونکو منع فرماتے

اور افطار صوم کے درمیان
کرتے دونوں کو بھی مخیر جان

مالک و بو حنیفہ نیک سیر
اور دوسرے ائمہ اکثر

روزہ افضل ہے اسکے حقمیں بجا
ورنہ افطار ہے صحیح اولے

اور حجامت بھی انکو کرواتے
بیٹھے وہ سنگھیاں لگائی تھے

منع مسواک و اکتحال اپر
آئی رمضان میں نہیں صحیح خبر

کرتے رمضان میں گر سفر ای یار
رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار

اور یہی اختلاف اسمیں ای یار
روزہ افضل سفر میں یا افطار

بولتے ہیں کہ جسکو طاقت ہو
نہ مشقت ہو اور نہ مضرت ہو

اور رمضان میں وہ شہ لولاک
انکو کرتے تھے جانیو مسواک

ناک اور منہ میں پانی جب دیتے
نہیں اس میں مبالغہ کرتے

بو حنیفہ کے پاس ای مسلمان
انکو رمضان میں وہ ہیگا جوان

صیام نافلہ کا بیان

اور رسول اللہ نافلہ روزے
پے بہ پے اسقدر رکھا کرتے

اور پیالی کبھی وہ سرور دین
کرتے افطار اسقدر ای امین

پر کوی ماہ نفل روزے سے
نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے

اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید
صوم ایام بیض پر ای سعید

روز دوشنبہ اور پنجشنبہ
اور رکھتے تھے صوم عاشورہ

لیک پھر تا بسال آیندہ
نہیں وہ شاہ دین رہے زندہ

نہیں ایام اس سے کوی افضل
کہ ہو افضل انمین نیک عمل

ماہ شوال میں بھی چھو روزے
سرور انبیا رکھا کرتے

ایک رمضان میں جیکہ فوت ہوا
ماہ شوال میں کیے ہیں قضا

اور کیے اعتکاف ای فاخر
یارسیوم لعشرہ آخر

آخر عمر تک بھی وہ سرور
کیے بیشک مواظبت اسپر

کبھی رکھتے سر ریز بھی لاکر
اور بچھاتے تھے فرش بھی اسپر

اور یکبار ہر برس قرآن
شہ سناتے تھے جبرئیل کو جان

یون صحابہ گمان کرتے ای یار
کہ نہ حضرت کرینگے پھر افطار

کہ صحابہ گمان کرتے تھے
نہیں حضرت رکھینگے پھر روزے

پس ہے سنت کہ ہر مہینے مین
روزہ رکھیں ہی خالی نا چھوڑین

اہتمام ان کا اسقدر کرتے
کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھے

اور کہے زندہ گر رہونگا مین
روزہ نوین کا بھی رکھونگا مین

پہلے عشرہ میں ماہ ذوالحج کے
روزہ رکھتے تھے اور فرماتے

روزہ عرفے کا رکھتے وہ سالا
حج میں ہتے تو کرتے تھے افطار

اور حضرت ہر ایک رمضان
کرتے مسجد میں اعتکاف بیان

کیے یکبار پہلے عشرے مین
دوسری بار دوسرے عشرے مین

اور معلوم یہ ہوا ای جب
اسی عشرہ میں ہیگی قدر کی شب

اور حضرت کے اعتکاف لیے
جا تو مسجد میں خیمہ دیتے تھے

رہتے ہر سال معتکف دس روز
آخر سال بست دن فیروز

آخر سال میں اگر اے یار
وہ سنائے ہیں جانیے دوبار

روزہ ایام بیض

روزہ عرفہ

ستہ شوال

اعتکاف

نماز تراویح کا بیان

گرچہ بعضوں نے مستحب ہی کہا
پر ہدایہ میں اسطرح ہے لکھا

اور نماز تراویح ای ذیشان
ہی یقین سنت مؤکدہ جان

کہ صحیح ہے یہی ای [illegible] پیلے
وہ یقین سنت مؤکدہ ہی

کہ روایت کیا ہی لوہی حسن
کئے اسپر مواظبت یہ ضرور
پڑہی مسجد مین یہ نماز بکرات
جمع آئی ہین تیسری شب ہی
پر نہ آیا مین اسلئے ہی یقین
ماہ رمضان مین ایکشب جا کے
کہے ان سب کو ایک قاری پر
اور جب آکے دیکھی دوسری رات
اسکے راوی ہین سب ثقہ والے
کہے حضرت کہ آپ پر لازم
پس خلیفو نسے جو کہ ثابت ہو
ہی صحیحین مین یہ اینک خصال
کہی اس ماہ دوسرے ماہ مین بھی
کہ تھی رمضان مین رسول خدا

بو حنیفہ سے ویکہ ای ہمن
فعل انکا ہی سنت مشہور
مصطفےٰ لوگ بھی تھی آپکے سات
پر نہ تشریف لیگئے مین نبیؐ
کہ نہو جاوے فرض تم پہ کہین
مسجد با صفا مین جب دیکھے
گر کرون جمع مین تو ہے بہتر
کوئی پڑہتی ہین سب اور بعض کے سات
اور کہا ترمذی صحیح اسے
کرو سنت کو میرے تم دائم
ہی بلا اشتباہ سنت او
کیا بوسلمہ عائشہ سے سوال
پڑہتی با وتر گیارہ رکعت ہی
بیس رکعات پڑہتے وتر سوا

اور اسکی ہی دلیل لکھا
اور صحیحین بیچ ای بھائی
اور پڑہے دوسری رات آئی جاکے
اور صحابہ سے صبح کو یہ کہے
اور ہی فتح القدیر مین ای پسر
بعضے پڑہتے تھے منفرد یہ نماز
پس آئے ابن کعب بولے
خوش ہوے انکو دیکھکر دلیا
بعد اسکے کیا ہی ابن ہمام
اور خلیفونکی میرے سنت کو
اور تراویح کے رکعتو نمین بھی
کہ نبی دیتا اسی رمضان
اور طبرانی بیہقی بغوی
گفتگو اس حدیث مین ہی رہے

کہ پیمبر کے جو ہوے خلفا
یہ حدیث عائشہ سے ہے آئی
تو بہت لوگ سات آپکے تھے
کہ مین جانا ہون جو تم مین کئے
کہ خلافت کیے بیچ اپنے عمرؓ
بعض دس شخص ساتھ ای مسلمان
سات نے انکو سب نماز پڑہے
نعمت البدعۃ کہے ہذا
اسی فتح القدیر مین ارقام
لازم اپنے اوپر ہمیشہ کرو
آیا ہی اختلاف ای بھائی
پڑہتے کیسی نماز کیجے بیان
ابن عباس سے ہین یون روی
بعضے اسکے تئین ضعیف کہے

حدیث علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین
اس حدیث کا اصل راوی ابن ابی شیبہ ہے ۱۲
بلکہ خود حضرت علیؓ نے بیس رکعت کی امامت کی ہے ۱۲
امام مالک جنکی ہر حدیث مرسل و منقطع کو متصل کرچکے ہین ۱۲

ف مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنے فتوے مین و دیگر محققین علم حدیث وفقہ نے تحقیق کی ہے بی بی عائشہ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباس کی حدیث بیس رکعت معارض نہین ہوسکتی کیونکہ بی بی نے شبکی نماز وتر سے یعنے صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع مین صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہین یس حضرت کی جو نماز شب کے رمضان وغیر رمضان مین برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے اور ابن عباس تراویح سے خبر دیتے ہین جسکو عرف شرع مین قیام رمضان کہتے ہین اور یہ وہ اور یس ہر دو روایت مین تعارض نہین فافہم۔ اور ابن عباس کی حدیث کا راوی ابن ابی شیبہ ہے جسے بعض محدثین نے جو ضعیف کہا اسکا ضعف ایسا نہین کہ اسکی روایت مطروح ہو وبس۔ الحاصل علے الاختلاف حضرت کی سنت سے اور باتفاق خلفای راشدین وصحابہ کی سنت سے بیس رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی اگر برابر بیس رکعت پڑہین حضرت کی اور خلفا وصحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہین جو ہر دو سنت ادا کرنے کا ہمکو حدیث مین حکم آیا ہے ۱۲ منہ

کہا ابن ہمام اے بھائی
کہ بعہد عمر بن الخطاب

بیس رکعت عمر سے ہین مروی
پڑہتے تئیس رکعتین اصحاب

اور موطا مین ابن رومان سے
یعنے تھے تین وتر کے ایمان

یہ روایت بھی آئی ہے سنئے
اور تراویح بیس رکعت جان

لایا سائب بن یزید سے یہی | بیہقی نے حدیث ایسی ہی
کہ تو لوگون کو اپنے لیکر ساتھ | پڑہ تراویح بیس اب رکعات
اور ابی ابن کعب عالی شان | شہر طیبہ مین درمہ رمضان
اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ | پڑہا کرتا تھا بیس ہی رکعات
خلفا جسکہ بیس ہی رکعت | پڑہتے تھے ہر وہ بیگمان سنت
بیس سے آٹھ رکعتین سنت | باقی بارہ اہین مستحب رکعت
بعد حضرت کے آپکے خلفا | بیس رکعت ہی جب پڑہے ہین سدا
کہ خلیفون کی چال کو لازم | کرنے مامور ہم ہین از خاتم
چار رکعت کے دو دو گانے پڑہین | بیٹھین مقدار اسکے راحت لین
اور سوا ماہ پاک رمضان کے | نہ پڑہے وتر بھی جماعت سے

کتاب الحج

اور عمرہ کیا جائے معا | ہی زیادہ لغت مین ای دانا
شرع مین اسکو کہتے ہین عمرہ | کہ ہین افعال چند مخصوصہ
یعنے درمیان صفا و مروہ کے | دوڑنا بولتے ہین سعی اُسے
اور ایام حج مقرر ہین | لیک عمرے کے دن مقرر ہین
اور جو مومن ہو بالغ و آزاد | مرد و زن تندرست صاحب زاد
اور سواری و امن راہ ای یار | فرض حج اسپہ عمر مین یکبار
یہ نہین شرط شافعی کے یہان | ہی دلیل اسکی آیۂ قرآن
اور بلا شبہ حنفیہ کی دلیل | یہ حدیث صحیح ہے بتفصیل
اور بھی یون کہے خدا کے نبی | ابن عباس نے روایت کی
جب ہوا ہجرت سے جا نواول سال | حج کیا فرض قادر متعال
اسکو کہتے ہین حجۃ الاسلام | اور حج وداع بھی ای ہمام
لوگ اطراف اور جوانب سے | ہین مدینہ مین جمع آنے لگے

اور کہتا ہے ابن ابو شیبہ | کہ عمر نے کسی کو حکم کیا
اور ایک شخص کہ علی نے بھی | کیا بے شبہ حکم ایسا ہی
بیس ہی رکعتین پڑہا کرتا | تین رکعت بھی وتر پڑہتا تھا
وتر بھی تین رکعتین بخشوع | اور پڑہتا قنوت قبل رکوع
لیک سنت ہو وہ خلیفون کی | آٹھ رکعت ہی سنت نبوی
اس لئے بعض مستحب لکھے | اور سنت اسے لکھے بعضے
پس عمل در بلاد و عرب و عجم | ہی مقرر اسی پہ ای اکرم
لکھے فقہا کہ دس سلام کے ساتھ | پڑہنا سنت ہی بیس ہی رکعات
اور یہ ختم درمہ رمضان | بیس تراویح بیاہی سنت جان
ہوا روزے کا یہ بیان آخر | اب تو حج کے بیان سے ہو ماہر
معنی حج لغت مین قصد ہی جان | قصد کعبہ ہی شرع کے درمیان
کہ ہر حج پر زیادہ ای دلدار | فرض پر جون زیاد نفل نماز
یعنے احرام اور طواف ہی وہ | تیسرا فعل سعی ہے سمجھو
نہین عرفات مین کہڑا رہنا | کہ ہی وہ خاص حج مین ادا نا
بلکہ جب چاہیے تب کر وہ ادا | عمرہ ہے سنت رسول خدا
جانے آنیکا خرچ اسکا ہے | اور نفقہ عیال کا بھی رکھے
اور یہی شرط زنپہ ای اکرم | ساتھ ہو اسکا مرد یا محرم
مطلق حکم حج کا ہے آیا | ذکر نہین اسمین مرد و عورت کا
کہ نہ زن حج کے واسطے جاوے | پر کوی محرم اسکے ساتھ رہے
کہ کبھی کوی زن سفر نہ کرے | لیک ہمراہ اپنے محرم کے
فرض ہونیکے بعد حج ای یار | حج کئے شاہ انبیا یکبار
شاہ دین جبکہ حج کا عزم کئے | اور اعلام اسکا کروائے
ہی بقول صحیح انکا شمار | یک لک و بیست و چہار ہزار

جیسے فتح القدیر مین آیا ہے ۱۲ منہ

جیسے فتح القدیر مین لکھا ہے ۱۲ منہ

اور ابوہریرہ کی روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خدا پر اور آخرت پر ایمان لائی ہو بغیر محرم کے ایک شب بھی سفر نہ کرے اور دوسری حدیث مین آیا کہ تین میل کا سفر بغیر محرم کے نکرے ۱۲ منہ

حضرت حج وداع والے سال ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب کے ساتھ تھے ۱۲

جسطرف ہو جہان ملک کہ نظر
غسل کر شاہِ دین شانہ کئے
اور مدینہ مین ظہر پڑھ نکلے
ناقۂ خاص پر سوار ہوے
تلبیہ کرتے کر بلند آواز
یونہی پر لیسے آکہے جبرئیل
اور دخول جنان بھی چاہتے تھے
نہ تو شقدف تھا اور نہ محمل تھا
ہود و صالح یہ ہر دو پیغمبر
اور پشمین عبا ازاران کے
جبکہ پہنچے یہ وادئی ارزق
اسی وادی سے ہین روان نہان
گویا موسیٰ کو دیکھتا ہون مین
کہ یہ پیغمبران جلیل الذات
گویا مین دیکھتا ہون جو کہ کہے
کہے بعضے کہ انبیائی کرام
کہے بعضے ہین زندہ قبر و مین
جو نکہ اسرا کی شب مین ہی نبی
کیا یہ بیداری کیا بعالم خواب
حضرت عایشہ کو تب ایجان
کہے سب دختران آدم پر
بعد کے کے جب قریب ہوے
جبکہ باب السلام پر پہنچے

نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر
موئے اطہر کو روغن اپنے ملے
ذوالحلیفہ مین آکے جب پہنچے
جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے
سنتے تھے سب صحابہ نیک انداز
کہ کرین حکم یہ تحسین بعضیل
اور پناہ مانگتے تھے دوزخ سے
اور نہ ہودج تھا اور نہ تھا محفہ
اسی وادی مین جبکہ کرتے گزر
اور چادر گلیم کے رہتے
تب کہے وہ پیمبر برحق
تلبیہ بولتے ہین با آواز
کہ یہ وادی سے وہ اترتے ہین
حج کو آتے تھے جو بحین حیات
ہی وہ علم و یقین کامل سے
جبکہ زندہ قبور مین ہین تمام
اور جنت مین انکی ہین روحین
دیکھے موسیٰ کو قبر مین انکی
ایسی بے شبہ دیدہ ہو دریاب
وہان ظاہر ہوا ہی عذر زنان
حق رکھا ہی یہ حال درد کمر
سرور انبیا ہین غسل کئے
دیکھے کعبہ دعا یہ پڑھنے لگے

ہی روایت کہ روز شنبہ تھا
پہنے احرام کا لباس شریف
عصر پڑھ قصر باندھے ہین احرام
بعد لپشتہ پہ آئے جب للار
اور کئے حکم یون صحابہ کو
اور بھی بعد تلبیہ کے دعا
تھے سوار اونٹ پر جو شاہِ جہان
جبکہ پہنچے ہو وادی عسفان
سرخ دو اونٹ پر تھی رہتے سوا
تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے
دیکھا موسیٰ کلیم کو مین نے
یہ روایت ہے جا تو مسلم کی
اور کرتے ہین تلبیہ وہ ادا
حال سے انکے وحی حضرت پر
کہے بعضے یہ حال سے بعوا ب
پس اگر حج کیواسطے آدین
متمثل جسد سے پس کر کے
کہ انھون تب نماز پڑھتے تھے
الغرض جب ہان سے آگے چلے
بی بی رونے لگین تو پوچھ رسول
سب عمل حاجیو نکے لا تو بجا
بعد خورشید جب بلند ہوا

اور پچیسوین ذیقعدہ
روئے باہر مکان سے تشریف
تلبیہ بھی کہے وہ شاہِ امام
پھر کہے تلبیہ مین تیسرے بار
اپنے آواز اب بلند کرو
کرتے اور جاہتے تھی حقکی رضا
تھا فقط اپنے کہنہ یک پالان
اسطرح مصطفےٰ کئے ہین بیان
لیف خرما سے انکی رہتی مہار
یہ ہے مروی امام احمد سے
رکھے کانو مین انگلیان اپنی
اور بخاری مین ہن ہرای بھائی
یہان کہتے ہین دیکھئے علما
آپ حضرت دیکھتے ہین اس سے خبر
دیکھی حضرت انھین بعالم خواب
نہین مانع ہے شک نہین اسمین
بھیجے مولا انھین جہان چاہے
آسمان پر بھی بعد ازان دیکھے
جاکے حضرت سرف مین پہنچے
کئے ظاہر وہ اپنا حال ملول
پر تیجیے طواف کعبے کا
راہ حجون سے آئے در مکہ

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً

ہے احرام باندھنے کے مقامات کو میقات کہتے ہین مدینہ والون کے واسطے ذوالحلیفہ اور شام والون کے واسطے جحفہ اور نجد والے کے لئے قرن اور یمن والون کے لئے یلملم مقرر ہے ان مقامون سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا حرام ہے احرام باندھنے پر جماع اور جماع کا ذکر اور فحش کلام اور لڑائی جھگڑا نکرے اور خشکی کا شکار نکرے دریا کا شکار منع نہین۔ اور خوشبو لگانے اور سر اور منہ ڈھانپنے اور سر اور داڑھی کے بال منڈانا اور کترانے اور خوشبو رنگین کپڑے پہننے سے پرہیز کرے اور لباس نادوختہ ہے ۱۲۔

آئے جب مسجد حرام مین ہان — راست کعبے طرف ہوی ہین روان
جانو سنت ہے یہ طواف قدوم — اور طواف تحیۃ ای مخدوم
بولتے ہین سمجھ اسکو رمل — فتح سے میم کے ہی ای اکمل
اضطباع اسکو بولتے ہین جان — پہلے اشواط مین ہے یہ بھی پہچان
حجر اسود کے روبرو ہر بار — جبکہ آپہنچے وہ شاہ خیار
اور برکن یمانی جب پہنچے — ہاتھ یا چوب سے اشارہ کئے
حجر اسود کو بوسہ جب دیتے — منہ و لب اپنا اوپر تب رکھتے
کبھی پیشانی اسپر رکھتے تھے — حقکو سجدہ اسی پہ تب کرتے
اسکے بوسہ سے ذوق یک کامل — حشر تک عاشقوں کو ہی حاصل
تب پڑھی[1] مقام کی آیت — اور ادا ان کی ہین دو رکعت
پڑھی مسجد مین کوئی جا ای سلیم — پڑھی افضل مقام ابراہیم
اور فارغ نماز سے جو ہوئے — حجر اسود کو آکے بوسہ دئیے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر کہا اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ

اور تکبیر تب کہی بے قیل — اور کہی تین بار یہ تہلیل[2]
بعد کوہ صفا سے اترے جان — کوہ مروہ طرف ہوئے ہین روان

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اور گزرے ہین جبکہ وادی سے — تب وہ آہستگی سے چلنے لگے
اور ز مروہ سوی صفا آئے — اور مروہ پہ ختم سعی کئے
جو کہ کوہ صفا پہ ہین پڑھے — اور پیادہ ہی جانو سعی کئے
ازدحام انکا جب ہوا بسیار — اپنی ناقہ پہ تب ہوئے ہین سوار
شاہ فارغ ہوئے ہین سعی سے جب — حکم یون لوگ کو کئے ہین سب
بعضے اصحاب پر یہ تھا گران — آئی فرمائے تب وہ شاہ جہان
اور علی بھی یمن سے تب آئے — اونٹ اکثر ہدی کے ہین لائے

کعبۃ اللہ کا طواف کئے — حجر اسود پہ آکے بوسہ دئیے
پہلے سہ شوط مین کئی تعجیل — پاؤن نزدیک رکھتے تھے بقلیل
اپنے سینہ تجمل کے نیچے سے — چادر اپنی بدوش چپ ڈالے
آخری چار شوط مین ای یار — چلے آہستہ سید ابرار
ہاتھ مین چوب یک جو رکھتے تھے — بوسہ دیتے اشارہ کر اس سے
چوب یا اپنے ہاتھ کو بوسہ — دینا ثابت نہین ہے اس جگہ
کہتے بوسہ کے وقت بسم اللہ — اور اللہ اکبر اے آگاہ
للہ الحمد وہ مبارک لب — حجر اسود اوپر لگے ہون جب
یا فراغت طواف سے ای فہیم — پہنچے جب پر مقام ابراہیم
ہی زبعد طواف واجب جان — یہ دو رکعت یقین ہمارے یہان
فاتحہ قل یا پہلی رکعت مین — پڑھی اخلاص دوسری رکعت مین
وان سے کوہ صفا طرف آئے — اور یہ آیت پڑھی ہین پاس اسکے
بعد کوہ صفا اپر وہ چڑھے — منہ کو کعبے طرف بھی کرکے کھڑے
اور اسدم بہ بارگاہ خدا — بعد تہلیل[3] کرتے تھے یہ دعا
درمیانے صفا و مروہ کے — جانئے یہ دعا ہی پڑھتے تھے
اور آئی صفا سے جب نیچے — تب رسول کریم سعی کئے
ادر صفا سے یقین سوی مروہ — ہین گئے سات بار ای آگہ
جبکہ مروہ پہ پہنچتے آکے — وہی اذکار اور دعا پڑھتے
سعی کرنے جو لوگ آئے تھے — اور حضرت کو دیکھنے کے لئے
لوگ کہتے تھے کرکے یہ نگاہ — یہ محمد ہے یہ رسول اللہ
ساتھ جس کے ہدی اونٹ نہو — اب ز احرام باہر آوے او
گر نہ ہمراہ ہوتے میرے ہدی — آتا احرام سے برون مین بھی
جب نبی لائے اور علی لائے — جملہ وہ ایکسو ہین اونٹ ہوئے

[1] وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۱۲

[2] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ۱۲

[3] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا ۱۲

پوچھے حضرت ہے کیا تری نیت
پس بلا شبہ تو بھی ای سالم
بعضے اپنے سرون کو منڈوا آئے
اور قدوم شریف حضرت سے
لوگ احرام سے جو نکلے تھے
شب گزاری وہین رسول خدا
بعضے کہتے تھے تلبیہ ای میر
قبۂ خاص سرور اکوان
جب ڈھلا آفتاب شاہ خیار
اسمین حضرت قواعد اسلام
سکو باطل وہ کردئیے یکسان
سکو باطل کئے بھی فرمائے
اور کئے حق ہر وزنکا بیان
اور فرمائے اسطرح ای عزیز
بعد فرمائے یون صحابہ سے
پوتو تم کیا گواہی دوگے تب
اور حق جو کہ تھا نصیحت کا
ان سے باتین سنے ہین جب یہ نبی
بعد فرمائے ای الہا تو
اور اسنے یہ چیز ہے دسری
بعد فرمائے حاضران جو سنے
خبر تھا اسمین بیکے نوش کئے
گرچہ سنت ہے روزہ عرفے کا

کہے جو کچہ ہو آپ کی نیت
اپنے احرام پر رہی رہ قایم
اور بعضے ہین بال کترائے
جانئے جبکہ چار دن گزرے
پھر وے احرام حج کا تب باندھے
دسرے دن مہر جب بلند ہوا
بعضے اصحاب کہتے تھے تکبیر
حکم سے آپکے دئیے تھے وہان
مرکب خاص پر ہو اسوار
کئے تاکید سے بیان تمام
کوئی تا اسکا پھر ہو تو اوہان
لایا ہین انکو پاؤن کے نیچے
تا بجا لاوے سب زنان مردان
کہ تمھارے مین چھوڑا ہون اک چیز
حشر مین تم سے گر خدا پوچھے
تب کئے عرض یون صحابہ سب
اور دعوت کا اور رسالت کا
اپنی انگشت تب شہادت کی
تین چیزین یہ ایسی ہین جانو
خیر خواہی بھائی مومن کی
جاکے وہ غائبون کو پہنچا دے
اسطرح پر کہ لوگ سب دیکھے
اہل عرفہ کو ترک بھی ہے روا

کہے احرام حج مین باندھا ہون
اور ہدی جو نہ لائی تھے آخر
حق مین انکے دعا کئے سالار
روز پنجشنبہ تھا بوقت ضحی
جا منا مین نبی نزول کئے
تب منا سے چلے سوی عرفات
اور ہی عرفات کے قریب کیجا
اوسمین ترے ہین پڑے ہین وہین
بطن وادی کے درمیان آئے
جاہلیت کے خون کا بدلہ
اور بنیاد ترک کفر کی شوم
یعنے ان سکو مین نے خوار کیا
اور وصیت کئے کہ با عورات
جنگ گر اسکے سات مارو گے
کہ کیا مین معاملہ کیسا
تا ہدی ہم یہ پوچھینگے احکام
اور امانت کئے ہین آپ ادا
آسمان کے طرف اٹھا ای یار
کرین یہ شبہ صاف سینے کو
اہل اسلام کی جماعت کا
تب جو عرفات مین کھڑے تھے نبی
سمجھے صائم نہ آج ہین حضرت
کہ کہین ضعف انکو ای تو سمجھو

اور ہدی اپنے سات لایا ہون
آئے احرام سے وہ سب باہر
انکو سہ بار اور انھین یکبار
آئے سوی نماشہ والا
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے
تھے صحابہ بہت سے آپ کے سات
نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا
جمعہ کے دن نماز صبح یقین
اور اک خطبۂ بلیغ پڑھے
جاہلیت کے سود کا دعوی
جاہلیت کی عادت اور رسوم
سبکے زیر قدم کھندل ڈالا
پیش آوین سلوک نیک کے سات
کبھی گمراہ تم نہ ہوؤ گے
زندگانی مین تم سے کیسی کیا
حق کے پہنچائے آپ ہمکو تمام
اور کئے ہین جہاد بہر خدا
کہے یارب گواہ رہو سہ بار
ایک اخلاص ہے عمل مین سنو
تیسری چیز ہے لزوم بجا
فتح یک ام فضل ہے بھیجی
جانے وہ عدم صوم کی رخصت
دسری کا ہون سے تا نہ مانع ہو

بعد مرکب سے اترے وہین فی الحال ۔ کہا بانگ و اقامت آکے بلال
یک اذان اور دو اقامت سے ۔ ظہر اور عصر جمع قصر پڑہے
درمیان آپ دو نمازون کے ۔ دوسرے نفل و سنتین نہ پڑہے
اور بعد نماز ہو کے سوار ۔ آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
اونٹ پر رو بقبلہ تب ہوے ۔ لگے کرنے دعا تضرع سے
اور اس روز کے دعا مین کثیر ۔ آئے ہین جو بہت طویل و قصیر
کہے حضرت کہ بہترین دعا ۔ پڑہی اگلے نبی بھی مین جو چڑہا
روز عرفے کے وہ دعائے مجید ۔ ہے بلا شبہ کلمۂ توحید
اور الیوم آیت قرآن ۔ اتری عرفات پہ اسیدن جان
دین کی تکمیل کی بشارت ہی ۔ وہی اتری اخیر آیت ہے
اور احادیث ہین آئی صحیح ۔ روز عرفے کے فضل بیچ صریح
ہی ازانجملہ یہ حدیث ایجان ۔ خوار تر اور حقیر تر شیطان
اور بہت کھائیو الا غصے کا ۔ کھائیو الا بھی درد و غم کا بڑا
نہین دیکھا گیا ہے کوئی روز ۔ جیسے عرفے کے روز مین پر سوز
کیونکہ اس دن نزول رحمت کا ۔ جو کہ ہووے زیارگاہ خدا
نبی آدم کے بھی گنہ ای فہیم ۔ بخشے اس روز جو غفور رحیم
دیکھ شیطان وہ غصہ کھاتا ہے ۔ اور بڑا بارِ غم اٹھاتا ہی
اور ایسا ہی روزِ بدر یقین ۔ جب صفوف ملک کو روح امین
کرتے ہے تجھے درست دریدان ۔ دیکھتے ہی یہ حال کو شیطان
یک بڑا پیچ و تاب کھایا ہے ۔ اور بارِ الم اٹھایا ہی
اور فرمائے سرورِ اکوان ۔ کہ وہ عرفے کے دن خدائے جہان
نبی آدم سے بیگمان و خطر ۔ فخر کرتا ہے سب فرشتون پر
اور کہتا ہی انسے ربِ جلیل ۔ دیکھو یہ میرے بندگان عقیل
ترک کر اپنے خانمان کے تئین ۔ اہل و اولاد کو بھی اپنے یقین
سر برہنہ غبار آلودہ ۔ اور کرتے ہوے وے ذکر مرا
میری درگاہ مین ہین آئے ۔ یعنے یہ میرے گھر کے حج کیلئے
انکو آزاد مین سقر سے کیا ۔ اور ان کو کرم سے بخشدیا
اور آئی حدیث خیر ورا ۔ سال مین کوئی دن نہین ایسا
نیک اعمال جسمین ہو بہتر ۔ عشرہ ذوالحج سے جانو فاصلتر
انسے یکدن کا روزہ ہی بصواب ۔ صوم یکسال سابقین و ریاب
اور ہر شب کی طاعت ایسی لیسے ۔ قدر کی شب کے دس برابر جان
اور ہی عرفہ کے روز کا روزہ ۔ دو برس کے گنہ کا کفارہ
اور آئی ہی حایتو یہ بھی بات ۔ کہ کھڑا ہووے جو کہ در عرفات
اور سمجھے کہ مین نہ بخشا گیا ۔ سو وہ بدبخت جانیو ہوگا
ایک ساعت بھی جو کہ ہوی کھڑا ۔ فرضیت حج کی اس سے ہووے ادا
ایک سنت ہی شام تک بھی قیام ۔ کہ کھڑے تا غروب شاہِ انام
اور بعد غروب ہو کے سوار ۔ چلے عرفات سے شہ ابرار
تکبیر بولتے تھے وہ در رہ ۔ آکے پہنچے ہین جب بہ مزدلفہ
ابھی اونٹونکو نہین بٹھائے تھی ۔ اور سامان نہین اتاری تھے
با اذان و اقامت ای بھائی ۔ پڑہے حضرت نماز مغرب کی
بعد سامان اتاری وی سب کا ۔ با اقامت پڑہی نماز عشاء
فرض مغرب کے اور عشاکے ہین ۔ نہ پڑہے اور نماز کوی بیچ مین
سوئی پھر صبح کی نماز لئے ۔ اٹھی اور وقت اول اسکو پڑہا ہے
بعد ہو کر سوار خیر ورا ۔ ہین کھڑے مشعر حرام مین آ
اور قبلے کے طرف منہ کرکے ۔ لگے کرنے دعا تضرع سے
اور عرفے کے رات مین حضرت ۔ چاہی تھے حق سے بخشش امت

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الآیہ

فضیلت روز عرفہ

ع مشعر حرام ایک ٹیلہ ہے مزدلفہ کے درمیان ۱۲

کہا مولا کہ سب کو مین بخشا / لیک ظالم کو مین نہ بخشونگا
بہر مظلوم اس کو پکڑون گا / پھر کیے عرض یون رسول خدا

کہ تو قادر ہے اسپہ چاہی اگر / بھیجے مظلوم کو بہشت اندر
اور ظالم کو بخشدیوے رب / نہین اس کا جواب آیا تب

اور رکھے صبح جب مزدلفہ / اور رکھو وہی کئے ہین دعا
درگہہ حق سے تب جواب آیا / یہ دعا تیری ہین قبول کیا

ناگہان شاہ دین ہنسنے لگے / ابو بکر و عمر بھی جب کہے
یون کہے آپ پر ای شاہ ہدا / پدر و مادر ہمارے ہوون فدا

رکھے خندان ہمیشہ آپ کو رب / کیا ہی فرمائے ہنسی کا سبب
کہے ابلیس دون عدو اللہ / جبکہ اسبات سے ہوا آگاہ

کہ دعا میری حق قبول کیا / اور امت کو میرے بخشدیا
خاک وہ اپنے سر پہ ہے ڈالا / اور کرنے لگا ہے واویلا

دیکھ یہ جزع و فزع اب اسکا / جانو بے اختیار ہین ہنسا
اور مدارج مین یہ لکھا رکھو یاد / کہ امت وہی ہین لوگ مراد

تب جو عرفات مین کئی تھے قیام / حق نے بخشا کرم سے انکو تمام
الغرض پھر نبی رکھے مقبل / شغل تکبیر و ذکر اور تہلیل

اور قریب طلوع مہر ای جان / شہ منا کے طرف ہوے ہین روان
اور اسوقت فضل بن عباس / اونٹ پر تھا ردیف خیر الناس

اسکو اثنای راہ حکم کئے / کہ اٹھا لیوے رہ سے سنگریزے
تا کہ رمی جمار ان سے کرے / اور وہان سے چلے ہین جب آگے

بنی خثعم سے ایک زن آئی / وہ بہت خوبرو جمیلہ تھی
اور کہی پدر میرا بوڑھا ہی / اونٹ پر چڑھ نہین وہ سکتا ہی

اسکے جانب سے یا رسول خدا / کیا منا سک کرون مین حج کے ادا
شاہ فرمائے ہان ادا کیجے / اور وہ پوچھی جب آکے حضرت سے

فضل عباس اور وہ زن یار / ایک دیگر کو دیکھے جب ناچار
فضل بھی تھا جمیل اور گورا / اور خوش رو حسین خوش تھا

فضل کے منہ کے آگے پھیرا / ہاتھ سے اپنے تب کئے پردا
ایک سرے پہ تا نظر نہ کرے / اور شیطان کے وسوسے سے بچے

پس بزرگو تکو یونہی ہو ضرور / حفظ اتباع اپنے تا مقدور
اور اسی رہ مین پیرزن دسری / آملی اور یون سوال ہے کی

ناتوان ہی بہت مری مادر / باندھون گر اونٹ پر ہی جانکا خطر
اسکے جانب سے یا پیمبر رب / کہو کیا حج ادا کرون مین اب

کہے حضرت کہ دین گر ہوگا / مان پہ اپنے ادا کرے یا نہ
عرض کی وہ کہ ہان کرونگی ادا / اسکو فرمائے تب رسول خدا

اسکے جانب سے کیجے حج بھی ادا / کہ یہ دین خدا ہے دین خدا
ہی سند یہ حدیث ای دلبر / کہ نیابت روا ہے حج اندر

اور اس مسئلے مین ہے تفصیل / ہی وہ مذکور فقہ مین بے قیل
اور آگے روان ہوے سرور / پہنچے جب وادی محسر پر

جلد گزرے وہان سے ہشیار / کیونکہ اسہی مقام پر قہار
کیا اصحاب فیل کو مقہور / کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور

جونکہ سفر تبوک مین بھی نبی / گزرے قریہ سے لوط کے یونہی
بعد عقبات پر رسول خدا / جبکہ پہنچے ہین آ بوقت ضحی

کئے اسجائی پر بھی رمی جمار / پس کئے قطع تلبیہ سالار
بعد منزل طرف پھری ہین منا / مسجد خیف کے قریب یقین

ہی وہ مسجد بڑی منا مین جان / صحن مین اسکے ہی نبی کا مکان
جب وہ منزل مین مصطفے پہنچے / وہان یک خطبہ بلیغ پڑھے

ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے فضل بن عباس کی گردن مین پیچ دئے عباس کہے یا رسول اللہ کیلئے پیچ دئے آپنے ابن عم کو فرمایا کہ مین نے جوان مرد اور جوان عورت کو دیکھا پس انپر وسواس شیطانی سے ایمن نہوا ۱۲

خیف خا معجمہ کے فتح اور سکون یا سے ہے ۱۲ مدارج

نصائح وداعی آنحضرت

تھے ہزار وان سے لوگ پیر و جوان
دور و نزدیک جو سنے یکسان
اور کہے ہے قریب ای مردم
پس رہو ہوشیار اور آگاہ
تم کو پہنچا دیا ہے اب مین نے
اور کہے حاضرین یہ احکام
اور کئے علم سب کو نیز ورا
اور فرمائے بعد از ان سبکو
اور تمھارے جو رب کی ہے جنت
ساٹھ پر تین اونٹ تب ای یار
تب دیے سب اونٹ ای نکو انجام
اونٹ سینتیس دے علی کو تب
ساتھ لیکر علی کو نوش کئے
وہ اجیرون کے مزد مین مت دے
اور دو گوسفند بھی ذبح کئے
بعد حلاق کو بلا سرور
مین جنان اسیر مین آذیشان
اور کئے ہین طواف بیت اللہ
بعد آئے ہین چاہ زمزم پاس
انکو فرمائے کھینچا مین بھی
بعد میرے کرین ہجوم بڑا
اسلئے مین نہین یہ کام کیا
اور کئے یہ طواف رہکے سوار

دور و نزدیک سب نے یکسان
تھی یہ اعجاز احمدی کی نشان
اپنے رب سے یقین ملوگے تم
بعد میرے نہ ہووے تم گمراہ
حکم پروردگار کا اپنے
سنکے پہنچا دین غائبین کو تمام
کرین سمع و اطاعت امرا
پہنچکا تب سے اتمام پڑھو
ہووے افضل تم اسمین یا فرحت
عمر والا کئے ساتھ کے تعداد
ایک پر ایک کرتے تھے اقدام
کہے اب نحر کرو ان کو سب
پھر علی کو یہ حکم فرمائے
مزد اپنے طرف سے ہی دیجے
جبکہ فارغ وہ نحر سے ہین ہوے
حلق کروائے اپنی موی سر
دیکھ تفصیل سے لکھا یہ بیان
فرض ہے یہ طواف ای آگہ
دیکھے ہین اس مقام پر عباس
کرتا تائید اس سقایت کی
تا یہ سنت کرین ضرور ادا
ورنہ البتہ مین کیا ہوتا
کیونکہ تب ازدحام تھا بسیار

بلکہ خیمون مین لوگ تھے جو دور
نحر کے دن کی فضل اور حرمت
درگہ حق مین جبکہ آؤگے
اور احکام چند شہ پاک
بعد ان کے کہے رسول اللہ
سیکھو حج کے مناسک ای تبیر
جب تلک ہو یہ پڑہین کتاب خدا
اور رمضان کی رکھو روزے بھی
اور امت کو سب وداع کئے
سرور دین نے راہ مین تھکے
پاس حضرت کے روز آتے تھے
اور ہر ہر سے گوشت تھوڑا لے
پوست اور جھول ونٹ کے یکسر
اپنی ازواج کے طرف سے بھی
کر دیے سارے لوگ کو اعلام
اور ناخن کی بھی کرا تقسیم
بعد آگے زوال کے ای شریف
ہی طواف زیارت اسکا نام
اور اولاد آپکے پاک نصاب
لیک ہو جاوے کام یہ سنت
پس یہ منصب جو ہی سقایت کا
آپ بیک لو تب دیے پیش کئے
یا کہ سب لوگ آپ کو دیکھین

سب سے خوب تر بغیر قصور
اسمین اعلام کر دئے حضرت
اپنے عملو نسے پوچھے جاؤگے
کہے آگاہ تم رہو یکسر
رہ تو اب یا الٰہی اسپہ گواہ
کہ نہ تب اور حج کو آؤن مگر
نہ مخالف ہون شرع کے حاشا
اور اطاعت کرو امیرون کی
بعد منحر کے درمیان آئے
دست اطہر سے اپنے نحر کئے
پہلے تا آپ کو ہی نحر کرے
حکم والا سے جبکہ پکوائے
کیجے تقسیم اب مساکین پر
نکا دو قربان کئے ہین ایک نبیؐ
کہ ہی منحر زمین منا کی تمام
ناخن و موی کر دئے تقسیم
لائے مکے مین مصطفےٰ تشریف
اور طواف افاضہ بھی ای ہمام
کھینچے ہین وہ چاہ پاک سے آب
لوگ تب کرکے میری تبعیت
ہاتھ سے تب تمھارے جاویگا
نوش حضرت کئے کھڑا رہکے
اور طواف آپ سے وی سب سیکھین

پس وہ سوقت آئے سوی منا
اور کئے ہین نماز ظہر ادا
دوسرے دن تا زوال ٹھہرے وہین
کئے ہین انتظار سرور دین
آئے ہین سوئے جمرۂ[1] اولےٰ
اور رمئی جمار کرکے ادا
اور کئے اس قدر دراز دعا
کہ پڑھا جائے سورۂ بقرا
دست چپ پر بھی چند گام آگئے
آکھڑے درمیان وادی کے
اور کعبے کو دست چپ پیکر
اور منا کو بھی دست راست اپر
اور منا سے نکلنے بیچ بیار
نہین جلدی کئے وہ شاہ خیار
اس جگہ سے نکل کے پیغمبرؐ
آئے ہین وادی محصب[2] پر
ظہر اور عصر مغرب اور عشا
چارون اسدن وہین ہین کئے ادا
ہوکے اسوار شاہ کون و مکان
شہر مکہ طرف ہوی ہین روان
وہان نماز طواف دو رکعت
جانیو تب ادا کئے حضرت
عبد رحمان انکے بھائی کے سات
حکم دے بھیجے شاہ موجودات
ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو
آئے ہین وہ وادی محصب کو
اور وقت وداع شاہ ہدا
گئے در ملتزم[3] کھڑے ہو دعا
چاہ زمزم پہ بعد ازان آئے
آپ یک دلو آپ ہی کھینچے
پھر بوقت وداع وہ گریان
پیچھے پیچھے ہٹتے ہوسے ہین آئی جان
بعد اس کے برابر کعبہ
گئے حضرت نماز صبح ادا
اور بعد نماز ای ذیشان
ہوئے حضرت سوی مدینہ روان
جو وصایا وہان کئے ہین رسولؐ
جانیو ہے بیان اس کا طول
ذو الحلیفہ مین آکے پہنچے جب
سرور دین وہین گزارے شب
آتے تھے جب سفر سے شاہ ہدا
تو مدینے مین آتے وقت ضحیٰ
کیا کامل جو دین کو مولا
اور نعمت بھی جو تمام کیا
اور لایا جو خیریت سے رب
شکر کرنے لگے ہین اسکا تب

اور وہ روز روز نحر کا تھا
سب گزاری وہین رسول خدا
جبکہ خورشید کا زوال ہوا
ظہر کے آگئے تب وہ شاہ ہدا
بڑھکے اس جا سے آگے چند قدم
رو بقبلہ کھڑے رہے اوسدم
بعد آئے بجمرۂ وسطےٰ
اور رمئی جمار کر اس جا
اور وہان بھی کئے ہین طول دعا
آئے پس پیش جمرۃ العقبہ
اور رمئی جمار وان کرکے
بے توقف تھی وہان بھرے
بلکہ سہ دن کئے تمام وہان
روز چارم جو تیروان تھا جان
خیمہ خاص وان کئی تھے نصب
گئے حضرت نزول امین تب
تھوڑا اس سب مین سو ہین یار
اور جسوقت پر ہوے بیدار
اور طواف وداع لائے بجا
نہین امین رمل کئے اصلا
اور اسی شب مین عائشہ ای پسر
چاہے عمرہ ادا کرین جاکر
جا بہ تنعیم باندہے وہ احرام
گئے مکہ مین آکے عمرہ تمام
تب ندا شاہ دین یہ کروائے
کہ چلین سب طرف مدینے کے
ہی حدیث شریف مین آیا
کہ ہی مقبول ملتزم مین دعا
تھوڑا آب اس سے نوش فرمائے
جو کہ باقی تھا چاہ مین ڈالے
یہی وقت وداع سنت ہے
کہ یہ فعل شہ رسالت ہے
اور پڑھی اس نماز مین پرنور
سرور دین سورۂ والطور
اور اثنای راہ شاہ بشیر
جبکہ پہنچے ہین آپ خم غدیر
اور جہان السیر مین آکرم
دیکھ اسکو کیا ہے مین نے رقم
اور ہو صبح کو وہان سے روان
اور تھی عادت شریف یہ جان
اور مدینے کو دیکھے جب سالار
کہے تکبیر تین بار ای یار
اور جو اسلام کو دیا شوکت
اور بخشا جو فتح اور نصرت
اور یہ پڑھتے ہوسے فصاحت سے
مصطفیٰ داخل مدینہ ہوے

[1] جمرۂ اولی مسجد خیف کے قریب ہے اوسپر سات سنگریزے ڈالے اور ہر بار تکبیر کہتے تھے ۱۲

[2] محصب میم کے ضم اور فتحہ حاو صاد مشددہ سے ہے وہان سنگریزے بہت ہین ابطح بھی اسی جگہ کا نام ہی۔ کہ معظمہ کو ابطحا اور بطحا جو کہتے ہین اسی سبب سے ہے ۱۲

[3] ملتزم حجر اسود اور کعبے کے باب کے مابین کو کہتے ہین ہر دو کے مابین فاصلہ ایک بام کا ہی یعنے ہر دو ہاتھ کی کشش کا ہے لیکن قدرے دراز یہ کعبے کے۔ اور دوسری حجر پر رکہکر کعبہ کو سینہ لگاکے چسپان ہونے کو التزام کہتی ہین۔ یہ مستحب ہی کہ التزام کرکے دعا مانگے جسنے ملتزم مین دعا کی اور اپنی حاجت چاہی اللہ تعالیٰ اسکی حاجت ادا کریگا ۱۲

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اٰئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ وَلِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ

آداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بیان

بعد حج کے زیارت نبوی — رویت بارگاہ مصطفوی
ہے یقین سنت موکد جان — بلکہ واجب ہے ای نکو عنوان

کہ زیارت کی اس فضیلت میں — ترک کرنے کی بھی مذمت میں
آئے اکثر حدیث پیغمبر — ہے از انجملہ یہ صحیح خبر

کرے مجھ قبر کی زیارت جو — اسکو واجب ہی شفاعت ہو
اور ہے دسری حدیث ای گہ — کہ کیا جو کہ حج بیت اللہ

اور زیارت نہ آکے میری کیا — تو مقرر کیا وہ مجھ پہ جفا
اور فرمائے جو کہ ای لوگو — آوے قصداً مری زیارت کو

یعنے آوے محض اسی کے لئے — نہ طفیل اور کوی حاجت کے
تو بلا شبہ وہ بروز جزا — میری ہمسایگی میں ہوویگا

اور مدینے میں جو کہ آکے رہے — اور اسکی بلا پہ صبر کرے
تو میں اسکا گواہ ہوؤن گا — اور اسکا شفیع روز جزا

اور مکے کے یا مدینے کے — درمیان جو کہ انتقال کرے
تو قیامت کے روز اسکو خدا — آمنوں میں یقین اٹھاویگا

شیخ میرا یگانۂ دوران — عالم و عارف گرامی شان
فخر سادات شیخ محی الدین — قطب بلور بحر کشف و یقین

ہی اکثر حدیث پڑھتا تھا — اور اس طرح سے وہ فرماتا
مَنْ مَاتَ فِي اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ

کہ وی ہر دو حرم سے یک جا پر — موت مجھکو عطا کرے داور
حقتعالے اسکی دعا کیا مقبول — اسکا بر لایا لطف سے ما مول

عمر اسی پہ جب تھی دو سالہ — حج ثانی وہ جا کیا ہے ادا
بعد حج ایک شب بعالم خواب — دیکھا سالار انبیا کا جناب

کہ کمال کرم سے اسکو نبی — بولتے ہیں تعال یا ولدی
یعنے کہتے ہیں ای مرے فرزند — ہے نزدیک اب تو آ خورسند

جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا — جلد جا داخل مدینہ ہوا
گیارہوین تھی مہ محرم کی — روز پنجشنبہ اسنے رحلت کی

جمعہ کے بعد نعش رکھہ دی مین — منبر و روضۂ رسول کے بین
پڑھے اسپر نماز خلق کثیر — کیا عوام و خواص میر و فقیر

اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن — پہلوے قبۂ امام حسن رض
مطلع النور ہے سالہ نیک — اسکے احوال میں لکھا ہو دیک

موت ایسی ملے کسے آخر — قدس اللہ سرہ الفاخر
پھیر اس راہ سے قلم کو شتاب — اب زیارت کے کچھ لکھوں آداب

جب مدینہ طرف چلے ای ہمام — رہ مین بھیجے بہت درود و سلام
جب قریب مدینہ آپہنچے — چاہئے تب اتر کے غسل کرے

یا وضو لیک غسل ہے افضل — اور اپنا لباس دیوے بدل
اور میسر اگر ہوے ہو سو اس — تو ہی افضل یقین جدید لباس

اور وقار و ادب سے ای عاقل — ہو مدینے کے درمیان داخل
اور پیادہ چلے زروی ادب — یہ پڑھے داخل مدینہ ہو جب

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ

ذکر مرشد مصنف

اوین الحرمین ۲
تاریخ
وفات مرشد مصنف
قطب اسلام کا ہوا غائب
۱۲۸۹ھ
ایضاً
غائب قطب الاقطاب
۱۲۸۹ھ

زِیَارَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَائَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

پھر خشوع و خضوع عجز کیساتھ
چلے پڑھتے ہوئے سلام و صلوٰۃ

آوے در مسجد رسول انام
باب جبریل یا ز باب سلام

باب جبریل ہے مگر افضل
اور سیدھا قدم رکھے اول

با حضور و خشوع اے اکرم
یہ درود و دعا پڑھے اسدم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَہِ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْکَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْکَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاکَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتَکَ

منبر و مرقد شریف کے بین
ہووے استاد اس طرح سے یہیں

منبر پاک کا ستون ہے جو
سیدھی کندھے کے وہ برابر ہو

پیش محراب پڑھے ای احد
اک دوگانہ تحیۃ المسجد

اور جو پایا یہ نعمت عظمیٰ
سجدۂ شکر اسپہ لاوے بجا

آوے پھر نزد مرقد والا
پشت اپنی کرے سوی قبلہ

کرکے منہ کو بسوئے قبر ہمام
تب پڑھے یہ درود اور سلام

اور کرے بارگاہ حق میں دعا
اس طرح آپ کا وسیلہ لا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی اُمَّتِکَ وَسُنَّتِکَ

اور یہ سمجھے کہ ہیں رسول خدا
اپنی قبر شریف میں زندہ

اور بلاشبہ دیکھتے ہیں مجھے
سن رہے ہیں کلام کو میرے

اور کئی ہیں جو لوگ عرض سلام
اسکو پہنچادے انکا لیکر نام

ہاتھ یک جانب یمیں سٹکے
قبر صدیق کے کھڑے آگے

بھیجے ان پر سلام ای بھائی
قبر فاروق پر بھی آیونہی

اور فارغ ہو جب زیارت سے
روضۂ باصفا میں تب آکے

بھیجے اسدم بہت درود و سلام
اور پڑھے تب نماز نفل ہمام

بر مقام ستون حنانہ
پھر کرے آکے یوہی اے دانا

ہے صحیحین میں یہ آئی خبر
کہ خبر یوں دئے ہیں خیر بشر

قبر و منبر کے درمیاں ہے مرے
ایک روضہ ریاض جنت سے

اور دوسری حدیث میں آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

میرے منبر کے گھر کے بھی درمیاں
ایک روضہ ہے از ریاض جناں

اور فرمائے یہ مرا منبر
ہے بلاشبہ میرے حوض او پر

اور منبر یہ ایکدن بھی کھڑے
تب صحابہ سے اپنے فرمائے

کہ کیا ہوں قیام اب میں نے
بالیقیں عقر حوض پر اپنے

عقر کہتے ہیں اسکے تئیں و رباب
حوض سے آوے جس جگہ سے آب

ابن فرحون و ابن جوزی نے
نقل لائے امام مالک سے

حجرہ و منبر شریف کے بین
موضع محترم جو ہے یہ بین

حکم سے حق کے روز محشر میں
اس کو فردوس بیچ نقل کریں

اکثر علماء کی اک جماعت بھی
اسی معنے پہ اتفاق ہے کی

عسقلانی بھی اور بہت اعلام
دئے ترجیح اسکو بس وہی تمام

مالکی عالموں سے ابن حجر
جو بڑا ہے محقق اشہر

بولتا ہے کہ ہوسکے یہ بھی
کہ مقدس وہ روضۂ نبوی

ایک روضہ تھا از ریاض جناں
لائے دنیا میں اسکو ای ذیشاں

حجر اسود کو جس طرح اے فہیم
اور یوں ہی مقام ابراہیم

لائے جس طرح دار جنت سے
کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکھے

پھر دے جنت کو سب قیامت میں
انکے اصلی مقام پر لادیں

۵۱ السلام علیک یا رسول اللہ

۵۲ السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ وثانیہ فی الغار ابا بکر الصدیق جزاک اللہ عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرا

۵۳ السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق الذی اعز بہ الاسلام جزاک اللہ عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرا

اور یہ چیزیں ہیں بہ جنت ماوا / اک فضیلت رکھیں بروز جزا
الغرض در مدینۂ اکرم / جہاں مدفون ہیں فخر عالم
سارے ارض و سما کے اجزا پہ / کعبۃ اللہ و عرش اعلیٰ پہ
ہیگی افضل ز کل مخلوقات / بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات
یہی مذہب امام مالک کا / اور اسی پر ہیں اکثر علماء
مکۂ محترم اپر بے قیل / بس مدینہ کو ہیں وجہ تفضیل
پس زیارت کے بعد دوسرے روز / آوے سوئے بقیع اے فیروز
اس میں مدفون ہیں بزرگاں / کرے انکی زیارت ای ذیشاں
اور مکانات جو معظم ہیں / اور آثار جو مکرم ہیں
اور جب تک رہے مدینے میں / خیر و برکات کے سفینے میں
اور در مسجد شریف اے یار / پڑھے اکثر درود اور اذکار
شاہ عالم کہے ہیں ای دانا / کہ یہ مسجد میں میرے ایک نماز
الف رمضان و جمعہ سے اولیٰ / ہاں مگر مسجد الحرام سوا
ور میاں کوئی نماز نا چھوڑے / تو لکھے جاوے واسطے اسکے
اور دوری لکھے نفاق سے بھی / اور احادیث آئی ایسے ہی
ہووے رخصت ز مسجد اشرف / آوے پس قبر شریف طرف
اور وسیلہ وہ شاہ دین کا لا / بارگاہ خدا سے مانگے دعا
یہ زیارت وداع کی ہے جان / پڑھے اسوقت یہ دعا گریاں

دوسرے چیزوں سے خلد کے سمجھو / انکو اک امتیاز حاصل ہو
خاص اتنے مقام کی تفصیل / ہیگی ثابت بہ سر مقام جلیل
کیونکہ یہ سب ہیں حق کے مخلوقات / اور حضرت کی ذات بابرکات
پس جہاں آپ کے ہو تن کا مقر / سب مکانوں سے ہے وہ افضل تر
اور حضرت عمر بن الخطاب / اور ابن عمر بھی چند اصحاب
تو مفصل اگر یہ چاہے بیاں / دیکھ جذب القلوب کے درمیاں
اکثر اصحاب اہلبیت کرام / اور مزاروں سے اولیائے عظام
بعد ازاں جاکے سوی مشہد احد / کرے ہر دو زیارتِ احد
کریں سبکی زیارتیں یہ ضرور / دیدہ و دل کو اپنے دیویں نور
کرے ہر دن زیارت نبوی / کرے ایمان اس سے اپنا قوی
اور نفل و تلاوت قرآں / رہے مشغول اسمیں ہی ہر آں
ہے نماز واں سے الف افضل جان / یونہی اک جمعہ اور اک رمضان
اور مسجد میں میرے با تقدیس / گر نمازیں کوئی پڑھے چالیس
رستگاری ز آتش نیراں / دو جہاں کے عذاب سے بھی اماں
اور بقصد رجوع جبکہ کرے / تب درود و سلام پڑھتے ہوئے
باکمال ادب و عجز تمام / بھیجے اس شاہ انبیا پہ سلام
اور تضرع دعا میں ہو بسیار / اور ہو ہجر نبی سے زار و نزار

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَارْزُقْنِيَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مدینہ کے ہیں جو لوگ مقیم / ہیں وہی ہمسایہ رسول کریم
اور حرمین کے سمجھ اے ہمام / جو کہ ہیگے تبرکات عظام
حق تعالیٰ کرے بہ یمن حبیب / جلد حج و زیارت ہمکو نصیب

اور کرتا ہوا بہ حسرت / روضۂ باصفا سے ہو رخصت
کرے البتہ انکی کچھ خدمت / حسب طاقت ہے باعث برکت
لا کے وہ غائبوں کو پہنچانا / احسن و مستحب ہے اے دانا
کر کہ اس مشت خاک کو ریزاں / بہ زمین مدینہ ذیشاں

خاتمہ

لله الحمد یہ رسالہ پاک
گنج طاعات صاحب لولاک

کہ روایت کا اور درایت کا
جو ہے جامع یہ ہر دو نعمت کا

جامع مذہب حدیث رسول
چار مذہب کا فقہ ہی مقبول

لیا رنگ ختام و حسن تمام
کرے مقبول اس کو رب انام

اے خداوند کل موجودات
جو ہیں تیرے رسول کے طاعات

پیروی انکی کر عطا مجھ کو
راہ تیرے قرب کی بتا مجھ کو

اور ایسا ہی مومنوں کو سب
خاص اولاد کو مرے یارب

حسب سنت تری عبادت کی
دے مجھے توفیق انکو طاعت کی

انکو دنیائے دوں کی رغبت سے
غافلوں عاطلوں کی صحبت سے

اپنی جانب تو کھینچ لے بہ کرم
ذکر و طاعت میں نیز رکھ ہر دم

دے سدا نیکیوں کا شوق انہیں
دے عبادت میں اپنے ذوق انہیں

انکو دے نیک علم و نیک اعمال
نیک توفیق اور نیک خصال

نیک روزی و نیک صحبت دے
نیک سیرت دے نیک نیت دے

انکو دے عشق شرع و سنت سے
انکو نفرت دے فسق و بدعت سے

دیجے خوف و خشیت و تقوی
خیر دارین انکو کیجے عطا

آہ ابتک مجھے اے میرے خدا
حج نہ گھر کا ترے نصیب ہوا

اس تمنا ہی میں یہ عمر مری
آہ بیجاہ و حشمت کو ہو گئی

اور ظاہر ہے تجھ پہ اے مولا
کہ نہ توشہ ہے رہ کا مجھ کو ملا

بقدر کفاف عزت سے
بلکہ بیشک زیادہ حاجت سے

رزق دیتا ہے غیب سے بالخیر
نہیں دیتا ہے احتیاج بغیر

کیوں ادا اسکا شکر ہو یارب
کہ میں عاجز ہوں تیرے شکر میں اب

اور جو تھوڑی عمر رہی باقی
اپنے فضل و کرم سے رکھ ہوتی

تو ہے قادر کہ استطاعت دے
جسم اور جان میں میری قوت دے

عافیت سے تو مجھ کو لیجاوے
گھر تلک اپنے مجھ کو پہنچاوے

تا رکھوں اپنی عاجزی کا سر
تیری رحمت کے آستانہ پر

اور وہاں سے مدینہ لیجاوے
قبر اپنے نبی کی بتلاوے

تا یہ پروانۂ دل پر سوز
ہووے سوزاں بہ مرقد فیروز

اور وہیں ہووے تو ممات مجھے
کلمہ طیبہ کے سات مجھے

میں ہوں کیا چیز کون ہوں کیا ہوں
موت کیسی جگہ کی چاہتا ہوں

یہ گنہ گار مشت خاک کہاں
اور مدینہ کی جائے پاک کہاں

پر تو نے کمال رحمت سے
فضل سے لطف سے عنایت سے

جس کو جو چاہے دیوے اے غنی
اور فرمایا تو نے ادعونی

جبکہ تو ہی کیا ہے حکم دعا
اس لئے میں دعا کیا اے خدا

مجھ کو امید ہے اجابت کی
اور نبی کی ترے شفاعت کی

میرے اور مومنوں کے حق میں سب
ہووے مقبول یہ دعا یارب

اور یہ تالیف کا تو اجر و ثواب
بخش ملا نواب کو مرے شتاب

انکو اور مجھ کو مومنوں کو سبھی
بخشدے بخشدے طفیل نبی

اور جو میرے ہیں پیر اور استاد
انکو دیوے جزائے خیر زیاد

جو پڑھے اور سنا کریں یہ کتاب
انکو توفیق دے عمل کی شتاب

یہ بھی ہے حسن اتفاق بجا
کہ مبارک یہ نسخہ والا

ماہ رمضان میں شروع ہوا
روز عرفہ کے رنگ ختم کیا

ہووے حق سے سدا درود و سلام
بہ محمد و آل و صحب کرام

تمت

معجزات محمدی

تالیف مولانا عبدالقادر علی صوفی خلف رشید حضرت مولانا واعظ عبدالحی احقر طاب اللہ ثراہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَکَ الحمدُ یا خالقَ الکائنات ۔ وَیَا واھِبَ الانبیا معجزات
حَمِیدٌ مَجیدٌ سَمِیُّ السِّمات ۔ جَلیلٌ عزیزٌ عظیمُ الصِّفات
بِتَحمیدِکَ کلَّ کُلُّ اللِّسان ۔ لِتَقدیسِکَ لَیسَ یَکفِی البیان
بَشیرٌ نَذیرٌ نَبِیٌّ کَریم ۔ سِراجٌ مُنیرٌ رَؤُفٌ رَحیم
بِاِعجازِہٖ سارَ اَعلَی العُلیٰ ۔ اِلیٰ قابَ قَوسَینِ ثُمَّ دَنیٰ
ہے حمد و ثنا اس خدا کے لئے ۔ جو پیغمبروں کو دئے معجزے
یہ وہ معجزہ ہیں جو بائے عدد ۔ گنے کون انکو جو ہیں بےعدد
ہیں اقوال و افعال بھی معجزے ۔ ہیں اخلاق و اعمال بھی معجزے
ہے اک معجزہ انکا روح لطیف ۔ سراپا ہے اعجاز جسم شریف
کرشمہ تھا قدرت کا جسم شریف ۔ کثیف اسکے پرتو سے ہووے لطیف
بساطت لطافت ہو یہ جسم میں ۔ تو تعریف پھر روح کی کیا کریں
تبھی تو ہوا قاب قوسین کا ۔ کہ وحدت میں کہتا ہی اِنّی انا
وہی اجزا ہیں اور یہی مانند کل ۔ وہ جان جہاں روح اعضا رسل

وَلِیُّ المَحامِدِ وَوَصفٍ جَمیل ۔ حَرِیُّ المَحامِدِ وَشُکرٍ جَزیل
جَزِیلُ العَطایا جَمیلُ الثَّنا ۔ لَکَ العِزُّ وَالمَجدُ وَالکِبرِیا
وَاَزکَی التَّحِیّاتِ اَنمَی السَّلام ۔ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ خَیرِ الاَنام
اَتیٰ بِالبَراھِینِ وَالبَیِّنات ۔ وَفاقَ النَّبِیّینَ بِالمُعجِزات
عَلیٰ آلِہٖ جَمعِ اَصحابِہٖ ۔ وَمُتَأدِّبِینَ بِآدابِہٖ
ہے نعت اس شہ مرسلیں پر نثار ۔ کہ ہیں معجزے جنکے چوسٹھ ہزار
تھی ذات و صفت انکی خود معجزہ ۔ تھا اعجاز بود و نمود آپ کا
ہیں حرکات و سکنات بھی معجزے ۔ بشارات اشارات بھی معجزے
کہ سائے کا انکے نہیں تھا نشاں ۔ لطافت بساطت کو سایہ کہاں
بساطت عناصر کی ترکیب میں ۔ مقید ہو اطلاق کو زیب دیں
پر اتنا کہیں ہیں وہ نور خدا ۔ حدیثوں سے اتنا ہی ثابت ہوا
بھی اک معجزہ ہے وجود آپکا ۔ سراپا ہے مجموعۂ انبیاء
جو پائے ہیں پائے انکو سبھی ۔ جو چھوڑی ہیں چھوڑی انکو سبھی

ہیں آدم سے تا دور عیسیٰ نبی ۔ رسل جتنے اعجاز انکے سبھی
اسی بحر کے چند قطرے ہیں یے ۔ اسی باغ کے چند میوے ہیں یہ
ہے ہر ایک عالم میں فیض انکا عام ۔ انہیں کے ہیں اعجاز کی دھوم دھام
چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط ۔ عناصر وغیرہ محاط و محیط
چہ قبل ولادت چہ عین حیات ۔ چہ برزخ کہ روداد بعد ممات
نہ اعجاز حضرت کے اسپر چلیں ۔ خدا یہ تصرف دیا تھا انہیں
ہو لوح و قلم یا کہ عرش عظیم ۔ ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم
چہ حیواں چہ انسان چہ نزدیک و دور ۔ ہو سنگ و شجر یا وحوش و طیور
قلمرو میں رب نے اعجاز کے ۔ انہیں کا سبھوں میں سکہ چلے
عنایت کیا اپنی اگلوں کو کچھ ۔ کیا مرحمت اپنی پچھلوں کو کچھ
ہیں امت کے جو اولیا آ گئے ۔ ہزاروں کرامت دکھاتے گئے
وہ نکلے ہیں جب عالم نور سے ۔ تو منزل میں پہونچے ہیں ملکوت کے
کبھی ناسوت میں جب رکھے ہیں قدم ۔ کئے فیض تخمینی کا برپا علم
گئے وانسے برزخ طرف جب امام ۔ ہو اعجاز کا واں بھی اک فیض عام
نشاں ہے وہ اک انکے اعجاز کا ۔ جو بعد وفات انکے ظاہر ہوا
ظہور اس کا یکرنگ سے ہو یہاں ۔ تو اک دوسرے رنگ سے ہو وہاں
کبھی نام تو اس کا ارہاص ہے ۔ بدل نام سو چیز اک خاص ہے
سب اہل کرامت و اعجاز بھی ۔ لب حال سے بولتے تھے یہی
صلوٰۃ و سلام خدائے انام ۔ ہو ایسے پیمبر کے اوپر مدام
خصوصاً جو خلفائے راشد ہیں چار ۔ جو ہیں کعبۂ دیں کے ارکان چار
بھی ہو جگر گوشۂ مصطفےٰ ۔ مبارک لقب جنکا خیر النسا
ہوئے جن سے ظاہر ائمہ عظام ۔ بھی غوث و قطب و اولیائے کرام
شہ جنب اقطاب پیران پیر ۔ ہے جیلان محبوبیت کا امیر

ہیں کہ جتنے ہادی بے کم و کاست ۔ جو صد آمدہ ہم نود و بیش ماست
تصرف تھا اعجاز میں بے قصور ۔ چہ پیش ظہور و چہ بعد ظہور
جو ملکوت ہے عالم ارواح کا ۔ جو ناسوت ہے عالم اشباح کا
چہ غیب و شہادت چہ قلب و شمال ۔ کہیں حس کہے ہیں انفصال خیال
خدا کی خدائی میں ہر ایک شے ۔ نہیں پائی جاتی کوئی ایسی ہے
زمیں یک کیا ملک سات آسماں ۔ ہو تحت الثریٰ یا کہ ہو لامکاں
چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب ۔ چہ تحت و چہ فوق و چہ شرق و غروب
چہ باد و چہ آتش چہ آب و چہ خاک ۔ ازیں مرکز خاک تا جائے پاک
وہ ہے بادشاہ ملک اعجاز کا ۔ ہے انعام و اکرام جس کا بڑا
خیا بخیہ دکھائے بہت معجزے ۔ رسل جو کہ حضرت کے آگے ہوئے
ہیں امت کے جو وارثاں اولیا ۔ رسل نائباں یوں ہیں اور انبیا
نبوت رسالت بھی اور معجزے ۔ رسولوں نے روحوں کو سکھلا دئے
نہیں چیز اک باقی رکھے کوئی ۔ خدا کی خدائی دکھائی سبھی
کرامت جو اہل خوارق سے ہو ۔ تصرف جو اہل ولایت سے ہو
غرض معجزہ ہے حقیقت میں ایک ۔ مظاہر ہیں تنوع اس کے انیک
رسل میں کبھی معجزے ہو رہے ۔ کبھی اولیا میں کرامت بنے
غرض وہ کسی سے بھی ظاہر ہوا ۔ ہمارے پیمبر کا ہے معجزہ
نیاوردم از خانہ چیزے نخست ۔ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست
بھی ہو انکے سب آل و اصحاب پے ۔ بھی سب انکے احباب و اتباع پر
ہے ہر ایک کو انسے شان جلی ۔ ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
ہو ان پر نبی کی جو ریحانتیں ۔ امام حسنؓ ہیں امام حسینؓ
خصوصاً جو وہ غوث ثقلین ہے ۔ جو حسنین کا قرۃ العین ہے
کہ جس کا ہر اک نائب باصفا ۔ ہے قطب الزماں و ولی خدا

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد قدس سرہ

کرے گر کسی شے کی کوئی ثنا ۔ حقیقت میں ہو وہ خدا کی ثنا
کہ ساماں ثنا کا دیا ہے وہی ۔ بھی لایق ثنا کے کیا ہے وہی

ہے مصنوع کی وصف ظاہر میں لیک ۔ وہ صانع کی ہی وصف واقع میں جان
بھی نقش کتابت کی ہو وصف جو ۔ وہ نقاش و کاتب کی ہی وصف ہو

بھی ہر چند کہلائے روشن کوئی ۔ حقیقت میں ہی مہر کی روشنی
مرے رہنما ہونکے وصف کمال ۔ بیاں اب میں لکھتا ہوں بے قیل و قال

ہے پس در حقیقت وہ وصف خدا ۔ کہ وہ فضل حق الٰہی نے دیا
ہے سرورِ عارفانِ کبار ۔ جو تھا قدوۂ عصر قطب مدار

لقب بھی دیں نام عبد اللطیف ۔ سیادت میں طرفین سے تھا شریف
جسے علم ظاہر میں تحصیل تھی ۔ علوم لدنی میں تکمیل تھی

حقایق معارف میں کھولے زباں ۔ سنے خضر بھی آکے از گوش جاں
مباہات کرتے تھے اسرار غیب ۔ کہ قطب الزماں کا ملازم ہو جیب

علوم معارف تو کیا ہو چھٹے ۔ کہ تھے جس کے در دست بستہ کھڑے
حقایق معارف کا ہی لا کلام ۔ تھا دستار اس شہ کا دربار عام

شہ عارفانِ زمن کے جناب ۔ معارف کا فن جب ہوا بار یاب
معارف کو جب سے ہوا افتخار ۔ ملی اس کو اک عزت و اعتبار

ہنیں علم سے اسکی عزت بڑھی ۔ اسے عزت و شان خدا دا بھی
سلوک و حقایق کا اک گلستاں ۔ کیا جب کہ آراستہ بے خزاں

ہیں بس محوِ نظارگی قدسیاں ۔ جو گلگشت کو آئے از لامکاں
اگرچہ ہے ویلور اسکا مکاں ۔ یہ چمکا تھا فیض اسکا جاری جہاں

اگرچہ ہے اک برج میں آفتاب ۔ یہ آفاق ہی نور سے بار یاب
اسی کے تھی سفر بکے سب بیہاں ۔ عرب اور عجم اور ہندوستاں

ہیں سامنے اس کے اہل کمال ۔ تو ہوں پیش خورشید مشعل مثال
ہو کیسا ہی پختہ وہاں خام تھا ۔ اگر فاضل بھی ہو وہاں عام تھا

سخن اسکا تھا برتر از فہم عام ۔ کلام الملوک ہے ملوک الکلام
سخن تک کب اسکے رسائی کرے ۔ جلے بال و پر طائر فہم کے

بہت علم و فہم اسکے سینہ چاہیے ۔ کہ لغز سخن اسکا پہچانئے
نہ سمجھے ہیں جب اسکا مغز سخن ۔ جو ظاہر کئے ہیں قشر یاں اہل فن

کئے اسکو زخمی نہ تیغ زباں ۔ وجود اسکا تھا بس حسین زماں
رسول خدا کے ہوا دل پہ داغ ۔ کہ اپنا جگر بند ہے پیش زاغ

ملائے ہیں اسکو کہ ولدی تعال ۔ پیا ہے مدینہ میں جام وصال
لقد قدس اللہ اسرارہ ۔ افاض الی الخلق انوارہ

تھا وہ بس اس زمانہ کا شیخ کبیر ۔ وہی میرا اور میرے والد کا پیر
کیا میرا والد اسی کے جناب ۔ علوم تصوف کا ہے اکتساب

بہت اس سے پایا ہے رموز و نکات ۔ بھی خرقہ کو تازہ کیا اسکے ہاتھ
اسی سے کیا راہ حق کا سلوک ۔ سلوک الی باب ملک الملوک

دیا شیخ کے پاس بس سالہا ۔ عزیز و مقرب تھا وہ آپکا
مجھے بھی وساطت سے اسکے خدا ۔ در شیخ تک ہے رسائی دیا

کہ ہو صحبت شیخ سے فیض یاب ۔ صفہ صحبت در سے لے آب تاب
عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے ۔ کہ خاک قدم اس کی اکسیر ہے

ملا اسکا داماں لڑکپن میں ہی ۔ کہ بسم اللہ خوانی اسی سے ہوئی
وہی تخم فیضان نشو و نما ۔ لگا پانے از فضل حق وا گیا

میں لڑکائی سے تا بحد شباب ۔ اسی کے توجہ سے تھا فیض یاب
میرا تنا نہ تھا حوصلہ تب مجھے ۔ کہ کسب حقایق کروں شیخ سے

کہاں ذرہ بے پرتو آفتاب
اسے چاہیے مایۂ ماہتاب
کہ تحریر اعلیٰ قلم کے لئے
یقیں لوح محفوظ ہی چاہیے

نہ ہر جا ہے مرکب توان ختن
کہ جاہا سپر باید انداختن
وسایل کی جبتک نہ تحصیل ہو
مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو

لہٰذا وسایل جو ہیں آلیہ
نہیں جالیہ بلکہ ہیں عالیہ
کی انکے لیے میں نے اک عمر صرف
کہ بعد انکے پاؤں مقاصد شگرف

مشاہیر جو واں کے استاد تھے
ہدایت نشان فیض بنیاد تھے
کیا چند کو انسے ہیں کسب علوم
جو مشہور ہیں از علوم رسوم

سوا اپنی قسمت سی پھر بار بار
شہ عارفانِ زمن کے جناب
اگرچہ وہ یوں بھی بھی کافی تھی
کہ لیجاوں خدمت میں اس شیخ کی

حکایت عجوزہ کی پر یاد تھی
کہ بے سوت یوسف کو لینے گئی
مگر وہ سر عارفان فحول
کیا اپنی خادمیں مجھ کو قبول

فقط سرفرازی تھی یہ شیخ کی
وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی
اگر بادشہ بر درِ پیر زن
بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

وہ جب مجھکو خادمیں اپنی لیا
تلامیذ میں اپنے داخل کیا
جواہر سلوک اور حقائق کے بھی
کیا دامنِ جاں میں یہ زاں سبھی

زباں سے سرایر کا افشا کیا
کبھی سینے کو سینے میں القا کیا
پلاتا کبھی جوش الطاف سے
مئے معرفت جام سے ظرف کے

کبھی موجزن کرتا بحر زباں
سو سر سخن گوہر گوش جاں
ولے ظرف کوئی اسکی پاوے کہاں
کہ کوزہ میں دریا سماوے کہاں

ابھی فیض بخشی سی اسکی بحال
بافن الٰہی بروح و مثال
ابھی طالباں میں سے ہیں فیضیاب
وہ ہی عالم خواب میں فتح باب

کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی
کہا ہے اسی باب میں گنجوی
مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بتن

سبب تنظیم ایں رسالۂ نافعہ و سلالۂ رائعہ

مراد الد ماجد و قبلہ گاہ
جو ہے مولوی عبدحی دیں پناہ
کثیر التصانیف فیاض دیں
زہے واعظ قدوۃ الواعظیں

جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے
زبان و قلم سے سرانجام ہے
قلم اس کا ہے توسن خوشخرام
دیا ہے براق خیال تیز گام

زمیں پر قدم وہ اگر اک رکھے
تو دوسرا قدم آسماں پر دھرے
زباں سے کبھی وہ گہر ریز ہو
تو دامان حضار لبریز ہو

ہے تصنیف کا شہرہ در خاص و عام
ہے تو غیظ و تذکیر کی دھوم دھام
بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کیں
بہ نظم و نثر اسنے تالیف کیں

از انجملہ رجال خیر البشر
لکھا اک کتاب خیابان السیر
بخاری کا بھی ترجمہ ہے کیا
مع شرح اردو میں وہ باصفا

از انجملہ ہے وہ کتاب کبیر
بہ اردو زباں نثر ہے دلپذیر
ہے تاریخ احوال اصحاب کی
نہ اردو میں اب تک ہے ایسی بنی

خلیفے جو ہیں چار صاحب کمال
ولادت سے لے تا وفات انکا حال
لکھا ہے بہت بسط و تحقیق سے
چھپی ہے اگر چاہیے دیکھیے

حدیقہ ہے احباب کے جس کا نام
ہوئی سن ۳۲ دو والف میں وہ تمام
فضایل میں لکھی آل اطہار کے
حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے

لکھی اور اہل بیت رسول انام
ہوئے جو شبابیر باب امام
لکھا انکے احوال میں اک کتاب
کہ ہے روضۂ ابرار اسکا خطاب

امام حسن اور امام حسین
جو شبان جنت کے ہیں سیدین
شہادت کا انکے لکھا قصہ یک
کیا ختم اور اس پہ چھیڑ کا نمک

جس کا نام فیض الباری شرح صحیح بخاری ہے [illegible] تالیف و طبع ہو [illegible] واسطے [illegible]

لکھی احوال میں غوث ثقلین کے
فواید لکھا قدسیہ آپ نے

لکھی تاریخ خلفا کیا ترجمہ
کیا تذکرہ اولیا ترجمہ

ہیں تعداد میں ایک سو سے زیاد
ہے ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد

ہے سر دہں زمانہ میں علم و ہنر
ہے ہندی کا بازار ہی گرم تر

عروس تصانیف کے تن پہ سب
سجا ہند کا ہے لباس اس سبب

مصنف کی نیت تھی جب نیک تھی
ہدایت تھی منظور حق خلق کی

کہ دو ثلث تک انسے چھاپے گئے
لکھی اقطار عالم میں شہرت لیے

خصوصاً خیان اسیر کے تئیں
دیا ایسی شہرت خدائے متیں

حرم بیچ مکہ مدینہ کے بھی
پڑھا کرتے ہیں ہندیاں اسکو ہی

مکرر مکرر چھپی ہے ہزار
یہ اس وضع پر ہی چھپی جو تھے بار

ابھی سیر اس سے خلایق نہیں
ہیں مشتاق اسکے بہت تر ہیں

نہ ہو کیوں کہ ذکر شہ کائنات
جو ہے نور سے آپکے تا وفات

مضامین لکھا ہے ایسے عجاب
نہیں ویسے رکھتی ہی کوئی کتاب

مگر ایسی ترتیب اس کی پڑی
تسلسل بھی ایسا پڑا اسکی

مگر ضمن میں چند آئے کہیں
پر یکجائے میں جمع پائے نہیں

یہ وہ اتفاق اب ہوا بے قصور
کہ وے مضمر دل کو زنگ ظہور

ہے تازہ بہار اسکو سر ایک بار
چمن پر ہو جوں تازہ فصل بہار

کہ ملحق ہوئے اس ہی نسخے چہار
عجیب و غریب و سلاست شعار

کیا حکم مجھ کو کہ لیجے قلم
صحیح معجزے چند کیجے رقم

سوا اس کے یہ عاصی عجز کیش
دو سہ نسخہ لکھا تھا گو اسکے پیش

نکلتے ہیں قرآں سے کتنے علوم
وہی سب انہیں مجمل کئے ہیں ہجوم

لکھی تصنیف پائی بہ عربی زباں
کیا ترجمہ ہیں بہ ہندی زباں

امام محدث فقیہ بر گلی
بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متیں کے ائمہ جو چار
لکھا حال میں انکے گلشن بہار

رسایل کئے اور چھوٹے بڑے
سوا اس کے لکھا ہدایت بھرے

زمانہ کو حاجت تھی جس بات کی
اسی باب میں اس نے تدوین کی

لکھی ہمت میں قاصر ہے لوگوں کا حال
نہیں عربی اور فارسی پر خیال

کیا انکو مشہور رب انام
لکھی مقبول طبع خواص و عوام

سو تصنیف کو اس پر آساں کیا
لکھی تشہیر کا اس کے ساماں کیا

نہیں کوئی شہر اور قریہ کہیں
کہ تصنیف اس کی وہاں پر نہیں

کہ دکن سے لے تا بہ ہندوستاں
ہی ہر شہر و قریہ میں اسکا نشاں

لکھی اس ملک کے شہر و دیہا میں
وہی مسجدوں محفلوں میں پڑھیں

یہ قند مکرر کی تکرار ہے
دیا مشک اذفر کی تکرار ہے

ورق گل کے رنگوں سے سر رنگ ہیں
دیا کاغذ زر کے ہم سنگ ہیں

وہ بس حسن و خوبی سی تحریر کی
ہے شیریں مقالی کسے تقریر کی

مہذب ہے بس حسن تہذیب سے
مرتب ہی بس حسن ترتیب سے

کہ نہیں معجزات انہیں مذکور ہیں
جداگانہ یکجا نہ مسطور ہیں

ارادہ تھا ملحق کریں اسکے ساتھ
جدا اک رسالہ ہے در معجزات

کہ یعنی خیان اسیر آئے نو کی
مکرر جو ہر بار چھپتی گئی نو

یہ وضع چہارم وہ چھپتی ہے جو
ہے کچھ اور ہی اسکا اک رنگ و بو

یہ لکھنے نئے نسخہ معجزات
مراد والد ماجد ائے نیک ذات

تھا لازم مجھے امتثال امر کا
سبب تھا بھی وہ خیر و برکات کا

امام غزالی کی وہ اک کتاب
جواہر قرآں کے جسکا خطاب

لکھی تشریح اخلاق میں وہ کتاب
ہے احیا کی گویا کہ لب لباب

وہ ایام تھے طالب العلمی کے
لکھی تب عمر کے سال اکیس تھے

یہ بندہ کیا اس کا بھی ترجمہ
لکھی تاریخ کا مصر کے ترجمہ

وجود سموات میں ائے ہمام — رسالہ لکھا اک ثوابت کے نام
قرار زمیں گردش آفتاب — کیا اس میں ثابت بوجہ صواب

بھی مالا بد شیخ اکبر کا بھی — کیا ترجمہ اپنا ہندی میں بھی
سیر میں رسول خدا کے مگر — نہ لکھا رسالہ کوئی خوب تر

کہ تا توشۂ حشر ہو اپنے ساتھ — عمل جب نہ ہو خیر جز سیئات
زبان و قلم سے ہو ذکر نبی — اگرچہ ہو کم یہ ہے نیکی بڑی

غنیمت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق — بھی مکنون خاطر تھا یہ اشتیاق
کیا جمع پس معجزے چند میں — خصائص بھی حضرت کے جو کچھ کہیں

جو ہیں مستند معتبر مشتہر — بیاں نظم کرتا ہوں یہ مختصر

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

سنو معجزہ کسکو کہتے ہیں اب — اگر اسکی تعریف کی ہو طلب
وہ اک فعل ہے خرق عادات کا — کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا

وہ فعل خدا ہے حقیقت میں ایک — کرشمہ اسکے ہے قدرت کا ایک
مگر ہے وساطت نبیا و نے ظہور — مقرب کا اک واسطہ ہے ضرور

وہ ایسا مقرب ہو اللہ کا — کہ جو آلۂ حق ہوا اور جارحہ
ہے قرب نوافل اسی کا مقام — بھی توحید افعال ہے اسکا نام

جو قرب نوافل میں کامل ہوا — وہی حق کا ہو آلۂ جارحہ
بھی توحید ذات و صفات خدا — وہی ہے یہ جمال حاصل کیا

ولایت ولی کی رسل کی ہو یا — یہی ہے مقام اس کے آغاز کا
پس اس قرب میں حق ہی فاعل رہے — کہ ظاہر ہے آلۂ حق کرے

حقیقت میں حق بات کرتا ہے جان — تو گرتی ہے ظاہر سے یہ زباں
کہ ہے جانکی جارحہ یہ زبان — نکلتا زباں سے جو کہتا ہے جان

بھی قرآں کو ہم سب اسی واسطے — یقیناً کلام خدا جانتے
ہے حالانکہ ظاہر نبی کا کلام — نبی کے زباں سے سنے ہیں تمام

نہ سمجھے جو اس کو کلام خدا — حقیقت میں پس وہ تو کافر ہوا
جو ہو دیکھتا آلۂ چشم سے — جو سنتا ہے آلہ سے اس گوش کے

کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے — یہی جان ہی جان ہی جانئے
ہے مردے کو بھی گو کہ چشم و زباں — نہ دیکھے نہ بولے نہیں کیونکہ جاں

غرض اس طرح خرق عادت کا کام — حقیقت میں کرتا ہے رب الانام
یہ ظاہر کرے اسکو وہ جارحہ — رسالت کا جس نے کہ دعویٰ کیا

اسیواسطے نسبت اس کام کی — طرف جارحہ کے ہی ہوتی گئی
کہیں یہ پیمبر کا ہے معجزہ — کرامت کہیں گر ولی نے کیا

یہ نسبت مجازی ہے اور ظاہری — حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی
طریق شریعت یہی ہے یہی — شریعت ہی وابستہ ظاہر پہ تھی

شریعت میں ظاہر پہ ہی حکم ہو — یہی حکم ہے قاضی شرع کو
سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جان — کہے شرع دیکھے سنے آنکھ کان

نہ لے چور کا جان اسیواسطے — مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے
غرض شرع کی راہ سے معجزہ — ہے فعل نبی گو ہے فعل خدا

حقائق اگر پوچھیں کچھ اور ہے — طریقت کا کچھ اور ہی طور ہے
حقیقت پہ ہی حکم چلتا ہے واں — مجازی کا واں نہیں نام و نشاں

حقیقت ہر اک چیز کی واں کھلے — نہ کچھ اعتبار ظواہر رہے
یہ اہل حقائق ہیں کہتے تمام — کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام

کرامت ولی کی ہو یا معجزہ — ہے عالم کا ہر فعل فعل خدا
اگرچہ کہ افعال ظاہر ہوں لاکھ — خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ اک بات ہی بس کہ اسرار کی	شریعت میں اس سے خموشی بھلی	طریقت میں سالک قدم جب رکھے	بھی قرب نوافل جب اس پر کھلے
یہ اسرار بتلادیں اپنا اجمال	کریں صاحب حال سے قیل قال	یہ قرب نوافل کا سب فہم و بوجھ	سو پہلے سفر میں کریں جب عروج
بھی پورا عروج و شہود و فنا	یہ اجمال اسمیں کوئی پائے گا	بھی قرب فرائض کا ہوئے حصول	سو جب سفر چارم میں پورا نزول
سو ان کے وہ قرب جملہ چہار	عروجی نزولی سفر ہیں جو چار	یہ سب کا بیاں شرح و تحقیق سے	کتب میں لکھا اپنے تدقیق سے
مرا پیر و استاد قطب زماں	حقائق پناہ و کرامت نشاں	ہم اب رہ سے کرتے ہیں عطف عناں	پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زباں
	چلے توسن خامہ اس راہ پر	جو ہے معجزوں کا بیان سیر	

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں سبھی	جو ظاہر ہوا ہے ز دست نبی	ہے قرآن اکرم عظیم و جلیل	جو برہان قاطع ہے روشن دلیل
کسی معجزے کو نہ یہ شان ہے	ہے ہر معجزہ جسم یہ جان ہے	کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا	تمام وہ اسی وقت میں ہو چکا
پر ایسا ہے یہ معجزہ دیکھئے	قیامت تلک بھی جو باقی رہے	نہ اسمیں تغیر تبدل کچھ آئے	نہ تحریف و تصحیف کو اسمیں جائے
کہ محفوظ اسکو رکھا ہے خدا	رکھا لوح محفوظ او پر لکھا	اگرچہ کہ گزرے ہیں صد ہا برس	نہ دشمن بھی کچھ کر سکے کم سرس
نہ الحاق بھی اسمیں کچھ کر سکے	نکالیں نہ اک حرف کو جائے سے	یہ توریت و انجیل میں دیکھئے	کہ تحریف خود دوستاں ہی کئی
امام مبیں اور کتاب مبیں	خدا نے کہا ہے یہ حبل متیں	صحیفے کتابیں خدا کے سبھی	ہوئے درج ہیں ایک قرآں ہی میں
ہیں قرآں کے جتنے مضامیں تمام	وہی ہیں مندرج فاتحہ میں تمام	جو مضموں ہے در سورۂ فاتحہ	وہ ہے سب لکھے بسم اللہ کا حرف با
علوم ہمہ اولیں آخریں	علوم ہمہ انبیا مرسلیں	ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم	ہیں قرآں میں ہی آگئے سب ہجوم
سراسر ہدایت نصیحت ہے وہ	شریعت طریقت حقیقت ہے وہ	کیا ہے سب اگلی شریعت کو نسخ	سب اگلے کتب پر کھچا خط نسخ
شہیر و قوی معجزہ ہے وہی	وہی تبصرہ و تذکرہ ہے وہی	وہ ظاہر ہیں گرچہ ہے اک معجزہ	بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا
جو ہے انا اعطینا سورہ قصیر	وہ خود ایک ہی معجزہ بس کبیر	نبی بولے فصحائے کفار کو	تم اس سورہ سا ایک بنا لائیو
تو وے سب کے سب اس سے عاجز رہے	نہ کوئی آیت ایسی بنا لا سکے	سو ہم کو معلوم اس بات سے	کہ قرآں میں ہیں بہت معجزے
کہ اس چھوٹے سورہ کے مقدار میں	ہیں قرآں میں جتنی بھری آیتیں	ہے آیت ہر اک اسمیں اک معجزہ	ہے قرآن یک بر ہے لک معجزہ
بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح	جو مردوں کو زندہ کئے بس صریح	اڑائے پرندے بنا خاک کے	بھی کوڑھی عذابی کو اچھے کئے
وہ اعجاز قرآں کا ادنےٰ ہیں	ہے ان معجزوں سے بھی بڑھکر کہیں	کہ عیسیٰ کے وہی جو کہ تھے معجزے	نہیں دخل کچھ ایک انمیں کسے
مگر یہ جو قرآں ہے عربی زباں	تھی عربی ہی ان کا فرو بھی زباں	لغات اسکے تھے وے سبھی جانتے	بھی ہر لفظ و معنے کو پہچانتے

فصاحت بلاغت خطابت و شعر / تھی گویا کسب انکا اور پیشہ خیر
وہی انکا لہجہ تھا اور بول چال / وہی انکا آپس میں تھا قیل و قال
سو ہوئے باوجود اس کے عاجز رہے / اک آیت نہ ایسی بنا لا سکے
کہنے متفق ہو کے وہی سب مگر / لیقس لیس ہذا کلام البشر
یہ ثابت ہوا اب کلام مبیں / ہے اعجاز جیسے نہ دوجا کہیں
جو نقل اپنا لائے سو عاجز کیا / یہ اک وجہ مجمل ہے اعجاز کا
اگر طور تفصیل سے دیکھئے / بہت ہیں وجوہ اس کے اعجاز کے
علوم شریعت میں فاضل جو ہیں / حقایق معارف میں کامل جو ہیں
وہ جب دیکھتے ہیں وہ علم سے / تو پاتے ہیں اسمیں بہت معجزے
چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں / فصاحت بلاغت کی سب صورتیں
معانی بہت لفظ ایجاز ہے / ظواہر میں باطن کا دربار ہے
ہیں اک سکو ظاہر تو باطن ہیں سات / ہے اک علم بارز تو کامن ہیں سات
جو ظاہر کے علما ہیں وے کچھ لئے / جو باطن کے عرفا ہیں کچھ لئے
قناعت کسی نے کی ہی پوست پر / کوئی مغز بھی ہاتھ لایا مگر
رسائی کوئی خاص نہ وہ کرے / تو بطن سوم کے نہ اوپر بڑھے
لیقس بطن چارم کو حق کے سوا / ملک اور مرسل بھی نہیں پا سکا
جو باطن کو ہی لیوے ظاہر کو چھوڑ / وہ زندیق و ملحد ہے اور دیں کا چور
یہ انکار باطن جو ظاہر ہی لے / معتبر ہے وہ صاحب پوست سے
محقق ہے ہر دو میں کامل ہے جو / وہی عالم و عارف راہ جو

۲- معجزہ معراج شریف

ہے معراج جو معجزہ دوسرا / عجیب و غریب اور معتبر بڑا
اخص خصائص ہے وہ شاہ کا / نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا
اولوالعزم یا کوئی نبی کے تئیں / خدا نے یہ فضیلت دیا ہی نہیں
کہ براق اور پر وہ ہو کر سوار / جو جنت سے بھیجا تھا پروردگار
حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک / وہاں سے بھی ساتوں سمٰوات تک
بھی جنت کے دیکھے ہیں نعمات سب / جہنم کے دیکھے ہیں درکات سب
وہاں سے سر عرش پر تھا قدم / وہاں سے چلے تا بہ لوح و قلم
وہانسے گئے لامکانیں گزر / خدا کے تئیں دیکھے از چشم سر
بنے قاب قوسین کے درمیاں / دنیٰ کا وہیں پائے راز نہاں
وہانسے لے رخصت کل آئے جب / تو تھا فرش خاص ان کا گرم تب
مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں / ہے اک طرفۃ العین کے درمیاں
یہاں عقل انسان کی حیران ہے / یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا شان ہے
کہاں موسیٰ جو رب ارنی کہا / الٰہی جمال اپنا مجھ کو دکھا
دیا ہے جواب انکو اللہ نے / ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے
ترے حشم سر کو کہاں یہ مجال / کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال
غرض اک تجلی کو دیکر کوہ طور / تو چمکایا از عالم قدس و نور
کلیم اللہ بے ہوش ہو گر پڑا / بھی وہ طور سینین ہی جل گیا
ہمارے پیمبر کا رتبہ ہے کیا / ملاقات کے واسطے خود خدا
سواری سے بلوایا اپنے حضور / زمیں سے لی تا عالم قدس و نور
فرشتہ بھی لے نور کی مشعلیں / مبارک سواری کے آگے رہیں
ہزاروں فرشتہ کمر باندھ کے / شہانہ جلو میں چلے آپ کے
مقرب ملک جو ہیں جبریل سے / سرافیل سے اور میکائیل سے
رکاب و لگام آپ کی تھام لے / چلیں طرقوا طرقوا بولتے
اسی طرح منزل ہر اک طے ہوئی / یہ ناسوت کی اور ملکوت کی
جہاں پر ہو ملکوت کا انتہا / اسے کہتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ
جب اس سے بھی جا کے آگے رہیں / قدم عالم نور میں جا رکھیں

نہ ہمراہی حضرت کی کوئی کرسکا — مقرب فرشتوں کو یارا نہ تھا
نہ روح امیں سا فرشتہ جلیل — ملائے تو حضرت کہا جبرئیل
اگر یک سر موئے برتر پرم — فروغ تجلیٰ بہ سوزد پرم
چلے واں سے جب جھکتے ہی انس میں — تو پہونچے ہیں آ عالم قدس میں
ملاقات اس حشیم سر سے ہوئی — اٹھا پردہ از روئے سر خفی
کہ حضرت اونگاہ میں جا کھڑے — معبر ہے جو قاب قوسین سے
خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا — کہ اے میرے محبوب نزدیک آ
اے محبوب میرے ائی مہر سے حبیب — ابھی آ ئیے پاس میرے قریب
خطاب ایسے آنے لگے دمبدم — تو حضرت بڑھاتے تھے اک اک قدم
چلے چھوڑ کثرت شیونات کی — ملی منزل احدیت ذات کی
یہاں ادن منی کی آواز ہے — دنی اور تدلیٰ ہی کا راز ہے
نہیں قرب ور وصل میں فصل ہے — نہ وحدت میں کثرت کو کچھ دخل ہے
کہاں موسیٰ اور یہ مدارج کہاں — شہ انبیا کے معارج کہاں
مرا والد ماجد و قبلہ گاہ — جو ہے مولوی عبدحی دین پناہ
یہ تفصیل احوال معراج کا — بہار نبوت میں سب لکھ چکا
اسی واسطے میں نے کی اختیار — یہاں ذکر معراج میں اختصار

معجزۂ شق القمر

معظم ہے یہ معجزہ تیسرا — کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا
تصرف ہے حضرت کے اعجاز کا — کہ جو عالم علوی اوپر چلا
نہ کوئی پیمبر سے صادر ہوا — نہ کوئی نبی ایسا ظاہر کیا
صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر — سنو تابعیں سے بھی جم غفیر
روایت یہ کی ہے کہ کفار نے — کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے
رسالت کے دعوے میں گر ہے ثبوت — تو دو ٹکڑے اس چاند کے کیجیو
اشارت پس انگلی سے کی آپ نے — وہیں چاند کے ٹکڑے دو ہو چکے
سوا اک ٹکڑا لوگوں کو آیا نظر — ہے مکہ میں کوہ حرا کے اوپر
تھا ٹکڑا اوگرا اسکے نیچے عیاں — پہاڑ ان دو ٹکڑوں کے تھا درمیاں
کیا حکم حضرت نے اے حاضرو — گواہ اس نشانی پہ تم سب رہو
روایت ہی یہ مستند معتبر — کتب سے حدیثوں کے اے باخبر
روایت تواتر کو پہونچی ہے یہ — گواہ نص قرآں کو رکھتی ہے یہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

صحیحین سے کتابوں میں سب — صحیح طریقوں سے مروی ہے جب
کہی متقدمین اور متاخرین — ہوئے متفق اس پہ سب اہل دیں
پس اب شک کی گنجائش اس میں نہیں — یہ بعض اہل بدعت نہ لاویں یقیں
دیے کرتے ہیں کفار کی پیروی — جو کفار گمراہ ہیں فلسفی
جو زندیق ہیں بعضے اور ملحدیں — نہیں لاتے ہیں وے بھی اس پر یقیں
ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ — نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا
کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی — تب از چشم خود دیکھے کفار بھی
ابوجہل تھا جو سر اشقیا — اسے دیکھ کر ہٰذا سحر کہا
کہا یعنی لوگوں کو وہ بے حیا — محمد تمہارے یہ جادو کیا
جواب اسکو بعضے دیے یوں پکار — کہ اے کافر بے حیا نابکار
اگر ہو وی جادو ہو یہیں لئے ہی — نہ ساری جہان پہ چلیگا کبھی
ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ — علانیہ عالم پہ ظاہر ہوا
مسافر جو تب ور سے آئے تھے — کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے
بہت سے نجومی بھی دیکھے ہیں تب — لکھی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں سب
بھی اسوقت راجہ جو تھا بھوجکا — نظر کر کے حیرت ہی کرنے لگا
لکھی اور اور ملکوں میں یہ واقعہ — نظر آیا سب لوگوں کو بر ملا

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر / نہ یہ واقعہ آیا ہوگا نظر
تو شاید کہ وے خواب غفلت میں تھے / و یا ابر تھا دیکھتے ہیں اسلئے
سوا اس کے حضرت نے یہ معجزہ / یقیں اک ہی لحظے میں واقع کیا
نہ لازم ہے اس ایک لحظے میں ہی / نظر کریں عالم جہاں کے سبھی

۴۔ معجزہ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا

عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہوا ماہتاب / ہوا حکم حضرت سے جو آفتاب
کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمیں / کئے حکم حضرت پھر آیا وہیں
ہے مروی ز اسما بنت عمیس / کہ خیبر کے غزوہ کے دن اے انیس
خدا وحی نازل کیا شاہ پر / علی کے تھا تب گود میں شہ کا سر
سو لیٹے تھے یونہی وہ عالیجناب / یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
نماز عصر کی نہیں پڑھے تھے علی / گیا وقت تو پھر قضا ہو چکی
گئی خود سی جب حالت بیخودی / ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں ویونہی علی
کہے اسنے تب سید المرسلیںؐ / نماز عصر کی تم پڑھے یا نہیں
علی بولے نہیں یا رسول خدا / کہ تھا گود میں میرے سر آپکا
کہے حضرت اے رب یہ بندہ ترا / نماز عصر کی نہیں ادا کر سکا
کہ مشغول وہ تیری طاعت میں تھا / کہ تیرے نبی کی اطاعت میں تھا
الہی پھرا دیجئے آفتاب / علی تا کہ پڑھ لے نماز اب شتاب
کہے اسما ہیں میں نے دیکھا عجب / کیا ہے طلوع پھر بعد غروب
نکل آئی ہے دھوپ تب جو تبر / میں دیکھی پہاڑ اور زمیں کے اوپر
علی پڑھ لئے تب نماز عصر کی / یہ کیا شان تھی حضرت کے اعجاز کی

۵ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں۔

ثنا یہ بھی مشہور ہے معجزہ / جو حضرت سے صادر ہوا بارہا
طریق اس روایت کے ہیں بیشتر / ہیں بس مستند معتبر مشتہر
بہت راویوں سے روایت ہے کی / تواتر کو پہونچی ہے وہ معنوی
کہ پانی کی نہریں کئی ہیں رواں / مبارک جو حضرت کے تھی انگلیاں
نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی / جو گزرے ہیں آگے رسول و نبی
صحیحین میں یہ حدیث آئی ہے / انس نے روایت جو سنوائی ہے
میں دیکھا کہ یکوقت پانی نتھا / کبھی وقت نماز جو گر ہو چکا
اگرچہ کہ لوگوں نے کی جستجو / نہ پایا ہے پانی کہ کریں وضو
مگر خاص حضرت کے ہی واسطے / ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے
لے پانی کی بدنی شہ کائنات / رکھے ہیں تب اس آب میں اپنا ہاتھ
انس بولتا ہے کہ بے ارتیاب / لگا جوش کرنے وہ اس قدر آب
کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا / جو انگلی سے حضرت کے جاری ہوا
کئے حکم لوگوں کو تب کیجئے وضو / کئے تین سو شخص اس سے وضو

۶۔ معجزہ ایضاً

حدیث اک صحیحین میں آئی ہے / روایت یہ جابر نے سنوائی ہے
کہ روز حدیبیہ ہم لوگ سب / ہوئے تشنگی سے ہیں بیتاب جب
تھا اک بدنی پانی جو حضرت کے پاس / لگے شاہ کے آنے لوگ آس پاس
کہے شاہ اے لوگ کیوں آئے ہو / تمہارا ہے کیا حال سنوائے تو
کہے سب کہ اک قطرہ پانی نہیں / وضو کرنے پینے کو اے شاہ دیں
نہیں ہے سوا اس قدر آب کے / جو یک بدنی نزدیک ہے آپ کے
رکھے ہات بدنی میں اپنا نبی / لگا مارنے جوش پانی تبھی
کرے چشمہ پانی کا جس طرح جوش / کئے لوگ اس سے وضو اور نوش
سوال یہ کیا کوئی جابر سے جب / کہو کہ کتنے تھے تم لوگ سب
کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ اگر / سبھوں کو بس آتا تھا وہ آب تر

اگر یانزدہ سو ہی اسوقت تھے
جو سیراب اس آب سے ہو چکے

بھی جنگ ہو واط اندر ائی یار نیک
ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک

ہوا ظاہر ایسا ہے اک معجزہ
بہ جنگ تبوک از رسول خدا

یہ فاروق نے یوں روایت ہے کی
کہ لشکر میں تب تنگی پانی کی تھی

نچوڑا نکے یوٹھونکا پانی سبھی
پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی

مبارک وہ ہاتھوں کو اپنے نبی
اٹھائے ہیں درگاہ حق میں تبھی

کہ سیراب سب اہل لشکر ہوئے
بھی مشک اور برتن سبھوں کے بھرے

روایت ہے در موضع ذی المجاز
چھپا کے تھے ہمرہ شہ سرفراز

پس آپ اونٹ پر سے اتر کر وہیں
مبارک قدم مارے تب بر زمیں

روایت بہت ایسے ہی آئی ہیں
کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں

عجب کیا کہ یاں چشمہ جاری کریں
ہے کوثر بھی تو آپکے ہاتھ میں

ہوں جب گرمی حشر سے تشنہ کام
پلادیں انہیں پانی خیر الانام

یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے
شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کئے

جو جنت میں بہتی ہیں نہریں چہار

۷۔ معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم نے کی
بھی یونہی امام احمد و بیہقی

انس سے روایت ہے یہ جانیے
حدیث ابن شاہین کی دیکھیے

یہاں تک وہی مردم پیاسے ہوئے
کہ اونٹوں کو نحر اپنے کرنے لگے

کی حضرت سے تب عرض تو کرنے
کہ حق پاس حضرت دعا کیجیے

اٹھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھی
برسنے لگی بارش اس زور سے

۸۔ معجزہ

لگے کہنے بوطالب اس شاہ سے
کہ شدت سے اب تشنگی ہے مجھے

تو پانی کا فوارہ اڑنے لگا
کہے نوش جاں کیجیے ای چچا

تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے
کہ اعجاز کا حسن انداز ہے

قیامت میں سب اولین آخریں
لے آدم سے عیسیٰ تلک مرسلیں

وہ اک حوض کوثر پہ ہیں انحصا
نکلوائی انگلیوں سے چشمہ ہزار

کئے انگلیوں سے جو نہریں رواں
اسی کے ہو پانی کا کوثر وہاں

سو انکے ہی نکلی ہیں انگلیوں سے چار

وے معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی ۔ ۹ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبی
جو کھانے میں بھی زیادت ہوئی

روایت ہے جابر سے ائی نیکخو
بخاری و مسلم میں آئی ہے جو

بھی رُوئے مبارک یہ اس شاہ کے
بہت بھوک کے ظاہر آثار تھے

وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں
یہ تھوڑی سی جو تھی لے آئی تب

اور میں گوشت کو دیگ میں ڈالکر
کیا عرض جا نزد خیر البشر

یہ حاضر ہے تشریف لے آئیے
تناول مع چند تن کیجیے

کئے حکم یہ مجھ کو شاہ خیار
میں آنے تلک تم کرو انتظار

سو تشریف لائے ہیں شاہ خیار
لے آئے صحابہ کو ساتھ یکہزار

وہ کھانے سے جو تھا خوراک ایک کا
نبی نے سبھوں کو اگھانے کیا

کہ میں جنگ خندق کے ایام میں
نظر کی تو لوگونپہ میں کرتبیں

میں تب اپنی عورت سے پوچھیاں گا
ہے کھانیکی کچھ چیز تو جلد لا

وہ تیار کی پیسکر اسکے تئیں
کیا ذبح بکری کے بچے کو میں

کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جو تھی
لحم ایک بزغالہ کا ائے نبی

کہے سب صحابہ کو خیر البشر
سب آؤ کہ دعوت ہے جابر کے گھر

اتارو نہ دیگ اور پکاؤ نہ نان
میں کہہ چھوڑ اسطرح اپنی بیاں

خمیر اور بھی گوشت کی دیگ کو
لیجا کر رکھا شہ کے میں روبرو

مبارک لعاب اسمیں کچھ ڈالکے / کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے
پس ایسا ہی تیار ہمنے کیا / کہ جسطرح فرمائے شاہ ہدا
ہوئیں روٹیاں اس سی اتنی تیار / کہ سیری سے کھائے ہیں لوگ ہزار

۱۰ معجزہ ایضاً

تھا لوگوں پہ صدمہ بڑا بھوک کا / کہ الجوع کا ہر جا آواز تھا
جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس / دعا کیجے منگوا کے اے شاہ ناس
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو / کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیو
کوئی اک مٹھی دالا لے آیا واب / کسی نے لے آیا ہے اک ٹکڑا نان
کی حضرت نے برکت کی خاطر دعا / ظہور اس میں برکت کا اتنا ہوا
سبھی اہل لشکر تناول کئے / فراغت سے سیری سے سب کھا چکے
کہ حاضر تھے اس وقت جو غازیاں / سو تھے جملہ ستر ہزار امیاں
کہ نیں کوئی معبود حق کے سوا / کہ تحقیق ہوں میں رسول خدا

۱۱ معجزہ ایضاً

کہا شاہ نے کیا ہے کچھ تیری پاس / کہا میں فرا خرما ہے میری پاس
میں وہ توشہ دان لانکے حاضر کیا / لے اک مٹھی اس سی رسول خدا
کہ لولے بلا لائیے لوگ کو / کہ وے لوگ دس دس سی زاید ہو
کئے حکم پھر میرے تئیں بعد ازاں / لجا بوہریرہ ترا توشہ دان
یہ خالی نہ کر تو کسی وقت اسے / کبھی اسکو مت گن کبھی دیکھکے
اسی طرح سے گزرے ہیں سالہا / تھے جبتک کہ زندہ رسول خدا
خلافت کئے حضرت عثمان بھی / شہادت بھی عثمان کی ہو چکی
کھجور اس سے کتنے وسق نیکے پر / دیا راہ حق میں فقیروں کے تئیں
وسق کہتے ہیں ساٹھ ہی صاع کو / ترے سیر سے اکیسو تیس ہو
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں / ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں

کئے حکم دیجے نہ کوئی بجھیں / کریں نان تیار دو عورتیں
پکاتے رہیں روٹیاں پے بہ پے / نہ آٹے میں ہرگز کمی آئی ہے
ابھی دیگ میں گوشت باقی رہا / اور آٹا بھی باقی رہا نان کا
روایت ہے کی بوہریرہ نے ایک / کہ جنگ تبوک اندر ای یار نیک
عمر نے کی عرض ای رسول خدا / برا حال ہے بھوک سے لوگ کا
کہ تا اسمیں برکت کا ہووے نزول / کئے عرض کو انکے حضرت قبول
پس اک سفرۂ عام چونا گیا / کھجور ایک صاع کوئی لا کر رکھا
بس اس قدر یہ تین ہی چیز بھیں / جو لوگوں نے سفرہ پہ لا کر رکھیں
کہ لشکر میں باسن تھی جتنے تمام / بھرے سب اعجاز خیر الانام
ابھی اس سی کچھ توشہ باقی رہا / صحیح اک روایت سے ثابت ہوا
نظر کرکے حضرت نے یہ معجزہ / شہادت میں اپنی زباں کی ہے وا
خدا سے ملے اس گواہی سی جو / نہ زنہار جنت سے وہ دور ہو
روایت کیا بوہریرہ ہمام / کہ اک جنگ میں لوگ بھوکے تمام
جو خرمے کے دانہ تھے اس میں ہی / تھے اکیس یا نو د و بیس ہی
کئے اسمیں برکت کے خاطر دعا / خدا اسمیں برکت تب ایسی دیا
سو دس میں ہی شخص آکے کھانے لگے / یونہی لوگ لشکر کے سب کھا چکے
لیا کر اسی توشہ دان سے ترے / تجھے جتنی جس وقت حاجت پڑے
پس اس سے میں ہر روز کھانے لگا / بھی لوگوں کو سیر کھلاتا رہا
نبی صدیق اکبر خلافت کئے / اور حضرت عمر بھی خلافت کئے
یہ مدت تلک توشہ دان وہ مرا / تھا میں اس سی یونہی خرچتا رہا
لیا تا تلک کیا خرچ اس سی یقیں / پہ اسمیں کمی کچھ بھی آئی نہیں
ہے یا نام اک اونٹ کے بوجھ کا / دیا ایسے کتنے وسق بارہا۔
کئی بار ایسے ہی واقع ہوئے / مطول کتابوں میں ہے دیکھئے

کہ برکت کی خاطر دعا شہ نے کی
تو کھانے کی قلت میں کثرت ہوئی
تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ
ہمارے جو حضرت سے ظاہر ہوا
مسیح مائدہ لائے جو ایک بار
خدا کیجئے ایسے یاں صد ہزار
سر اسرائیل کے ہی لئے تھا وہ خوان
تھے اس خوان کے مہمان ساری جہان
جہان کیا ملک اور رب انس و جان
ہیں اس خوان کے دعوتی میہمان

وے معجزے جو حیوانات حضرت سے کلام کئے۔ ۱۲ معجزہ۔

بھی از جملہ معجزات نبی
سنا چاہئے ہے یہ اعجاز بھی
کریں چارپائے نبی سے کلام
رہے زیر فرمان خیر الانام
مطیع و مسخر ہو جوں آدمی
بہ امر شریعت و دین نبی
سعادت کا قرعہ پڑھے جسکے نام
سو جس طرح منقاد خیر الانام
اسی طرح حیوان بھی لا کلام
اطاعت کریں شاہ کی اور کلام
چنانچہ روایت ہے اک اونٹ نے
شکایت کی حضرت کے پاس آنکے
عشا کی نہ پڑھ کر نماز اے نبی
فلاں لوگ سوتے ہیں ہر شب سبھی
مجھے خوف اس بات کا ہے یقیں
کہ ان پر عذاب آوے حق سے کہیں
پس اس قوم کو شاہ بلوائے ہیں
اور اس خواب سے منع فرمائے ہیں
یہاں سمجھو عبرت اے مومنو
نمازوں کی اپنے حفاظت کرو
کہ دنیا کے کاموں سے یا نیند میں
نہ کھوؤ تم اللہ کی طاعتیں
عبادت اگر چھوڑ لے یکوقت کی
عذابوں کی آفت تمہیں آئیگی
تم آخر یقیں نوع انسان ہو
نہ حیوان سے بھی گزر جائیو
کہ ترک عبادت سے اللہ کے
وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھئے
رکھے بے نمازی سے نفرت ہی کیا
بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہے کیا
نہ اس قدر انسان کو گر پاس ہو
وہ انسان نہیں بلکہ نسناس ہو
عبادتیں سنگ و شجر بھی تمام
کئے ہیں ادب سے قعود و قیام
رکوع عبادت میں شام و سحر
جھکائے ہیں سر اپنے رب جا بوذر
جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا
دیا کاہلی سے قضا کر دیا
تو کیا کہئے اسکو خدا کی پناہ
عبادت کی توفیق دیوے الٰہ

۱۳ معجزہ ایضاً

نسائی انس سے روایت کیا
جنید انصاریوں پاس اک اونٹ تھا
وے جاتے ہیں جب ذبح کرنے اسے
شکایت کیا انکی آ شاہ سے
نبی اسکے حق میں سفارش کئے
دیا چھوڑ ہے یاں آپ ہی سو الم
ہے دوسری روایت کہ انصاریاں
شکایت کئے نزد شاہ جہاں
ہمارا جو اک اونٹ ہے اے نبی
ہے کرتا ہمارے سے اب سرکشی
نہ پانی وغیرہ کا بوجھ ہی اٹھائے
زراعت ہماری کہیں سوکھ جائے
گئے باغ کو انکے خیر الوریٰ
وہ اونٹ آکے حضرت کو سجدہ کیا
پکڑ بال کو اس کی پیشانی کے
لگائے کام کا حکم حضرت اسے
پس اس وقت ہی اونٹ اے خبیر
لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر

۱۴ معجزہ ایضاً

انس سے ہے مروی کہ حضرت نبی
جناب ابو بکر و فاروق بھی
گئے باغ کو تھا جو انصاری کا
تھا اک بکرا اس شہ کو سجدہ کیا

۱۵ معجزہ ایضاً

روایت ہے اک بو ہریرہ کیا
کہ اک بار یہ واقعہ ہو دیا
لیا داب بکری کو اک بھیڑیا
تو بکری کو راعی چھڑانے لگا
کہا اس کے تئیں بھیڑیا اے فلاں
خدا سے ذرا خوف کر اس ماں
دیا رزق رزاق نے جو مجھے
نہ تو اس کو مجھ سے چھڑا لیجئے

عجب کر کے راعی کہا اس مقام　کرے بھیڑیا آدمی سا کلام
کہ پیغمبر حق کو تو چھوڑ کے　کھڑا ہے یہ بکری ہی کے واسطے
کوئی حق کے پاس اس سے بہتر نہیں　کوئی ایسا معظم پیمبر نہیں
ملک حور و جنت کے غلماں تمام　کریں انتظار اس کا بس صبح و شام
وہ پیغامبر کے ترے درمیاں　نہیں کوئی حائل ہے جز ای فلاں
ہو لشکر میں جا داخل اللہ کے　کہ ایماں و اسلام لے آئیے
کہا بھیڑیا میں چراتا رہوں　تو آئے تلک میں حفاظت کروں
اذاں کا ہوا حکم بولے اذاں　فراہم ہوئے لوگ سب اس زماں
جو کچھ قصہ گزرا تھا بولا سبھی　یہودی تھا وہ لایا ایماں بھی
یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا　پکڑ بکری اک بھیڑیئے کو دیا
شہادت رسالت پہ شہ کی دیا　تھا حیوان کیا بات انسان کا

کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں　زیادہ عجب اس سے یہ ہے یقیں
نہ مبعوث حق کے طرف سے ہوا　کوئی ایسا رسول و نبی دوسرا
کھلے اس پہ جنت کے ابواب ہیں　بھی اہل جنت اسکے اصحاب ہیں
کہ راہ خدا میں وے دے اپنا جان　خراماں چلے سوی باغ جناں
مگر ٹبہ چھوٹا سا اس کوہ کا　تو پس اسکی خدمت میں اب جلد جا
کہا راعی جاؤں ابھی یاں سے میں　چراتا رہے کون بکروں کے تئیں
مدینے طرف راعی پھر چل دیا　کہا جاکے حضرت سے سب ماجرا
کئے حکم راعی کو خیر البشر　جو دیکھا سنا ہی سب اظہار کر
ہے جنگل طرف جاکے کیا دیکھتا　کہ وہ بھیڑیا ہے چراتا کھڑا
بحمد اللہ کیسا ہے یہ معجزا　چرایا جو بکروں کو ہے بھیڑیا

١٦ معجزہ ایضاً

بھی ابن عساکر روایت کیا　کئے فتح خیبر جو خیر الورا
کہا یا نبی ہوں میں ابن شہاب　یزید اسم میرا اے عالی جناب
کسی نے خدا کے پیمبر سوا　نہیں پیٹھ پر انکے ہرگز چڑھا
پیمبر بھی اے سید المرسلیں　سوا آپ کے اور کوئی نہیں
میں تھا اسکے آگے یہودی کے پاس　ہوا شوق جب یا نبی خیر ناس
مجھے بھوکا رکھ چھوڑا پس وہ یہود　میں پس اپنی خدمت میں آیا ہوں خود
پھر اس شاہ کے پاس پہنچ گیا　ہمیشہ سواری میں حضرت کے تھا
کبھی اسکو فرماتے خیر الورا　فلاں شخص کو جا بلالے کے آ
وہ شخص آ آ کرتا اشارہ اسے　کہ فرمائے ہیں یاد حضرت تجھے
وفات اس شہنشاہ کا جب ہوا　تو یعفور غم سے تڑپنے لگا
کسی آدمی کو نہ ہو اس قدر　یہ عشق و محبت نبی سے اگر
نہ یعفور سا جب وہ حیوان ہے　نہ حیواں کی بھی اسے شان ہے

کیا خر یک آکے حضرت سے بات　تو نام اوس کا پوچھے شہ کائنات
کہا ساٹھ خچر تلک اے نبی　ہوئے نسل سے میرے دادا کے ہی
مرے جد کے اولاد سے اب کہیں　سوا میرے اور کوئی باقی نہیں
میں امید رکھتا تھا اور انتظار　میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار
میں عمداً یہی کام کرنے لگا　سواری میں اسکی لنگڑانے لگا
کہے شاہ اب رہ تو بے درد و غم　ترا نام یعفور رکھتے ہیں ہم
اثر اس پہ حضرت کے اعجاز کا　لکھے کیا کہے کیا کہ کس قدر تھا
تو ہوتے ہی حکم شہ انبیا　وہاں جاکے سر سے ہی در ٹھوکتا
سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام　یہ اعجاز حضرت کا تھا لاکلام
جدائی نہ حضرت کی جب سہہ سکا　گرا آپ کو باوڑی میں موا
وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے　کہ حیوان سے بدتر انسان ہے
وہ انسان نہیں بلکہ نسناسؔ ہے　نہ حیواں کی بھی اسمیں بو باس ہے

ؔ یک جانور ہوتا ہے انسان کی شکل کا

آلہی بہ عشق شہ انبیا
ہمارے دل و جاں کو کیجے فدا

١٧ معجزہ ایضاً

وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے
جو مشہور ہے اور مقبول ہے
نکل آئی ایک ہرنی حضرت کے پاس
بچھڑے ہیں وہ اسکا خود خیر ناس
بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے
وہ ختم الرسل سید الناس سے
روایت بہت ایسے پائے ثبات
کہ حیوان حضرت سے کرتے تھے بات
بھی حیوان پر شاہ کے معجزے
ہزاروں ہزاروں جو واقع ہوئے
روایت ہے لشکر میں اک وز بھی
کہ لوگوں کو از بسکہ تھی تشنگی
ہوا اس سے سیراب لشکر تمام
تھے سب تین سو شخص وے نیکنام
عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں
نباتات اسکی تسخیر میں جب ہیں

وے معجزے جو جماد و نبات یعنے سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی ١٨ معجزے

روایت کی اسطرح سے ترمذی
علی نے کہا ہے کہ میں اور نبی
سو حضرت کو وہ کہتا میں نے سنا
سلامٌ علیک اے رسول خدا
بہت سے روایات یہاں آئے ہیں
کہ جھاڑوں کو وہ شاہ بلواتے ہیں
سلام اور گواہی رسالت پہ دے
چلا جاتے گر حکم حضرت کئے
روایت بریدہ سے کی اسلمی
بھی ارباب تحقیق نے نقل کی
اس اعرابی کو بولے حضرت رسول
فلاں جھاڑ کے پاس تو جاکے بول
اکھڑا زمیں سے جڑ و نکے تئیں
چلا کھینچتا چیرتا یہ زمیں
کیا عرض اعرابی اس شاہ سے
چلا جانے پھر اسکو فرمائے
لگا کہنے اعرابی حیران ہو
ہو گر حکم سجدہ کروں آپکو
اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں
مگر ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں
ہوا یاں سے معلوم اک مسئلہ
کہ جائز قدمبوس کرنا ہوا

٢٠ معجزہ ایضاً

پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک
گواہی رسالت پہ چاہا ہے ایک
وہیں چل دیا وہ زمیں چیر کے
گواہی طلب اس سے کی شاہ نے
گواہی سے فارغ ہوا جب شجر
چلا اسطرح اپنی پھر جائے پر
عجب کیا نباتات باتیں کریں
مسخر ہیں شاہ کے حکم میں
لگا سنگ کو ہاتھ جب شاہ کا
ہوا سخت پتھر بھی موم سا

ہو بیرون مکہ چلے اکوقت
جو ملتا ہیں رہ میں سنگ و درخت
اور یہ وحی کے ابتدا میں ہی تھا
دیا دوسرے وقت میں بھی ہوا
زمیں چیرتے اور جڑوں کو اکھاڑ
رسول خدا پاس آتے تھے جھاڑ

١٩ معجزہ ایضاً

نکل آیا اعرابی اک باادب
کیا شاہ سے معجزہ اک طلب
رسول خدا نے بلایا تجھے
یہ سنتے ہی حکم نبی جھاڑ نے
کھڑا شہ کی خدمت میں جا اور کہا
سلامٌ علیک اے رسول خدا
کئے حکم حضرت چلا وہ گیا
جڑاں وہیں گئیں اور برابر کھڑا
اجازت نہ سجدے کی حضرت نے دی
کیا عرض اعرابی پھر اے نبی
اجازت بس اتنی بھی تو دیجئے
پس اس امر کی شہ اجازت دیئے
بزرگوں کے پس ہاتھ اور پاؤں کو
ہو لا بس گر بوسہ دیویں کبھو
پھر ابن عمر یوں روایت کیا
سفر میں ہی اک ساتھ حضرت کے تھا
کہے اسکو یہ جھاڑ ہیگا گواہ
پس اس جھاڑ کے تئیں بلائے ہیں شاہ
سو وہ تین باری گواہی دیا
محمد ہے بیشک رسول خدا
بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں
جو جھاڑوں کو وہ شاہ بلواتے ہیں
کیا شہ سے پتھر کلام و سلام
کئے ہاتھ میں سنگریزے کلام
تہ بالو یہ ہوتا تھا نقش قدم
حجر پر ہوا کرتا نقش قدم

وے معجزے جو جمادات یعنے پتھر کنکر وغیرہ نے حضرت کے معجزے سے کلام کیا ۲۱ معجزہ

تھی کمے میں یکبار رفاق الحجر
لگا ایک دیوان میں تھا حجر

دلایل میں اپنے کہا بیہقی
روایت بھی یوں ابن ماجہ نے کی

اڑا ان پہ چادر دعا حق سے کی
الٰہی یہ ہیں اہل بیت نبی ؐ

بدرگاہ خلاق ارض و سما
دعا جب یہ کرتے تھے خیر الورا

گزرتے تھے جب وہ سے خیر الورا
وہ کہتا سلام اے رسول خدا

کہ عباس اور انکے لڑکوں کو سب
کیا جمع یکجا یہ حضرت نے جب

چھپایا انہیں ہیں نے چادر سے جوں
چھپا تو بھی بس انکو دوزخ سے یوں

تو دیوار و دروازہ دلپذیر سے
ہی آواز آمین کے آنے لگے

عقیل ابن بوطالب اس شہ کے سات
سفر میں تھا ایکبار ای نیکذات

کہے جاکے اس کوہ کو بوٹے
ہی حکم نبی پانی کچھ دیجئے

۲۲ معجزہ ایضاً

ہوئی غالب اسکے تئیں تشنگی
پہاڑ اوپر اک اسکو بھیجے نبی ؐ

کہا کوہ جا عرض کر از رسول
اس آیت کا جب سے ہوا ہے نزول

یہانتک میں رویا ز خوف خدا
کہ نہریں ہیں چشمہ ظاہر ہوا

اس آیہ کے معنے یہ ہیں جانئے
کہ لوگو تمکو فرمایا اللہ نے

کہ انسان و پتھر بھی اس آگ سے
قیامت کے دن لکڑیاں ہوونگے

ہوا ثابت اکثر روایات سے
کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کئے

پہاڑ ایک مکہ میں جو ہے ثبیر
گئے اسپہ حضرت بشیر و نذیر

کمال خوشی سے وہ ہلنے لگا
ہوا اسکو تب ولولہ شوق کا

نہیں تیرے اوپر مگر یک نبی ؐ
شہیدان دو اور ایک صدیق بھی

انس نے کہا ایسا ہی واقعہ
ہے کوہ احد سے بھی ظاہر ہوا

کہا بوہریرہ کہ کوہ حرا
بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا

روایت ابوذر نے اسطرح کی
کیا نقل جسکے تئیں بیہقی

اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الورا
نہ کوئی شخص نزدیک حضرت کے تھا

لئے ہاتھ میں سنگریزے نبی ؐ
عدد میں تھے وے نو دیا سات ہی

شہد کی ہو مکھی کا آواز جوں
تھا اس سنگریزوں کا آواز یوں

لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے
تو کنکرے خاموش ہی ہو گئے

دیئے دست عثمان میں پھر انکو جب
ئے تسبیح کرنے لگے واں بھی تب

اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

اب اک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں
کہا نسے ہیں دل پانی اے شاہ دیں

اس آتش سے ای لوگو ڈرتے رہو
بچاؤ تم اس آگ سے آپ کو

۲۳ معجزہ ایضاً

از انجملہ عثمان نے نقل کی
لکھا ہے بخاری نے اور ترمذی

تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی
تھے ساتھ آپکے اور عثمان غنی

قدم اپنا مار اسپہ خیر البشر
کہے اے جبل کچھ تو حرکت نکر

یہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل
نہیں کچھ بھی حرکت کیا وہ جبل

۲۴ معجزہ ایضاً

۲۵ معجزہ ایضاً

کہ یکبار میں پاس شہ کے گیا
مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا

سو ایسے میں صدیق آئے وہاں
عمر آئے بعد انکے عثمان بھی جان

نبی انکے تین ہاتھ میں لیتے ہی
لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی

دیئے ہاتھ میں انکو صدیق کے
وہاں بھی لگے تسبیح کرنے لگے

عمر کے دیئے ہاتھ میں پھر نبی ؐ
گئے واں بھی تسبیح کنکر سبھی

لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے
تو خاموش کنکرے سب ہو گئے

۲۶ معجزہ ایضاً

یہ آیت مبارک زبانسے پڑھے ثنا ذاتِ جبار کی بھی کئے
بھی فرمائے کہتا ہے رب قدیر کہ جبار و متعال ہوںمیں کبیر
یہ سنتے ہی منبر وہ ہلنے لگا بھی ہیبت سے یاں تک لرزنے لگا

۲۷ معجزہ ایضاً

بٹھائے تھے اطراف کعبے کے جان بتاں تین سو ساٹھ جو کافران
تھی اسوقت یک چوب حضرتکے ہات اشارہ وہ لکڑی سے کرتیکے سات

۲۸ معجزہ ایضاً

کہ یکبار ہم سب ای نیکو صفات تناول کئے کھانا حضرتکے سات

۲۹ معجزہ ایضاً

طبق ایک بھیجا ہے پروردگار کہ تھی جسمیں جنت کے انگور انار
اٹھاتے اُسے جب شہ کائنات تو تسبیح کرتا وہ حضرت کے ہات
معیقیب دیتا ہے یہ اطلاع کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع
یمامہ کے لوگونسے یک شخص اک نیک لے آیا ہے شہ پاس بچے کو ایک
کہے یعنے میں کون ہوں ایفلاں وہ بچہ اسیوقت کھولا زباں
دعا شاہ دیں اسکے حق میں کئے اسے بارک اللہ فیک کہے

۳۱ معجزہ ایضاً

جماعت صحابہ کی یک نقل کی طرق اسکے ہیںگے بہت ای اخی
بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہے نشان انکی سچی رسالت کا ہے
کھڑے ہوکے خرمے کی اک پیڑ پہ پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر
مبارک قدم سے جو حضرتکے دور ہوئی پیڑ خرمکی وہ بے قصور
دیا او نٹ جس طرح رویا کرے فغاں اسکا یہ حاضرین سب سنے
یہ عشق اس کا جب دیکھے خیر الورا بلائے تب اسکو کہ نزدیک آ

روایت کیا ہے یہ ابن عمر کہ منبر پہ یکروز خیر البشر

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

اَنَا الْجَبَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

کہ گرنے کا وہ ہمکو اندیشہ تھا قدم شاہ کا لیک ثابت رہا
بھی عباس سے یوں روایت کیا گئے فتح مکہ جو خیر الورا
گئے تھے وے مضبوط بھی شیشے سے کہ کوئی بت نہ اپنی جگہ سے ہلے
لگا گرنے ہر بت زمیں پر وہیں چھئے نیں اگرچہ اسے شاہ دیں
روایت بخاری میں اک آئی ہے کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے
سنا ہمنے در دست شاہ انام کہ تسبیح حق کر رہا ہے طعام
بھی منقول ہے زین عبادسے کہ بیمار جس وقت حضرت ہوئے
لے آئے ہیں جبریل از آسماں تناول کئے اسکو شاہ جہاں

۳۰ معجزہ ایضاً

تو مکے میں یک گھر کو دیکھا ہوںمیں کہ حضرت وہاں تھے تشریف ہیں
کہ تھا جو اسی روز پیدا ہوا نبی اس سے پوچھے کہ کہہ من انا
لگا کہنے انت محمد رسول کہ ہیں آپ حق کے مجدد رسول
زباں بند پھر اسکی حق کر دیا جوانی تلک بات وہ نیں کیا
روایت عجب اور اک آئی ہے بخاری و مسلم نے جو لائی ہے
کہ خرمے کی اک پیڑ رونے لگی قدم سے نبی کے جدا جب ہوئی
کہ در مسجد سرور انبیا نہ منبر کی جب تک ہوئی تھی بنا
بنا جبکہ منبر تو حضرت نبی لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پہ ہی
تو حسرت سے اسطرح رونے لگی جوں ہک ہک کے روتا ہے بچہ کبھی
زمیں پر تڑپتی تھی روتی ہوی لگے رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی
زمیں چیرتی آئی وہ شہ کے پاس لئے گود میں اسکو پھر خیر ناس

کہے اسکو سمجھا کے شاہ جہاں · کہ مت کر تو اسقدر شور و فغاں
تو سرسبز ہووے گی اور باردار · خدا تجھ پہ پیدا کرے برگ و بار
بہشتی خدا کے جو ہیں دوستاں · ہوں محفوظ میوے سے تیرے وہاں
کہ جو خاص ہیں دوستان خدا · تناول کریں ہو جو میوہ مرا
وہ دنیائے فانی نچاہی ہے جب · لگی کرنے دار البقا ہی طلب
کئے نیچے منبر کے دفن اسلئے · کہ فرمایا ہے اس طرح شاہ نے
کہ یک روضہ ہے از ریاض جناں · مرے منبر و قبر کے درمیاں
اگر تحت منبر کریں دفن اسے · تو فی الواقع جنت میں ہی ہووے
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا · یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا
قیامت تلک روتی رہتی تھی وہ · کبھی یونہی تڑپتی لرزتی تھی وہ
عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام · چلے آدمی پر یہ وجہ تمام
عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے · کبھی بیمار کو فوراً اچھا کرے

تو جس باغ میں تھی اسی باغ میں · تو گر چاہتی ہے تو ہم پیر دیں
دیا چاہتی ہے تو کہہ دیجئے · زمیں بیچ جنت کی پیرن تجھے
وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے · زمیں میں ہی جنت کے پیرو مجھے
ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا · نہوؤں پرانی نہ دیکھوں فنا
تو منبر کے نیچے رسول خدا · کئے دفن اسکو بہ لطف و عطا

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

تو ماتحت منبر بھی اس شاہ کا · ہوا بالیقیں ایک جنت کی جا
عجب اور نادر ہے یہ واقعہ · رسول خدا کا ہے کیا معجزہ
کبھی فرمائے ہیں سید الانبیا · نہ لے گود میں اسکو میں چھوڑتا
چلے جبکہ اعجاز خیر البشر · جماد و نبات اور حیوان پر
عجب کیا کہ مردہ بھی جیکر اٹھے · گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے
کبھی گنگے کو یک پل میں گویا کرے · کبھی بہرے کو یک پل میں شنوا کرے

بیماروں کو اچھے کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے ۳۲ معجزے

یک عورت قبیلے سے خشعم کے آئی · ہمرہ نقل ایک لڑکے کو شہ پاس لائی
کئے ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ · کبھی اور بہر و دہا تھا اس سے دھوئے ہیں شہ
بڑا ہی اسوقت عاقل ہوا · عقول جہاں پر ہی کامل ہوا
روایت ہے جنگ احد درمیاں · جو آتی تھی تیریں پہ شاہ جہاں
نہیں لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر · بنایا سپر آپ کو وہ خبیر
سو ایسے میں یک تیر اسکو لگی · کہ جس سے یک آنکھ اسکی ضائع ہوئی
یہ حالت نظر کی ہے جب شاہ نے · ہوئے غمگیں آنسو بہے آنکھ سے
بچایا ہے جب وہ نبی کو تیرے · درست آنکھ اسکی تو ہی کیجئے
قتادہ کے دیدے کو ای نیکذات · مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہاتھ
یہ حضرت کے ہی ہاتھ کا معجزہ · ید بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا

وہ لڑکا تھا گونگا نکرتا تھا بات · منگائے ہیں پانی شہ کائنات
پلائے وہی پانی اسکو ذرا · وہ لڑکا تب ہی بات کرنے لگا

۳۳ معجزہ ایضاً

قتادہ صحابی جو نزدیک تھا · جو تھا جان فدا بر رسول خدا
کہ جو تیر آتی طرف شاہ کے · وہ لیتا وہیں اپنے منہ پر اسے
پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لے وہیں · گیا نزد آں سید المرسلیں
کئے عرض جسے ای بار خدا · قتادہ جو ہے نیک بندہ ترا
لے دیدے کو پس اسکے شاہ عرب · رکھے حدقہ چشم میں اسکے تب
زیادہ ہوئی روشن آگے سے بھی · بہت خوشنما اور زیبا ہوئی
کرشمہ ید اللہ کا ہے ہاتھ میں · یہ تخلیق کیوں از سر نو کریں

۳۴ معجزہ ایضاً

نہیں کچھ سکتا تھا وہ کوئی چیز　　سفید و سیہ میں نکرتا تمیز
کہ سوزن میں تاگا پرانے لگا　　اگرچہ کہ ایسی برس کا وہ تھا
روایت بہت ویسے مشہور ہیں　　مطول کتابوں میں مذکور ہیں

چنانچہ یہی مروی کہ یک شخص تھا　　گئے ہر دو آنکھ اسکے اندھا ہوا
کیا اسکی آنکھوں پہ حضرت نے دم　　ہوی روشن اسقدر وہ ابھی دم
سوا اسکے حضرت جو اعجاز سے　　بہت سے مریضوں کو اچھے کئے
عجب کیا کہ بیمار اچھا بنے　　کہ مردہ بھی یکدم میں زندہ بنے

وے معجزے جو حضرت نے مردوں کو زندہ کیا - ۳۵ معجزہ

چنانچہ محدث بڑا بیہقی　　دلایل میں اسطرح سے نقل کی
وہ بولا بھی دختر مری یک موی　　اگر آپ اسکو زندہ کریں اے نبی
رسول خدا اسکو فرمائے تب　　کہاں وہ موی ہے دکھا مجکو اب
یہ سنتے ہی وہ لڑکی دی ہے جواب　　کہ لبیک و سعدیک بولی شتاب
وہ کی عرض اے سید المرسلین　　میں دنیا میں آنیکو چاہتی نہیں

۳۶ معجزہ ایضاً

پکا اشکنہ لایا حضرت کے پاس　　تناول کریں اسکو تا خیر ناس
اے لوگو فقط گوشت تم کھائیو　　مگر ہاڑ کو اسکے مت توڑیو
پس وہ بکری لگتے ہی دست نبی　　اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی

اشکنہ اسکو کہتے ہیں کہ گوشت کے شوربے میں نان کے ٹکڑے پکواتے ہیں

۳۷ معجزہ ایضاً

کہ جابر کے بیٹے دو جگر بند تھے　　ضیافت کے دن شہ کے ہر دو موے
لے ساتھ انکو کھائے ہیں حضرت طعام　　یہ اعجاز دیکھے ہیں سب خاص و عام
احادیث میں یہ بھی مذکور ہے　　بھی اہل سیر بیچ مشہور ہے
وے ایمان حضرت پہ تب لائے ہیں　　ہو خیر الامم میں شرف پائے ہیں
محدث مگر جو ہیں متاخرین　　میں پہنچائے صحت کو اسکے تئیں
ہوا لا اجساد تھا گو کہ آدم صفی　　ہو الارواح تھے پر ہمارے نبی
کہ جزئی عقول و نفوس لے جنہیر　　ہیں جزا انہیں ہر دو کل کے کثیر
یہاں بھی اگر روح بخشی کریں　　بھی تقسیم ارواح جاری کریں

کہ یکبار یک شخص کو شاہ نے　　بلایا طرف دین اسلام کے
تو لاؤنگا ایمان میں آپ پر　　کہونگا کہ سچے ہیں پیغامبر
بلا لے گیا وہ دکھایا مقام　　پکارے ہیں حضرت نے لڑکی کا نام
ہیں پوچھے اسے تب جناب نبی　　تو گر چاہے دنیا میں لاؤں ابھی
کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے　　خدا کی حضوری ہی مطلوب ہے
روایت کیا بو نعیم اے پسر　　کہ جابر نے بکری کو یک ذبح کر
سو آپ اور صحابہ تناول کئے　　تناول کیوقت انکو حضرت کہے
کئے جمع پس اسکے ہاڑونکو سب　　رکھے اسپہ دست مبارک کو تب
علاوہ یہ اسپر ہوا اے ہمام　　لگی بکری حضرت سے کرنے کلام
بھی اور ایک قصہ وہ مشہور ہے　　کہ جو پچھلے رسالے میں مذکور ہے
دعا جب کئے شاہ اُن کے لئے　　وہیں ہر دو وے مردے زندہ ہوے

۳۸ معجزہ ایضاً

کہ ماں باپ کے قبر کے پاس جا　　گئے زندہ انکو رسول خدا
یہ قصے کی صحت میں اے نیکخو　　ہیں اگلے محدث کئے گفتگو
غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے　　کہ حضرت جو مردونکو زندہ کئے
کہ حضرت کا تھا روح تو عقل کل　　تھا اور آپکا نفس بھی نفس کل
ملکوت تقسیم ارواح کی　　ہوی ہو وساطت سے جب آپکی
عجب کیا کہ قاسم ہے نام آپکا　　انما القاسم اللہ معطی کہا

تو مفہوم گر عام اس قول کا / ہوں ہر وجہ سے اسکے معنی بجا
بھی جنات و کوثر کے ہیں وہ قسیم / قسیم جسیم نسیم و وسیم
ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل / جو ہے نفس اور روح شاہ رسل
کریں زندہ مردے کو گر چاہتے / قلم لوح پر اسکو زندہ لکھے
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا / انہیں سے ازل میں اجازت لیا

وے معجزے جو حضرت کی دعائیں فوراً مقبول ہوتی تھیں ۳۹ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبی / دعا جو قبول انکی ہوتی رہی
الٹ جائے گو عرش سے فرش تک / ہو زیر و زبر تخت ارض و فلک
تھا مطلوب حق نازنیں بس وہی / خوشی انکی ہی حقکو مطلوب تھی
روایت ہے یک اونٹنی شاہ کی / قضارا جب اکبار گم ہو گئی
دعا کرکے پھر سید المرسلیں / پکارے ہیں اس اونٹنی کے تئیں
کہ وہ اونٹنی ہانک لایا کبھی / وہیں پاس حضرت کے آکر کھڑی
علی ولی شیر حق مرتضےٰ / کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا
اسی دم دعای شہ انبیا / ہے پائی اجابت یہ نزد خدا
نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا ضرر / سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر
دعا کی ہیں زہرا کے حق میں نبی / الہی یہ بھوکی نہو وے کبھی

۴۳ معجزہ

سنو عکرمہ نقل کرتا ہے پس / خدا پر قسم کھاکے بولا انس
ہیں اولاد سو سے بھی زاید مجھے / طفیل نبی جو خدا نے دیئے

۴۴ معجزہ

کیا جبکہ ہجرت پیمبر کے ساتھ / نہ رکھتا تھا دام و درم اپنے ہات
پس ابواب رزق اسپہ کھولا خدا / اور اسقدر روزہ میں برکت دیا
کہ ملجائے زر نیچے اسکے مجھے / اگر مٹی لیوں تو سونا بنے
سو اسکے ہر روز وہ اے انیس / تھا آزاد کرتا غلاموں کو تیس
میں دیکھا ابن عوف کو طفل سا / ہے خلد بریں میں خراماں چلا

جو چاہتے بر آتا تھا اللہ سے / خدا اس کا ساماں مہیا کرے
زمیں آسماں کا بھی ٹوٹے نظام / یہ مطلب نبی کا نہوتا مدام

۴۰ معجزہ

دعا کی ہے حضرت نے اللہ سے / الہی مری اونٹنی بھیجدے
بلاتے ہی پس اسکو وہ شاہ نیک / خدا غیب سے بھیجا بار یکوایک

۴۱ معجزہ

کہ سردی و گرمی کے صدمات سے / الہی علی کو بچا دیجیے
سو جاڑے کے کپڑے علی اسلئے / تھے گرمی کے ایام میں پہنتے

۴۲ معجزہ

سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی / نہیں بھوک سے بیقراری ہوئی
انس کیلیئے بھی کئے تھے دعا / اسے مال و اولاد یا رب بڑھا
کہ حضرت کی ہے یہ دعا کا اثر / کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر
بھی کہتے ہیں نخلستان اسکا یار / برومند ہوتا برس میں دوبار
بن عوف جو عبد رحمٰن تھا / فقیری کی حالت میں تھا مبتلا
دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبی / کہ روزی میں ہو اسکے برکت بڑی
وہ خود بولتا تھا کہ پتھر کو بھی / اٹھاؤں تو ہے یہ امید قوی
یہ صدقات و خیرات ای نیکوسیر / بہت خرچ کرتا تھا وہ مال زر
روایت یہ آئی ہے از عائشہ / کہ یکبار حضرت نے اسکو کہا
بشارت بن عوف یہ جب سنا / سو شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ
وہ سب راہ حق میں تصدق کیا
تھا وہ کاروان سات سو اونٹ کا
ہر اک قسم کا جنس سامان لدا
ہزاروں سے تھی قیمت اس مال کی
کہ تھی قیمتی جنس اون پہ لدی
وے اونٹ اور پالان کجاوے بھی سب
بھی وہ مال جو اونپہ حاضر تھا تب
لٹایا سبھی وہ براہ خدا
کہ نعمت کا وہ شکر ہووے ادا
تھے عورت چہار اسکو نیکو خصال
ہوا عبد الرحمن کا جب انتقال
تو تقسیم ترکے کی اس کے ہوئی
کہ ورثا کو حق انکا پہنچے سبھی
ثمن نکلا عورات کے نام سے
ثمن آٹھویں حصہ کو بولتے
وہ یک حصہ ان عورتو نیر چہار
کئے جبکہ تقسیم ای نیک کار
ملا جو ہر اک کو ز روی شمار
درم لاکھ تھے یا کہ اسی ہزار
وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شعار
کہ خیرات کردیویں پنجاہ ہزار
یہ جو مال میں اسکے برکت ہوئی
تھی اثر دعائی جناب نبی
تھی کیا پاک دنیا ابن عوف کی
کہ جنت کے رستے کو سیدہی چلی

۴۵ہم معجزہ

بھی سعد ابن وقاص کے حق میں بھی
کئے ہیں دعا یہ جناب نبی
کہ بار خدا سعد کی ہر دعا
اجابت کیا کر ز لطف و عطا
روایت ہے اسدن سے سعد ہمام
جو چہتا بدرگاہ رب الانام
سو مقبول ہوتی خدا کے جناب
دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب

۴۶ہم معجزہ

بھی غزوات میں بعض ای با ادب
ہوئی تنگی پانی کی اسقدر جب
کہ غالب ہوئی لوگ پر تشنگی
تب اسطرح فاروق نے عرض کی
دعا کیجئے یا رسول خدا
اٹھائے ہیں حضرت نے دست دعا
وہیں ابر پیدا ہوا غیب سے
سو سیراب سب غازیاں ہوگئے

۴۷ہم معجزہ

صحابی تھا ایک نابغہ جسکا نام
تھا قدما شعرا سے مرد ہمام
دعا حق میں فرمائے اسکے نبی
کہ ہرگز نہ بگڑے ترا منہ کبھی
روایت ہے منہ اسکا بگڑا نہیں
کبھی دانت یک اسکا ٹوٹا نہیں
تھی سلک اسکے دانتوں کی بس خوبتر
کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر
صد و بست سال وہ اگرچہ جیا
کہے بعضے اس سے بھی زاید رہا
یہ ٹوٹا نہیں دانت اسکا کوئی
و یا گرتا دانت اسکا کوئی کبھی
تو پھر جائے میں اسکے دنداں دگر
تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر

۴۸ہم معجزہ

بھی عبد اللہ بن جعفر نیک نام
بھی مقداد تھا یک جو مرد ہمام
بھی عروہ جو بیٹا تھا ابو الجعد کا
کئے انکے حق میں پیمبر دعا
کہ روزی میں ہو انکی برکت زیاد
دیا ایسے برکات رب العباد
کہ بیوپار میں ابن جعفر کہیں
بجز نفع نقصان پایا نہیں
بھی مقداد ایسا ہوا مالدار
کہ مال و متاع ہوگیا بے شمار
بھی کہتا ہے عروہ مجھے فائدہ
تجارت میں اسقدر ملنے لگا
کہ یکدن میں ملتے ز روی شمار
درم منفعت میں تھے چالیس ہزار
تجاری کہا اسکا یہ حال تھا
کہ مٹی سے بھی دیکھتا فائدہ

۴۹ہم معجزہ

جو ابن عمر تھا طفیل اسکا نام
کیا آکے حضرت سے عرض کلام
مجھے یک نشانی عطا کیجیو
کہ بتلاؤں لیجا کے تا قوم کو
کئی پس اسیوقت حضرت دعا
کہ نور اسکے دے یک ای بار خدا
تبھی ایک نور اسکو حق نے دیا
دو آنکھوں کے درمیاں چمکنے لگا
یہ دیکھ اس نے بولا اے شاہ ہدا
مجھے خوف اس بات کا ہے بڑا

سفیدی کو یہ لوگ دیکھیں اگر
کہ اندھیاری شب میں بھی وہ روشنی
کرینگے گماں برص کا ہی مگر
ستارے سی رہتی چمکتی ہوی
کئی حکم سے شاہ کے تب وہ نور
یہی تھا سبب اسکا ای با صفا
گیا اسکی قمچی میں آکر ظہور
لقب اسکو ذوالنور کا جو ملا

۵۰ معجزہ

مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا
جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا
خدا قحط ایک ان پہ بھیجا وہیں
ہوے مبتلا اسمیں وے بد قریں
ترحم سے حضرت نے کی ایک دعا
وہیں قحط وہ ان سے جاتا رہا
کئے بددعا انکے حق میں نبی
سو مقبول اسوقت وہ ہوگئی
قریشوں نے آکر سبھی باادب
ہیں کی واسطے انکے بخشش طلب

۵۱ معجزہ

روایت ہے جسوقت اس شاہ نے
کئے بادشاہوں کو نامے لکھے
بہ کسریٰ جو فارس کا تھا بادشاہ
تھا ایک سخت کافر شقاوت پناہ
تھی اسلام کی دعوت اسمیں تمام
گیا دیکھ شاہوں نے سرا پنا تمام
گیا نام سے اسکے منشور جب
وہیں کردیا چاک وہ بےادب
لکھے بھیجکے یہ بات خیرالوریٰ
کرے ملک کو اسکے پرزے خدا
نہ گزری تھی تھوڑی بہت مدت مگر
ریاست ہوی اسکی زیر و زبر
گیا ملک فارس کا جب ایک لخت
الٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت

۵۲ معجزہ

نبی عتبہ بن بولہب کے تئیں
کیا تھا جو بیادبی از شاہ دیں
دعا کی نبی نے کہ یارب مرے
یہ ظالم پہ کتے کو یک سونپ دے

۵۳ معجزہ

سو تھوڑے سے عرصہ میں یک بھیڑیا
پکڑا اسکو چاک اس کا سینہ کیا
محلم کہ ابن جثامہ تھا جو
بڑا سخت کافر تھا وہ زشتخو
وہ جب مرگیا اس کا ناپاک تن
کئے ہیں زمیں میں لیجا کر دفن
ہیں فرمائے جب وہ شہ مرسلیں
نہ جتنے کو اسکے قبولے زمیں
زمیں پھینکدیتی قبولی نہیں
کئے بار کرتے تھے زیر زمیں
لیں آخر لیجا پھینک ڈالے سو
طرف میں وے کوہ و بیابان کے
یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے
جنان السیر میں لکھا دیکھئے
غرض معجزے جو ہیں اس طرح کے
بہت ہیں وے کے نبی سے ہوئے
کریں ہم رقم ان سبھوں کو اگر
تو طومار ہو و یگا یہ مختصر

وے معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے

تن پاک آں سرور انبیا
سراپا تھا سرمایہ اعجاز کا
مصفا تھا آئینۂ حق نما
و یا قدس کے باغ کا سرو تھا

۵۴ معجزہ

کسی شی سے وہ متصل گر ہوا
تو اٹھتا تھا نقش اسپہ اعجاز کا
روایت بخاری میں یہ آئی ہی
کہ اسمانے اسطرح سنوائی ہے
کہ حضرت کا اک جبۂ خاص تھا
مبارک تن پاک جس کو لگا
اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی
پلاتے اسے اسکو دھوکے تبھی
تو فوراً وہ بیمار پاتا شفا
طفیل نبی و بفضل خدا
شفا پاتا بیمار اسوقت ہی
کہ دفع بلائے مرض ہو تبھی
کبھی پہنی شریف آپکے ای سعید
رکھا تاج میں خالد ابن ولید
تھا ایک کاسہ آب حضرت کا جو
پلاتے تھے آب اسکا بیمار کو

۵۵ معجزہ

وہ موی مبارک کا تھا یہ اثر
یہ ہر جنگ پاتا فتح و ظفر

وضو کرکے باقی جو پانی رہا
نبی اسکو ڈالے یہ چاہ قبا

۵۷ معجزہ

وہیں پانی سب اسکا شیریں ہوا
مدینے میں شیریں تر اس سی نتھا

بھی پانی پہ یک گزرے خیر الورا
ہیں لوگوںسے پوچھے کہ نام اسکا کیا

کہا مصطفٰے نے یہ بیساں نہیں
مگر نام نعماں ہے اس کا یقین

اسیوقت وہ آب جو شور تھا
یقیں شیر و شکر سا میٹھا ہوا

لے آئے ہیں زمزم کا یک ڈول آب
جب اس سرور انبیا کے جناب

۵۶ معجزہ

نہ سوکھی کبھی باوڑی وہ ذرا
نہیں پانی اسکا کبھی کم ہوا

انس کے کنوئیں کا جو تھا شور آب
پڑا اسمیں شہ کا مبارک لعاب

۵۸ معجزہ

کہے اسکو کہتے ہیں بیساں یقیں
کہ آب اسکا ہے شور ای شاہ دیں

کہ یعنی ہے آب اسکا شیریں تریں
یہ کہتے ہی وہ سید المرسلین

۵۹ معجزہ

لعاب اپنا تب اسمیں ڈالے نبی
ہوا مشک سی خوشبو زا ئد تبھی

۶۰ معجزہ

تھا اسلام کے آگے وہ نیکنام
یہ نزد یہوداں مکاتب غلام

کہ سلمان آزاد ہوئے تبھی
غلامی کے ذمے سے نکلے تبھی

بھی ہوئے وہ خرمیکا بن بارور
لگے دینے ہر نخل اس کا ثمر

گیا روتا سلمان حضرت کے پاس
لگا عرض کرنے کہ ای خیر ناس

ہو کب مجھ سے تیار خرمے کا بن
بھی پھل دینے وہ چاہیئے کتنے سن

علاوہ چہل اوقیئہ زر کے بھی
کہاں سے میں لے آؤنگا اے نبی

لگا دیونگا میں مرے ہاتھ سے
وے سب نخل خرما ترے واسطے

تھا دست مبارک کا شہ کے اثر
کہ خرمے کا وہ بن ای نیکو سیر

بھی مقدار یک بیضۂ مرغ کے
لیا اپنا لگا اسکو سونا دیئے

چہل اوقیہ زر وہیں تول کے
یہودونکو سلمان نے دیدیئے

پھر آزاد ہو سلمان ایماں لا
لگا رہنے صحبت میں حضرت کے آ

بھی پاس ام معبد کے جو ایک شات
لگا کا تھن کو اسکے حضرت کا ہات

یہ برکت رہی سالہا تک یقیں
کمی دود میں اسکے آئی نہیں

جو بکری تھی اک ابن مسعود کی
انس کی بھی بکری جو تھی ای اخی

بکری کا تھن

روایت ہے سلمان جو تھا فارسی
سبب اسکے اسلام کا ہے یہی

یہی شرط سلمان کے واسطے
یہوداں نے تحریر تھے کردیئے

کہ خرمیکا بن تین سو جہاڑ کا
لگائے وہ اور جہاڑ ہوئے بڑا

چہل اوقیئے زر کے بھی دیوے لا
تبیں آزاد سلمان تبھی ہوویگا

یہوودں نے ایسی کتابت ہے کی
میری شرط آزادی ایسی لکھی

مری عمر ہوجائے آخر اگر
ہوویگا آزاد بندہ مگر

کہے حال زار اسکا سنکر نبی
نکر فکر زنہار سلمان ذری

سو ہر اک نہال آپ اسیطرح سی
لے دست مبارک میں خود بودیئے

ہوا ایک ہی سال میں بارور
ملبند اور بالا ہوا ہر شجر

دیا برکت اس قدر اسمیں خدا
کہ چہل اوقیئے سے زیادہ ہوا

بھی پاس اسکے سونا وہ باقی رہا
نبی اسکو جتنا کئے تھے عطا

۶۱ معجزہ

تو اس ایک بکری کے ہی دودھ سے
ظروف اور باسن سبھی بھر گئے

یہ قصے کی تفصیل گر چاہیئے
جنان السیر میں ہے بس دیکھئے

بھی مقداد کے پاس جو شاۃ تھی
حلیمہ کی بھی لاغر اک و ثمنی

سوان سے بھی اس شاہ کا معجزا
نکرات و مرات ظاہر ہوا

چند اصحاب کو شاہ عالیجناب
دیئے توشہ یکبار اک مشک آب

صحابہ کئے کوچ وہ مشک لے
بوقت نماز ایک جا ٹھہر کے

وہ دودھ ایسا شیریں تھا جیسے شکر
تھا کف تیرتا اسکے بالای سر

عمر ابن سعد ایک تھا نیکذات
رکھے اسکے سر پہ نبی اپنا ہات

ہے مروی وہ اسی برس تک جیا
پر اس عمر تک بھی نہ بوڑھا ہوا

روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں
جو بتصحیح اسباب میں پائے ہیں

چنانچہ ہے مروی شہ کائنات
پھرائے کسی کے تھے جب منہ پہ ہات

معجزہ ۶۵

لگائے تھے دست شریف ایکبار
چمکنے لگا وہ وہیں شعلہ وار

معجزہ ۶۶

بہت پست قد تھا وہ ای فرجمند
نہ تھا باپ سا اپنے قامت بلند

نبیؐ اسکے سر ہاتھ اپنا رکھے
بھی برکت کے خاطر دعا ہیں دیئے

بھی پایا ہے ایسا وہ حسن و جمال
نہیں جسکا کوئی نظیر و مثال

تھی زینب ربیبہ جو بنت نبیؐ
کہ دختر جو وہ ام سلمہ کی تھی

لے دست مبارک میں پانی ذرا
ہیں جب چھینکے زینب کے منہ پر پڑا

یہ حسن و جمال اسپہ پیدا ہوا
کہ مہتاب سا منہ چمکنے لگا

تمسخر میں ہو شہ کا یہ معجزا
تو بالعزم کیا کچھ نہ بتلائیگا

سر حنظلہ پر وہ شاہ جہاں
تھے دست مبارک رکھے ایکبار

کہ منہ پر کسی کے گر آماس ہو
دیا سوجا مگر لگا بھی کاس ہو

تو فی الفور وہ ورم ہوتا تھا دور
تھی تاثیر کیا معجزہ میں وفور

روایت بہت ایسے بھی آئے ہیں
مریضوں کو شہ پاس جب لائے ہیں

خصوصاً جسے ہووے دیوانگی
دیا ہووے آسیب جن و پری

معجزہ ۶۲

بھی مضبوط منہ باندھکر مشک کا
دعا کچھ کئے سرور انبیاءؐ

ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھولکر
کہ پانی بنا دودھ بھی خوب تر

معجزہ ۶۳

کئے حق میں پھر اسکے حضرتؐ دعا
کہ ہووے عمر میں اسکے برکت خدا

جواں بھی رہا اور جواں ہی موا
دعائے نبی کا بھی یہ اثر تھا

معجزہ ۶۴

تو نور اسکے منہ پر چمکنے لگا
ہمیشہ قمر سا چمکتا رہا

قتادہ جو تھا ابن ملحان کا نام
سو چہرہ پہ اسکے بھی خیر الانام

ہوا صاف و شفاف آئینہ سا
کہ دیوار کا منہ اسمیں دکھنے لگا

جو زید ابن خطاب تھا ای ہمام
تھا ابن اسکا ایک عبد الرحمن نام

وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا
قد و قامت اسکا نہیں خوب تھا

وہیں وہ بلند اور بالا ہوا
کہ سرو سہی جوں چمن میں کھڑا

معجزہ ۶۷

بہت رکھتے تھے اسپہ حضرتؐ پیار
سو خوش طبعی کی راہ سے ایکبار

پڑا ہاتھ سے شاہ کے جب وہ آب
ملا رخ زینب کو اک آب و تاب

تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی
نہ پہچانی جاتی تھی عورت کوئی

معجزہ ۶۸

بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا
وہ در کھلتا تھا حضرت کا یہ معجزا

لگاتے سر حنظلہ پر اوسے
جہاں سرور انبیاء تھے چھوئے

معجزہ ۶۹

لگاتے انہیں ہاتھ اپنا نبیؐ
وہ بیماری لیتی تھی دوری تبھی

تو سینے پہ اسکے رسول کریم
تھے یک ضرب کرتے بہ لطف عمیم

وہ دیوانہ ہوتا کبھی ہوشیار … کبھی چین چھوڑ کر اسکو ہوتا فرار
کبھی عتبہ بن فرقد اک شخص تھا … کئی عورتیں اسکی تھیں خوش لقا
یہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی … نہ اسکے برابر تھی خوشبو کوئی
سبب یہ کہ وہ عتبہ با صفا … ہوا مرض نملہ سے بیمار تھا
زنا شیر دست شریف نبیؐ … ہوا تھا وہ مرض اس سے زائل تبھی
نہ اسکے برابر تھی خوشبو گر … نہ ہوتی تھی غالب کوئی اسکے اپر

۷۱ معجزہ

تھے غلبہ مسلمانو نپر کر گئے … تزلزل تھا لشکر میں اسلام کے
وہ نکلی ہی جب دست اعجاز سے … کہ دست مبارک سے اس شاہ کے
بھی جتنی کہ وہ فوج کفار کی … ہر اک شخص کے آنکھ میں جا پڑی
مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی … ظفر پائے سب اور غنیمت ملی
ہوا سست گھوڑا تھا بوطلحہ کا … اٹھا کر قدم رکھ نسکتا ہی تھا
ہوا شہ کی برکت سے یوں تیز گام … کہ کرتا ہوا پر تھا گویا خرام

۷۳ معجزہ

جو لکڑی تھی تب ہاتھ میں آ پکے … سو اس سے اسے ایک حرکت دیئے

۷۴ معجزہ

بہت اس قدر سست و ماندہ ہوا … نہ طاقت تھی رکھے قدم کو اٹھا
ہوا تیز رفتار ایسا وہیں … کہ گھوڑے سے بھی تیز رو تھا کہیں

۷۵ معجزہ

کئے ضرب سینے پہ اسکے نبیؐ … سو وہ قوت راغب پایا تبھی

۷۶ معجزہ

یہاں تک کیا بدر میں کارزار … کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تھی آبدار
نبی خالی ہاتھ اسکو دیکھے ہیں جب … دیئے ایک بیخ درخت اسکو تب

۷۰ معجزہ

تعصب سے سوکن کے ہر ایک زن … ملا کرتی خوشبو بھی مشک ختن
ہزاروں سے خوشبوئیاں گر ملے … نہ خوشبوئی پر اسکے غالب پڑے
تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اپر … پھرائے تھے ہاتھ اپنا خیر البشر
یہ خوشبوئی اس شاہ کے ہاتھ کی … تھی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی
بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا … جو دست مبارک سے ظاہر ہوا
روایت ہے در روز جنگ حنین … کہ کفار و اشرار پر شر و شین
لے تب مٹی یک مٹھی خیر البشر … دیئے پھینک ان کافروں کے اپر
اگرچہ ذری سی تھی وہ مشت خاک … مگر یہ تھی تاثیر اعجاز پاک
ہزیمت ہو لشکر میں کفار کے … وے کفار سب پیچھے ہٹنے لگے

۷۲ معجزہ

یہ حال اسکا جب دیکھے شاہ خیار … ہوئے خود ہی اس اسپ اوپر سوار
قدم پر قدم اسکے گھوڑا کوئی … نہ ہمراہی کر سکتا اسکی کوئی
ہوا سست جب اونٹ جابر کا بھی … نظر کر کے حال اسکا حضرت تبھی
سو فی الفور وہ یوں ہوا تیز گام … نہ سکتا تھا کوئی اسکی تھامے زمام
تھا سعد ابن عبادہ جو مرد نیک … روایت ہے اسکا جو خچر تھا ایک
نبی اسکے اوپر سواری کئے … قدم کی ہی برکت سے پس آ پکے
کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی … نہ چلسکتا اسکے برابر کبھی
تھا عبداللہ بجلی جو نیکو سیر … نہیں بیٹھ سکتا تھا گھوڑے اپر
ہوا ایسا وہ شہسوار عرب … عرب دیکھ اسکو تھے کرتے عجب
عکاشہ جو تھا مرد جنگی بڑا … تھا شمشیر زن اور جنگ آزما
تھی تیغ جب اس پہلوان کے ہات … کٹڑا ہو گیا وہ فقط عجز سات
عکاشہ لیا جب ز دست نبیؐ … وہیں بیخ وہ تیغ یک ہو گئی

لگا کرنے اس سے ہی بس کارزار	کیا اس سے کفار کو خوار و زار
بہت جنگ اس سے عکاشہ کیا	ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا
مگر مرتدوں سے ہوئی جبکہ جنگ	شہادت سے پایا عکاشہ نے رنگ

معجزہ ۷۷

اٹھا کر دئے شاخ خرما کی ایک	وہیں ہو گئی وہ بھی شمشیر نیک
روایت کی اسطرح سے بونعیم	قتادہ جو تھا ایک مرد کریم
اندھیرا تھا اسقدر اس رات کا	بھی ابر اور بارش کیا تھا گھٹا
بس ایسے میں وہ سرور انبیا	کئے شاخ خرما یک اسکو عطا
ترے آگے اور پیچھے دس گز تلک	کرے راستہ روشن اسکی چمک
تو اس شاخ سے مار اسکے تئیں	نہیں وہ مگر ایک دیو لعیں
بھی ویسا ہی اک سانپ پایا وہاں	تو مارا اسے ہو گیا وہ رواں
روایت ہے یہ بوہریرہ ہمام	شکایت کیا پیش خیر الانام
رسول خدا اسکو فرمائے تب	کہ چادر کو اپنے بچھا دیجئے اب
بھی فرمائے اسکو لپٹ دیجئے	کیا بوہریرہ اسی طرح سے
	سو برکت سے ہی ہاتھ کی شاہ کے

اسی سے ہر اک جنگ میں وہ ہمام	تھا کفار کا کام کرتا تمام
کبھی تیغ وہ نئیں خمیدہ ہوئی	مگر اسکو غالب ہی کرتی رہی
یہ حضرت کے تھا ہاتھ کا معجزا	سنو نام اس تیغ کا عون تھا
بھی عبداللہ ابن جحش کے تئیں	بروز احد سید المرسلیں

معجزہ ۷۸

نماز عشا انکے حضرت کے تھے	گزاری ہے مسجد میں آ ایک رات
قتادہ تردد میں دو بارہا	کہ کسطرح میں پہنچوں گھر اپنے جا
بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے	یہ تیرے لئے رہ میں مشعل بنے
بھی فرمائے جب گھر کو پہنچیگا تو	وہاں کالا ایک سانپ دیکھیگا تو
قتادہ لے وہ شاخ جب چلدیا	تو دس گز تلک رستہ روشن رہا

معجزہ ۷۹

نقل ہے بہت حافظے میں مرے	حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے
کیا دو ہی وہ پھر شہ کائنات	بھر لئے وہ چادر پہ تب پناہات
ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھتا	ملا اسکو یک شمہ برکات کا
علوم اسکو محفوظ رہنے لگے	

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دیئے گئے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو دیئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر

اگرچہ کہ آدم کو رب ودود	کیا دست قدرت سے اپنے نمود
مگر نور سے اپنے رب غفور	نکالا ہمارے پیمبر کا نور
قلم بھی وہی ہے چنانچہ نبی	کہے صاف اپنے حدیثوں میں بھی
فرشتے جو آدم کو سجدہ کئے	وہ تھا نور حضرت ہی کے واسطے
جو تعلیم اسما کی آدم کو دی	روایت کیا جانئے دیلمی
بھی حالانکہ وہ ماء و طین میں بھی	و اسما بھی سب انکی تعلیم کی

کیا نفخ روح جسم میں خاک کے	ملا اس کا تن عالم پاک سے
اسکو کہیں صوفیہ عقل کل	اسی کو کہیں روح شاہ رسل
بھی اس روح کل میں نبی کے خدا	ہے ایمان و حکمت کو ہی بھر دیا
جو تھا اسکی پیشانی پہ جلوہ گر	کیا جوہر روح میں بھی اثر
نبی بولے مجکو دکھایا ہے رب	تماثیل کو میری امت کے سب
یہاں دیکھئے غور کرکے ذرا	صفی کو فقط علم اسما کا تھا

یہ حضرت کو اس علم اسما کے ساتھ / زیادہ دیا حق نے علم ذوات
مسمی ہی مقصود ہے اسم سے / والا فقط اسم سے کیا ملے

اور ادریس کو حق جو رفعت دیا / رفعنا مکانا علیا کہا
یہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا / کہ معراج میں اس مکاں لے گیا

اگر کوئی نبی یا فرشتے کو بھی / وہاں پر گذرنے کو طاقت نہ تھی
اگرچہ کہ کشتی جو تھی نوح کی / نہیں ڈوبی ہرگز رہی تیرتی

یہ حضرت کے بس ایک فرمان پر / ہی پانی پہ پتھر چلا تیر کر
عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں / کہ پانی میں لکڑی تو ڈوبے نہیں

ہے مروی کنارے پہ یک نہر کے / رسول خدا رکھے تشریف تھے
تھا واں عکرمہ بن ابوجہل بھی / کہا یوں ہو گر آپ سچے نبی

تو پتھر یہ پانی پہ بلوائیو / چلے تیر کر اور نا غرق ہو
اشارت کی اک اسکو جب شاہ نے / اکھڑ اپنی جا سے لگا تیرنے

ٹھہر روبرو جا کے حضرت کے پاس / گواہی رسالت پہ دے بے ہراس
اشارہ کئے جب نبی دوسرا / چلا تیرتا وہیں پھر اپنی جا

براہیم کو حق جو خلت دیا / سو حضرت کو اپنی محبت دیا
کیا آپ کو یعنے محبوب خاص / مقام شفاعت کا بھی اختصاص

براہیم پر آگ نمرود کی / جو اللہ نے فضل سے سرد کی
سو حضرت سے بھی سرد آتش ہوئی / بجھی آتش جنگ کفار کی

بجھی آتش بجھی شرک اور کفر کی / یہ آتش ہے اک آتش باطنی
کئے آتش ظاہری کو بھی سرد / ہوئی آپ سے وہ سلام اور برد

کہ معراج کی شب کئے جب گزر / ہوا تھا گزر کرۂ نار پر
ہوئی سرد وہ آپکے واسطے / نہ تھا کچھ اثر اس کا اس ہی لئے

بھی اسطرح نسائی روایت کیا / محمد جو تھا ابن حاطب کہا
کہ یک دیگ جو جوش تھی کر رہی / قضارا لڑکپن میں مجھ پر پڑی

جلا پوست تن کا تو والد مرا / مجھے پاس حضرت کے تب لے گیا
لعاب شریف اپنا تب آپنے / جلا تھا جو تن میرا اس پر ملے

اوسی وقت پائی ہے میں نے شفا / نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا
براہیم تیشہ سے توڑے بتاں / اشارے سے لکڑی کے توڑے یہاں

بتاں تھے جو کعبے میں کفار کے / کئے انکو مضبوط تھے شیش سے
سو لکڑی تھی حضرت کے یک ہاتھ میں / اشارہ اسی سے کئے ہیں انہیں

تو یک یک اشارے سے ہر بت ہیں / لگا ٹوٹنے سرنگوں بر زمیں
تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ / یداللہ میں قوت ہے ربانیہ

جو موسی کو حق نے دیا تھا عصا / کہ ڈالے زمیں پر تو ہو اژدہا
اگرچہ کہ ہے وہ بڑا معجزا / یہ وہ جانور بات کرتا نہ تھا

سو ویسا ہی اک بلکہ اس سے بڑا / دکھائے ہمارے نبی معجزا
چنانچہ وہ لکڑی کہ جسکے اپر / پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر

جدائی سے حضرت کے اقدام کی / وہ بس شور و فریاد کرنے لگی
بھی حضرت سے وہ صفا کرتی تھی بات / یہ ذکر آگے گزرا ہی اور معجزات

لکھا اپنی تفسیر میں فخر دیں / کہ یکدن ابوجہل مرد لعیں
کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر / لگے زخم تا آپکے جسم پر

نظر آئے تب اسکو دو اژدہے / دو بازوئے حضرت پہ بیٹھے ہوئے
لگا دیکھ کر دوڑنے وہ وہیں / کریں تا نہ دے لقمہ اپنے تئیں

ید بیضا تھا گرچہ موسی کا ہاتھ / وہ اک نور تھا جو رہا انکے ساتھ
یہ حضرت ہمارے ز سر تا قدم / تھے اللہ کے نور سر تا قدم

کہ پشتوں میں باپوں کے آدم سے لے / شکم میں بھی ماؤں کے سب آپکے
وہی نور آیا ہے یاں نقل کر / ہوا پدر و مادر سے پس جلوہ گر

لمعی کیا یہاں نور کی بے قصور
چمکتے یہاں ہیں ہزاروں سے نور

شب تار میں سید کائنات
لیئے شاخ خرما قتادہ کے ہات

صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو
کہ دعوت کرے جاکے یک قوم کو

تو یک نور اس ہاتھ میں چمکنے لگا
یہ قصہ تو آگے بھی مذکور ہو گیا

وے حضرت سے جب ہو کے رخصت گئے
وے ہر دو کے بھی ہاتھ میں تھے عصا

تو اسکے لئے رہ میں اس کا عصا
اسیطرح مشعل سا روشن ہوا

جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ کلیم
تو چیرے قمر کو رسول کریم

روایت بھی اسطرح یک آئی ہے
کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے

جو دریا میں پربت ہے بڑا
سو ہے سامنے اسکے یک قطرہ سا

جو موسیٰ نے اعجاز سے بیدرنگ
نکالے ہیں پانی کے چشمے زسنگ

حجر اک طرف بلکہ شاہ جہاں
کئے انگلیوں سے ہیں نہریں رواں

عجب تر ہے یہ راہ سے عقل کے
ہو نہریں واں گوشت اور پوست سے

بھی موسیٰ نبی سے خدا نے تمام
سر طور پر تھا کیا جو کلام

تھا معراج موسیٰ سر طور پر
ہے معراج حضرت سر نور پر

فصاحت جو رکھتے تھے ہارون نبی
سو وہ جا تو عبری زباں ہی تھی

احادیث کو آپ کی دیکھئے
فصاحت بلاغت کے قانون سے

تھا اعجاز یوسف جو حسن جمال
بوجہ تمام و بوجہ کمال

صباحت تھی یوسف کا حسن و جمال
ملاحت تھی حضرت کا حسن و جمال

اندھیری میں تشریف لائیں اگر
تو مہتاب نکلے سا آویں نظر

تبسم کئے چمکی یک روشنی
ملی سوزن آسیا جو تھی گم ہوئی

لگا دیوے یک سوکھی لکڑی اگر
تو سرسبز وہ ہوتی اور بار ور

کہ وہاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر
تو پتھر یہاں ہوتا تھا نرم تر

تھا منہ اسکا چھوٹا سنجاتا تھا گر
کیا حق وہ پتھر کو پھر نرم تر

یہ تعمیم اس ہاتھ میں نور کی
ہے تقسیم اس ہاتھ میں نور کی

سو وہ رہ میں مشعل سی روشن ہوئی
روایت یہ اور بھی لکھی گئی

نشانی وہ یک جا ہے تب شاد نے
میاں دو چشم اسکے انگلی رکھے

بخاری میں مذکور ہے جو نئے
کہ وہ شخص حضرت کے پاس آئے تھے

عصا ایک کا رہ میں روشن ہوا
جب اک دوسرے سے جدا ہو چلا

روایات ایسے بہت آئے ہیں
جو تقسیم نور آپ فرمائے ہیں

تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں
مگر یہ تصرف ہے برآسماں

کہ ہے درمیان زمیں آسماں
پڑی ایک دریا مکفوف جان

فلک پر گئے جب رسول کریم
سو چیری گئی تب وہ بحر عظیم

ہمارے پیمبر نے بھی سنگ سے
نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے

اگر پانی پتھر سے جاری کئے
عجب کیا ہے وہ جنس سے ارض کے

روایت جو اسا میں آئی ہیں
سو چند انسے ہم آگے ہی لائے ہیں

کیا بات حضرت سے برآسماں
پس عرش کے عالم لامکاں

بہار نبوت میں ہے دیکھئے
جو باتیں ہوئی راز کی آپ سے

ہیں حضرت بھی عربی زباں میں فصیح
نہ رکھے کوئی ایسی فصاحت صریح

تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ

شمائل کو حضرت کے دیکھیں اگر
ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر

تھا حضرت کے چہرے پہ وہ آب و تاب
کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب

اندھیرے مکاں بیچ خیر البشر
ہیں تشریف لائے یکو قت پر

جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزہ
لگا ہاتھ تو نرم لوہا ہوا

سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
بل افضل تر اس سے بھی ظاہر ہوئے

چنانچہ روایت کیا بونعیم
گئے غار کو جب رسول کریم

یا ساں نبی ہیں داخل ہوئے
رکھے سر سنگ استراحت کئے

نشان آپکے بازوی پاک کا
تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا
کبھی بیت مقدس کا یک سنگ بھی
ہوا نرم جیسے خمیرا ے نرکی

سواری کا جو خاص تھا جانور
ہیں باندھے اسی سے وہ خیر البشر
روایت ہے پتھر پہ نقش قدم
تھا اٹھتا نہ بالو پہ ای محترم

تلے جھاڑ کے بیٹھے جو خشک تھا
سو سر سبز فی الفور وہ ہوگیا
کبھی پیرے زیں ہیں وہ جب کو ملا
تو اس سے وہیں جھاڑ پیدا ہوا

تھی لاغر نزار ام معبد کی شات
کبھی سوکھا تھا کاس سکا ای نکلا
لگا اسکو جب دست شاہ جہاں
ہوئیں دودھ کی نہریں اس سے رواں

بلاشبہ اعجاز داؤد سے
کہیں غلبہ رکھتے ہیں یہ معجزے
سلیماں کا تھا جو یہ معجزا
پرندے کلام انسے کرتے تھے آ

یہ حضرت سے آکر گئے ہیں کلام
پرندے چرندے یہ عجز تمام
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام
ہوا جبکہ سنگ و شجر سے کلام

کہ تسبیح کئے کنکر اس شہ کے ہات
شتر اور ہرنی بھی کی شہ سے بات
ہے مروی پرندہ بھی اک آن کر
لگا پھرنے حضرت کے اطراف سر

کیا عرض کچھ سنکے بولے نبی
کہ ایذا دیا اسکو تم سے کوئی
کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا
اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا

روایت بہت ایسی مشہور ہیں
کتابوں میں منقول و مذکور ہیں
تھا بار اُستر سلیمان کا
کہ لیجاتا تھا تخت ان کا اڑا

یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق
جو کرتی تھی وہ سیر نیلی رواق
تگ و تاز اور اسکی تھی جو گریز
تھی بارے سے بھی بلکہ بجلی سے تیز

گئی لیکے حضرت کو زیں فرش خاک
بیک طرفتہ العین تا عرش پاک
مسخر تھے شیطاں سلیمان کے
کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے

روایت ہے اس شاہ کے روبرو
بوقت نماز آیا شیطاں کبھو
دیا اسپہ قدرت نبی کو خدا
سو حضرت نے اسکو مسخر کیا

ستونہائے ہیں مسجد کے اک کھام سے
تا اطفال آاس سے بازی کرے
سلیماں جنوں سے خدمت لیئے
یہ حضرت سلمان ان کو کئے

تھا جنوں کا لشکر سلیمان کا
یہ حضرت کا لشکر فرشتوں کا تھا
سلیماں کو شاہی دیا تھا خدا
یہ حضرت کو اسمیں مخیر کیا

کریں شاہی یا زہد کو اختیار
خوشی سے لئے زہد شاہ خیار
کبھی عیسی جو مردوں کو زندہ کیئے
کبھی کوڑھی جذامی کو اچھے کئے

سو حضرت سے اس قسم کے معجزات
بہت سے ہوئے واقعے نیک ذات
چنانچہ بیاں آگے اس کا ہوا
بہت سے روایت کا املا ہوا

بہ چرخ چہارم جو عیسےٰ گئے
تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
غرض انبیا ہیں سبھی جو کہ تھے
فضائل کمالات اور معجزے

تھے حضرت کی یک قدمیں وے تمام
بل اسسے بھی بڑھکر علیہ السلام
اینچه خوباں همه دارند تو تنها داری

کوئی ان سبھوں کو کہانتک لکھے
کہ خارج ہیں امکان تحریر سے
بیک شمہ ہے میں نے جو یاں لکھا
یہ بس ایک قطرہ ہے اس بحر کا

حضرت کے خاص ایسے معجزات جنکو خصائص کہتے ہیں کہ کسی نبی کو ان میں شرکت نہیں۔

کئی نعمتیں جو کہ رب العلا
دیا تھا جو حضرت کو اور دیویگا
دیا یعنے دنیا میں جو نعمتیں
بھی دیگا قیامت میں جو کچھ نہیں

ہیں بیروں ز عقل و قیاس و گماں
نہ اسکو احاطہ کرے ہے بیاں
مگر اسکا کچھ مختصر ہے بیاں
ذرا اسلئے تحریر کرتا ہوں یاں

پر اک بات معلوم یہ کیجئے
کہ محبوب کوئی کسیکو رکھے
تو ممتاز کرتا ہی سب میں اسے
بہت اسپہ الطاف اپنے رکھے

کرے اکثر اشیا میں بس اسکو خاص
عنایت کرے اسکو اک اختصاص
کہ ظاہر ہوتا اسکی محبوبیت
کبھی لوگوں کو ہو اس سے یک معرفت
یقیناً ہیں جب سرور انبیا
حبیب اور محبوب رب العلا
خدا انکو از راہ لطف و عطا
خصیصے بہت سے عنایت کیا
ہو عالم میں تا اختصاص آپکو
کیا اسلئے سب سے خاص آپ کو
خصیصے دو قسم ہیں جاننے
دیئے تھے جو حضرت کو اللہ نے
ہیں قسم اول کے خصیصے وہی
ہو دخل انمیں دوسرے رسولوں کو بھی
ہر ان ہی جو ہوں زائد و خوبتر
کیا تہا عنایت یہ خیر البشر
خصیصے جو ہیں دوسری قسم کے
وہی ہیں جو حضرت کو حق نے دیئے
مگر کوئی رسول و نبی کے تئیں
یقیں انمیں کچھ دخل و شرکت نہیں
یہ ذات مبارک یہ حضرت کے تھی
ہیں مخصوص تر وے خصائص سبھی
چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو
نظر آتا جس طرح سے روبرو
اسیطرح پیچھے سے بھی دیکھتے
نہ دیوار و دوری کا پردہ رہے
کبھی کرتے نظر جونکہ در روشنی
نظر کرتے یونہی اندھیرے میں بھی
لعاب مبارک بھی اس شاہ کا
یقیں کھارے پانی کو میٹھا کیا
لعاب مبارک میں تھا یہ اثر
چکاتے اسے چھوٹے بچہ کو گر
تو وہ سیر رہتا تھا اسدن تمام
نہیں دودھ چہتا تھا وہ تا بشام
نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ
نہیں تشنگی سے تڑپتا تھا وہ
جو تھے اہلبیت رسول خدا
گرفتار در صدمۂ کربلا
سو بچوں سے بس انکے اسبابکا
یقیں بارہا تجربہ ہو چکا
کہ طفلی کی حالت میں شبیر کو
لعاب اپنا حضرت چکاتے تھے جو
وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا
کہ واقع ہوا صدمۂ کربلا
جو اطفال ہوتے تھے تشنہ وہاں
چوساتے حسین انکو اپنی زباں
تو بچے نکو تسکین ہوتی تبھی
نہ ہوتے تھے وے مضطر از تشنگی
تھی حضرت کے نعلین سفید اور صاف
تھی شفاف آئینہ سا بے خلاف
نہ تھا بال کا انمیں نام و نشاں
کبھی خوشبو مہکتی تھی انسے عیاں
تھا آواز میں شہ کے یہ معجزا
کہ اسقدر وہ دور جا پہنچتا
یقیں دسوں حصے ملک تک بھی
کسی کا نہ آواز پہنچے کبھی
اگرچہ کہ سوتی تھیں آنکھ آپکی
یہ بیدار رہتا تھا قلب نبی
جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں
کبھی عمر میں آپ کے بالیقیں
طہارت تھی یہ باطنی ظاہری
ہوا احتلام آپکو نہیں کبھی
تھا عرق بدن رشک عطر و گلاب
کہ تھے مشک و عنبر بھی وو درحجاب
کسی راہ سے وہ سید المرسلین
اگر ہوتے تشریف فرما کہیں
مہکتی تھی اس راستے میں تمام
وہ خوشبو معطر ہو جس سے مشام
اسی سے سمجھتے تھے سب خاص و عام
کہ گزرے ہیں اس رہ سے خیر الانام
براز آپ کا بھی کوئی آدمی
نہ دیکھا ہے روئے زمیں پر کبھی
نکلتی زمیں شق ہو اسکو تبھی
مہکتی وہاں بوئے خوش مشک کی
ہوئے جبکہ پیدا شہ انس و جاں
درخشاں ہوا ایک نور ایسا وہاں
عمارات آئیں نظر شام کی
یقیں آپکی والدہ کو تبھی
زمیں پر فلک سے ملک آئے ہیں
جھلاتے ہیں حضرت کے جھولے کئیں
کبھی جھولے میں چاند حضرت کے ساتھ
روایت سے ثابت ہے کرتا تھا بات
کبھی حضرت اشارے تھی کرتے جدہر
وہ ماہ منور تھا جھکتا ادہر
اگر دھوپ میں جاتے حضرت کہیں
تو ابر آنکر سایہ کرتا وہیں
لباس مبارک یہ بھی آپکے
نہ مکھی نہ مچھر کبھی بیٹھتے
کبھی مکتب یہ رہتے تھے جبتک سوا
نکرتا وہ پیشاب پیدا آشکار
کبھی روح شریف نبی الورا
کیا پیدا آگے سبھو نکے خدا

ندای الست آپ سے ہی خدا کیا پہلے از راہ لطف و عطا
جواب اس ندا کا بلفظ بلےٰ دیئے پہلے سب سے شہ انبیا
سبھی وہ مرتبہ عالی معراج کا خدا خاص بس آپ کو ہی دیا
کہ ساتوں سموات کا سیر دور کیے عرش کے بھی گزر تا بفور
سواری بھی پر پشت براق جو لے گزری بر چرخ نیلی رواق
کریں قاب قوسین تک بھی خرام دنی اور تدلی کا پاویں مقام
یہ سب خاص ہیں ذات سے آپ کی نہ دخل اسمیں رکھتا ہے کوئی نبی
ملایک لیے شمشیر و تیر و تبر سوار ابلق اسپونکے ہو بیٹھ کر
فلک سے زمیں پر جو نازل ہوئے سبھی لشکر میں حضرت کے داخل ہوئے
کئے فوج کفار سے کارزار ہے مخصوص یہ بھی ایشاہ شیار
اشارہ کیئے شاہ انگلی سے جب فلک پر دو ٹکڑے ہوا چاند تب
دعا سے بھی شہ کے علانیہ خوب کیا ہے طلوع مہر بعد غروب
اور ایسے عجائب کئے معجزے ہیں مخصوص حضرت کے ہی ذات سے

وے فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو بروز قیامت ملیں گی۔

سبھی دیویگا اللہ جو نعمتیں رسول خدا کے تئیں حشر میں
بنا دیگا اس قدر کوئی نبی نہوگا مقرب بھی ویسا کوئی
کہ اول انہیں قبر سے آپ ہی اول ہوش میں آوینگے آپ ہی
براق اوپر اسوار کردا انہیں لے آوینگے جب عرصۂ حشر میں
فرشتے جو باندھے رہینگے قطار حلوں میں ہے انکے ستر ہزار
لے آشہ کو اس عزت و شان سے تو توقیر کرسی پہ بٹھلائیں گے
وہ کرسی رہیگی کہاں جانیے کہ سیدھے طرف ہی ہے عرش کی
مقام اک جو محمود ہے اس کا نام سو حضرت کو ہی دیگا رب الانام
کریگا خدا آپ کو ہی عطا بمیدان محشر لوا حمد کا
کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب کھڑے اسکے سایہ میں ہی آکے تب
سبھی انبیا اپنی لے امتیں اور ساتھ حضرت کے بھی چلیں
یہ حضرت ہی لے اپنی امت تمام سبھوں کے چلیں آگے با احترام
سبھی دیدار پر نور اللہ کا شروع آپ سے ہی ہاں ہوویگا
شفاعت کا در آپ ہی کھولا ہیں تو اسدم شفاعت کی دھومیں مچیں
سبھی حضرت ہی اس روز پل کے اوپر کریں برق سا سب سے اول گزر
جگر پارہ اور نور عین رسول جو خیر النسا ہیں جناب بتول
کریں پل کے اوپر گزر آپ جب کریگا خدا حکم لوگوں کو تب
کرو بند آنکھ اپنے تم خوب تر کریں فاطمہ تا کہ پل سے گزر
یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب کرینگے وہیں بند آنکھوں کو سب
سبھی پہلے وہی سید المرسلیں کھلا دویں باب بہشت بریں
وسیلہ کا درجہ جو ہیگا بڑا لے خاص حضرت کو روز جزا
وہ ہے درجہ ایسا بلند اور قوی سوا انکے پاوے نہ دوسرا نبی
وسیلہ کسے کہتے ہیں جان لیں کہ حضرت کا یہ رتبہ ہو حشر میں
کہ حضرت کو قرب خدائے قدیر ہو ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر
شریعت میں بھی آپکی چند چیز جو رکھتے ہیں تخصیص اے باتمیز
کریں ذکر انکا تو ہوئے طویل یہاں انکا کرتا ہوں ذکر قلیل
کہ حضرت کے خاطر غنیمت کا مال خدا تعالیٰ کیا ہے حلال
سبھی حضرت کے خاطر ای فرخندہ نے لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے
کہ تا امتی انکا جا ہے جہاں بلا شک نمازیں گزارے وہاں
تیمم لئے ہر زمیں کی بھی خاک ہوی انکی امت کے خاطر ہی پاک

وضو بھی اسیطرح اے بانیاز ۔ اسیطرح بھی پنجگانہ نماز
اذاں اور اقامت بھی ہی باصفا ۔ بھی آمین اور سورۂ فاتحہ
بھی جمعے کا جو روز فیروز ہے ۔ اجابت کی ساعت جو اس روز ہے
بھی مصافحہ جو قدر کی رات ہی ۔ اور اس رات نازل جو برکات ہی
یہ سب خاص حضرت کے ہیں اسلئے ۔ سوا انکے ہیں اور خصیصے کئے
یہ تھوڑے خصیصے ہیں جو ظاہری ۔ جو مجمل یہاں میں نے تعداد کی
خصیصے مگر باطنی بے شمار ۔ جو ہیں حسب درجات شاہ خیار
تجلی از آں جملہ انوار کی ۔ ترقی بھی معراج اسرار کی
عروج و نزول و شہود و فنا ۔ فنا در الفنا اور بقا ذات کا
ہیں حضرت کے امت میں جو کاملین ۔ رہ حق کے ہیں سالک و واصلین
جو ماریں سلوک طریقت میں دم ۔ چلیں آپ کے ہی قدم بر قدم
کئے اتباع سنن اس قدر ۔ چلے انکا نقش قدم دیکھکر
سو حرمت سبھی اسکے لائے ہیں ہات ۔ بلند تر مقامات اور واردات
سو یہ بھی خصائص سے حضرت کے ہی ۔ نہ اوروں کو ملی ایسی شئے
علوم اولیں آخریں کے تمام ۔ معارف لدنی جو ہیں لا کلام
دیا آپ کو جو خدائے متیں ۔ سو کچھ انکو حد و نہایت نہیں
خصائص کا شہ کے بیاں یہ بھی ۔ عزیزو یہ تفسیر سے نقل کی
کہ تا عقل کامل سے یہ سوچئے ۔ کہ ذات نبی میں خصیصے جو تھے
دلائل یہ انکی رسالت کی ہیں ۔ براہین یہ انکی نبوت کے ہیں
کریں غور مخصوص اہل کتاب ۔ خصوص انہیں میں جو کہ نصفت مآب
ذرا علم اور عقل سے دیکھئے ۔ نگر ریں پر انصاف کی راہ سے
کہ غیر پیمبر کو کب دینگے ہات ۔ خصائص جو ہیں ایسے اور معجزات
محمد تھے بیشک رسول خدا ۔ رسول خدا سرور انبیاء
تبھی تو دیئے ہات یہ معجزے ۔ خصیصے جو دوسرے رسل میں نہ تھے
ہوئے بسیار ہیں انکو گر سب لکھے ۔ تو یک دفتر اسکو جدا چاہیئے
بطور نمونہ مگر میں یہاں ۔ یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں بیاں
کہ خالی نباشد جنان السیر ۔ ز حالات اعجاز خیر البشر

خاتمہ در تضرع و ابتہال بہ بارگاہ ایزد متعال جلت قدرتہ

بحمد اللہ یہ نسخۂ معجزات ۔ جو ہیں معجزات شہ کائنات
یہ اعجاز آں خاتم الانبیاء ۔ ہوا ثبت ختم اسپہ اب ختم کا
الٰہی اسے فضل سے کر قبول ۔ بھی مقبول درگاہ حضرت رسول
یہی توشہ یک بس ہے عاصی کے سات ۔ عمل جب ہو خیر جز سیئات
میں جب بتغا و وسیلہ کیا ۔ کہ لاؤں ترے پاس روز جزا
بنا یا جز اسکے وسیلہ کوئی ۔ جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی
نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا ۔ نہ سرمایہ شغل عبادات کا
بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر ۔ کہ ہے بے سر و پا و بے بال و پر
مگر دل میں رکھتا ہے یک تیرا نام ۔ بھی تیرے معظم پیمبر کا نام
نہیں پاس میرے مگر تیری آس ۔ تو ہی دیوے ہر یک تراسی کی آس
خبر تو نے ہی دی ہے اے رب ناس ۔ میں رہتا ہوں دل شکستہ کے پاس
مرا شیشۂ دل تو ہے چور چور ۔ ولے معصیت کی سبب سے لہو دور
غفوری کو کام اپنے فرمائیے ۔ جمال اپنی رحمت کا بتلائیے
گنا ہوں سے گو بندہ آگندہ ہے ۔ یہ آلودۂ عرق شرمندہ ہے
خطا پر نہ میری نظر کیجیئے ۔ یہ رحمت پہ اپنی نظر کیجیئے
گنہ گر چہ میرا کہیں ہے بڑا ۔ یہ رحمت سے تیرے نہیں ہے بڑا

کشادہ ہے عاصی کا دست دعا ۔ پسارا ہے ہاتھ اپنے اوپر اٹھا
اجابت کی دے کامیابی مجھے ۔ مقاصد کی دے فتح یابی مجھے
اجابت کا دیجے دعا میں اثر ۔ مرا جام مقصود لبریز کر
تری ذات ہے بادشاہ غنی ۔ ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی
تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو ۔ تو چاہے تو یک ذرہ خورشید ہو
تو ہے دستگیر فرو ماندگاں ۔ تو ہی چارۂ جملہ بیچارگاں
سوا تیری درگہ کے جاؤں کہاں ۔ میں رو نیاز اپنا لاؤں کہاں
دے توفیق مجکو عبادات کی ۔ عبادت میں لذت مناجات کی
ہو ہر نفل قرب نوافل مری ۔ ہو قرب فرائض فرائض سبھی
فنا ہو وہاں فعل و ذات و صفات ۔ یہاں باقی فعل و صفات و ذات
ہو جب نفی کے بعد ایسا اثبات ۔ میسر ہو تب جاودانی حیات
مرے قال کو حال سے کر بدل ۔ سلوک مقامات کا دے عمل
دے مجکو حیات اندر ایسی ممات ۔ کہ وہ موت ہو جاودانی حیات
نہ وہ موت لیجائے جو گور میں ۔ یہ وہ موت لیجائے جو نور میں
ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر ۔ کہ قرب فرائض پہ ہو ختم سیر
صلوٰۃ و سلام خدائے انام ۔ ہمارے پیمبر پہ ہووے مدام
عروجی نزولی جو ہیں قرب چار ۔ ہوے جسکے خاطر ہیں ادوار دیار
بھی سب آپکے آل و اصحاب پر ۔ ہو نازل خدا سے بشام و سحر

تاریخ اختتام رسالہ معجزات خیر الانام

چمن معجزات حضرت کا ۔ حضرت خاتم الرسالت کا
باغ و ایم بہار ہے کیا ہے ۔ رنگ رکھتا ہے کس نضارت کا
نسخۂ معجزات یہ اپنا ۔ شمہ یک معجزات حضرت کا
ایک گلدستہ اس گلستاں کا ۔ ایک قطرہ اس ابر رحمت کا
رنگ و بوی ختام مسک لیا ۔ شکر بیحد ہے رب عزت کا
حق کی قدرت کا عجب کرشمہ ہے ۔ معجزہ صاحب النبوت کا
بالبدیہ اس کا سال بلبل دل ۔ بولا صوفی کرشمہ قدرت کا

۱۲۹۱

قصیدہ متضمن التجا بہ درگاہ سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا

یا رسول خدا کرم کرنا ۔ رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا
عین رحمت ہے خاص ذات تری ۔ رحم و لطف و کرم اعم کرنا
تا ہو یہ نا تمام مرد تمام ۔ فضل اے مظہر اتم کرنا
دولت علم و وحدت و کثرت ۔ کر عطا مجھکو محتشم کرنا
جہل کی ظلمتوں سے کر باہر ۔ علم حق میں مجھے علم کرنا
سیر و دور رہ عروجی میں ۔ رہنما آپ کا قدم کرنا
در عبادت بشکل دال سجود ۔ الف قد کو میرے خم کرنا
دل ہے میرا جو کلبۂ احزاں ۔ اسکو جوں گلشن ارم کرنا
لب رشک مسیح سے اپنے ۔ دل مردہ پہ میرے دم کرنا
سفرۂ فیض سرمدی سے ترے ۔ بذل یک نصفہ نعم کرنا
دل پریشاں ہے تفرقہ میں مرا ۔ جمع سے اسکو منتظم کرنا
کرے اثنینیت کا جو اسرا ۔ ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا
جمع اضداد کا دے علم مجھے ۔ عینیت غیریت بہم کرنا
تا بوحدت شہود کثرت ہو ۔ دل صوفی کو جام جم کرنا
کر مرے لوح دل سے جہل کو حک ۔ حرف علم اللدن رقم کرنا
صفحۂ دل سے حرف شرک وجود ۔ محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ
کر کے فانی مجھے خدا ہیں ہی

نقش کی طرح مرتسم کرنا
یہ خودی کی بنا ہدم کرنا
حشر میں ہو مجھے الم سے نجات

حجب کثرت کیانی کا
اپنی تریاق سے شفاعت کے
داخل جنت ارم کرنا

مرتفع مسند فع ظلم کرنا
اثم صوفی کا دفع سم کرنا

قصیدہ نعتیہ از جناب صوفی طاب ثراہ

تجھ سا حبیب خالق داور نہیں کہیں
تجھ سا محیط نور کا گوہر نہیں کہیں
چمکے ستارگان نبوت ہزارہا
ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
مانند تیرے گیسو کے واللیل ہے شبیہ
ایسا جمال معجزہ دلبر نہیں کہیں
پہنچے وہاں کہ روح قدس کو نہو گزر
ایسا شجر جہاں میں مثمر کہیں نہیں
مظہر وجود حق کا ہے مظہر ہے خلق کا
تجھ سا کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
اسفار اربعہ کے عروج و نزول میں
یک شکل میں ہزاروں پیمبر نہیں کہیں
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے
ایسا بشر جہاں میں سخنور نہیں کہیں

تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہمنے عالم تقدیر سیر کر
لیکن ترے سا ماہ منور نہیں کہیں
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحیٰ
گیسوی عنبرین معطر نہیں کہیں
ہفت آسمان و کرسی عرش بریں کے فوق
قالب سا تیرے جسم مطہر نہیں کہیں
تعبیر تیرے ید کی یداللہ سے ہوئی
مانند تیرے مظہر اطہر نہیں کہیں
منبر ہے قوس قاب عصا خطبہ انا
تیرے قدم کے نقش سا رہبر نہیں کہیں
نعلین تیرے عرش کیا اپنے سر کا تاج
لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
کیجے کرم سے بندۂ صوفی کے دل کو صاف

تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں
بے عکس شخص تجھ سا مقدر نہیں کہیں
والشمس تیرے مصحف رخ کا ہے نقطہ ایک
ایسا رخ مبارک و انور نہیں کہیں
تیرے ہی نور حسن کا یوسف تھا جلوہ یک
سیار تجھ سا روی زمیں پر نہیں کہیں
آدم سے تا مسیح رسل جس کے ہیں ثمر
یوں دست حق سے دست معبر نہیں کہیں
وادیٔ قدس دائرہ قوس حد ہے طور
ایسا خطیب و خطبہ و منبر نہیں کہیں
اجزا ہیں تیرے سارے رسل اور تو ہی کل
ایسے نعال عرش کے افسر نہیں کہیں
محبوب کبریا کا کرے وصف جو تمام
ای شاہ مانند اسکے مکدر نہیں کہیں

آثار نبوت ۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد حق و نعت پیمبر
یہ نزد اہل حق و عقل و انصاف
مبارک ذات میں حضرت کے ای یار
یہ متعصب تھے یا بے عقل جو شوم
کئے اہل کتاب ایسے ہی بدخواہ
فریب مکر سے دیتے ہیں دھوکا
سیر حضرت کا جانیں اور شمائل
فضائل سے رہیں حضرت کے آگاہ
جو حضرت کے سیر سے بےخبر ہے
معاذ اللہ معاذ اللہ تھا
تھا جب حضرت کا حمل ای کرامت
ہی کفر و شرک کی جس میں حقارت
تبھی ہی کفار پر کیا فتح و نصرت

سنو اے مومنو اب گوش دھر کر
مسلم ہیں مسلم میں وے اوصاف
نبوت کے وے دیکھ اوصاف و آثار
رہے وے دولت ایماں سے محروم
ہیں نکلے اس زمانے بیچ گمراہ
خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
علامات نبوت اور فضائل
سیر حضرت کا دیکھیں گاہ و بیگاہ
تو اسکے حق میں جانا یہ خطر ہے
بچیں وے اس سے ہر مومن کو مولا
کبھی جب پائے ہیں مکے میں ولادت
ظہور دین حق کی ہی بشارت
خدا نے آپ کو بعد نبوت

کہ حضرت کی نبوت کے علامات
جو تھے اہل کتاب انصاف آئیں
بلا شبہ و تعصب لائے ایماں
کبھی نادانوں کو شبہے ڈال لیا
کہ وہ تکذیب قرآن و رسالت
ہے لازم پس مسلمانوں کو اے یار
خصوص اس عصر میں اے نیک عنوان
زیادہ اس سے ہوتا نور ایماں
کہ در دام فریب و مکر کفار
ز آثار نبوت تم سنو سب
نظر آئے ہیں کہ ارہاصات ایسے
سدا ہوتے رہے ظاہر جہاں میں
تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ ہا

جو عقل و نقل سے پاپے ہیں اثبات
سبھی عالم اور عاقل اور حق ہیں
نجات اخروی کے پائے ساماں
ہوئے ہیں نار دوزخ کے سزاوار
رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
رہیں اسباب میں ہشیار ہشیار
محض از بہر حفظ دین و ایماں
کریں رد دشمن دیں کو با علان
کہیں آجائے دھوکا کھا کے کیا
دلائل تھوڑے کرتا ہوں بیاں
کہ تمہیدات ہیں پیغمبری کے
زمین و آسماں کون و مکاں میں
نہ تھی شاہی و دولت ملک و اقبال

کہ کی ہو اس سے تا تالیف عالم
ہوئے ہوں اس سے لوگ آکر فراہم

بتوں کی ہی پرستش پہ یقیں تب
عرب تھے متفق پیر و جواں سب

تعصب اور تفاخر اور حمیت
فساد و فسق اور بغض و عداوت

ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر
نہ خوف آخرت تھا انکے پیر

سو ایسوں کو وہ پیغمبر خدا کے
ہیں راہ راست پر کس طرح لائے

جو لایا حق ہے حضرت نے ادنے دیں
اسی کی نشر میں با عز و تمکیں

سمجھی اگر مقصود انکو اور شاہی
تو رکتے تھے یقیں اسباب شاہی

تھی دعوت نفس و شہوت توڑ دیں
تھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی

ہوئے سب دل سے اس سرور کے منقاد
ہوئے سب متفق آپس میں دلشاد

اتباع کی لذت دنیا میں ہر آن
فدا اپنا کئے ہیں مال اور جان

اٹھایا ہے انہوں نے رنج کیا
خدا کی راہ میں خون اپنا بہایا

نہ امید طمع مال اور زر
کہ بخشے انکو آئندہ وہ سرور

ہمیشہ ملک وہ سالار کونین
تصرف انہیں خود کرتے تھے دین

سبھی ادنی اور اعلی کو وہ سرور
تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر

نہ حاصل ہو سکے اسباب عیشی
نہ دین آور تھے از تدبیر فکری

تھی حضرت کو یتیمی اور اسیری
تھی تنہائی ضعیفی اور فقیری

یہ ہے واللہ توفیق آسمانی
یہ ہے امر الہی کی نشانی

نہیں یہ قوت بشر کیا ہو سبب
نہیں کوئی ایسا قادر غیر رب سے

سلاطین سے نہ کوئی تھا مددگار
نہ لشکر اور نہ فوجیں اور نہ ہتھیار

سبھی یکسر جاہلیت کے ہی عادات
تھے ہر تھے زشت انہیں بے نہایات

سبھی امر خیر پر نا اتفاقی
سبھی خوں ریزی دگر عادات باقی

سبھی یکسر خیر و شر سے بے خبر تھے
نہایت اہل شر اور بدگہر تھے

سبھی کی سطح دین حق کی دعوت
ہوئے سب تابع احکام ملت

گیا کفار اور اشرار سے جنگ
نہیں اس سے ہوئے زنہار دلتنگ

نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت
تر کتے فقر اور فاقے کی رغبت

سبھی فرماتے کر و طاعت خدا کی
صحابہ با ایں تکلیفات شرعی

دل ایسے آپکی الفت میں جوڑے
کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے

سناں و سیف اور تیر و تبر کے
مقابل سینہ و سر اپنا کر کے

نہ یہ تحصیل دنیا کا سبب تھا
کہ بخشے ہوں انہوں کو شاہ والا

دنیا کچھ ان جہانگیر جاہ و عزت
نے انکو دیا ملک و ریاست

تو نگر ختم پر تو آپکے مال
تصرف کر کے لیتا فقر کا حال

اگر تو فکر کرے غور و تامل
تو سمجھیگا کہ ایسے کام بالکل

نہ مکر و فکر سے ناز و زر سے
نہ ملک و سلطنت کے کر و فر سے

خدا ہی تھا مددگار اور یاور
ہوا کام آپ کا سب سے برتر

نہ عادت بلکہ ہے یہ خرق عادت
بڑا یہ معجزہ ہے فی الحقیقت

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

معجزات عقلیہ

پس اسی طرح حضرت سے ہمارے
ہوئے ہیں معجزے ظاہر بہت سے

دیا تھا حق جو اگلے انبیا کو
سو تھے وے معجزے سب ایک یا دو

تھے سب تو معجزے موسی نبی کو
نہیں اس سے زیادہ تھے کسی کو

کہ ہر ہر جنس میں کون و مکاں میں
ہوئے ظاہر زمیں و آسماں میں

نبوت پر دلائل ہر نبی کے
علانیہ انہیں کے معجزے تھے

تو لازم انپہ ہے ایمان لاویں
کبھی ہاتھ اپنا تعصب سے اٹھاویں

کوئی رکھتے تھے تین اعجاز کوئی چار
کبھی کوئی پانچ چھے سات آٹھ ای یار

پیمبر کو ہمارے رب عزت
دیا ہے معجزات بے نہایت

اگر اہل کتاب انصاف رکھیں
ذرہ یہ کثرت اعجاز دیکھیں

نجات اخروی کے گر ہیں خواہاں ۔ محمد مصطفے پر لاویں ایماں
کہ اس سے ہوویگا بر وجہ کامل ۔ بلا شک قوت ایماں حاصل
وہ اول معجزات عقلیہ ہیں ۔ بھی دوم معجزات حسیہ ہیں
اگر عاقل تامل انمیں لاوے ۔ تو بیشک معجزہ ہر اک میں پاوے
ہیں سرور کی نبوت پر مقرر ۔ دلیلیں عقلیہ وے سب سراسر
وجود پاک جب حضرتکا دیکھیں ۔ تو دانشمند لوگ یہ بات سمجھیں
وجود پاک حضرت کا یقین جان ۔ ہدایت کا ہوا شمع فروزاں
چہل سالہ مبارک عمر عالی ۔ یقیں ایسی ہی حالت بیچ گزری
زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے ۔ تو ہوتے پیش و پس الفاظ اسکے
ہوا ایام گزشتہ سے خبردار ۔ گزشتہ لوگ کے جانا ہوا خیال
کہ ہووے عالم توراۃ و انجیل ۔ کریں تا علم انکا اس سے تحصیل
سو ایسے وقت میں اسکے مضامین ۔ بیاں اس طرح کرتے سرور دیں
وے سن حضرت سے پس حیرت میں آتے ۔ کتب سے اپنی ہی الزام پاتے
بغیر از سیکھنے کے علم حضرت ۔ ہے کس درجے کو پہنچا بہ نہایت
انہوں نے آپکی جب پائی صحبت ۔ فقط حضرت کی صحبت کی بدولت
تھے کس پستی میں پائی کیا بلندی ۔ بھی لی کیا پاس جاکے ارجمندی
ملے انکو بلا کسب ریاضت ۔ فقط از بس تو فیضان صحبت
جو کرتے حکم وہ سالار ابرار ۔ دیا کرتے تھی جن باتوں سے اخبار
ہو جسکو عقل کی پوری رسائی ۔ وہ جانے ہے یہ تعلیم الٰہی
وہ ہی توحید اور طاعات اخلاق ۔ بھی ہے تادیب و تہذیب اخلاق
نہیں ہے اتباع نفس و شہوت ۔ نہیں تن پروری کے انمیں حاجت
یہ ہے صدق نبوت کی علامت ۔ یہ سچا دین ہے بحر سعادت
کبھی ایسے مسائل اور اخبار ۔ نہیں لائے زباں پر اپنے زنہار

مسلمانو تصدق دل سے ہو تم ۔ نبی کے معجزے اکثر سنو تم
رسول اللہ کے اعجاز انور ۔ لکھے ہیں عالماں دو قسم اوپر
کہ جو ہیں آپکے حالات نادر ۔ بھی سب اقوال و افعال فاخر
علاوہ عقل سے رکھتے ہیں جو بے ۔ ہوئے اعجاز عقلی سے ملقب
لکھے ہیں انکے اچھے انواع اکمل ۔ یہی ہے جان لیجے نوع اول
کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت ۔ جہاں تھی ظلمت آباد جہالت
تھی امیوں میں حضرت کی اقامت ۔ نہ اہل علم کی حاصل تھی صحبت
نہ پڑھتے تھے کتابیں شاہ ابرار ۔ پڑھے جاتے تھے موزوں اشعار
بھی آپ ایسی ہو بستی میں پیدا ۔ کہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا
نہ دوسرے شہر کو بھی جا کے حضرت ۔ نہ کی تھی کسی عالم سے صحبت
خود انکا عالم ہی جاتا رہا تھا ۔ ہزاروں میں کوئی یک جانتا تھا
یہودوں اور نصاریٰ کے جو عالم ۔ تھے موجود اندنوں اے ذی المکارم
یہی پہلی ہے برہان نبوت ۔ بڑی ظاہر ہے یہ شان نبوت
عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر ۔ پڑے تھے شرک و فسق و جہل اندر
عمل اور علم میں حق کے کرم سے ۔ تعالی اللہ کس درجے کو پہنچے
ولایت قطبیت ابدالیت کے ۔ مناصب عالیہ صدیقیت کے
صحابیت کا درجہ سب سے اعلا ۔ نصیب انکے کیا ہی حق تعالے
بلا شک تھا وہ واقع کے مطابق ۔ بھی عقل و نقل کے رہتا موافق
جو حضرت لائے ہیں دین شریعت ۔ بھی کی ہی جس طرف لوگوں کو دعوت
بھی اصلاح معاش اسمیں ہے حاصل ۔ بھی اصلاح معاد اسمیں ہے کامل
نہیں نازو تنعم اور تجمل ۔ ہے بلکہ زہد و ایثار و تبتل
یہ ہے نوع دوم اب جان لیجے ۔ کہ حضرت خلعت بعثت سے آگے
کبھی یک لفظ بھی پیغمبری کا ۔ زباں پر آپکے ہرگز نہ گزرا

اگر اس کا کبھی مذکور آتا
دلایل عقلیہ سے نوع سیوم
تھے دشمن آپکے بیگانہ و خویش
ولے ابلاغ احکام رسالت
ہزاروں سے تھے کافر یکطرف جان
خدا ہی آپکا تھا یار و یاور
ز مشرق تا مغرب جن و انساں
علم کو آپکی پیغمبری کے
سخاوت کی وہ کی ادا ایسی لعالم
نہ اپنے حال اصلی سے پھرے ہیں
وہی صبر و قناعت اور توکل
جو فرش خاص تھا یک تازہ لے یا
دیا جب آپکو غلبہ وہ داد آ
یہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے
تو سمجھے علم الیقین سے جان لینگے
نہیں یہ کام شاہی سروری کے
غرض اوصاف یہ اس شاہ دیں کے
چہارم ہی بھی لے باسعادت
نبوت کے بہت اپنے دلایل
وے علمائے یہود ان و نصارا
یہی ہے نوع پنجم اسکو مت بھول
کتابیں جو سیر کے ہیں مطول
دلائل عقلیہ سے نوع ششم

مخالف کو مجال دخل ہوتا
یہی ہے بے تردد جانیو تم
کبھی بلکہ یک جہاں جا نوید اندیش
نہ چھوڑا آپنے ہے با ملالت
تھے تنہا یکطرف وہ شاہ دوراں
کیا غالب یقیں آخر سبھوں پر
ہوئے ہیں آپکے محکوم از جاں
جہانیں کر دیا یہ پا انہوں نے
کئے خیرات یکدن لاکھ درہم
نہ متجاوز کبھی اک ذرہ ہوئے ہیں
وہی ایثار و بخشش اور تحمل
روا رکھے نہیں وہ تاہ زنہار
نہ اعدا کو دیئے کچھ رنج و آزار
خطا کو بخش ہی انکے دیا ہے
بغیر شبہ و شک پہچان لینگے
ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے
یہ پاک اطوار ختم المرسلیں کے
کہ وہ شاہ امم اپنی رسالت
کبھی اپنے ذکر و اوصاف و شمایل
سنے ہیں وے کبھی جب آشکارا
کہ ہوتی تھی دعا حضرت کی مقبول
لکھے ہیں وہ کیجیے اسمیں مفصل
یہی ہے بالیقیں اب جانیو تم

کہ کہتا عمر سب اس میں گذارا
کہ حضرت نے جو تبلیغ رسالت
دکھائے آپکو طمع زر و مال
نہ رغبت کی ہی مال و جاہ کی بھی
نہ کچھ خوف انکا اور پروا کئے ہیں
جو لایا آپنے دین معظم
ہوئے شاہ و گدا معتقد از دل
کبھی جب ہو لائے وہی حضرت کو دعوت
وہ سرور باوجود ایں صلابت
نہیں توڑے وے آئین قدیمی
وہی زہد و تواضع اور فقیری
مساکین اور فقرا میں ہی نزرات
انہوں نے گرچہ کی کیا کیا جفائیں
جنھیں عقل سلیم و راہ انصاف
کہ یہ حالات اور اخلاق عالی
سلاطیں سے نہیں ہوتے ہیں کام
ہے بیشک آپکا اعجاز عقلی
سماویہ کتب سے کرکے ثابت
دکھائے انکو از انجیل و تورات
تھے حضرت کے معاند گرچہ بسیار
نہیں تفصیل کی ہے اسکے تئیں حاجت
غرض حضرت کی سب ایسی ادائیں
کہ حضرت نے ز الہام الہی

کیا پس اب یہ دعوی آشکارا
اٹھائے ہیں بہت رنج و مصیبت
کبھی مسند سریر و ملک و اقبال
نہ خواہش راحت و آرام کی بھی
نہ انکے جنگ سے یکسو ہوئے ہیں
لیا ترویج در اقطار عالم
ہوئے ہیں تابع ارشاد از دل
بہت آنے لگا مال غنیمت
باوسعت باین نصرت و شوکت
نہیں چھوڑے وے اخلاق کریمی
دم آخر تلک رکھے ہیں جاری
وہ رہتے تھے کمال علم کے سات
کبھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلائیں
رہی سینہ تعصب سے کبھی ہو صاف
نہیں تائید ربانی سے خالی
کہ ہے مقصود انکا عیش و آرام
نبوت کی ہے یہ برہان عالی
کیا اعدا کو ملزم اور ساکت
ہے ثابت دیکھ تو قرآں سے یہ بات
نہیں جھٹلا سکے پر اسکو زنہار
کہ ہے مانع یہاں خوف طوالت
ہیں مع اخل معجزات عقلیہ میں
سنائی غیب کی خبریں کماہی

ازاں جملہ کئے نبیوں کے قصے | کئے قصے گذشتہ امتوں کے
بھی اصحاب رقیم وکہف کا حال | بھی فی والقرنین ور لقمانکا احوال
تھے مشہور یہ لوگوں میں قصے | کتابی لوگ بھی یہ جانتے تھے
خبر دی جبکہ ان باتوں سے تحقیق | کتابیہ نے کی ان سب کی تصدیق
کوئی اسکو نہیں جھٹلا سکا ہے | مخالف کوئی نہ اسکا ہوا ہے
جو ہیں اخبار آئندہ بہ قرآں | ازانجملہ ہے غلبہ روم کا جاں
کہ رومی فارسی پر ہوں مظفر | ہوا ایسا ہی ظاہر اے برادر
بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر | بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر
خصوصاً غلبہ ایں دین اسلام | تمام ادیان پر از فضل علام
یہ باتیں سب کی سب پائیں ظہور | نہیں کوئی بات جھوٹی اسمیں زنہار
تفاصیل اسکی یک جہتی ہے طومار | کتابوں میں سر کے ہیں وے بسیار
جسے کچھ عقل سے اک حصہ ہووے | تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
کریگا بالیقیں تصدیق واقرار | کہ ہیں یہ پیغمبر برحق وہ سالار

نوع دوم جو معجزات حسیہ ہیں سو وہ یہ ہیں کہ حضرت کا سراپا جسم شریف خود اک معجزہ اعظم تھا اور وے معجزات جو حضرت کے اتصال جسم وجسمانیات سے ظاہر ہوئے جنکا بیان رسالہ معجزات اور رسالہ شمائل میں ہو چکا ہے

خدا ہر اک کو دیوے نیک توفیق | بھی بتلائے کرم سے راہ تحقیق

خاتمۃ الطبع مع گزارش واجبی

الحمد للہ کہ کتاب جنان السیر فی احوال سید البشر نہایت صحت وبلیغ اہتمام سے حلیہ اختتام سے محلی ہوئی اور نقص وعیوب سے مخلی ہوئی ہمنے اسکے چھاپنے میں مزید اہتمام کیا۔ ہر موقعہ سود منداور ضروری حاشئے بڑہائے صحت کا زیادہ خیال رہا۔

اطلاع سابقہ نسخے کی نظم وغیرہ کی غلطیاں ایکطرف آیات قرآنی میں بھی ایسی فاحش غلطیاں تھیں کہ العیاذ باللہ مگر الحمد للہ اب وہ بات نہ رہی کتاب بالکل صحیح ہے طبع سابق سے زیادہ ہمنے آثار نبوت اور اطوار نبوت کی نظم کا بھی اضافہ کیا ہے جو ابتک کسی نے نہیں کیا جسکے اضافہ کی وجہ سے یہ کتاب دس چمن کی ہوگئی جس کیلئے اکثر شائقین بہت مشتاق تھے فہرست نہایت عمدہ مرتب ہوکر آخر کتاب میں لگائی گئی باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف فی مجلد نسخہ پانچ روپیہ رکھی گئی تاکہ شائقین کو خریداری میں سہولت ہو۔

ہمارا پتا: مولوی حکیم سید محمد مالک مطبع فردوسی بنگلور چھاؤنی۔

فہرست مضامین کتاب لاجواب جنان السیر فی احوال سید البشر

دفتر اول

دفتر دوم

تمام شد